
3 1761 07131828 1



گینڈن لال - بی - اے - رائے بہادر - آپ اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس ہین - آپ کو آپ کی نمایان خدمات سررشتۂ تعلیم کے صلہ مین گورنمنٹ نے ۹ - نومبر سنہ ۱۹۰۱ء کو رائے بہادر کا خطاب مرحمت کیا - سکونت میرٹھ -

محبوب عالم - مولوی - خان صاحب - ولادت ۱۵ - فروری سنہ ۱۸۵۹ء - آپکو سنہ ۹۸-۱۸۹۷ء کی مہم تراہ کی اعلیٰ خدمات کے جلدو مین یکم جنوری سنہ ۱۹۰۰ء کو خان صاحب کا خطاب مرحمت ہوا - سکونت نینی تال -

سیف اللہ خان - منشی - خان صاحب - آپ ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر مامور ہین - آپ کی نمایان خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے آپ کو ۲۶ - جون سنہ ۱۹۰۲ء کو خان صاحب کے خطاب سے سرفراز کیا - سکونت کانپور -

فصیح الدین - قاضی - خان بہادر - آپ کو آپ کی خدمات جمیلہ کے جلدو مین گورنمنٹ نے ۲۶ - جون سنہ ۱۹۰۲ء کو خان بہادر کا خطاب عطا کیا - سکونت میرٹھ -

انتظام الدین - شیخ - خان بہادر - آپ کی اعلیٰ خدمات کے صلہ مین آپ کو گورنمنٹ ہند نے ۲۶ - جون سنہ ۱۹۰۲ء کو خان بہادر کے خطاب سے معزز کیا - سکونت بدایون -

صفدر حسین - خان بہادر - آپ کی نمایان خدمات کے جلدو مین آپکو گورنمنٹ نے یکم جنوری سنہ ۱۹۰۰ء کو خان بہادر کے خطاب سے ممتاز و مفتخر کیا - سکونت بنارس -

کی اعلیٰ خدمات کے صلہ مین آپ کو نواب کا ذاتی خطاب عطا ہوا۔ سکونت علیگڈھ۔

پرسو کھتری ۔ سردار بہادر۔ آپ ۹۔ اکتوبر ۱۸۹۶ء کو خطاب مندرجہ سے مفتخر و ممتاز ہوے ۔ سکونت دیرہ دون ۔

محمد عبد الرحیم ۔ خان بہادر۔ آپ لکھنؤ کے شاہی اسپتال مین اسسٹنٹ سرجنی کے عہدہ پر ممتاز ہین ۔ آپ کی طبی اور جراحی تحقیقات اور امراض چشم مین یدطولیٰ رکھنے کے امتیاز مین آپ کو گورنمنٹ انڈیا نے ۱۲۔ جنوری ۱۹۰۲ء کو خان بہادر کے خطاب سے معزز و مفتخر کیا۔ سکونت غازی پور۔

سداد احمد حکیم۔ خان بہادر۔ آپ کی نمایان خدمات کے صلہ مین آپکو گورنمنٹ ہند نے ۷۔ اگست ۱۹۰۱ء کو خان بہادر کے خطاب سے مشرف کیا۔ سکونت سہارنپور۔

مراری لال ۔ رائے صاحب۔ آپ الہ آباد مین اسسٹنٹ سرجن ہین ۔ آپکو آپ کی طبی خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ نے ۲۶۔ جون ۱۹۰۲ء کو رائے صاحب کے خطاب سے ممتاز کیا۔ سکونت الہ آباد۔

متھرا موہن مکرجی ۔ رائے صاحب۔ آپ کو آپ کی اعلیٰ خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو رائے صاحب کے خطاب سے مشرف کیا۔ سکونت الہ آباد۔ وارد حال دارجیلنگ

باسدیو سہاے - راے بہادر - آپ کی نمایان خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ نے آپ کو ۲۳ - مئی ۱۹۰۰ء کو راے بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا - سکونت علیگڈھ -

مادھو رام - راے بہادر - آپ کو آپ کی خدمات جمیلہ کے صلہ مین گورنمنٹ نے یکم جنوری ۱۹۰۸ء کو راے بہادر کے خطاب سے سرفراز فرمایا - سکونت کانپور -

پرمانند - کنور - راے بہادر - آپ ۲۹ - مارچ ۱۸۹۹ء کو گورنمنٹ کی ملازمت مین داخل اور سب ججی کے عہدہ پر فائز ہوے - اور ۱۶ - اپریل ۱۹۰۱ء کو قائم مقام جج خفیفہ مقرر ہوے - آپ کو آپ کی نمایان خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو راے بہادر کے خطاب سے ممتاز و سرفراز کیا - (ملاحظہ طلب تذکرۂ راجہ جے کشن داس سی - ایس - آئی - صفحہ ۱۰ -) سکونت مرادآباد -

امولیا رتن بسیاک - راے بہادر - آپ کو آپ کی اعلیٰ خدمات طبی کے جلدو مین ۲۶ - جون ۱۹۰۲ء کو گورنمنٹ انڈیا نے راے بہادر کے خطاب سے مفتخر کیا - آپ اسسٹنٹ سرجنی کے عہدہ پر مامور ہین - سکونت آگرہ -

محمد حسین علی خان - سردار بہادر - ولادت اگست ۱۸۱۹ء - آپ جنگی ملازمت مین عہدۂ رسالدار میجری پر ممتاز تھے - ۵ - جون ۱۸۶۵ء کو آپنے سردار بہادر کا خطاب حاصل کیا - فی الحال آپ پنشن پاتے ہین - سکونت علیگڈھ -

محمد غفور خان - نواب - آپ ڈپٹی کلکٹر ہین - یکم جنوری ۱۹۰۰ء کو سفارت کابل

رام گوپال بوس - رائے بہادر - آپ کو آپ کی نمایان خدمات کے جلد وین ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو گورنمنٹ ہند نے رائے بہادر کا خطاب مرحمت کیا - سکونت بنارس -

گگن چند رائے - رائے بہادر - آپکو گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی اعلیٰ خدمات کے صلہ مین ۳ - جنوری ۱۸۹۳ء کو رائے بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا - سکونت غازیپور -

کھیتر چندر ادتیا - رائے بہادر - آپ کو آپ کی اعلیٰ خدمات کے جلد وین ۲۵ - مئی ۱۸۹۲ء کو گورنمنٹ سے رائے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا - سکونت الہ آباد -

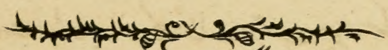
کرشنا سنگھ ملانوال - رائے بہادر - آپ کو آپ کی نمایان خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے ۲۱ - دسمبر ۱۸۸۴ء کو رائے بہادر کے خطاب سے مفتخر کیا - سکونت الموڑہ -

پرتاب نرائن سنگھ - راؤ - آپ رئیس کھمسی پور ہین - آپ کو آپکی نمایان خدمات کے جلد وین گورنمنٹ نے آپ کا آبائی خطاب مرحمت کیا - سکونت کھمسی پور ضلع فرخ آباد -

جواہر سنگھ - راؤ - آپ کی اعلیٰ خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے آپ کو آپ کے آبائی خطاب سے سرفراز و ممتاز کیا - سکونت بنچن پور - للت پور -

نرسی کشن پت - رائے بہادر - آپ کو آپ کی اعلیٰ خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے یکم جنوری ۱۹۰۱ء کو رائے بہادر کے خطاب سے معزز کیا - سکونت اجودھیا فیض آباد -

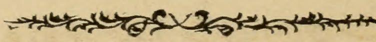
سوم بنسی سردار کے چھ بیٹون مین سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ برایہ ساہ سلطان فیروز شاہ کی فوج مین داخل ہوے اور عہدۂ رسالداری حاصل کیا۔ ۱۳۷۴ء مین سلطان نے اُنکو بہرایچ کا وہ حصۂ مشرقی جسے اُنھون نے رہزنون اور بدمعاش جرگون سے صاف کیا تھا عنایت فرمایا۔ اُنکی کئی پشت کے بعد راجہ کشن پرشاد سنگھ جانشین ہوے جنکو دربار اودھ سے راجہ کا خطاب عطا ہوا تھا۔ راجہ نرپت سنگھ راجہ کشن پرشاد سنگھ کے تیسرے جانشین تھے۔ اُنھون نے اپنی بھاوج رانی سکھراج کنور کے خلاف ۱۸۸۷ء مین عدالت سے چارہ جوئی کی اور موروثی ریاست پر قبضہ حاصل کیا۔ سکونت گنگوال پرگنہ بہرایچ۔



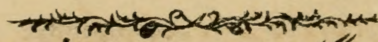
فتح علی خان۔ نواب۔ نواب گنج۔ (علی آباد)۔ آپ قزلباش مغل ہین۔ آپکے آباو اجداد قندھار کے باشندے تھے اور سردار علی خان کو قندھار کی گورنری عطا ہوئی تھی۔ کابل کی جنگ اول مین سردار علی خان کے صاحبزادون نے گورنمنٹ ہند کو بہت بڑی مدد دی تھی۔ اُن مین نواب نوازش علی خان کے والد علی رضا خان بھی تھے جو بعد اختتام جنگ انگریزون کے ساتھ ہندوستان آئے اور یہان اُنکو آٹھ سو روپیہ ماہانہ وظیفہ ملنے لگا۔ ۱۸۵۹ء مین اُن فوجی خدمات کے صلہ مین جو اُنھون نے دہلی اور کاسگنج کے باغیون کے خلاف انجام دی تھین اُنکو اودھ ضلع بہرایچ منضبطہ ریاست چردہ مین نواب گنج (علی آباد) کا علاقہ بطور انعام مرحمت ہوا۔ علی رضا خان کے جانشین نوازش علی خان تھے جنکو ۲۔ مئی ۱۸۶۶ء کو نواب کا خطاب عطا ہوا۔ یہ صاحب کچھ عرصہ تک ویسریگل لیجسلیٹو کونسل کے ممبر بھی رہے تھے اور یکم جون ۱۸۸۸ء کو اُنھین کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کا خطاب بھی مرحمت ہوا تھا۔ آپ نواب صاحب مرحوم کے جانشین ہین۔ ریاست نواب گنج مین اکاون مواضع ہین جن کی مالگزاری اٹھائیس ہزار پانچ سو روپیہ ہے۔ سکونت بہرایچ۔



آپ کمایون کے راجاؤن کے خاندان سے تعلق رکھتے ہین۔ باز بہادر سنگھ راجہ کمایون کے بیٹے بہاڑ سنگھ نے اس ریاست کی بنیاد ڈالی۔ بہاڑ سنگھ کی کئی پشتون کے بعد گمان سنگھ خلف لال سنگھ کو ۱۸۲۶ء مین گورنمنٹ ہند نے سند عطا فرمائی تھی۔ گمان سنگھ کے بیٹے راجہ شیو راج سنگھ کو غدر ۱۸۵۷ء کی خدمات کے صلہ مین سی۔ ایس۔ آئی۔ کا خطاب ملا تھا۔ اُنکے انتقال کے بعد راجہ ہری راج سنگھ جانشین ہوے تھے آپ راجہ ہری راج سنگھ کے فرزند ہین۔ آپکے بھائی کنور انند سنگھ آپ کے وارث ہین جو ۱۸۸۳ء مین متولد ہوے ہین۔ سکونت کاشی پور۔ نینی تال۔

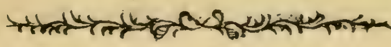


علی حسین خان۔ نواب۔ آپ کے مورث اعلیٰ سید اکرام الدین احمد اصل مین طہران کے باشندے تھے۔ جہان سے وہ شہنشاہ ہمایون کے ساتھ ہندوستان مین وارد ہوے۔ شہنشاہ اکبر نے اُنکو منصب عنایت فرمایا۔ اُنکی اولاد مین نواب زین العابدین خان اپنے والد ضیاء الدین خان کی اجازت سے اودھ مین آئے۔ یہان اُنکو دربار اودھ سے ایک جاگیر اور چکلہ داری کا عہدہ مرحمت ہوا۔ اُنکے بیٹے نواب باقر علی خان نے کوڑا جہان آباد کو چھوڑکر فتحپور مین سکونت اختیار کی۔ آپ باقر علی خان کی تیسری پشت مین نواب احمد حسین خان کے بڑے بیٹے ہین جنکے انتقال کے بعد آپ مسند ریاست پر متمکن ہوے ہین۔ نواب کا خطاب موروثی ہے۔ سکونت فتحپور۔

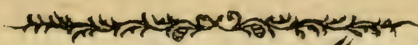


اتراج کنور۔ رانی گنگوال۔ رانی کا خطاب موروثی ہے۔ راجگان گنگوال جنوار خاندان کی شاخ کلان کے قائم مقام ہین۔ بلرام پور۔ اوئل۔ کیمہرا اور پیاگپور اسکی دوسری شاخین ہین۔ آپ راجہ سورج پرگاس سنگھ کی جانشین ہین جو ۱۸۹۲ء مین اپنے والد راجہ نرپت سنگھ کے بعد مسند نشین ہوے تھے۔ جنوار خاندان کے بانی بریار ساہ تھے جو ایک

علاقہ محکمۂ کورٹ آف وارڈس کی نگرانی مین رہکر ۱۸۶۹ع مین لچھمی نرائن دوبے کو عطا ہوا۔
۱۸۷۵ع مین اُنکی وفات پر اُنکے چچازاد بھائی ہری ہردت دوبے وارث ہوے اور ۱۳۔
جنوری ۱۸۹۲ع کو اُنکے انتقال کے بعد شنکردت دوبے راجہ ہوے جنھون نے ۴- اپریل
۱۸۹۷ع کو قضا کی اور اپنی بیوہ رانی گمانی کنور کو اپنا وارث چھوڑا- راجہ صاحب حال رانی صاحبہ
کے متبنیٰ فرزند ہین- آپ کے قبضہ مین تین سو تراسی مواضع ہین اور ایک لاکھ اکاون ہزار دو سو
سات روپیہ سالانہ مالگزاری ہے- سکونت بدلہ پور- جونپور-

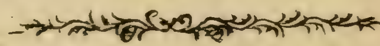


محمد جان - چودھری- تعلقدار سنڈیلہ- ولادت ۱۸۶۷ع چودھری کا خطاب
موروثی ہے- آپ کے پرداداچودھری حشمت علی زمانۂ غدر مین شاہ اودھ کی جانب سے سنڈیلہ
کے ناظم تھے- ابتداءً اُنھون نے گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت کی تھی مگر ۱۸۵۸ع مین وہ گورنمنٹ
برطانیہ کے مطیع ہوگئے اور اُنکی طرف سے باغیون سے کئی مقابلہ کیے- ان وفادارانہ خدمات
کی جلدو مین گورنمنٹ نے اُنکو کئی مواضع اور خلعت فاخرہ مرحمت کیا- اُنکے بیٹے چودھری
حصلت حسین آنریری مجسٹریٹ اور اسسٹنٹ کلکٹر اور انجمن تعلقداران اودھ کے سکرٹری
تھے- اُنکو گورنمنٹ نے راجہ کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے عطا کیا تھا- اُنکے انتقال کے بعد
چودھری محمد عظیم ۱۸۸۲ع مین وارث ہوے- اُنکو بھی درجہ دوم کے آنریری مجسٹریٹی کے
اختیارات حاصل تھے- ۱۹۰۲ع مین اُنکی وفات کے بعد اُنکے فرزند اکبر چودھری محمد جان
جانشین ریاست ہوے- آپ کو بھی آنریری مجسٹریٹی کا اعزاز حاصل ہے- سکونت سندیلہ
ضلع ہردوئی-

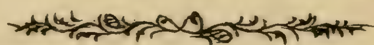


اودے راج سنگھ - راجہ کاشی پور- ولادت ۱۸۸۴ع راجہ کا خطاب موروثی
ہے- آپ راجہ ہری راج سنگھ کے جانشین ہین جنھون نے ۸- ستمبر ۱۸۹۸ع کو انتقال کیا تھا

راگھو سرجو سرن سنگھ - راجہ - ولادت جولائی سنہ ۱۸۸۰ء - یہ خاندان برہار جنبدیون کی نسل مین ہے - اودن دیو راجہ برہار کے بیٹے مرھکر ساہ ریاست بجے گڈھ کے پہلے راجہ ہوئے راجہ بلونت سنگھ کے زمانہ مین اس علاقہ کو تنزل ہوگیا تھا مگر سلطنت انگریزی مین اِس کو پھر ترقی ہوئی - یہ خاندان ایک عرصہ سے راجہ کے لقب سے ملقب ہے - راجہ رام سرن ساہ کے بعد اُنکی زوجہ رانی برہتی راج کنور وارث ہوئین - اُنھون نے اِس راج کے ایک حصہ کا ہبہ نامہ اپنے داماد اور راجہ کنتیت کے چچا بابو برجند را بہادر سنگھ کے نام لکھدیا اور ایک اور دستاویز مین اُنکو اپنا جانشین خاص تسلیم کیا - سنہ ۱۸۸۰ء مین رانی کے انتقال کے بعد اُسپر راجہ کنتیت کا قبضہ رہا مگر راجہ رام سرن ساہ کے ایک دور کے رشتہ دار اُسکے دعویدار ہوئے اور عرصہ تک مقدمہ بازی کے بعد ۱۱ - مئی سنہ ۱۸۹۵ء کو بجے بہادر سنگھ کو راجہ بھوپندرا بہادر سنگھ راجہ کنتیت کے مقابلہ مین آخری ڈگری ملی اُنھون نے ۲۰ - جولائی سنہ ۱۸۹۹ء کو انتقال کیا اور راجہ راگھو سرجو سرن سنگھ وارث ریاست و خطاب قرار پائے - سکونت رام گڈھ مرزاپور



دیبی پرشاد - لالہ - رائے صاحب - قحط سنہ ۱۸۹۷ء کی خدمات کے صلہ مین خطاب ملا سکونت آلہ آباد



سری کرشن دت دوبے - راجہ - ولادت سنہ ۱۸۹۶ء - آپ دوبے برہمن ہین آپ کے مورث اعلیٰ شیولال امولی سے ضلع فتحپور مین آباد ہوے اور داد و ستد کا کاروبار شروع کیا - اسکے بعد اُنھون نے کلب علی بیگ رئیس جونپور کی ملازمت اختیار کی جنکو بقایا مالگزاری کی علت مین مسٹر جوناتھن ڈنکن صاحب رزیڈنٹ بنارس نے معزول کیا تھا اور اُنکی جگہ شیولال دوبے کو مالک ریاست اور ایک مشہور باغی سلطنت سنگھ کے قتل کے جلدو مین راجہ کے خطاب سے معزز کیا - سنہ ۱۸۳۶ء مین اُنکے انتقال کے بعد اُنکے فرزند راجہ بال دت دوبے جانشین ہوے جنھون نے سنہ ۱۸۴۴ء مین قضا کی - اُن کے بعد عرصہ تک

اسکا بہت بڑا حصّہ پھر حاصل کرلیا اور سلیم گڈھ کی ایک علیحدہ ریاست قائم کی۔ ایک دوسرے ممبر خاندان فتح سہاے کے بڑے پوتے نے ٹمکوہی پر قبضہ کیا اور حسن انتظام سے اسکو بہت بڑی ترقی دی۔ انکو گورنمنٹ انڈیا نے راجہ کا موروثی خطاب عنایت کیا۔ علاقہ کی مالگزاری ایک لاکھ چالیس ہزار چھ سو چھپن روپیہ آٹھ آنہ تین پائی سالانہ ہے۔ سکونت ٹمکوہی ضلع گورکھپور۔

سانول سنگھ۔ راجہ۔ ولادت ۱۸۷۴ء۔ آپ چوہان راجپوت اور پرتھی راج راجۂ دہلی کے اخلاف مین ہین۔ سلاطین لودی کے زوال سلطنت کے بعد اور شہنشاہ بابر کے عہد مین اس خاندان کے ایک بزرگ چکرسین سکیت اور راجوڑ کے راجہ اور باجگزار سلطنت مغلیہ قرار پائے۔ زمانۂ آخر کی طوائف الملوکی کے زمانہ مین راجہ سنگھ سے نواب فرخ آباد نے تعلقہ سکیت چھین لیا۔ اِنکی چوتھی پشت مین راجہ خوشحال سنگھ سابق راجۂ راجوڑ تھے جنکے انتقال کے بعد راجہ سانول سنگھ راجۂ حال جانشین ہوے۔ اِس ریاست مین پرگنۂ ایٹہ سکیت مین چالیس مواضع شامل ہین۔ گورنمنٹ کو اُنیس ہزار تین سو گیارہ روپیہ سالانہ مالگزاری دیجاتی ہے۔ سکونت راجوڑ ضلع ایٹہ۔

بشناتھ سرن سنگھ۔ راجۂ بہادر۔ راجۂ تلوئی ضلع راے بریلی۔ آپ کنھپوریہ راجپوت ہین۔ راجہ کا خطاب گورنمنٹ نے ۱۸۶۰ء مین تسلیم کیا تھا ۱۸۶۲ء مین راجہ بہادر کا موروثی خطاب عطا ہوا۔ آپکے بزرگ راجہ جگپال سنگھ نے ۱۸۵۸ء مین قیام تسلط انگلشیہ مین مدد دی جسکے صلہ مین گورنمنٹ نے منضبطہ مواضع انکو عطا کیے۔ اُنکے انتقال کے بعد انکے فرزند راجہ سرپال سنگھ جانشین ہوے اور اُنکے بعد آپ مسند نشین ریاست ہوے۔ اِس علاقہ مین ایک سو دس مواضع شامل ہین۔ سکونت تلوئی ضلع راے بریلی۔

سوبراما منیا شاستری - پنڈت - مہا مہو پادھیا - آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو خطاب مذکور عطا ہوا - سکونت بنارس -



گنگا دھر شاستری - پنڈت - مہا مہو پادھیا - آپ تلنگ برہمن ہین - آپ پنڈت ادری سنہا شاستری کے فرزند ہین جو ہز ہائینس مہاراجۂ بنارس کی سرکار مین ملازم تھے - آپ ۱۸۷۹ء مین بنارس کالج کے اسسٹنٹ پروفیسر مقرر ہوے - سنسکرت مین آپ کی کئی کتابین شائع ہو چکی ہین - آپ کو علوم مشرقیہ مین کمال حاصل ہونے کی وجہ سے جناب ملکہ معظمہ وکٹوریہ کی سلطنت پنجاہ سالہ کی جوبلی کے موقع پر ۱۶ - فروری ۱۸۸۷ء کو خطاب مذکور عطا ہوا - سکونت بنارس -

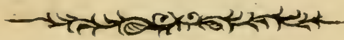


مرلی منوہر - راے بہادر - ولادت ۱۸۲۱ء - خطاب ذاتی ہے - آپکو یہ خطاب ۱۶ - اگست ۱۸۹۲ء کو ایام بغاوت اور جنگ بھوٹان کی کمسریٹ کی خدمات کے صلہ مین عطا ہوا - آپ کا تعلق کھتری خاندان سے ہے اور آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات بھی آپ کو حاصل ہین - سکونت لکھنؤ - اودھ -



اندرجیت پرتاب بہادر سہاے - راجہ - ولادت ۱۱ - نومبر ۱۸۹۳ء - آپ بھوئیہار برہمن ہین - اِس خاندان کے مورث اعلیٰ فتح سہاے ہوشیار پور ضلع سارن کے راجہ تھے جنکو ۱۷۶۴ء مین جنگ بکسر کے بعد ایسٹ انڈیا کمپنی نے معزول کر دیا - اسکے بعد انھون نے اپنے زر خرید علاقہ واقع پرگنۂ سدھوا جوبنا کو اپنا مستقر قرار دیا اور رفتہ رفتہ اسکو وسعت دی مگر اُنکے بیٹون کے وقت مین وہ جائداد تلف ہو گئی - ۱۸۳۰ء اور ۱۸۴۰ء کے مابین ایک بھائی شمشیر سہاے نامے نے بذریعہ خریداری

مین وہ شریک تھے۔ سنہ ۱۸۶۶ء مین اپنے والد کے انتقال کے بعد وہ ملازمت فوجی سے مستعفی
ہو کر انتظام ریاست مین مشغول ہوے۔ سنہ ۱۸۸۸ء مین اُن کی ذاتی لیاقت اور حسن انتظام
کی وجہ سے گورنمنٹ نے راجگی کا خطاب مرحمت فرمایا۔ مگر چونکہ وہ لاولد تھے لہذا اپنے
بھانجے سردار لابھ سنگھ کو اُنھون نے مثل فرزندون کے پرورش کیا اور اپنی تمام جائداد
اُنکے خاندان مین منتقل کردی اور اُنکے فرزند سردار کرم سنگھ کو متبنّیٰ کیا۔ سنہ ۱۸۹۳ عیسوی
مین اُن کے انتقال کے بعد آپ ریاست کے مینیجر مقرر ہوے۔ آپ کو آنریری مجسٹریٹی
کے اختیارات اور ممالک متحدہ اور پنجاب کے درباری ہونے کا افتخار حاصل ہے۔ آپ کی
زمینداری ضلع بہرائچ اودھ اور ضلع لاہور پنجاب مین واقع ہے۔ سکونت جہان ضلع بہرائچ۔



کیلاش چندر شرومنی۔ پنڈت۔ مہامہوپادھیا۔ آپ کے جدامجد بھبوناتھ
ترک پنچانن بہت بڑے عالم اور منطقی تھے۔ اُنکے چار صاحبزادون مین سے سب سے بڑے
پنڈت گھنشیام سرب بھرم جو ایک لائق سمرتی دان تھے آپ کے والد تھے۔ آپنے سولہ سال
یا سترہ سال کے سن مین منطق پڑھنا شروع کی۔ چوبیس یا پچیس سال کی عمر مین آپ نوادیپ
ضلع ندیہ مین اکتساب علوم کے لیے تشریف لے گئے۔ یہ مقام علماے سنسکرت کا مرجع تھا۔
آپ نے وہان تمام درسی کتب ختم کین۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ اپنے وطن مالوف سے
بنارس تشریف لے گئے جہان آپکو بنارس کالج مین چالیس روپیہ ماہوار کی ایک جگہ ملی۔
آپ نے اسکو غنیمت سمجھکر قبول کرلیا۔ رفتہ رفتہ آپ کی ترقی ہوتی گئی اور اِسوقت آپ
سنسکرت کے پروفیسر اور ایک سو پچیس روپیہ ماہوار پاتے ہین۔ ۲۰۔ مئی سنہ ۱۸۹۶ء کو
آپ خطاب مہامہوپادھیا سے مشرف و ممتاز ہوے۔ ہرچند آپ بہت مسن ہین مگر پرنسپل
صاحب کی سفارش کی وجہ سے ابھی تک اِسی عہدہ پر قائم ہین۔ سکونت بنارس۔



رہتا آیا تھا مگر جب سردار خاندان نے ہمایون کے رقیب سلطنت شیرشاہ کو مدد دی تو اسکا انحطاط شروع ہوا اور اسکے بعد شہنشاہ اکبر سے کالپی مین جو جنگ ہوئی اسمین آپکے بزرگ ہری برن دیو مع کثیر التعداد خاندانی لوگون کے مقتول ہوے۔ اُس زمانہ سے گوتم راجپوتونکو پھر گزشتہ ثروت اور حکومت حاصل نہین ہوئی۔ سنہ ۱۸۴۰ع مین پانچ مواضع راجہ کے قبضہ مین رہ گئے تھے مگر راجۂ حال صرف ارگل اور شیوپوری کے حصہ دار ہین جسمین سے گورنمنٹ کو دوسو پچاسی روپیہ سالانہ مالگزاری ادا کیجاتی ہے۔ سکونت ارگل۔ ضلع فتحپور۔

رگھوراج بہادر سنگھ۔ راجہ۔ آپ قدیم سورج بنسی خاندان سے تعلق رکھتے ہین جسکے مشہور رہبر راجہ رام چندر جی تھے۔ آپ کے مورث اعلیٰ راجہ لالجی سنگھ الموڑہ سے آکر فیض آباد مین مقیم ہوے تھے۔ آپکے بزرگ راجہ بسرام سنگھ ریاست ہڑاہہ کے بانی تھے جو سلطنت تیموریہ کی سند کی روسے سنہ ۱۱۸۳ فصلی مین اس ریاست پر قابض اور راجہ کے موروثی خطاب سے معزز ہوے جبسے اسوقت تک اس خاندان کی نسل برابر مالک و قابض چلی آتی ہے۔ گورنمنٹ انگلشیہ نے بھی راجہ نرندر بہادر سنگھ کو سند تعلقداری اور خطاب مرحمت کیا تھا۔ ۲۹ نومبر سنہ ۱۸۹۷ع کو اُنکے انتقال کے بعد اُنکے فرزند راجہ رگھوراج بہادر سنگھ آبائی ریاست اور خطاب پر قابض ہوے۔ آپ کے ایک فرزند لال سری پرتاب بہادر سنگھ ہین جو ابھی نابالغ ہین۔ سکونت ہڑاہہ۔ ضلع بارہ بنکی۔

لابھ سنگھ۔ سردار۔ آپ راجہ ہیرا سنگھ تعلقدار جمدان ضلع بہرائچ کے بھانجے ہین جنکے والد سردار جے سنگھ کمیدان کو ایام غدر کی وفاداری کے جلدو مین علاقۂ مذکور اور اسناد خیرخواہی عطا ہوے تھے۔ راجہ ہیرا سنگھ نے بدو عمر ہی سے جنگی ملازمت اختیار کی۔ اور ترقی کرکے رسالداری کے عہدہ پر فائز ہوے۔ غدر سنہ ۱۸۵۷ع اور جنگ سابقۂ چین

ہوئی۔ اُنھون نے اپنے اعقاب مین تین فرزند چھوڑے جن مین سے بڑے بیٹے یعنے ٹھاکر اُمراؤ سنگھ چند پرگنون مین تحصیلدار رہے۔ دوسرے بیٹے ٹھاکر شب سنگھ خیر خواہ گورنمنٹ درباری اور آنریری مجسٹریٹ تھے۔ تیسرے فرزند ٹھاکر لاکھن سنگھ اپنے والد کی وفات کے وقت آٹھ سال کے تھے۔ حسب دستور فارسی۔ اُردو اور ناگری کی تعلیم کے بعد آپ نے کسی قدر انگریزی حاصل کی۔ بعد فراغ تعلیم آپ پہلے مینوسپل بورڈ کے اور پھر ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر ہوے اور ہمیشہ گورنمنٹ کی خدمات مین سرگرمی کا اظہار کرتے رہے۔ چنانچہ حکام وقت نے آپ کو وقتاً فوقتاً اسناد مرحمت کیے۔ ہزاکسلنسی وایسراے کے دربار مین شرکت کا افتخار بھی آپ کو حاصل ہے۔ ۱۸۹۵ء سے آپ آنریری مجسٹریٹ معین اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے وائس چیرمین منتخب ہوے۔ آپ کو رفاہ عام کے کامون سے بھی دلچسپی ہے۔ چھتری سبھا لکھنؤ نے آپ کو کمشنری روہیلکھنڈ کی سبھا کی صدرنشینی پر منتخب کیا۔ آپ مذہب مین راسخ الاعتقاد ہین۔ اکثر زیارتگاہون کی جاترا کر چکے ہین۔ آپ کی خدمات جمیلہ کے جلدو مین گورنمنٹ نے آپکو جون ۱۸۹۸ء کو راؤ بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا اور جنوری ۱۸۹۹ء مین لوکل گورنمنٹ نے آپ کو سند عطا کی۔ سکونت بدھولی۔ پرگنۂ فریدپور ضلع بریلی۔

علی جان۔ سید۔ خان بہادر۔ فی الحال آپ کی عمر اُنسٹھ سال کی ہے۔ آپ ایک عرصۂ دراز کی ملازمت محکمۂ پولیس کے بعد اب پنشن پاتے ہین۔ آپ نے بحیثیت کوتوال وانسپکٹر پولیس اضلاع آگرہ۔ للت پور۔ بنارس۔ الہ آباد وغیرہ مین نہایت عمدہ خدمات انجام دی ہین اور بڑے بڑے مشہور ڈاکوؤن کو گرفتار اور قتل کر کے ڈکیتی کا انسداد کیا ہے۔ آپ کی خدمات کی سرکاری طور پر اکثر تعریف ہوئی ہے اور اسکے صلہ مین آپ کو خان بہادر کا خطاب عطا ہوا اور ایک خلعت فاخرہ و کرچ انعام مین ملی ہے۔ آپ جونپور کے

محمد حامد بخش - مولوی - حاجی - خان بہادر - رئیس بدایون (ملاحظہ طلب صفحہ ۹۶)

رُور پرتاب سنگھ - دیوان - ولادت ۲- اگست ۱۸۴۹ء - یہ خطاب موروثی ہے - آپ بجگوتی راجپوت ہین جو چوہان خاندان کی ایک شاخ ہے - اِس خاندان کے وارث دیوان بھیر سنگھ اور اُنکے بڑے بھائی دھیر سنگھ کے مابین آبائی جائداد کی تقسیم عمل مین آئی - دھیر سنگھ پٹی سیف آباد اور بھیر سنگھ کو اوریاڈیہہ ملا جو اسوقت تک اُنکے اخلاف کے قبضۂ مالکانہ مین موجود ہے - دیوان بھیر سنگھ کے جانشینون مین دیوان پرتھی پال سنگھ نے اپنے ایک رشتہ دار راے بندیسری بخش مقام ادھارگنج (دلیپ پور) کے ساتھ جنگ کی تھی جسمین اُنھون نے اپنے حریف مقابل کو قتل کیا - انکے بیٹے دیوان سرب جیت سنگھ نے اپنے علاقہ کو مستقل اور مستحکم کیا اور ۱۸۹۰ء مین اُنکے انتقال کے بعد اُنکے بیٹے دیوان حال وارث ریاست ہوے - آپ کے ایک جانشین اور ایک فرزند ہین - سکونت اوریاڈیہہ - پرتابگڈھ -

لاکھن سنگھ - ٹھاکر - راؤ بہادر - ولادت سمبت ۱۹۱۲ - آپ کا خاندان ابتداءً پُربنسی اور پھر پانڈو ونبسی کے نام سے ملقب رہا جسکے آخری راجہ اننگ پال تھے - اُنکے بعد اِس خاندان کے نواسے راجہ پرتھی راج کے مسند نشین ہونے سے پانڈو کا لقب تومر کے اور پھر جنگ پال کے عہد سے جنگارہ کے نام سے مشہور ہوا جو اِسوقت تک اِس خاندان کا لقب ہے - آپکے والد ٹھاکر رگھوناتھ سنگھ ایک معزز رئیس سنھے جو اپنے خاندان اور گردونواح کے رئیسون اور سرکار انگریزی کے حکام مین راجہ کے نام سے مشہور تھے - اُنھون نے غدر ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری اور خیرخواہی کا اظہار کیا جسکے جلدو مین خلعت فاخرہ کے علاوہ پانچہزار کی مالگزاری کی جائداد ارضی بھی مرحمت

غلام حیدر خان - سید نقوی - ولادت ۲۶ - دسمبر ۱۸۴۲ء - آپ میر سید محمد خان - خان بہادر رئیس جائس ضلع راے بریلی کے دوسرے فرزند ہین جنھون نے برٹش گورنمنٹ کی ایک طولانی ملازمت کے بعد پنشن حاصل کی تھی - آپکے بھائی مولوی سید عبداللہ نے سرہنری لارنس صاحب کے مشورہ سے پیرابراہیم خان ڈیپوٹی ایجنٹ گورنر جنرل بھاولپور کے ہمراہ ترجمان مقرر ہوکر سفر انگلستان اختیار کیا جہان وہ بعد واپسی پیر صاحب کنگس کالج لندن مین السنۂ مشرقیہ کے پروفیسر مقرر ہوے - بعد شکست عہدۂ پروفیسری اُنھون نے اُمیدواران سول سروس کو السنۂ مشرقیہ کی تعلیم دینا شروع کی - اسکے علاوہ ترجمہ مین بھی بہت نام آوری حاصل کی - اُنھون نے وہین ایک عالیخاندان خاتون کے ساتھ عقد کرلیا چھبیس برس لندن مین رہنے کے بعد وہ وارد ہندوستان ہوے اور یہان آخر عمر تک موٹھیاری اسکول کے ہیڈ ماسٹر رہے - سید عبداللہ کے ترک وطن اور قیام لندن سے ڈر کر آپ کے والد نے آپکو انگریزی تعلیم تکمیل کے ساتھ نہین دلائی - آپ ابتدائً دس روپیہ کے محرر ہوے مگر اُسی محکمہ مین بہت جلد ترقی کرکے سو روپیہ کے سررشتہ دار ہوگئے - سنہ ۱۸۶۱ء مین آپ ایک سو تیس روپیہ کے مشاہرہ پر میر منشی سررشتہ داری کمشنری اور ایجنٹی جبلپور پر ممتاز تھے مگر اپنے والد کی تنہائی کی وجہ سے آپ اپنے وطن کو چلے آئے اور راے بریلی مین تحصیلدار ہوگئے - اِسکے بعد آپ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوے اور سب ججی کے عہدہ سے آپ نے پنشن حاصل کی - آپ کی تصنیفات مین قانونی اور اخلاقی کتابین نہایت مشہور ہین - سکونت جائس ضلع راے بریلی -

رام پرتاب سنگھ - راجۂ مین پوری - (ملاحظہ طلب صفحہ ۱۷۳)



سید غلام حیدر خان رئیس جائس ضلع رائے بریلی



خان بہادر مولوی محمد حامد بخش رئیس بدایون



سردار لابھ سنگہ رئیس جمدان بہرائچ



خان بہادر مولوی فریدالدین رئیس کرہ ضلع آلہ آباد

ملاحظہ طلب صفحہ ۱۲۹



رام مسر۔ شاستری۔ سوامی۔ مہامہو پادھیا۔ آپ کے بزرگ موضع دوسود پرگنۂ بیروھڑ ریاست الور کے اصلی باشندے اور وشنو برہمن تھے۔ یہ خاندان وہان سوامی کے لقب سے ملقب ہے۔ اسکے اکثر ممبر نامور پنڈت اور عالم و فاضل گزرے ہین مشہور سوامی راہیشر شاستری اسی خاندان کے شخص تھے۔ تقریباً نوے سال کا عرصہ ہوا کہ آپکے دادا سوامی جگل کشور سلطنت اودھ مین دھرم شاستری کے منصب پر ممتاز تھے۔ اِنکے بیٹے سوامی سالک گراماچاری سمت ۱۸۹۱ تک بنارس کے بنیاسے اور ویدانت شاستر کے علما سے اکتساب علوم کرتے رہے۔ اِنکے تیسرے فرزند سوامی رام مسر شاستری نے مذہبی اور شاستر کی تعلیم اپنے والد سے پائی ہے۔ ویدانت مین بھی آپ کو کمال حاصل ہے بنگال کے بڑے بڑے پنڈتون سے مناظرہ کرنے سے آپ کا حوصلہ بڑھا اور اب آپ تصنیف کتب اور درس کی جانب مائل ہوے۔ جب آپ کی تصانیف کی شہرت گورنمنٹ انگریزی تک پہونچی تو آپ سنسکرت کالج بنارس کے پروفیسر مقرر ہوے۔ آپ نے پچیس برس کا عرصہ ہوا کہ برھم امرت برسنی سبھا کھولی جسکے جلسے نہایت آب و تاب سے ہوتے ہین۔ اِسوقت ملک مین آپ کی مذہبی نادر تصانیف موجود ہین۔ علوم مشرقیہ مین آپکے تبحر کے لحاظ سے گورنمنٹ انڈیا نے ۲۲۔ جون ۱۸۹۶ء کو آپ کو مہامہو پادھیا کا خطاب مرحمت کیا۔ اور پبلک نے آپ کو ست سمپرداياچاریہ سروتنتر پنڈت سوامی رام مسر شاستری کے لقب سے ملقب کیا۔ آپ اِسی سال پروفیسری کے عہدہ سے کنارہ کش ہوے اور اب پنشن پاتے ہین۔ سکونت بنارس۔

جگت نرائن۔ راے صاحب۔ رئیس الہ آباد (ملاحظہ طلب صفحۂ ۵۷)

جلدو مین شاہ نصیر الدین حیدر بادشاہ دوم اودھ نے انکو دیو پور اور جلال پور کی معافی عطا کی
اُنکے انتقال کے بعد اُنکے فرزند بھی اپنے آبائی منصب پر قائم رہے اور دربار اودھ نے
اُنکو سلطان الحکما حیوۃ الملک مسیح الدولہ حکیم مرزا علی حسن خان بہادر جاوید جنگ کے معزز
خطاب سے سرفراز کیا اور اُنکی اعلیٰ قابلیت اور حسن انتظام کے لحاظ سے ۱۸۵۱ء مین سفیر
شاہی مقرر کیا۔ انکے بیٹے حکیم مرزا مظفر حسین خان بھی لکھنؤ مین بین الاقران والاماثل اپنے
علم و فضل مین مشہور تھے اور اُنکے کتب خانۂ علمیہ کا درجہ شاہی کتب خانہ کے بعد تسلیم
کیا جاتا تھا جسمین نایاب قلمی کتابین بکثرت موجود تھین۔ گورنمنٹ انڈیا نے دیوپور اور
جلال پور کی معافی اُنکے نام بدستور جاری رکھی جو ابتک اُنکے فرزند خان بہادر حکیم مرزا
نظیر حسن خان کے قبض و تصرف مین ہے۔ آپ بھی ایک علم دوست رئیس ہین اور آپ کا
کتب خانۂ طبیہ بھی مشہور ہے۔ آپکے نانا میر باقر تاجر تھے جنکا امام باڑہ لکھنؤ مین مشہور رہے
اِسکے انتظام و قیام کے لیے اُنھون نے ایک بہت بڑا وقف چھوڑا ہے ۱۸۸۱ء مین اپنے
والد کے انتقال کے بعد آپ شاہی یونانی دار الشفا کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوے جسکے فرائض
آپ نے بائیس برس تک نہایت لیاقت و دیانت سے انجام دیے۔ اٹھارہ سال سے آپ لکھنؤ
کے مینوسپل کمشنر اور آنریری مجسٹریٹ ہین۔ بارہ برس سے خیراتخانۂ شاہی کا انتظام آپکے
سپرد ہے اور اُسکے آنریری سکرٹری بھی ہین ۱۸۹۷ء مین آپکے حسن انتظام قحط کے جلدو
مین گورنمنٹ ہند کی جانب سے سند خوشنودی عطا ہوئی۔ انتظام حفظ طاعون کے
کارہاے نمایان کے جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے ۱۹۰۰ء مین خان بہادر کا خطاب مرحمت
فرمایا مرض طاعون کے متعلق فائدۂ انام کے لیے آپ نے ایک رسالہ لکھا ہے۔ آپ عرصۂ
دراز تک ڈسٹرکٹ بورڈ وغیرہ کے ممبر اور سنٹرل جیل لکھنؤ کے ان آفیشل وزیٹر بھی رہ چکے
ہین۔ سکونت لکھنؤ۔

آپ ممبر مقرر ہوے اور اسوقت تک ہین اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے وائس چیرمین بھی ہین ۱۸۹۳ء
مین کمیشن افیون مین ضلع میرٹھ کی طرف سے اداے شہادت کے لیے آپ منتخب اور نامزد
ہوے - درباریون کی فہرست مین بھی آپ کا نام درج ہے - اسور رفاہ عام مین بھی آپنے
فراخ حوصلگی ظاہر کی ہے - بکسر ضلع ہاپوڑ مین نہر گنگ پر ایک گھاٹ تیار کرایا - یتیم خانۂ بریلی
مین ایک مکان تعمیر کرایا - ہٹور ضلع بجنور کے مہادیو جی کے مندر مین ایک آرامگاہ بنوائی
گڈھ مکتیسر کے مشہور و مقبول تیرتھ گاہ مین واردین و صادرین کی آسائش کے لیے ایک
بڑا قطعۂ اراضی خرید فرماکر دھرم سالہ تعمیر کیا - اپنی دارالریاست مین رادھا کرشن جی کا مندر
بنوایا اور اُسکے اخراجات کے لیے کافی جائداد ہبہ کردی اور اُسکا متولی اپنے فرزند اکبر
رگھبیر نرائن سنگھ کو مقرر کیا - یہان غربا و مساکین کو سدابرت ملتا ہے - آپ نے سب سے پہلے
۱۸۶۵ء مین اپنی قوم سے فضول خرچی کے انسداد کی کوشش کی جسکی نظیر سے اور اقوام
نے فائدہ اُٹھایا - آپ اکثر قومی مجامع کے صدرنشین منتخب ہوتے رہے ہین - ۱۹۰۱ء
مین مہاسبھا بھوم اہار برہمن کے سالانہ جلسہ منعقدۂ پٹنہ کے بھی آپ چیرمین تھے - اِس سبھا
کے سرمایہ مین بھی آپ نے فیاضی سے مدد دی ہے - ہزآنر نواب لفٹنٹ گورنر نے ۱۸۹۵ء کے
دربار لکھنؤ مین اور اُسکے بعد بذریعہ احکام تحریری کے چار مرتبہ آپ کا شکریہ ادا کیا - آپکے
بائیس مواضع ہین - مالگزاری علاوہ انکم ٹکس کے پندرہ ہزار روپیہ سالانہ ہے - آپ نے
اپنی حیات ہی مین اپنی جائداد اپنے ورثا پر تقسیم کرکے داخل خارج کرادیا ہے - سکونت
اسوڑہ ضلع میرٹھ -



نظیر حسن خان - حکیم - مرزا - خان بہادر - ولادت ۱۲۸۰ھ - آپ کے
پردادا حکیم مرزا علیخان کو شاہ غازی الدین حیدر اول بادشاہ اودھ نے طبیب شاہی
کے منصب پر مامور اور حکیم الملوک کے خطاب سے ممتاز کیا تھا - اُنکے حسن خدمات کے

پھر اسوڑہ مین آباد کرایا۔ مگر صرف چند مواضع وارثان چودھری بھورے سنگھ کے نام سرکار
کی جانب سے قائم کیے گئے۔ اور انکے خلف اکبر چودھری حاتم سنگھ پرگنۂ اسوڑہ کے چودھری
تسلیم کیے گئے اور سات سو چھتر روپیہ سالانہ کا حق نانکار سرکاری مالگزاری مین وضع کیا
گیا مگر کچھ دنون بعد نانکار اور جائداد ضبط ہوگئی۔ چودھری بھورے سنگھ کے تینون بیٹے
لاولد فوت ہوے لہذا سب سے چھوٹے بیٹے چودھری ہولاس راے کی زوجہ نے چودھری
ہردیال سنگھ کے فرزند چودھری دیبی سنگھ کو متبنّیٰ اور مالک ریاست کیا۔ آپ ایک ذی علم
اور علم دوست رئیس ہین ۱۸۶۳ء مین آپ نے اسوڑہ مین مدرسۂ نسوان قائم کیا۔ اسوڑہ
مین سرکاری مدرسہ کے لیے آپ نے بلامعاوضہ اپنی ذاتی اراضی عنایت کی سنسکرت کا
ایک پاٹ شالا اپنے مندر مین جاری کیا جہان طلبا کو خوراک وغیرہ سے بھی مدد دیجاتی ہے۔
۱۸۹۴ء مین جب صوبہ کی جانب سے لکھنؤ مین کراستھویٹ گرل اسکول قائم ہوا تو
ضلع میرٹھ سے آپ کو صاحب کلکٹر نے ممبر منتخب کیا اور گو آپکے لیے یہ لازمی نہ تھا مگر آپنے
پانچسو روپیہ بطور چندہ کے بھی عطا کیے میرٹھ کالج کے اجرا مین بھی آپ نے معقول مدد دی
مئی ۱۹۰۲ء مین مُہور ضلع بجنور مین ایک ناگری پاٹ شالہ کی بنیاد ڈالی اور چار ہزار روپیہ کا منافع اُسکے
قیام کے لیے وقف کردیا۔ زراعت و فلاحت سے آپکو خاص دلچسپی ہے ۱۸۸۵ء مین سرکاری زراعتی
فارم میرٹھ کے آپ مینجنگ ممبر مقرر ہوے اور کئی برس تک اپنی کوشش بلیغ سے اُسے جاری رکھا اور ایک معتد بہ رقم
اُسمین صرف کی۔ اب یہ فارم ڈسٹرکٹ بورڈ کے زیر نگرانی ہے اور اب بھی آپ اُسکے ممبر ہین
۱۸۸۶ء مین میرٹھ کے ہندو مسلمانون کی سخت نزاع کو آپ نے نہایت خوبی سے
رفع کیا۔ ۱۸۶۵ء مین کمیٹی ہاپوڑ ۱۸۶۶ء مین کمیٹی سررشتۂ تعلیم میرٹھ ۱۸۷۱ء عیسوی
مین کمیٹی لوکل ریٹ ۱۸۷۲ء مین مینوسپل بورڈ ہاپوڑ ۱۸۸۲ء مین ڈسٹرکٹ بورڈ ۱۸۸۵ء
مین ڈیمانسٹریشن فارم زراعتی میرٹھ ۱۸۸۶ء مین انجمن زراعتی صوبہ ۱۸۹۱ء مین
لیڈی ڈفرن فنڈ اسپتال میرٹھ اور ۱۸۹۴ء مین کراستھویٹ گرل اسکول کی کمیٹیونکے



چودھری دیبی سنگھ رئیس اسوڑہ۔ میرٹھ



خان بہادر حکیم نظیر حسن خان رئیس لکھنؤ



رائے صاحب جگت نرائن رئیس الہ باد



مہا مہوپادھیا پنڈت رام مسر شاستری رئیس بنارس

چکلہ دار ہوے - چونکہ غدر ۱۸۵۷ء مین رکیوارون نے فوج انگریزی کی مخالفت کی جسمین گوربخش سنگھ بھی شریک تھے اسلیے اُنکا علاقہ ضبطی مین آگیا مگر انکے فرزند سربجیت سنگھ کو جو بغاوت مین شامل نہ تھے دو مواضع کی سند حاصل ہوئی - یہ علاقہ پہلے ہی سے اُنکے نام تھا - اسکے بعد فنانشل کمشنر نے بندوبست تعلقداری کی روسے اِن مواضع کی محاصل مین سے اُنکے لیے بیس فیصدی منافع لینے کا فیصلہ کیا - مگر علاقہ کی زیرباری اور مقروضیت کی وجہ سے گورنمنٹ نے اپریل ۱۸۸۸ء مین اِس علاقہ کو کورٹ آف وارڈز کے انتظام مین دیدیا - ۲۰ - دسمبر ۱۸۹۹ء کو راجہ سربجیت سنگھ نے انتقال کیا اُنکے بعد راجہ اودت نرائن سنگھ جانشین ہوے جنکو جولائی ۱۹۰۱ء مین کورٹ آف وارڈس نے علاقہ واپس کیا اور گورنمنٹ انڈیا نے اُنکا موروثی خطاب راجگی عطا فرمایا - آپ کے دو فرزند ہرنام سنگھ اور سرنام سنگھ ہین اور دونون کالون اسکول لکھنؤ مین تعلیم پاتے ہین - سکونت رام نگر بارہ بنکی -

دیبی سنگھ - چودھری - ولادت ۴ - دسمبر ۱۸۳۹ء - آپ نسلاً دان تیاگی برہمن ہین جنکو پورب مین بھوئیںہار اور پچھیم مین تگا کہتے ہین - آپ کا مذہب وشنو کرشن اُپاسک ہے - آپکے اسلاف ملک گوڑ واقع بنگال سے ملک ہریانہ مین اور پھر ضلع میرٹھ مین آکر آباد ہوے - اِس خاندان کے مورث شیام داس کو نادرشاہ کے حملہ کے بعد محمد شاہ بادشاہ دہلی نے ۱۱۵۰ھ مین پانچسو روپیہ نانکار پر پرگنۂ اسوڑہ کا چودھری مقرر کیا اور شاہ عالم نے بھی اُنکے پرپوتے چودھری بھورے سنگھ کو آٹھ سو روپیہ حق نانکار پر چودھرایت اور ایک تلوار عطا کی - ابتداے تسلط انگلشیہ مین بعض ہندوستانی ماتحت افسران انگریزی کی وجہ سے چودھری بھورے سنگھ معتوب ہوے اور گڈھی اسوڑہ مفتوح کر لی گئی بعد چندے بیگم صاحبہ جنرل شمرو صاحب رئیسۂ سردھنہ نے کلکٹر میرٹھ سے سفارش کرکے اِس خاندانکو

اور لوکل گورنمنٹ نے ۱۲- ستمبر ۱۸۸۶ء کو آبائی اور موروثی خطاب آپ کو عطا کیا- آپ ۱۰- جون ۱۸۸۰ء کو گدی نشین ہوے تھے- زمانۂ نابالغی مین آپکے والد بابو جگموہن سنگھ ریاست کا نظم ونسق کرتے رہے اور ریاست مین چند مواضع کا اضافہ کیا جب سے آپ بالغ ہوے ریاست کا انتظام خود آپ کرتے ہین- سکونت کٹاری ضلع سلطانپور-

---

اودت نرائن سنگھ- راجہ- ولادت ۱۳- نومبر ۱۸۶۱ء- یہ خاندان قوم رکوار کی چھوٹی شاخ مین ہے- بڑی شاخ مین راجگان بوندی تھے جنکی جاگیر غدر کے بعد بجرم بغاوت ضبط ہوگئی اور وہ گمنام ہوگئے- ۱۴۱۴ء مین دو بھائی پرتاب ساہ اور ڈونڈے ساہ مقام رکیوار واقع کشمیر سے آکر مقام کھیری پرگنہ سیلک مین آباد ہوے- پرتاب ساہ کے ایک بیٹے بالدیو بانی خاندان بوندی اور دوسرے بیٹے سالدیو شاخ رام نگر کے مورثِ اعلی تھے- سارنگ دھر اور کنور دھر دو بھر راجاؤن کا وسیع علاقہ دریاے گھاگھرا کے دونون جانب واقع تھا جب بقاے لگان کی علت مین دربار دہلی نے اُنپر فوجکشی کی اور بالدیو سالدیو نے اُنکو مقتول اور ریاست کو مفتوح کیا تو اسکے صلہ مین دریاے گھاگھرا کے دہنے ساحل کا علاقہ رام نگر وغیرہ سالدیو کو اور بائین جانب کی جاگیر بوندی وغیرہ بالدیو کو ملی- بالدیو کی گیارھوین پشت مین ایک متبنّٰی بیٹے انوپ سنگھ نے ۱۸۵۱ء مین اپنی قوم رکیوار کی جمعیت ہمراہ لیکر لکھنؤ پر حملہ کیا مگر شیخ زادون نے چھیولیا گھاٹ پر اُنکا مقابلہ کیا اور اُنکے علاقہ پر قبضہ کر لیا- صرف چند مواضع راجہ انوپ سنگھ کے پاس باقی رہ گئے- تقریباً ۱۸۱۶ء مین منتشر قوم پھر یکجا اور متفق ہوئی اور ۱۸۵۵ء مین قبل تسلط سلطنت برطانیہ راجۂ رام نگر نے اپنی خاندانی جاگیر پھر حاصل کر لی بلکہ اُسمین بہت کچھ اضافہ کیا- انوپ ساہ کے بیٹے صورت سنگھ کو دربار اودھ مین بہت بڑا رسوخ حاصل تھا- اُنکے بعد اُنکے بیٹے گوربخش سنگھ رام نگر کے تعلقہ دار اور محمد پور اور بھٹولی کے

مزارعین کو دس ہزار روپیہ لگان کے معاف کر دیے - اسوقت آپکی عمر بہتر برس کی ہے - آپکے دو فرزند شیخ وحید الدین اور شیخ بشیر الدین ہین - مقدم الذکر فرزند کو بطور جانشین ریاست کا انتظام سپرد ہے اور وہ خود بھی چار لاکھ کی ذاتی جائداد کے مالک ہین اور رویلز کلب میرٹھ کے آنریری ممبر - میرٹھ ڈفرن فنڈ کمیٹی کے لائف ممبر اور اسی فنڈ کی مینجنگ کمیٹی کے ممبر اور اپر انڈیا بنک میرٹھ - دہلی - نینی تال - شملہ - بریلی اور لکھنؤ اور نارتھ ویسٹ سوپ کمپنی میرٹھ و کلکتہ کے ڈائرکٹر اور محمڈن ایسوسی ایشن اور انجمن حامی اسلام میرٹھ کے صدر نشین ہین - سکونت میرٹھ -



پرتاب بہادر سنگھ - راجہ - ولادت ۱۵ - مارچ ۱۸۴۷ع - آپ کنپوریہ چھتری ہین - راجہ مانک چند گہروار کی ایک دختر کے سوا اور کوئی اولاد نرینہ نہ تھی جسکی شادی اُنھون نے سوچھ رکھ کے ساتھ کی تھی - اور تمام علاقہ و راج اپنی دختر کو دیدیا تھا سوچھ رکھ کی ایک شادی ایک برہمن خاندان مین ہوئی تھی جسکی اولاد ملقب بہ پانڈے ضلع الہ آباد مین موجود ہے - مانک چند کی لڑکی سے سوچھ رکھ کی جو شادی ہوئی تھی اُس سے راجہ کانتھ پیدا ہوے جو قوم کنپوریہ کے بانی ہین - انکے تین بیٹون مین راجہ رہنس اِس خاندان کے مورث اعلیٰ تھے جنکے قبضہ مین گوراکٹاری کی ریاست آئی - انکے بعد نسلاً بعد نسلٍ اُنکی اولاد برابر اِس ریاست پر قابض رہتی آئی - آخری راجہ سرنام سنگھ نے اِس ریاست کو بہت بڑی ترقی دی اور رعایا کی سرسبزی اور خوشحالی کی جانب انکو خاص توجہ تھی - اُنھون نے اجودھیا مین ایک عالیشان ٹھاکردوارہ تعمیر کرایا - راجہ سرنام سنگھ ۲۷ - فروری ۱۸۶۹ع کو لاولد فوت ہوے اُنکے بعد اُنکی بیوہ رانی ہرناتھ کنور نے بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ ریاست کا انتظام کیا اور ۵ - مئی ۱۸۶۶ع کو وہ بھی انتقال کر گئین - اُنکے وصیت نامہ کی رو سے انکے ایک قریب کے رشتہ دار راجہ پرتاب بہادر سنگھ وارث ریاست ہوے

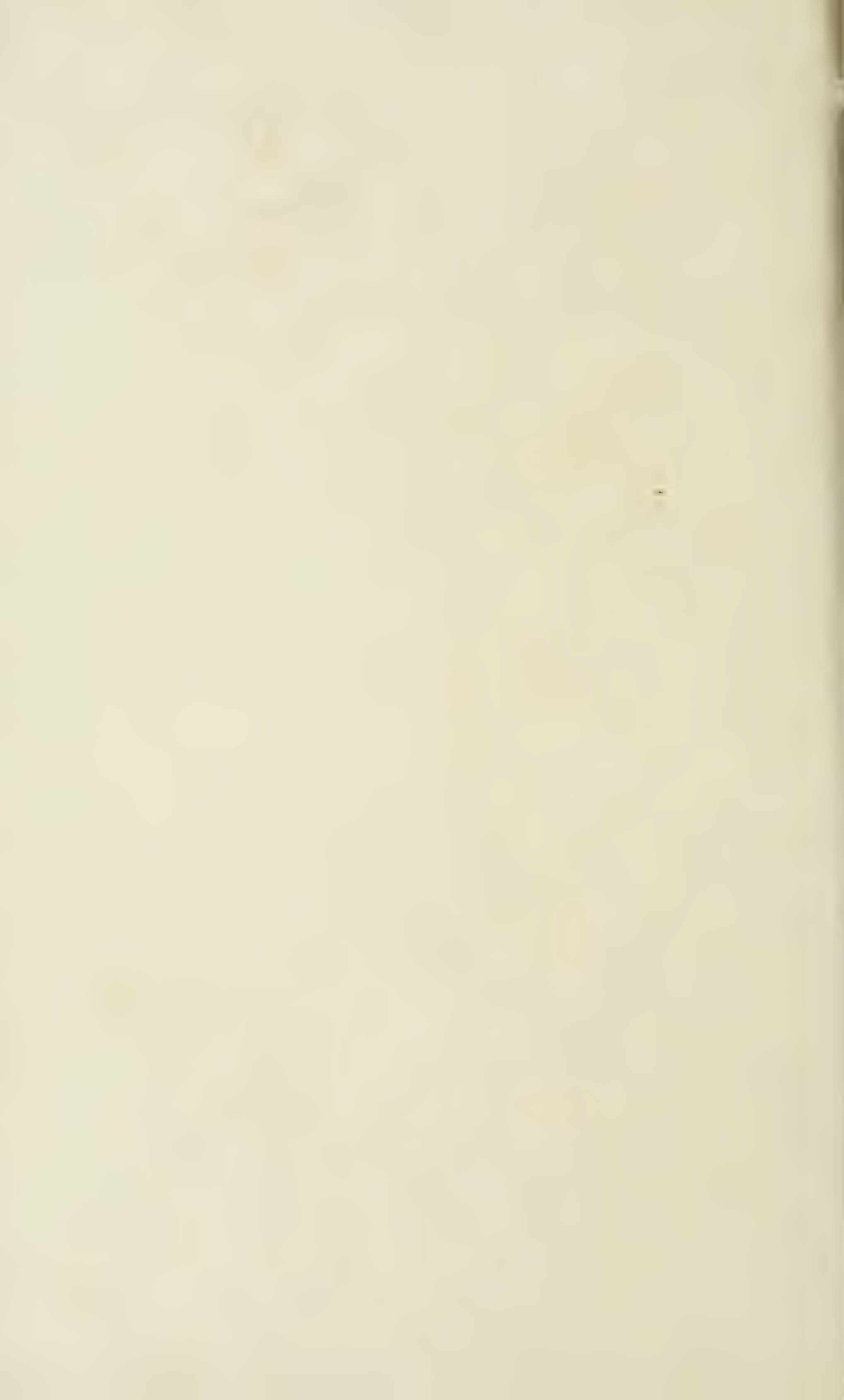
بنوائی اور ۱۸۷۷ء کی خشک سالی مین میرٹھ مین ایک بڑا محتاج خانہ قائم کیا جسکے صلہ مین گورنمنٹ نے اُنکو خلعت فاخرہ اور خان بہادر کے خطاب سے مفتخر کیا۔ اُنکے لاولد انتقال کرنے کے بعد شیخ حافظ عبد الکریم مالک و قابض جائداد ہوے جسکا انتظام آپ نے نہایت خوبی سے کیا۔ آپ ایک کریم النفس۔صاحب حلم اور مخیر رئیس ہین۔ علاوہ خیرات روزانہ کے چوبیس ہزار روپیہ سالانہ اکثر شرفا و غربا کی مستقل تنخواہون مین صرف ہوتا ہے۔ رفاہ عام کے کامون مین ہمیشہ آپ نے معتد بہ رقمین عطا کین جسکے جلدو مین ۲۴۔مئی ۱۸۹۸ء کو خان بہادر اور ۲۔مئی ۱۹۰۰ء عیسوی کو سی۔آئی۔ای۔کا خطاب مرحمت ہوا۔آپ نے ملکۂ معظمہ قیصرۂ ہند کی ڈائمنڈ جوبلی کی یادگار مین دس ہزار کے صرف کثیر سے موضع سیکری مین ایک سرا اور اُسکے متعلق ایک ڈائمنڈ جوبلی اسپتال تعمیر کرایا۔اِس اسپتال کے قیام کے لیے پانچسو روپیہ سالانہ آپ اپنی جیب خاص سے دیتے ہین۔اسکے علاوہ بیس ہزار روپیہ ایک مدرسۂ عربیہ کی تعمیر مین صرف کیے۔میرٹھ کے ٹون ہال اور کناٹ ہال کی تعمیر مین بلاقیمت زمین دینے کے علاوہ بائیس ہزار روپیہ کا چندہ بھی عطا کیا۔شہر میرٹھ مین چھ ہزار کی لاگت سے ایک شفاخانہ اور موضع راچھونسی مین تین ہزار کے صرف سے ایک پُل تعمیر کرایا جسکے بغیر اکثر جانین تلف ہوا کرتی تھین۔آگرہ۔میرٹھ اور الہ آباد کے لیڈی ڈفرن فنڈ مین چوبیس ہزار روپیہ اور میرٹھ کالج مین دس ہزار روپیہ اور پرنس البرٹ وکٹر کی یادگار مین علیگڈھ کالج کو پانچہزار روپیہ عنایت کیے ہین۔رمزی اسپتال نینی تال اور فیمین فنڈ سرسید میموریل فنڈ اور یادگار قیصر ہند مین چندے دیے ہین۔علاوہ برین قحط زدگان عراق عرب کو ڈائمنڈ جوبلی کی یادگار مین دو ہزار روپیہ گورنمنٹ کے ذریعے سے روانہ کیے۔زمانہ قحط میرٹھ مین غربا کی امداد کی اور جب تک خشک سالی رہی مذکورۂ بالا چوبیس ہزار روپیہ سالانہ کی مقررہ تنخواہین دوچند تقسیم فرماتے رہے۔اپنے دیہات کے



راجہ اودت نراین سنگھ راجہ رامنگر دھمیڑی بارہ بنکی



راجہ پرتاب بہادر سنگھ راجہ کٹیاری سلطان پور



کے عہد مین شاہ شمس الدین لاہوری نے اسلام کی تبلیغ کی۔جب میرٹھ مین انگریزی
چھاؤنی قائم ہوئی تو آپ کے والد شیخ مدار بخش اپنی آبائی جائداد موضع الہ آباد۔کانپور
فتحپور وانبالہ کا انتظام اپنے برادر اصغر شیخ محمد تقی کے سپرد کر کے حسب طلب حکام وقت
میرٹھ مین وارد ہوے جہان گورنمنٹ نے کمسریٹ کے جملہ ضروری سامان مہیا کرنے کا
کام اُنکے سپرد کیا۔۱۸۲۶ء کی جنگ بھرت پور کے زمانہ مین بھی وہ سرکاری کمپ کے ساتھ
موجود رہے۔اسکے بعد ۱۸۴۲ء کی جنگ افغانستان مین جلال آباد کے کالم فوج کے ساتھ
رسد رسانی کی خدمت کے لیے بھی وہ منتخب ہوے جہان گورنمنٹ کی پولیٹکل خدمات بھی
اُنکے ہاتھ سے سرانجام پائین اور اُنکے اکثر اعزا اور کارندے مقتول ہوے اور وہ خود
بھی قلعۂ جلال آباد مین محصور رہے۔حافظ شیخ عبد الکریم کے برادر اکبر شیخ الٰہی بخش
بھی ایک مشہور ومعروف شخص تھے۔اُنھون نے اپنے والد کی حیات مین جنگ لاہور
۱۸۴۶ء مین برٹش فوج کے لیے رسد رسانی وغیرہ کا کام اس خوبی سے انجام دیا کہ
گورنمنٹ نے اُنکو پشاور سے کلکتہ تک کی تمام برٹش چھاؤنیون کی ضروریات کی بہم رسانی کا
ٹھیکہ دیدیا جو ۱۸۶۵ء تک برابر اُنکے پاس رہا۔۱۸۵۷ء کے غدر دہلی ومیرٹھ کے زمانہ
مین شیخ الٰہی بخش نے نہایت ہوشیاری اور مستعدی کے ساتھ اُن انگریزونکی جانین بچائین
جو چھاؤنی میرٹھ کے ایک دمدمہ مین پناہ گزین ہوے تھے۔سلسلۂ سُراغ رسانی کے
قائم رکھنے کے نازک فرائض کو شیخ الٰہی بخش نے دہلی مین اور حافظ عبد الکریم نے
میرٹھ مین نہایت معتمدانہ طریقہ سے انجام دیا جسکے لیے فوجی حکام نے انھین دونون
بھائیون کی جانبازانہ خیرخواہانہ اور عاقلانہ تدابیر کو برٹش تسلط کے جلد قائم ہونے کا
سبب قرار دیا۔شیخ الٰہی بخش نے مسجد جامع دہلی کو اپنی فرزانگی سے غدر کے پُرآشوب
زمانہ مین منہدم ہونے سے محفوظ رکھا۔انھون نے میرٹھ اور دیگر بلاد مین بھی بکثرت مساجد
تعمیر کرائین اور میرٹھ کے احاطۂ عدالت مین ایک عمارت اہل مقدمہ کی آسایش کیلیے

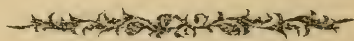
خدمت مین باریاب ہوے اور پندرہ برس شاہنشاہی محلات مین آپ کی زندگی بسر ہوئی۔آپ جب ولایت گئے تھے تو انگریزی نہ جانتے تھے حضور قیصرہ کے ایما سے آپ نے انگریزی پڑھنا شروع کی اور چند عرصہ مین حسب ضرورت انگریزی سے واقفیت حاصل کرلی۔اُسی زمانہ مین حضور قیصرہ نے اُردو زبان حاصل کرنے کا شوق ظاہر فرمایا اور اِس مقصد کے لیے وقت مقرر ہوا۔۱۸۸۹ء مین بحصول رخصت تین ماہ آپ ہندوستان تشریف لائے۔اسی سال لارڈ لینسڈون نے آگرہ مین دربار کیا۔آپ بحیثیت رائل ہوس ہولڈر (ملازم خانگی حضور قیصرہ) اِس دربار مین نہایت احترام کے ساتھ شریک کیے گئے۔۱۸۹۲ء مین آپ بعہدۂ انڈین سکرٹری مامور ہوے۔۱۸۹۵ء مین آپکو سی۔آئی۔ای۔کا خطاب مرحمت ہوا۔۱۸۹۹ء مین بصلہ حسن خدمت خطاب سی۔وی۔او۔سے ممتاز ہوے۔بالآخر بعد وفات قیصرۂ آنجہانی ۱۹۰۱ء مین بعد حصول پنشن شاہی واپس آئے۔آپ نے پندرہ برس اپنی عمر عزیز کے اُس قیصرہ کی خدمت مین بسر کیے ہین جسکے جاہ وجلال عظمت وشوکت معدلت اور عطوفت کا تذکرہ صفحات تاریخ سے ہرگز محو نہوگا۔باوجود اِس عرصۂ دراز تک ولایت مین قیام کرنے کے آپ نے نہایت مذہبی پابندی کے ساتھ اوقات بسر کی۔آپ کی اس پختہ دینداری اور بکمال احتیاط کی عام شہرت ہے۔ولایت سے واپس ہونے کے ایک سال کے بعد مسلمانان آگرہ نے آپ کو مساجد اور معابد عمارات آگرہ واعتماد پور کی انتظامی کمیٹی کا ممبر اور لوکل ایجنٹ مقرر کیا۔سکونت آگرہ۔



عبدالکریم۔حافظ۔شیخ۔خان بہادر۔سی۔آئی۔ای۔آپ کے بزرگون کا اصلی وطن موضع اریل ضلع الہ آباد ہے جہان اسوقت تک خاندانی جائداد واراضی وغیر منقولہ وغیرہ موجود ہے۔آپکے بزرگ بھونبھار برہمن تھے جنکو شہنشاہ اورنگ زیب

بڑے بھائی حافظ محمد عبد العزیز تحصیلدار فیروزآباد ضلع آگرہ مین موجود ہین - آپکے نانا میر جعفر علی عہد عالمگیر بادشاہ سے معافیدار ہین چنانچہ اُنھین کی معافی اراضی مین جو سنٹرل جیل آگرہ کے متصل واقع ہے آپ کی کوٹھی اور باغ موجود ہے - آپ کے والد ڈاکٹری کا امتحان پاس کر کے فوجی ڈاکٹر معین ہوے اور مختلف چھاونیون مین قیام رہا ۱۸۷۸ء مین رسالہ اول کے ہمراہ جنگ افغانستان مین موجود تھے - بعد واپسی وحصول تمغۂ فتح و نصرت فوج سے سول مین تبدیلی ہوئی - ۱۸۹۲ء مین بحصول رخصت حج بیت اللہ اور زیارت مدینۂ منورہ کے لیے تشریف لے گئے ۱۸۹۶ء مین پنشن پائی - قبل از حج آپ کو بحکم قیصری ولایت جانا ہوا اور حضور قیصرۂ آنجہانی کے شرف قدمبوسی سے مشرف ہوے سنہ ۱۹۱۰ء مین انتقال کیا - آپ بزمانۂ حیات اپنے والد کے اُنکے ہمراہ مختلف مقامات مین رہے چنانچہ جنگ افغانستان مین بھی آپ اپنے والد کے ہمراہ تھے - آپکی تعلیم دینیات وغیرہ کی خانگی طور سے ہوئی - پہلی ملازمت آپکی ۱۸۸۲ء مین بعہدۂ نائب وکیل ریاست جاورہ مین ہوئی - اُسی زمانۂ ملازمت مین محمد وزیر خان زمیندار موضع منوہرپور کی لڑکی سے آپ کا عقد ہوا - یہ ملازمت آپ نے ۱۸۸۴ء مین ترک کی - اور چندروز بعد سنٹرل جیل آگرہ مین اطفال مقید کی تعلیم کے لیے معین ہوے - ۱۸۸۶ء مین جب بمقام لندن کلونیل اور انڈین نمائشگاہ قائم ہوئی تو اس نمائش مین چند لڑکے جو قالین بنانے مین مشاق تھے سنٹرل جیل سے ولایت کو روانہ کیے گئے - یہ سر جان ڈاکٹر ٹیلر صاحب انسپکٹر جنرل محابس کی کارگزاری تھی جو ولایت مین نہایت مقبول ہوئی - اسی اثنا مین سر جان کو یہ حکم ہوا کہ جوبلی ۱۸۸۷ء مین ایک قابل اور تندرست لکھا پڑھا آدمی جو ملکۃ الکبریٰ (آنجہانی) کو مضامین اُردو و فارسی کا مطلب سمجھادیا کرے لایا جائے - سر جان نے اس خدمت کے لیے آپ کو تجویز کیا - آپ ۱۸۸۷ء مین آگرہ سے ولایت کو روانہ ہوے اور لندن مین پہونچکر حضور قیصرہ کی

رفتہ رفتہ مختلف راجپوت جرگون کے مقبوضات اُنکے قبضہ مین آگئے اور اُنھون نے میواتیون کی ایک فوج تیار کرکے خودمختاری اختیار کی۔ بالآخر مرہٹون نے اُنکو آوا مین ایک قلعہ بنانے کا اختیار دیا جسکو ہیرا سنگھ اُنکے جانشین نے تعمیر کرایا ہے۔ جنگ مرہٹہ کے وقت آخرالذکر راجہ نے گورنمنٹ انگلشیہ کو قابل قدر مدد دی جسکے صلہ مین اُنکو جنرل لیک صاحب نے ایک سند عطا فرمائی۔ ہیرا سنگھ کے بیٹے پیتمبر سنگھ ۱۸۲۱ء مین مالک ریاست ہوے جنکو گورنر جنرل لارڈ آکلنڈ صاحب نے راجہ تسلیم کرلیا چونکہ پیتمبر سنگھ کے کوئی اولاد نہ تھی اسلیے اُنھون نے راجہ پرتھی سنگھ کو جو رنجیت سنگھ کی اولاد مین تھے متبنیٰ کیا۔ راجہ پرتھی سنگھ ۱۸۷۶ء مین رحلت کرگئے۔ اُسوقت اُنکے بیٹے راجہ چترپال سنگھ نابالغ تھے۔ علاقہ کورٹ آف وارڈس کے سپرد ہوا۔ ۱۸۸۴ء مین چترپال سنگھ نے بھی انتقال کیا۔ اُسوقت اُنکے چچازاد بھائی بلدیو سنگھ وارث ریاست قرار پائے پھر آپ ۱۸۹۲ء مین راجہ بلدیو سنگھ کے جانشین ہوے۔ آپ کچھ عرصہ تک ممالک مغربی و شمالی و اودھ کی لیجسلیٹو کونسل کے ممبر رہے ہین۔ آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو خطاب سی۔ آئی۔ ای۔ عنایت ہوا۔ آپ کے علاقہ کی مالگزاری تین لاکھ چھہتر ہزار دوسو پچیس روپیہ ہے۔ سکونت آوا ضلع ایٹہ



عبدالکریم۔ شیخ۔ حافظ۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ وی۔ او۔ ولادت ۱۸۶۳ء۔ سابق انڈین سکرٹری حضور قیصرۂ آنجہانی۔ آپ شیخ صدیقی ہین۔ آپ کے والد خان بہادر ڈاکٹر حاجی شیخ محمد وزیرالدین معززین آگرہ مین سے تھے۔ آپ کے اجداد ضلع فرخ آباد کے رہنے والے تھے ۱۸۰۰ء مین آپ کے پردادا شیخ غلام حسین بوجہ انقلاب زمانہ و عدم موافقت آب و ہوا ترک وطن کرکے آگرہ مین مسکن گزین ہوے۔ آپ کے عزیز و اقارب اکثر ملازمت پیشہ رہے اور ہنوز معزز عہدون پر ممتاز ہین چنانچہ آپ کے



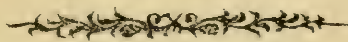
منشی حافظ عبدالکریم سی۔آئی۔ای۔رئیس آگرہ



شیخ حافظ عبدالکریم سی۔آئی۔ای۔رئیس میرٹھ

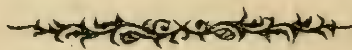


مورث اعلیٰ تھے۔ اُنکے انتقال کے بعد اُنکے تین بیٹون نے جُدا جُدا تین شاخین قائم کین۔ بڑے بیٹے جنگا سنگھ نے تلوئی لی۔ چھوٹے بیٹے مان سنگھ نے اٹیہہ پر قبضہ کیا اور مدن سنگھ سمرو تہ کے مالک ہوے۔ مدن سنگھ کی ساتوین پشت مین راجہ مان دھاتا سنگھ تھے جو نواب سعادت علی خان نواب وزیر اودھ کی ریاست چنداپور پر قابض تھے۔ راجہ مان دھاتا سنگھ کے پوتے در بجے سنگھ کے کوئی اولاد نہ تھی۔ اُنھون نے اپنے بھتیجے رگھوناتھ سنگھ کو متبنیٰ کیا تھا۔ رگھوناتھ سنگھ کے جانشین اُنکے بیٹے شیو درشن سنگھ ہوے۔ جو بہ لحاظ اوصاف کے اعلیٰ درجہ کے راجپوت تھے اور جنکی جسمانی وجاہت اور دماغی قابلیت کا ضلع بھر مین شہرہ تھا۔ اُنکے پوتے راجہ جگموہن سنگھ ہین۔ آپ کو یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو دربار قیصری دہلی کے موقع پر اعزازی تمغہ (میڈل) عطا ہوا تھا اور عمدہ خدمات کے جلدو مین یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو خطاب سی۔ آئی۔ ای۔ کا مرحمت ہوا ہے۔ آپ کے علاقہ مین تیس مواضع شامل ہین جنکی مالگزاری پینتیس ہزار ہے۔ سکونت چنداپور ضلع راے بریلی۔



بلونت سنگھ۔ سی۔ آئی۔ ای۔ راجۂ مقام آوا۔ ولادت ۱۸۵۳ء۔ اِس خاندان مین قدیم الایام سے یہ خطاب موروثی چلا آتا ہے۔ روایتاً مشہور ہے کہ یہ خطاب سب سے پہلے مہاراجہ اودے پور نے دیا تھا۔ راجگان آوا جادون راجپوت ہین محمد شاہ کے عہد مین ٹھاکر چتربھج زمیندار ناری پرگنہ چھاتہ نے جلیسر مین سکونت اختیار کی اور صوبہ دار کول کے یہان طبیب مقرر ہوے۔ یہ پیشہ چند روز تک اُنکے بیٹے بجے سنگھ نے بھی کیا مگر اُسکے بعد اُنکو ایک مختصر دستہ فوج کی حکومت ملگئی۔ بجے سنگھ کے بڑے بیٹے بخت سنگھ نے جو مہاراجہ بھرت پور کی سرکار مین ملازم تھے اعظم گڑھ کے ٹھاکر بہادر سنگھ کو کچھ مدد دی جسکے صلہ مین اُنھون نے اُنکو ایک موضع عطا کیا۔ اِسکے بعد

بنگال نے اسوجہ سے کہ یہ سرکار انگریزی کے طرفدار اور لارڈ کلایو کے شریک تھے قید کیا۔ اُنمین سے صرف راجہ ڈال چند بچکر نکل آئے اور نواب وزیر اودھ کی پناہ لی۔ نواب قاسم علی خان مہتاب راے اور سروپ چند کو اپنے فرار ہونے کے وقت ساتھ لے آئے اور قتل کر ڈالا۔ راجہ ڈال چند کے بعد اُنکے بیٹے راجہ اوتم چند اور اُنکے بعد اُنکے بیٹے بابو گوپی چند وارث ہوے۔ بابو گوپی چند کے بیٹے راجہ شیو پرشاد تھے جنکو سرکاری خدمات کے جلدومین سی۔ ایس۔ آئی۔ اور راجہ کا خطاب ملا تھا جو بعد کو موروثی قرار دیا گیا۔ راجہ شیو پرشاد نے تیس سال کی ملازمت کے بعد عہدۂ انسپکٹری مدارس سے پنشن حاصل کی جسکی سالانہ تعداد پانچہزار روپیہ سالانہ تھی۔ اُنھون نے ۱۸۹۵ء مین انتقال کیا اور اُنکے جانشین آپ ہوے۔ آپکی تعلیم بنارس کالج مین ہوئی اور بعد ختم تعلیم آپ ایجنٹ گورنر جنرل بنارس کے میرمنشی مقرر ہوے۔ ۱۸۹۲ء مین آپ نے پنشن لی اور اُسکے دوسرے سال مہاراجہ بنارس کے رسالہ کے رسالہ دار مقرر ہوے۔ آپ کی خاندانی جائداد مین بارہ مواضع شامل ہین جنپر آپ قابض اور متصرف ہین۔ بسبب لاولد ہونے کے آپ نے اپنے چھوٹے بھائی کے بیٹے کمار چند انند پرشاد کو متبنیٰ کیا تھا مگر اُسکا انتقال ہوگیا اور اب آپ کے دو بھتیجے کمار نتیانند پرشاد سنگھ اور ستیانند پرشاد سنگھ آپ کے وارث ہین۔ سکونت بنارس۔



جگموہن سنگھ۔ سی۔ آئی۔ ای۔ راجہ اٹراچند اپور۔ ولادت ۲۱۔ اگست ۱۸۴۱ء ۱۸۶۴ء مین آپ مسند نشین ریاست ہوے۔ راجہ کا خطاب موروثی ہے جسکو ۱۸۶۴ء مین گورنمنٹ ہند نے بھی تسلیم کیا ہے۔ آپ کا تعلق ایک بڑے کنھپوریہ (راجپوت) خاندان سے ہے۔ آپ راجہ مدن سنگھ سمروتہ خلف سوم پرشاد سنگھ کی نسل مین ہین۔ آخرالذکر کانھ کی ساتوین پشت مین ہین جو مانک چند اعظم کے زمانہ مین کنھپوریہ چھتریون کے

نابالغی کی حالت مین وفات پائی۔ ۲۷۔نومبر ۱۸۹۶ء کو راجہ اچل سنگھ کے علاقہ کا داخل خارج رانی دیاونت کنور کے نام ہوا۔ انکے بعد راجہ نرپت سنگھ کے نواسے دیبی پرتاب سنگھ وارث ہونگے جو راجۂ مرحوم کی دختر کلان کے فرزند ہین جنکی تصویر بوجہ پردہ نشینی رانی صاحبہ درج کی گئی ہے۔



سچیت پرشاد سنگھ۔ راجہ۔ ولادت ۱۸۵۵ء۔ آپ آنریبل راجہ شیو پرشاد سی۔ ایس۔ آئی۔ مرحوم کے فرزند ہین۔ آپ پنوار چھتری ہین آپ اور مرشد آباد کے جگت سیٹھ ایک ہی خاندان سے ہین۔ آپ کے مورث اعلیٰ ٹھاکر دھاندل رنتھنبور مضافات جے پور کے رہنے والے تھے۔ سلطان علاء الدین خلجی کے عہد مین جب رنتھنبور کا الحاق ممالک محروسہ مین ہوگیا تو اِس خاندان نے احمد آباد کو ہجرت کی۔ پھر وہان سے چمپانیر مین اور وہان سے کھمبایت مین آیا۔ امرت نے جو دھاندل سے چھبیسوین پشت مین تھے شاہجہان شہنشاہ دہلی کو ایک گرانبہا الماس نذر دیا اسپر شہنشاہ نے خوش ہوکر راے کا خطاب مرحمت فرمایا اور اپنے ہمراہ دہلی مین لائے اور جواہرخانہ کا مقیم (مقوم) معین کیا۔ راے امرت کے فرزند راے اودے چند نے دھن بائی خواہر سیٹھ مانک چند مرشد آبادی سے شادی کی۔ انکے تین لڑکے ہوے راے سوبھا چند۔ راے متھراداس۔ راے فتح چند۔ مؤخر الذکر نے محمد شاہ کے عہد مین خطاب جگت سیٹھ کا حاصل کیا۔ فتح چند کو اُنکے ماموں مانک چند نے متبنّیٰ کیا تھا۔ نادری قتل عام مین اُنکے دونون بھائی مقتول ہوے۔ اسکے بعد بقیہ خاندان مرشد آباد مین آکر آباد ہوا۔ سوبھا چند کے ایک بیٹے راے امرچند باقی تھے اُنکے بیٹے راجہ ڈال چند جگت سیٹھ تھے۔ فتح چند کے بھی دو بیٹے تھے۔ دیاچند۔ انندچند۔ دیاچند کے بیٹے کا نام سیٹھ سروپ چند تھا اور انندچند کے بیٹے کا نام مہتاب راے تھا جو جگت سیٹھ تھے۔ ان چچیرے بھائیون کو نواب قاسم علی خان ناظم

رامیشور بخش سنگھ - راجۂ مقام بیر سنگھ پور - ولادت ۱۶ جون ۱۸۷۵ء شہنشاہ دہلی نے فوجی خدمات کے صلہ مین آپکے مورث اعلیٰ کو راجہ کا خطاب عطا کیا تھا جسکو ۱۸۶۱ء مین گورنمنٹ نے بھی تسلیم کیا ہے - آپ امتھیا خاندان کی بڑی شاخ کے سرغنہ ہین - اس خاندان نے پہلے شیوپوری اور پھر مشہور قلعۂ کالنجر مین نشو و نما پائی - تیمور کے حملہ کے وقت کالنجر کے راجہ پرتھی چند کے پوتے رائے پال سنگھ نے اپنا آبائی وطن چھوڑ کر امیٹھی ضلع لکھنؤ مین توطن اختیار کیا - خاندانی روایات اسطرح مشہور ہین کہ شہنشاہ دہلی نے اودھ کی ایک بغاوت فرو کرنے کے لیے اُنکو بھیجا تھا جسمین اُنھون نے راجہ بلبھد رسین کو شکست دیکر اُسے قتل کیا اور اُسکے جلدو مین یہ راجۂ امیٹھی کے خطاب سے ممتاز ہوے - پندرھوین صدی کے اختتام پر اس خاندان کے تین بھائیون یعنے راجہ جگدھر سنگھ کے بیٹون نے مزید فتوحات کین اور اُنمین کے سب سے بڑے بھائی راجہ ڈنگر سنگھ راجگان کھراوان کے مورث اعلیٰ ہوے اور اُنمین سب سے چھوٹے بھائی رام سنگھ راجۂ امیٹھی اور بھگوان بخش مقام پوکھرا انصاری کے مورث اعلیٰ تھے - راجۂ حال یعنی رامیشور بخش سنگھ راجۂ بیر سنگھ پور راجہ ڈنگر سنگھ کی سترھوین پشت مین ہین اور ۸ - دسمبر ۱۸۹۵ء کو مالک ریاست ہوے - سکونت بیر سنگھ پور پرگنہ کھراوان ضلع رائے بریلی -



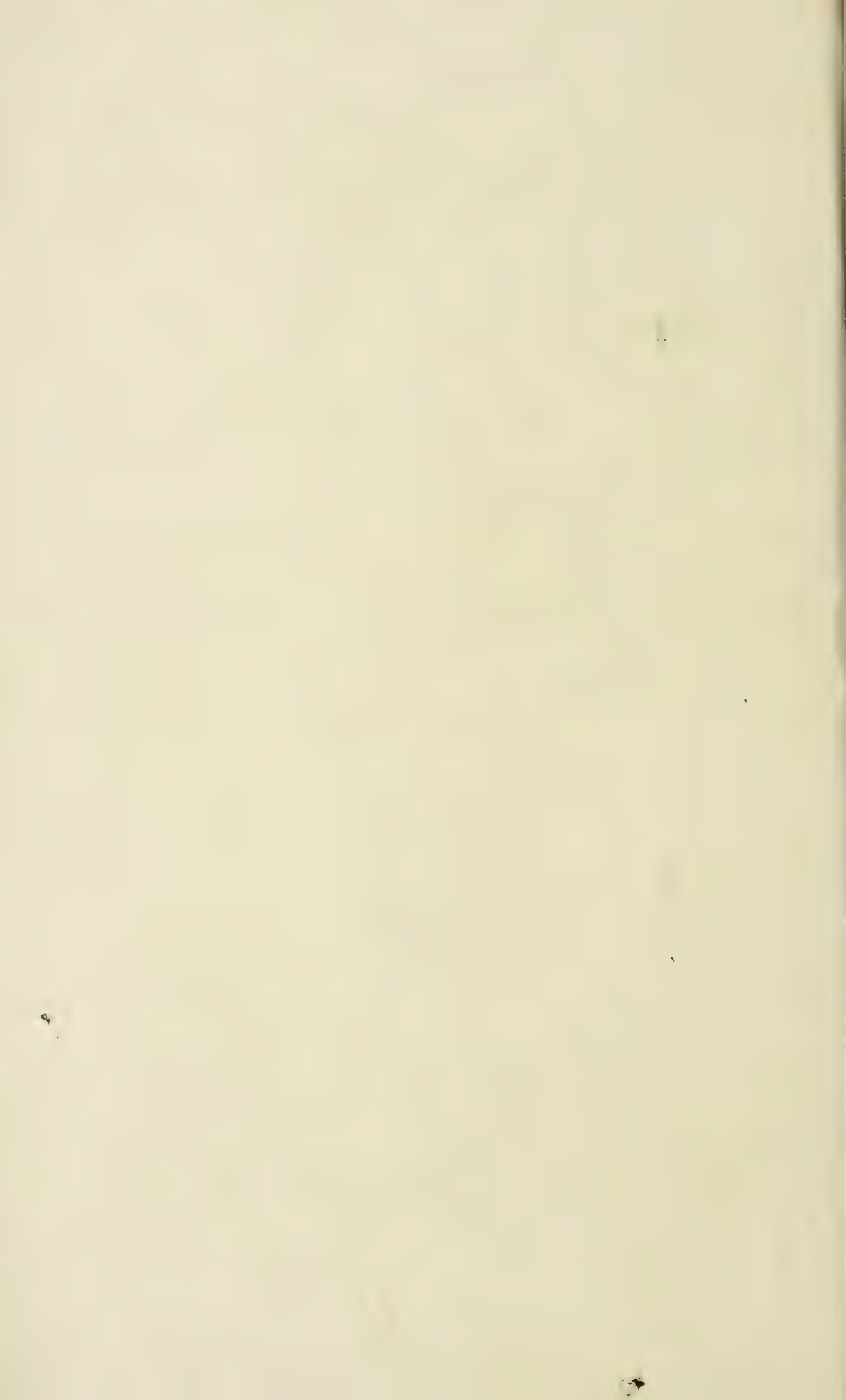
دیاونت کنور - رانی - آپ راجہ نرپت سنگھ رئیس کیمہرہ ضلع کھیری کی جانشین ہین - آپ کی قوم چوہان راجپوت ہے - آپکی ریاست ایک مدت مدید سے تلک دھاری راج چلی آئی ہے اور ہمیشہ شاہان وقت کی خیرخواہ رہی ہے - جب ملک اودھ کا انتزاع عمل مین آیا اُسوقت راجہ نرپت سنگھ کے نام تعلقہ کیمہرہ کا سرسری بندوبست ہوا اور سند تعلقداری عطا ہوئی اور وہ موروثی راجہ قرار دیے گئے - راجہ صاحب موصوف نے ۱۸۶۵ء مین وفات پائی اُسوقت یہ علاقہ اُنکے خلف راجہ اچل سنگھ کے نام ہوکر کورٹ آف وارڈس کے زیر اہتمام آیا لیکن راجہ اچل سنگھ نے بھی ۱۸۹۶ء مین



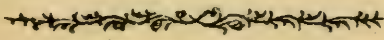
راجہ رامیشور بخش سنگھ راجہ کمہراوان ۔ رائے بریلی



کنور دیبی پرتاب سنگھ وارث رانی دیاونت کنور رئیس کٹیسرہ کھیری



کی ہیوبنس سلطنت سے بیان کرتا ہے۔ رتن پور کے اس خاندان نے باون پشتون تک حکمرانی کی۔ انمین کے ایک شہزادۂ چندر گوتر نے ۸۵۰ء مین شمالی جانب نقل وطن کیا اور ساحل گھاگھرا پر منجھا کو اپنا مستقر قرار دیا جو فی الحال ضلع سارن مین واقع ہے۔ دو سو برس بعد انکے جانشینون نے گنگا کے جنوب مقام بہیا مین سکونت اختیار کی۔ تقریباً ۱۳۲۲ء مین راجہ بھوپت دیو نے بہیا کو چھوڑ دیا اور آخر کار ہلدی کو مسکن قرار دیا۔ ۱۷۸۱ء مین راجہ چیت سنگھ راجہ بنارس کے بغاوت کرنے کے بعد راجہ بھوبل سنگھ مقام ہلدی کو راجہ بنارس کی ضبط شدہ جاگیر عطا ہوئی۔ انھون نے ۱۸۰۳ء مین انتقال کیا اور راجہ ایشری پرشاد اُنکے بیٹے اُنکے جانشین ہوے جنھون نے ۱۸۰۶ء مین رحلت کی اور انکے بعد راجہ ولگنجن سنگھ اور انکے بعد راجہ ہرک ناتھ دیو ۱۸۲۵ء مین گدی نشین ہوے۔ راجہ سرپ نرائن دیو مقام ہلدی نے زمانۂ بغاوت ۱۸۵۷ء مین نہایت قیمتی خدمات انجام دین اور اپنے تمام اعلیٰ درجہ کے مقامی اثر گورنمنٹ کے لیے صرف کیے اسکے جلدو مین باغی کنور سنگھ کے ضبط شدہ علاقہ کا کچھ حصہ مرحمت ہوا۔ سکونت ہلدی بلیا۔



رنبیر سنگھ۔ راجہ۔ ولادت ۷ امئی ۱۸۵۲ء۔ آپ کو خطاب مذکور ذاتی اعزاز کی حیثیت سے ۱۵ ستمبر ۱۸۷۵ء کو مرحمت ہوا۔ آپ کا تعلق سکھ برہمن خاندان سے ہے۔ راجہ لال سنگھ مہاراجہ رنجیت سنگھ والی لاہور کے آخری وزیر اعظم تھے اور پنجاب کے الحاق کے بعد وہ دیرہ دون بھیجے گئے تھے۔ زمانۂ بغاوت ۱۸۵۷ء مین انھون نے اپنی وفاداری کا ثبوت دیا۔ اُنکے انتقال کے بعد اُنکے بیٹے راجہ رنبیر سنگھ وارث ہوے اور گورنمنٹ آپ کی آبائی وفاداری کے لحاظ سے ساڑھے چار سو روپیہ ماہوار آپ کو دیتی ہے۔ آپ کو آنریری مجسٹریٹ کے اختیارات بھی حاصل ہین۔ سکونت دیرہ دون۔

ہو گیا اور آپکی ذاتی حفاظت ایک ولی کے سپرد ہوئی۔اب آپ کو صرف گذارہ ملتا ہے
سکونت کانپور۔



علی عباد۔سید۔خانصاحب۔ولادت ۱۸۵۲ء۔آپ کا سلسلۂ نسب امام دہم
حضرت امام علی نقیؑ سے ملتا ہے۔آپ کے اسلاف سبزوار سے وارد ہند ہوے تھے جہان
اپنے معاصرین مین معزز ممتاز رہے۔آپ کے دادا اور والد گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز
عہدون پر مامور تھے۔غدر ۱۸۵۷ء کے آشوب ناک زمانہ مین آپ کے والدنے نہایت
استقلال کے ساتھ گورنمنٹ کی وفادارانہ خدمات انجام دین جسکے جلدو مین گورنمنٹ
نے ایک خلعت گرانبہا اور موتیون کا ہار۔مرصع کلغی اور ایک زرکار دوشالہ اور اسکے
علاوہ ایک قطعۂ باغ اور ایک ہزار سالانہ مالگزاری کی اراضی نسلاً بعد نسلٍ عطا کی۔
۱۸۶۶ء مین آپ کے والدنے انتقال کیا۔آپ کے برادر اکبر سید علی جواد (پنشنر
تحصیلدار) نے آپ کو علوم مشرقیہ کی اعلیٰ تعلیم دی۔آپ کی اُردو نظم و نثر دونون مین
خاص شیرینی اور دلبستگی پیدا ہے۔حکام وقت نے آپ کی دیانت۔ذہانت۔ہردلعزیزی
اور گورنمنٹ کی وفاداری کی نسبت عمدہ راے دی ہین۔آپکی محتاط اور انصاف پسند
طبیعت کی وجہ سے آپ کا تمام زمانۂ ملازمت آپ کے وطن ضلع الہ آباد مین بسر ہوا۔
فی الحال آپ تحصیلداری کے عہدہ پر فائز ہین۔آپ کے حُسن خدمات کے جلدو مین
گورنمنٹ نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے ۹ نومبر ۱۹۰۱ء کو خانصاحب کے خطاب
سے سرفراز فرمایا۔سکونت الہ آباد۔



ٹھاکر پرشاد نرائن دیو۔راجہ۔ولادت ۱۸۵۳ء۔آپ سورج بنسی
خاندان کے ہیو بنس راجپوتون مین ہین۔یہ خاندان اپنے تیئن رتن پور واقع ملک متوسط

امرت لال کے تین بیٹے تھے پاٹھک کندن لعل۔ پاٹھک موہن لال۔ پاٹھک سیتا رام۔
پاٹھک موہن لال کی ایک دختر اُمید کنور نامے تھی جسکی شادی راجہ کاشی پرشاد پسر
تیواری گنیش پرشاد ساکن وزمیندار موضع مصرکھیڑہ ضلع رائے بریلی سے ہوئی تھی اور
کل جائداد وریاست پاٹھک موہن لال کی اُنکے داماد راجہ کاشی پرشاد کو ملی۔ علاوہ اس
جائداد کے اُنھون نے اپنے خسر کے بھائی پاٹھک سیتارام کا حصّہ بھی بیع کے ذریعہ سے حاصل
کیا لہذا تعلقہ سسینڈی مین وہ دو ثلث کے مالک ہوے۔ راجہ کاشی پرشاد نے گورنمنٹ
انگریزی کے ساتھ ایام غدر ۱۸۵۷ء مین بمقام عالم باغ لکھنؤ کمال وفاداری سے رسد کا
انتظام کیا اور ایک دوازدہ سالہ مس کی جان بچائی اور بعد تسلط نہایت حفاظت سے جنرل اوٹرم
صاحب کے سپرد کردیا۔ اِس خیرخواہی کے صلہ مین خطاب راجگی موروثی اور ایک ضرب
توپ اور شمشیر مرحمت ہوئی اور منجملہ پانچ خیرخواہ تعلقداران اودھ کے آپ کا نام بھی درج
ہوا اور تعلقہ دولیا وجھولیا ولال گنج عطا ہوا اور کُل علاقہ کا استمراری انتظام اور جمع
مالگزاری مجوزہ سرکار مین فی صدی دس روپیہ کی چھُوٹ دیگئی۔ چونکہ راجہ کاشی پرشاد لاولد تھے
اسلیے اُنھون نے اپنے چچازاد بھائی تیواری مادھو پرشاد کے منجھلے لڑکے تیواری رام کرشن
کو اپنا جانشین مقرر کیا اور مذہب اہل ہنود کے موافق رسم تبنیت ادا کی اور چندر سیکھر
نام قرار دیا۔ راجہ کاشی پرشاد نے بیادگار اپنے خسر پاٹھک موہن لال کے موہن لال گنج
آباد کیا اور بہت بڑا شیوالہ اور مندر بنایا۔ راجہ کاشی پرشاد نے پچپن ۵۵ برس کی عمر مین
۱۸۷۳ء مین انتقال کیا۔ راجہ چندر سیکھر کی نابالغی کے سبب سے علاقہ زیر اہتمام کورٹ رہا جب
آپ بالغ ہوے تو علاقہ کورٹ سے واگزار ہوکر آپ کے اختیار مین آیا۔ آپ نے چند
سال تک نہایت عمدہ انتظام کیا بلکہ کسیقدر علاقہ بذریعہ خرید اصل علاقہ مین اضافہ
کیا۔ چند سال سے بعض مفسدین کی فتنہ پردازی کی وجہ سے آپ کے اور آپکی رانی
کے مابین سخت نااتفاقی پیدا ہوگئی اور آپ کا مزاج کچھ ایسا ناساز ہوا کہ علاقہ کورٹ

علماے سنسکرت کے امتحانی خطابات قائم کیے۔ اِن امتحانون کے قائم ہونے کی وجہ سے
علم سنسکرت جو نہایت تنزل کے عالم مین تھا کسیقدر رو بہ ترقی ہوگیا۔ جن ۔۔ رسون کے
طلبہ ان امتحانون مین کامیاب ہوتے ہین اُنکے معلمین و طلبہ کو گورنمنٹ کی طرف سے
انعامات دیے جاتے ہین ۔ گورنمنٹ نے ۱۸۹۸ء مین آپ کو سی۔ آئی۔ ای کا خطاب
عطا کیا اور ۱۸۸۷ء مین آپ کو خطاب مہامہوپادھیا مرحمت ہوا جو آپ کی اعلیٰ درجہ
کی فضیلت کے شایان شان ہے ۔ پروفیسر اے ۔ بی ۔ کاول سابق پرنسپل سنسکرت کالج
کلکتہ و حال لکچرار سنسکرت و دیگر السنہ مشرقیہ کیمبرج یونیورسٹی کے مراسلات جو آپ کے
نام آئے ہین اُن مین آپ کے اعلیٰ درجہ کے تبحر کا اعتراف پایا جاتا ہے ۔ نہ صرف ہندوستان
بلکہ یورپ اور امریکہ مین بھی مجمع علماے سنسکرت مین آپ کا نام مشہور رہے ۔ آپ اکثر کتابون
کے مصنف اور محشی ہین مثلاً ۔ حواشی کاویہ پرکاش ۔ میمانسا درشن ۔ بلیک یجروید ۔ کسمنجلی ۔
آپ نے اکثر رسالہ شائع کیے ہین اور سوامی دیانند سرستی کے وید بھاشی پر بھی ایک رسالہ لکھا
ہے ۔ اسکے علاوہ آپ نے علم ہیئت کے متعلق دو رسالہ شائع کیے ۔ اور فلسفہ منطق
کے اصطلاحات پر نوٹس تحریر کیے جسکو آپ نے حسب فرمائش ڈاکٹر لیٹنر کے لکھا تھا ۔
انٹرنیشنل کانگرس علماے علوم مشرقیہ کی طرف سے اِس تالیف پر آپ کو انعام دیا گیا ۔
اسکے علاوہ آپ نے رفاہ عام کے کامون مین بھی نہ صرف زبانی بلکہ مال سے مدد دی
ہے ۔ آپ نے اپنے مسکن موضع ناریت مین ایک سکنڈری اسکول قائم کیا ہے تعلیم نسوان
مین بھی آپ نے معتدبہ حصہ لیا جب بیتھون اسکول لڑکیون کی تعلیم کے لیے جاری ہوا
(جو اب کالج ہے) تو اکثر پرانے خیال کے لوگ اپنی لڑکیون کو اِس تعلیمگاہ مین بھیجنے سے
احتراز کرتے تھے ۔ آپ نے بلا تامل اپنی لڑکی کو تعلیم کے لیے بھیجدیا ۔ سکونت ناریت ضلع ہوڑہ

چندر سیکھر ۔ راجہ ۔ تعلقدار سینڈی ۔ خاندانی حالات مین بیان ہوا ہے کہ پاٹھک

آپ تحصیل علم کے لیے ۱۸۵۲ء مین کلکتہ گئے۔ پہلے کالج مین پڑھنے کی تجویز تھی مگر وہان
کے بعض لازمی ابتدائی مضامین آپ کے مذاق کے خلاف تھے لہذا آپ نے کالج سے
علیحدہ تحصیل علم شروع کی اور یہان آپ نے مشہور و معروف اُستادون سے منطق
اور علم بلاغت حاصل کیا۔ اور ایک پنجابی جوگی سے جو اُس زمانہ مین کلکتہ مین مقیم تھا
فلسفہ سری ہرش جو کومٹ کے فلسفہ سے ملتا ہوا ہے حاصل کیا۔ پھر آپ نے علم نجوم
پڑھا۔ اسکے بعد تکمیل علوم کی غرض سے ۱۸۶۱ء مین بنارس آئے اور یہان آپ کے
اُستادون مین بشودھانند سوامی تھے جہان اونپشد پاتنجلی میانسا فلاسفی اور وید وغیرہ
کے درسون مین شریک ہوکر درجۂ تکمیل کو پہونچایا۔ اسی زمانہ مین مسٹر گرفتھ صاحب سے جو
اُس زمانہ مین بنارس کالج کے پرنسپل اور سنسکرت کے ایک زبردست عالم تھے ملاقات
ہوئی اور اُن سے آپ نے ایک سارٹیفکٹ حاصل کیا۔ ۱۸۶۳ء مین کلکتہ واپس آئے
اور تعلیم سنسکرت کے واسطے مہاراجہ کومل کرشن نبیرۂ راجہ نب کرشن کی سرپرستی مین
ایک مکتب جاری کیا۔ ۱۸۶۴ء مین آپ گورنمنٹ سنسکرت کالج کلکتہ کے اسسٹنٹ
پروفیسر مقرر ہوے۔ اب آپ نے انگریزی پڑھنا شروع کی۔ بعد ازان آپ علم
فقہ و فلسفہ و بلاغت کے مستقل پروفیسر مقرر ہوے۔ پھر آپ اس کالج کے پرنسپل
ہو گئے۔ آپ ہی کی تحریک سے ہندو مسلمان علما کے لیے مہامہوپادھیا اور شمس العلما کے
خطابات مقرر ہوے ہین۔ آپ اکثر علمی مجالس مثلاً ایشیاٹک سوسائٹی بنگال۔ انڈین
ایسوسی ایشن ترقی علوم کلکتہ یونیورسٹی بورڈ ممتحنان ٹکسٹ بک کمیٹی بہار سنسکرت سماج۔
انتھروپالوجیکل سوسائٹی بمبئی کے ممبر ہین اور تھوڑے دنون سے آپکو ہنگرین اکیڈیمی
آف سائنس کی ممبری کی عزت بھی حاصل ہے۔ علاوہ اسکے آپ انڈین ہوسٹل کمیٹی کے
جنٹ سکرٹری اور بیتھون گرل اسکول کے رکن اور گورنمنٹ انجینیرنگ کالج واقعہ
شبپور کے وزیٹر ہین۔ آپ نے اپنے زمانۂ پرنسپلی مین گورنمنٹ بنگال کے ذریعہ سے

وغیرہ کو اخذ کرے اور اُسکا معتاد ہو جائے۔ آپ کو ہندوستان کی صنعت و
حرفت سے کمال دلچسپی ہے اور آپ کا خیال ہے کہ ہندوستان کی بہبود اسی پر
موقوف ہے کہ ہندوستانی اپنے ملک کی صنعت و حرفت کی قدر کرین۔ آپ نے
حسب الحکم گورنمنٹ ایک مضمون ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے بنائے ہوے ریشمی
کپڑے کے مبحث پر تحریر کیا جو ہندوستان اور انگلستان مین نہایت مقبول ہوا۔
آپ کو کتب بینی کا خاص ذوق ہے اور ایک عمدہ اور وسیع کتب خانہ ذاتی آپ نے
فراہم کیا ہے۔ سکونت سہارنپور۔



مہیش چندر۔ نیاے رتن۔ سی۔ آئی۔ اِی۔ مہا مہوپادسیا۔ ولادت ۱۸۳۶ء۔
آپ موضع ناریت ضلع ہوڑہ صوبۂ بنگال کے بہناچاریہ خاندان سے ہین۔ آپ کے
بزرگون مین سے اکثر سنسکرت کے عالم گذرے ہین۔ آپ کے والد ہری نارائن
ترکاسدہانت اور آپ کے دو چچا گرو پرساد ترکا پنچانن اور ٹھاکر داس چورامنی
بہت بڑے پنڈت تھے۔ آپ کی تعلیم سنسکرت نو برس کی عمر سے شروع ہوئی لغات
سنسکرت جو مبتدیون کو پہلے یاد کرا دیے جاتے ہین اُسکے حفظ کرنے مین آپ اپنے
ہم مکتبون کی بہ نسبت قاصر تھے لہذا آپ کے ابتدائی معلم نے یہ راے قائم کی تھی
کہ آپ ہونہار طالب علمون مین نہین ہین۔ بارہ برس کی عمر مین آپ سنسکرت کی
صرف و نحو کی تکمیل کے لیے موضع رسک گنج کو تشریف لے گئے کیونکہ اِس موضع کے
سنسکرت معلم پنڈت ٹھاکر داس چورامنی صرف و نحو کے درس و تدریس مین نہایت
مشہور تھے۔ یہان آپ کی ذہانت وجودت کے آثار نمایان ہونے لگے۔ اُسی زمانہ
کے قریب ایک پنڈت نے جو علم منطق مین کامل تھا آپ کے اُستاد سے کہا تھا کہ آپکے
قیافہ سے آپ کی طبیعت علم منطق کے لیے نہایت مناسب معلوم ہوتی ہے۔ اُسکے بعد

مین تعلیم پائی ۱۸۸۶ء کو امتحان مٹریکیولیشن بمبئی یونیورسٹی مین آپ کا نمبر اوّل تھا
جسمین پندرہ سو اُمیدوار شریک تھے۔ ڈگری کے ابتدائی امتحان مین بھی صرف آپ ہی
اُس سال فرسٹ کلاس مین کامیاب ہوے اور زبان لاطینی مین اعلیٰ درجہ حاصل کرنے
کے سبب سے انعام پایا ۱۸۹۰ء مین آپ نے بی-اے کا امتحان بمبئی یونیورسٹی مین پاس
کیا اور دوسرے سال گورنمنٹ اسکالرشپ سے مستفیض ہوکر انگلستان گئے او سینٹ
جان کالج کیمبرج مین داخل ہوے اور خاص امتیاز کے ساتھ ایم-اے۔ اور ایل-ایل
ایم-کی ڈگری حاصل کی اور بیرسٹری کا امتحان پاس کیا اور بعدہ سول سروس کے امتحان
مین آپ کا درجہ اول رہا۔ آپ نے ۴-جون ۱۸۹۴ء کو بمقام کورٹ سنٹ جیمس شاہی
دربار لیوی مین شریک ہونے کا افتخار حاصل کیا۔ اُن جملہ کامیابیون کے بعد جنوری
۱۸۹۵ء مین آپ ہندوستان کو واپس آئے اور اضلاع متحدہ (جو اُس زمانہ مین
ممالک مغربی وشمالی کے نام سے مشہور تھا) مین بعہدۂ اسسٹنٹ کلکٹر و مجسٹریٹ اوّلاً
ضلع سہارنپور مین اور پھر قلیل مدت کے لیے شاہجہانپور اور بریلی مین اور بعدہ دُو
سال ہمیرپور مین بعہدۂ جنٹ مجسٹریٹ معین ہوے۔ آپ دو برس تک کروی سب
ڈویزن ضلع باندہ کے افسر ضلع رہے۔ اسکے بعد پھر آپ سہارنپور کو واپس گئے
اور اختیارات ایڈیشنل جج کے عطا ہوے آپ کو مختلف زبانون مثل اُردو۔ ہندی۔
گجراتی۔ مرہٹی۔ فارسی۔ عربی۔ سنسکرت۔ انگریزی۔ فرانسیسی اور لاطینی مین مہارت ہے
آپ نے انگریزی لٹریچر مین بھی تبحّر حاصل کیا ہے اور بزمانۂ قیام انگلستان وہان کے
رسوم۔ قواعد معاشرت اور علمی اور تمدنی ترقیون کے اصول سمجھنے مین کوشش
بلیغ کی اور آپ انگریزی سیرت کے شیدائی ہین۔ آپ کی راے ہے کہ ہندوستانیون
کے انگلستان جانے کا مقصد اعلیٰ یہ ہونا چاہیے کہ انگریزی اخلاق و عادات اور
انگریزون کے عمدہ اصول حیات مثل مردانگی۔ صدق۔ جراُت ہمت۔ آزادی۔

محمد علی - سیّد بی-اے - سول سروس - ولادت ۱۸۶۲ء - آپ کا مسقط الرّاس اور آپ کے بزرگون کا وطن دہلی ہے مگر آپ نے علیگڈھ مین توطن اختیار کیا ہے- سر سیّد احمد خان بہادر مرحوم آپ کی والدہ کے چچا تھے- آپ نے سر سیّد کے زیر نگرانی علیگڈھ انیگلو اورنٹیل کالج مین تعلیم پائی ہے- آپ اُن چند طالبعلمون مین ہین جو اُسوقت داخل کیے گئے تھے جب بحیثیت ایک اسکول کے ۱۸۷۵ء مین علیگڈھ کالج کا افتتاح ہوا تھا- آپ ۱۸۷۵ء سے ۱۸۸۶ء تک کالج مین رہے اور مؤخر الذکر سنہ مین بی اے کی ڈگری حاصل کی اور اُسی سال کے آخر مین سول سروس مین داخل ہوکر دوسرے سال بعہدۂ اسسٹنٹ مجسٹریٹ کلکٹر آگرہ مین متعین ہوے اور پھر اسسٹنٹ کمشنری اور جنٹ مجسٹریٹی کے درجون کو طے کر کے ڈسٹرکٹ و سشن جج کے عہدہ پر فائز ہوے- اپریل ۱۸۹۹ء سے اسوقت تک آپ اُسی عہدہ پر ہین- آپ نے اضلاع آگرہ - مین پوری - فرخ آباد و فتحپور مین نہایت کامیابی سے سرکاری خدمت کو انجام دیا- جھوبہ اور للت پور مین آپ سب ڈویزنل آفیسر رہے اور بحیثیت جج آپ نے مراد آباد اور شاہجہانپور مین کام کیا ہے اور بالفعل جونپور مین ہین جس زمانہ مین سر سیّد پبلک سروس کمیشن کے ممبر تھے آپ اُنکے پرنسپل اسسٹنٹ تھے- اور کمیشن کے اجلاس مین بمقامات لاہور - الٰہ آباد اور کلکتہ آپ موجود تھے- آپ علیگڈھ کالج کے ٹرسٹی ہین- آپ کی زوجہ سیّد حامد کی بیٹی ہین جو سر سیّد کے بڑے بیٹے تھے- سکونت علیگڈھ-



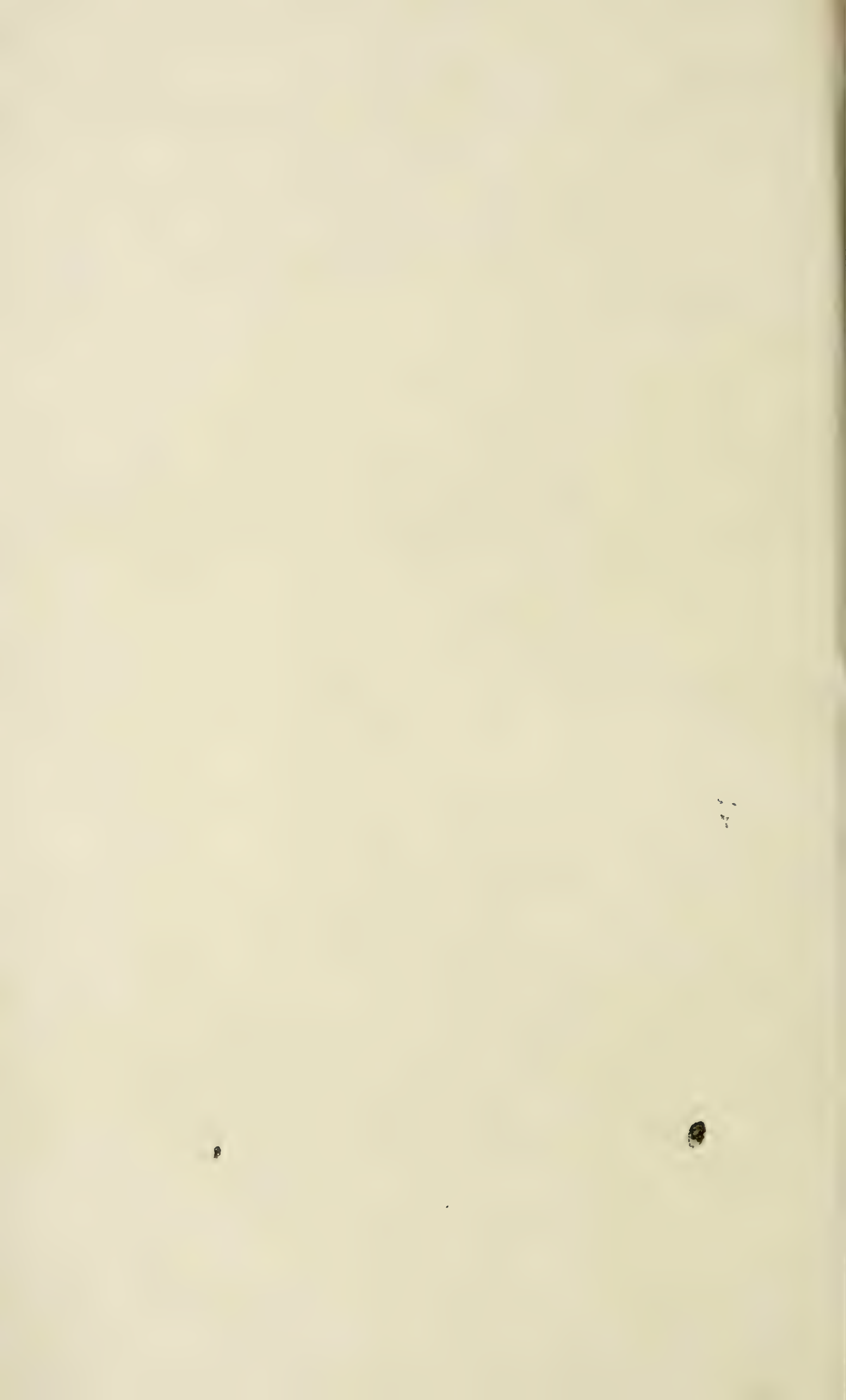
عبد اللہ ابن یوسف علی - ایم-اے - ایل ایل ایم کیمبرج ایم-آر-اے-ایس - انڈین سول سروس - بیرسٹرایٹ لا (لنکن ان) - ولادت ۱۴ر اپریل ۱۸۷۲ء - آپ نسلاً عرب ہین اور وطن قدیم مصر اور بعدہ مسقط تھا- آپ کے والد خان بہادر شیخ یوسف علی شجاع الدین منیجنگ کمیٹی مینوسپل بورڈ شہر سورت کے چیرمین تھے- آپ نے بمبئی



سید محمد علی۔ سی ایس ڈسٹرکٹ و سشن جج جونپور



مسٹر عبداللہ ابن خان بہادر یوسف علی سہارنپور



سُدھاکر دوبے۔ مہامہو پادھیا۔ ولادت ۲۶۔ مارچ سنہ ۱۸۶۰ء۔ آپکو خطاب ملکہ وکٹوریہ قیصرۂ ہند کی سلطنت پنجاہ سالہ کی جوبلی کے موقع پر السنۂ مشرقیہ مین مہارت تامہ حاصل ہونے کی وجہ سے ۱۶۔ فروری سنہ ۱۸۸۷ء کو خطاب مذکور عطا ہوا۔ آپ کو خطاب یافتہ راجاؤن کے بعد دربارون مین جگہ ملنے کا استحقاق حاصل ہو گیا ہے۔ آپکا تعلق سرجو پاری برہمنون کے خاندان سے ہے جسکے اجداد برھما پور ضلع گورکھپور مین سکونت پذیر تھے۔ اس خاندان کے ایک بزرگ بنارس کو آئے جہان وہ ایک پادھیا برہمن کے جانشین قرار پائے۔ سُدھاکر دوبے سنہ ۱۸۸۳ء مین بنارس کالج کے کتب خانہ صیغہ سنسکرت کے لائبریرین مقرر ہوے۔ آپ نے علم ریاضی اور علم ہیئت مین متعدد کتابین تصنیف کی ہین۔ سکونت بنارس۔



نرندر سنگھ۔ راجہ مقام ہردوئی۔ ولادت ۷ دسمبر سنہ ۱۸۶۰ء۔ آپکا تعلق سینگر خاندان کی ایک شاخ سے ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ افسر خاندان سرن دیو کو سنہ ۱۵۹۰ء مین اُنکی فوجی خدمات کے جلد و مین راجہ کا خطاب اور جاگیر عطا کی گئی تھی جس پر یہ سینگر خاندان بندیلون کے حملہ کے وقت تک قابض رہا جو جھنہر سال کی ماتحتی مین کیا گیا تھا۔ پیشوا جب جالون پر قابض ہوا تو اُس نے گوکل سنگھ کو ستائیس مواضع دیے مگر بنڈت گوبند راو نے واپس کر لیے اور گزارہ کے لیے صرف موضع ہردوئی اور ایکہزار پانچ سو بیگھہ اراضی دی۔ راجہ نرندر سنگھ یکم مئی سنہ ۱۸۹۰ء کو گورنمنٹ برطانیہ کی جانب سے اپنے موروثی خطاب راجگی سے مفتخر ہوے آپ کے فرزند اکبر اور جانشین ریاست کنور مکند سنگھ ہین جو ۲۴۔ اپریل سنہ ۱۸۷۷ء کو متولد ہوے۔ سکونت ہردوئی۔ پرگنہ جالون۔



ہین - آپ آنریری مجسٹریٹ اور اسسٹنٹ کلکٹر بھی ہین - آپ کی دو صاحبزادیان ہین
سکونت - مرار مؤ رائے بریلی -

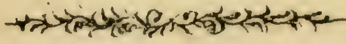
بھگوان بخش سنگھ - بندھلگوتی - راجہ امیٹھی سلطانپور - خطاب راجہ کا موروثی ہے

آپ کا سلسلۂ نسب سودہ رائے سے ملتا ہے جو سورج بنسی خاندان جے پور کے ایک بزرگ تھے جنھون نے زور گڈھ پہونچکر امیٹھی کے بھرون کو مغلوب و مفتوح کیا اور رائے پور مین ایک قلعہ تعمیر کر کے اُسکو اپنا صدر مقام قرار دیا تھا - مان دھاتا سنگھ کے لڑکے کا نام جو سودہ رائے کی چھٹی پشت مین تھے بندھو رکھا گیا تھا - اُسوقت سے اس خاندان نے بندھو گوتی یا بندھلگوتی لقب اختیار کر لیا ہے - بندھو کے جانشین منوہر سنگھ تھے اُنکے چھ بیٹے تھے جنھون نے خاندانی علاقہ کو باہم تقسیم کر لیا - ان مین ایک بیٹے راج سنگھ نامے نے ریاست اُودیاوان پر قبضہ حاصل کیا - جب رام سنگھ اور کنور سنگھ اُنکے بھائیون نے انتقال کیا تو اُنکی ریاستین ہمت گڈھ و گنگولی بھی اُنکے ہاتھ آئین - دوسری پشت مین اس خاندان کی بہت سی شاخین ہوگئین لیکن اُنکے تاریخی حالات معلوم نہین ہوے - گردت ساہ نے رام نگر جا کر اُسے اپنا ہیڈ کوارٹر (صدر مقام) بنایا - اُنکے بیٹے اور پوتے کے زمانہ مین اس ریاست کو نمایان ترقی ہوئی اور اُسمین پرگنہ گڈھ امیٹھی بھی شامل ہوگیا - بشیشر سنگھ نے ۱۸۴۲ء مین لاولد انتقال کیا اُس وقت اُن کے چچازاد بھائی راجہ مادھو سنگھ مرحوم اُنکے جانشین ہوے - الحاق اودھ کے بعد یہ ریاست بنام امیٹھی مشہور ہوئی - راجہ مادھو سنگھ کو اختیارات مجسٹریٹی حاصل تھے - آپ راجہ موصوف کے جانشین ہین - آپ کے علاقہ مین تین سو چودہ مواضع شامل ہین جن کی مالگزاری ایک لاکھ ستاسی ہزار نو سو چھتیس روپیہ ہے - سکونت امیٹھی سلطانپور -

شیوپال سنگھ - راجہ مقام مرار مئو - ولادت ۷ - جون ۱۸۳۴ء - سنہ ۱۸۶۷ عیسوی مین آپ اپنے والد راجہ دگبجے سنگھ سی - ایس - آئی - کے انتقال کے بعد وارث ریاست ہوئے جو قتل کانپور کے چار بقیۃ السیف لوگون کے مشہور جان بچانے والے اور نجات دلانے والے تھے - یہ خطاب ابتدا مین شہنشاہ دہلی محمد شاہ کے دربار سے عطا ہوا تھا جسکو برٹش گورنمنٹ نے بھی تسلیم کیا - آپ تلوک چندی بیس ہین جو اپنا سلسلہ براہ راست پرتھی چند خلف تلوک چند سے ملاتے ہین - بیس خاندان کے مورث اعلیٰ سالباہن پسر راجہ بانسو ہین جنکی نسبت مشہور ہے کہ اِن کو نربدا کے کنارہ ایک کمھار نے پرورش کیا تھا اور اُنھون نے راجہ بکرماجیت پر مٹی کے کھلونون کی فوج سے فتح پائی جو میدان کارزار مین متحرک ہیبل کے آدمی ہوگئے تھے اور بالآخر وہ شہنشاہ ہندوستان ہوگئے - اُن کے ایک جانشین ابھے چند نے گوتم راجہ ارگل کی بیٹی کو صوبہ دار کی فوج کے پنجہ سے رہائی دلائی جسکے جلدو مین وہ شہزادی اور اُس ملک کی صوبہ داری عطا کی گئی جو آخر مین اِس خاندان بیس کے نام سے بیسواڑہ مشہور ہوا - ابھے چند کے پوتے سدھو راے مرار مئو اور ڈونڈیہ کھیڑا پر قابض ہوئے اِن کے جانشین راجہ ستنا شہنشاہ حسین شاہ والی جونپور کے ہاتھ سے مارے گئے مگر اُنکی رانی بچکر نکل گئی جس سے تلوک چند پیدا ہوئے اُنھون نے آخرکار تمام مشرقی اودھ پر قبضہ کر لیا - اُنکے بعد اُنکے بڑے بیٹے پرتھی چند نے ممالک مغربی بھی حاصل کیے جو مرار مئو ڈونڈیہ کھیڑا اور پورول کے رؤسا کے مورث اعلیٰ ہین - راجہ دگبجے سنگھ رئیس مرار مئو اس بڑے خاندان کے اعلیٰ قائم مقام تھے - اُنھون نے غدر ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ کی نمایان خدمات انجام دین - اُن کو اسکے صلہ مین بہت بڑا علاقہ عطا کیا گیا جسمین بہت بڑا حصہ اُس جاگیر کا بھی شامل ہے جو اُنکے رشتہ داران باغی رئیس ڈونڈیہ کھیڑا سے ضبط کر لی گئی تھی - اُنکو اسسٹنٹ کلکٹری کے اختیارات بھی حاصل تھے اور کمپنین آف دی موسٹ ایکزالٹڈ آرڈر آف دی اسٹار آف انڈیا کے خطاب سے بھی ممتاز تھے - راجہ حال اپنے والد کے قائم مقام اور مالک ریاست

آخر مین گھرا ساک کے نام سے مشہور ہوا بطور جاگیر کے عطا کیا جہان نصوان تھے دمون کو خارج
کرنے کے بعد سکونت اختیار کی - سج ساہ کی ساتوین پشت مین اچل نراین اس خاندان کے
آخری حکمران تھے - اچل نراین سنگھ کے بیٹے جھنگ سنگھ نے ستیہ کو ہٹا کر ایک چھوٹی
جاگیر پر قبضہ کیا جسمین بھنی پاڑا اور ترجا پاڑا ضلع گونڈہ اور رسول پور غوث ضلع بستی شامل
تھے - کچھ دنون بعد پرگنہ ترجا پاڑا علاول خان (اترولہ کے پٹھانون کے سردار) نے اس سے
چھین لیا جس نے ایک معارکہ عظیم کے بعد تمام دشمنون کو نکال دیا تھا - اس راجہ گھرا سا
کے اعقاب مین پانچ پشتون تک مشمولہ پرگنہ جات بھنی پاڑہ رسول پور غوث اس خاندان
کے قبضہ مین قائم رہے مگر جھنگ سنگھ کی چھٹی پشت مین دھکر سنگھ کے دو بیٹون راج سنگھ اور
ہمت سنگھ نے بجبر ترکہ تقسیم کر لیا - اول الذکر نے تو رسول پور غوث لیا اور اپنے کو راجہ کے
لقب سے ملقب کیا اور آخر الذکر بھنی پاڑہ کے بابو مشہور ہوے - راج سنگھ کے پوتے
کیسری سنگھ راجہ بانسی کے ہاتھ سے لڑائی مین مقتول ہوے جنھون نے بزور بازو پرگنہ
رسول پور غوث پر قبضہ کر لیا تھا - اس مقتول راجہ نے ایک خرد سال لڑکا شوبھا سنگھ
چھوڑا جسکو اُسکے لاولد چچازاد بھائی بابو رام سنگھ مقام بھنی نے متبنیٰ کیا اور راجہ کا
لقب اس راج کے حکمران کے نام منتقل کیا - ان کے بیٹے ادبھوت سنگھ ۱۸۱۰ع
تک مالک ریاست رہے اور راجہ جے سنگھ نامی کو اپنا جانشین چھوڑ کر راہی ملک بقا
ہوے جو خود بھی الحاق ملک کے کچھ سال قبل مر گئے - اودھ پر دوبارہ قبضہ ہونے کے بعد
یہ علاقہ رانی سرفراز کنور بیوہ اندرجیت سنگھ کو ملا جنکے بیٹے راجہ اودے نراین سنگھ تھے
یہ علاقہ ۱۸۶۶ع مین کورٹ آف وارڈس کے انتظام مین دیدیا گیا پھر ۱۸۷۰ع مین راجہ صاحب
مذکور قابض ہوے اور اُنکے انتقال کے بعد لوک سنگھ یعنی راجہ حال وارث ریاست ہوے -
آپکی صرف دو صاحبزادیان ہین - سکونت بھنی پاڑ گونڈہ -

انجام دین اور سب سے پہلے جرأت کرکے گورنمنٹ کی خیرخواہی کا پہلو اختیار کیا - آپنے گورنمنٹ کو ہر ایک قسم کی امداد دی اور اکثر کاشتکاران نیل کی جان و مال کی حفاظت کی اسکے صلہ مین آپ کو ایک سند اور کچھ اراضی اور آخر مین راے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا سکونت - جونپور -



بالمکند - راے - راے بہادر - ولادت ۵ - نومبر ۱۸۳۴ع - آپ قوم کے کھتری ہین اوکا خطاب ذاتی ہے جو ۱۸۸۷ع کو عطا ہوا - آپکو دربار قیصری دہلی ۱۸۷۷ع عیسوی مین اعزازی سند مرحمت ہوئی - آپ کے آباواجداد (تین سو برس کا عرصہ گزرا) پنجاب سے آئے اور آگرہ مین تجارت شروع کی - آپ نے زمانہ غدر ۱۸۵۷ع مین گورنمنٹ کی بیش قیمت خدمات انجام دین اور بورڈ آف ریونیو آگرہ کے کاغذات محفوظ رکھے اور ۱۸۶۶ع مین آپ مستقل ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوے - سکونت آگرہ -

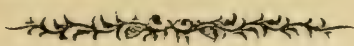


لوک سنگھ - راجہ مقام بھنبی پاٹر - آپ راجہ اودے نرائن سنگھ تعلقدار بھنبی پاٹر کے انتقال کے بعد ۱۸۹۲ع مین وارث ریاست ہوے - راجہ کا خطاب موروثی ہے - آپ کھراسا کے اُن قدیم کلہن راجاؤن کے خاندان کے افسر اور سرغنہ ہین جنکا راج بہرایچ مین حسام پور سے ضلع گورکھپور تک پھیلا ہوا تھا - اِس خاندان کے مورث اعلی اسہج ساہ کی نسبت جو اپنے تئین فرمانرواے بہار جراسندھ کی نسل بتاتے ہین بیان کیا جاتا ہے کہ وہ چودھوین صدی مین راجپوتانہ سے آئے اور اپنے دوست ملک عین الدین کی ملازمت اختیار کی جو کڑہ مانک پور سے جنوبی اودھ تک حکمرانی کرتے تھے - اِس قدرشناس افسر نے اُنکو اور اُنکے راجپوت سپاہیون کے گروہ کو اندرونی بدنظمیون کے فرو کرنے کے لیے نہایت مفید اور کارآمد پایا اور اُسکے معاوضہ مین آنزدے گھاگرا کا ملک جو

لڑائیون مین شریک تھے اور جنگ چلیانوالہ مین زخمی ہوے - آپ کے چچا شیخ دھومن نے جو پیادہ پلٹن کے صوبہ دار تھے اس جنگ مین داد شجاعت دی تھی - آپ کے والد حاجی شیخ نظر محمد اور اُنکے برادر اکبر مہاراجہ ناگپور کی سرکار مین ملازم تھے - جب ملک ناگپور شامل قلمرو برٹش سلطنت ہوا تو آپ کے والد کی ملازمت بھی سرکار انگریزی مین منتقل ہوگئی اور وہ توپخانہ موسومہ ناگپور اِرِرگلر بارٹری کے کمیشن یافتہ افسر مقرر ہوے - اُنھون نے ۱۸۵۷ء مین نمایان خدمات انجام دی تھین - آپنے بھی اکیس سال سے زیادہ سرکاری ملازمت کے بعد ۱۸۹۰ء مین پنشن حاصل کی تیئیس برس تک ایجنسی بھوپال مین مجسٹریٹ درجۂ اول و جج عدالت دیوانی رہے ۱۸۸۷ء مین نیٹو اسسٹنٹ ایجنسی بھوپال مقرر ہوے - آپ نے اپنی کارگزاریون سے اپنے افسرون کو ہمیشہ رضامند اور خوش رکھا - لارڈ لینسڈون کے عہد حکومت ویسرائی مین آپ کو خطاب خان بہادر کا مرحمت ہوا - ۱۸۹۴ء مین جب ویسرای و نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند بھوپال مین تشریف لائے تو اُنکے کیمپ کا چارج آپ ہی کے سپرد ہوا - اس خدمت کو آپ نے اس خوبی اور حسن لیاقت سے انجام دیا کہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ خلد مکان والیۂ بھوپال نے بمنظوری رزیڈنسی گھڑی مع زنجیر طلائی عنایت فرمائی - آپکے دو صاحبزادے منشی عنایت حسین وحافظ محمد ہدایت حسین - بی - اے - معزز خدمات پر سنٹرل انڈیا اور ملک متوسط مین سرفراز و مامور ہین - آپ اجورہ بزرگ کے رئیس و زمیندار ہین - سکونت اجورہ بزرگ ضلع فتحپور -

ما دھو سنگھ - راے بہادر - ولادت ۱۸۲۱ء - بطور ذاتی اعزاز کے ۲۴ - مئی ۱۸۸۳ء کو خطاب راے بہادر عطا ہوا - آپ کا تعلق ایک چھتری خاندان سے ہے جسکو مقام بیواڑہ واقع اودھ سے آئے ہوے اور ضلع جونپور مین قیام کیے ہوے نو پشتین گزری ہین - آپ نے بغاوت ۱۸۵۷ء عیسوی مین گورنمنٹ کی نہایت قیمتی خدمات

رئیس ہین - موجودہ سکونت ریاست رام پور -



مہندر و ناتھ - عہدہ دار - راے بہادر - ایل - ایم - ایس - ایف - اے - یو - آپ ۷ - جنوری ۱۸۵۶ء کو سید پور چوبیس پرگنہ بنگال مین پیدا ہوے اور پانچ سال کی عمر مین اپنے والد ڈاکٹر کالی ناتھ عہدہ دار کے ہمراہ جو اُس زمانہ مین صدر شفاخانہ کے اسسٹنٹ سرجن تھے بنارس آئے - آپ کی طالبعلمی کا زمانہ کچھ تو بنارس مین اور کچھ کیننگ کالج لکھنؤ مین صرف ہوا - ۱۸۷۷ء مین آپ لاہور میڈیکل کالج مین داخل ہوے - یہان آپنے علوم تشریح ادویہ اور فن قابلہ مین درجۂ اول کا انعام حاصل کیا - ۱۸۷۹ء عیسوی مین کامیابی امتحان کے بعد آپ گڑھوال کے صدر شفاخانہ مین تعینات کیے گئے - اکتوبر ۱۸۸۲ء مین بنارس مین تبادلہ ہوگیا جہان آپ کو بھیلو پورہ ڈسپنسری کا اہتمام سپرد ہوا جنوری ۱۸۹۴ء مین کالون ہاسپٹل الہ آباد مین منتقل ہوے - سر آکلنڈ کالون کے زمانۂ حکمرانی مین آپ قانون اسلحہ کی شرائط سے مستثنیٰ ہوے - آپ ۹ - سال تک الہ آباد مین میونسپل کمشنر رہے ہین - ۱۸۹۲ء مین خطاب راے بہادر عطا ہوا - آپ وہ پہلے ہندوستانی ہین جنکو لارڈ الجن صاحب نے ہندوستان کی والنٹیر فوج مین کمیشن عنایت کی تھی - جنوری ۱۸۹۸ء مین آپ الہ آباد رائفل کور کے سرجن لفٹنٹ مقرر ہوے ۱۸۹۹ء کو آپ بارہ بنکی مین بہ عہدہ سول سرجن اور ۱۹۰۱ء مین آپ والنٹیر فوج کے عہدۂ سرجن کپتان پر مامور ہوے اور الہ آباد یونیورسٹی کے فیلو مقرر ہوے - فی الحال آپ بارہ بنکی کے سول میڈیکل افیسر ہین - سکونت بارہ بنکی -



احمد حسین - منشی - شیخ - خان بہادر - آپ کا خاندان کئی پشت سے جان نثار گورنمنٹ برطانیہ ہے - آپ کے دادا شیخ امام بخش رسالہ دار تھے جنھون نے بغاوت ۱۸۵۷ء مین اپنی نمایان خدمات کے صلہ مین پوری پنشن پائی اِس سے پہلے وہ پنجاب کی

بیجناتھ سہاے - لالہ - راے صاحب - ولادت ۱۲ - نومبر ۱۸۶۵ء - آپ لالہ بختاور سنگھ رئیس وزمیندار مظفر نگر کے فرزند اور قوم کے اگروال ویش ہین - آپکا خاندان کھڈسے والہ مشہور ہے - آپکو ۱۸۹۹ء مین راے صاحب کا خطاب بجلدوے اُن خدمات کے عطا ہوا تھا جو آپ نے بطور ڈسٹرکٹ سرویر مرزاپور کے ۱۸۹۶-۹۷ء کے قحط مین انجام دی تھین - آپ فی الحال غازی پور کے ڈسٹرکٹ انجنیر ہین - راے بیجناتھ سہاے کے پانچ فرزند ہین - کیلاش چندر - مہیش چندر - ستیش چندر - گردھر گوپال - ترلوک ناتھ - سکونت غازی پور -

---

احمد حسن - منشی - خان بہادر - آپ کی ولادت ۱۱ - ستمبر ۱۸۴۳ء کو قصبۂ کرت پور ضلع بجنور مین واقع ہوئی - آپ نسباً شیخ انصاری اور اُن مشہور قضات کے خاندان سے تعلق رکھتے ہین جنکے مورث اعلیٰ قاضی رضی جلال الدین محمد اکبر شہنشاہ دہلی کے عہد مین منصب قضا پر مامور تھے - خان بہادر منشی احمد حسن حسب دستور تحصیل علوم سے فارغ ہوکر ۲۵ - اگست ۱۸۶۲ء کو گورنمنٹ کی ملازمت مین داخل اور بندوبست کی اہلمدی پر مامور ہوے پھر آپنے اپنی حسن کارگزاری سے تدریجاً ترقی کرتے کرتے ڈپٹی کلکٹری حاصل کی اور اسی عہدہ جلیلہ سے آپ یکم نومبر ۱۸۹۴ء کو کنارہ کش اور پنشن یاب ہوے - دوران ملازمت مین گورنمنٹ کے قوانین کے نفاذ مین آپ نہایت مستعدی اور خوش اسلوبی سے کوشش کرتے رہے جسکے شکریہ مین حکام وقت نے وقتاً فوقتاً اسناد عطا کین بعد حصول پنشن جولائی ۱۸۹۵ء سے آپ ریاست رام پور مین چیف مجسٹریٹی کے کام انجام دے رہے ہین - آپ کی قانونی لیاقت اور حسن انتظام کا اندازہ ریاست کی سالانہ رپورٹون سے بخوبی ہوسکتا ہے - گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی حسن خدمات کے جلدو مین یکم جنوری ۱۹۰۱ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کے خطاب سے سرفراز فرمایا - آپ کرت پور تحصیل نجیب آباد ضلع بجنور کے



راے صاحب لالہ بیجناتھ سہاے رئیس غازیپور



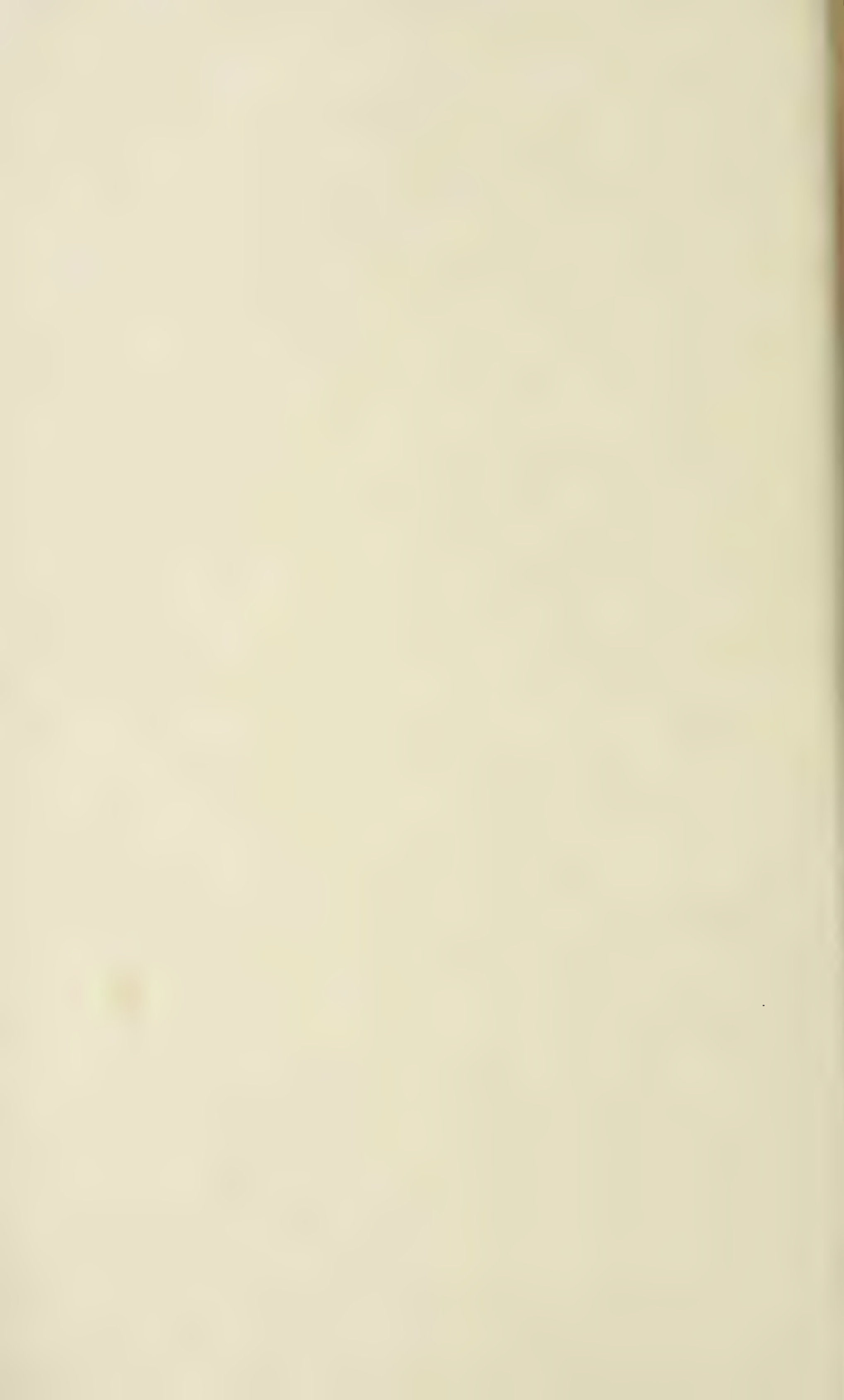
خان بہادر محمد احمد حسن مجسٹریٹ رامپور



راے بہادر بابو مہندرو ناتھ عہدہ دار بارہ بنکی



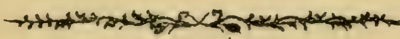
خان بہادر شیخ احمد حسین خان رئیس فتحپور



کی۔ اُنکے انتقال کے بعد اُسی سال ۶۔ اکتوبر کو راجۂ حال متولد ہوے۔ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا کہ اپنے والد کی تمام جاگیر کے مستحق ہوں ۱۹۶۵-۶۶ء تک کورٹ آف وارڈس کے زیر انتظام رہی راجۂ حال قرار دیے جائین۔ آپ کی شادی راجہ جنگ بہادر خان تعلقدار نانپارہ کی دختر کے ساتھ ہوئی۔ سکونت اُترولہ۔ گونڈہ۔



احمد شاہ۔ نواب۔ سید۔ ولادت یکم جنوری ۱۸۳۵ء۔ آپ خاندان سادات موسوی مشہدی سے ہین اور سلسلۂ نسب جناب علی موسی رضا علیہ السلام سے ملتا ہے۔ ابتداءً یہ خاندان پغمان متصل کابل مین آکر آباد ہوا تھا۔ الگزینڈر برنس صاحب کی سفارت کابل مین مدد دینے کے سبب سے یہ خاندان وہان سے خارج کر دیا گیا اور سردھنہ مین آکر آباد ہوا۔ جب میرٹھ مین بغاوت شروع ہوئی تو سید محمد جانفشان خان اپنے سوارون کی ایک فوج لیکر جسکے افسر وہ خود اور اُنکے اعزا و اقارب تھے اُٹھ کھڑے ہوے اور مقام ہنڈون مین جنرل ولسن صاحب کی فوج کے شریک ہوے اور وہان کے دونون جنگی میدانون مین موجود تھے۔ اسکے بعد وہان سے دہلی آئے جہان اُسوقت تک فوجی ہیڈکوارٹر کے کمپ مین شریک رہے جب تک شہر پر تسلط نہین ہوا۔ اس اثنا مین اُنکے آدمی دہلی مین امن قائم کرنے مین مشغول و مصروف رہے۔ ان خدمات کے جلدو مین انکو نواب کا خطاب اور ایک مناسب اور موزون خلعت عطا ہوا۔ اور اُنکے ایک جانشین کو وراثت ریاست کے ساتھ نواب کا خطاب بھی اُنکی حین حیات تک حاصل رہا۔ سکونت سردھنہ۔



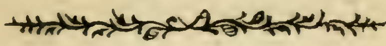
لکشمی شنکر مِسر۔ پنڈت۔ رائے بہادر۔ یکم جنوری ۱۹۰۹ء کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو خطاب مذکور مرحمت ہوا۔ سکونت بنارس۔

راجہ تیج مل کے وارث ہوے اور ۱۸۹۱ء مین راہی عالم بقا ہوے۔ سکونت مجھولی۔ ضلع گورکھپور۔



ممتاز علی خان۔ راجہ۔ مقام بلاسپور۔ اُترولہ۔ ولادت ۶۔ اکتوبر ۱۸۶۵ء۔ خطاب مذکور موروثی ہے۔ آپ کا خطاب اصل مین ملک تھا مگر آدم خان نے ۱۸۵۰ء مین اُسے راجہ کے خطاب سے مبدّل کردیا اور اِسی خطاب کو برٹش گورنمنٹ نے بھی ۱۸۷۹ء مین موروثی تسلیم کیا۔ آپ کا تعلق قدیم پٹھان خاندان سے ہے جو اپنے تئین خالد بن ولید کی نسل مین بتاتا ہے۔ اترولہ مین اس خاندان کے مورث علی خان مقام منوّرہ ضلع مظفرنگر سے شہنشاہ ہمایون کے ساتھ مہم گجرات پر گئے تھے مگر بعد کو شیر شاہ کی افغانی فوج کے شریک ہوگئے جسکے ہاتھون ہمایون کو ایک مدت تک عالم غربت مین رہنا پڑا۔ اسکے بعد علی خان نے ریاست ناگر واقع بستی کا محاصرہ کیا جہان سے دس برس کے بعد اُنکو راجۂ سابق کے بیٹے کی سرکردگی مین ہندوٗن کی ایک جماعت کثیر نے پسپا کردیا۔ بعد ازان اُترولہ کے سامنے اُنھون نے پڑاؤ ڈالا اور دو برس کے محاصرے کے بعد وہان کے راجپوت شہزادہ کو تہِ تیغ کیا اور ۱۵۵۲ء مین راج کی بنا ڈالی جو اب تک اُنکے اخلاف کے قبضہ مین ہے۔ شیخن خان نے اپنے والدین کا رفیع الشان مقبرہ تعمیر کرایا اور بیس برس تک اُترولہ کی حکمرانی کی۔ اُنکے بیٹے داؤد خان جنوار راجۂ بھنگا کے مقابلہ مین مصروف جنگ رہے۔ داؤد خان کے بیٹے آدم خان پہلے افسر خاندان تھے جنھون نے ملک کا خطاب بدل کر راجہ کا خطاب اختیار کیا۔ آخری راجہ اُمراؤ خان ۱۸۵۸ء مین فوت ہوے جو غیر مسلسل سرحدی لڑائیان لڑتے رہے۔ برٹش تسلط کے بعد اُنکے بیٹے جو عالم نابالغی مین وارث ریاست ہوے تھے اُنھون نے ۱۸۶۵ء مین رحلت

پنوار راجپوت اور روراشاہ مقام دھارانگر یا دیوگڈھ کے آٹھوین بیٹے دیورتھ راے کی نسل مین ہین
جو شہنشاہ دہلی کی سرکار مین ملازم ہوے اور ایک اعلیٰ درجہ کی فوجی کمان حاصل کی۔
اِن راجاؤن کے ایوان کے آگے ایک بہت بڑا مربع پتھر رہتا تھا جسکو یہ نہایت
متبرک اور واجب الاحترام (قابل پرستش) سمجھتے تھے۔اِسکی نسبت یہ لوگ روایت
کرتے ہین کہ اِس پتھر کو وہ دہلی سے لائے ہین اور کہتے ہین کہ شہنشاہان دہلی کے عطا
کردہ علاقہ و جاگیر پر اُنکے قبضہ اور استحقاق کی یہ خاص علامت و نشانی (سند) ہے
راجہ جگموہن سنگھ نے ۱۸۸۱ء مین سنِ بلوغ کو پہونچنے کے چار مہینے قبل انتقال کیا اور
اپنے نابالغ بھائی یعنی راجۂ حال کو اپنا وارث چھوڑا۔اِن کے زمانہ نابالغی مین علاقہ
کورٹ آف وارڈس کے زیر انتظام رہا۔آپ نے کیننگ کالج لکھنؤ مین تعلیم حاصل
کی اور سنِ بلوغ کو پہونچکر ۲۔جنوری ۱۸۸۹ء کو اپنی جائداد و ریاست پر قابض و
متصرف ہوے۔سکونت۔اٹونجہ۔مہونہ۔لکھنؤ۔



کوسل کشور پرشاد مل بہادر۔راجہ۔آپ ۱۸۹۱ء مین راجہ اودے نرائن سنگھ
رئیس مجھولی کے انتقال کے بعد وارث ریاست ہوے۔آپ ضلع گورکھپور کے
بسین راجپوت خاندان کے سردار ہین۔بسو سین بانی خاندان سے اناسی (۷۹)
راجہ یکے بعد دیگرے گزرے جنمین سے ہر ایک سین کے لقب سے ملقب ہوا۔
اور اُنکے بعد اُسیوین پشت مین راجہ ہردیو سین تھے جنھون نے اپنی بہادری کے
صلہ مین شہنشاہ دہلی سے مل کا خطاب حاصل کیا۔اِسکے بعد تیئیسوین پشت مین
بودھ مل پیدا ہوے جو ۱۶۶۴ء مین وارث ریاست ہوے۔جب ضلع گورکھپور
مین برٹش سلطنت کا تسلط ہوا اُس وقت اجیت مل راجہ تھے جو ۱۷۵۳ء سے
۱۸۰۶ء تک خاندان کے سرغنہ رہے۔راجہ اودے نرائن مل مذکور ۱۸۴۳ء مین

کے درمیان آمد و رفت کا سلسلہ قائم رکھنے کے لیے راستہ کی حفاظت مین مدد دی سنہ ۱۸۶۳ء مین رامپور بولیا کا اہتمام آپ کو سپرد ہوا اور سنہ ۱۸۶۵ء مین ہز اکسلنسی وایسرائے کی ذاتی ڈسپنسری کو منتقل ہوے۔ سنہ ۱۸۸۶ء مین ہز اکسلنسی وایسراے کے ساتھ منڈالے کو گئے اور سنہ ۱۸۹۱ء مین ملازمت سے کنارہ کشی اختیار کی۔ سکونت کانپور۔



چیت سنگھ۔ راؤ۔ ولادت ۱۵۔اپریل سنہ ۱۸۵۱ء۔ خطاب موروثی ہے جسکو گورنمنٹ نے بھی تسلیم کیا ہے۔ آپ کا تعلق سینگر راجپوت خاندان سے ہے جسکا سلسلہ راجگان رورا واقع اٹاوہ سے ملتا ہے۔ آپ کے ایک فرزند اور جانشین لال تیج سنگھ ہین۔ ولادت ۸۔اکتوبر سنہ ۱۸۶۶ء۔ سکونت۔ بھکرا۔اٹاوہ۔



جادو ناتھ ہلدار۔ راے بہادر۔ ولادت ۵۔اپریل سنہ ۱۸۳۲ء۔ خطاب ذاتی ہے اور ۲۷۔مئی سنہ ۱۸۸۹ء کو عطا ہوا ہے۔ آپ کے پردادا نواب مرشدآباد کی سرکار مین ملازم تھے جنھون نے اُن کو ہلدار کے خطاب سے ممتاز کیا جسکا استعمال اُنکے اخلاف نے اپنے خاندانی لقب کے طور پر کیا۔ برٹش فتوحات (تسلط) بنگالہ کے بعد آپ خاص محال واقع بارک پور کے تحصیلدار مقرر ہوے۔ زمانۂ غدر مین باغیون کے ہاتھ مین پانچ مہینہ تک قید رہے اور اِسکے بعد ممالک مغربی و شمالی کے پولس مین نہایت عمدہ خدمات انجام دین۔ سکونت الہ آباد۔

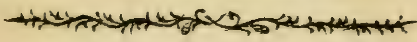


اندر بکرم سنگھ۔ راجہ۔ ولادت ۲۱۔نومبر سنہ ۱۸۶۴ء۔ خطاب مذکور موروثی ہے۔ راجہ صاحب کے ایک بزرگ خاندانی راے ڈینگر دیو نے راجہ کا خطاب اختیار کیا اور برٹش گورنمنٹ نے سنہ ۱۸۷۷ء مین اُسے بطور موروثی خطاب کے تسلیم کیا۔ آپ

اُنکو پناہ دی اور دو ہفتہ کے بعد اُنکو اپنے بھائی بریار سنگھ کی حفاظت مین ایک بدرقہ کے ساتھ بنارس کو بھیجدیا۔ راجہ رستم ساہ اور اُنکے بھائی بریار سنگھ کو زمانہ غدر مین امن و امان قائم کرنے کے صلہ مین انعامات حاصل ہوے۔ رستم ساہ آنریری مجسٹریٹی اور کلکٹری کے اختیارات سے بھی ممتاز تھے۔ اُنھون نے ۱۸۷۰ء مین انتقال کیا اور اُنکے بھتیجے راجۂ حال مسند نشین ہوے۔ آپ کو بھی آنریری مجسٹریٹی کا اعزاز حاصل ہے۔ سکونت دیرہ سلطان پور۔ اودھ۔



ہنچل سنگھ۔ راؤ بہادر۔ ولادت ۲۰۔ فروری ۱۸۶۲ء۔ راؤ امراؤ سنگھ بہادر متوفی کے انتقال کے بعد ۱۸۸۹ء مین آپ وارث ہوے۔ خطاب مذکور خاندانی ہے جو اصل مین پرتھی راج ہند و شہنشاہ دہلی کی سرکار سے عطا ہوا تھا۔ سکونت بڑھ پورہ۔ اٹاوہ۔



امراؤ سنگھ۔ راے بہادر۔ ولادت ۱۸۳۴ء۔ آپ کو طبی عمدہ خدمات کے جلدو مین ۱۴۔ نومبر ۱۸۸۸ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب راے بہادر عطا کیا گیا۔ آپ لکھن سنگھ کے فرزند ہین۔ آپ گورنمنٹ کی طبی ملازمت مین بطور نیٹو ڈاکٹر کے فروری ۱۸۵۴ء مین داخل ہوے تھے اور ابتداءً آپ کا تعلق ترسٹھوین رجمنٹ سے ہوا۔ ۱۸۵۵ء مین فوج کشی کے ساتھ گئے تھے جو سنتھالیون کے مقابلہ مین ہوئی تھی۔ بعدازان ۱۸۵۵-۵۶ء مین آپ کو پوری رجمنٹ کا چارج دیا گیا۔ ۱۸۵۶ء مین ہر مجسٹی کی چونسٹھوین پلٹن مین تعینات کیے گئے جسکی بدلی کانپور کو ہوئی تھی اور نومبر ۱۸۵۷ء مین باغی سپاہیون کے مقابلہ مین شیوراج پور اور کانپور کی جنگی کارروائی کے وقت موجود تھے۔ اور ۱۸۵۸ء مین آپ پینتیسوین رجمنٹ مین مقرر ہوے۔ فوج کے ساتھ آپ نے مین پوری اور میرکی سرا ے

کھنڈر اسوقت تک موضع اگیاپور مین موجود ہین۔ اِس خاندان کو جسونت سنگھ کے چوتھے
بیٹے اور بلبھدر دیوجہت کے پرپوتے گھیبر ساہ نے قائم کیا ہے۔ اِنھین بلبھدر دیوجہت نے
بعد زوال قنوج قلعہ بلکھر کی بنیاد ڈالی تھی۔ چھ سو برس کا عرصہ ہوا اِس خاندان کے
ایک جانشین راجہ رام دیو مقام پٹی اور قلعہ بلکھر کے بلکھریہ سردار تھے مگر انکو بریار سنگھ بچگوتی
نے معزول کر دیا اور انکے بیٹے کو بھی تہ تیغ کیا اور قلعہ پر قبضہ کر لیا صرف چند گاؤن
راجہ رام دیو کے اعقاب کو حوالے کیے۔ سکونت امری۔ پرتابگڈھ۔

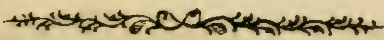


رُدر پرتاب ساہ۔ راجہ۔ مقام دیرہ۔ ولادت ۱۸۔ اگست ۱۸۶۶ء۔ خطاب
موروثی ہے۔ آپ کا تعلق بچگوتی راجپوتون کے بڑے خاندان سے ہے جو مین پوری کے
چوہان راجپوتون سے متفرع ہوا ہے۔ اس خاندان کی اس شاخ نے راجکمار کے
نام سے شہرت پائی۔ اِس خاندان مین بریار سنگھ کے پوتے آسرے سنگھ نے بعد یان
مین سکونت اختیار کی اور وہان ایک قلعہ تعمیر کیا۔ آسرے سنگھ کی چھٹی پشت مین نبیجے چند
تھے جنکے چار بیٹے تھے۔ انمین سے ایک بیٹے نے دریاے گومتی کے اُس پار ایک
نو آبادی قائم کی اور مقام دیرہ کو اپنا مستقر قرار دیا جہان اُنکے اعقاب اسوقت تک
رہتے ہین۔ مادھو سنگھ جو گذشتہ صدی کے اواخر مین مالک جاگیر تھے مقام مسورا مین
میو پور کے بچگوتیون سے بہت بڑا میدان لڑے اور ۱۷۹۶ء مین اُنکو زک دی۔
یہ ۱۸۲۳ء مین لاولد مر گئے اور انکی بیوہ ٹھکرائن دریاؤ کنور ان کی جانشین ہوئین۔ یہ
نہایت قابل اور ممتاز خاتون تھین انھون نے اپنے مقبوضات کو بہت بڑی وسعت
دی۔ دریاؤ کنور کے بعد رستم ساہ ریاست پر قابض ہوے اُنھون نے زمانۂ غدر
۱۸۵۷ء مین ممتاز خدمات انجام دین۔ جب سلطان پور کے گرد و نواح کی چھاونیون
مین رجمنٹون نے بغاوت کی تو پانچ افسر بھاگ کر قلعۂ دیرہ کو گئے جہان رستم ساہ نے

اگر سین راجہ بجے پور۔ راجہ رام پرتاب سنگھ راجہ بھوجراج دیو سے بائیسوین پشت مین ہین۔ آپ کے علاقہ ریاست مین دو سو تہتر مواضع ہین جنمین دو سو پینسٹھ الہ آباد اور بارہ مرزاپور مین واقع ہین۔ آپکے والد راجہ جیت پال سنگھ نے غدر ۱۸۵۷ء مین حکام وقت کو قابل قدر مدد دی تھی۔ آپ کے ایک بزرگ راجہ ایشور ج سنگھ کو بندیلون کی لڑائی مین دلیرانہ خدمات انجام دینے کے صلہ مین گورنر جنرل مارکوئیس آف ولزلی نے ۲۱ مواضع بذریعۂ سند عطا فرمائے تھے جو ابتک اِس خاندان کے قبضہ اور تصرف مین ہین۔ آپکی شادی سابق مہاراجہ ڈمراؤن کی دختر سے ہوئی تھی۔ زمانہ قحط سالی ۱۸۹۷ء فصلی مین آپنے اپنی رعایا کی بقایا مالگزاری کا ایک بہت بڑا حصّہ معاف کردیا۔ آپ ڈفرن فنڈ کے لائف کونسلر ہین۔ آپ کے چند ملازم اور متوسل قانون اسلحہ سے مستثنیٰ و بری ہین۔ سکونت مانڈہ ضلع الہ آباد۔



بدری پرشاد۔ رائے بہادر۔ ولادت ۱۸۳۶ء۔ آپ کے دادا لاہور سے فرخ آباد مین وارد ہوے جہان نوابان فرخ آباد نے کچھ زمین عطا کی۔ آپ کے والد چوہول شاہِ اودھ کی سرکار مین ملازم تھے۔ الحاق اودھ کے بعد فرخ آباد مین بود و باش اختیار کی آپ کچھ عرصہ تک مساۃ درگا دئی کی جائداد کے جو شاہجہانپور مین بہت بڑی زمیندار ہین منتظم رہے ۱۸۹۱ء سے آپ آنریری مجسٹریٹ ہین۔ کئی سال تک مینوسپل بورڈ شاہجہانپور کے ممبر رہے اور بحیثیت ممبری کے آپ نے جو خدمات انجام دین اُنکے صلہ مین ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو خطاب رائے بہادر عطا ہوا سکونت شاہجہانپور۔



جگت بہادر۔ راجہ۔ مقام اُمری۔ ولادت ۱۷۔ نومبر ۱۸۵۰ء۔ خطاب موروثی ہے آپ قلعۂ بلکھر کے بلکھریہ راجپوت سرداروں کے اعلیٰ قائم مقام ہین۔ اِس قلعہ کے وسیع

محمد علی - بیدار بخت - بہادر - مرزا - ولادت ۱۲۵۱ھ ہجری - آپ شہزادۂ خرم بخت مرزا محمد یحییٰ علی بہادر فرزند سومی محمد علی شاہ بادشاہ اودھ کے خلف اکبر ہین - خطاب بیدار بخت ۱۲۵۲ھ مین آپ کے دادا محمد علی شاہ نے عطا فرمایا تھا جسکو ۸ - دسمبر ۱۸۸۱ء کو گورنمنٹ ہند نے بھی تسلیم کیا ہے - آپ علوم فارسی و عربی مین دستگاہ تامہ رکھتے ہین - آپ اوقاف حسین آباد اور شاہ نجف کے متولی اور عام خیراتی کمیٹی اور جیلخانہ کے ممبر ہین - آپکے تین صاحبزادے ہین - ثریا بخت مرزا محمد عنایت حسین علی بہادر - ولادت ۹ - ربیع الثانی ۱۲۹۸ھ ہجری سلیمان بخت مرزا محمد مہدی علی بہادر - ولادت ۲ - شعبان ۱۳۰۱ھ ہجری قیصر بخت مرزا محمد منصور علی بہادر - ولادت ۲۴ - صفر ۱۳۰۶ھ - آپکے خلف اکبر کے بیٹے کا نام خسرو بخت مرزا محمد عنایت علی بہادر ہے جنکی ولادت باسعادت ۱۶ - اپریل ۱۹۰۱ء کو واقع ہوئی ہے - سکونت لکھنؤ -



رام پرتاب سنگھ - راجہ - ولادت ۱۸۶۰ء - راجہ کا خطاب موروثی ہے - آپ گہروار راجپوت ہین اور قنوج کے راجہ جے چند کی نسل سے ہین ۵۹۰ھ مین جب شہاب الدین غوری نے قنوج کو تاخت و تاراج کیا تو اس خاندان کی ایک شاخ راجپوتانہ کو گئی اور اُس سے جودھپور - بیکانیر اور جیسلمیر کے شاہی خاندان ظہور مین آئے - دوسری شاخ مشرق کو آئی اور بنارس کے متصل کیرا منگرول مین توطن اختیار کیا - یہان اُنھون نے چودہ پرگنون کی ایک ریاست قائم کی جسپر وہ شیوراج دیو کے زمانے تک قابض رہے بیان ہوا ہے کہ شیوراج دیو نے مہاراجہ بنارس کے ایک مورث کو اپنی ریاست کا بہت بڑا حصہ دان کر دیا - راجہ دیودت نے جو راجہ شیوراج دیو سے پندرھوین پشت مین تھے شیر شاہ کے زمانہ مین اسلام قبول کیا - اُنکے بھائی گودن دیو نے معہ اپنے اہل خاندان کے ننتیت اور مانڈا مین سکونت اختیار کی - اِنکے دو بیٹے تھے - بھوج راج دیو راجۂ مانڈا اور



بیدار بخت مرزا محمد علی بہادر رئیس لکھنؤ



راجہ رام پرتاب سنگھ رئیس مانڈا ضلع الہ آباد



پندرہ روپیہ کے قریب ہے۔آپ عدالتہاے دیوانی کی اصالتاً حاضری سے مستثنیٰ ہین۔
سکونت انولا ضلع گورکھپور۔

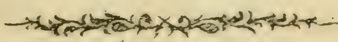
رام سنگھ۔راجۂ بانسی۔ولادت ۱۸۵۳ء۔ریاست بانس درحقیقت ستاسی وانولا کی ملکیت تھی مگرجب جے سنگھ کی چھبیسوین پشت مین راجہ راے سنگھ نے لاولد انتقال کیا تو ہٹی سنگھ راجۂ انولا اُنکے جانشین ہوے۔ہٹی سنگھ کے بعد اُنکے چار بیٹے یکے بعد دیگرے قابض ریاست ہوے اُنکے چوتھے بیٹے راجہ بنس دیو سنگھ کی اولاد مین راجہ سربجیت سنگھ تھے جنھون نے ہرکاش سنگھ راجۂ انولا کے بیٹے کو پھر اپنا جانشین کیا۔ہرکاش کے بعد اُنکے دو بیٹے مہپال سنگھ اور مہندر سنگھ یکے بعد دیگرے اُنکے جانشین ہوے۔مہپال سنگھ نے لاولد انتقال کیا۔مہندر سنگھ نے غدر ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ برطانیہ کی نہایت خیرخواہانہ و نمایان خدمات کین جن کے صلہ مین اُن کو سی۔ایس۔آئی کا خطاب اور باغی راجۂ نگر کی ضبط شدہ ریاست بطور جاگیر عطا ہوئی۔آپ ۱۸۶۹ء مین راجہ مہندر سنگھ کے جانشین ہوے۔اسلیے کہا جا سکتا ہے کہ آپ سربنیت راجپوت راجگان انولا سے تعلق رکھتے ہین۔آپ کی ریاست اضلاع بستی وگورکھپور مین واقع ہے جسکی مالگزاری بیاسی ہزار دو سو پندرہ روپیہ ہے۔خطاب راجہ موروثی ہے۔آپ کے بیٹے لال رتن سین سنگھ ہین۔سکونت بانسی ضلع بستی۔

دامودر۔شاستری پنڈت۔مہامہوپادھیا۔۳۔جون ۱۸۹۹ء کو خطاب مذکور عطا ہوا اور اس خطاب سے آپ خطاب یافتہ راجاؤن کے بعد دربار مین نشست کرنے کے مستحق ہین۔آپ بنارس کالج کے پروفیسر سنسکرت ہین۔سکونت بنارس۔

دو رانیان چھوڑکر لاولد مرگئے تو اُن مین سے ایک رانی ستی ہوئی اور اُسنے اُس زمانہ کے دستور کے مواقف حبّا سے شاہ مؤ کے چھتر داری کو راجہ کی ٹوپی پہنادی مگر پوری برادری کے سامنے اس تبنیت کی رسم ادا نہین کی گئی۔ دوسری زندہ رانی نے شنکر سنگھ کو متبنی کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پندرہ برس تک جانشینی کے واسطے برابر جنگ وجدال کا بازار گرم رہا۔ بالآخر ایک راضی نامہ تحریر کیا گیا جسکی رو سے فریقین نے راجہ کے خطاب اختیار کیے مگر ریاست تلوئی پر کوئی متصرف نہین ہوا۔ آخر مین شنکر سنگھ نے اُسپر قبضہ کرلیا۔ راجہ چھتر دھاری کے پوتے راجہ درگج سنگھ ۱۸۷۹ء مین لاولد مرگئے۔ اور شاہ مؤ کی ریاست کے وارث اُن کے متبنی بیٹے یعنی راجہ حال قرار پائے۔ سکونت شاہ مؤ۔ رائے بریلی۔

مہیش پرتاب سنگھ۔ راجہ انولا۔ ولادت ۲۵ جنوری ۱۸۲۴ء ۲۲۔ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء کو اپنے والد راجہ زور پرتاپ سنگھ کے انتقال کے بعد وارث خطاب موروثی یعنی ملقب بہ راجہ ہوے۔ آپ کا تعلق سرینت راجپوت خاندان سے ہے جسکے مورث اعلیٰ چندر سین سری نگر کے باشندے تھے۔ چندر سین نے تیرھوین صدی عیسوی مین بستی مین آکر گوالو کے حصہ شمالی کے تمام مقامی سرداران کو فتح کیا اور راجہ مجھولی ضلع گورکھپور کے خاندان مین شادی کی جنسے تین اولادین ہوئین۔ (۱) جگدھر سنگھ جنھون نے گورکھپور مین ستیاسی راج حاصل کیا۔ (۲) جے سنگھ جنھون نے حسن پور گھرپا یعنی بانسی کے راج پر قبضہ کیا۔ اور (۳) رندھیر سنگھ جنھون نے ریاست انول یعنی انولا واقع گورکھپور کی بنیاد ڈالی۔ آپ چندر سین کے تیسرے بیٹے رندھیر سنگھ کی اولاد مین ہین جنکے بعد اس خاندان کا تاریخی حال بہت کم ملتا ہے۔ فی الحال آپ اُس خاندان کے جس سے راجگان بانسی کو تعلق ہے اعلیٰ قائم مقام ہین۔ آپ کے بیٹے بھوپ جنس پرتاب نرائن سنگھ ۶۔ اگست ۱۸۹۴ء کو تولد ہوے۔ آپ کی ریاست پرگنہ انولا مین واقع ہے جس کی مالگزاری گیارہ ہزار چارسو

آخر الذکر راجگان راجور کے اور اول الذکر راجگان مین پوری کے جد اعلیٰ تھے۔ اُن کے ایک جانشین نے قوم جرار کو نکالدیا اور خود مین پوری پر قابض ہوکر راجہ کا لقب اختیار کیا۔ برٹش گورنمنٹ کے تسلط کے زمانہ مین دلیل سنگھ راجہ تھے۔ اُنھون نے ۱۸۲۹ عیسوی مین وفات پائی اور راجہ گنگا سنگھ اُنکے جانشین ہوے۔ ۱۸۴۹ء مین اُنھون نے بھی رحلت کی اور اُن کے بیٹے نرپت سنگھ نے اپنے باپ کے مرنے کے دو سال کے بعد قضا کی۔ اُنکے انتقال پر جانشینی کے لیے جھگڑے پیدا ہوے جنکا انجام یہ ہوا کہ تیج سنگھ کو لوکل عدالتون نے وارث جائز تسلیم کیا اور اُنھون نے مقبوضات پر دخل و تصرف کیا مگر اُنکے چچا راؤ بھوانی سنگھ نے اس فیصلہ کے خلاف بریوی کونسل مین اپیل کی۔ اُسی زمانہ مین یکایک ۱۸۵۷ء کی بغاوت شروع ہوگئی اور تیج سنگھ باغیون کے شریک ہوے جس کی پاداش مین اُنکا راج اور تمام جاگیرین ضبطی مین آگئین اور راؤ بھوانی سنگھ کو عطا کردی گئین۔ آخر الذکر کو اُنکی خیرخواہی کے صلہ مین کمپینین آف دی موسٹ اگزالٹڈ آرڈر آف دی اسٹار آف انڈیا کا خطاب مرحمت ہوا۔ ۱۸۶۵ء مین اُنکی وفات پر اُن کے بیٹے یعنی راجہ حال مسند نشین ریاست ہوے۔ راجہ صاحب مین پوری کے ایک فرزند کنور منگل سنگھ ہین جو ۱۸۷۳ء مین متولد ہوے تھے۔ سکونت مین پوری۔



سکھ منگل سنگھ۔ راجۂ شاہ مؤ۔ ولادت یکم جنوری ۱۸۴۷ء۔ خطاب مذکور یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔ آپ کنھپوریون کے سرغنہ اور راجہ سُرپال سنگھ مقام تلوئی کے اخلاف مین ہین جو کانہ کے بیٹے راہس کی نسل مین ہین۔ راجہ کاندھے راے راہس کی گیارھوین پشت مین تھے انکے دو بیٹے تھے بڑے بیٹے اودے بھان راجگان تلوئی کے اور چھوٹے بیٹے گلاب ساہ راجگان شاہ مؤ کے جد اعلیٰ تھے۔ گلاب ساہ کی پانچوین پشت مین چھیتر دھاری سنگھ تھے۔ جب راجہ بلبھدر سنگھ تعلقدار تلوئی ۱۸۵۷ء مین

رگھوناتھ راؤ۔ دنکر۔ راجہ مشیر خاص بہادر۔ ولادت ۱۴۔ اگست ۱۸۵۹ء

آپ دکھنی پنڈت ہین۔ آپ کے والد راجہ سر دنکر راؤ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ بمبئی پریسیڈنسی کے باشندے تھے مگر اکثر اوقات وہ کانپور۔ بنارس اور آگرہ مین اقامت گزین رہتے تھے۔ وہ ایک نہایت مشہور مدبر اور اہل الراے سمجھے جاتے تھے۔ وہ ۱۸۵۹ء تک مہاراجہ سیندھیا کے عہدۂ وزارت پر مامور تھے جسکے بعد وہ ریاست دھولپور کے سپرنٹنڈنٹ اور پھر بردوہ کمیشن کے ممبر مقرر ہوے۔ اُن کو ۱۸۶۶ء مین گورنمنٹ نے کے۔ سی۔ آئی۔ ای کا خطاب عنایت فرمایا اور یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو دربار قیصری دہلی کے موقع پر راجہ مشیر خاص بہادر کے لقب سے ممتاز ہوے اور ۲۸۔ اگست ۱۸۹۴ء کو محکمۂ خارجہ کے اعلان کے ذریعے سے خطاب مؤخر الذکر موروثی مشتہر ہوا۔ راجہ رگھوناتھ راؤ کی جائداد اراضی ریاست گوالیار اور برٹش سلطنت مین بکثرت واقع ہے جسکی سالانہ جمع تقریباً دو ہزار روپیہ ادا کرنا ہوتی ہے۔ آپ اور آپ کے اعقاب کو گورنمنٹ نے ایکٹ اسلحہ سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔ سکونت گوالیار۔

مہندر رمان سنگھ۔ راجہ بھداور۔ راجہ کا خطاب موروثی ہے آپ مہاراجہ مہندر مہندر سنگھ راجہ بھداور کے جانشین ہین جنکو مہاراجہ کا ذاتی خطاب گورنمنٹ نے ۲۵۔ جولائی ۱۸۸۱ء کو مرحمت کیا تھا مہاراجہ ممالک مغربی و شمالی کے ایک نہایت زبردست تاریخی خاندان کے قائم مقام اور بزرگ خاندان اور عالی تبار چوہان راجپوتون کے خاندان بھدوریہ کے سرگروہ تھے اُنھون نے راجۂ مین پوری کی ہمشیرہ کے ساتھ عقد کیا جو تمام چوہانون کی سرداری کا رتبہ رکھتے ہین مہاراجہ کو گورنمنٹ نے سی۔ آئی۔ ای کا خطاب بھی عنایت فرمایا تھا۔ اجل دیو بھداور خاندان کے بانی تھے۔ شہنشاہ اکبر کے عہد مین اُس زمانہ کے ایک افسر خاندان راجاوُراوت نے میو کے ایک مشہور قزاق

مادھو سنگھ - راجہ تعلقہ دار بہراون - ولادت ۱۸۵۲ء خطاب راجہ موروثی ہے اور ۱۹ - دسمبر ۱۸۶۴ء کو گورنمنٹ ہند نے بھی موروثی تسلیم کیا ہے - آپ کا خاندان ڈونڈ یا کھیڑہ کے بیس لوگون کی ایک شاخ ہے جنکے مورث اعلیٰ رام چندر کی نسبت جو راجہ تلوک چند کی پانچوین پشت مین تھے روایت ہے کہ اُنھون نے گوڑ راجہ کے خاندان مین شادی کی اور ۱۵۵۶ء کے قریب پرگنہ گونڈوہ مین سکونت گزین ہوے - رام چندر کے تین بیٹے تھے - السکھ رائے - لکھم رائے - مینس جن مین سے ایک نے بنگل پور پر قبضہ کر لیا اور بلقب بنگالی مشہور ہوے - بہراون کے تعلقہ دار اُنھین کی نسل مین ہین - دوسری روایت یہ ہے کہ رام چندر نے اٹونجہ کے پنوار خاندان مین شادی کی اور راجہ تیج سنگھ کی ملازمت اختیار کی - مگر جب تنخواہ کے متعلق جھگڑا ہوا تو وہ اپنے وطن بسواڑہ کو چلے گئے جہانسے اُنھون نے فوج کشی کر کے گوڑ راجہ کو خارج البلد کیا - منجھ گانون پرگنہ سندیلہ مین اس خاندان کا آبائی مکان اور قلعہ تھا جہان سے اُس نے فتح سنگھ راجہ بہراون کو قتل کر کے بہراون مین سکونت اختیار کی - ۱۸۵۷ء مین راجہ مردن سنگھ نے مسٹر بکرس صاحب اور اُنکے خاندان اور دیگر مفرورین سیتاپور کو پناہ دی اور جبوقت لکھنؤ مین تسلط ہوا تو اُنھون نے تحصیل سندیلہ کا ہنگامہ فرو کرنے مین گورنمنٹ کو بہت بڑی قیمتی مدد دی جسکے صلہ مین ۱۸۵۹ء مین چار ہزار کا ایک خلعت اور ضبط شدہ ریاست متھولی کا ایک حصہ عطا ہوا - راجہ رندھیر سنگھ راجہ مردن سنگھ کے جانشین تھے جنکو آنریری مجسٹریٹی اور اسسٹنٹ کلکٹری اور دیوانی کے اختیارات حاصل تھے - اُنھون نے اواخر ماہ دسمبر ۱۸۸۹ء مین انتقال کیا - ۱۸۹۰ء مین آپ اُنکے قائم مقام ہوے - آپ کی ریاست اضلاع لکھنؤ - ہردوئی - اُناؤ و سیتاپور مین واقع ہے - مالگزاری پنیتیس ہزار - اور تعداد مواضع پینتالیس ہے پٹیات اسکے علاوہ ہین - سکونت بہراون ضلع ہردوئی -

ہین - ۹۷-۱۸۹۶ع مین جب ہردوار و کنکھل مین وبا پھیلی تو آپ نے نمایان خدمات انجام دیے جنکے صلہ مین یکم جنوری ۱۸۹۸ع کو خطاب راے بہادر عنایت ہوا - سکونت کنکھل ضلع سہارنپور -

بپن بہاری چکرورتی - بی - اے - راے بہادر - ولادت ۳۱ - اگست ۱۸۶۷ع - آپ ایک معزز بنگالی برہمن خاندان سے تعلق رکھتے ہین - آپ کے والد فقہ اور علم نجوم کے عالم اکمل تھے - آپ کی تعلیم ڈھاکہ کالج مین ہوئی تھی - اُسکے بعد آپ تھامسن سول انجنیرنگ کالج روڑکی مین داخل ہوے اور بعد کامیابی امتحان سرکاری ملازمت مین داخل ہوے - جب آپ راے بریلی مین ڈسٹرکٹ انجنیر تھے تو زمانۂ قحط ۹۷-۱۸۹۶ع مین آپ نے امدادی کام کو نہایت محنت - جانفشانی و مستعدی سے انجام دیا اور اُسکے صلہ مین آپکو یکم جنوری ۱۸۹۸ع کو خطاب راے بہادر عنایت ہوا - سکونت حال بنارس -

ہمیر سنگھ - راؤ - ولادت ۱۸۲۳ع - یہ خطاب موروثی ہے - آپ بندیلہ سردار ہین اور راجۂ بان پور کی شاخ خاندان سے تعلق رکھتے ہین جبکا علاقہ ۱۸۵۷ع کے غدر کے بعد ضبط ہوگیا - آپ کے فرزند اور جانشین نربھے سنگھ ہین جنکی عمر چھتیس برس کی ہے - سکونت بانپور - للت پور -

کرشن پرشاد سنگھ - راے - ولادت ۱۸۸۴ع - ۱۸ - فروری ۱۸۹۶ع کو آپ وارث ریاست ہوے - سکونت بھدری - پرتابگڈھ -

۱۸۶۴ء مین برٹش گورنمنٹ نے موروثی تسلیم کیا - لطف النسا بیگم آپکی دختر نیک اختر آپ کی جانشین ہین جو ۱۸۵۳ء مین پیدا ہوئین اور نواب ثریا جاہ کے ساتھ منسوب ہین - سکونت شاہ آباد ضلع ہردوئی -

درگا سنگھ - ٹھاکر - راے صاحب - یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو خطاب راے بہادر بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا - سکونت بارہ بنکی -

جواہر سنگھ - ٹھاکر - راے بہادر - ولادت ۵ - جنوری ۱۸۴۶ء - آپ گوتم ٹھاکر - پولیس انسپکٹر ہین - ۱۸۹۳ء کے فساد گاؤکشی کے زمانہ مین آپ نے اپنے فرائض منصبی نہایت خوبی سے انجام دیے - انھین خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ نے ۲۶ - مئی ۱۸۹۴ء کو راے بہادر کے خطاب سے سر بلند و ممتاز کیا - سکونت مقام گڑھوال -

دیا کرشن - راے - ولادت ۵ - دسمبر ۱۸۴۲ء - خطاب موروثی ہے - آپ راے ہینگن لال کائستھ سابق تحصیلدار دیرہ دون کے بیٹے ہین جن کو بغاوت ۱۸۵۷ء کی خیر خواہی کے صلہ مین جاگیر مرحمت ہوئی تھی - سکونت جونپور -

گوبند جس - لالہ - راے بہادر - ولادت ۱۷ - اکتوبر ۱۸۵۶ء - آپ کھتری ہین اور ضلع سہارنپور کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہین - آپ کے دادا لالہ ہیرا لال کنکھل اور ہردوار کے ایک متمول رئیس تھے - آپ کے بھائی لالہ گنگا پرشاد ضلع انبالہ مین خزانچی ہین اور بہت سے مقامات پر اُنکی لین دین کی کوٹھیان

ہوے جب دلیپ سنگھ نواح بدایون مین آئے اور علاقۂ کوٹ سالباہن پر قبضہ کرلیا۔ اُنکے دو بیٹے تھے راؤ سنگھ اور کرم سنگھ۔ آپ راؤ سنگھ کی اولاد مین ہین۔ یہ خطاب آپکے خاندان مین قدیمی وموروثی ہے۔ آپ کے والد کا نام بھوپ سنگھ تھا۔ آپ کے دادا نے بصلۂ خدمات زمانۂ غدر سند خوشنودی حاصل کی تھی۔ ۱۸۷۷ع مین اُنکو دربار قیصری دہلی کے موقع پر ایک اعزازی سند مرحمت ہوئی تھی۔ آپ کے والد کا ۲۔جنوری ۱۸۹۲ع کو انتقال ہوگیا۔ سکونت بداپون

امانت فاطمہ بیگم۔نواب۔ ولادت ۱۸۳۲ع۔ آپ نواب دوست علیخان تعلقہ دار باسط نگر کی بیوہ ہین۔ ۱۸۶۵ع مین جب دوست علیخان نے انتقال کیا تو نواب حسین علیخان مسند نشین ریاست ہوے۔ ۱۸۷۱ع مین اُنکی رحلت کے بعد بیگم صاحبہ خطاب وریاست دونون کی وارث قرار پائین۔ یہ خاندان نسلاً پٹھان ہے۔ نواب دلیر خان رئیس شاہ آباد کے تیسرے بیٹے دلدار خان اسکے مورث اعلیٰ تھے۔ اول الذکر نواب عہد اورنگ زیب مین ایک ممتاز افغان افسر تھے۔ جب پانڈے پنوار برہمنون نے خزانۂ شاہی کی ایک ارسال کو جو شیر آباد سے دہلی کو جارہی تھی لوٹ لیا تو اورنگ زیب نے دلیر خان کو اُنکی سرکوبی اور تادیب کے لیے روانہ کیا۔ شاہجہانپور پہونچکر اُنھون نے فوج جمع کی اور اُن تمام بدمعاشون کو جو لوٹ مین شریک تھے تہ تیغ کیا۔ اس نمایان خدمت کے صلہ مین اُن برہمنون کے تمام مفتوحات جو پرگنۂ شاہ آباد دوسرا مین تھے دربار دہلی نے بطور جاگیر دلیر خان کو عطا کیے اور خطاب نواب ومنصب ہفت ہزاری سے سرفراز وممتاز فرمایا۔ اُنھون نے قصبۂ شاہ آباد کی بنیاد ڈالی اور ایک رفیع الشان قلعہ بڑی ڈیوڑھی کے نام سے تعمیر کیا۔ نواب سعادت علیخان کے زمانہ مین اُنکی جاگیر پر مالگزاری مقرر ہوئی۔ نواب کا خطاب

پرنس آف ویلز ہاسپٹل بنارس کے افسر انچارج ہین - طبی خدمات کے جلدو مین آپ کو گورنمنٹ عالیہ سے ۳ - جون ۱۸۹۳ء کو راے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا - سکونت بنارس -

---

عبدالحق - شیخ - خان بہادر - ولادت ۴ - اپریل ۱۸۵۵ء - آپ کے خاندانکا قدیمی مسکن شاہجہان پور تھا مگر نصف صدی سے اس خاندان نے پیلی بھیت مین سکونت اختیار کی ہے - آپ کے والد شیخ امیر علی تحصیلداری کے عہدہ پر ممتاز تھے جنکو غدر ۱۸۵۷ء کی وفادارانہ خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے ارضی جائداد عطا کی - آپ کے بھائی شیخ رفعت علی شاہجہان پور کے تحصیلدار تھے اور دوسرے بھائی پیلی بھیت کے آنریری مجسٹریٹ تھے جنھون نے کچھ عرصہ ہوا انتقال کیا - آپکو قحط ۹۷-۱۸۹۶ء کی حسن کارگزاری کے صلہ مین گورنمنٹ انگریزی نے یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو خان بہادر کے خطاب سے ممتاز کیا - سکونت پیلی بھیت -

---

بندا پرشاد - لالہ - راے - ولادت ۸ - اگست ۱۸۳۷ء - آپ کائستھ ہین - راے کاشی داس قانونگوے سکندرہ ضلع الہ آباد کی اولاد مین ہین - شاہان اسلام کے زمانہ مین آپ کے خاندان مین بہت بڑی جاگیر تھی - آپنے غدر ۱۸۵۷ء مین نہایت عمدہ خدمات انجام دیے تھے - آپ محکمۂ پولیس مین عرصۂ دراز تک ملازم رہے اور نہایت تدین - ایمانداری وخوش لیاقتی سے کام کیا - ۳ - جون ۱۸۹۳ء کو خطاب راے آپ کو عطا ہوا - سکونت الہ آباد -

---

شیو راج سنگھ - راؤ - ولادت ۱۰ - اکتوبر ۱۸۹۰ء - تین سو برس

مین اوائل تسلط گورنمنٹ انگلشیہ کے دور مین افسر پرگنہ تھے - اُنکے انتقال کے بعد بھی اُنکے ورثا راجہ صاحب ٹیہری کی سرکار مین معزز خدمتون پر مامور رہے مگر راے پنڈت کُلانند بہادر نے انگریزی ملازمت اختیار کی اور جالون کے ڈسٹرکٹ سرویر مقرر ہوے - ۹۶-۱۸۹۵ع کی قحط سالی ملک بندیلکھنڈ کی خدمات کے جلد و مین یکم جنوری ۱۸۹۷ع کو گورنمنٹ نے راے بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا - سکونت گڑھوال -

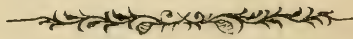
---

محمد مصطفیٰ - سید - خان بہادر - ولادت ۱۰ - مارچ ۱۸۶۲ع - آپ کے والد سید علی ناصر خان ۱۸۶۱ع مین ضلع غازی پور کے ڈپٹی کلکٹر اور ۱۸۷۶ع مین جونپور کے آنریری مجسٹریٹ تھے - دربار دہلی منعقدہ ۱۸۷۷ع مین گورنمنٹ نے اُنکی اعلیٰ خدمات کے اعتراف مین ایک سند عطا کی تھی - آپ کے چچا سید ناصر علیخان بہادر ذوالقدر کو غدر ۱۸۵۷ع کی خیرخواہی اور وفاداری کے جلدو مین گورنمنٹ نے جاگیر مرحمت کی تھی - آپ کو ۹۷-۱۸۹۶ع کی قحط سالی کے قابلانہ انتظام کے صلہ مین گورنمنٹ نے خان بہادر کے خطاب سے معزز کیا - آپ فی الحال ڈپٹی کلکٹر ہین سکونت جونپور -

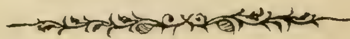
---

گنگا سنگھ - راے بہادر - ولادت اکتوبر ۱۸۴۹ع - آپ کا تعلق کھتری سکھ قوم سے ہے جو ابتدا ًٔ ضلع امرتسر کے ایک موضع مین سکونت پذیر تھی - دیوان وساکھا سنگھ جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دربار مین منصب دیوانی پر ممتاز تھے اسی خانوادہ سے تھے - اس خاندان کے اکثر ممبرون کو معافیان عطا ہوئی تھین جو سکھون کے عہد سلطنت تک برابر اُنکے قبضہ مین رہین لیکن راے بہادر کے والد کے انتقال کے بعد اُسپر جمع باندھ دی گئی - آپ درجۂ اول کے اسسٹنٹ سرجن ہین اور

نے آپ کے آبائی خطاب نوابی کا مستحق قرار دیا۔ آپ صبح کو روزانہ مطب کرتے
ہین جسکے ذریعہ سے صدہا مرضی شفایاب ہوتے ہین۔ میرٹھ کے ہر مذہب وملت
کے لوگون مین آپ کو ہردلعزیزی حاصل ہے۔ آپ کے ایک چھوٹے بھائی
اسلام اللہ خان ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولس اور دوسرے سیف اللہ خان ڈپٹی کلکٹر
ہین۔ سکونت میرٹھ۔



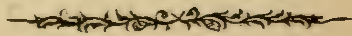
محمد حسین۔ مولوی حافظ۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۵۲ء۔ آپ الہ آباد
کے اہلسنت والجماعت کے سرغنہ تصور کیے جاتے ہین۔ آپ کے ایک بزرگ مولانا
محب اللہ جو شہنشاہ اورنگ زیب کے عہد مین وزارت عالیہ کے عہدہ پر ممتاز تھے۔
دہلی سے الہ آباد آئے اور تارک الدنیا ہوکر یہین گوشہ نشینی اختیار کی۔ شہنشاہ
دہلی اُنکا بہت بڑا اعزاز کرتے تھے اور اُنکے اور اُنکے ورثا کے لیے معافیان اور
جاگیرین عطا کی تھین مگر گورنمنٹ انگلشیہ نے اُسکے معاوضہ مین پولٹیکل پنشن جاری
کردی۔ آپ کے والد ملک متوسط مین دو ریاستون کے منیجر تھے اور آپ کے
اکثر اعزا برٹش گورنمنٹ اور نظام گورنمنٹ کے اعلیٰ عہدون پر مامور ہین۔ مولوی حافظ
محمد حسین نے ۱۸۹۷ء کو شدت طاعون کے زمانہ مین اپنے ہمقومون کے بیجا جوش
کے روکنے مین کافی مدد دی جسکے صلہ مین ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو خان بہادر کے
خطاب سے سرفراز کیے گئے۔ سکونت الہ آباد۔



گُلانند برتھوال۔ پنڈت۔ رائے بہادر۔ ولادت ۱۱۔ مارچ ۱۸۴۹ء۔
آپ برہمن ہین۔ آپ کے اسلاف راجہ صاحب ٹیہری (گڑھوال) کے دربار مین
معزز عہدون پر مامور رہے ہین۔ آپکے چچا پنڈت بھوانی شنکر برتھوال ریاست گڑھوال

لحاظ سے شہنشاہ عالمگیر نے خیر اندیش خان کے خطاب سے سرفراز اور منصب ششش ہزاری سے ممتاز کیا تھا۔ اُنکی اولاد مین نواب خیر اندیش خان ثانی کو بھی ہفت ہزاری منصب کا اعزاز حاصل تھا۔ آپکے اسلاف کرام مین نواب شاہباز خان بھی شہنشاہ اکبر کے عہد مین مناصب جلیلہ پر منصوب و مامور تھے۔ آپ نواب مبارک علی خان کے پوتے اور نواب احمد اللہ خان کے فرزند ہین جنھون نے اٹھائیس برس تک گورنمنٹ کے خدمات نہایت خوبی سے انجام دیے تھے۔ زمانۂ غدر ۱۸۵۷ء مین اُنکی پیشانی ایک گولی سے زخمی ہوئی اور ہر چند باغیون نے اُنکے ذاتی مال و متاع کو دو مرتبہ تاخت و تاراج کر ڈالا مگر پھر بھی اُنھون نے اپنے خدمات مفوضہ کے فرائض نہایت طمانیت قلب اور استقلال کے ساتھ ادا کیے۔ ملازمت سے کنارہ کش ہونے کے بعد وہ مینوسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈ میرٹھ کے وائس چیرمین منتخب ہوے اور گورنمنٹ سے آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات حاصل کیے اور انھین حسن خدمات کے صلہ مین ۲۹۔ فروری ۱۸۸۵ء کو گورنمنٹ انڈیا نے اُنکو نوابی کا ذاتی خطاب عنایت فرمایا تھا۔ اُنھون نے ۱۶۔ اپریل ۱۸۹۲ء کو انتقال کیا۔ نواب اسد اللہ خان بہادر علوم فارسی و عربی مین فارغ التحصیل ہوکر طب یونانی کیجانب متوجہ ہوے۔ اُسکی تکمیل کے بعد زبان انگریزی حاصل کی۔ آپ کو محکمۂ نمک کی سپرنٹنڈنٹی کی عمدہ خدمات کے جلدو مین ۲۔ جنوری ۱۸۸۸ء کو گورنمنٹ انگلشیہ نے خان بہادر کا خطاب مرحمت کیا۔ ۱۸۸۹ء مین آپ نے پنشن یاب ہوکر اپنے وطن میرٹھ مین سکونت اختیار کی جہان مثل اپنے والد کے آپ مینوسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈ میرٹھ کے وائس چیرمین اور آنریری مجسٹریٹ ہین۔ رفاہ عام کی سرگرم و عمدہ خدمات کی وجہ سے گورنمنٹ اور پبلک آپ کو محبت اور عزت کی نظر سے دیکھتی ہے چنانچہ آپکی خاندانی وجاہت اور ذاتی خدمات کے لحاظ سے یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو ایک سرکاری اعلان کے رُو سے آپکو گورنمنٹ

محمد باقر علیخان - مرزا - نواب - ولادت ۱۸۵۵ء - آپ کے مورث اعلیٰ خواجہ صفی نے جو شرفائے کشمیر سے تھے وارد فیض آباد ہو کے نواب آصف الدولہ نواب وزیر اودھ کی سرکار مین ملازمت اختیار کی - اُنکے فرزند منتظم الدولہ حکیم مرزا مہدی ۱۷۹۹ء سے ۱۸۱۹ء تک اضلاع محمدی وخیر آباد کے ناظم اور پھر ۱۸۳۰ء سے ۱۸۳۲ء تک نصیر الدین حیدر بادشاہ اودھ کے وزیر اعظم رہے - چکلہ داری کے زمانہ مین اُنھون نے اضلاع مذکور کو گلزار پُر بہار کی طرح آراستہ وپیراستہ کر دیا تھا اور بہت کثرت سے سڑکین تالاب نہرین اور مسافرخانے اور سرائین بنوائی تھین - اُنھون نے ۲۴ - دسمبر ۱۸۳۷ء کو انتقال کیا اور محلہ نہرا مین مدفون ہوے - اُن کا عالیشان مقبرہ ابتک لکھنؤ مین موجود ہے - اُنکے وسیع علاقہ کے ایک حصہ پر اُنکے بھتیجے منور الدولہ مرزا احمد علی قابض ہوے جو نصیر الدین حیدر اور محمد علی شاہ دو بادشاہون کے عہد مین منصب وزارت پر سرفراز اور نوابی کے خطاب سے ممتاز تھے - اُنکے بعد اُنکے فرزند نواب اشرف الدولہ امجد علیخان وارث ہوے - یہ بادشاہ موخر الوصف کے فوجی جرنیل تھے - ۱۸۵۷ء مین اُنکی وفات کے بعد اُنکے فرزند اکبر نواب مرزا محمد باقر علیخان اُنکی جاگیر کے مالک اور اُنکے جانشین ہوے - ۱۸۷۷ء مین گورنمنٹ برطانیہ نے اس خاندان کے آبائی خطاب نوابی کو موروثی تسلیم کیا - فہرست درباریان اودھ مین آپ کا نام نامی بھی مندرج ہے - آپ کا علاقہ کنوان کھیڑا ضلع سیتاپور مین واقع ہے - سکونت لکھنؤ -



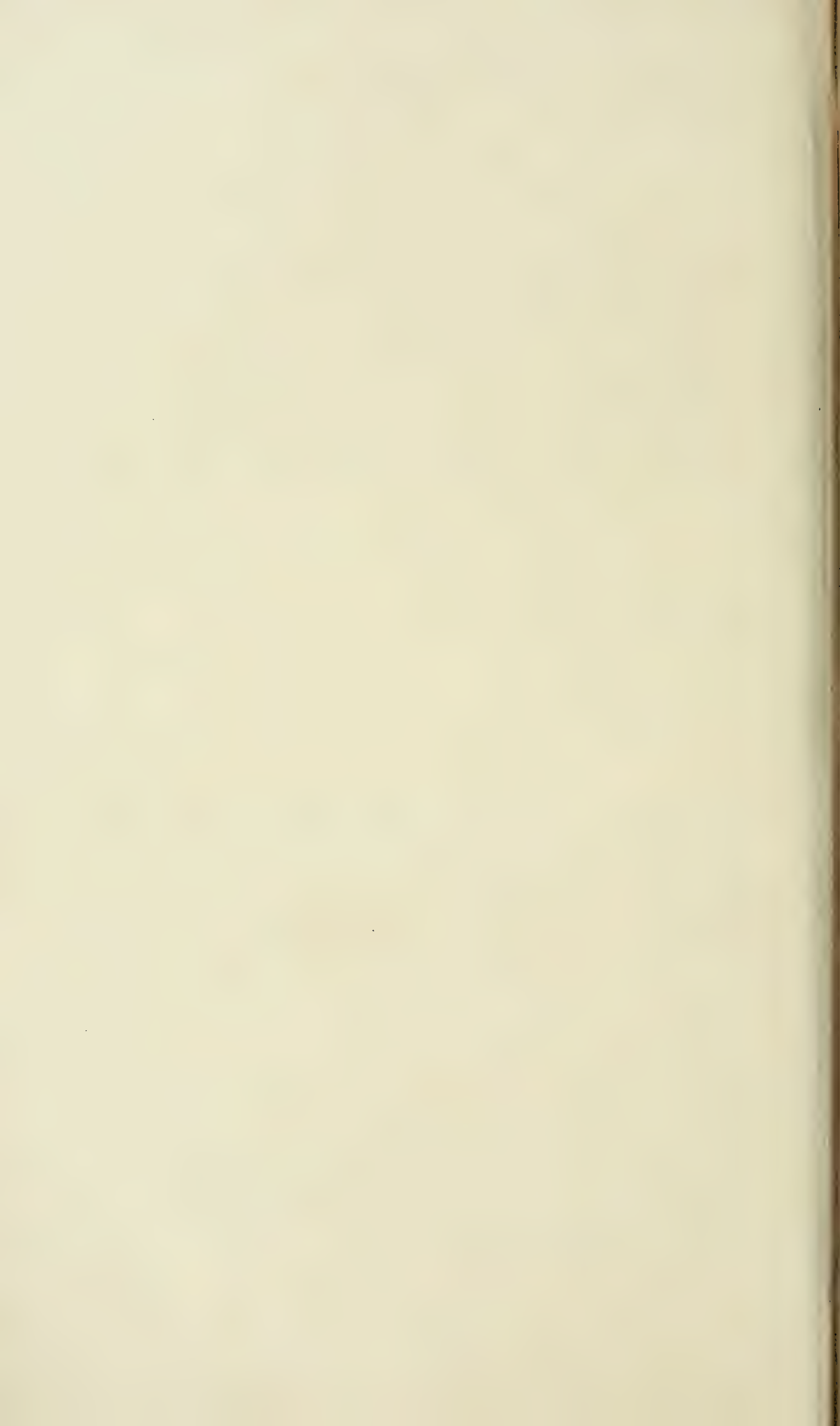
اسد اللہ خان - نواب - خان بہادر - ولادت ۲۶ - نومبر ۱۸۴۶ء - آپ کا سلسلۂ نسب نواب داد نخان گورنر پنجاب سے ملتا ہے - آپ کے بزرگون مین نواب محمد خان نہایت نامور رئیس گزرے ہین جنکو اُنکی خیر خواہانہ خدمات کے



نواب مرزا محمد باقر علی خان رئیس لکھنؤ



خان بہادر نواب اسد اللہ خان رئیس میرٹھ



اودت نرائن سنگھ - راجہ - ولادت ۱۸۵۵ء - اپنے عزیز راجہ جگت سنگھ کی وفات پر ۱۸۵۵ء مین نابالغی کے عالم مین آپ وارث ریاست ہوے - آپ گھبیل راجپوت اور راجہ باجی سنگھ کے فرزند ہین - بیان کیا جاتا ہے کہ اس خاندان کے دور کے ایک مورث بیاگر دیو تھے جو گجرات سے آکر ریوان مین آباد ہوے - قنوج کے راٹھور شہزادہ راجہ جے چند کے عہد مین بھون پرتاب ریوان سے آئے اور کولا پور واقع قنوج مین سکونت اختیار کی - یہ خاندان گرد و نواح کے موضعون مین پھیل گیا تھا تقریباً انیسوین صدی کے آخر مین دھرم داس تروا مین مقیم اور آباد ہوے - ان کے پوتے پرتاب سنگھ الماس علی خان گورنر اودھ کے مزاج مین دخیل ہو گئے اور اپنے اثر کو ترقی دی اور راؤ کا خطاب حاصل کیا - سومیر سنگھ خلف پرتاب سنگھ نے اپنے خاندان کو اعزاز کے اعلیٰ ترین درجہ پر پہونچایا شجاع الدولہ نواب وزیر اودھ کی سرکار مین اس خاندان کے لوگ مختلف مناصب پر مامور تھے کیونکہ راجہ پرتاب سنگھ نے محاربہ بکسر مین اُن کو مدد دی تھی اُن کو شہنشاہ دہلی شاہ عالم نے راجہ بہادر کا خطاب اور سہ ہزاری منصب کا اعزاز عطا کیا - سکونت تروا فرخ آباد -

---

امر پال سنگھ - راے - ۲۰ - اگست ۱۸۵۹ء کو راے کا خطاب آپ کو عطا کیا گیا - سکونت پرتابگڈھ -

---

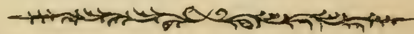
رام چرن داس - لالہ - راے بہادر - آپ الہ آباد کے خزانچی اور آنریری مجسٹریٹ ہین آپ ۲ - جنوری ۱۸۹۳ء کو بطور ذاتی اعزاز کے اس خطاب سے سرفراز کیے گئے - سکونت الہ آباد -

---

نادر بخت - مرزا - آخری شہنشاہ مغلیہ دہلی شاہ عالم کے ولی عہد پرنس مرزا جہاندار شاہ کی نسل مین ہین آپ کو خطاب مذکور ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا - آپ مرزا مظفر بخت کے بھائی ہین جو مرزا محمد سعید بخت کے برادر عمزاد ہین - یہ خاندان ۱۷۸۱ع سے سلطنت برطانیہ کے زیر محافظت نہایت اطمینان سے بنارس مین بسر کرتا آیا
آپ مرزا ظفر بخت کے فرزند ہین - سکونت بنارس -



سردار سنگھ - راجہ بہادر مقام کٹہرہ - ولادت ۱۸۵۹ع - آپ کو ۱۹ - مارچ ۱۸۸۱ع کو اُن کے عزیز راجہ سیناپت سنگھ راؤ صاحب کٹہرہ کے متبنیٰ اور وارث راجہ رن مست سنگھ کے قائم مقام ہونے کی حیثیت سے بطور ذاتی اعزاز کے خطاب مذکورۂ بالا عنایت ہوا آ راجہ صاحب بوندیلا راجپوتون کے بڑے خاندان سے تعلق رکھتے ہین اِس خاندان کے سردار ہز ہائنس مہاراجہ اُرچھہ ہین اور بندیلکھنڈ کے خاص جاگیردار زیادہ تر اس خاندان کے یادگار ہین - کٹہرا واقع جھانسی کے راؤ سیناپت نے غدر ۱۸۵۷ع مین گورنمنٹ کی نہایت قیمتی خدمات انجام دین جسکے جلدو مین خود اُنکو اور اُنکے بیٹے کو (خواہ حقیقی ہو یا متبنیٰ) راجہ بہادر کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر عطا کیا گیا - اور ایک قیمتی خلعت اور کچھ جاگیر بھی مرحمت کی گئی - اُنکے بعد اُن کے متبنیٰ بیٹے راجہ رن مست سنگھ جانشین ہوے - جب اُنھون نے انتقال کیا تو راجۂ حال مسند نشین ہوے جو چھمن سنگھ برادر راجہ سیناپت سنگھ بہادر کے فرزند ہین - سکونت - کٹہرا - جھانسی -



ادتیا رام - پنڈت بھٹاچارجی مہامہوپادھیا - ۲۲ - جون ۱۸۹۷ع کو آپ کو خطاب عطا ہوا - آپ میور سنٹرل کالج الہ آباد مین سنسکرت کے پروفیسر تھے - سکونت الہ آباد



سنہ ۱۸۸۶ع - سکونت الہ آباد -

رگھونندن پرشاد - منشی - راے بہادر - ولادت ۲۶ - دسمبر سنہ ۱۸۵۴ع
آپ سری واستو یہ دوسرے کائستھ ہین - آپکے آبا و اجداد ضلع بستی مین کسی پرگنہ کے عامل تھے - اتفاقاً شاہان اودھ اُن سے ناراض ہوے اور اُنکی جائداد ضبط ہو گئی یہان سے بھاگ کر وہ ریاست ریوان مین گئے اور وہان دیوان ہو گئے - آپکے جد امجد نے بنارس مین سکونت اختیار کی - آپکے والد راے بلدیو بخش گورنمنٹ انگلشیہ کی ملازمت مین عہدۂ ڈپٹی کلکٹری اور آپکے چچا منشی رام پرشاد عہدۂ تحصیلداری پر ممتاز تھے - آخر الذکر بزرگوار اب بنارس مین آنریری مجسٹریٹ ہین - منشی رگھونندن پرشاد صاحب عرصۂ دراز سے بنارس مینوسپل بورڈ کے وائس چیرمین اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے آنریری سکرٹیری کا کام نہایت مستعدی محنت و جانفشانی سے انجام دے رہے ہین آپنے مختص المقام تجویزات کی تکمیل مین جو افسران ضلع نے افادۂ عوام کی غرض سے کرنا چاہین حکام کو نہایت قیمتی مدد دی ہے اور اسکے صلہ مین آپکو راے بہادر کا خطاب ملا - علاوہ اس ذاتی و خاندانی وقعت و عزت کے جو آپ کو حاصل ہے آپ مع اپنے بھائی کے بہت بڑی زمینداری کے مالک ہین - سکونت بنارس -

مظفر بخت - مرزا - یہ خطاب ذاتی ہے جو آپ کو آخری خود مختار شہنشاہ دہلی شاہ عالم کے ولی عہد پرنس مرزا جہاندار شاہ کے پرپوتے ہونے کے امتیاز مین عطا کیا گیا - مرزا مظفر بخت مرزا محمد سعید بخت کے برادر عمزاد اور محمود جان کے بھائی نعیم ظفر بخت کے خلف اکبر ہین - سکونت - بنارس -

اُنکو موضع سپئی مین سکونت کی اجازت دی۔اُسوقت سے برابر اس خاندان کے لوگ راؤ کہلاتے ہین آپکے والد کا نام راؤ لال سنگھ تھا اُنھون نے ۱۸۔اکتوبر ۱۸۹۷ء کو انتقال کیا اُنکی وفات کے بعد یہ موروثی خطاب آپکو ملا۔آپکے وارث آپکے بھائی کنور دان سنگھ ہین جو آپ کے شاملات مین متوسط درجہ کی زمینداری کے مالک ہین سکونت سپئی ضلع کانپور۔

دھرم راج کنور۔رانی۔راجہ بازار و پرہٹ۔ولادت ۱۸۵۴ء۔آپ ۱۱۔اکتوبر ۱۸۷۳ء کو اپنے شوہر راجہ مہیش نرائن مقام راجہ بازار کی جانشین ہوئین۔یہ رگھوبنس راجپوتون کا خاندان ہے جسکے بانی کلیان گڈھ سنوائن سے آئے اور راجہ بازار مین علاقہ حاصل کیا۔دو یا تین صدی کا زمانہ ہوا جب ان کے گرد و نواح کے ہمسایہ راجاؤن نے تلک لگا کر انھین راجہ کے لقب سے ملقب کیا اگرچہ کوئی سند موجود نہین ہے لیکن خطاب اُسی زمانہ سے چلا آتا ہے۔راجہ مہیش نرائن ساتوین راجہ تھے۔یہ علاوہ راجہ بازار کے پرہٹ ضلع پرتابگڈھ واقع اودھ کے راجہ بھی تھے اور ان صوبجات کی انریری مجسٹریٹی کے اختیارات آپ کو حاصل تھے۔سکونت۔راجہ بازار۔گرواره ضلع جونپور۔ممالک متحدۂ آگرہ واودھ۔

رادھا موہن رائے۔ولادت ۱۸۵۸ء۔آپ کائستھ ہین۔آپکے دادا ایشری پرشاد کو نواب آصف الدولہ نے رائے کا خطاب عطا فرمایا تھا۔اُسوقت سے برابر یہ خطاب آپکے خاندان مین چلا آتا ہے آپ نے اپنی جائداد اپنے بیٹون مین تقسیم کردی تھی جو تقریباً سب رہن و بیع ہوگئی ہے۔آپکے دو فرزند ہین جنکے نام نامی یہ ہین۔دوارکا پرشاد اور ماتا پرشاد۔اول الذکر کی تاریخ ولادت ۲ستمبر ۱۸۸۲ء ہے اور آخر الذکر کی ۱۹۔جون

صوبہ کے حقوق کی نہایت سرگرمی سے حمایت کی - آپ کے تین صاحبزادے ہین - ایک لالہ سکھبیر سنگھ جو انگریزی فارسی وغیرہ سے بخوبی واقف ہین اور کاروبار ریاست کو انجام دیتے ہین انکی عمر چونتیس برس کی ہے - دوسرے سیٹھ لچھمی سروپ جنکی عمر تبیس ۳۲ سال کی ہے انھون نے یونیورسٹی سے خطاب بی اے کا حاصل کیا ہے اور بعہدۂ ڈپٹی کلکٹری ممتاز ہین اور تیسرے لالہ آنند سروپ ہین جنھون نے امتحان انٹرنس پاس کر لیا ہے اور آیندہ تعلیم پا رہے ہین انکی عمر اُنیس سال کی ہے - سکونت مظفر نگر -



دیبی سنگھ - راؤ - ولادت ۱۸۶۰ء - آپ اُس بندیلہ خاندان سے تعلق رکھتے ہین جو راجہ چندیری کی ایک شاخ ہے - اس امر کا علم نہین ہے کہ راؤ کا خطاب کب سے ہے - بھرت ساہ کے عہد حکومت مین جسکو چارسو سال کا عرصہ ہوا اس خاندان مین پہلے بہت بڑی جاگیر تھی لیکن انقلابات زمانہ اور تقسیم در تقسیم کی وجہ سے اب بہت کم رہگئی ہے - سکونت رجوڑہ ضلع للت پور -



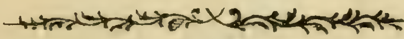
پتیم سنگھ - راؤ - ولادت ۳۰ - جنوری ۱۸۷۲ء - قوم ٹھاکر یہ خطاب موروثی ہے - آپ کے آبا و اجداد کو یہ خطاب راجہ گیان چند کی سرکار سے عطا ہوا تھا - اور اُسوقت سے برابر مانا گیا ہے - آپ کے ایک صاحبزادہ ہے جسکا نام پدما سنگھ ہے سکونت کانپور -



دھرم راج سنگھ - راؤ - ولادت ۱۸۷۴ء - راجہ شیو راج دیو سمت ۱۲۹۳ مین قنوج سے شیو راج پور ضلع کانپور مین اقامت گزین ہوے اور اُسکے قرب وجوار مین اُنھون نے اپنی حکومت قائم کی - اُنھون نے گھودیو کو خطاب راؤ عطا فرمایا - اور

دکھتی ہے۔ سنہ ۱۸۸۱ء مین آپ آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوے۔ سنہ ۱۸۹۲ء مین جب ترقی ہردوار کی تجویز گورنمنٹ مین پیش کرنیکے لیے ایک کمیٹی مقرر ہوئی تو اس کمیٹی کے کامون مین آپنے بہت بڑا حصہ لیا۔ سنہ ۱۸۹۳ء مین پیشگاہ گورنمنٹ عالیہ سے مسکرات کی تحقیقات کے لیے ایک کمیشن مقرر ہوئی تھی جس مین علاوہ چار یورپین ممبرونکے تین ہندوستانی ممبر تھے منجملہ اُنکے آپ گورنمنٹ کی جانب سے ممالک متحدہ آگرہ واودھ کے قائم مقام تھے آپ کی راے تھی کہ چرس اور گانجہ کا استعمال مضر ہے جبتک گورنمنٹ اسکی کاشت اور تجارت بند نکریگی استعمال کم نہوگا۔ چنانچہ اسبارہ مین آپنے جو اختلاف راے ظاہر کیا ہے وہ کمیشن کی رپورٹ مین موجود ہے سنہ ۱۸۹۶ء مین آپنے مظفرنگر مین زمیندارون کی ایک انجمن جاری کی جسکے آپ انریری سکرٹری ہین۔ اس مفید انجمن نے تاریخ اجرا سے ابتک بہت سی خدمات انجام دی ہین۔ تعلیم سے آپ کو خاص دلچسپی ہے۔ آپ آگرہ کالج۔ میرٹھ کالج اور ہندو کالج کے ٹرسٹی ہین۔ مذہبی تعلیم کو آپ نہایت ضروری سمجھتے ہین اور اس باب مین آپنے ایک کتاب موسومہ اسمرتی پرکاش تالیف کی ہے جس مین مختلف سمرتیون کا انتخاب درج کیا ہے۔ ملکی معاملات مین آپکا مذاق نہایت سلیم ہے۔ اکثر مسودات قانون کی نسبت آپنے وقتاً فوقتاً گورنمنٹ مین میموریل بھیجے ہین اور آپکی سفارشون پر اکثر لحاظ ہوا ہے۔ اور معاملات کی طرح سوشل امور مین بھی آپ خاص دلچسپی ظاہر کرتے ہین۔ بابو گنگا سرن مرحوم اور آپکی کوشش سے سنہ ۱۸۹۲ء مین ویش کانفرنس قائم ہوئی تھی۔ آپ چند مرتبہ اُسکے جلسون کے میر مجلس بھی رہ چکے ہین سنہ ۱۸۹۹ء مین گورنمنٹ عالیہ نے آپ کو راے بہادر کے خطاب سے ممتاز فرمایا اور سنہ ۱۹۰۰ء مین آپ حلقۂ لکھنؤ کے ڈسٹرکٹ بورڈون کی جانب سے بالاتفاق ان صوبجات کے لیجسلیٹو کونسل کے ممبر منتخب ہوے۔ اس حیثیت سے آپنے زمینداران

ڈیپوٹیشن مین منجملہ بیس آدمیون کے آپ بھی منتخب ہوے تھے۔ گورنمنٹ نے آپکے حسن خدمات کے صلہ مین ۳۔ جون ۱۸۹۳ء کو راے بہادر کے معزز خطاب سے آپ کو سرفراز کیا اور ۱۲۔ جون ۱۸۹۳ء کو آپ ممالک مغربی و شمالی و اودھ کے لیجسلیٹو کونسل کے ممبر منتخب ہوے اور آج تک برابر منتخب ہوتے آئے ہین۔ ۱۸۹۸ء مین آپکو آپ کی اعلیٰ خدمات قحط ۹۷-۱۸۹۶ء کے جلدو مین جناب ملکہ قیصرۂ ہند کی جانب سے اعزازی سرٹیفکٹ عطا کیا گیا اور جون ۱۹۰۰ء مین تبقریب سالگرہ جناب ملکہ معظمہ وکٹوریہ کا طلائی تمغہ عنایت ہوا۔ ۱۵۔ نومبر ۱۹۰۰ء کو سپریم وایسریگل کونسل کی ممبری کا اعزاز حاصل ہوا جس پر آپ اسوقت تک ممتاز ہین۔ آپ نے نفع خلائق کے لیے اجودھیا مین ایک اسپتال تعمیر کرایا جسکا بنیادی پتھر ۵۔ نومبر ۱۹۰۰ء کو آنریبل مسٹر جان ہوپر صاحب کمشنر فیض آباد نے رکھا اور ۱۲۔ اپریل ۱۹۰۲ء کو ہز آنر سر جیمیس ڈگس لاٹوش صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک متحدۂ آگرہ و اودھ نے اس کا افتتاح کیا۔ سکونت فیض آباد و لکھنؤ۔



نہال چند۔ انربیل۔ راے بہادر۔ ولادت ۱۸۴۶ء آپ مظفر نگر کے ایک بہت بڑے رئیس اور زمیندار ہین۔ ۱۸۵۷ء مین آپکے والد لالہ شیو نرائن اور چچا لالہ اودیرام کو خیرخواہی کے صلہ مین گورنمنٹ سے خلعت اور زمینداری عطا ہوئی۔ آپ مختلف السنہ مین معقول دستگاہ رکھتے ہین۔ آپ اکیس برس کی عمر سے اپنی زمینداری کے انتظام مین مصروف ہین۔ رفاہ عام کے کامون مین آپ کو ابتدا ہی سے دلچسپی ہے ۱۸۷۲ء عیسوی سے آپ ضلع کی مینونسپلٹی اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے ایک سرگرم اور ممتاز ممبر ہین۔ آپکے مزاج مین کمال آزادی اور حق پسندی ہے رعایا آپ کو اپنا ایک معتمد قائم مقام سمجھتی ہے۔ اور گورنمنٹ آپ کی بیش قیمت رایونکو وقعت کی نگاہ سے

سر پرام - آنریبل - بابو - ایم - اے - راے بہادر - تمغہ یافتہ قیصر ہند - ولادت سنہ ۱۸۵۱ع اِس خاندان کے مورث اعلی راجہ بلکرن داس شہنشاہ دہلی کی سرکار مین منصب جلیل پر فائز تھے جنھون نے اپنا وطن صوبۂ اودھ کو منتقل کیا اُنکے اخلاف مین منشی فقیر چند نواب سعادت علی خان نواب اودھ کے عہد حکومت مین خزانۂ شاہی کے دیوان تھے - اُنکے بعد اُنکے خلف اکبر دیوان روشن لال اُنکی جگہ پر مامور ہوے اور اُنکے فرزند اصغر بخشی بدری ناتھ فوج شاہی اودھ کے بخشی مقرر ہوے - موخر الذکر کے بیٹے منشی لچھمن پرشاد چکلہ داری کے عہدہ پر فائز ہوے - اور مقدم الذکر یعنے دیوان روشن لال کے انتقال کے بعد سنہ ۱۸۲۵ع مین دیوان اننت رام کو اُن کا منصب ملا جسکے فرائض وہ سنہ ۱۸۵۰ع تک حسن و خوبی سے انجام دیتے رہے - راجہ گنگا پرشاد اُنھین کے برادر اصغر تھے جنھون نے واجد علی شاہ آخری شاہ اودھ کی حیات تک کلکتہ مین اُنکے ہمراہ رفاقت کے ساتھ بسر کی - دیوان اننت رام کو ایام غدر کی خیرخواہانہ خدمات کے صلہ مین سنہ ۱۸۵۹ع کے دربار مین لارڈ کیننگ صاحب نے تعلقہ رسول پور ضلع فیض آباد اور ایک خلعت فاخرہ اور پانچہزار روپیہ نقد مرحمت فرمایا - سنہ ۱۸۶۲ع مین اُنکی وفات کے بعد اُنکے بیٹے دیوان میوہ لال وارث ہوے آنکے انتقال پر اُنکے فرزند راے سر پرام بہادر جانشین ہوے - آپنے پہلے فارسی پھر انگریزی شروع کی اور سنہ ۱۸۷۴ع مین - بی - اے - سنہ ۱۸۷۵ع مین زبان سنسکرت مین ایم - اے - سنہ ۱۸۷۶ع مین بی - ایل - اور سنہ ۱۸۷۷ع مین وکالت ہائی کورٹ کا امتحان پاس کیا اور ہر درجہ مین برابر انعام اور وظائف حاصل کرتے رہے - سنہ ۱۸۷۹ع مین گورنمنٹ نے آپکو ضلع گونڈہ کا اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر کیا مگر آپ نے اپنی آزادانہ مزاجی کی وجہ سے استعفا دیدیا - سنہ ۱۸۸۴ع مین آپ میونسپل بورڈ لکھنو کے ممبر اور سنہ ۱۸۸۹ع سے آج تک اُسکے وائس چیرمین منتخب ہوتے رہے - سنہ ۱۸۹۰ع مین ہز رائل ہائنس پرنس وکٹر کی تشریف آوری لکھنو کے موقع پر ممالک مغربی و شمالی و اودھ کی جانب سے ایڈریس پیش کرنے والے

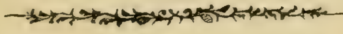


انریبل رائے بہادر بابو سری رام رئیس لکھنؤ



انریبل رائے بہادر لالہ نہالچند رئیس مظفرنگر

پشکر پال - راجو یا راجبر - ولادت ۱۸۶۳ء - خطاب موروثی ہے - آپ سورج بنسی راجپوت ہین - یہ خاندان راجگان کٹیوری کی چھوٹی شاخ مین ہے - لفظ "راجبر" لفظ "راجکمار" کا ہم معنی اور ہم پلہ ہے - کٹیوریون مین ولی عہدون کا یہ خاص لقب ہے - ان لوگون نے اپنی ریاست کمایون مین قائم کی تھی مگر بعد کو چندر راجون نے اُنکو سلطنت سے معزول و محروم کردیا - زمانہ سلف مین یہ خاندان جوشی مٹھ سے گڑھوال مین آیا - ابھے دیو سلسلۂ نسب مین سالواہن دیو کی اُنچاسوین پشت مین تھے - یہ پہلے شخص ہین جس نے کٹیوری قوت کے زوال کیوقت وادی کٹیوری کو خیرباد کہی - اُنھون نے اپنے لقب دیو کو پال سے بدل ڈالا کیونکہ یہ حکمرانان کٹیوری کی شاخ خاندان کے ساتھ منسوب و متعلق تھا - جب رُور چندر اسکوٹ پر قابض ہوا تو اُسنے اسکوٹ کے راجور کو اجازت دی کہ وہ چندر راجہ کی ماتحتی مین زمیندار کی حیثیت سے اپنی ارث و ملکیت قائم رکھین - موجودہ راجور اسکوٹ کو آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات بھی حاصل ہین - سکونت - اسکوٹ - کمایون -



رنجیت سنگھ - چودھری - راے بہادر - ولادت ۳۰ - جولائی ۱۸۶۵ء - آپ چوہان ٹھاکر ہین - آپکو چودھری گھاسی سنگھ شیرکوٹی نے متبنّی کیا تھا - چودھری صاحب موصوف کی ریاست ضلع بجنور مین سب سے زیادہ قدیم اور سب سے وسیع اور بڑی ہے - خطاب راے بہادر آپ کو آپکی وفاداری - فیاضی نفع رسانی خلائق اور اُن خدمات کے صلہ مین جو آپ نے بطور وائس چیرمین دھرم پور میونسپل بورڈ کے انجام دیے ۳۱ - دسمبر ۱۸۹۰ء کو عطا ہوا - آپکی ریاست مین علاوہ متفرق املاک کے مسلّم دیہات کی تعداد ایکسو چونتیس ہے اور مالگزاری سرکار اسّی ہزار کے قریب ہے - سکونت شیرکوٹ ضلع بجنور -

حاصل کیا - سکونت سواسا - بنواری - ہمیر پور -

بشوناتھ سنگھ - راؤ - آپ ۱۵ ستمبر ۱۸۶۳ع کو پیدا ہوے اور یکم اکتوبر ۱۸۸۹ع کو وارث ریاست ہوے - خطاب خاندانی ہے - مشہور ہے کہ ابتدا مین یہ خطاب راؤ بشوناتھ کے والد رگھبر سنگھ کو راجہ گیان چند نے دیا تھا - سکونت کانپور -

ڈال سنگھ - راؤ - ولادت ۱۸۶۲ع - آپ ۱۸۸۲ع مین اپنے والد راؤ بہت سنگھ کے انتقال کے بعد اُنکے جانشین ہوے - خطاب خاندانی ہے - آپکا تعلق کٹھریا راجپوتون سے ہے جو اپنے تئین راؤ ہری سنگھ کا جانشین بتاتے ہین جو گولا رائے پور واقع دریاے کھنوت مین سولھوین صدی مین آکر آباد ہوے تھے - شہنشاہ دہلی شاہجہان کے فرمان مجریہ ۱۶۴۵ع کے ذریعہ سے راؤ ہری سنگھ کے وارث بکرم سنگھ کو گولا کی زمینداری حاصل ہوئی اسکے بعد یہ خاندان ناہل کو منتقل ہوا - یہ خاندان سترھوین اور اٹھارھوین صدی کے مابین پٹھانون کے ساتھ بہت سی لڑائیان لڑا - انھین محاربات مین سے ایک جنگ مین راؤ گوپال سنگھ کٹھریا ٹھاکر مقام ناہل مین اثناے کارزار مین مارے گئے - انھون نے اپنے اعقاب مین ایک بیوہ اور دو خردسال اطفال کو چھوڑا - راؤ حال کے والد راؤ جیت سنگھ نے غدر ۱۸۵۷ع مین عمدہ خدمات انجام دیے اور قصبۂ پوایان کی محافظت اُسوقت کی جب مولوی احمد اللہ شاہ نے ۱۸۵۷ع مین اُسکا محاصرہ کیا تھا اور اُنھون نے برٹش افواج کے لیے سامان رسد بھی بہم پہونچایا - راؤ ڈال سنگھ کے تین بیٹے بچو سنگھ - جگن ناتھ سنگھ اور سردان سنگھ ہین - سکونت ناہل - شاہجہان پور -

آپکو یکم جنوری سنہ ۱۹۰۹ء کو راے صاحب کا خطاب مرحمت ہوا - سکونت مظفر نگر -



پرتاب سنگھ - راے - ولادت ۱۰ ستمبر سنہ ۱۸۶۶ء - آپ اپنے والد راے ڈال چند کے انتقال کے بعد ۹ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۷ء کو وارث وجانشین ہوے - یہ خطاب موروثی ہے - آپ کا تعلق اُس قدیم جاٹ خاندان سے ہے جو سولھوین صدی کے وسط مین جھنیڈ سے آئے تھے - اس خاندان کی ایک شاخ کے افسر سمّے گھیدارتھ نے دریاے گنگ کے ساحل پر قصبۂ ناگل کی بنا ڈالی اور شہزادۂ سلیم اور اُنکے بعد شہنشاہ جہانگیر کے الطاف خسروانہ کی وجہ سے دربار دہلی مین رسوخ حاصل ہوا اور ایک خلعت فاخرہ - راے کا خطاب اور ناگل اور برہم پورہ کے مابین ایک علاقہ مرحمت ہوا - آپکے پردادا راجہ تاپ راج سنگھ بڑے ذی اثر شخص تھے - سکونت ساہن پور - بجنور -



امان سنگھ - راؤ - ولادت ۱۴ - اگست سنہ ۱۸۷۶ء - خطاب مذکور موروثی ہے - خاندانی روایات مین بیان ہے کہ راجہ چھترسال نے اپنی بیٹی کے جہیز مین اپنے داماد سوبھا سنگھ پنوار کو موضع سلیا اور راؤ کا خطاب عطا کیا تھا جس پر یہ خاندان اسوقت تک قابض و متصرف ہے - آپ کے دادا راؤ نول سنگھ تھے - سکونت ہمیرپور -



پنچم سنگھ - راؤ - ولادت ۳۱ - مئی سنہ ۱۸۶۰ء - خطاب مذکور موروثی ہے - آپ بندیلہ راجپوت ہین جو پرتاب جیو کی نسل سے ہے جنھون نے موضع سواسا کی بنیاد ڈالی اور راجہ جگت راج مقام جیت پور سے موضع مذکور اور راؤ کا خطاب

جو ۱۸۶۸ء مین پیدا ہوے تھے - سکونت جھانسی -

پہاڑ سنگھ - راؤ - ولادت ۱۸۶۷ء - آپکا تعلق مشہور بندیلہ راجپوت خاندان سے ہے جسکے نام سے بندیلکھنڈ نے شہرت پائی ہے - آپکا سلسلۂ قرابت راجہ کٹہرا ضلع جھانسی سے ملتا ہے - آپ کے والد کا نام راؤ بخت بلی تھا - راؤ کا خطاب موروثی وخاندانی ہے - آپ اپنے والد کے جانشین ہین اور آپکی ریاست مین کئی مواضع شامل ہین - سکونت ترہت ضلع للت پور -

ہری کرشنا پنت - پنڈت - راے صاحب - ولادت ۳۰ - جون ۱۸۵۹ء آپ قوم برہمن اور پاراسر نیت کے قدیم خاندان سے تعلق رکھتے ہین - راجگان چند سنگوئی کے زمانہ مین اس خاندان کے لوگ اعلیٰ عہدون پر ممتاز تھے - یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو قحط ۱۸۹۷-۹۶ء کے امدادی کامون کے انتظام واہتمام کے صلہ مین آپکو راے صاحب کا خطاب مرحمت ہوا - سکونت الموڑہ -

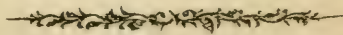
جوگل کشور - راے صاحب - ولادت ۱۳ - اپریل ۱۸۵۷ء - اسلامی حکومت کے زمانہ مین آپ کے مورث اعلیٰ پرگنہ گھرا ضلع مظفر نگر مین قانونگو تھے - آپ کے جدامجد لالہ ہنچل سنگھ جی سہارنپور کے محافظ دفتر وناظر تھے - آپ کے والد لالہ بھوانی پرشاد ضلع مذکور مین نائب تحصیلدار رہے اور پنشن پانے کے بعد تحصیل نکور کے سب رجسٹرار مقرر ہوے - آپ کے چھوٹے بھائی بابو کیوال کرشن بی - اے - ڈپٹی کلکٹر ہین - آپ ڈسٹرکٹ سرویر ہین - ضلع ہردوئی مین قحط کے امدادی کام کے مہتمم تھے اور اُس موقع پر آپ نے جو کارگزاریان کی تھین اُنکے صلہ مین

کے حسن مساعی کے صلہ مین اودھ کے دربار عام مین گورنمنٹ نے ایک خلعت عطا کیا تھا - آپ کے اکثر اعزا گورنمنٹ برطانیہ کے معزز عہدون پر مامور ہین - آپ کے برادر اصغر منصف ہین - آپ نے سنہ ۱۸۶۷ع مین درجہ ادنیٰ کا امتحان وکالت پاس کیا اور سنہ ۱۸۶۹ع مین نائب تحصیلدار مقرر ہوے - سنہ ۱۸۷۰ع مین ہائیکورٹ کی مسلخوانی کے لیے منتخب ہوے - سنہ ۱۸۷۳ع مین ہائیکورٹ کی وکالت کے امتحان مین کامیاب ہوکر وکالت شروع کی - سنہ ۱۸۸۰ع مین قائم مقام منصف درجۂ سوم - سنہ ۱۸۸۱ع مین مستقل منصف درجۂ دوم اور سنہ ۱۸۸۷ع مین منصف درجۂ اول ہوے - سنہ ۱۸۸۸ع مین سب ججی کے عہدہ پر ترقی کی - سنہ ۱۸۹۲ع مین جج عدالت خفیفہ درجۂ اول اور اسی سال سشن ججی کے لیے منتخب ہوے اور ممالک متحدۂ آگرہ واودھ کے مختلف شہرون مین قائم مقامی کرتے اور ایکہزار اور بارہ سو کا مشاہرہ پاتے رہے - ۲۱ - مئی سنہ ۱۸۹۸ع کو اپنی حسن خدمات اور دیرینہ ملازمت کے صلہ مین گورنمنٹ نے خان بہادر کا خطاب عطا فرمایا - اسی زمانہ مین الہ آباد یونیورسٹی کے فیلو اور اکثر ممتحن مقرر ہوتے رہے - فی الحال دوسال سے آپ سویلینون کے اردو امتحان کے ممتحن ہین - آپ کے فرزند سید عشرت حسین جو شیخ احمد حسین خان بہادر تعلقہ دار پریانوان کے داماد ہین سنہ [illegible]ع سے کیمبرج کالج مین تعلیم پا رہے ہین - سکونت الہ آباد -



لچھمن سنگھ - راؤ - ولادت ۱۹ - اپریل سنہ ۱۸۶۲ع - آپ بندیلہ ٹھاکر ہین اور بھارت چند کی نسل مین ہین جو راجہ لکھان والی اُرچھہ کے پوتے تھے - مہاراجہ چنا نے آپ کے پردادا کو راؤ کا خطاب دیا تھا - ارجن سنگھ آپ کے دادا کا نام ہے - اُنھون نے غدر سنہ ۱۸۵۷ع کے آخر مین تحصیل گروٹھا کی بدنظمی دور کرنے مین بہت بڑی مدد دی تھی - راؤ کا خطاب قدیمی وموروثی ہے - آپکے فرزند نھے راجہ ہین

اُنیس سال کی عمر مین یکم اگست ۱۸۶۹ء کو محکمہ پولس مین بھرتی ہوے - دو تین برس بعد مہتمم اسٹیشن ہوگئے - ۱۸۸۰ء مین ضلع میرٹھ کے بدمعاشون کی سرکوبی کے لیے آپ کا انتخاب ہوا اور ۱۸۸۹ء مین اس حسن کارگزاری کے صلہ مین آپکو عہدۂ انسپکٹری پر ترقی دی گئی - آپنے ضلع میرٹھ کے مشہور ڈاکو جھنڈا کو گرفتار کیا - پھر ضلع علیگڈھ کے بدمعاش شیر سنگھ کی جماعت کو متفرق اور اسیر کیا - اسکے بعد منگل سنگھ کے مسلح گروہ کو موضع آبو پور علاقہ مراد نگر مین گرفتار کر کے ناموری حاصل کی - اس مقابلہ مین گو ایک چوکیدار مقتول اور سترہ سپاہی مجروح ہوے مگر آپ نے اپنی شجاعت اور دلیری سے مکان کے اندر گھسکر قزاقون کو مع اسلحہ گرفتار کیا - اسکے جلدو مین آپکو معتدبہ رقم انعام و ترقی عہدہ کے علاوہ نومبر ۱۸۹۳ء کے دربار دہلی مین گورنمنٹ نے اعزازی شمشیر بھی عطا کی - ۱۸۹۴ء مین انسداد کثرت جرائم کی غرض سے نینی تال مین اور پھر بریلی مین تعینات کیے گئے جہان کامیابی کے ساتھ آپ نے مسلح ڈاکو گرفتار کیے - اسکے جلدو مین ۱۸۹۷ء مین گورنمنٹ نے راے بہادر کے خطاب سے سرفراز فرمایا - فی الحال آپ لکھنؤ مین درجۂ اول کے انسپکٹر اور کوتوال ہین - جنوری ۱۹۰۳ء کے دربار دہلی کی شرکت کے لیے ہندوستانی افسران صوبہ مین سے آپکا انتخاب ہوا ہے - سکونت مراد آباد -



اکبر حسین - سید رضوی - خان بہادر - ولادت ۱۶ - نومبر ۱۸۴۶ء - آپ کا سلسلۂ نسب امام ہشتم حضرت امام رضاؑ سے ملتا ہے - آپ کے مورث اعلیٰ ۵۸۲ھ یعنی شہاب الدین محمد غوری کے عہد مین وارد ہندوستان ہوے - آپ کے دادا سید محمد زمان فوج بنگال مین ایک افسر تھے - اسکی حسن خدمات کے جلدو مین اُن کو نشیبی بنگال مین معافی عطا ہوئی اور وہین اُنھون نے توطن اختیار کیا - آپ کے چچا سید وارث علی الہ آباد مین تحصیلدار اور ڈپٹی مجسٹریٹ تھے جنکو ایک باغی کی گرفتاری

انگلشیہ نے موروثی تسلیم کیا - راے لچھمی نرائن کے بیٹے راے بینی رام الہ آباد چلے گئے اور وہین مواضع وغیرہ خرید کیے - زمانۂ غدر مین اُنکے ایک جانشین راے بلدیو نرائن عرف چھوٹو لال نے گورنمنٹ کی امداد کی - اسکے صلہ مین ۲۰ - جون ۱۸۵۸ء - ۱۳ - جولائی ۱۸۵۸ء اور ۱۵ - اکتوبر ۱۸۵۸ء کو آپکو خوشنودی مزاج اور آپکی وفاداری کے اظہار مین اسناد مرحمت ہوے - اُنکے بعد اُنکے پوتے راے کیشری نرائن خلف راے گوکل نرائن جانشین ہوے اور ۱۰ - اکتوبر ۱۸۸۰ء کو درباریون مین آپکا نام داخل کیا گیا - آپکی خاندانی وقعت اور ذاتی لیاقت کے لحاظ سے آپ ۱۶ - جولائی ۱۸۸۹ء کو اسسٹنٹ اوپیم ایجنٹی کے عہدہ پر سرفراز کیے گئے اور فی الحال آپ ضلع فتحپور مین اس عہدہ پر مامور ہین - آپ کے اور دو بھائی امور زمینداری اور انتظام خانہ داری مین مصروف رہتے ہین - آپ کے خلف اکبر اور جانشین لالہ ہنونت نرائن ہین - سکونت الہ آباد -



دوارکا سنگھ - پنڈت مسر - راے بہادر - آپکی ولادت یکم ستمبر ۱۸۵۰ء کو مرادآباد مین واقع ہوئی - آپ کے آبا و اجداد کا موطن اصلی ٹوہانہ ضلع جالندھر ہے - آپ کے مورث اعلیٰ مسر جگدت سنگھ سلاطین مغلیہ کے عہد مین مناصب جلیلہ پر ممتاز تھے - زمانۂ غدر کے بعد اُنکو اپنی سکونت امروہہ ضلع مرادآباد مین منتقل کرنا پڑی - اسکے بعد مسٹر ولسن صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ ضلع مرادآباد کی راے سے مرادآباد مین چلے آئے جہان کچھ اراضی جائداد بھی خرید کی - اُنکے انتقال کے بعد زمینداری کے متعلق کچھ نزاع واقع ہوئی - آپ کے والد اپنی نیک نفسی سے اُس سے دست بردار ہوگئے اور بازار امروہہ دروازہ مین بکثرت دُکانین تعمیر کرائین جسکی آمدنی اب بھی بسر اوقات کے لیے کافی ہے - آپ کے ایک عزیز مسر گھاسا سنگھ انسپکٹر مرادآباد تھے - آپ

حسین بخش - شیخ - خانصاحب - آپ نے گورنمنٹ انڈیا کے محکمۂ پیمائش مین ملازمت شروع کی - یکم اپریل ۱۸۸۲ء سے ۳۱ - اکتوبر ۱۸۸۵ء تک برہما مین مساحت کا کام انجام دیا - ایرانی بلوچی سرحدی کمیشن کے ساتھ پندرھوین پیمایشی جماعت مین رہے اور اُسکے بعد آپ ماتحت سرویر مقرر ہوے اور مہم میران زئی پر بھیجے گئے - اسکے بعد سرویر ہوکر وزیرستان کی فوجکشی دانا مین آپنے عمدہ مددی جسکے صلہ مین ۱۸۹۶ء مین آپکو سو روپیہ کا ایک خلعت اور سند حسن خدمات عطا ہوئی - اسی سال آپ نے جنوبی وزیرستان کے پہاڑی ملک بھٹانی واقع سرحدون کا پیمایشی کام نہایت خوبی سے انجام دیا جسکی تعریف مسٹر ننگ ہسبینڈ نے خصوصیت کے ساتھ کی - آپکی مذکورہ جانکاہانہ خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو خانصاحب کے خطاب سے آپکو معزز و مفتخر کیا - ۷ جنوری ۱۸۹۸ء سے ۱۱ فروری ۱۸۹۹ء تک آپ سروے ٹرننگ اسکول کے قائم مقام انسٹرکٹر رہے - آپکی قیمتی خدمات کی تحریری تعریف ہر موقع پر آپ کے افسرون نے کی ہے جو بطور اسناد حسن کارگزاری آپ کے پاس موجود ہین - سکونت دیرہ دون -



کیشری نرائن - راے - ولادت ۴ - نومبر ۱۸۶۷ء - آپ کے اسلاف کرام امین آباد صوبۂ پنجاب کے قدیمی باشندہ ہین جو کھتری کھکران کی شاخ مین چڈھا رسمی والے مشہور ہین - نادر شاہ کے حملہ پنجاب کے وقت آپ کے مورث اعلیٰ لالہ گرسہاے ل وارد دہلی ہوے جہان دربار سلطنت مغلیہ مین داروغگی اصطبل کے منصب ممتاز ہوے پھر وہانسے نواب صفدر جنگ کے ساتھ اودھ مین آئے جہان اُنکے فرزند لالہ لچھمی نرائن داروغۂ محلات شاہی اور راے کے موروثی خطاب سے معزز و ممتاز ہوے جسبے اس خاندان کی قدامت اور حسن خدمات غدر کے لحاظ سے گورنمنٹ



خان صاحب شیخ حسین بخش رئیس لندھورہ



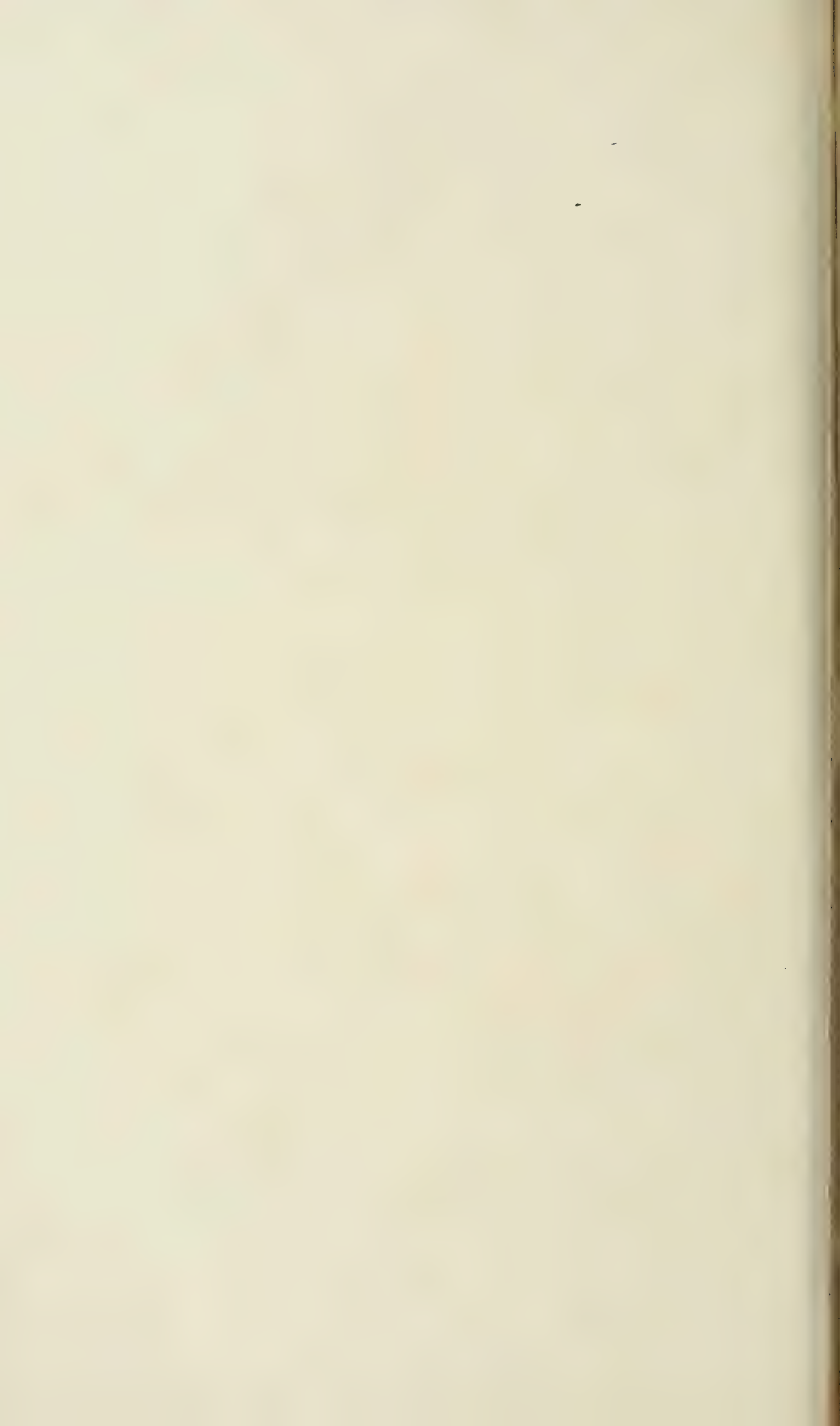
رائے کیشری نراین رئیس الہ آبا



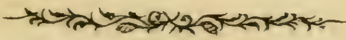
رائے بہادر پنڈت دوارکا سنگھ سر کوتوال لکھنؤ



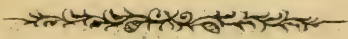
خان بہادر سید اکبر حسین رئیس الہ آباد



عبدالغفور - مولوی - خان بہادر - ولادت یکم اکتوبر سنہ ۱۸۴۷ع آپ کے جدامجد شیخ محمد فریدالدین نے موضع فریدپور آباد کیا تھا شیخ قادربخش آپ کے بھائی ریاست بھرتپور مین تحصیلدار تھے - ۱۱ - مئی سنہ ۱۸۹۷ع کو دربار آگرہ مین آپکو اُن عمدہ خدمات کے جلدو مین جو آپ نے محکمۂ پولیس مین انجام دی تھین ایک مندیل اور ایک نقرئی باندان عطا ہوا تھا اور انسپکٹر جنرل پولیس نے آپ کی اُس کارگزاری کے صلہ مین جو زراعتی نمائش آگرہ کے موقع پر فروری سنہ ۱۸۶۷ع مین آپ سے ظہور مین آئی تھی آپ کو ایک نقرئی تمغہ عنایت فرمایا - اور قحط سنہ ۹۷-۱۸۹۶ع کی خدمات کے صلہ مین یکم جنوری سنہ ۱۸۹۸ع کو خطاب خان بہادر عطا ہوا - آپ الہ آباد کے ڈپٹی کلکٹر رہ چکے ہین اور فی الحال ریاست رامپور مین مدارالمہام ہین - سکونت الہ آباد -



جواہرلال در - پنڈت - راے بہادر - ولادت ۱۴ - نومبر سنہ ۱۸۵۶ع - آپ کشمیری برہمن ہین - آپکے آبا و اجداد سنہ ۱۷۳۳ع مین کشمیر سے آئے تھے - اُنمین ایک صاحب پنڈت جے گوپال نامے نواب میر باقر علی خان خلف نواب سلیمان بیگ خان کی سرکار مین دیوان تھے - آپ کے دادا سنہ ۱۸۱۵ع مین بنارس پاٹشالہ مین ہیڈ منشی تھے اُسکے بعد وہ وکیل چیف کورٹ ہوگئے - آپکے والد پنڈت کنہیالال در پنشن یافتہ ڈپٹی کلکٹر ہین - آپ بھی ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر ممتاز ہین اور اُس کارگزاری کے صلہ مین جو آپنے بحیثیت ڈپٹی کلکٹر زمانہ قحط مین کی آپ کو یکم جنوری سنہ ۱۸۹۸ عیسوی کو بطور اعزاز ذاتی راے بہادر کا خطاب عطا ہوا - سکونت کانپور -



زاہد حسین - سید - خان بہادر - آپکو بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری سنہ ۱۸۹۰ع کو خطاب مذکور مرحمت ہوا - سکونت الہ آباد -

آپکو آپکی اُن عمدہ خدمات کے صلہ مین جو آپنے بحیثیت تحصیلدار انجام دین ۲۱- دسمبر ۱۸۹۸ء کو خطاب خان بہادر مرحمت ہوا - سکونت شاہجہانپور -

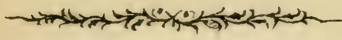
---

ابراہیم علی - سید - خان بہادر - ولادت یکم جنوری ۱۸۳۶ء آپ کے بزرگون مین چند حضرات ریاست الور مین ملازم تھے - آپ کے والد بزرگوار سید امیر علی ضلع سیالکوٹ مین پولیس انسپکٹر تھے اور پنجاب مین تحصیلداری کے عہدہ پر مامور تھے یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو اُن قیمتی خدمات کے صلہ مین جو آپنے بحیثیت اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے ملک پنجاب مین انجام دین بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو خان بہادر کا خطاب عطا ہوا - سکونت بنت ضلع مظفرنگر -

---

روح اللہ خان - حاجی - حافظ - خان بہادر - ولادت ۱۸۴۲ء آپکے آبا و اجداد شاہان اسلام کے زمانہ مین اعلیٰ و معزز عہدونپر ممتاز تھے - آپکے آبا و اجداد مین ایک صاحب نواب خیر اندیش خان نامے اورنگ زیب کے عہد مین قلعۂ اٹاوہ کے فوجدار تھے - آپکے والد حاجی محمد ممتاز علی خان تحصیلدار تھے - آپکے بڑے بھائی محمد صدیق خان مرحوم گورنمنٹ نظام مین ایک عہدۂ جلیلہ پر ممتاز تھے آپکے برادر اصغر تحصیلدار ہین - آپکا خاندان اٹاوہ مین نہایت باا ثر ہے آپ کو اُس بیش قیمت امداد کے جلدو مین جو آپ نے افسران سرکاری کو وقتاً فوقتاً بالخصوص زمانۂ قحط ۱۸۹۷ء مین دی و نیز بصلہ اُن کارہاے نمایان کے جو آپنے بطور آنریری مجسٹریٹ کے انجام دیے اور بنظر اُس سرگرمی کے جو آپ کو مسلمانان ضلع اٹاوہ پر حاصل ہے یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو گورنمنٹ ہند سے بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کا خطاب عطا ہوا آپکے قبضۂ مالکانہ مین بہت سے مواضع بھی ہین - سکونت اٹاوہ -

ہین اور کالج کے تاریخی واقعات مین آپ کی مساعی جمیلہ کا اکثر ذکر مرقوم ہے - آپ
کلکتہ یونیورسٹی کے فیلو بھی ہین - آپ کے بڑے صاحبزادے محمد حمید اللہ خان نے
کیمبرج یونیورسٹی سے بی اے اور نکلسن ان سے بیرسٹری کا امتحان پاس کیا ہے
اور فی الحال ہائی کورٹ حیدرآباد کے پیونی جج ہین - سکونت - دہلی -



ثابت علی - سید سردار بہادر - ولادت جولائی سنہ ۱۸۳۶ع - آپ سنہ ۱۸۵۴ع
مین داخل سلسلۂ ملازمت سرکاری ہوے اُسوقت سے برابر ترقی ہوتی رہی - فارس پنجاب
و قندھار کے مجادلون مین آپ شریک تھے - آپ کی اُن فوجی خدمات کے جلدو مین
جو آپنے مختلف مواقع پر انجام دین آپ کو درجۂ دوم کا تمغہ عطا ہوا - اُسکے بعد ۳ فروری
سنہ ۱۸۹۹ع کو خطاب سردار بہادر سے مفخر و ممتاز ہوے - آپنے عہدۂ رسالداری میجری
پر زمانۂ دراز تک کام کیا ہے - سکونت الہ آباد -



مسعود حسن خان - منشی - خان بہادر - ولادت سنہ ۱۸۴۳ع - آپ کے
پاس بہت بڑی زمینداری ہے جسکی مالگزاری ساڑھے پانچ ہزار کے قریب ہے
شاہجہان شہنشاہ دہلی کے عہد معدلت مین آپکا خاندان افغانستان سے شاہجہانپور
مین آیا - اور وہان اُسکو دربار مغلیہ سے معافی عطا ہوئی - ایام غدر مین احمد اللہ شاہ نے
آپکے چچا اور چچازاد بھائی کو مع چند دیگر یورپین افسرون کے قید کیا تھا - آپ کے دادا
محمد محسن خان اور چچا محمد حسین خان مناصب سب ججی پر ممتاز تھے - اور آپ کے والد
محمد حامد حسن خان اور چچا احمد حسن خان ڈپٹی کلکٹر تھے - آپ کے دو چچازاد بھائی
ڈپٹی کلکٹر ہین - آپ کے بھائی محمد محمود حسن خان صاحب کو خطاب خان بہادر عطا ہوا
ہے آپکے ایک چچازاد بھائی حاجی ابرار حسن خان کو بھی یہ خطاب حاصل ہوا ہے

سفارت کو گئے۔ سکریٹری آف اسٹیٹ نے آپ کی ان خدمات کا اعتراف کیا اور
جناب ملکہ وکٹوریہ مرحومہ نے آپ کو سی ایم جی کا خطاب مرحمت فرمایا۔ مصر کی واپسی
کے بعد آپ رائے بریلی کے ڈسٹرکٹ جج مقرر ہوے اور پھر سشن جج کے عہدہ پر
ترقی پائی۔ آپ پہلے ہندوستانی تھے جنکو ممالک مغربی و شمالی واودھ مین یہ عہدۂ
جلیل عنایت ہوا تھا۔ آپ نے نومبر سنہ ۱۸۹۲ع مین پنشن لی۔ سنہ ۱۸۹۳ع مین کنٹونمنٹ
ایکٹ سنہ ۱۸۸۹ع کی تحقیقات کے متعلق ایک کمیشن قائم ہوئی تھی جسمین ایک یوروپین
پریسیڈنٹ اور دو ممبر تھے۔ ان دو ممبرون مین ایک ڈاکٹر کلگھارن اور دوسرے
آپ تھے۔ ویسرائے نے اس کمیشن کی حسن خدمات کے تذکرہ مین آپ کا شکریہ ادا
کیا ہے۔ آپ علوم عربیہ کے ایک بہت بڑے ادیب اور عالم ہین سنہ ۱۸۶۵ع مین
آپ نے دہلی مین ایک عربی مدرسہ قائم کیا تھا جو ملک کی ناقدردانی سے چند سال کے
بعد بند ہو گیا جس زمانہ مین سرسید احمد بنارس کے سب جج تھے تو انھون نے مسلمانون
کی ترقی و تنزل پر غور کرنے کے لیے ایک مجلس قائم کی تھی۔ آپ اُس مجلس کے ممبر
اور علی گڈھ کالج قائم کرنے کی تحریک مین تہ دل سے شریک تھے۔ جب علی گڈھ مین
تعلیم گاہ قائم کرنے کا مسئلہ طے ہو گیا تو سرسید احمد اور آپ کے مابین اس بارے مین
اختلاف رائے ہوا کہ سرسید احمد بارہ لاکھ روپیہ کا سرمایہ جمع ہونے کے بعد کالج کا کام
شروع کرنے کے حامی تھے اور آپ کی رائے تھی کہ کام شروع کر دینا چاہیے تاکہ اسکی
حالت دیکھکر ملک توجہ کرے۔ مولوی محمد سمیع اللہ خان اُس زمانہ مین علی گڈھ کالج کے
سب جج تھے اور اُنھون نے اپنے دوست واحباب و روسار ضلع علی گڈھ و بلند شہر
سے چندہ کر کے اسکول کھولدیا جو آج محمڈن کالج کے نام سے مشہور ہے۔ آپ نے
اس اسکول کے متعلق ایک بورڈنگ ہوس بھی قائم کیا اور تمام انتظامی ذمہ داریون
کے ساتھ اسکے سکریٹری مقرر ہوے۔ کالج مین کئی مقامات پر آپ کے نام کے کتبے

سرانجام دیتے ہین - جب سرآکلنڈ کالون صاحب بہادر نے اپنے زمانہ لفٹنٹی مین صنعتی کمیشن مقرر کیا تو آپ کو بھی اُسکا ایک ممبر مقرر کیا اور آپنے اس کمیشن کے ساتھ مختلف اقطاع ہند مین سفر کر کے تمام بڑی بڑی صنعتی تعلیمگاہون اور کارخانون کو معائنہ کیا اور مسئلہ تعلیم صنعت وحرفت کی بابت بہت عمدہ راے لکھی - اسی کمیشن کی سفارش پر گورنمنٹ نے لکھنؤ مین صنعت وحرفت کا ایک مدرسہ کھولا ہے - سرآکلنڈ کالون صاحب کے عہد مین آپ کی حسن خدمات کے جلدو مین خطاب خان بہادر عطا ہوا اور ایک پرائوٹ چھٹی کے ذریعہ سے آپ کی راستبازی وخلوص اور آپ کی ملکی خدمات اور خیرخواہی سرکار کا اعتراف کیا گیا - آپ تعلیم مسلمانان ہند کے معاملہ مین بہت بڑی دلچسپی ظاہر کرتے ہین اور خصوصًا تعلیم دینیات کے بارہ مین آپ کو بیحد شغف وانہماک ہے - چنانچہ سنہ ۱۸۹۵ع مین ندوۃ العلما کا دوسرا جلسہ نہایت اہتمام کے ساتھ آپ نے محض اپنے ذاتی صرف سے لکھنؤ مین منعقد کرایا - آپ اپنے عقائد مذہبی مین نہایت راسخ اور بڑے ہمدرد ملک وملت ہین اور آپ کے ہر کام مین خلوص اور صفائی پائی جاتی ہے - اور آپ کی ذات سے ایک چشمۂ فیض جاری ہے - سکونت کاکوری ضلع لکھنؤ ملک اودھ -



محمد سمیع اللہ خان - مولوی - سی ایم - جی - آپکے والد محمد عزیز اللہ خان جنرل اکٹرلونی صاحب رزیڈنٹ دہلی کے زمانہ مین میرمنشی تھے - آپنے بڑے بڑے علما سے علوم متداولہ عربی کی تعلیم پائی سنہ ۱۸۵۶ع مین منصفی کا امتحان پاس کیا اور کامیاب امیدوارون مین اول رہے - سنہ ۱۸۶۲ع مین صدر دیوانی ونظامت عدالت آگرہ مین (جسکی جگہ ہائی کورٹ قائم ہوا) وکیل مقرر ہوے - آپ اول شخص ہین جنھون نے وکلاے ہائی کورٹ مین سب ججی حاصل کی - سنہ ۱۸۷۳ع مین آپ اول درجہ کے سب جج مقرر ہوے - سنہ ۱۸۸۴ع مین آپ لارڈ نارتھ بروک کے سکرٹری منتخب ہو کر مصر کی

فریدالدین احمد-مولوی-سید-خان بہادر- ولادت ۲-اکتوبر ۱۸۲۷ء آپ سید ابوالخیر خراسانی کی اولاد مین سے ہین جو ۱۳۰۰ء مین کڑا ضلع الٰہ آباد مین متوطن ہوئے تھے- مولوی صاحب کے مورثون کو سلطنت اسلامیہ مین ایک بہت بڑی جاگیر حاصل تھی- آپ ۱۸۵۰ء تک علوم معقول ومنقول کی تحصیل مین مصروف رہے- ۱۸۵۲ء مین آپنے وکالت صدر دیوانی وعہدۂ منصفی کا امتحان پاس کیا اور اُس زمانہ کے مروجہ دستور کے مطابق ۱۸۵۵ء تک عدالت دیوانی ضلع الٰہ آباد مین وکالت کرتے رہے - جون ۱۸۵۵ء مین آپ عدالت عالیہ صدر دیوانی ونظامت کے وکیل مقرر ہوے اور جولائی ۱۸۷۵ء مین درجۂ دوم کے عہدۂ سب ججی پر مقرر ہوے اور چند سال کے بعد آپ نے درجۂ اول کی سب ججی پر ترقی پائی-۱۶- فروری ۱۸۸۷ء کو خان بہادر کا خطاب آپکو مرحمت ہوا- سکونت کڑا ضلع الٰہ آباد -

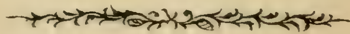
اطہر علی-منشی-خان بہادر-وکیل-مشیر قانونی انجمن تعلقداران اودھ- آپ علوی شیخ ہین-ماہ شوال ۱۲۶۳ھ مین آپ پیدا ہوے -عربی وفارسی اور انگریزی مین استعداد کامل پیدا کی- وکالت کا امتحان درجۂ اول پاس کیا- کچھ دنون گونڈہ مین وکالت کی پھر مستقل طور سے لکھنؤ مین قیام کیا- اور مسلمانان لکھنؤ کے سرگروہ بنے -آپ مین درویشانہ صفات جمع ہین بڑے سخی وسیرچشم خلیق ومتواضع اور شاکر وصابر ہین-آپ کی ہمہ تن کوشش اصلاح ذات البین مین مصروف رہتی ہے- آپ گورنمنٹ کے مسلم الثبوت خیرخواہ ہین اور آنریری مجسٹریٹی ومیونسپل کمشنری کی عزت سے بہرہ مندرہے ہین-جب سے آپ کے برادر عم زاد منشی امتیاز علی صاحب مرحوم ریاست بھوپال کے عہدۂ وزارت پر مقرر ہوے تھے اُسوقت سے آپ اُنکی قائم مقامی مین انجمن تعلقداران اودھ کے مشیر قانونی ہین اور اس عہدے کے نازک فرائض بخوش اسلوبی

کرکے پبلک اور سرکاری خدمات کی انجام دہی مین اپنا وقت گرانمایہ صرف کیا۔ آپ عرصۂ دراز سے کول کے اسپشل مجسٹریٹ اور کول مینوسپلٹی کے وائس چیرمین ہین۔ آپ ڈسٹرکٹ بورڈ کی ممبری کا بھی فخر رکھتے ہین۔ سالہا سال سے آپ نے ہندو مسلمانون کے مابین خصوصاً اُنکے تہوارون پر دوستانہ ربط و ضبط بڑھانے کے لیے جو عمدہ خدمت انجام کی ہے اُسکے صلہ مین گورنمنٹ نے سنہ ۱۸۹۶ء مین آپ کو راے بہادر کا خطاب عطا فرمایا۔ سکونت علی گڈھ۔

جودھا سنگھ جیودیو ۔ راو ۔ ولادت سنہ ۱۸۳۹ء آپ راو چھتر سنگھ کے فرزند ہین آپ کا تعلق ایک قدیم سینگر راجپوت خاندان سے ہے جس نے پرگنہ اوریا ضلع اٹاوہ مین توطن اختیار کیا تھا۔ اس خاندان مین پہلے ساون گانؤن تھے مگر اب صرف پانچ موضع باقی رہ گئے ہین جنکی مالگزاری تقریباً چار ہزار روپیہ ہے۔ آپ کا خطاب بہت پُرانا ہے آپکو دربار مین شریک ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ کی جائداد موروثی ہے۔ سکونت لکھوٹا ضلع اٹاوہ۔

عنایت حسین خان منشی ۔ خان بہادر۔ ولادت ستمبر سنہ ۱۸۳۴ء۔ آپ پٹھان ہین سنہ ۱۸۵۰ء مین آپ ضلع باندہ مین بطور پیشکار سرکاری ملازمت مین داخل ہوے اور عہدۂ ڈپٹی کلکٹری تک ترقی کی اب آپ پنشن پاتے ہین۔ زمانہ غدر سنہ ۱۸۵۷ء مین آپنے وفادارانہ برتاؤ کے ساتھ اپنی تحصیل مین امن و امان قائم رکھا اور اپنی جان و مال کو خطرہ مین ڈالکر انگریزون کی امداد مین کمر بستہ رہے ان خدمات کے جلدو مین آپکو باندہ مین ایک کوٹھی عنایت ہوئی تھی جسکا کرایہ ایکسو بارہ روپیہ ماہوار ہے۔ اسکے بعد آپکو ۶۔ جون سنہ ۱۸۸۵ء کو خطاب خان بہادر بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔ فی الحال آپ بھوپال مین جوڈیشل اسسٹنٹ منسٹر ہین۔ سکونت الہ آباد۔

بنیاد حسین - میر - خان بہادر - ولادت ۱۸۶۷ء آپ اودھ کے ایک عالی نسب سید ہین - آپ کے مورث اعلیٰ سید علیم الدین ابراہیم شاہ شرقی والی جونپور کی افواج کے سپہ سالار تھے - آپ توران کے قدیم باشندے ہین جہانسے آپکے بزرگ ۱۲۹۵ء مین ہندوستان مین آئے اور سلطان علاء الدین خلجی نے اُنکی بہت بڑی تعظیم و تکریم کی - سید علیم الدین نے قصبۂ بلانون مین ایک قلعہ تعمیر کرایا تھا جسکے آثار اب بھی باقی ہین - جلال الدین اکبر شاہ غازی کے عہد مین سید صدر جہان صدر الصدور کے منصب پر ممتاز تھے - شاہان اودھ کے زمانہ مین بھی یہ خاندان نہایت معزز اور مقتدر رہا - میر بنیاد حسین ۱۸۸۰ء مین اپنی وسیع جائداد کے مالک ہوے اور اپنے موروثی علاقہ کو اپنے حسن انتظام سے بہت بڑی ترقی دی - آپ کو رفاہ عام کامون سے بہت بڑی دلچسپی ہے - ۱۸۹۶ء کے قحط مین آپنے بڑی سیر چشمی اور فیاضی ظاہر کی جسکے صلہ مین گورنمنٹ نے جنوری ۱۸۹۸ء مین آپ کو خان بہادر کا خطاب عطا کیا - آپ کئی بار اپنے ضلع کے ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ منتخب ہوے ہین - سکونت قادر پور ضلع بارہ بنکی -



دھیرج لال - منشی - راے بہادر - ولادت ۱۶ جولائی ۱۸۳۸ء - آپ ماتھر کایستھ ہین - آپکا قدیم وطن دہلی ہے جہان سلطنت اسلامیہ کے زمانہ مین آپ کے اسلاف کرام معزز عہدون پر ممتاز تھے - انقلاب زمانہ سے آپ ان صوبجات مین چلے آئے - آپکے والد راے درگا پرشاد ۱۸۵۶ء مین عہدۂ ڈپٹی کلکٹری پر مامور تھے - اُنکو بجلدوے حسن خدمات ایام غدر علاوہ ایک قیمتی خلعت کے سات مواضع کا مالکانہ حق عطا ہوا تھا جو ضلع بلند شہر مین واقع ہین - اسکے علاوہ متھرا مین بھی آپ کی موروثی حقیت ہے - آپ ۱۸۵۶ء مین سرکاری ملازمت مین داخل ہوے اور ۱۸۶۶ء مین انوپ شہر کی تحصیلداری سے سبکدوشی حاصل کی اور ضلع علی گڈھ مین سکونت اختیار



رائے بہادر منشی دھیرج لال رئیس علیگڈھ



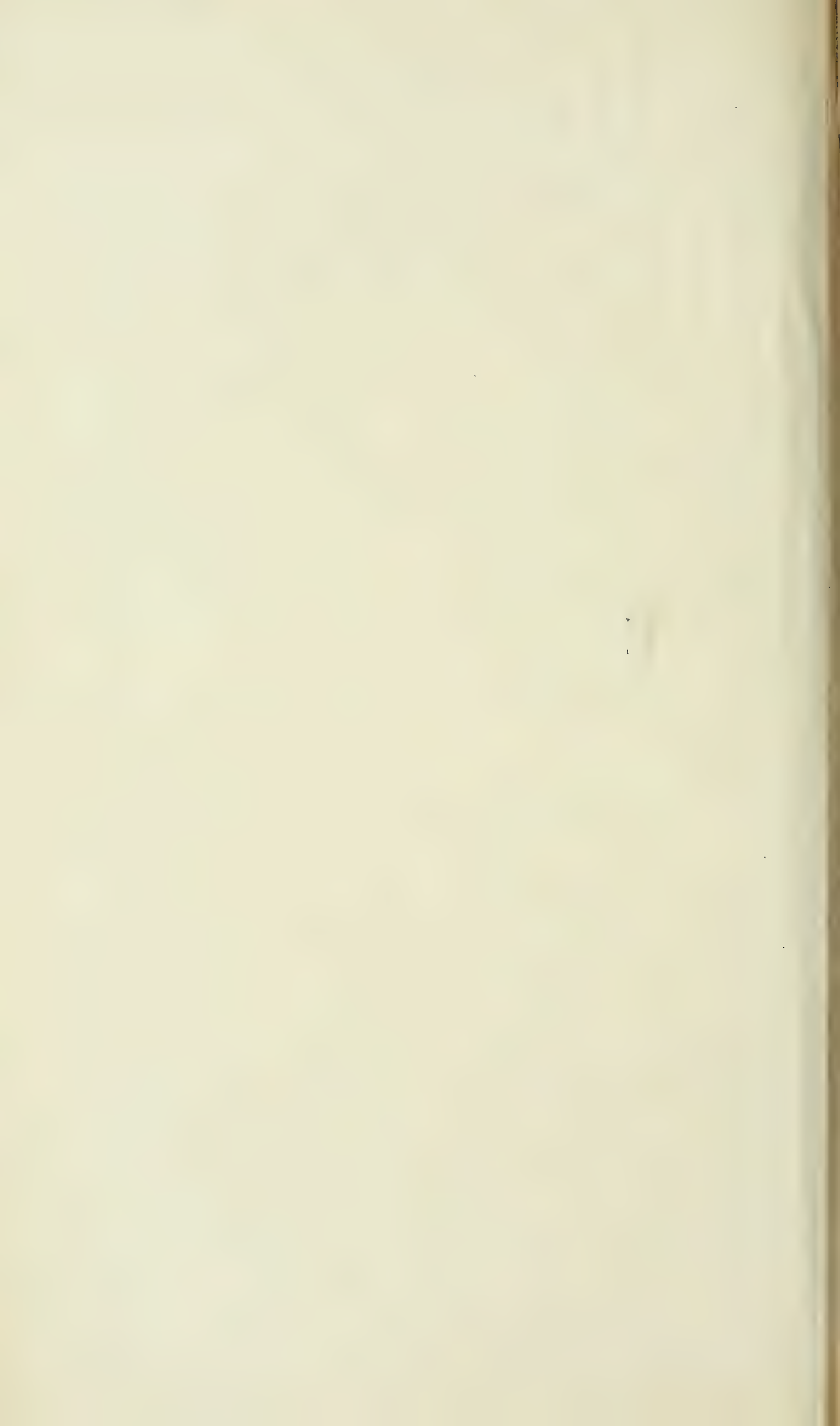
خان بہادر سید نیاز حسین رئیس بارہ بنکی



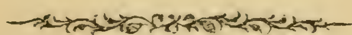
خان بہادر منشی عنایت حسین خان رئیس الہ آباد



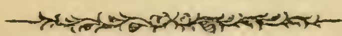
راو جودھا سنگھ رئیس گھوڑا ضلع اٹاوہ



دوسرے سب جج اور تیسرے ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کے میرمنشی ہین۔آپکو ڈپٹی کلکٹری کی عمدہ خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ انگلشیہ سے ۲۲-جون ۱۸۹۷ء کو راے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا۔سکونت بنارس۔



حمید الظفر خان۔خان بہادر۔ولادت ۱۳-اکتوبر ۱۸۵۶ء۔آپ نوابان نجیب آباد ضلع بجنور کے خاندان کی یادگار ہین اور خاندان ریاست رام پور سے تعلق رکھتے ہین۔آپ جنرل عظم الدین خان کے چھوٹے بھائی ہین جنکے ہاتھ مین ریاست رام پور کی عنان انتظام ایک عرصہ تک رہی تھی اور جو وہان مقتول ہوے۔اپنے برادر اکبر کے انتقال کے بعد چند سال تک مختلف معاملات ریاست کا اہتمام و انصرام اپنے ہاتھ مین لیا تھا مگر ۱۸۹۶ء مین آپ نے گورنمنٹ انگریزی کی ملازمت اختیار کی اور ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر مامور ہوے فی الحال آپ بیکانیر مین دیوان ریاست ہین۔آپ کے اعلیٰ اوصاف کی وجہ سے پبلک اور گورنمنٹ دونون آپکو وقعت اور عزت کی نظر سے دیکھتے ہین۔آپ کو ریاست رام پور کے اعلیٰ انتظام۔آپکی خاندانی وجاہت اور ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ کی قابلانہ خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ نے یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو خان بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا۔سکونت ریاست رام پور۔حال ریاست بیکانیر



اُپندر ناتھ کنجی لال۔راے صاحب۔آپ محکمہ رجسٹرگلات مین یکم اکتوبر ۱۸۹۰ء کو ملازم اور ۲-جون ۱۸۹۲ء کو ورنکولر انسپکٹر مقرر ہوے اور اب ۳-اگست ۱۹۰۰ء سے ایکسٹرا اسسٹنٹ کنسرویٹری کے عہدہ پر ممتاز ہین۔آپکی اعلیٰ خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ نے ۲۶-جون ۱۹۰۲ء کو آپ کو راے صاحب کے خطاب سے سرفراز کیا۔سکونت ڈیرہ دون۔

لالہ بینی رام اور بھائی لالہ برج بلبھ نے ایک یوروپین لیڈی کی مع اُسکے باپ اور تین
بچون کے جان بچائی جسکے جلدو مین گورنمنٹ سے انعامات حاصل کیے۔ راے بہادر
بشمبر ناتھ نے چونتیس برس تک سرشتہ تعلیم مین مدد دی ہے۔ آپکو گورنمنٹ ہائی
اسکول کی ہڈماسٹری کی دیرینہ اور قابلانہ خدمات کے صلہ مین ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو
راے بہادر کا خطاب گورنمنٹ نے عطا فرمایا۔ سکونت آگرہ۔

ابرار احمد۔ قاضی شیخ۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۴۵ء۔ آپ کے اسلاف
جو لکھنؤ کے قدیم باشندون مین تھے نواب سعادت خان برہان الملک نواب وزیر
اودھ کے عہد حکومت مین مرادآباد مین وارد ہوے اور منصب قضا پر مامور کیے
گئے۔ یہ عہدہ اس خاندان مین نسلاً بعد نسلٍ قائم رہا مگر آپ کے والد قاضی احمد علی
نے صرف اپنی جاگیر کی آمدنی پر قناعت کی اور کسی خدمت کو پسند نہین کیا۔ قاضی
ابرار احمد خان بہادر کے قبضہ مین بھی دو ایک مواضع موجود ہین۔ آپنے مرادآباد
ی میونسپل سکرٹری کی حیثیت سے ملکی اور سرکاری خدمات نہایت خیرخواہی اور
یانت داری سے انجام دین جسکے جلدو مین گورنمنٹ نے ۲۵۔ مئی ۱۸۹۵ء
و خان بہادر کا خطاب عطا فرمایا۔ سکونت مرادآباد۔ حال ساکن بھوپال۔

مہاراج نرائن شیوپوری۔ راے بہادر۔ ولادت ۷۔ جون ۱۸۵۲ء
پ کشمیری برہمن خاندان سے ہین۔ آپ کے اجداد اٹھاروین صدی کے
اخر مین کشمیر سے وارد دہلی ہوے جہان سلطنت مغلیہ کی قندھاری فوج کے
شی مقرر ہوے۔ اور اکثر اہل خاندان برٹش گورنمنٹ کی اعلیٰ ملازمتون پر مامور
ہے۔ آپ کے ایک چچازاد بھائی پنڈت بشمبر ناتھ سپریم لیجسلیٹو کونسل کے ممبر اور

ہین - ابتداءً اس راج کے مالک و قابض کول بھیل تھے - سمت ۱۳۰۵ مطابق سنہ ۱۵۸۰ع مین اس خاندان کے دو سردار الک دیو اور تلک دیو راج کماؤن سے یہان وارد ہوے اور ملک کی بدنظمی اور رعایا کی بددلی دیکھکر وہان کے باشندون کی مدد اور اپنے زور بازو سے کول بھیلون پر حملہ کیا اور نتیجہ مین فتحیاب ہوے - اول الذکر یعنے راجہ الک دیو وہان گدی نشین ہوے اور آخر الذکر یعنے تلک دیو وطن کو واپس گئے - راجہ الک دیو نے نہایت خوش اسلوبی سے ملک کا انتظام کیا اُنکے انتقال کے بعد اُنکے بیٹے تپت تیج پال راجہ ہوے جنکو شہنشاہ دہلی کے دربار سے پال کا لقب عنایت ہوا اُسوقت سے آج تک اس خاندان مین پال کا لقب چلا آتا ہے مورث اعلیٰ راجہ الک دیو کے بعد چودہ پشت تک مہولی اس خاندانکا مستقر رہا لیکن پندرھوین پشت مین راجہ بختاور پال اپنے بھائی کے صدمۂ مرگ کی وجہ سے مہسون مین توطن پذیر ہوے اُسوقت سے یہ ریاست راج مہسون کے نام سے مشہور ہوئی - ۱۵ - مارچ سنہ ۱۸۹۲ع کو اپنے والد راجہ بھوانی غلام پال کی وفات پر آپ مسند نشین ریاست ہوے - سنہ ۱۸۹۷ع کے قحط مین آپ نے مساکین ومحتاجین کی امداد کے صلہ مین گورنمنٹ کی جانب سے پروانۂ خوشنودی مزاج حاصل کیا اور اسی سال آپکو آنریری مجسٹریٹ کا بھی اعزاز عطا ہوا - آپکا علاقہ پرگنہ مہولی - ضلع بستی اور ضلع فیض آباد مین واقع ہے - آپ گورنمنٹ کو بیس ہزار نوسو سولہ روپیے مالگزاری ادا کرتے ہین - سکونت پرگنہ مہولی - ضلع بستی -



بشمبر ناتھ - راے بہادر - ولادت یکم فروری سنہ ۱۸۴۰ع - آپ کے اسلاف پنجاب سے وارد دہلی ہوے - اسکے بعد اُنھون نے اپنے توطن کو آگرہ کو منتقل کیا جہان آباد ہوکر کپڑے کی تجارت شروع کی - غدر سنہ ۱۸۵۷ع مین آپ کے والد

زمینداری کے وارث ہوے - فی الحال سات گانوٗن مسلّم آپ کے قبضہ مین ہین اور ایک گانوٗن مین آٹھ آنہ کے حصہ دار ہین - ان مواضعات کی کُل جمع مالگزاری دس ہزار چار سو پینتیس روپیہ کی ہے۔ آگرہ مین تعلیم حاصل کر کے آپ نے گورنمنٹ کی ملازمت اختیار کی جسمین درجہ بدرجہ ترقی کر کے بالفعل آپ سب ججی پر ممتاز ہین۔ آپ کے دو فرزند پنڈت برج نرائن اور پنڈت اقبال نرائن ہین - سکونت کانپور -

---

محمد محسن - سید - خان بہادر - ذو القدر - ولادت ۱۸۳۶ع - آپ سید محمد ناصر علیخان ڈپٹی کلکٹر الہ آباد کے خلف اکبر ہین جنھون نے غدر ۱۸۵۷ع کے پر آشوب زمانہ مین اپنی ذات کو علٰحدہ رکھا اور محصورین قلعۂ الہ آباد کو ہر قسم کی ضروری اطلاع دینے - سامان رسد وغیرہ بہم پہونچانے اور مالی امداد سے دریغ نہین کیا - ان وفادارانہ خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ نے اُنکو دو ہزار روپیہ سالانہ مالگزاری کے ایک موضع کے حقوق مالکانہ اور ایک خلعت مرحمت کیا - اسکے بعد بطور انعام ضبط شدہ علاقے بھی دیے جنکی تشخیص جمعبندی پانچہزار روپیہ کی تھی - ۱۰ ستمبر ۱۸۶۱ع کو خان بہادر اور اسکے بعد ذو القدر کے امتیازی اور موروثی خطابون سے سرفراز و ممتاز کیے گئے - سید محمد محسن خان بہادر ذو القدر بھی ممالک مغربی و شمالی کی ڈپٹی کلکٹری پر مامور تھے جس عہدہ سے آپنے نومبر ۱۸۹۴ع مین کنارہ کش ہوکر پنشن حاصل کی تیئیس مواضع کا علاقہ آپ کے قبضہ مین ہے جنکی مالگزاری سات ہزار تین سو روپیہ سالانہ ہے - انمین سے چار موضع موروثی ہین باقیماندہ گورنمنٹ نے آپ کے والد کو غدر کی خیر خواہیون کے صلہ مین عطا کیے تھے - سکونت جونپور -

---

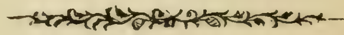
نرندر بہادر پال - راجہ - ولادت ۳۰ - جون ۱۸۶۷ع - آپ سورج بنسی چھتری

سے قلعہ کی فتحیابی کا باعث بھی آپ ہی کی ذات ہوئی جسکے جلدو مین حضور پرنس آف ویلز (اعلیحضرت ملک معظم) کی تشریف آوری دہلی کے موقع پر آپکو آرڈر آف برٹش انڈیا کا طلائی تمغہ مرحمت ہوا - ۱۸۵۷ع کی عالمگیر بغاوت کے زمانہ مین آپ آسام مین تھے - وہان اکثر انگریزون کی جان ومال کی حفاظت کی اور ان حسن کارگزاریون پر اکثر اسناد آپ کو عطا ہوے اور انعام واکرام - حکام وقت کی خوشنودی مزاج کی چھپیوں تمغون اور عہدہ کی ترقیون سے سرفراز کیے گئے - آپکو بہ حیثیت ایک کہنہ عمل سپاہی کے تمام حکام وقعت کی نظر سے دیکھتے ہین درباروں مین بھی آپ ہمیشہ مدعو کیے جاتے ہین - آپکی وجہ سے آپ کے بیٹے پوتون اور نواسے کے ساتھ حکام خاص رعایتین ملحوظ رکھین جو اسوقت گورنمنٹ کے فوجی اور پولس کے محکمون میں ممتاز عہدون پر مامور ہین - اسوقت آپکی عمر نوے برس کی ہے - سکونت باڑا ضلع نمازی پور -



اندر نرائن - پنڈت - راے - ولادت سنہ ۱۸۵۶ع - آپ کشمیری برہمن ہین - آپ کے والد پنڈت راے کشن نرائن زمانہ غدر ۱۸۵۷ع مین ساگر کے ڈپٹی کلکٹر بندوبست تھے جنکی خیرخواہانہ خدمات کا مفصل ذکر ڈپٹی کمشنر ساگر نے اپنی رپورٹ مین کیا ہے - وہ سپاہیون سے ملکر اُنکے باغیانہ خیالات گورنمنٹ انگریزی پر برابر ظاہر کرتے اور ضلع مذکور کے عام وخاص لوگون کے دلون سے اُنکی بدگمانی اور غلط فہمی کو رفع کرتے اور شب وروز گورنمنٹ کی وفاداری پر مستعد رہتے اور ہر قسم کی امداد دیتے تھے - اُنھون نے اُس امتحان کے وقت مین اپنی ذات کو سلطنت انگریزی کی خدمات پر وقف کردیا تھا - اسکے جلدو مین گورنمنٹ نے راے کا موروثی خطاب اور تین مواضع مرحمت کیے - اُنکے انتقال کے بعد آپ خطاب اور

سے عہد سلطنت بہادر شاہ تک اسی خاندان مین رہا اکبر شاہ کے عہد سے بہادر شاہ
کے زمانہ تک اس خاندان کے بعض ممبر نوابی کے خطاب سے بھی معزز ہوے ۱۸۵۷ء
مین آپ کے جد امجد مرزا غلام احمد چند اعزا کے حوادث سے متالم ہوکر ممالک مغربی وشمالی
داودھ مین آئے اور بنارس مین متوطن اور عہدہ تحصیلداری پر مامور ہوے اور وہین
ایک معزز گھرانے مین تاہل کرلیا - آپکے خاندان کے اکثر ممبر گورنمنٹ انگریزی مین مناصب
جلیلہ پر ممتاز رہے - آپ کے والد مرحوم مرزا جلال الدین وکلاے بنارس مین ممتاز درجہ
رکھتے تھے - آپ نے ۱۸۸۵ء مین امتحان وکالت پاس کیا - اُسوقت سے آپ وکالت
کرتے ہین - آپکی زمینداری بھی ہے - ملکی اور سرکاری کامون مین ہمیشہ آپ حصہ لیتے
ہین - آپ مینوسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر بھی ہین - ۱۸۹۱ء سے آپ کو
آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات بھی حاصل ہین - آپکی نمایان خدمات کے جلدو مین
۱۸۹۷ء مین ایک اعزازی سند اور ۱۹۰۱ء مین خانصاحب کا خطاب گورنمنٹ
عالشیہ سے مرحمت ہوا - سکونت بنارس -



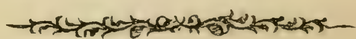
جمیل خان - سردار - صوبہ دار بہادر - ولادت تقریباً ۱۸۶۲ء - آپنے ابتداے عمر سے فوجی
ملازمت اختیار کی - آپ ابتداءً بیالیسوین گورکھا ریفل پلٹن مین بھرتی ہوے اور چھتیس برس
کی ملازمت کے بعد کنارہ کش ہوے اور چھبیس برس سے پنشن پا رہے ہین - زمانۂ
ملازمت فوجی مین آپ کے جنگی کارنامون کو حکام نے خاص وقعت کی نظر سے
دیکھا اور تسلیم کیا ہے - قلعۂ ہشمی کی جنگ کی فتح خاص آپکے نام لکھی گئی جسے آپنے
صرف دس سپاہیون کو ساتھ لیکر مفتوح اور راجہ کو مقید کیا - جنگ لوشائی بھی آپنے
صرف دو سے چند سپاہیون کی مدد سے سر کی اسیر آپ نائک سے حولدار ہوے
نام پایا اور اپنے کمانڈنگ افسر کے مورد تحسین وآفرین قرار پائے - گولاگھاٹ

کلکٹری آگرہ اور ۱۸۶۳ء مین تحصیلدار سہارنپور اور یکم ستمبر ۱۸۶۶ء کو دو سو پچاس روپیہ کے مشاہرہ پر ڈپٹی کلکٹر بندوبست مقرر ہوے اور ابتداے ملازمت سے آپ اپنے تمام افسرون کی عمدہ رائین حاصل کرتے رہے - فروری ۱۸۶۸ء مین ڈپٹی کلکٹر بندوبست کے خاص کام پر مین پوری طلب کیے گئے اور صرف چھ برس کے عرصہ مین بندوبست کے اہم کام کو تکمیل کے ساتھ ختم کیا اور گورنمنٹ سے شکریہ اور خوشنودی مزاج کا پروانہ حاصل کیا - اکتوبر ۱۸۷۴ء مین بندوبست الہ آباد کے مشکلات حل کرنے کے لیے طلب کیے گئے اسمین سو روپیہ ماہوار تنخواہ مین اضافہ کیا گیا - اسکے بعد آپ آگرہ اور پھر وہاں سے الہ آباد مین متعین ہوے - جولائی ۱۸۷۶ء مین حضور پرنس آف ویلز (شہنشاہ ملک معظم) کی تشریف آوری ہندوستان کے موقع پر آپ کے حسن انتظام کے صلہ مین گورنمنٹ ممالک مغربی وشمالی سے پروانۂ خوشنودی عطا ہوا - یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو گورنمنٹ انڈیا نے آپ کے زمانۂ ملازمت کی اعلیٰ کارگزاریون اور ملکی خدمات کے جلدو مین راے بہادر کا خطاب عطا کیا - ۱۷ - اپریل ۱۸۹۷ء کو عہدۂ ڈپٹی کلکٹری درجہ اول سے جسکی تنخواہ آٹھ سو روپیہ ماہوار تھی کنارہ کش ہوکر چار سو روپیہ ماہوار کی پنشن حاصل کی - ۲۲ - ستمبر ۱۸۹۸ء کو ممالک متحدۂ آگرہ واودھ کے کل پنشن یافتہ سول افسران کی فہرست شرکت دربار مین آپ کا نام نامی اول نمبر پر درج کیا گیا - آپ کو گورنمنٹ اور پبلک وقعت اور محبت کی نظر سے دیکھتی ہے - سکونت الہ آباد -



جمال الدین احمد - مرزا - خانصاحب - آپکی ولادت ۱۸۵۲ء مین بمقام بنارس واقع ہوئی - آپ کے مورث اعلیٰ مرزا اسد اللہ بیگ خان شہنشاہ ہمایون کے ہمراہ ۱۵۵۵ء مین طہران سے وارد دہلی ہوے - یہان انکو میر تزکی کا عہدہ اور خانی کا خطاب عطا کیا گیا - یہ منصب جسکا اعزاز وزارت کے بعد شمار کیا جاتا تھا اُسوقت

گرسرنداس - لالہ - راے بہادر - ولادت ۱۵ ستمبر سنہ ۱۸۳۰ع - آپ بھٹناگر کائستھ ہین - آپ کے دادا اور والد ریاست ٹونک مین ملازم تھے - راے گرسرنداس بہادر گورنمنٹ انگلشیہ مین پہلے تحصیلداری اور پھر ڈپٹی کلکٹری کے مناصب پر ممتاز ہوے اور ممالک متحدۂ آگرہ و اودھ کے مختلف مقامات مین آپ نے ان عہدون کے فرائض نہایت خوبی سے انجام دیے - اکثر حکام بالادست آپکو ایک تجربہ کار اور قابل افسر تصور کرتے تھے - آپنے زمانۂ غدر سنہ ۱۸۵۷ع مین جو خدمات انجام دیے تھے اُسکی نسبت مسٹر جی - ایچ لارنس صاحب کلکٹر نے اپنی عمدہ راے کا اظہار کیا ہے - بداوین مین کاغذات مال کو آپ نے نہایت خوبی سے درست اور مکمل کیا جو ایک بے ترتیبی کیحالت مین پڑے ہوے تھے سنہ ۱۸۸۰ع مین اڑتیس برس کی خیرخواہانہ ملازمت کے بعد آپ نے پنشن حاصل کی اور سہارنپور مین توطن اختیار کیا جہان آپکی زمینداری کے متعلقات بھی ہین - آپ کی نمایان خدمات کے جلدو مین یکم جنوری سنہ ۱۸۹۶ع کو آپ کو راے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا ہے - سکونت سہارنپور -



کدارناتھ - پنڈت - راے بہادر - ولادت ۱۲ - فروری سنہ ۱۸۳۸ع - آپ کے ورثت اعلی سارئست کشمیری برہمن ہین - آپ کے والد پنڈت بھولاناتھ اوگرہ دفتر سریٹ کے گماشتہ تھے جنھون نے ابتداے غدر سے آخر فتح دہلی تک ساتوین سوار رسالہ کے ساتھ دہلی مین قیام کیا اور اپنی مستعدی اور کارگزاری سے اپنے انڈنگ افسر کو رضامند رکھا اور تیس برس کی خیرخواہانہ ملازمت کے بعد کنارہ کش ہوے ت کدارناتھ نے ابتداے عمر مین مولوی حمزہ خان سے علم فارسی حاصل کیا جو ایک رہ وارد ولایتی تھے - اسکے بعد اپنے طور پر انگریزی پڑھی - ۲ - اکتوبر سنہ ۱۸۵۶ع کو رہ مین محکمۂ انکم ٹکس مین پچیس روپیے کے پیشکار مقرر ہوے - سنہ ۱۸۶۱ع مین ناظر



راے بہادر گورسنداس رئیس سہارنپور



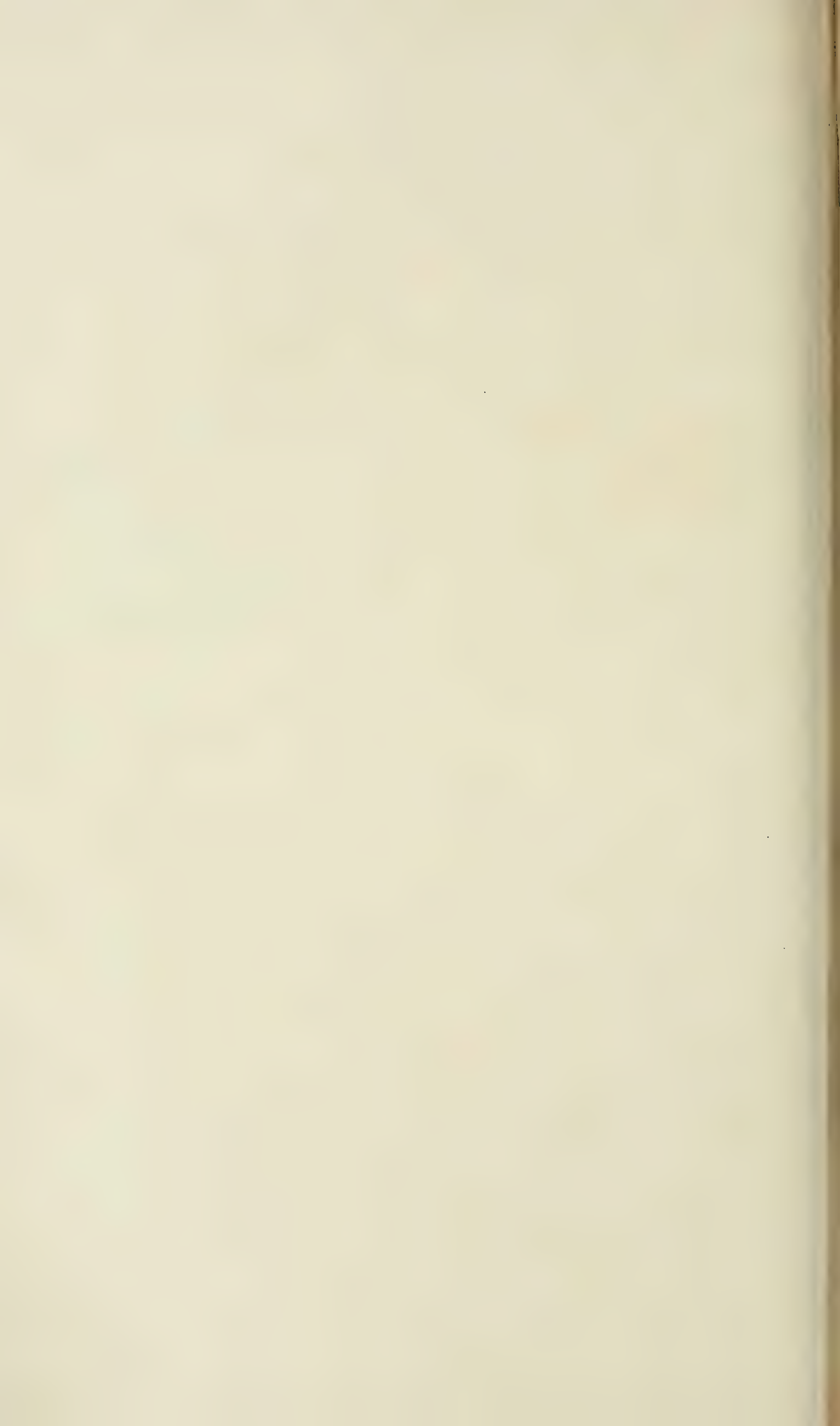
راے بہادر پنڈت کیدارناتھ رئیس آلہ آباد



خان صاحب مرزا جمال الدین احمد رئیس بنارس



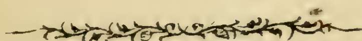
سردار بہادر صوبہ دار حمیل خان رئیس غازی پور



مین آباد ہوا ۱۸۷۲ء تک اس خاندان کے ممبر تجارتی کاروبار کرتے رہے - آپ ک
راے بہادر کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری ۱۸۸۶ء کو اُن خدمات کے
صلہ مین عطا ہوا جو آپ ۱۸۵۵ء سے برابر انجام دیتے رہے - آپ عرصہ تک
لکھنؤ کی عدالت خفیفہ کے جج رہے ہین اور اب پنشن پاتے ہین - سکونت لکھنؤ -



رام سنگھ - ٹھاکر راے - ولادت ۱۸۴۲ء - خطاب مذکور خاندانی ہے - اس
خاندان کے مورث اعلیٰ ٹھاکر گوپال راے تھے جنکو محمد شاہ شہنشاہ دہلی نے راج
صاحب بھرپا کو شکست دینے کے جلدو مین راے کا خطاب اور چوراسی گاؤن کا
ایک علاقہ عطا کیا تھا - مگر ان کے جانشینون نے رفتہ رفتہ اُس جاگیر کو کھو دیا -
فی الحال بہت کم اور غیر زرخیز مواضع قبضہ مین رہگئے ہین جنکی مالگزاری صرف دو سو ر
سالانہ ہے - سکونت اکبر پور ضلع کانپور -



نجم الدین حسین - سید - خان بہادر - یکم جنوری سنہ ۱۸۹۰ عیسوی ک
آپ کو خان بہادر کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت ہوا سکونت راے بر



کلیان سنگھ - راے بہادر - ولادت ۱۸۴۰ء - آپ چندر بنسی جاد
راجپوت ہین - آپکے مورثان اعلیٰ پہلے متھرا مین متوطن تھے لیکن آخر مین علیگڈھ مین سکو
گزین ہوے جہان کچھ اراضی بھی حاصل کی راے کلیان سنگھ بہادر پولس انسپکٹری ک
عہدہ پر ممتاز ہین اور الہ آباد کے ماگھ میلہ کی خوش انتظامی کے صلہ مین گورنمنٹ انگلشیہ
نے آپکو راے بہادر کے خطاب سے معزز و سرفراز کیا - سکونت علیگڈھ -



کالکا پرشاد مسند نشین قرار پائے - اور اُنکی وفات کے بعد اُنکے فرزند راجہ شاما چرن مسر ۲۰ - اگست ۱۸۸۴ء کو وارث خطاب و جاگیر مقرر ہوئے - آخر الذکر نے ۷ - اکتوبر ۱۸۹۵ء کو رحلت کی اور اُن کے فرزند راجہ کالی چرن مسر وارث تسلیم کیے گئے - اس علاقہ مین پچیس گانون شامل ہین - فی الحال یہ علاقہ آپ کی کم عمری کی وجہ سے کورٹ آف وارڈس کے زیر انتظام ہے - آپ انگریزی اچھی بولتے ہین گھوڑے پر بھی خوب سوار ہوتے ہین حالانکہ آپکی عمر صرف ابھی تیرہ ہی برس کی ہے سکونت بریلی -

احمد علیخان - خان بہادر - ولادت یکم دسمبر ۱۸۴۷ء - آپ کے مورث اعلیٰ لودی نسل کے افغان خاندان سے ہین - آپکے پردادا قادر خان لودی نواب سعادت علی خان کی سرکار سے پانچسو روپیہ ماہوار کی پنشن پاتے تھے مگر اودھ پر گورنمنٹ انگلشیہ کا تسلط ہونے کے بعد کوئی سندی ثبوت نہونے کی وجہ سے وہ پنشن بند کر دی گئی ور وہ اودھ مین تھانہ داری کے عہدہ پر مامور کیے گئے - آپ کے والد محمد علیخان نے بدایون مین سکونت اختیار کی - ۱۸۹۳ء مین آپ کو کمانڈر انچیف ہند نے پچسو روپیہ کے ایک خلعت سے مخلع کیا - ۱۸۹۴ء مین ایرانی بلوچی سرحدی کمیشن ن عمدہ خدمات دین اور فوج کشی تراہ مین بھی آپ شریک تھے - شمالی مغربی سرحد ہند بحکمۂ مساحت کی اعلیٰ خدمتون کے جلدو مین گورنمنٹ نے ۲۵ - مئی ۱۸۹۲ء پ کو خان بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا - سکونت بدایون -

نرائن داس - منشی - رائے بہادر - ولادت ۲۲ - اگست ۱۸۳۶ء - آپکا ق اُس اگروال خاندان سے ہے جو ریاست الور واقع راجپوتانہ سے آکر آگرہ

دمی۔ ان خدمات کے جلدو مین ۲۰ نومبر ۱۸۵۹ع کو فرخ آباد کے دربار مین لارڈ کیننگ صاحب گورنر جنرل ہند نے گیارہ پارچے کا خلعت اور ۱۸۶۷ع مین لارڈ لارنس صاحب نے لکھنؤ کے دربار عام مین نو پارچے کا خلعت عطا فرمایا اُسکے بعد راجہ جگن ناتھ سنگھ نے راجہ رگھوناتھ کی رانی کے بنوائے ہوے پل کی از سر نو تعمیر کرائی اور دریاے کھنوٹ پر چھپتر ہزار روپیہ کے مصارف سے آہنی پل بنوا دیا جسپر سے اب پوایان اسٹیم ٹرموے کی آمد و رفت ہوتی ہے۔ اُنکے انتقال کے بعد راجہ فتح سنگھ صاحب مسند نشین ریاست ہوے۔ آپ بھی مثل اپنے اسلاف کے گورنمنٹ کے وفادار اور پبلک کے خیر خواہ ہین۔ آپ نے لیڈی ڈفرن فنڈ شاہجہان پور مین ایکہزار پانچسو روپیہ اور رمزی اسپتال نینی تال کو ایک ہزار روپیہ اور کراستھویٹ اسپتال نینی تال کو پانچسو روپیہ بطور چندہ کے دیے اور ملکہ معظمہ کے جشن جوبلی کی خوشی مین اسّی ہزار روپیہ مزارعین کو معاف کر دیے۔ اسکے علاوہ آپ نے دو مشہور ڈاکو بھودرا اور شنکر کو بصرف کثیر و کوشش بلیغ گرفتار کر کے حاضر عدالت کر دیا جس کے صلہ مین آپ حاضری عدالتہاے دیوانی سے مستثنےٰ ہوے۔ آپ نے اپنے علاقہ کو اپنے حسن انتظام سے بہت کچھ ترقی دی ہے۔ آپ کی تصانیف سے ہندی کی کئی کتابین شائع ہو چکی ہین۔ سکونت پوایان۔ ضلع شاہجہان پور۔



کالی چرن۔ مسر۔ راجہ۔ ولادت ۲۰۔ ستمبر ۱۸۸۹ع۔ آپ قنوجیہ برہمن ہین آپ کے والد راجہ شاما چرن مسر کے پردادا راجہ بیجناتھ مسر ساہوکار و خزانچی بریلی کو زمانہ غدر مین گورنمنٹ انگریزی کی نمایان خدمات اور خیر خواہی کے جلدو مین راجگی کا خطاب اور ساٹھ ہزار سالانہ کی ایک جاگیر معافی مرحمت ہوئی جو موروثی اور غیر انتقال پذیر ہے۔ راجہ بیجناتھ نے ۱۸۶۷ع مین انتقال کیا اور اُنکے پوتے راجہ

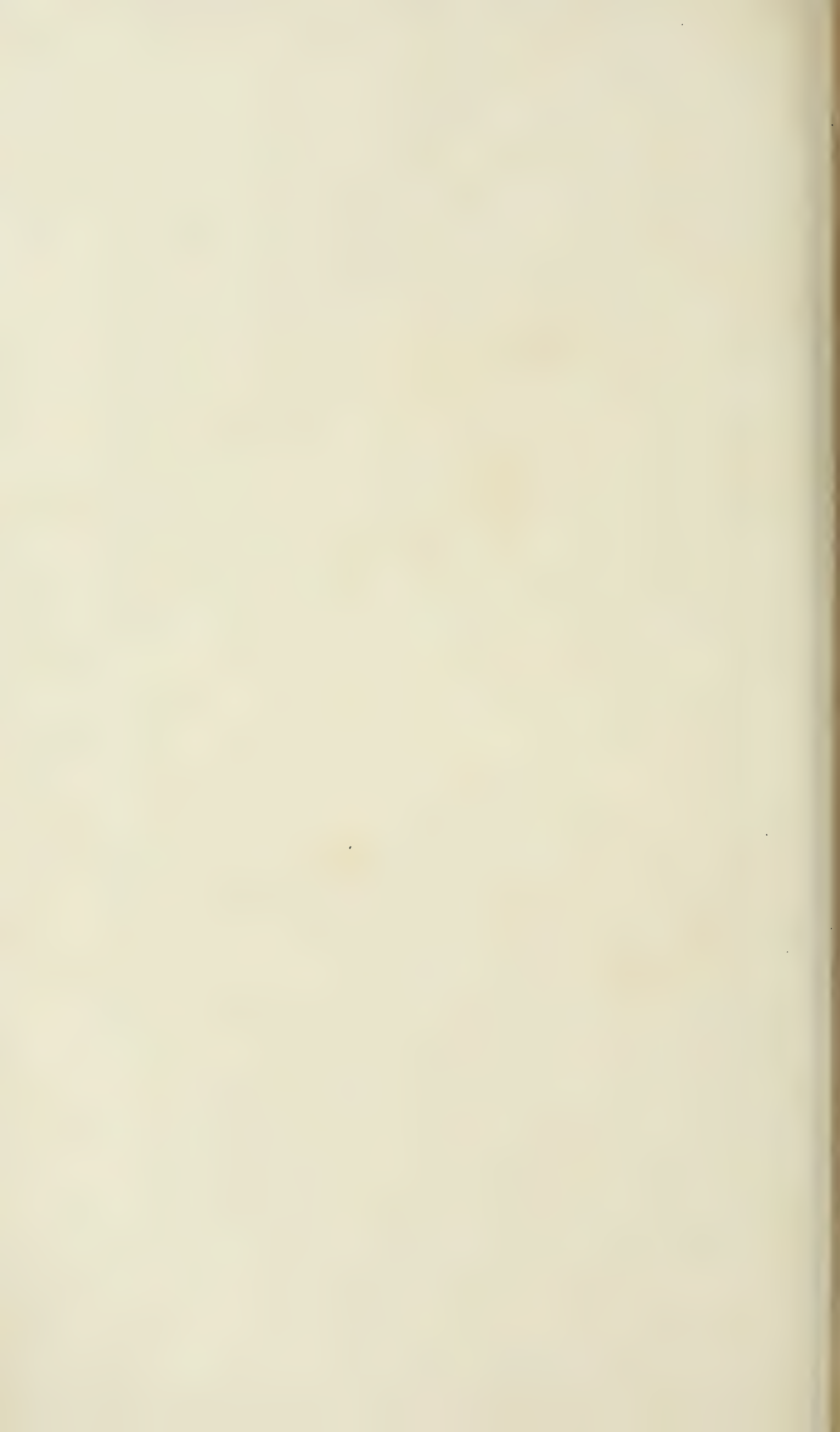
فتح سنگھ - راجہ - ولادت ۱۰ - اکتوبر ۱۸۵۹ء - آپ گوڑ راجپوت ہین جسکا تعلق مہاراجہ بھرت برادر مہاراجہ رام چندر کے خاندان سے ہے - آپ کے بزرگ راجہ ہمت سنگھ اور اُن کے بھائی راجہ اودے سنگھ ملک اودھ سے فتح و نصرت کے ساتھ داخل پوایان ہوے اور وہین سکونت اختیار کی سنہ ۱۶۴۵ء مین شاہجہان شہنشاہ دہلی نے آپ کے بزرگ راؤ بکرم سنگھ کو ایک فرمان کی رو سے پرگنہ گولا و نابل کی زمینداری عطا کی - اور سنہ ۱۷۲۹ء مین صوبۂ کٹہیر کے دو شورہ پشت ڈاکوؤن پیر خان اور جمال خان کو قتل و قمع کرنے کے جلدو مین محمد شاہ شہنشاہ دہلی نے راجگی کے خطاب اور خلعت فاخرہ اور پوایان کی تعلقداری کی سند سے مفتخر و معزز کیا - نواب وزیر الممالک اودھ یعنے نواب شجاع الدولہ اور نواب آصف الدولہ کے عہد تک اس خاندان کا آبائی اعزاز قائم رہا مگر راجہ رگھوناتھ سنگھ کی سرتابی کی وجہ سے مرزا حسین علیخان ناظم صوبۂ کٹہیر و حکیم سید مہدی صوبہ دار محمدی نے پوایان پر فوج کشی کی جس کے بعد اس خاندان کا تمام اثاث البیت وغیرہ تلف اور یہ گھرانا تباہ ہو گیا - اسکے بعد نواب سعادت علیخان کے وقت مین جب ملک اودھ کی تنصیف عمل مین آئی اور روہیلکھنڈ وغیرہ مین سرکار انگریزی کا تسلط ہو گیا تو گورنمنٹ نے تعلقہ پوایان پر راجہ رگھوناتھ کو پھر قابض کر دیا - اُنکے انتقال کے بعد اُنکی رانی کو سندھولی گھاٹ پر دریاے کھنوٹ کا پل تعمیر کرنے کے صلہ مین لوکل گورنمنٹ نے خوشنودی مزاج کا پروانہ اور ترقی مدارج کی چٹھی عطا کی - اُنکی وفات پر راجہ جگن ناتھ سنگھ مسند نشین ہوے سنہ ۱۸۵۸ء مین اُنکے بھائی کنور بلدیو سنگھ کے ہاتھ سے مولوی احمد اللہ شاہ کے مقتول ہونے کے جلدو مین اُنکو گورنمنٹ سے پچاس ہزار روپیہ نقد اور ایک خلعت فاخرہ مرحمت ہوا - علاوہ اور چھوٹی چھوٹی جنگون مین مدد دینے کے اکتوبر سنہ ۱۸۵۸ء مین اُنھون نے فیروز شاہ باغی کو بھی شکست



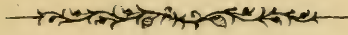
راجہ فتح سنگھ رئیس پوایان ضلع شاہجہان پور



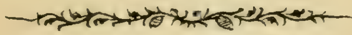
راجہ کالیچرن مسر رئیس بریلی روہیلکھنڈ



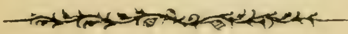
صاحبزادہ اور وارث مجتبی حسین ہین جو ۱۸۷۴ع مین متولد ہوے تھے - سکونت - سوبہ
ضلع بارہ بنکی - واقع اودھ -



کریم خان - صوبہ دار - سردار بہادر - ولادت ۱۸۱۳ع - آپ اُس پٹھان
(افغان) خاندان سے ہین جو اوناؤ واقع اودھ مین آباد ہوا - غدر ۱۸۵۷ع مین آپ
اپنی شجاعت اور وفاداری مین نامور اور ممتاز رہے - اُس زمانہ مین آپ فوجی درجہ کے
اعتبار سے صوبہ دار تھے - ان خدمات کے صلہ مین آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے ایک
سند کے ذریعہ سے سردار بہادر کا خطاب عطا ہوا جو ۱۰ستمبر ۱۸۶۰ع کو دی گئی تھی - سکونت
اوناؤ - اودھ -



شیو پرشاد - کانپور - لالہ - راے بہادر - تاریخ ولادت ۲۸ جون ۱۸۳۲ع - آپ
کھتری قوم سے تعلق رکھتے ہین - آپ کے والد اور جد امجد سرکاری ٹھیکہ دار او ر
ذی اثر مہاجن تھے - راے بہادر کانپور کے ایک معزز باشندے اور میونسپل بورڈ کے
ممبر ہین - آپ عرصہ تک کئی اضلاع مین سرکاری خزانچی بھی رہ چکے ہین - ۳ جون
۱۸۹۳ع کو گورنمنٹ نے اُن قیمتی خدمات کے صلہ مین جو آپنے غدر ۱۸۵۷ع
مین اور دیگر اوقات مین بطور ممبر میونسپل بورڈ کے انجام دیے تھے راے بہادر
کا خطاب عطا فرمایا - سکونت کانپور -



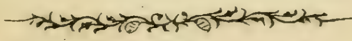
میر التفات حسین - خان بہادر - خطاب مذکور ذاتی ہے اور ۲۴ -
مئی ۱۸۸۹ع کو عطا ہوا - سکونت اٹہ -



فتحیاب خان - محمد - خان بہادر - ولادت ۱۸۴۲ع - آپ کمال زئی افغان ین - آپکے بزرگ عرصہ سے رام پور مین توطن پذیر اور ریاست مین رسالداری کے عہدہ پر ممتاز رہے - اُن کو ریاست مذکور کے فرمانرواؤن نے وقتاً فوقتاً معافی کی جاگیرین عطا کین - محمد فتحیاب خان خان بہادر گورنمنٹ انگریزی کے بنگال رسالہ مین رسالدار میجر تھے - کنارہ کشی کے بعد رام پور امپیریل سروس لانسرز رسالہ کے کمانیڈ ر گئے - ریاست رام پور کے فوجی ملازم گورکھون کی بغاوت فرو کرنے کے صلہ مین پ کو یکم جنوری ۱۸۹۵ع کو خان بہادر کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت ہوا - سکونت رام پور -

مصطفے حسین (رئیس بھلول) چودھری - ولادت ۳۱ - اکتوبر ۱۸۴۹ع - یہ خطاب ۱۶۱۶ع یعنی شاہجہان شہنشاہ دہلی کے عہد سے نسلاً بعد نسلٍ چلا آتا ہے اور برٹش گورنمنٹ نے بھی ۱۸۷۷ع مین اس خطاب کو تسلیم اور منظور کیا - آپ اُس مسلمان خانوادہ سے تعلق رکھتے ہین جسکے بزرگ خواجہ بہرام اور خواجہ نظام سید سالار مسعود غازی کے راہ اودھ مین آئے اور سوبہیہ مین سکونت اختیار کی ۱۶۱۶ع مین شیخ ناصر کو شہنشاہ شاہجہان نے سوبہیہ کا چودھری مقرر کیا ۱۷۹۲ع مین چودھری امام بخش نے ذاتی مقبوضات کو بہت کچھ ترقی دی اور ۱۸۶۰ع مین چودھری سرفراز احمد اپنے ر چودھری لطف اللہ کے انتقال کے بعد وارث ریاست قرار پائے اور اسسٹنٹ ملٹری کے خاص اختیارات عطا ہوے - اُنکی وفات کے بعد جانشینی کے ملڑے کو بہت کچھ طول ہوا - آخر کار علاقۂ مذکور کی دو تقسیمین ہوگئین - ایک حصہ دھری سرفراز احمد کی زوجہ مسماۃ بیچن النسا کو ملا اور ایک حصہ کے مالک موجودہ دھری صاحب ہین جو رشتہ مین چودھری مرحوم کے بھتیجے ہوتے ہین اِنکے ایک

و ضرب برآمد ہونے کے جرم مین گورنمنٹ انگریزی نے لکھنؤ اور اناؤ کا نصف علا
ضبط کرلیا اور ضلع راے بریلی مین بائیس مواضع کی سند عطا کی علاقہ بار قرض کی
وجہ سے کورٹ آف وارڈس کے زیر اہتمام رہا۔ اِسکے بعد راجہ ہندپال سنگھ نے
خاندان رہوان سے راجہ رام پال سنگھ کو یکم اکتوبر ۱۸۶۸ء کو گود لیا۔ گیارہ برس کی
مین کورٹ نے آپ کو تعلیم کی غرض سے علیگڈھ کالج بھیجا جہان سے اف۔ اے
امتحان پاس کرکے ۶۔ اگست ۱۸۹۹ء کو آپنے زمام ریاست ہاتھ مین لی۔ آپکو مجسٹ
درجۂ دوم اور منصفی کے اختیارات گورنمنٹ سے حاصل ہین۔ اسوقت علاقہ مین ۲
مواضع ہین جنکی مالگزاری پنتیس ہزار کے قریب ہے۔ سکونت کوری سدھولی۔ پر
بچھراوان۔ ضلع راے بریلی۔



رگھبیر سنگھ۔ راجہ۔ ولادت ۵۔ اکتوبر ۱۸۷۸ء۔ آپ قوم کے سینگر ٹھاکر ہی
اس خاندان کے آخری راجہ خوشحال سنگھ تھے۔ اُنکے انتقال کے بعد یہ علاقہ پہ
اُنکے برادر زادہ ہمنچل سنگھ اور پھر اُن کی بھد و رن بیوہ اور اُسکے بعد گھنشام سنگھ
کو ملا مگر پریوی کونسل کی اپیل کے فیصلہ کی رو سے ہمنچل سنگھ کے نام قائم رہا۔ اُن
وفات کے بعد اُنکے بھتیجے فتح سنگھ وارث تسلیم کیے گئے اور اُنکے ایام نابالغی مین ب
برس تک رُورُو کا علاقہ مستاجری مین رہا۔ ۱۸۵۷ء مین فتح سنگھ نے باغیون کی شرکت
کی لہذا علاقہ مذکور ضبط کرلیا گیا۔ اُن کے انتقال کے بعد اُنکے بیٹے راجہ رگھناتھ سنگھ
کو موضع رُورُ کلان اور تین اور متصلہ ریاستین عطا ہوئین۔ راجہ رگھبیر سنگھ سمت ۹۴۳
مین گدی نشین ہوے۔ آپ رعایا پرور اور منصف مزاج شخص ہین۔ اور ایکٹ
اسلحہ سے مستثنےٰ ہین۔ سکونت رُورُو پرگنہ بدھونا۔ ضلع اٹاوہ۔



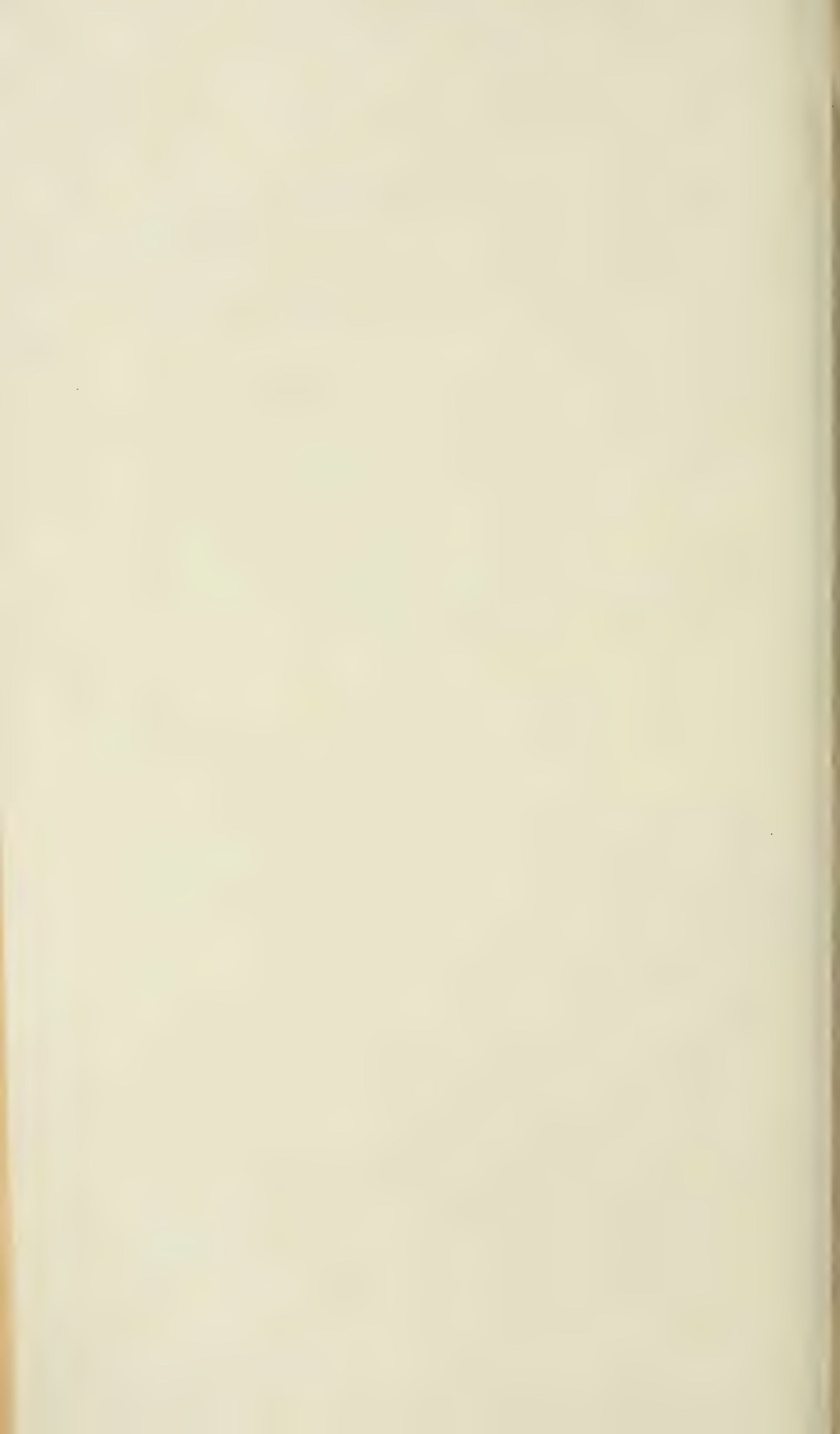
رام پال سنگھ - راجہ - ولادت ۶ - اگست ۱۸۶۷ء - آپ تلوک چندی بیس ہین جو عمبسی اور نیہستہ دو شاخون پر منقسم ہو گیا - تلوک چند کے دو پوتون مین کھیم کرن شاخ مقدم الذکر کے مورث اور کرن راے موخر الذکر کے جد اعلیٰ تھے - کرن راے کے دو بیٹے اور شاخ نیہستہ کے بانی ہر سنگھ راے اور بیر سنگھ راے پرگنہ بہار ضلع اوناؤ مین جا کر آباد ہوے اور پرگنۂ موصوف کے موضع نیہستہ کے نام سے خاندان کو موسوم کیا - انکی یہ نقل و حرکت راجہ مرار مئو کو ناگوار گذری اور اُنسے بر سر مقابلہ ہوے چنانچہ ایک بھائی بیر سنگھ راے میدان کارزار مین مقتول ہوے مگر راؤ صاحب ڈونڈیا کھیڑہ کی مدد سے ہر سنگھ راے کو کامیابی ہوئی - اُسکے بعد بیر سنگھ راے کی اولاد نے پاٹن بہار کو اور ہر سنگھ راے کے بیٹے رام سنگھ نے بچھراوان کو اپنا مستقر قرار دیا اور کوری سدھولی کے خاندان کی بناڈالی - رام سنگھ کی چوتھی پشت مین بن سنگھ تھے جن کے ایک غیر صحیح النسب بیٹے چیت راے بڑے جنگجو اور دلاور شخص تھے - اُنھون نے پچھم گاؤن مین ایک جداگانہ خود مختارانہ حیثیت قائم کی - راجہ بن سنگھ اور اُن کے خلف الصدق راجہ صدق سنگھ نے اس ریاست کو بہت کچھ ترقی اور وسعت دی - راجہ صدق سنگھ کے دونون بیٹون سکندر سنگھ اور بکرماجیت کے مرجانے سے سلسلۂ خاندانی ٹوٹ گیا لہذا راجہ بن سنگھ کے بھائی عجب سنگھ کے بیٹے عنایت علی جنھون نے مذہب اسلام قبول کر لیا تھا وارث ریاست قرار پاے - ان کے بیٹے درگپال سنگھ کے زمانہ مین کوری سدھولی نہایت عروج پر تھا کیونکہ اُس وقت ساڑھے نو پرگنے قبضہ مین تھے - راجہ درگپال سنگھ کے بیٹے دلتھمن سنگھ اکثر مسلوب الحواس رہتے تھے لہذا علاقہ کا انتظام انکی رانی سبھاؤ کنور کے ہاتھ مین رہا - ان کے بعد خاندان رہوان کے ہندپال سنگھ اس تھا ئے گئے - راجہ دلتھمن سنگھ کی مختل الحواسی اور راجہ ہندپال سنگھ کی فضول خرچیون سے علاقہ مین بدنظمی پھیل گئی تھی اسیطرح یہ ہوا کہ بعد غدر ایک توپ اور کچھ سامان حرب



راجہ امراؤ سنگھ صاحب تعلقدار کٹھیہ ضلع بریلی



راجہ کرن سنگھ رئیس ترودہ ضلع اٹاوہ



ملازمت کا لطف بھی اُٹھایا اور داروغہ جیل کے فرائض نہایت عمدگی سے انجام دیے
مگر ملازمت کو اپنے مزاج کے خلاف پاکر استعفا دیدیا - اسکے بعد آپ نے سیتاپور سے
لکھنؤ تک ایک دوست کی شرکت مین گھوڑا گاڑی کی ڈاک جاری کی - چند روز بعد لکھنؤ سے
فیض آباد اور پھر فیض آباد سے گونڈہ اور بعد کو آگرہ گوالیار اور ستنا سے ریوان تک
گھوڑے اور شتر کی ڈاک جاری کی - لیکن جس جس جگہ ریل جاری ہوتی گئی آپکا کاروبا
بند ہوتا گیا - اسکے بعد آپ نے تارک الوطنون کی ایجنسی قبول کی مگر اسمین آپکو نقصان ہوا
۱۸۷۳ع مین آپ نے فیض آباد سے الہ آباد تک شتر گاڑی کی ڈاک کا سلسلہ شرو
کیا جو ابتک جاری ہے - اس کام سے آپکو منافع کثیر ہوا اور اب آپ زمینداری او
خریداری حصص اور داد وستد کی طرف متوجہ ہوے اور اپنا کثیر سرمایہ ان کامون
مین لگایا اور ملک کی خدمت مین بھی مصروف ہوے - ۱۸۸۴ع مین باشندگان فیض آ
نے آپکو مینوسپل بورڈ مین اپنا قائم مقام مقرر کیا اور ۱۸۸۹ع سے ابتک آپ گورنمنٹ کیجانب
سے اُسکے ممبر ہین - ۱۸۸۵ع مین آپ ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر مقرر ہوے اور ا
اُسکے وائس چیرمین ہین - آپ فیض آباد کے آنریری مجسٹریٹ بھی ہین اور کئی تجارتی او
علمی انجمنون کے بہت بڑے رکن اور سرپرست ہین - کانگریس کے آپ کئی سال
تک سرگرم ممبر رہے - ۱۸۹۷ع مین آپ نے ڈائمنڈ جوبلی کی یادگار مین فاربس صا
کمشنر کے نام سے ایک اسکول جاری کیا جسکا افتتاح سر آکلینڈ کالون صاحب لفٹنٹ گ
نے فرمایا - ۱۸۹۳ع مین آپ اپنے والد اور ہمرہ ازواج کے ہمراہ حج کو تشریف لے گ
اور عرب وغیرہ کی سیاحت سے مع الخیر واپس آکر اپنا سفرنامہ شائع کیا - ۱۹۰۱ع مین
آپکو حسن خدمات کے صلہ مین خان بہادر کا خطاب عطا ہوا اور آپنے بیس ہزار کی جائداد
دار العلوم لکھنؤ - مدرسہ تعلیم نسوان نگینہ - مدرسۃ العلوم علیگڈھ اور صرفہ خیرات عشرۂ محرم
شریف کے لیے وقف کردیا ہے - آپکے کوئی اولاد نہین ہے - سکونت فیض آباد -

لکھنؤ مین طاعونی نگرانی کے کام پر آئے - پھر طاعون کے مڈیکل افسر انچارج ہوکر
ہردوار بھیجے گئے - اس نازک کام کو نہایت خوبی سے انجام دیا جسکے صلہ مین صاحب
کلکٹر نے رپورٹ مین اپنی خوشنودی مزاج کا اظہار کیا ہے - وہانسے رخصت کے
وقت ہردوار کے پنڈون اور مہنتون نے ایک عام رخصتی جلسہ کیا - ۱۲-اگست
سنہ ۱۹۰۱ء کو آپ انچارج صدر شفاخانہ سہارنپور مقرر ہوے - آپکی تصانیف سے
دو کتابین بقاے تندرستی اور سراج الہند ملک مین موجود ہین - سکونت برھوان ضلع بستی

قادر بخش - حاجی - شیخ - خان بہادر - ولادت سنہ ۱۸۳۴ء آپکے مورث
باب سے نگینہ ضلع بجنور مین آباد ہوے - آپکا آبائی پیشہ تجارت ہے - ۱۴ برس
عمر مین آپ نے اپنی والدہ مکرمہ سے آٹھ آنہ لیکر بندیون کی تجارت شروع کی جو ہندو
رتین تیر تہوارون مین اپنی پیشانی پر لگاتی ہین آپ نے پہلے ہی دن دوپہر سے
گلیون مین گشت لگاکر آٹھ آنہ کی بندیان ایک روپیہ مین فروخت کر ڈالین - پانچ
مین آپ کے پاس بارہ روپیے بارہ آنہ جمع ہو گئے اس کامیابی سے آپ کے
ن تجارت کا شوق پیدا ہوا - دو سال اپنے پھوپھا کی دُکان پر کام سیکھ کر آپ اپنے
کے ساتھ سنہ ۱۸۵۵ء مین کانپور چلے آئے اور اُنکی تجارتی کوٹھی مین کام کرتے
ہے - سنہ ۱۸۵۶ء مین کانپور سے لکھنؤ مین آئے اور اپنے والد سے اڑھائی ہزار
دستگردان لیکر پانچہزار روپیہ کے مال سے چھاؤنی منڈیاؤن مین کاروبار شروع کیا
ن یوماً فیوماً ترقی ہوتی گئی - تجارت کا کوئی کام نہین ہے جسمین آپ بند ہون - لکھنؤ
آپ نے ایک صاحب مسٹر جو ہانس جیکب کی شرکت مین اودھ گزٹ جاری کیا تھا
بھی اکسپریس کے نام سے جاری ہے سنہ ۱۸۵۹ء مین چھاؤنی سیتاپور مین محکمہ تعمیرات
ٹھیکہ لیا جسمین آپکو معقول کامیابی ہوئی - ایک سال تک آپ نے لکھیم پور مین سرکاری

تو وہ وہان گئے اور باغیون پر استغاثہ دائر کرکے نوے ہزار کی ڈگری حاصل کی۔
اور صاحب کلکٹر کی مدد سے وطن مالوف کو واپس آکر از سر نو آباد کیا۔ آپکے دوسرے
حقیقی بھائی کرپاشنکر نائب تحصیلدار تھے یہ گورکھپور سے فوج گورکھا کے ساتھ لکھنؤ
آئے تھے جسکے صلہ مین اُنکو سند خیر خواہی عطا ہوئی اُنکے بیٹے بلبھدر سہاے اعظم گڈھ
مین جنرل سپرنٹنڈنٹ مال ہین۔ راے بہادر سری پت سہاے نو برس کے تھے
جب انکے والد نے انتقال کیا۔ بارہ برس کی عمر تک آپ نے عربی۔ فارسی اور سنسکرت
اپنے مکان پر تحصیل کی ۱۸۷۲ء مین فیض آباد ہائی اسکول مین تعلیم انگریزی شروع
کی اور ۱۸۷۷ء مین انٹرنس کا امتحان پاس کرکے کیننگ کالج لکھنؤ مین ڈیڑھ برس تک
تحصیل کی۔ یہانسے مئی ۱۸۷۹ء مین مڈیکل کالج لاہور مین داخل ہوے۔ اثناے
طالبعلمی مین برابر وظائف واسناد اور انعامات پاتے رہے۔ پانچ برس کے بعد
۱۸۸۴ء مین ال۔ ایم۔ ایس کی ڈگری حاصل کی اسی سال یکم مئی کو بنگال مڈیکل سروس
مین اسسٹنٹ سرجن مقرر ہوے۔ ابتداے ملازمت مین تھوڑے تھوڑے دنون
کے واسطے آگرہ۔ مؤرانی پور۔ کانپور۔ مین پوری اور جھانسی وغیرہ کے شفاخانون مین
آپکا تقرر رہا۔ مؤرانی پور ضلع جھانسی کے شفاخانہ کی حالت بہت ردی اور باشندے
انگریزی علاج سے کارہ بلکہ خائف تھے مگر آپکی علمی اور عملی قابلیت نیز آنکھ اور پتھری
کے علاج کی شہرت کی وجہ سے لوگ متوجہ ہوے۔ یہان آپ آنریری سکرٹری مینوسپلٹی
بھی تھے۔ قحط ۹۷-۱۸۹۶ء مین آپ نے بڑی جانفشانی کی اور کمیشن قحط مین شہادت
دینے کے لیے گورنمنٹ ممالک ہذا نے آپ کو منتخب کیا۔ رپورٹون اور خطوط مین آپکی
تعریفین موجود ہین۔ ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو جناب ملکہ قیصرہ ہند کی ڈائمنڈ جوبلی مین راے بہادر
کے خطاب سے آپ سرفراز کیے گئے۔ ۴۔ جولائی ۱۸۹۹ء کو اُناؤ کو تبدیلی ہوئی جہان ضلع
اور جیل کے چارج کے علاوہ آپ آنریری سکرٹری مینوسپلٹی بھی رہے۔ اسکے بعد

نے ایک موضع لوکناتھ پور آباد کیا اور آخر الذکر کے بیٹے راے چند بھان دربار شاہی دہلی مین دیوان تھے اُنکے بیٹے کالکا داس نے ضلع سلطانپور مین کالکا پور نامے ایک موضع آباد کیا - یہان اُنھون نے سرب دان یعنی اپنا تمام مال و متاع خیرات کردیا اُسوقت سے یہ خاندان "سربسیا" مشہور ہوا - اس خاندان کے اکثر ممبر اودھ کے تعلقدارون اور نوابون کے دربار مین مختلف عہدون پر ممتاز تھے مگر نامساعدت روزگار کی وجہ سے مختلف مقامات مین جا بسے - راے سری پت سہاے بہادر کے دادا ابدل سنگھ اپنے والدین کی جلاوطنی کی حالت مین اپنی ننھیال مین پیدا ہوے اور سن رشد کو پہونچکر نواب سعادت علی خان بہادر نواب وزیر اودھ کے عہد مین داروغۂ توپخانہ مقرر ہوے - ۱۸۰۹ء مین جب اودھ کا کچھ حصہ سلطنت انگلشیہ کے قبضہ مین آگیا تو وہ گورنمنٹ کی جانب سے پرگنہ نوابگنج ضلع گونڈہ کے قانونگو اور پھر بستی کے تحصیلدار کردیے گئے - ۱۸۳۰ء مین برھوان اور دیوری دو موضع خریدکیے اور وہین سکونت اختیار کی اور اپنے جلاوطن بھائیون کو تلاش کرکے اُنکا ذریعۂ معاش بھی پیدا کردیا - اُنھون نے دریاے اچاڑہ پر پل تعمیر کرایا جو اسوقت بھی موجود ہے - اُنکے فرزند کنج بہاری لال نے بھی کچھ عرصہ تک گورنمنٹ کی ملازمت کی مگر گھوڑے سے گرکر پانون ٹوٹ جانے کی وجہ سے ترک ملازمت کردی اور ۱۸۵۶ء مین نیل کا کارخانہ جاری کیا - زمینداری کو ترقی دی - ایک ٹھاکردوارہ اور ایک شوالہ بنوایا - نیل کے کارخانہ کے اجرا کے دوسرے سال غدر کی وجہ سے از سرنو اس خاندان پر تباہی ئی اور ہمسایہ سورج بنسی چھتری دو ہزار کی جمعیت سے حملہ آور ہوے جسکی وجہ سے کنج بہاری لال موضع تھالا پار مین پناہ گزین ہوے مگر وہان سے بھی موضع بموضع سرگشتگی کے عالم مین پھرتے رہے - بالآخر موضع سریا کے ایک برہمن کے گھر مین قیام کیا جہان راے سری پت سہاے بہادر کی ولادت ہوئی - جب گورنمنٹ انگریزی کا تسلط گورکھپور پر ہوگیا



خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش رئیس فیض آباد



خان بہادر حاجی محمد ابرار حسین رئیس جھانسی

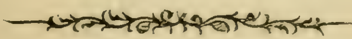


ے بہادر ٹھاکر سیتلا بخش سنگھ رئیس جونپور



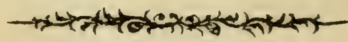
رائے بہادر سری پت سہائی رئیس سہارنپور

آپ کے چچا ٹھاکر مادھو سنگھ کو ایام غدر ۱۸۵۷ء کے حسن خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ سے مواضع زمینداری اور راے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا تھا - یہ اسوقت بقید حیات ہین اور آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات سے معزز و ممتاز ہین - آپ یکم فروری [illegible] کو نائب سررشتہ دار کمشنری الہ آباد پھر نائب تحصیلدار درجۂ اول مقرر ہوے - اسکے بعد اسپشل نائب تحصیلداری کے عہدہ پر مامور ہوے اور کھیرا گڈھ ضلع الہ آباد مین بھیجے گئے - ۱۸۸۵ء مین تحصیلدار ہوے یہانتک کہ تدریجاً ترقی کرتے ہوے تحصیلدار درجہ اول ہوگئے - چودہ برس تک الہ آباد کے ماگھ میلہ کے انتظام پر برابر متعین رہتے آئے اور حسن کارگزاری کے صلہ مین سالانہ انعام حاصل کرتے رہے - سنہ [illegible] کی قحط سالی کے انسداد کا کام بھی آپ کے سپرد کیا گیا - ۱۸۹۴ء کے ماگھ میلہ کے عمدگی انتظام کے صلہ مین نقد انعام کے علاوہ آپ کو پانچ سو روپیہ کی ایک طلائی گھڑی گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی سے مرحمت ہوئی جسکے ڈھکنے پر آپکے حسن انتظام میلۂ مذکور کا ذکر کندہ تھا - ۱۸۹۸ء مین راے بہادری کے خطاب سے اور سنہ [illegible] مین قیصر ہند کے نقرئی تمغہ سے سرفراز کیے گئے - اسکے بعد گورنمنٹ نے آپکی خدمات پانچ سال کے لیے درستی انتظام کی غرض سے ریاست مانڈہ ضلع الہ آباد کو منتقل کردین جہان آپ چار سو روپیہ ماہوار کے مشاہرہ پر مینیجر مقرر ہوے - آپکا علاقہ زمینداری اور مکان بشارت پور ضلع جونپور مین واقع ہے - سکونت جونپور -



سری پت سہاے - بابو - راے بہادر - ولادت ۲۷ ستمبر ۱۸۵۷ء - آپ سری واستو کائستھ ہین - آپ کے مورث اعلیٰ کھڑگ راے دہلی مین دربار شاہی مین ملازم تھے اُنکے دو فرزند سرستی داس و پرمیشری داس بذریعۂ فرمان شاہی ضلع سلطانپور ملک اودھ مین قانونگو مقرر ہوے - اول الذکر کے بیٹے مسمیٰ لوک ناتھ

کے جلدو مین گورنمنٹ سے خلعت فاخرہ اور ضلع گورکھپور مین علاقہ مرحمت ہوا اس
ضلع مین اکثر نازک اور اہم واقعات پیش آئے جسکے دفعیہ مین آپ نے بہت کچھ حصہ
لیا - ۱۸۷۱ء اور ۱۸۹۴ء مین جب دریاے ٹونس سے دومرتبہ سیلاب عظیم آیا جس
سے شہر اور اہل شہر کے غرق آب ہوجانیکا اندیشہ تھا تو آپ نے نہایت مستعدی
کے ساتھ رفاہ خلائق کے خیال سے سرکار کو مناسب مدد دی - اسی طرح گئو رکھشنی
کے جھگڑے یعنی بلوہ مئو کے پُر آشوب زمانہ مین آپ نے امن و امان عامہ کے قائم
رکھنے مین گورنمنٹ کا ہاتھ بٹایا جسکا تحریری شکریہ گورنمنٹ نے ادا کیا - ایام قحط سالی
مین بھی آپ نے مساکین و غربا کی امداد کی جسکے صلہ مین سرکار سے سند عطا ہوئی -
سکونت اعظم گڈھ - ممالک متحدہ آگرہ و اودھ -



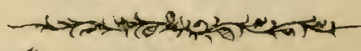
ابرار حسن خان - حاجی محمد - خان بہادر - ولادت مارچ ۱۸۴۹ء - آپ
خانان شاہجہان پور کے خاندان سے ہین - آپ کے دادا مولوی محمد محسن خان
صدر الصدور کے عہدہ پر ممتاز تھے اور آپ کے والد مولوی محمد حسن خان بھی غدر
۱۸۵۷ء کے قبل اسی منصب پر مامور تھے - اس خاندان کے اکثر ممبر گورنمنٹ
ہندوستان کے معزز عہدون پر مقرر ہین - ضلع شاہجہان پور مین آپکی زمینداری بھی ہے -
جنوری ۱۸۶۸ء سے آپ نے ملازمت شروع کی اور حسن کارگزاری اور نیک چلنی
کے جلدو مین ماہ مئی سنہ ۱۸۹۵ء مین خان بہادر کے خطاب سے سرفراز کیے گئے -
سکونت شاہجہان پور -



سیتلا بخش سنگھ - ٹھاکر - راے بہادر - ولادت ۱۸۵۱ء - آپ بیس ٹھاکرون
کے خاندان سے ہین - آپ کا خاندان سرکار انگریزی کا ہمیشہ خیر خواہ رہا ہے -

برھما کے وقت سے نسلاً بعد نسلٍ چلا آتا ہے۔ آپ کے مورث اعلیٰ چندرسین سنگھ
جو خاندان ارگل سے علٰحدہ ہوکر اعظم گڈھ مین آباد ہوے۔ اُنکے بیٹے راجہ ابھمن سنگھ
سنہ ۱۶۲۰ع مین جہانگیر شاہ بادشاہ دہلی کے عہد مین مشرف باسلام ہوے اور دربار دہلی
خطاب راجگی اور بائیس پرگنہ واقع چکلۂ اعظم گڈھ اور ایک خلعت فاخرہ اور ایک لاکھ پچیس ہزار
روپیہ سالانہ نقد عطا ہوا۔ سنہ ۱۷۶۲ع مین آپ کے جدامجد راجہ محمد نادر خان کی وفات کے
آپ کے والد راجہ محمد مبارک خان کے واسطے برٹش گورنمنٹ نے بھی جائز رکھا
خطاب مذکور کو تسلیم کیا۔ سنہ ۱۷۶۱ع یعنی نواب شجاع الدولہ نواب وزیر اودھ کے عہد حکومت
تک یہ ریاست بہت وسیع تھی اور یہ خاندان بہت معزز اور صاحب اختیار تھا مگر آپ کے
پردادا راجہ محمد ارادت خان کی رحلت کے بعد جب اُنکے بیٹے راجہ محمد جہان خان مسند نشین
ہوے تو اُنکے برادر عمزاد محمد اعظم خان مدعی ریاست ہوے اور سازش کرکے راجہ صاحب
کو قتل کرا ڈالا اور خود گدی نشین ہوے۔ سنہ ۱۷۶۹ع مین راجہ محمد اعظم خان کے انتقال کے بعد
اُنکے عمزاد بھائی بابو جہان یار شاہ اور آپ کے دادا راجہ محمد نادر خان مین خانہ جنگیان ہوئین
جسکے نتیجہ مین اول الذکر مفرور اور آخر الذکر فتحیاب اور مسند نشین ہوے مگر اداے مالگزاری
اُنکی سہل انکاریون کی وجہ سے نواب آصف الدولہ بہادر نے ریاست ضبط کرلی۔ اسی
اثنا مین گورنمنٹ انگلشیہ کی عملداری ہوگئی مگر راجہ محمد نادر خان بعد از وقت حاضر ہوے بھی
اُسکے متعلق کچھ چارہ جوئی نہین کی۔ اس تساہل و بے پروائی سے ریاست برباد ہوگئی۔ ان
انتقال کے بعد راجہ محمد مبارک خان اور سنہ ۱۸۳۵ع مین اُنکی رحلت کے بعد راجہ محمد سلامت خان
صاحب مسند نشین ہوے۔ غدر سنہ ۱۸۵۷ع مین حکام ضلع نے تمام ضلع کا انتظام آپ کے
سپرد کیا تھا چنانچہ آپ نے تھانہ اور تحصیلداری اور سرکاری ڈاک برابر قائم اور جاری رکھی
اور پچیس تیس ہزار باغی بلوارون کے دست تطاول سے جنسے گورنمنٹ سے اس
قبل مقابلہ و مجادلہ ہوچکا تھا اہل شہر کو محفوظ رکھا اور اُنکو پسپا کردیا۔ ان نمایان خدمات

پاٹیشوری پرتاب نرائن سنگھ - راجہ - ولادت سنہ ۱۸۷۰ء - آپ کا تعلق چھتری
لہنس قوم سے ہے - آپ کے مورث اعلیٰ پرتھوی دیو سنگھ راجۂ گنو کچھ و بنگالہ نہ واقع
ودسے پور سنہ ۱۳۴۳ء مین جلاوطنی اختیار کر کے اجودھیا مین توطن گزین ہوسے - اُسکے
یام اجودھیا کے زمانہ مین ریاست ڈوانگر (حال راج بستی) کی عام رعایا راجہ ڈوانگر کے
بر و تعدی سے تنگ آکر اُنکے پاس فریاد کنان حاضر ہوئی چنانچہ یہ پرگنہ ڈوانگر کی تسخیر کے
رادہ سے فوج لیکر روانہ ہوسے اور بعد محاربۂ عظیم راجہ مادھو سنگھ والی ڈوانگر کو شکست
یکر خود قابض و متصرف ہو گئے اور اُنکی راجگی کا خطاب بادشاہِ وقت نے بھی تسلیم کیا -
س خاندان مین راجہ پرتھی پال سنگھ اور راجہ جیراج سنگھ نے شاہانِ دہلی اور نواب
نجاع الدولہ کو اکثر مہمون مین مدد دی تھی - سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر کے زمانہ مین راجہ مہیش
یتلا بخش سنگھ نے گورنمنٹ کی خدمات خیر خواہانہ و فاداری سے انجام دین جسکے جلدو
ن اُنکو پرگنہ راج اموڈھہ ضلع بستی اور بہت سے مواضع بطور جاگیر مرحمت ہوسے -
س خاندان مین اولاد اکبر گدی نشین ہوتی ہے اور اولاد اصغر کو گذارہ دیا جاتا ہے -
ریاست پرگنہ جات بستی - امروہہ - ناگر - مہولی و مگہر ضلع بستی مین و پرگنہ جات حویلی دھوپاپار
ملع گورکھپور مین واقع ہے - یہ ریاست پانچہزار پانچسو بتیس روپے گورنمنٹ کی مالگزاری
دا کرتی ہے - راجہ پاٹیشوری پرتاب نرائن سنگھ کی ابتدائی تعلیم حسب دستور گھر پر ہوئی
پ سنسکرت اور فارسی مین معقول مہارت رکھتے ہین - سنہ ۱۸۹۰ء مین راجہ مہیش سیتلا بخش سنگھ
کے انتقال کے بعد آپ وارث ریاست ہوسے - آپ مینوسپل بورڈ کے چیرمین اور آنریری
بسٹریٹ ہین اور اپنے والد کی طرح حاضری عدالت سے مستثنیٰ ہین - سکونت بستی -

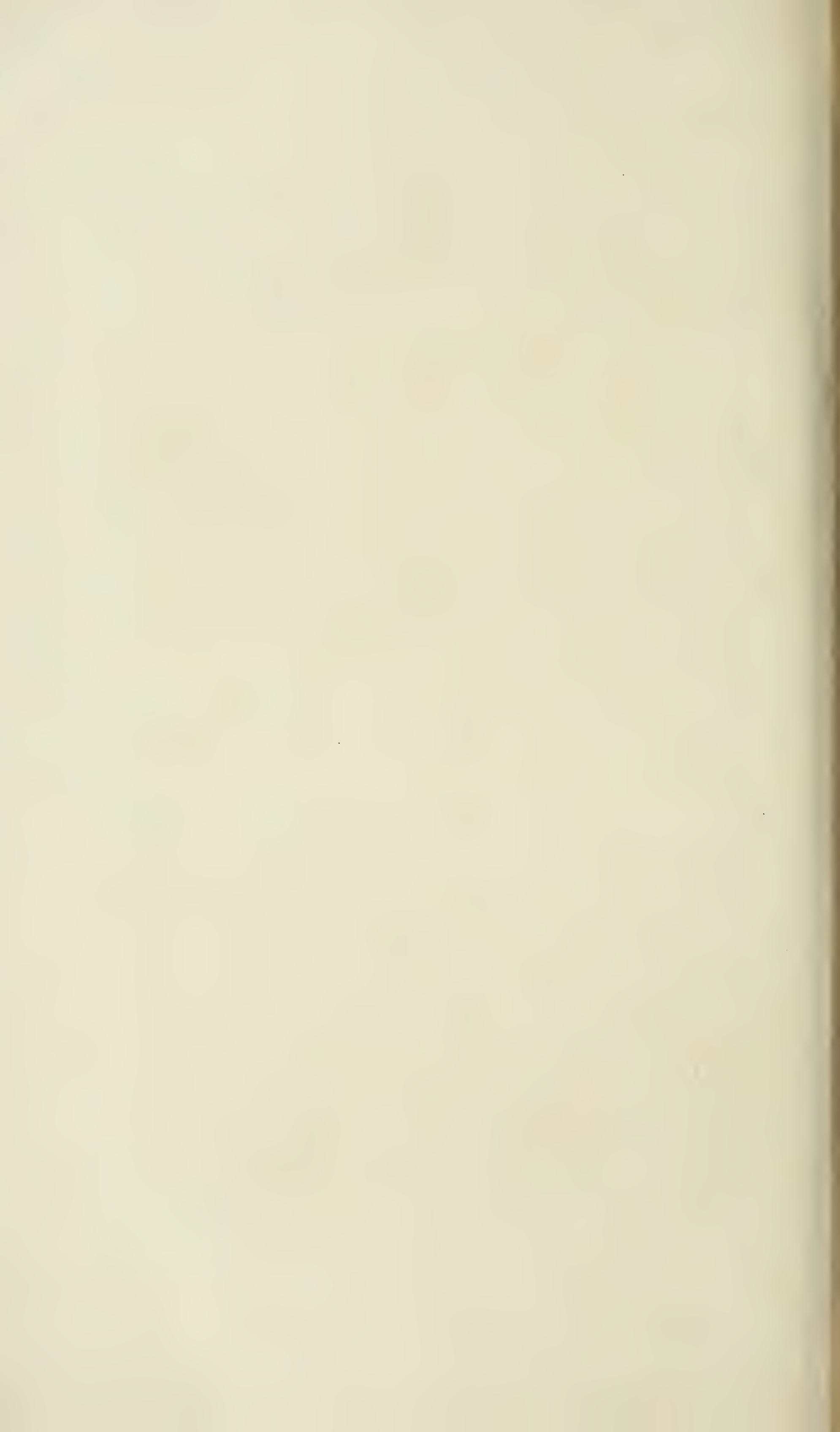


محمد سلامت خان - راجہ - ولادت سنہ ۱۸۲۹ء - راجگی کا خطاب خاندانی اور
روثی ہے - یہ خانوادہ راجۂ ارگل ضلع فتحپور کے خاندان کی ایک شاخ ہے جو



راجہ پاٹنشوری پرتاب نراین سنگھ رئیس بستی

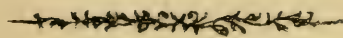

راجہ سلامت خاں رئیس اعظم گڈھ



اختیارات عطا کیے اور ۱۸۹۹ء مین راے بہادر کا خطاب عطا ہوا تجارت اور صنعت
و حرفت کی جانب آپ کو خاص میلان ہے۔ رامزے اسپتال کی تعمیر مین آپ نے
بہت مدد دی ہے جس مین یورپین مریض زیر علاج رہتے ہین اور آپ ہی کی کوشش
سے کراستھویٹ اسپتال کی بھی بنیاد پڑی جو ہندوستانی باشندون کا علاج گاہ ہے
نینی تال کی مسجد جامع کی تعمیر مین بھی آپ نے مدد دی۔ نینی تال مین واٹر ورکس کی تحریک
کے بانی بھی آپ ہی ہین آپ نینی تال کے مینوسپل بورڈ کے ایک سرگرم ممبر ہین آپ نے
ایک نہایت خوشنما اور پرفضا باغ بنایا ہے۔ نینی تال کے رؤسا کے طبقہ مین آپ
ایک خُلق مجسم ہمدرد رعایا وفادار گورنمنٹ اور آزاد خیال رئیس ہین۔ سر اینٹنی میکڈانل
صاحب نے ۲۶۔ اکتوبر ۱۹۰۱ء کو ایک بندوق بطور یادگار مرحمت کی۔ ڈیر اکسلنسیز لارڈ
و لیڈی لینسڈون کی تشریف آوری نینی تال کے موقع پر آپ نے اُنکی خاص مدارات
کی جس کا شکریہ کمشنر صاحب کمایون نے ادا کیا ہز اکسلنسی لارڈ کرزن والیسراے
گورنر جنرل کا شرف حضوری بھی آپ کو نینی تال مین حاصل ہو چکا ہے۔ اسی طرح اکثر
لفٹننٹ گورنرون اور دیگر حکام والامقام نے آپ کی خیر خواہی اور وطن دوستی کی تعریف
و توصیف کی ہے اور دربار قیصری دہلی منعقدۂ جنوری ۱۹۰۳ء مین بھی گورنمنٹ
کی جانب سے آپ مدعو ہوے ہین۔ سکونت کوہ نینی تال۔



ظہیر اللہ خان —— خان بہادر۔ یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو گورنمنٹ نے
آپ کی نمایان خدمات کے جلدو مین خان بہادر کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے
مرحمت کیا۔ آپ کا قدیمی مسکن و موطن پشاور تھا سکونت رام پور۔ ممالک متحدۂ
آگرہ و اودھ۔



اُنکی بیوہ رانی کے بعد اُن کی دختر بھوپ کنور مالک ریاست ہوئین اور اُنکی وفات پر اُنکے شوہر خوشحال سنگھ مسند نشین ہوے - اس اثنا مین راؤ گلاب سنگھ کے بھائی راؤ امراؤ سنگھ نے ترکہ سے محروم رہنے کے غصہ مین مقدمہ دائر کیا مگر سنہ ۱۸۶۸ء مین پنچایت نے فیصلہ کیا کہ ریاست سے پانچ آنہ کا حصہ پرتاب سنگھ نبیرۂ مگنی رام کو اور چھ آنہ راؤ امراؤ سنگھ کو اور باقی ماندہ حصہ خوشحال سنگھ کو تقسیم کیا جاے - راؤ امراؤ سنگھ نے ۲-جون سنہ ۱۸۹۸ء کو انتقال کیا اور اُن کے فرزند راؤ گرراج سنگھ اُنکے جانشین ہوے - فی الحال اس جاگیر مین چھیالیس مواضع مسلم اور چودہ گاؤن مین حصہ ہے اور مالگزاری باسٹھ ہزار سات سو بہتر روپیہ ہے - آپ کے صاحبزادہ اور ولی عہد اندرجیت سنگھ (ولادت ۱۵- اکتوبر سنہ ۱۸۹۴ء) ہین - سکونت کچیسر ضلع بلند شہر -

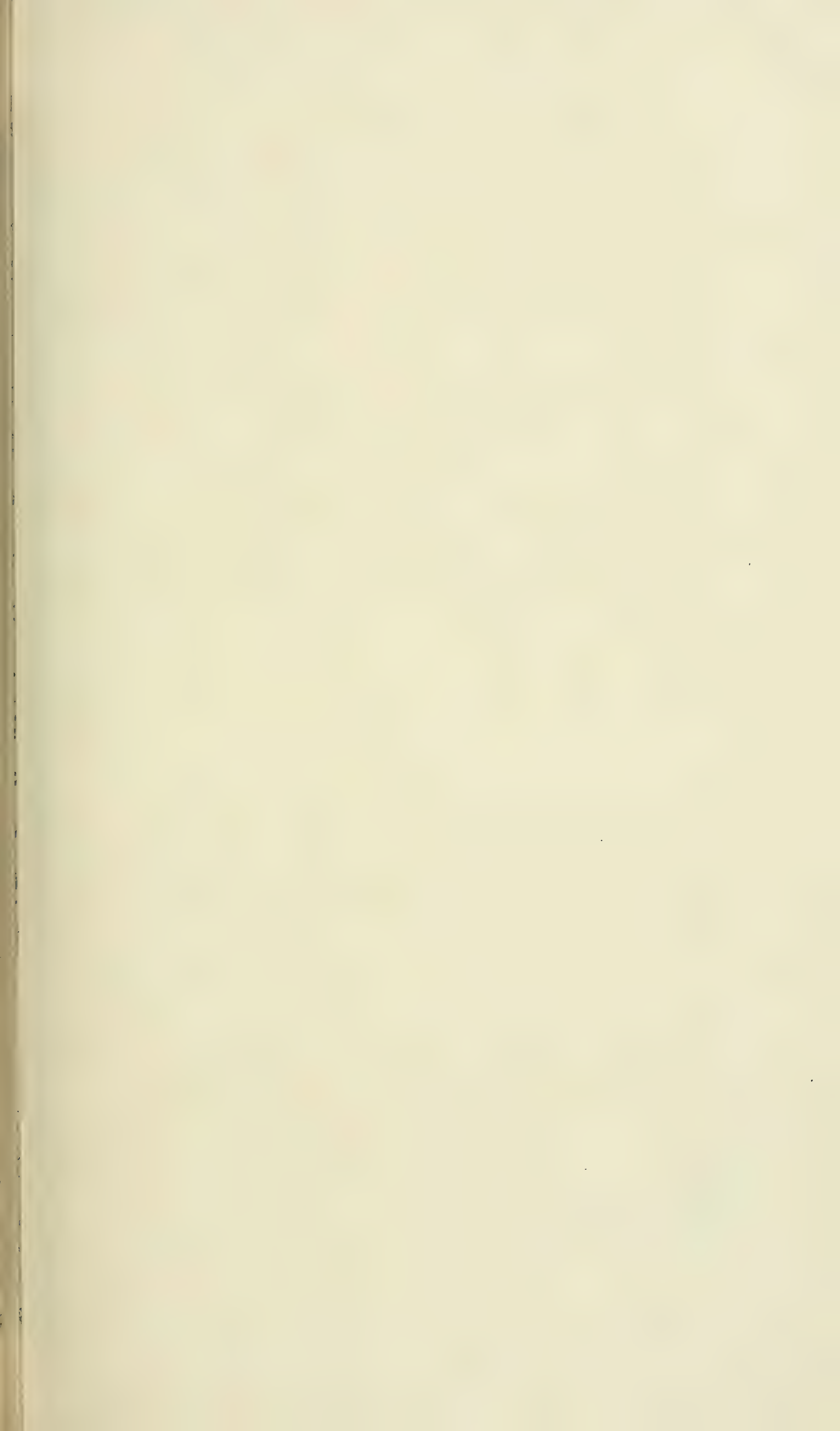


کرشنا ساہ - راے بہادر - آپ کی ولادت سنہ ۱۸۵۲ء مین الموڑہ مین واقع ہوئی - آپ سورج بنسی چھتری ہین - آپ کے مورث اعلیٰ کا وطن اصلی نیپال تھا آپ کے بزرگ الموڑہ مین آئے اور پھر گورنمنٹ انگلشیہ کی عملداری مین اس خاندان نے نینی تال کو اپنا مستقر قرار دیا - آپ کے والد سیٹھ موتی رام ساہ ایک صاحب ثروت بے تعصب فیاض اور مرنجان مرنج بزرگوار تھے - سنہ ۱۸۵۷ء مین اُنھون نے گورنمنٹ انگریزی کے وفادارانہ خدمات انجام دیے اور مختلف مقامات کے مفرور انگریزون کی جان ومال کی حفاظت کی - اسکے صلہ مین گورنمنٹ نے اکثر مواضع اور ایک عالیشان مکان بریلی مین عطا کیا - اُن کے انتقال کے بعد آپ نے ترکۂ پدری سے بقدر رسد حصہ پایا تھا مگر اپنی حسن لیاقت سے جائداد کو ترقی دی - اور رفتہ رفتہ گورنمنٹ اور ملک کی نظر مین آپ نے ہر دلعزیزی اور وقعت حاصل کی - آپ کو باشندگان نینی تال نے پہلے میونسپل کمشنر منتخب کیا اور پھر سنہ ۱۸۸۳ء مین گورنمنٹ نے آنریری مجسٹریٹی کے

اراضی ہوے۔ اُن کی چوتھی پشت مین چتر سنگھ کے بیٹے رادھن سنگھ اور رگنی رام تھے جو بھرت پور کے جاٹون کے شریک ہوے اور جواہر سنگھ کو اُس جنگ مین مدد دی جو اُنھون نے اپنے باپ کے قتل کا انتقام لینے کے لیے کی تھی اور نجیب الدولہ کے ذریعہ سے اُنھون نے جاگیر کچیسر اور راؤ کا خطاب اور "چورماری" یعنے ڈاکوؤن کی سرکوبی کی خدمت کے صلہ مین نو پرگنے دربار دہلی سے حاصل کیے مگر اُنھون نے اپنی ہمسایہ ریاستون مین قتل و غارتگری شروع کی اور بہت کچھ مواضعات دبا لیے۔ اسکی شکایت کچھ سوداگرون نے افراسیاب حاکم علی گڈھ (کول) سے کی۔ ۱۷۸۲ء مین افراسیاب نے حملہ کیا اور قلعۂ کچیسر و سیانہ وغیرہ چھین لیے اور رادھن سنگھ اور رگنی رام کو گرفتار کرکے قلعۂ کول مین نظربند کر دیا۔ بعد چندے موقع پاکر دونون بھائی رہا ہوگئے اور سرسہ ضلع حصار مین داخل ہوے اور مرہٹون کی ملازمت کرکے بہ جمعیت کثیر قلعۂ کچیسر پر حملہ کیا اور اپنے کل علاقہ پر قابض ہوگئے۔ رگنی رام کی وفات کے بعد ۱۷۹۰ء مین رادھن سنگھ کل تعلقہ کے مالک ہوے اور شاہ عالم بادشاہ دہلی سے پرگنہ جات پاٹھ۔ سیانہ۔ تھانہ فرید اور تعلقۂ وتیانہ و سید پور کا استمراری پٹہ چالیس ہزار روپیہ سالانہ پر حاصل کیا جسے ۱۷۹۴ء مین مرزا اکبر شاہ نے اور ۱۸۰۲ء مین گورنمنٹ برطانیہ نے بھی بحال رکھا۔ ۱۸۱۶ء مین راؤ رادھن سنگھ نے انتقال کیا۔ اُن کے بیٹے راؤ فتح سنگھ نے اپنے علاقہ کو بہت زیادہ ترقی اور وسعت دی۔ اُن کے لیے لارڈ ماٹرا گورنر جنرل ہند نے جاگیر کچیسر موروثی قرار دی۔ اُنکے بعد راؤ بہادر سنگھ جانشین ہوے اُنھون نے چھبیس مواضع اپنے علاقہ مین زیادہ کیے۔ اُن کے بعد گلاب سنگھ ۱۸۴۷ء مین ریاست آبائی پر مسند نشین ہوے۔ اُن کو ایام غدر ۱۸۵۷ء کی خدمات کے جلدو مین تقریباً آٹھ ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر اور دو ہزار کا خلعت اور راجہ بہادر کا خطاب مرحمت ہوا۔ راجہ گلاب سنگھ دو سو سترہ مواضع کا علاقہ اپنی بیوہ رانی جسونت کنور کے قبضہ مین چھوڑ کر ۱۸۵۹ء مین فوت ہوے۔

نذر محمد خان۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۵۱ء۔ آپ کے مورث اعلیٰ محمد مجید خان بنگش افغان کلان خیل تھے جو شہزادۂ داراشکوہ کی سلک ملازمت مین تھے اور جنکی اولاد قصبۂ شکوہ آباد مین آباد ہوئی۔ اس خاندان کے اکثر ممبر شاہان دہلی و اودھ اور آخر مین گورنمنٹ انگریزی کے فوجی ملازم رہے مگر چند پشتون سے سول ملازمتین بھی اختیار کرلین۔ آپ کے نانا محمد غوث خان نمبردار رکن پور وغیرہ ایک بڑے علاقہ کے مالک تھے آپ اپنی موروثی اور مکسوبی جائداد زمینداری پر قابض اور تقریبًا دو ہزار روپے سالانہ کے مالگزار ہین جو ضلع آگرہ اور مین پوری مین واقع ہے۔ تحصیل علم کے بعد نومبر ۱۸۷۱ء مین آپ محکمۂ بندوبست ضلع مین پوری مین کلرک مقرر ہوے اور ۱۸۷۲ء مین ضلع متھرا کو منتقل ہوکر نائب سپرنٹنڈنٹ اور ۱۸۷۷ء مین ضلع باندہ کے سپرنٹنڈنٹ مال معین ہوے۔ ۵۔ اپریل ۱۸۸۳ء مین تحصیلداری کے عہدہ پر مامور ہوے اور ضلع کانپور کی تحصیل ڈیرہ پور اور صدر تحصیل مین عمدہ کارگزاریان کین جسکے صلہ مین گورنمنٹ سے خوشنودی مزاج کی چٹھیان حاصل کین۔ ۱۸۸۶ء سے اس صوبہ کے مختلف مقامات مین ڈپٹی کلکٹری کے فرائض انجام دیے ۱۸۹۶ء و ۱۸۹۷ء کی قحط سالی ضلع باندہ کے حسن انتظام کے جلدو مین گورنمنٹ نے خان بہادر کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے عطا کیا۔ سکونت قصبۂ شکوہ آباد ضلع مین پوری۔

گرراج سنگھ۔ راؤ۔ ولادت ۲۰۔ ستمبر ۱۸۶۳ء۔ اس جاٹ خاندان کے مورث اعلیٰ مسمیٰ راے سال جو دلال گوتر فرقہ سے تعلق رکھتے ہین موضع سندوکھی ضلع رہتک کے باشندے تھے۔ تقریبًا دو صدی کا عرصہ ہوا کہ اُن کے چار بیٹون مین سے تین پوتے بھوال جگرام اور جبٹ مل موضع جت سونہ پرگنہ سیانہ ضلع بلند شہر مین آکر آباد ہوے اور چوتھے پوتے مسمیٰ گُروا پرگنہ چندوسی ضلع مراد آباد مین مالک





راے بہادر ڈاکٹر رام لال چکرورتی لکھنؤ



خان بہادر نذر محمد خان رئیس مین پوری



راؤ گرراج سنگھ رئیس کچیسر ضلع بلند شہر

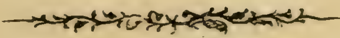


راے بہادر کرشنا ساہ رئیس نینی تال

سلوک کیا - آپنے غربا کی رفع تکلیف کے لیے ایک تالاب تعمیر کرایا جسکے صلہ مین فروری
۱۸۹۰ء کے دربار مین سند حاصل کی - محکمۂ زراعت سرکاری کو آپ نے اپنی رائے
سے بہت مدد دی ہے جسکی شکرگزاری کے خطوط و اسناد آپ کو عطا ہوے ہین
۱۸۹۸ء مین آپ کو انریری مجسٹریٹی درجۂ سوم کے اختیار عطا ہوے جسکے فرائض
آپ نہایت عمدگی سے انجام دیتے ہین - سکونت بانگرمؤ ضلع اناؤ - اودھ -



رام لال چکرورتی - بابو - راے بہادر - آپ ۲۰ مئی ۱۸۴۳ء
کو پیدا ہوے اور ۲۱ - اپریل ۱۸۶۹ء عیسوی کو گورنمنٹ کی ملازمت مین آئے
اور ۱۶ - جولائی ۱۸۶۹ء کو مڈیکل کالج ہاسپٹل کلکتہ مین طبیب دوم مقرر ہوے - اسکے
بعد ۱۳ - جولائی ۱۸۷۱ء کو کلکتہ سے آپ کی خدمات الہ آباد کو منتقل ہوئین جہان کا
اسپتال کے زنانہ وارڈ کے آپ افسر انچارج کیے گئے - دو برس تک بنارس اور
کے سرکاری شفاخانون مین متعین رہنے کے بعد ۲۷ - فروری ۱۸۷۵ء کو بلرام پور ہاسپٹل
لکھنؤ مین آپکا تقرر عمل مین آیا جہان آپ اسوقت تک اسسٹنٹ سرجن ہین - آپ ان
صوبجات کے ایک نہایت ہی ہردلعزیز اور نامی ڈاکٹر ہین اودھ کے کئی سربرآوردہ تعلقہ دارون
نے مختلف اوقات مین گورنمنٹ سے آپکی خدمات مستعار لین اور آپنے جس معرکے
علاج کیے ہین وہ عام طور پر مشہور ہین - مہاراجہ بلرام پور آنجہانی کے علاج مین آپ کو
جو کامیابی ہوئی اُس سے آپ کی شہرت کو خاص ترقی ہوئی - لیڈی لائل مڈیکل اسکول
کی ڈاکٹری خدمات انجام دینے کے جلدو مین ۲۴ - نومبر ۱۸۸۸ء کو گورنمنٹ نے آپ کو
راے بہادر کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے عطا کیا - آپ کو رفاہ عام کے کامون مین
بڑی دلچسپی ہے - سکونت لکھنؤ -



دھری ماکھن سنگھ نے بوقت بندوبست سرسری حکام وقت کے پاس بڑی مستعدی سے
بلنہ بانگرمؤ کے زمینداروں سے قبولیتین داخل کرادین اور غدر مین مسٹر کیپر ڈپٹی کمشنر اور حکام
ت کو ملانوان سے اپنی حفاظت مین لانیکو مع جماعت کثیر گئے - اُنسے راہ مین ملاقات ہوئی
ریلی گارڈ لکھنؤ کی جانب عازم ہوے اور حفیظ آباد ضلع اناؤ اور میاگنج وغیرہ مین
غیون سے مقابلہ ومجادلہ کرکے اُنکو پسپا کیا اور برابر حکام اعلیٰ سے خوشنودی مزاج کے
وانے اور چٹھیان حاصل کرتے رہے - چودھری گوپال سنگھ کو لکھنؤ سے پہلے دربار گورنری
ن خلعت فاخرہ اور ایک مروارید کا مالا عطا ہوا اور آپکی پینتیس اشرفیون کی نذر قبول
گئی - ۱۵ - جون سنہ ۱۸۶۱ع کو پرگنہ بانگرمؤ مین درجۂ اول کے آنریری اسسٹنٹ کمشنر اختیارات
ل مقرر ہوے - اُنکے انتقال کے بعد اُنکے بیٹے چودھری نونہال سنگھ وارث ہوے
مسند نشینی نہایت تزک واحتشام سے عمل مین آئی - مسٹر ہرنگٹن صاحب ڈپٹی کمشنر کے
ورہ سے انھون نے تعلیم قانون حاصل کی اور پرگنہ بانگرمؤ کے آنریری اسسٹنٹ کمشنر
جہ سوم مقرر ہوے - اُنکو ترقی زراعت اور رفاہ رعایا کی طرف خاص توجہ تھی سنہ ۱۸۷۷ع
خشک سالی مین غربا کی پرورش اور رفع تکلیف کے کام جاری کیے جس کے صلہ
ن ۱۳ - نومبر سنہ ۱۸۷۸ع کو پروانۂ خوشنودی مزاج گورنمنٹ سے حاصل کیا - ایک گنج
سومۂ نونہال گنج آباد کیا - انھون نے ۲۴ - جولائی سنہ ۱۸۸۰ع کو رحلت کی - اُنکے
ند چودھری مہندر سنگھ صاحب ہین جنکی کمسنی کی وجہ سے انکے دادا چودھری
پال سنگھ کے برادر حقیقی چودھری نرائن سنگھ ولی اور منتظم ریاست قرار پائے - انھون
چودھری گوپال سنگھ کی وصیت کے موافق نونہال گنج کے قریب بھگوتی جی کا ایک
ر ہزار ہا روپیہ کے صرف سے تعمیر کرایا - سنہ ۱۸۹۲ع مین چودھری مہندر سنگھ نے
م ریاست اپنے ہاتھ مین لی - آپ فارسی اور ناگری خوب جانتے ہین اور انٹرنس
انگریزی کی تعلیم پائی ہے - ایام قحط مین آپنے اپنی رعایا کے ساتھ نہایت فیاضانہ

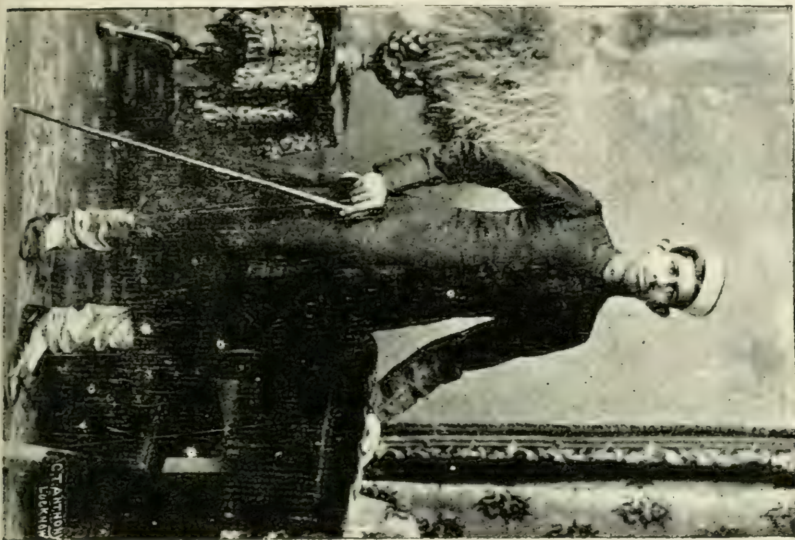
کا منصب عطا ہوا۔ اُنھون نے اپنے زمانہ راجگی مین علاقہ حسن پور کو بہت وسعت اور
رونق دی یہ خاندان مسلمان بچگوتی فرقہ کا سرغنہ سمجھا جاتا ہے اور دیگر راجاؤن کے
مین اس کی مسند اعلیٰ تر تصور کیجاتی ہے۔ اور افسر ریاست کو راج تلک کا اختیار حاصل
ہے حسن خان کی چوتھی پشت مین راجہ محمد اسمعیل خان اور اُنکی پانچوین پشت مین
حسین علیخان اور اُنکی تیسری نسل مین راجہ محمد علیخان مرحوم تھے اُنھون نے اپنے
زمانہ مسند نشینی مین ریاست کو بہت کچھ ترقی دی اور ۱۵۔ مارچ ۱۸۹۵ء کو رحلت
کی۔ اُن کے بعد اُن کے اکلوتے بیٹے راجہ محمد مہدی علیخان وارث ریاست ہوئے
آپ عربی۔ فارسی اور انگریزی مین بخوبی مہارت رکھتے ہین آپ نے بھی علاقہ کی آبادی
کو بہت کچھ ترقی دی راجگی کا خطاب تسلیم کرنے کے علاوہ گورنمنٹ کی جانب سے
آنریری مجسٹریٹی کا اعزاز بھی آپ کو حاصل ہے۔ سکونت حسن پور بندھوا ضلع سلطانپور

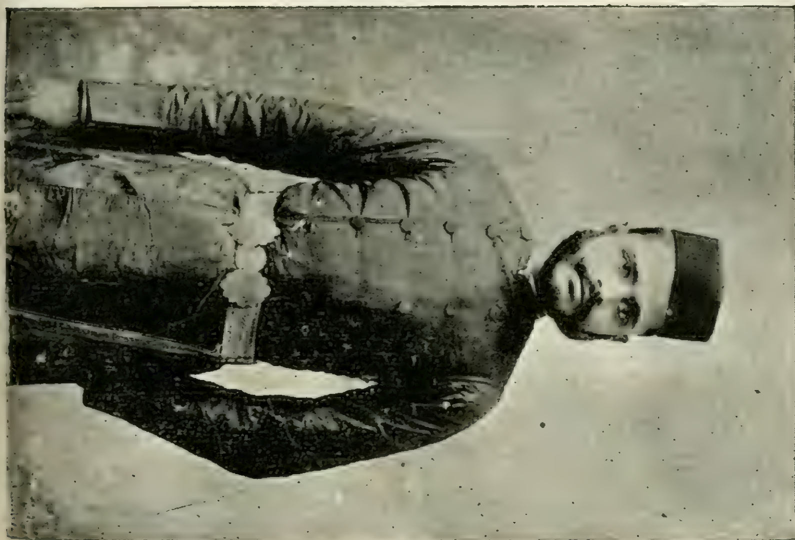
مہندر سنگھ۔ چودھری۔ آپکا تعلق باتھم خاندان سے ہے جسکا قدیم مسکن
تھا۔ آپ کے مورث اعلیٰ شیورام داس شہنشاہ اکبر کے زمانہ مین سہ ساری کے عہدۂ
جلیلہ پر سرفراز تھے۔ مہم کوہ بدخشان مین اُنسے کارہاے نمایان وقوع مین آئے
اور واپسی دہلی کے بعد شہنشاہ نے اُنکو خلعت فاخرہ اور ایک شمشیر ولایتی اور پرگنہ
بانگرمؤ ضلع اُناو کی چودھرایت عطا کی جو تا انتزاع سلطنت اودھ قائم اور جاری رہی
آخر زمانہ نوابی مین چودھری بینی پرشاد اور اُنکی وفات پر اُنکے بیٹے چودھری محکم سنگھ نے
حسن انتظام سے ریاست کو بہت ترقی دی۔ انکے بیٹے چودھری گنگا پرشاد نے اپنے
زمانہ مین دربار شاہی مین بہت بڑا رسوخ پیدا کیا اور نظامت کے خلعت سے مخلع ہوئے
اُنکے بعد اُنکے بیٹے چودھری گوپال سنگھ جانشین ہوے۔ شروع عملداری انگریزی با
۱۸۵۶ء مین جب مقام ملانوان ضلع قرار دیا گیا تو چودھری گوپال سنگھ تعلقدار اور اُنکے

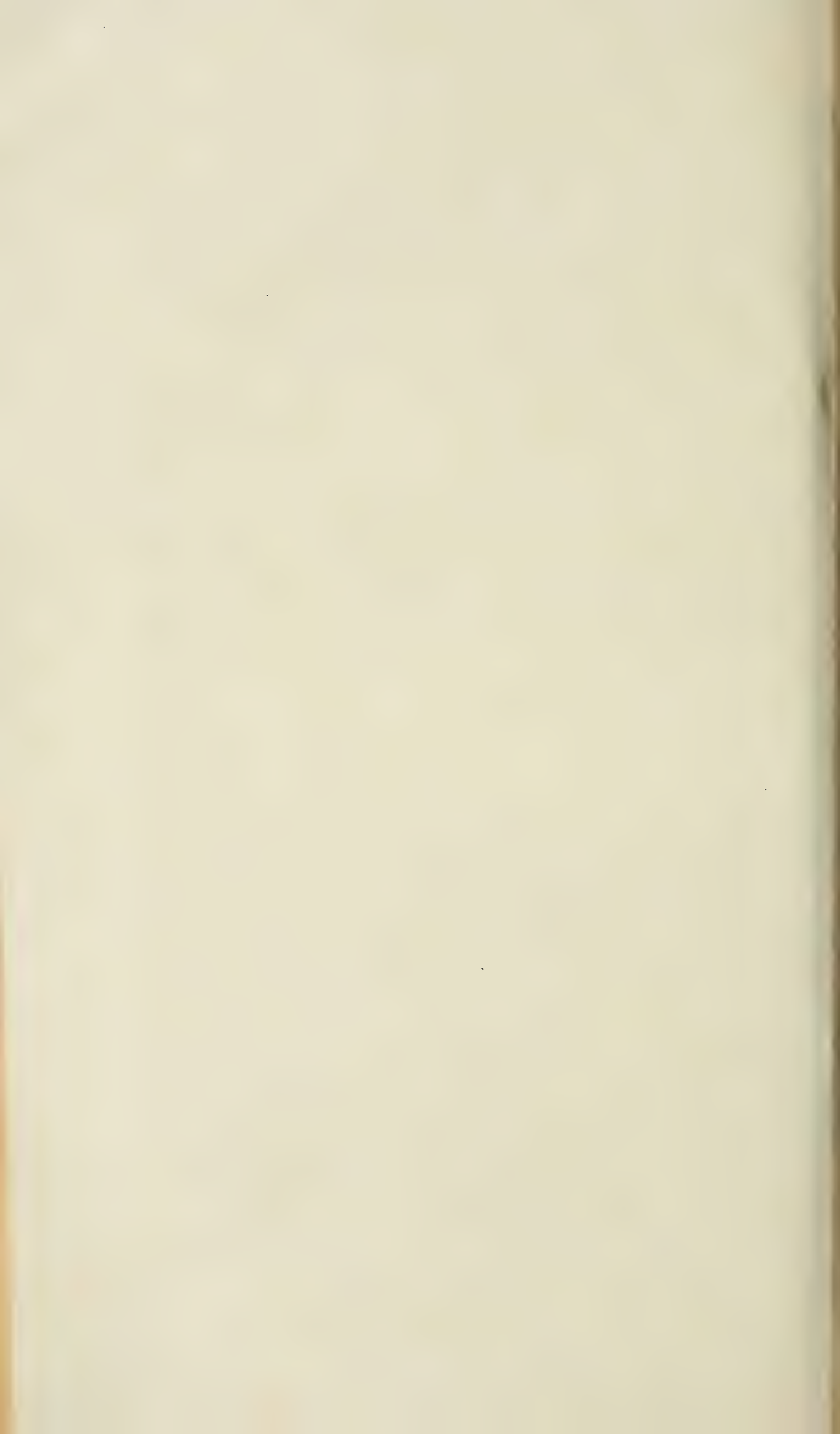
طریقہ سے انجام دیے - خصوصاً غدر ۱۸۵۷ء کے نازک وقت مین آپ نے جو وفاداری اور خیرخواہی کی اُسکے جلدو مین گورنمنٹ انگلشیہ نے آتش غدر فرو ہونے کے بعد تین رقم جواہر یعنے جیغہ - سرپیچ مرصع اور مالاے مروارید اور اُسکے ساتھ ایک سند خیرخواہی عنایت کی اور جناب ملکہ معظمہ کے جشن دربار قیصری دہلی مین تمغۂ قیصری مع سند خوشنودی مزاج کے مرحمت کیا گیا اواسط ۱۸۸۵ء مین آپ نے باصرار پنشن لی - اسکے بعد آپ کو خان بہادر ذوالقدر کا خطاب عنایت ہوا - اسوقت تک حکام گورنمنٹ انگریزی آپکو بہی اعزاز و وقار کی نظر سے دیکھتے ہین - آپ کا فارسی ادب اور اُردو کی انشاپردازی مسلم الثبوت ہے - عارف علی شاہ خراسانی سانکتہ چین اور سید عبداللہ خراسانی سا محقق اُنکی نظم و نثر فارسی کے معرف و مداح ہین - عروض مین بھی آپ کو مہارت تامہ حاصل ہے اور بیخبر تخلص کرتے ہین - آپ کے اُردو خطوط جو کتابی صورت مین فغان بیخبر کے نام سے شائع ہوے ہین اور نظم و نثر فارسی کا مجموعہ موسومہ خونابۂ جگر خاص شہرت اور مقبولیت رکھتے ہین - سکونت الہ آباد - ممالک متحدۂ آگرہ واودھ



محمد مہدی علی خان - راجہ - ولادت ۱۸۷۶ء - اس خاندان کے مورث اعلی بیگوتی راجپوت تھے راجہ تلوک چند نے شہنشاہ بابر کے عہد مین مذہب اسلام قبول کیا جنکا نام تاتار خان رکھا گیا - تبدیل مذہب کے بعد اُنکے دو بیٹے بازید خان اور جلال خان ہوے - بازید خان کے بیٹے حسن خان بانی تعلقہ حسن پور کو شیرشاہ کے دربار مین بہت رسوخ حاصل تھا - جب شیرشاہ بنگال سے دہلی کی طرف عازم اور حملہ آور ہوا حسن خان نے اُسکو عرصہ تک مہمان رکھا اور اُنکی فیاضانہ اور شاہانہ دعوت کی اُنکو شاہان دہلی کے فرامین کے ذریعہ سے منصب اور جاگیرین ملتی رہین چنانچہ پرگنہ چاندی پور باہر مین اٹھارہ لاکھ سترہ ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر اور دو ہزاری اور ایکہزار پانصدی

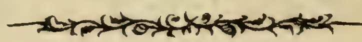

C T ANTHONY
LUCKNOW



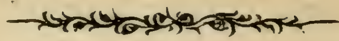


تیموریہ کے زمانۂ تسلط مین آپ کے اجداد نیابت صوبہ اور دیوانی کے اعلیٰ مناصب
ممتاز رہے جو سلاطین درانیہ کے دور آخر تک قائم رہا۔ آپ کے جد مادری خواجہ بابا داؤ
خاکی کی نسل مین ہین جنکا شمار صوفیۂ کرام مین ہے۔ سلاطین تیموریہ نے آپ کے نانا کے مو
اعلیٰ کو کشمیر کے عہدۂ قضا پر مامور کیا جس پر وہ سکھون کی عملداری مین بھی منصوب رہے
مگر جب گورنمنٹ انگلشیہ نے راجہ گلاب سنگھ کو ریاست کشمیر عطا کر دی تو یہ عہدہ اس
خاندان سے جاتا رہا۔ آپکے جد امجد اور آپکے نانا کے والد کے انتقال کے بعد آپکے والد اور نا
ترک وطن کر کے شہر لہاسا واقع عملداری چین مین توطن گزین ہوے جہان دونون حض
کا بہت بڑا اعزاز ہوا یکہ سلطنت کی جانب سے مسلمانان لہاسا کے تمام مقدمات کے انفصا
کے اختیارات عطا کیے گئے۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد وہان سے ترک سکونت کر کے نیپال
مین اقامت پذیر ہوے مہاراجہ نیپال کی سرکار مین بھی ان کا نہایت وقار اور اعتبا
تھا۔ وہین آپ ۱۲۴۰؁ھ مین متولد ہوے۔ آپ کی عمر چار سال کی تھی جب آپکے
والد اور نانا نیپال سے بنارس مین وارد ہوے اور آپ کی تحصیل علم کا زمانہ وہین بسر
۱۲۵۵؁ھ مین آپ کے والد نے رحلت کی۔ اسی سال کے آخر مین آپ اپنے
خالو مولوی سید محمد خان میر منشی لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی کے پاس اکبر آبا
چلے گئے اور اُن کی نیابت پر آپ کا تقرر ہو گیا۔ جب مفسدان گوالیار کی سرکوبی کی
غرض سے گورنمنٹ انگلشیہ نے فوج کشی کی اور ہز اکسلنسی گورنر جنرل ہند بسبیل
یلغار کلکتہ سے آکر بنفس نفیس اس مہم مین شریک ہوے تو اُنکی دارالانشا کے ہمراہ نہ آ
کی وجہ سے آپ ہی اس مہم کی تحریر کے اہم کام پر معین ہوے جسکے اختتام پر حسن کارگز
کے صلہ مین آپ کو ایک خلعت گران بہا مرحمت ہوا اور ترقی کی سفارش کی گئی ۱۸۴۴؁ء
مین جب مولوی سید محمد خان گورنر جنرل کے منشی مقرر ہوے تو آپ کو اُنکی جگہ پر تر
دی گئی اُسوقت سے ۱۸۵۵؁ء تک آپنے اس عہدہ کے فرائض نہایت قابل اع

اکثر مقابلہ کیا اور کامیاب ہوئے۔ اسکے صلہ مین گورنمنٹ سے ضلع شاہجہان پور مین
چھ گانؤن مع خلعت کے عطا ہوئے۔ ۱۸۵۷ء مین خان بہادر منگل خان نے
سر الفرڈ لائل صاحب کے ایما سے گرداگھاٹ پر کامیابی کے ساتھ نیپالی باغیون کا
مقابلہ کیا۔ ۱۸۷۱ء مین لارڈ میو گورنر جنرل ہند آپ کے علاقہ مین شکار کھیلنے کو آئے
جنکی ہمراہی کا فخر آپ کے چچا محمد یار خانصاحب کو حاصل ہوا۔ لارڈ ممدوح نے بوقت
مراجعت ایک پستول اور ایک چٹھی عطا کی۔ ۱۸۷۶ء مین پرنس آف ویلز (اعلیٰحضرت
ملک معظم) جب اس علاقہ مین بغرض شکار تشریف لائے تھے تو خان بہادر احمد نور خان
اور آپ کے بھائی خان بہادر داراشکوہ خان عرف بالا خان کو پندرہ دن تک اُن
کے ہمرکاب رہنے کا شرف حاصل ہوا۔ ۱۸۷۷ء کے دربار قیصری مین حضرت نورخان
کو ایک تمغہ اور سند حسن خدمات کے صلہ مین مرحمت ہوئی۔ آپ کو حضرت نور خان کی
جائداد اور آپ کے برادر حقیقی خان بہادر بالا خان کو محمد یار خان کی جائداد حصہ مین ملی۔
آپنے ڈاکوون کے قتل مین پولس کو مدد دی ہے آپ اور آپ کے بھائی بالا خان شریک دربار
ہین اور ۱۸۸۱ء مین ایکٹ اسلحہ سے مستثنیٰ اور جوبلی ۱۸۹۶ء مین خان بہادر کے خطاب سے
سرفراز کیے گئے۔ سکونت شیرپور۔ پیلی بھیت۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ۔

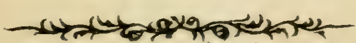


داراشکوہ خان عرف محمد بالا خان۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۵۱ء۔
(ملاحظہ طلب حالات احمد نور خان عرف محمد منگل خان۔ خان بہادر)



غلام غوث۔ خواجہ۔ خان بہادر۔ ذوالقدر۔ آپکی ولادت ۱۲۷۰ھ مین نیپال مین
واقع ہوئی۔ آپ سلطان زین العابدین کی اولاد مین ہین جو ۸۲۶ھ مین حکمران کشمیر تھے۔
بانتزاع سلطنت خاندانی آپ کے بزرگون نے عزلت گزینی پسند کی۔ کشمیر مین سلاطین

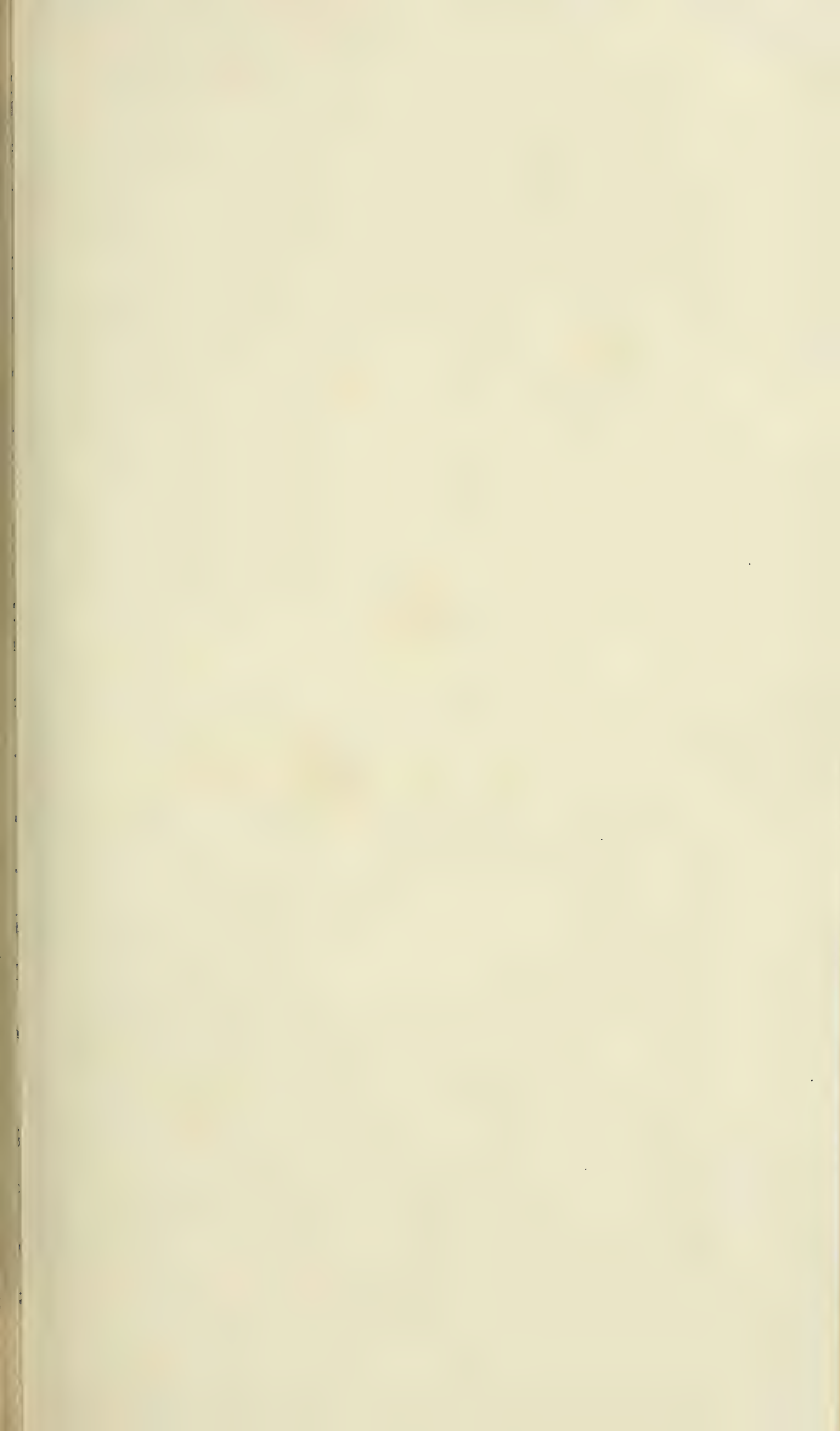
آپ کی جانفشانی خیرخواہی اور بہادری کے جلدو مین قصبۂ خیرآباد مین ایک مکان قیمتی
پچاس ہزار روپیہ کا عطا ہوا اور آپ کے کارہاے نمایان کی یادگار مین آپ کے کل
افسرون نے اپنی خوشنودی مزاج اور آپ کی عمدہ کارگزاریون کا اظہار فرمایا اور اسناد
اور تمغے عطا کیے۔ سنہ ۱۸۸۹ع مین چوالیس برس کی ملازمت کے بعد رسالدار میجری کے
عہدہ سے آپ نے تین سو روپیہ ماہوار کی پنشن حاصل کی اسوقت تک کسی اور
سردار کو اس قدر کثیر پنشن نہین ملی ہے۔ آپ کے صرف ایک فرزند آغا میر ابو تراب خان
صاحب ہین جو ممالک متحدہ آگرہ واودھ کے اسٹیٹیوٹری سول سروس کے ممبر ہین اور
آجکل جوائنٹ مجسٹریٹ اعظمگڈھ ہین۔ سکونت سیتاپور۔ اودھ۔



احمد نور خان عرف محمد منگل خان۔ خان بہادر۔ ولادت سنہ ۱۸۴۱ع۔

آپ قوم افغان فرقہ یوسف زئی سے ہین۔ آپ کے مورث اعلی محمد یار خان کا قدیم
وطن بونیر تھا جو احمد شاہ درّانی کی فوج کے رسالدار تھے۔ سنہ ۱۷۶۱ع کے تیسرے درّانی
حملہ کے بعد آپ مع اپنے فرزند صالح محمد خان کے ہندوستان مین رہ گئے اور رام پور مین ملازمت
اختیار کر لی۔ اول الذکر رام پور مین فوت ہوے اور آخر الذکر اختتام جنگ روہیلہ پر مع
اپنے فرزند محمد نور خان کے شیر پورہ چلے آئے اور اسی کو اپنا مستقر قرار دیا۔ سنہ ۱۸۰۱ع مین جب
ممالک متحدہ گورنمنٹ انگلشیہ کے قبضہ مین آیا تو محمد نور خان نہایت مستعدی سے گورنمنٹ
انگلشیہ کی وفاداری اور خیرخواہی پر ثابت قدم رہے جسکے صلہ مین اُن کو ترائی کا علاقہ جو مہاراجپور
سبنا کے نام سے موسوم ہے مرحمت ہوا۔ اس کا رقبہ تین سو بیس میل مربع ہے۔ ان کے
تین بیٹے تھے آلہ نور خان۔ حضرت نور خان اور محمد یار خان جنھون نے زمانہ غدر سنہ ۱۸۵۷ع
مین اپنے گرد و نواح کے مقامات مین امن و امان قائم رکھنے کی نہایت سرگرمی سے کوشش
کی اور ایک یوروپین خاندان کی جان بچائی۔ بریلی کے باغی خان بہادر خان کی فوجون کا

کلہ بکلہ جنگ کی۔جنوری ۱۸۴۹؁ء مین گجرات مین سکھون کو شکست فاش ملی اسکے بعد راولپنڈی
کے قریب بمقام سوان ندی مہاراجہ شیر سنگھ اور سکھون کی فوج نے اسلحہ رکھدیے۔میر محمد ہاشم
خان صاحب کو ان کارہاے نمایان کے صلہ مین رسائیداری اور اُسکے ایک ہی سال کے
بعد وردی میجری کا عہدہ مرحمت ہوا۔۱۸۵۷؁ء کی عام بغاوت کے زمانہ مین آپ کی رجمنٹ
نے دہلی۔اودھ اور بندیلکھنڈ وغیرہ کو باغیون سے پاک وصاف کیا۔۱۸۶۷؁ء مین مگدالا
دارالسلطنت ابی سینیا کو آپ کا رسالہ روانہ ہوا اور ایک ہی دن کی جنگ مین اُسے مفتوح
کیا اور یورپ کے بینسٹھ قیدی رہا کیے۔واپسی ہندوستان کے بعد آپ کی خدمات
نمایان کے صلہ مین گورنمنٹ نے ضلع کھیری مین چھ گاؤن بطور جاگیر مرحمت کیے ۱۸۷۹؁ء
مین آپکی رجمنٹ مہم افغانستان پر بھیجی گئی اور کوہاٹ کے راستہ سے کرم پہونچی اور جنرل رابرٹس
کی ماتحتی مین پیوار کوتل کو فتح کیا۔اسکے بعد امیر یعقوب خان سے مصالحت ہوگئی مگر نظم ونسق
کی خرابی سے جب امیر کی فوج نے بغاوت کی تو پہلے کیوگناری صاحب بطور پولیٹکل ایجنٹ
مع چارسو آدمیون کے کرم اور شترگردن کی راہ سے کابل پہونچے جہان تمام لوگ مارے
گئے اور کوئی متنفس زندہ نہ بچا۔یہ سنکر جنرل رابرٹس نے کرم کی تمام فوجون کو جن مین بارھوین
رجمنٹ بھی شامل تھی ساتھ لیکر کابل پر فوج کشی کی۔پہلے مقام چارآسیا مین پھر خاص کابل کے پہاڑون
مین سخت مقابلے ہوے۔یہان آپ نے صرف پچاس سوار لیکر نہایت دلیری اور
مستعدی سے گرد آوری کی اور ڈاک اور رسد وغیرہ کی آمدورفت کی حفاظت کی۔اسکے
علاوہ غلزئی۔صافی اور لگادی وغیرہ اقوام کے فتنہ انگیز خیالات کی اطلاع حکمت عملی
سے حاصل کرتے اور گورنمنٹ کو اُس سے مطلع کرتے رہے جنھون نے بہ جمعیت کثیر کابل
اور بالاحصار پر قبضہ کرکے شیرپور کا محاصرہ کرلیا تھا مگر گیارھوین دن کی سخت جنگ کے
بعد غنیم پسپا ہوگیا۔اسکے بعد گورنمنٹ نے امیر عبدالرحمان خان سے معاہدہ کرکے
اُنکو تخت نشین کردیا۔واپسی کے بعد آپ کی رجمنٹ جھانسی مین متعین کی گئی —





ردار بہادر میر محمد ہاشم رئیس سیتاپور



خان بہادر احمد نور خان رئیس پیلی بھیت



ن بہادر منشی خواجہ غلام غوث رئیس الہ آباد



خان بہادر دارا شکوہ رئیس پیلی بھیت

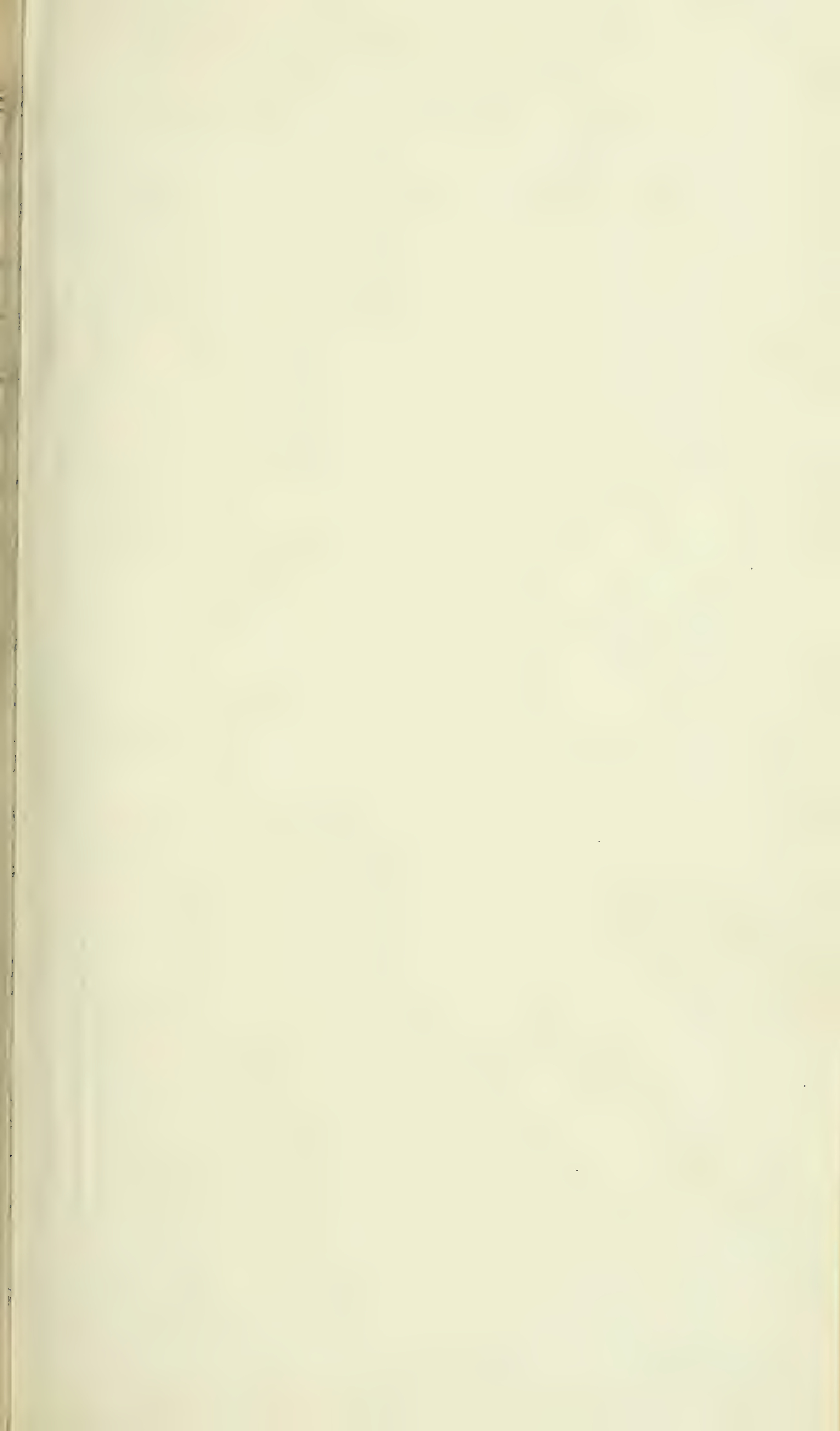
محمد ہاشم خان - میر - رسالدار میجر - سردار بہادر - آپ کے مورث اعلیٰ میر ابوالحسن
خان سید رضوی کا اصلی وطن مشہد مقدس تھا جنھون نے وطن مالوف چھوڑکر تیمور شاہ
بادشاہ افغانستان کے عہد مین کابل کی سکونت اختیار کی اور اُن کے بیٹے شاہزادہ
شجاع الملک کے سلسلۂ ملازمت مین داخل ہوے - شاہ تیمور کی وفات کے بعد ولیعہد
سلطنت شاہ زمان اور اُن کے علاتی بھائیون مین میدان کارزار گرم رہا اور بالآخر شاہ زمان
محبوس اور نابینا کرڈالے گئے شاہ شجاع الملک میرابوالحسن خان کی محنت اور جانفشانی سے
تخت افغانستان پر متمکن ہوے جسکے جلدو مین میر صاحب موصوف کو خان اور مقرب الخاقان
کا خطاب مرحمت ہوا اور قزلباشون کی سرکردگی سپرد کی گئی - سلطنت برطانیہ اور شجاع الملک
کے مابین جو عہدنامہ ہوا وہ ۱۸۰۹ء مین میر صاحب ممدوح ہی کی وساطت سے انجام
پایا اور وہ اسوقت تک لارڈ منٹو صاحب کا دستخطی سردار بہادر میر محمد ہاشم خان کے قبضہ
مین موجود ہے - اسکے بعد سرداران بارک زئی نے متفق ہوکر شجاع الملک کو شکست دی
اور اُنھون نے مہاراجہ رنجیت سنگھ والی پنجاب کی عملداری مین پناہ لی لیکن مہاراجہ نے
اُن کو اور میرابوالحسن خان کو نظر بند کردیا - کچھ دنون کے بعد وہ اپنے دوستون کی کوشش
سے نکلکر لدھیانہ مین داخل ہوے - ۱۸۳۹ء مین گورنمنٹ انگلشیہ نے شجاع الملک کو
ساتھ لیکر امیر دوست محمد خان والی کابل پر فوجکشی کی اور امیر کو شکست دیکر شجاع الملک
کو تخت نشین کیا - ۱۸۴۰ء مین عام بغاوت کی وجہ سے شاہ مقتول ہوے اور گورنمنٹ
نے افغانستان چھوڑدیا اور میرابوالحسن خان بھی لدھیانہ مین چلے آئے جہان اُنھون
نے کچھ دنون کے بعد انتقال کیا - ۱۸۴۶ء مین گورنمنٹ نے سکھون کے مقابلہ کے
لیے ایک نیا رسالہ بھرتی کیا جسمین یکم مارچ کو سردار محمد ہاشم خان نائب رسالداری کے
عہدہ پر مامور ہوے آپ کی بارھوین رجمنٹ نے ساحل چناب پر رسول نگر مین اور
پھر بمقام ذریرہ پٹن مین سکھون کا مقابلہ کیا اور چیلیان والہ میدان مین کامیابی کے ساتھ

ی مجسٹریٹی اختیارات رکھتے ہین اور انریری منصف بھی ہین - راجہ پرتاب سنگھ کی پانچ
دیان ہوئین - جنمین پہلی بیوی نے عین عالم شباب مین انتقال کیا - آپ کی دوسری
دی رانی رگھوراج کنور دختر کلان بابو سورجپال سنگھ تعلقدار انتو سے ہوئی جو بڑی گانی
اتی ہین - انکو ہندی مین اعلیٰ درجہ کی دستگاہ حاصل ہے - انکا ہندی کلام نہایت
زہ ہے انکی تصنیف رام پریابلاس نہایت مشہور ہے - رانی صاحبہ نے پرویٹ طور
انگریزی تعلیم بھی پائی ہے جس مین وہ بڑی فصاحت سے گفتگو کرتی ہین - انھون
صدر اسٹیشن بہلا مین ڈفرن اسپتال کے لیے پچیس ہزار روپیہ چندہ دیا تھا -
ہ صاحب نے اپنی رعایا کے فائدہ اور تفریح کے لیے اجیت باغ اور پرتاب
ور پارک - اینگلو ورنیکلر اسکول اور بورڈنگ ہوس تعمیر کیا ہے - بورڈنگ ہوس اور
ول کی امداد کے لیے ایک بہت بڑی جائداد بھی وقف کی ہے - راجہ اجیت سنگھ
بت بڑی آرزو تھی کہ انکا علاقہ قدیم پرتابگڈھ راج کے نام سے موسوم ہو چنانچہ انکے
ین نے ترول کا نام قلعہ پرتابگڈھ مین تبدیل کرادیا - اپنے غریب اسامیون کے
ہ کے لیے انھون نے دو زراعتی بنک اور ذخیرۂ تخم قائم کیے ہین اور اپنی جماعت
رنی اصلاح کے لیے ایک سومبنسی سبھا اور دوسری راجپوت سبھا قائم کی ہے جس
ضروری اصلاحات پر مباحثہ ہوتا ہے - گذشتہ قحط ۹۷-۱۸۹۶ء مین راجہ پرتاب بہادر
نے بہت بڑی فیاضی ظاہر کی جسکا گورنمنٹ نے نہایت گرمجوشی سے اعتراف
ور راجہ کا خطاب موروثی کردیا - راجہ صاحب کے خاندانی علاقہ مین ایک سو
ن مواضع اور ایک سو چودہ پٹیان ہین اور آپ سرکار کو اسی ہزار روپیہ سے زیادہ
نہ مالگزاری ادا کرتے ہین - سکونت - قلعۂ پرتابگڈھ - اودھ -



پرتاب بہادر سنگھ - راجہ - ولادت ۱۸۶۶ء - آپ راجہ اجیت سنگھ کے وار
اور متبنی ہین - آپ کے والد سیتلا بخش سنگھ راجہ اجیت سنگھ کے بھتیجے تھے - آپ کا خان
راجگان پرتاب گڈھ کے اُس گھرانے کی شاخ ہے جو سوجان ساہ خلف راجہ سنگرام د
کی نسل سے ہے - آپ سوم بنسی راجپوت ہین اور اُن راجاؤن سے اپنے تئین منسو
کرتے ہین جو ابتدائً ہستناپور (دہلی) اور بعد کو جھوسی (الہ آباد) کے فرمانروا تھے - راجہ اج
نے ایام غدر مین چوالیس انگریزون کو اپنے مکان مین پناہ دی اور بہ حفاظت الہ آباد پہونچ
اس خیر خواہی کے صلہ مین آپکو ترول کا تمام علاقہ اور پندرہ سو روپیہ کا ایک خلعت عطا ہ
ترول کے علاوہ برٹش گورنمنٹ نے بطور دوامی معافی ولوتھا واقع ضلع گونڈہ کا علاقہ
انکو عطا فرمایا - یہ علاقہ عرصہ تک اجیت سنگھ کے قبضہ مین رہا لیکن جب اسکے اصلی مالک نے
عدالتہاے دیوانی سے گورنمنٹ کے خلاف ڈگری حاصل کی تو وہ علاقہ اُسکو واپس دیا
اور گورنمنٹ نے اُسکے عوض مین ضلع اناو - کھیری اور ہردوئی مین زمینداری عنایت
راجہ اجیت سنگھ نے اپنے حسن انتظام سے صرف اپنے قدیم علاقہ ہی کو ترقی نہین دی بلکہ
لاکھ روپیہ کے جدید علاقے خرید کیے - راجہ صاحب بڑے فیاض اور اولوالعزم رئیس
پرتابگڈھ مین کئی نفیس عمارتین - مدرسے اور دھرم سالے آپکی یادگار ہین - دہلی کے امپی
دربار ۱۸۷۷ء مین آپکو راجہ کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا تھا لیکن بعد کو اُن کے
جانشین بھی اس خطاب سے سرفراز کیے گئے - راجہ پرتاب بہادر سنگھ ۱۸۸۹ء مین راجہ اجیت
کے وارث و جانشین ہوے - ۱۸۷۶ء مین راجہ اجیت سنگھ آنکو ملو پور سے پرتاب گڈھ
مین لاے جہان وہ خود رہتے تھے اور اُنکو اپنی نگرانی مین تعلیم دی - راجہ صاحب
کچھ دنون تک پرتابگڈھ کے ٹون اسکول مین تعلیم پائی اور فارسی اور سنسکرت مین دستگا
حاصل کی - اسکے بعد قانون کی تحصیل کی اور مسٹر ڈائیسن صاحب ڈپٹی کمشنر کو اپنی قا
کا ثبوت دیا جنکی سفارش پر وہ آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوے - اب آپ دوسرے

جدھانی تھا۔ بانی خاندان کا نام راجہ جنگ جیت ہے۔ راجہ نرہر راؤ آپ کے دادا تھے
کا ذکر ٹاڈ صاحب کی تاریخ راجستان مین ہے۔ منڈور مین چوالیس پشتون کی حکومت
بعد راجہ سوبد دیپ ان راٹھورون کے ہاتھ سے قتل ہوے جنھون نے زوال قنوج
بعد ڑہارون مین پناہ لی تھی۔ اُن کے بیٹے گنگاپال دیو نے گوالیار کے کچھواہا راجہ
ان کی ریاست پر قبضہ کرلیا انکی اولاد نے وہان پچیس پشت حکومت کی۔ اس کے
سلطان التمش نے گوالیار پر حملہ کیا اور راجہ بجے پال کو شکست دی۔ راجہ بجے پال
دوسرے بیٹے ظالم دیو نے سرسیر (ہمیرپور) مین سکونت اختیار کی اور وہان ایک بہت
علاقہ حاصل کیا۔ اُنکی اولاد تیس برس تک اُسپر قابض رہی۔ اُسکے بعد راجہ پنا
ساتھ ایک جنگ مین راجہ مہا سنگھ رئیس سرسیر مارے گئے۔ اُنکے بیٹے راجہ دیپ سنگھ
اپنی سکونت سدھپورہ ضلع جالون کو منتقل کی۔ اُن کے بیٹے مہیپت سنگھ نے
سکرولی (واقع اٹاوہ) کی دختر اور نیز راجہ لاہار کی دختر سے شادی کی اور ملھاجنی (واقع
…ہ) کا علاقہ خرید کرکے وہان مستقل بود و باش اختیار کی۔ راجہ بجے سنگھ جنھون نے
…بھنگا کی دختر سے شادی کی ۱۸۵۷ء مین اپنے والد راجہ مہیپت سنگھ کے جانشین
…ے ۱۸۶۲ء مین راجہ بجے سنگھ نے انتقال کیا۔ اُسوقت راجہ پربل پرتاب سنگھ
…لغ تھے۔ لہذا آپکا علاقہ کورٹ آف وارڈس کے سپرد ہوا۔ اور ۱۸۹۲ء مین راجہ صاحب
بالغ ہونے پر واگذار ہوا۔ راجہ پربل پرتاب سنگھ نے ابتداً اٹاوہ ہائی اسکول اور
…زان وارڈ انسٹیٹیوٹ بنارس مین انٹرنس تک تعلیم پائی۔ راجہ صاحب راجہ
…پال سنگھ تعلقدار مراد مؤ ضلع رائے بریلی کی دختر سے منسوب ہین۔ راجہ کا خطاب
…ثی ہے راجہ صاحب کے علاقہ مین آٹھ مواضع اٹاوہ مین اور ایک ضلع رائے بریلی
…ہے۔ سکونت ملھاجنی ضلع اٹاوہ۔





راجہ پرتاب بہادر سنگھ تعلقدار پرتاب گڈھ



راجہ پربل پرتاب سنگھ رئیس اٹاوہ

محمد حامد بخش - مولوی حاجی - خان بہادر - ولادت جنوری ۱۸۴۷ء - آ
مولوی حاجی محمد بخش صاحب کے صاحبزادے ہین جنھون نے غدر ۱۸۵۷ء
کی جانبازانہ خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ انگلشیہ سے خلعت فاخرہ حاصل کیا
عہدۂ سب ججی پر مقرر ہوے - آپ کے عم بزرگوار مولوی علی بخش خان کو جو اپنے زما
کے سب ججون مین مشہور اور نامی سب جج تھے ایام غدر کی خیر خواہی مین گورنمنٹ
خلعت اور شمشیر اور قلمدان مرحمت فرمایا تھا - آپ شیخ صدیقی حنفی المذہب ہین -
حاجی صاحب نے تھوڑی ہی عمر مین علوم عربی و فارسی مین دستگاہ حاصل کی اور ک
کتابین تصنیف فرمائین - امتحان منصفی پاس کیا اور اپنے والد کے انتقال کے ا
کچھ عرصہ تک نائب تحصیلدار اور تحصیلدار رہے - کچھ دنون وکالت بھی کی مگر چونکہ علا
کی نگرانی کا کافی وقت نہ ملتا تھا لہذا ملازمت اور وکالت دونون ترک کردی - بعد
علاقہ کے انتظام اور امور عامہ مین مصروف ہوے - آپ مینوسپلٹی کے وائس چیر
اور آنریری مجسٹریٹ ہین - بدایون کی جامع مسجد جو سلطان التمش کی ایک بہت بڑ
یادگار ہے اور نہایت شکستہ ہوگئی تھی اُسکی تعمیر کا بار آپ نے اپنے ذمہ لیا اور اُ
بطریق احسن سرانجام کیا - آپنے حرمین شریفین کی زیارت کی ہے - ۱۸۹۶ء کے قحط عظیم
خدمات کے صلہ مین خان بہادر کا خطاب آپ کو عطا ہوا - سکونت بدایون - مما
متحدہ آگرہ واودھ -



پربل پرتاب سنگھ - راجہ - آپ ۲۰ - اگست ۱۸۶۷ء کو ملہاجنی اٹاوہ مین پیدا
ہوے - راجہ صاحب پرہار راجپوت ہین - آپکے مورث مہیپت سنگھ سدھپورہ ضلع
جالون سے آئے تھے اور تقریباً چھتر برس سے ضلع اٹاوہ مین اس خاندان کی ب
ہے - راجہ پربل پرتاب سنگھ راجہ مقام منڈور کی نسل مین ہین جو سابق مین پرہار

اورنگ زیب نے جاگیر مین تینتیس [۳۳] مسلم مواضع عطا کیئے - اس خاندان کے لوگون کی بلند حوصلگی اور بسالت و دلیری مشہور ہے - رای برج نرائن رائے نہایت خلیق ور تعلیم یافتہ رئیس ہین رفاہ عام کے کامون سے آپ کو خاص دلچسپی ہے - حال مین آپنے قیصرہ مرحومہ کی یادگار مین پڈرونہ مین ایک عالیشان اسپتال تعمیر کیا ہے - ہندو سنٹرل کالج بنارس کو بھی آپ کے چشمۂ سخاوت سے خاص فیض پہونچتا ہے - ٹون ہال گورکھپور کی تعمیر کے لیے آپ کے والد بزرگوار نے پندرہ ہزار روپیہ عطا فرمایا تھا - سکونت - پڈرونہ - ضلع گورکھپور -

شیو بخش رائے - بابو - رائے بہادر - ولادت ۶ دسمبر ۱۸۵۴ء - آپ کے بزرگ کالپی ضلع جالون کے نواح کے باشندے تھے - مگر آپ کی ولادت مقام شاہ آباد ضلع ہردوئی مین واقع ہوئی جہان سے آپکا سلسلۂ تعلیم شروع ہوا - پھر ہردوئی سے انٹرنس کا امتحان پاس کر کے کیننگ کالج لکھنؤ مین ایف - اے تک تعلیم پائی - اس کے بعد آپ ہندوستانی پلٹن نمبر ۳۳ مین اسکول ماسٹر مقرر ہوئے ان سے آپ نے قانونی امتحان پاس کیا - اور سنہ ۱۸۸۱ء سے ضلع کھیری مین وکالت اختیار کی - سنہ ۱۸۸۴ء مین ممبر مینوسپل بورڈ اور سنہ ۱۸۸۹ء مین ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ ان کے بعد انزیری سکرٹری مینوسپل بورڈ اور انزیری مجسٹریٹ مقرر ہوئے - آپ نے زمانۂ قحط سالی مین مساکین کی امداد کی اور چند خیراتی عمارتون اور دھرم سبھا سکول کی بنیاد ڈالی جن سے باشندگان ضلع کھیری مستفید ہوتے ہین - ان خدمات کے صلہ و مین گورنمنٹ سے سنہ ۱۸۹۹ء مین آپ کو رائے بہادر کا معزز خطاب عطا ہوا - سکونت کھیری لکھیم پور - اودھ

بھی حاصل ہوے - انفصال مقدمات کے متعلق آپ کی لیاقت وقابلیت کی ر
بارہا لوکل گورنمنٹ سے کی گئی - آپ نے چیچک کے ٹیکہ کی ترویج مین گورنمنٹ
کو نہایت امداد دی اسکے اعتراف مین ۱۸۹۲ء مین سر آکلنڈ کالون صاحب بہاد
نے خوشنودی مزاج کا خاص پروانہ عطا کیا - ۱۸۹۷ء کے زمانہ قحط مین آپ
عامۂ خلائق کو عموماً اور اپنے علاقہ کی رعایا کو خصوصاً ہر قسم کی امداد دی اور لگا
کی معافی اور التوا کے ذریعہ سے رعایا کی پرورش کی جس سے اُنکی تکالیف ومصا
مین نمایان کمی ہوگئی - سر اینٹنی میکڈانل صاحب بہادر نے اپنی مطبوعہ یادداشت
گزٹ مین آپ کی اس امداد اور فیاضی کا خاص ذکر اور شکریہ ادا کیا ہے اور
جنوری ۱۸۹۸ء کو آپ راجہ کے خطاب سے مخاطب ہوے - آپ کو ریاست
کی سرسبزی اور نظم ونسق اور علاقہ کی ترقی اور رعایا کی بہبودی اور خوشحالی کی جا
خاص توجہ ہے اور صنعت وحرفت اور تعمیرات کا دلی شوق ہے - آپ انجمن
تعلقداران اودھ کے ایگزیکیٹو کمیٹی کے ممبر ہین - آپ کے صاحبزادہ کنور
احمد علی خان ہین - سکونت سلیم پور - ضلع لکھنؤ - اودھ -



برج نرائن رائے - رائے - تاریخ ولادت ۲۵ - اپریل ۱۸۷۵ء - آپ ر
اودت نرائن رائے رئیس پڈرونہ کے فرزند ہین - جنھون نے ۱۸ - فروری ۱۹۰۰ء
انتقال کیا ریاست پڈرونہ گورکھپور کے مشرقی وشمالی حصہ مین واقع ہے - اسکا
ڈیڑھ لاکھ ایکڑ سے زیادہ ہے - اور اُسمین تین سو پچپن مسلم وحصہ داری مواضع ہی
رائے کا خطاب خاندانی ہے - جسکو گورنمنٹ انگلشیہ نے بھی تسلیم کیا ہے -
ریاست کی بنیاد زوال دولت افغانان سور کے بعد شہنشاہ ہمایون کے عہد مین
اور رائے ناتھ رائے کے زمانے مین خاندان اپنے اوج اقبال کو پہونچا - شہنشا

چودھرائت کا خطاب حاصل کیا۔ اور لکھنؤ سے جانب مشرق ۱۴ میل پر دریاے
گومتی کے کنارہ قصبۂ سلیم پور آباد کر کے اُسے مستقر قرار دیا۔ نور الدین محمد جہانگیر شاہ
اور سلطان فرخ سیر اور دوسرے سلاطین دہلی کے فرامین کے ذریعہ سے ان خدمات
ور مناصب و جاگیرات کی تجدید ہوتی آئی۔ اس خاندان کے آخری مورث سید
صمصام علی نے اپنے بھتیجے راجہ سید نواب علیخان کو اپنا جانشین قرار دیا اور
جب یہ صوبہ ممالک انگلشیہ مین شامل ہوا تو تعلقداری کی سند راجہ نواب علیخان
کو دی گئی۔ وہ غدر ۱۸۵۷ء کے پرآشوب زمانہ مین گورنمنٹ کی خیر خواہی رفاقت
اور وفاداری پر ثابت قدم رہے جسکے اعتراف مین جنرل اوٹرم صاحب میجر بکینس صاحب
اور مسٹر مارٹن صاحب ڈپٹی کمشنر نے اسناد عطا کیے اور گورنمنٹ کی جانب سے اس
خیرخواہی کے جلدو مین مواضعات مرحمت ہوے۔ انھون نے قانون تعلقداری
ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۶۹ء کی ترتیب مین اور خاندانی مقدمات کے فیصلہ مین خاص مستعدی
اور دلچسپی ظاہر کی اور زمانۂ غدر ۱۸۵۷ء کو اُنکے خیرخواہانہ طرز عمل اور مستقل وفاداری
اور فوجی حکام انگلشیہ کے اسناد پر لحاظ کر کے اور طبقہ تعلقداران اودھ مین اُن کی
ہردلعزیزی اور علی الخصوص قانون کی جانب اُنکی طبعی مناسبت کے خیال سے گورنمنٹ
نے اُنکو مجسٹریٹی اور دیوانی کے اختیارات عطا کیے۔ سنہ ۱۸۷۹ء مین راجہ نواب علی
خان نے رحلت کی اور راجہ سید شعبان علیخان اُن کے قائم مقام اور جانشین قرار
پائے۔ سنہ ۱۸۸۲ء مین آپ نے حرمین شریفین کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔
سنہ ۱۸۸۷ء مین علیا حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی پنجاہ سالہ جوبلی کی یادگار مین اپنے
سلیم پور مین ایک شفاخانہ قائم کیا اور اُسکے قیام کے لیے ایک مستقل جائداد وقف
کی۔ سنہ ۱۸۸۹ء مین ہز اکسلنسی لارڈ ڈفرن وایسراے و گورنر جنرل ہند کی گورنمنٹ
نے خان بہادر کا خطاب مرحمت کیا۔ اور اسی سال آپ کو مجسٹریٹی کے اختیارات



راجہ سید شعبان علیخان بہادر تعلقدار سلیم پور ضلع لکھنؤ



رائے برج نرائن رائے رئیس ٹڈرونہ ضلع گورکھپور

تحصیل کرنے کے بعد کالج مذکور مین ملازمت کر لی - ۱۸۸۸ء مین منصب جلیلہ
پروفیسری پر ممتاز ہوے - اِس اثنا مین اکثر قابلیت اور ذمہ داری کے کام آپ
سپرد ہوتے رہے جسکو آپ نے نہایت لیاقت اور خوبی سے انجام دیا - ۱۸۹۶ء مین
ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم نے حسب قواعد متداولہ ڈپٹی مجسٹریٹی کے لیے آپ کو منتخب فرمایا
اور بعد ازان ۱۸۹۷ء مین گورنمنٹ ہند نے آپ کو علمی اعلیٰ خطاب شمس العلماء سے
سرفراز کیا - آپ کے تین صاحبزادے ہین - ابو الخیر محمد عبد الوالی - ابو المعالی محمد عبد
و ابو الحسنات محمد عبد الحلیم - سکونت بنارس - ممالک متحدہ آگرہ واودھ -

---

کندھیا بخش پال سنگھ - راے بہادر - ولادت ۱۸۶۹ء - آپکا تعلق سورج بنسی
خاندان سے ہے اور آپکا سلسلۂ نسب سری مہاراجہ رام چند روالی اجودھیا سے ملتا ہے -
آپ ضلع بستی کے ایک مقتدر تعلقہ دار ہین آپ کو ۲۹ - دسمبر ۱۸۹۷ء کو آنریری مجسٹریٹی
کے اختیارات حاصل ہوے تھے - آپکو رفاہ انام کی جانب خاص توجہ ہے اور گورنمنٹ
انگلشیہ کے ثابت قدم وفادار ہین - پال کا خطاب شاہی زمانہ مین آپکے بزرگون
کو عطا ہوا تھا جو اسوقت تک قائم ہے اور یکم جنوری ۱۹۰۱ء کو بطور ذاتی اعزاز
کے راے بہادر کے خطاب سے ممتاز فرمائے گئے - سکونت بان پور ضلع بستی -
ممالک متحدۂ آگرہ واودھ

شعبان علیخان - راجہ - حاجی - سید - خان بہادر - تعلقدار سلیم پور ضلع
لکھنؤ - ولادت ۱۸۵۹ء - آپ کے مورث اعلیٰ شیخ ابو الحسن انصاری مدینۂ منورہ
سے دہلی مین آئے اور دربار دہلی نے آپ کو شیخ الاسلام مقرر کیا - پرگنہ امیٹھی وابراہیم آباد
کی جاگیر عطا ہوئی ان کے فرزند شیخ سلیم نے جلال الدین اکبر بادشاہ کے عہد مین

مالک متحدۂ آگرہ واودھ

محمد عبدالجلیل - مولوی عثمانی - شمس العلما - ولادت ۱۸۶۲ء - آپ حضرت عثمان ذی النورین خلیفۂ سوم کی اولاد سے ہین - آپ کے اجداد اپنا وطن مالوف یعنے عرب چھوڑ کر پہلے تو ملک شام مین آئے پھر وہان سے ایران تشریف لاے اور دربار شاہی مین مناصب جلیلہ پر مقرر ہوے - آپکے جد اعلیٰ امیر ظہیرالدین آفتاب اصفہان کالشمس فی وسط النہار تھے - پھر قرون عدیدہ کے بعد آپ کے بزرگون نے ایران سے قطع تعلق کر کے ہندوستان کا قصد کیا اور شہنشاہ غازی حضرت جلال الدین محمد اکبر کے عہد سلطنت مین الطاف خسروانہ سے مشرف ہوے - اُسوقت سے ہند آپ کے آبا واجداد کا مسکن رہے - آپ کے جد اعلیٰ حضرت قاضی ضیاءاللہ اورنگ زیب عالمگیر کے اُستاد تھے - فتاوای عالمگیری مصنفین کی زیرِ نگرانی تالیف ہوا تھا - قاضی صاحب نے جب آخر عمر مین بخیال عزلت دربار شاہی سے علٰحدگی چاہی اور اپنے آبائی مسکن یعنے قصبۂ نیوتنی مین جو لکھنؤ سے ۱۸ کوس جانب جنوب واقع ہے قیام پسند فرمایا تو شہنشاہ موصوف نے قصبۂ مذکور کے اُس محلہ کو جہان آپ تشریف رکھتے تھے اپنے نام سے منسوب کر دیا اور اب تک وہ محلہ اورنگ آباد کہلاتا ہے - آپ کے والد باجد شاہ محمد عبدالحکیم صاحب تھے جنکی زیر نگرانی آپ نے علوم رسمی سے فراغت حاصل کر کے اپنے عم عالیمقام جناب مولوی محمد موسی پروفیسر عربی و فارسی کوئنس گورنمنٹ کالج بنارس کی خدمت مین بنظر تکمیل علوم ۱۸۷۲ء مین بنارس آے اور ۱۸۷۵ء مین بغرض تحصیل زبان انگریزی و نیز دیگر فنون جدیدہ مروجہ کوئنس کالج مین داخل ہوے - ۱۸۸۲ء تک تعلیم کا زمانہ رہا - اس مدت مین آپ ہمیشہ مورد انعام واکرام رہے اور کلکتہ یونیورسٹی کی فرسٹ ارٹس تک

بریلی کے اضلاع مین پینتالیس محال ہین - جنکی مالگزاری تقریباً پچیس ہزار ہے -
۷۸-۱۸۷۷ء کی قحط سالی مین آپ نے نہایت سیرچشمی سے مصیبت زدہ لوگون کی
امداد کی جسکے صلہ مین گورنمنٹ نے دربار آگرہ مین ۱۸۷۹ء مین خلعت فاخرہ
سے مخلع و ممتاز کیا - جون ۱۸۷۲ء مین مینوسپل کمیٹی پیلی بھیت کے ممبر اور وائس
پریسیڈنٹ اور اُسکے بعد لوکل بورڈ کے ممبر مقرر ہوے - ۱۸۷۴ء مین ایکٹ
کی شرائط سے مستثنےٰ کیے گئے - ۱۸۹۵ء مین لیڈی ڈفرن ہاسپٹل پیلی بھیت کو
پانچہزار روپیہ چندہ دیا - یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو راے بہادر کے خطاب سے سرفراز
کیے گئے - جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی ۱۸۹۷ء کی جوبلی کے موقع پر آپنے نہایت
اولوالعزمی سے اظہار مسرت کیا جسکا شکریہ گورنمنٹ ہند کی جانب سے ادا کیا گیا -
کارہاے رفاہ عام مین آپ کو خاص دلچسپی ہے - چنانچہ مقام گوری شنکر واقع
مین جانب شمال آپ نے ایک دھرم سالہ تعمیر کیا ہے اور سردست گولا گوکرن
کھیری کے مشہور معبد سری گوکرن ناتھ کے متعلق مسافرون اور جاتریون کے آرام
غرض سے ایک دھرم سالہ تعمیر کرا رہے ہین جسکی تیاری مین اسوقت تک بیس ہزار
روپیہ صرف ہو چکا ہے - اسکے علاوہ آپنے مکان مسکونہ کے قریب ایک مندر
بنوایا ہے اور اُسکے مصارف کے لیے دو دکانات و زمینداری وقف کر دی ہے
جہانسے سدابرت دیا جاتا ہے - رفاہ عام کے کامون مین آپ نے دس ہزار روپیہ
کے قریب چندہ دیا ہے - اب سن کہولت کی وجہ سے آپ نے گوشہ نشینی اختیار
کرلی ہے - آپ کے فرزندون مین بڑے بیٹے ساہو رام پرشاد صاحب ممبر
انزیری سکرٹری مینوسپل بورڈ اور ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ اور انزیری مجسٹریٹ ہین - آپ کے
چھوٹے بیٹے ساہو رام سروپ ہین - راے بہادر ساہو لالتا پرشاد خزانچی و زمیندار
و ممبر مینوسپل بورڈ و انزیری مجسٹریٹ پیلی بھیت آپ کے بھتیجے ہین - سکونت پیلی بھیت

سریرام - لاله - راے بہادر - ولادت ۲۳ - اکتوبر سنه ۱۸۵۲ ع - آپکا تعلق اگروال
اندان سے ہے اور آپ لاله منصب راے کے خلف اکبر ہین جو صوبهٔ اوده
ن تعمیرات کے محکمه مین ڈسٹرکٹ انجنیر تھے آپ کے دادا دیوان سنگھ فوج انگریزی
ن ملازم تھے - جو سنه ۱۸۴۲ ع مین محاربهٔ کابل مین مقتول ہوے آپ کی تعلیم آپ کے
ولد و موطن قصبه نانوته ضلع سہارنپور مین ہوئی - زبان فارسی اور علم ریاضی کی
صیل کے بعد چوده برس کی عمر مین آپ تحصیل انگریزی کی طرف متوجه ہوے -
رر دو سال تک بقدر ضرورت انگریزی حاصل کر کے رڑکی کالج مین داخل ہوے
ب اورسیری کا امتحان پاس کر کے دو سال تک آپ کالج مذکور مین اسسٹنٹ
چر رہے - اسکے بعد آپ نے محکمهٔ تعمیرات کی ملازمت کی جہان اورسیری اور پھر
ب انجنیری کے عہدون پر ترقی پائی - سنه ۱۸۹۲ ع مین عمده خدمات کے جلدو مین
پ کو راے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا - سنه ۱۸۹۶ ع مین اسسٹنٹ انجنیری کے عہده
فائز ہوے - آپ نے اکتیس برس کے زمانه ملازمت مین بیشتر سرکاری کام نہایت
انت وامانت اور قابلیت سے انجام دیے - فن انجنیری کے متعلق آپ کی
د تصانیف بھی ملک مین موجود ہین جنکو گورنمنٹ اور ملازمین محکمه نے نہایت
ردانی کی نظر سے دیکھا - اہم امور مین بورڈ مین حکام آپ سے مشوره حاصل کرتے
ن سکونت نانوته - ضلع سہارنپور - ممالک متحده آگره و اوده

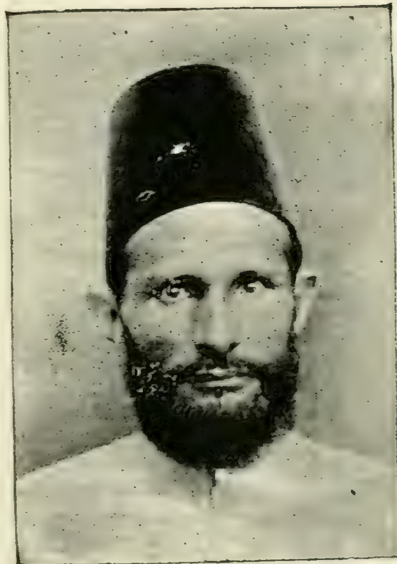
جگناتھ - ساہو - راے بہادر - ولادت سنه ۱۸۴۲ ع - آپ ویش اگروال
ن آپ کے والد ماجد کا نام ساہو مکند رام ہے - زمانه طفولیت مین ساہو کالکا داس
ے آپ کو متبنیٰ کیا جنکے انتقال کے بعد آپ انکی پوری جائداد پر قابض ہوے
ے آپ نے بہت کچھ ترقی دی - اسوقت آپ کے قبضه مین پیلی بھیت اور



راے بہادر لالہ سری رام رئیس سہارنپور



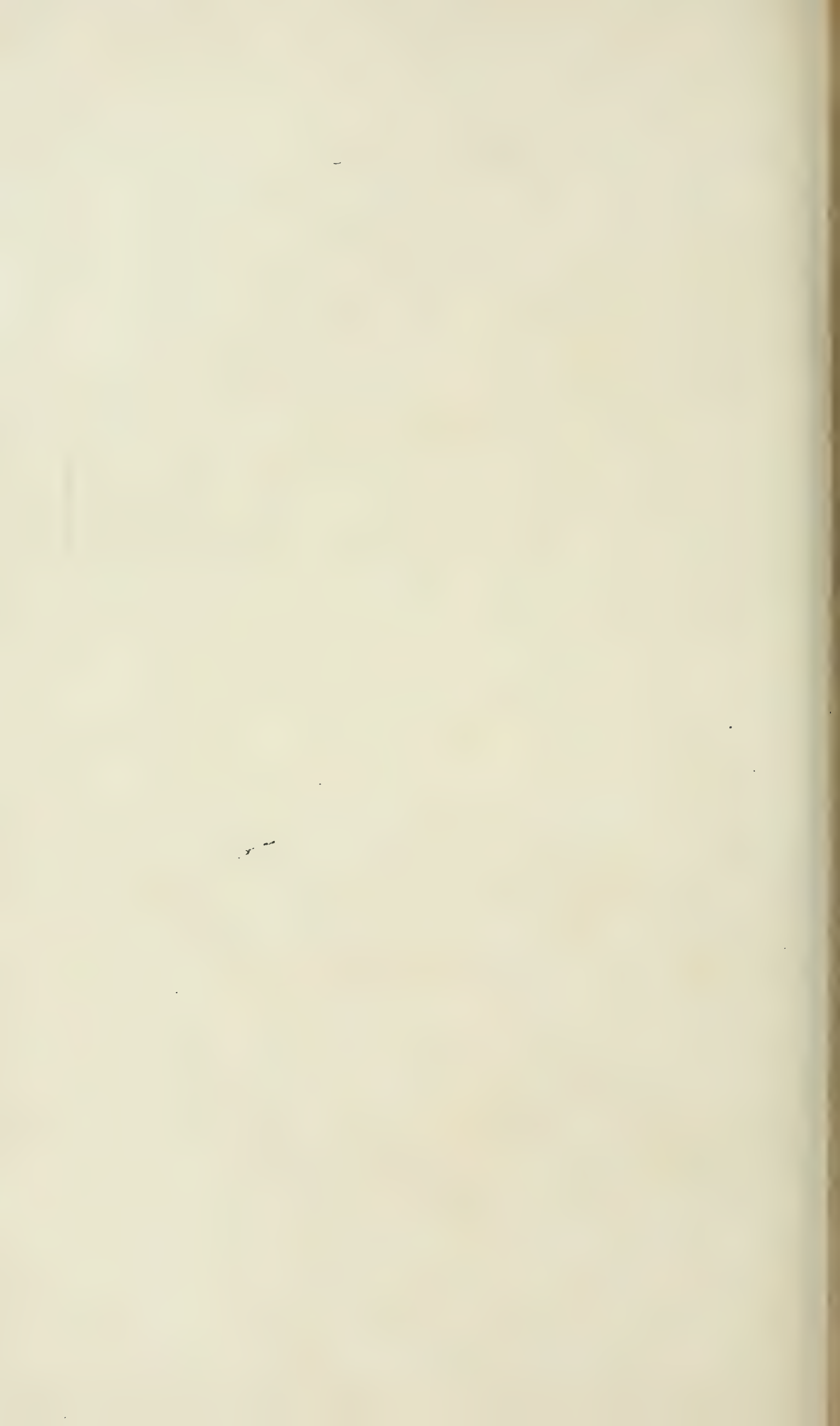
راے بہادر ساہو جگناتھ رئیس پیلی بھیت



شمس العلما مولوی محمد عبد الجلیل رئیس بنارس



راے بہادر کنہیا بخش بال سنگھ رئیس ضلع بستی



موحد پرستی مین پناہ لی - اس پر انکے دادا نہایت ناخوش ہوے - اُنکا غصّہ فر
کرنیکے لیے آپنے اس امر پر رضامندی ظاہر کی کہ اُنکی حیات مین علاقہ خاندان سے
ممبرون کے پاس رہے - اسکے بعد آپنے لندن جانے کا قصد کیا - آپکے اہل خاندا
مزاحم ہوے - مگر آپکی زوجہ محترمہ رانی سبھاؤ کنور (جوریوان کے حکمران خاندان کی تھین)
اپنے شوہر کی رفیقِ طریق ہوئین - رانی صاحبہ نے انگلستان مین انتقال کیا جن
راجہ صاحب کو سخت قلق ہوا - راجہ صاحب نے رانی کی لاش حنوط کے بعد ایک
تابوت مین رکھوا دی - راجہ صاحب پانچ برس تک ولایت مین رہے - اور اس
عرصہ مین لاطنی - فرانسیسی - جرمنی السنہ مین بھی آگاہی حاصل کی - انڈین ایسوسی ایش
کے جلسون مین شریک ہوتے اور انڈیا سوسائٹی کی صدارت فرماتے رہے - راجہ
نے ہوس آف کامنس مین بھی نشت حاصل کرنے کی کوشش کی - مگر اس عرصہ
راجہ ہنومنت سنگھ نے انتقال کیا - اور راجہ رامپال سنگھ اپنے علاقہ کے انتظام
اہتمام کے لیے ہندوستان کو واپس آئے - وہ اپنے ہمراہ اپنی بیوی کی محنوط لا
کو بھی لائے - جسکو ہندو دستور کے مطابق دریاے گنگا کے کنارے داغ دیا گ
راجہ صاحب پھر ولایت تشریف لے گئے - مگر علاقہ کے کاروبار مین ابتری پیدا ہونے
سے پھر ہندوستان کو واپس آئے اس دفعہ راجہ رامپال سنگھ اپنے ہمراہ ایک انگل
بیوی لائے جنھون نے سنہ ۱۸۹۷ء مین نینی تال مین انتقال کیا - راجہ صاحب
انڈین نیشنل کانگرس کے ایک سرگرم معاون ہین ایک روزانہ ہندی اخبا
ہندوستان اور اسی نام کا ایک انگریزی ہفتہ وار اخبار اپنی ایڈیٹری مین شائع کر
ہین - راجہ صاحب کو ملکی صنعت و حرفت کے ساتھ بہت بڑی دلچسپی ہے
جب سے انتخابی اصول جاری ہوا ہے آپ تین مرتبہ ان صوبجات کے لیجس
کونسل کے ممبر رہ چکے ہین - سکونت کالاکانکر - پرتاب گڑھ -

حاصل ہے اور علمِ انگریزی مین بھی مداخلت اور مہارت ہے۔ آپ جوہر شناس علم
دوست اور غربا پرور رئیس ہین ۱۸۹۶ء کی سخت قحط سالی مین آپ نے رعایا و برایا
کی دستگیری مین بہت بڑی فیاضی ظاہر کی۔ سکونت سنگرولی ضلع مرزاپور۔ ممالک
متحدہ اودھ و آگرہ۔

رامپال سنگھ۔ راجہ۔ تعلقدار کالا کانکر۔ راجہ رامپال سنگھ لال پرتاب سنگھ
کے اکلوتے فرزند ہین جو لال ہنومنت سنگھ کے بڑے بیٹے تھے۔ شاہ اودھ نے
لال ہنومنت سنگھ کو ۱۸۴۹ء مین راجہ کا خطاب دیا۔ بغاوت کے ابتدائی زمانہ مین
راجہ ہنومنت سنگھ برٹش گورنمنٹ کے بہت بڑے خیرخواہ تھے۔ اور ضلع سلون کو
...ب پرتابگڈھ مشہور ہے اور اُسکے پناہ گیرون کو جن مین جنرل بیرو سابق چیف کمشنر
اودھ بھی تھے باغیون کے دست تظلم سے بچایا۔ لیکن اُنکو صحیح و سلامت الہ آباد
پہنچانے کے بعد اِنھون نے اس صوبہ پر برٹش کا دوبارہ تسلط ہونے کی نسبت
...ت مخالفت کی۔ انکے بیٹے لال پرتاب سنگھ چانده ضلع سلطان پور کی ایک
...ت مین جو برٹش فوج کے ساتھ ہوئی تھی ہلاک ہوے۔ راجہ صاحب نے اطاعت
...ل کی اور قیام امن کے بعد معاف کر دیے گئے۔ راجہ ہنومنت سنگھ نے
...ل پرتاب سنگھ کی وفات پر رامپور کا تعلقہ اپنے نبیرہ راجہ رامپال سنگھ کو دیدیا۔
...ہ رامپال سنگھ مجھولی اور گھروار کے اُس نامور خاندان سے ہین جو قنوج کے حکمران
...ورون سے تعلق رکھتا ہے۔ راجہ رامپال سنگھ نے بہت کم سنی مین تعلیم حاصل
...اور فارسی۔ سنسکرت اور انگریزی مین معقول لیاقت پیدا کی۔ ان کل زبانون
...علیم سے راجہ صاحب کی طبیعت مین مختلف قسم کے خیالات پیدا ہوے۔ اور
...ن سے انکا دل راسخ الاعتقادانہ مذہب سے ہٹ گیا اور اُنھون نے خالص

رو در پرشاد سنگھ۔ راجہ۔ ولادت سمت ۱۹۲۶۔ آپ ریاست سنگرولی کے
رئیس ہین۔ یہ ریاست ضلع مرزاپور کے جانب جنوب واقع ہے لیکن اس کے
املاک واراضی مختلف اضلاع مین پھیلی ہوئی ہے۔ اس کا کل رقبہ ۱۲۶۷ میل مربع
ہے جس مین زیادہ تر اقوام ہنود آباد ہین۔ راجگی کا خطاب موروثی اور ریاست
قابل التقسیم ہے۔ اس مین ہمیشہ سے خلف اکبر کی مسند نشینی کا رواج ہے۔
دوسرے بیٹون کو گزارہ ملتا ہے۔ آپکا تعلق بین بنس راجپوت خاندان سے ہے
اس خاندان کے بانی راجہ گوندوشاہ تھے جنکی راجدھانی دریاے گنگ کے
مقام جھونسی ضلع الہ آباد مین واقع تھی۔ اُنکی چھٹی پشت مین راجہ رام شاہ
جن پر ایک زمانہ مین نواب وزیر اودھ کی جانب سے فوج کشی کی گئی وہ ایک
جدال و قتال کے بعد بھاگ کر مقام مینونتھر واقع ریاست ریوان مین قیام پذیر
اور ملک کا کچھ حصہ فتح کر کے راج کرنے لگے۔ انکی نوین پشت مین کلیلی راے
ہوے۔ انھون نے راجہ سنگرولی راجہ بھاؤ گھروار کو قتل کر کے علاقہ سنگرولی
اور اپنے چھوٹے لڑکے چندربھان سنگھ کو راجہ بنایا اور اپنے بڑے بیٹے کو
کے علاقہ کا وارث قرار دیا جو اسوقت تک اُنکے خاندان کے قبضہ مین ہے
صوبہ الہ آباد پر سلطنت انگلشیہ کا تسلط کامل ہو گیا تو راجہ فقیر شاہ کے خطاب
کو گورنمنٹ نے تسلیم کر کے موروثی قرار دیا اور مسٹر فاربس ڈنکن صاحب نے
دوامی سند عطا کی۔ راجہ فقیر شاہ کے پرپوتے راجہ اودونت سنگھ نے مسٹر رسل
کی ہمراہی مین پنڈاریون سے جنگ کر کے اُنکو شکست دی جسکے صلہ مین گو
سے خلعت فاخرہ مرحمت ہوا۔ آپ راجہ اودونت سنگھ صاحب کے پرپوتے ہین
آپ اپنے والد راجہ اودت نرائن سنگھ کی وفات کے بعد سنہ ۱۸۹۶ء مین وسادہ آرا
مسند ریاست ہوے۔ فارسی اور سنسکرت کے علوم مین آپ کو پوری دستگاہ

رگئے تھے متبنیٰ کیا تھا۔ راجہ لچھمن پرشاد سنگھ نے ۱۸۷۶ء مین اپنا علاقہ کورٹ کے انتظام مین
دیدیا۔ راجہ لچھمن پرشاد سنگھ نے ۲۲ جولائی ۱۸۹۱ء مین قضا کی اور راجہ نرپت سنگھ اُنکے فرزند اکبر
مسندنشین ہوے۔ اس ریاست کی مالگزاری تقریباً سینتیس ہزار روپیہ سالانہ ہے راجہ صاحب
قانون اسلحہ کی شرائط سے مستثنےٰ ہین خطاب راجگی اور پنشن موروثی ہے۔ علاقہ ناقابل تقسیم
ہے اور فرزند اکبر وارث ریاست ہوتا ہے۔ وارث کنور پرشوتم سنگھ ہین جنکی عمر تین سال
ہے سکونت اسوتھر ضلع فتح پور۔

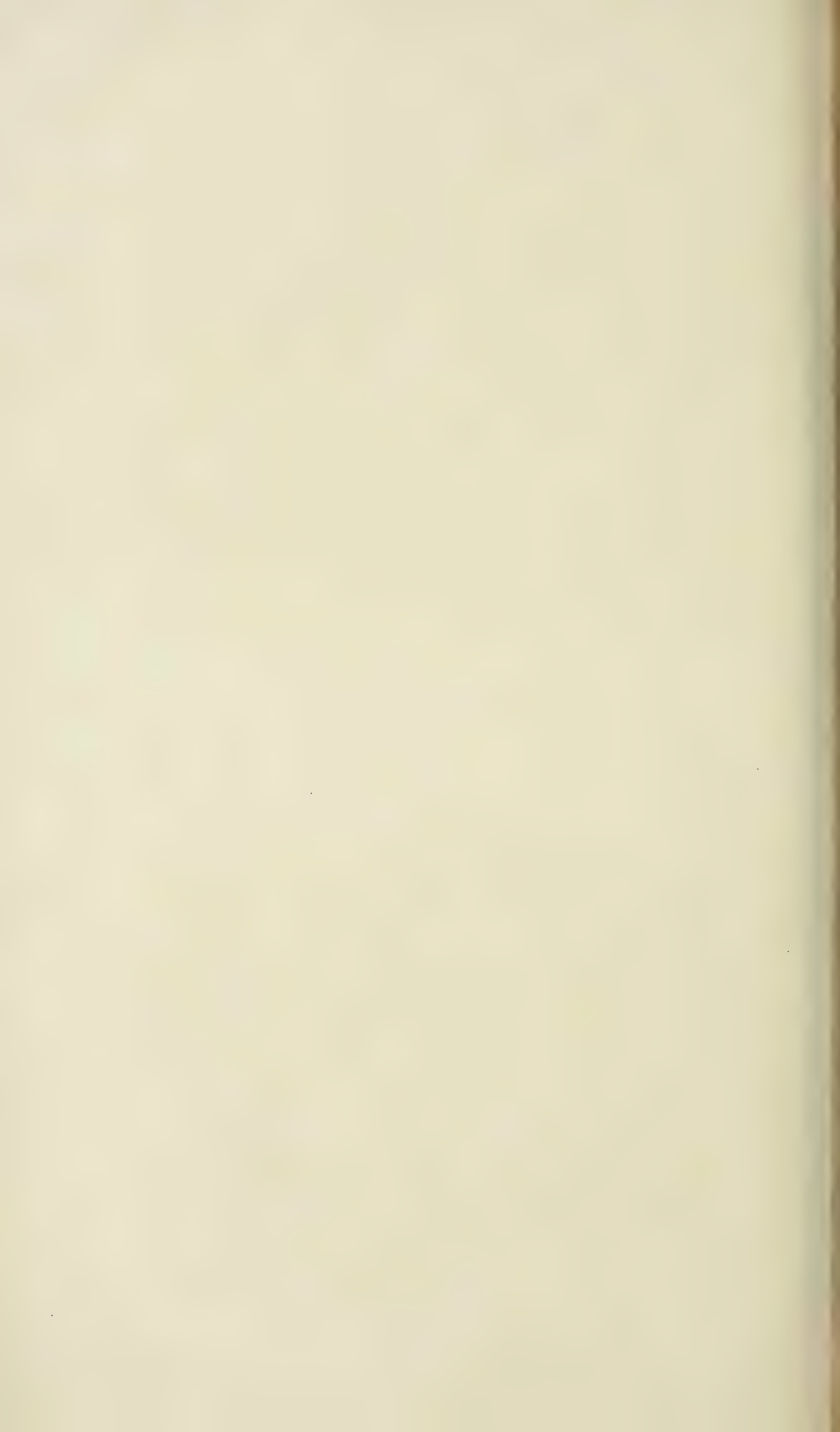
شیو درشن سنگھ۔ راؤ۔ ولادت ۲۰ ستمبر ۱۸۵۹ء آپکا پورا خطاب اور نام
بدہ سری مہاراج ادھراج سری راؤ شیو درشن سنگھ جو دیو ہے۔ یہ خطاب موروثی
ہے۔ آپ راجہ رام چندر والی اجودھیا کی نسل مین ہین اس خاندان کے مورث
اعلیٰ بیکل دیو کی راجدھانی لہار گوالیار تھی۔ راؤ عالم راؤ سمت ۱۶۲۰ مین گوپال پور
کی مسندنشین ہوے۔ سندھیا کی فتوحات کی وجہ سے آپ کے خاندانی مقبوضات
مین بہت کمی ہوگئی آپ کی تیرھوین پشت مین راؤ لچھمن سنگھ ہوے جو راؤ شیو درشن سنگھ
کے والد ماجد تھے اُنھون نے اکتوبر ۱۸۷۶ء مین انتقال کیا۔ راؤ صاحب
سنہ ۱۹۳۵ مین وسادہ آراے مسند ریاست ہوے۔ فی الحال اس ریاست مین
۔ہ مواضع معافی جنکی آمدنی تقریباً بیس ہزار ہے اور چھ گانوٗن خراجی شامل ہین
جنکی مالگزاری پانچہزار چھ سو اڑتالیس روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ چار گانوٗن ریاست
لہار مین واقع ہین جنکی مالگزاری دو ہزار چھ سو باسٹھ روپیہ ہے۔ آپ اور آپکے
جانشین ایکٹ اسلحہ کی قیود اور عدالتہاے دیوانی کی حاضری سے مستثنےٰ ہین اور
آپکو تیسرے درجہ کی مجسٹریٹی کے اختیارات حاصل ہین آپ فارسی اور ہندی
کے مسلم الثبوت شاعر ہین۔ سکونت گوپالپور۔ جالون۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ



راجہ شیودرشن سنگھ رئیس گوپال پور ضلع جالون



راجہ رُدر پرشاد سنگھ رئیس سنگرولی ضلع مرزاپور



کرکے برسون شاہی فوج کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرتے رہے - آخر ۱۷۶۰ء مین ب
کوڑا کے چودھری درجن سنگھ کی دغا سے بھگونت سنگھ کی ہلاکت واقع ہوئی - بھگونت
کے بیٹے روپ رائے نے ۲۵ برس ریاست کا انتظام کیا اور گورنمنٹ اور اپنی رعا
دونون کی خوشنودی حاصل کی - ۱۷۸۵ء مین اُنکی وفات پر راجہ ہریار سنگھ گدی نشین
ہوئے مگر اُن اُنیس پرگنون مین جو اس خاندان کے قبضہ مین تھے سولہ نواب آصف الد
نے ضبط کرلیے اور باقی تین الماس علی خان کے اثر اور دباؤ سے راجہ سیتل پرشاد تحصیلدار
کوڑا کو دیدیے گئے - اسکے بعد راجہ ہریار سنگھ جمنا پار چلے گئے جہان اُس مختصر
پرگذر اوقات کرتے رہے جو دربار اودھ سے اُنکو اب بھی مل جاتی تھی - انکی وفا
پر اِنکے متبنی فرزند دیناپت اپنے باپ کی پنشن کے وارث ہوئے - مگر چند روز
نواب باقر علی خان کے حکم سے پنشن ضبط ہوگئی - اسپر دیناپت ایک بہت بڑی جمع
کے ساتھ دریا پار اُتر کر کنڈلہ اور غازیپور کے پرگنون کے گانون جلانے اور برباد کر
لگے - اس کارروائی کا یہ نتیجہ ہوا کہ انکی پنشن کی بحالی کا فوراً ایک حکم نافذ ہوا - گورنمنٹ
انگلشیہ کی حکومت مین انکی پنشن بند ہوگئی - انھون نے مثل سابق دریا طے کرکے چرو
واقع پرگنہ غازی پور مین استقامت اختیار کی مسٹر اہمٹی صاحب کلکٹر الہ آباد بہمراہی
نواب باقر علیخان ایک فوجی جمعیت کے ساتھ موقع پر گئے - لڑائی ہوئی اور مسٹر اہمٹی
زخمی ہوئے - راجہ صاحب جمنا پار بھاگ گئے - ۱۸۰۴ء مین اُنھون نے خود کو مسٹر
کتھبرٹ صاحب کلکٹر الہ آباد کے حوالہ کیا اور اُنھون نے ذمہ داری کی کہ اُنکی پنشن
جو نواب اودھ کی سرکار سے ملتی تھی اُنکو دی جائیگی ۲۳ مئی ۱۸۰۵ء کو گورنمنٹ
نے باقاعدہ اسکی تصدیق کی یہ سات ہزار تین سو چھ روپیہ سالانہ کی پنشن تھی جو موروثی
دی گئی - دیناپت نے چھیالیس برس سے زیادہ پنشن حاصل کی - ۱۸۵۰ء مین راجہ جھمن
دیناپت کے جانشین ہوئے جنکو رگھوبر سنگھ برادر زادہ و پسر متبنی دیناپت کی بیوہ نے جو اُنکی حیا

سے اپنے پبلک فرائض انجام دیے - ۱۲- جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو نواب صاحب نے رحلت فرمائی - اور کنور محمد یوسف علیخان انکے جانشین مقرر ہوے - اور ۱۹- مئی سنہ ۱۹۰۱ء کو گورنمنٹ سے نوابی کے موروثی خطاب اور پرایوٹ داخلہ کی عزت عطا ہوئی - نواب صاحب ایک بہت بڑے مدبر منتظم اور عالی دماغ رئیس ہین سنہ ۱۸۸۵ء مین آپ آنریری مجسٹریٹ درجۂ دوم مقرر ہوے - اور ۲۶- مارچ سنہ ۱۸۹۱ عیسوی کو ہاتھرس اور مرسان کے پرگنون مین مجسٹریٹی درجۂ دوم کے اختیارات حاصل ہوے ۱- جون سنہ ۱۸۹۷ء کو گورنمنٹ نے آپ کو ایک سند اور تمغۂ قیصری عطا کیا - نواب محمد لطف علیخان کے بعد علیگڈھ کے ہندو مسلمانون نے گورنمنٹ اور مجسٹریٹ ضلع کو درخواست دیکر آپ کو اپنا سرگروہ قرار دیا - آپ تحصیل کول کے اسپیشل مجسٹریٹ درجۂ دوم - ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ - ممبر زراعت و تجارت اور وائس چیرمین مینوسپل بورڈ علی گڈھ ہین - سکونت علیگڈھ - ممالک متحدہ آگرہ واودھ -

---

نرپت سنگھ - راجہ - تاریخ ولادت ۱۰ جون سنہ ۱۸۶۹ء آپ اسوتھر کے رئیس ہین جو فتح پور کے ضلع مین واقع ہے - راجہ صاحب کچھی چوہان راجپوت ہین - اس خاندان کے بانی راجہ دیوگج سنگھ سنہ ۱۵۴۳ء مین کچھی واڑہ یا راگھوگڈھ واقع وسط ہند سے آئے تھے اور راجہ ایچھی کی دختر سے شادی کی تھی جنکی جائداد پر اُنھون نے بعد کو قبضہ پایا تھا - راجہ دیوگج کے بعد مہاراجہ پالن دیوجی - صاحب دیوجی - ٹھورم دیوجی - ڈومن دیوجی - بڑوسن دیوجی - جادیوجی - پرتاب سنگھ اور پرسرام سنگھ علی الترتیب اس ریاست کے جانشین ہوے - پرسرام کے جانشین ہری کشن سنگھ عرف اراڑو سنگھ تھے جنکے چھ بیٹے ہوے جن مین بھگونت رائے دلیری اور شجاعت اور فہم و فراست مشہور و معروف ہے - اِنھون نے غازی پور قلعہ تعمیر کرایا تھا جہان وہ اپنے وفادار ہمراہیون اور مضبوط اور مستحکم قلعہ پر بھروسہ

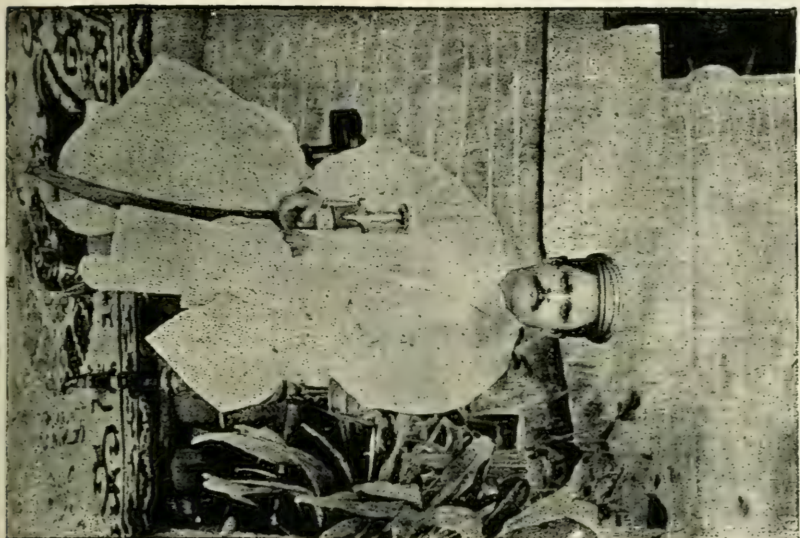
نواب حاجی محمد محمود علی خان بہادر مرحوم رئیس چھتاری کے فرزند ہین۔ ا
خاندان کا سلسلہ راجہ رام چندر والی اجودھیا تک پہونچتا ہے۔ شہنشاہ جلال ال
اکبر نے راجہ لال سنگھ کا نام جو اس خاندان کے بانی ہین لال خان رکھا۔ چنا
اُسوقت سے آپکا خاندان لال خانی مشہور ہے لال خان کے بیٹے سالباہن نے
جہانگیر کے عہد مین اسلام قبول اور شاہجہان کے دربار مین چار ہزاری منصب
حاصل کیا اور علاقہ پتیم پور جس مین چونسٹھ گانؤن تھے بطور جاگیر ملا جسکا نام سال
رکھا گیا جو فرمان شاہی مین مندرج ہے۔ سلاطین مغلیہ کے زمانہ مین یہ علاقہ خا
کے مختلف لوگون کے قبضہ مین رہا لیکن جب اس صوبہ مین گورنمنٹ انگلشیہ کا
تو اُسنے یہ علاقہ ٹھاکر مردان علیخان کو جو محمد یوسف علیخان کے جدامجد تھے عطا فرما
۲۰۔ مئی ۱۸۳۵ء کو اُنھون نے اپنے پانچ بیٹون مین نواب حاجی محمد محمود علیخا
اپنی آبائی ریاست چھتاری اور کچھ اور علاقے دیکر اپنا جانشین مقرر کیا۔ اور باقی
بیٹون کو سعد آباد دان پور۔ پہاسو اور دھرم پور کے علاقے دیے۔ گورنمنٹ نے
۱۸۵۷ء کی خیر خواہی کے صلہ مین نواب محمد محمود علیخان کو بحیثیت جانشین ریا
خاص علاقہ بالاگڈھ واقع ضلع بلندشہر اور دو ہزار روپیہ کا خلعت فاخرہ اور خطاب
خان بہادر مرحمت فرمایا۔ اپنے والد ٹھاکر مردان علی خان کی طرح محمد محمود علیخان
بھی ایام غدر مین گورنمنٹ کو بہت بڑی مدد دی تھی۔ اُسکے صلہ مین دربار قیصری ۱۸۷۷ء
مین نواب کے خطاب اور تمغۂ قیصری سے ممتاز کیے گئے اور پریوٹ داخلہ کی عزت
ہوئی۔ ۳۔ جنوری ۱۸۹۳ء کو خطاب نوابی نسلاً بعد نسل موروثی ہو گیا۔ نواب ص
بڑے مخیر اور بے تعصب شخص تھے جنکی ذات سے ہندو مسلمان دونون فیضیاب
تھے۔ ۱۲۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء کو اُنھون نے اس دار ناپائدار سے انتقال کیا۔ اُنکے ا
پر نواب لطف علیخان وارث ہوے۔ اور اُنھون نے بھی نہایت خوبی اور خوش

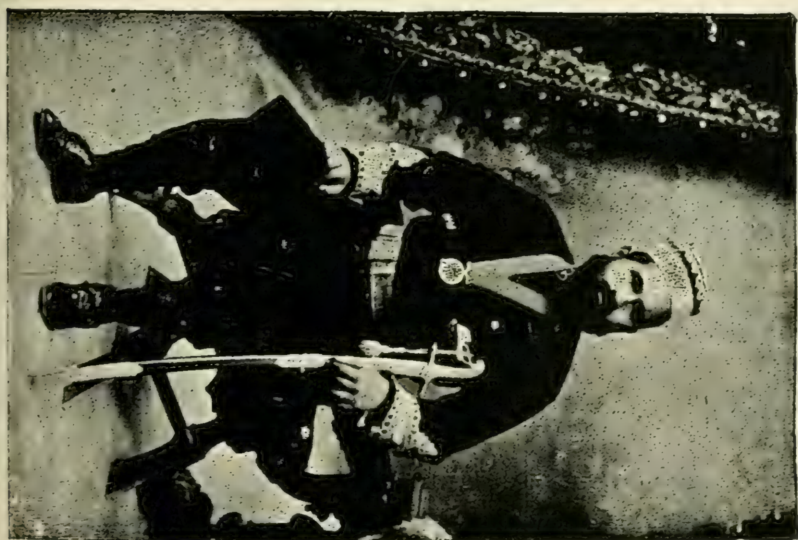
آپ سنے اعلیٰ درجہ کی وکالت کی سند حاصل کی چنانچہ فی الحال آپ جبلپور کے ممتاز
وکلا مین ہین - اثناے زمانہ وکالت مین آپ سنے زبان انگریزی مین بھی مہارت
حاصل کرلی - آپ سنے ساگر مین ایک تالاب کا گھاٹ بنوایا ہے - آپ تدریجاً
جبلپور میونسپلٹی کے ممبر - سکرٹری اور وائس پریسیڈنٹ رہ چکے ہین - آپ کے
زمانہ سکرٹریٹ مین ڈائرورکس جاری ہوا گوکل داس بلبھ داس کاٹن مینوفیکچرنگ
کمپنی لمیٹڈ کے ڈائرکٹر - ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر - قحط کی سنٹرل کمیٹی ممالک متوسط کے
وائس پریسیڈنٹ - انسٹیٹیوٹ کمیٹی - لیڈی ڈفرن فنڈ کمیٹی اور رفارمیٹری اسکول
جبلپور کے ممبر رہ چکے ہین - اور آنریری مجسٹریٹی کے اعزاز بھی آپ کو عطا کیئے گئے
اور قانون اسلحہ سے بھی مستثنےٰ ہین - آپ سنے اپنی قوم کی بہبودی اور اُسکے حقوق کے
حفظ کے لیے انجمن اسلامیہ جبل پور قائم کی اور اُسکی مالی حالت مضبوط کرکے جائداد
غیر منقولہ خرید کی جسکی آمدنی سے ایک ہائی اسکول اور ایک یتیم خانہ اِسوقت تک
جاری ہے - ساگر مین ایک تالاب گھاٹ کی تعمیر کے جلدو مین پرڈانئہ خوشنودی اور
خلعت ملا اور سنہ ۱۸۹۴ع مین میونسپلٹی کے حسن خدمات اور انجمن اسلامیہ کے قائم
کرنے کے صلہ مین خان بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ کے جدا علیٰ حضرت بندگی
سید حسن قدس سرہ کو شیرشاہ کے عہد سلطنت مین پرگنہ سنڈیلہ وغیرہ کی زمینداری
حاصل ہوئی - اِنھون سنے محلہ اشراف ٹولہ واقع سنڈیلہ کو آباد کیا مسیح الوقت
سید محمد بقا خان بہادر تعلقہ نتھے پور کے تعلقدار تھے جو الحاق اودھ کے وقت تو ڑدیا
گیا - آپ سنے جائداد کو بہت کچھ ترقی دی ہے - آپ کے دو صاحبزادہ سید احمد خان
اور سید نقی احمد خان ہین - سکونت سندیلہ - ضلع ہردوئی - اودھ -

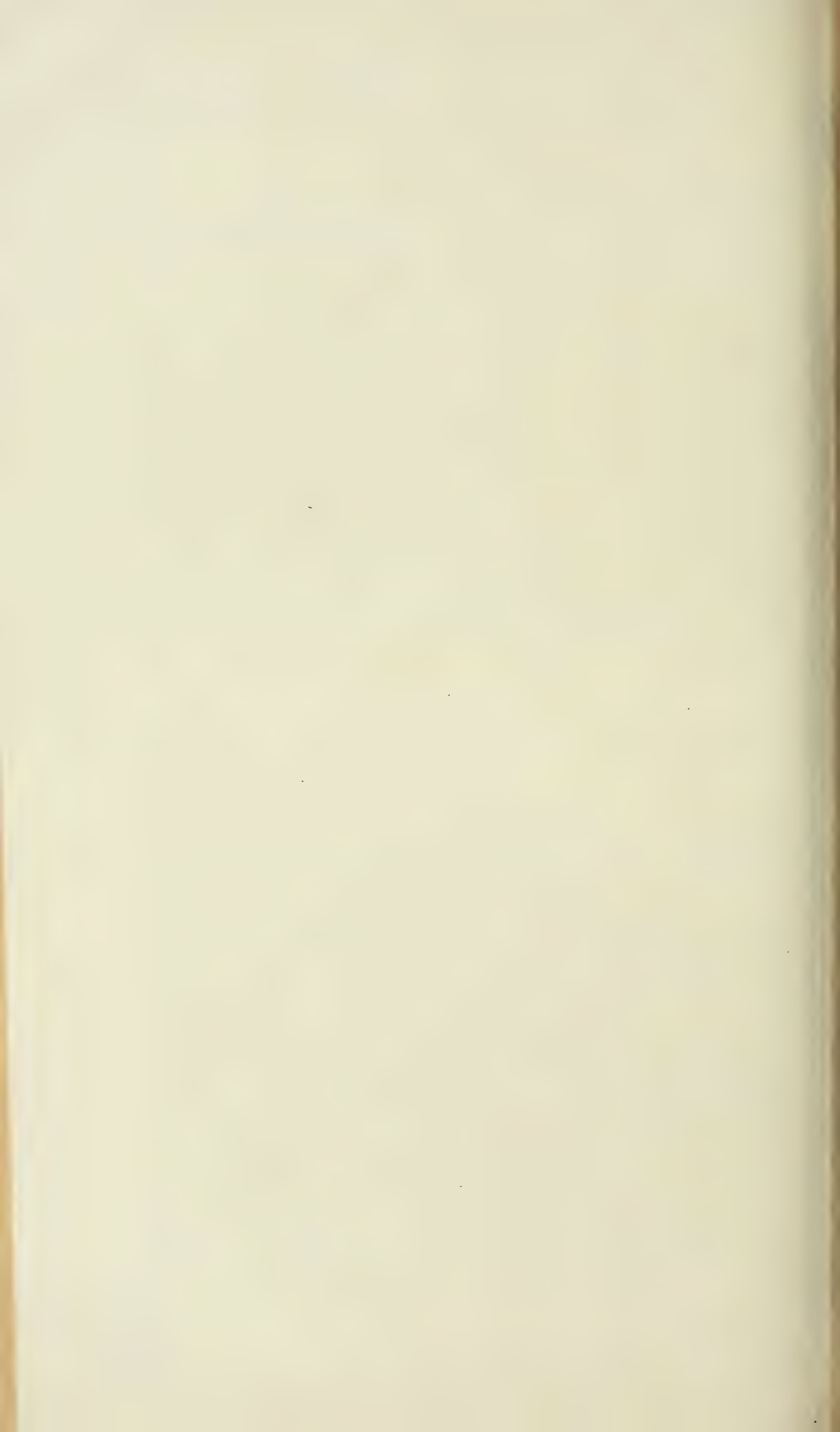
---

محمد یوسف علیخان - نواب - تاریخ ولادت ۱۹ - نومبر سنہ ۱۸۵۵ع - آپ

ممالک متحدہ آگرہ واودھ متعلقہ ہند سنہ ۱۸۹۸







سید عین الدین اور سید نور الدین ہین ابھی تک زیر تعلیم ہین - سکونت علی گڈھ - ممالک
متحدۂ آگرہ واودھ -

علی احمد خان - واسطی - ابو الحسنات - مولوی - سید - مخدوم زادہ - خان بہادر
ولادت ۲۵ - شعبان ۱۲۵۸ھ - آپ کے جد امجد مسیح الوقت سید محمد بقا خان
کو علاوہ منصب یکہزار پانصدی کے دربار دہلی سے خانصاحب کا خطاب نسلاً بعد
نسلٍ اُسوقت عطا ہوا تھا جب وہ سرکار انگلشیہ کی جانب سے کرنیل لیک
کے عہد مین اکبر آباد کے دیوان تھے - جہان اُنکے نام کا ایک محلہ کٹرہ بقا خان
ابتک موجود ہے - آپ مسیح الوقت کے خلف اکبر حکیم سید غلام حسین خانصاحب
کے بیٹے ہین - آپ کے مورث اعلیٰ قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت مخدوم
سید علاء الدین واسطی بانی قصبۂ سنڈیلہ تھے جنھون نے ابتداءً اپنے مرشد حضرت
مخدوم نصیر الدین چراغ دہلی کی ہدایت کے مطابق سنڈیلہ کا عزم کیا اور اُسکو
سیف سے فتح کرکے آباد کیا - اِن کا مزار سنڈیلہ مین زیارت گاہ خاص و عام ہے -
اور اِسنکے اعقاب یعنے مخدوم زادہ ابتک ادب و احترام کی نظر سے دیکھے جاتے
ہین - مسیح الوقت سید محمد بقا خان صاحب کے توسل انگریزی کی وجہ سے اس خاندان
کے اکثر ممبر میر منشی - رزیڈنٹ - اور مختلف ریاستون کے ایجنٹ اور ڈپٹی کلکٹر
تحصیلدار رہے - آپ نے لکھنؤ مین علوم معقول و منقول کی تحصیل کی - بارہ برس
کی عمر مین آپ دربار واجد علی شاہ بادشاہ اودھ مین پیش ہوئے - جنھون - بعد
امتحان آپ کے زمانۂ طالبعلمی تک کے لیئے ایک وظیفہ مقرر کردیا - آپ ۱۲۷۶ھ
مین فارغ التحصیل ہوکر اضلاع دموہ و ساگر کو چلے گئے جو اب ممالک متوسط
شامل ہے - آپ پہلے سر رشتہ بندوبست مین ملازم ہوئے اسکے بعد ۱۸۶۷ء

ب پہونچتا ہے۔ آپ کے دادا مولوی محمد حسن جو متعدد کتابون کے مصنف تھے
شہزادۂ خرم بخت بن مرزا جوان بخت جہاندار شاہ ولیعہدِ شاہ عالم ثانی کے اُستاد
تھے۔ مولوی محمد حسن صاحب نے ۷۔ ربیع الاول سنہ ۱۲۴۲ھ مین وفات پائی اور
ز تاریخ ہوئی سے عالم ہر علم بخلق عظیم + گوے سبق بُرد زاہل زمن + در شب ہفتم ز ربیعِ
ست + داد قضا جاے حریرش کفن۔ مصرع تاریخ بگفتا سروش + رفت بفردوس
محمد حسن + مولوی زین العابدین نے سنہ ۱۸۵۰ع مین بنارس کالج مین فارسی اور
ربی کی تکمیل کی اور ۲۱۔ فروری سنہ ۱۸۵۱ع مین گورنمنٹ انگلشیہ کے جوڈیشل صیغہ
ن ملازمت شروع کی اور ممالک مغربی و شمالی کے مختلف مقامات مین مختلف
ہدون پر مقرر رہے اور آخر مین عہدۂ سب ججی تک ترقی پائی جسکی تنخواہ آٹھ سو روپیہ
دار ہے۔ انتالیس سال کی نیکنام ملازمت کے بعد یکم اکتوبر سنہ ۱۸۸۹ع کو پنشن حاصل
۔ ایام غدر مین سرکار انگلشیہ کے خیر خواہ رہے۔ ۲۵۔ مئی سنہ ۱۸۹۲ع کو ہز اکسلنسی لارڈ لینسڈون
خان بہادر کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت فرمایا۔ سنہ ۱۸۹۴ع مین بارہ سو
پیہ ماہوار پر دو سال کے لئے کونسل ریاست رامپور کے جوڈیشل ممبر مقرر ہوے
ن یکم جون سنہ ۱۸۹۶ع تک بڑی محنت اور دیانت اور لیاقت کے ساتھ امور
فضہ انجام دیئے اور رئیس اور سرکار انگریزی کی خوشنودی حاصل کی۔ مولوی صاحب
یدہ اوصاف اور خصائل کی وجہ سے ہندو مسلمانون مین یکسان ہر دلعزیز ہین
علیگڈھ کالج کے ٹرسٹی بھی ہین۔ آپ نے کالج کو معقول مالی امداد بھی دی
اور مسلمانون کی تعلیم و تربیت کے انتظام مین بہت بڑی دلچسپی ظاہر کرتے
۔ آپ کے چار صاحبزادے ہین۔ بڑے صاحبزادے سید زین الدین (ولادت
ستمبر سنہ ۱۸۷۳ع) نے علی گڈھ کالج سے ایم۔ اے۔ پاس کیا۔ اور سنہ ۱۸۹۶ع
ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر مامور ہین۔ باقی تین صاحبزادے جنکے نام سید ضیاء الدین

جس سے گورنمنٹ کو دوبارہ اس کام مین مصارف کثیر کی کوئی ضرورت نہوئی۔
اکتوبر ۱۸۶۰ء سے پھر آپ نے گورنمنٹ کی ملازمت شروع کی اور مختلف مدارج
طے کرنے کے بعد ۱۸۷۳ء مین تحصیلدار جھانسی مقرر ہوے۔ آپ کی خدمات با
اور تردداتِ شائستہ کے صلہ مین جو نہر بیتوا کے حصول اراضی و تصفیۂ معاوضہ سے
متعلق وقوع مین آئے گورنمنٹ نے ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر مامور فرمایا ۱۸۸۶ء
جب میرٹھ کے ہندو مسلمانون مین شکر رنجی پھیلی ہوئی تھی تو آپ نے فریقین مین
کرادی اور گورنمنٹ عالیہ نے اسکا تحریری اعتراف کیا۔ ۲۱۔ مارچ ۱۸۹۴ء مین
آپ نے پوری پنشن حاصل کی ۱۸۹۵ء سے اپنے وطن جھانسی مین قیام ا
کیا۔ یہان آپ میونسپل بورڈ۔ ڈسٹرکٹ بورڈ اور مکڈانل ہائی اسکول کے ممبر مقرر ہوے۔
سنین ماضیہ کے قحطون کے زمانہ مین آپ نے جھانسی کے محتاج خانہ کا انتظام کیا
اور شہر کے سفید پوشون مین تقسیم امداد کی بڑی احتیاط کے ساتھ نگرانی فرمائی جسکے
گورنمنٹ نے سند خوشنودی مزاج آپ کو عطا کی اور نومبر ۱۹۰۱ء کو آپ کے
خدمات سابقہ کے لحاظ سے راے صاحب کا خطاب آپ کو مرحمت ہوا۔
جھانسی۔ بندیلکھنڈ۔



زین العابدین۔ سید۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۴۔ جون ۱۸۳۲ء۔ آ
والد ماجد کا اسم مبارک مولوی محمد حسین ہے۔ آپ کے آباے کرام جو مدینہ۔
غزنی مین آباد ہوے تھے شاہان مغلیہ نے اُنکے زہد و تقویٰ و علمی کمالات کو
سنکر پایۂ تخت دہلی مین طلب فرمایا۔ اور مچھلی شہر ضلع جونپور مین عہدۂ قضا پر مامور کیا او
جاگیر مرحمت کی۔ آپ کا سلسلۂ آبائی حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالی عنہ تک اور
بواسطۂ حضرت زینب بنت علی مرتضی علیہ السلام حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ

مین قیام کیا۔ لیکن آب وہوا کی ناموافقت کیوجہ سے آپ نے بقیہ انفاس زندگی
کے لیے بنارس مین بودوباش اختیار کی ہے۔ سکونت بنارس۔ ممالک متحدۂ آگرہ و اودھ

کرشن راؤ۔ پنڈت۔ رائے صاحب۔ آپ کی ولادت ۱۹۔ نومبر سنہ ۱۸۲۹ع
کو قلعۂ جھانسی مین واقع ہوئی۔ آپ مرہٹہ برہمن ہین جو ضلع رتناگری احاطۂ بمبئی
کے قدیم باشندے اور موضع کوتوڑا کے کُل کرنی تھے۔ اول پیشوا بالاجی بلار کے
زمانہ مین آپ کے بزرگون نے فوجی ملازمت اختیار کی اور مقام پارولا واقع خاندیش
مین تعینات کیے گئے۔ جب رگھوناتھ ہری صوبہ دار جھانسی واقع ملک بندیلکھنڈ پیشوا
کے ملک محروسہ مین سے گئے تو اس خاندان کے مورث مہاداجی بلال جھانسی کے
قلعہ دار مقرر کیے گئے جسکے آخری قلعہ دار آپ کے والد بشنوپنت تھے۔ سنہ ۱۸۴۰ع مین
جب راؤ رگھوناتھ راؤ کے انتقال کے بعد گدی نشینی کا جھگڑا پیدا ہوا اور فوج منحرف
اور سرکش ہوگئی تو سمین فریزر صاحب اجنٹ گورنر جنرل فوج انگریزی لیکر جھانسی
پہونچے اور قلعہ کا تخلیہ کرا لیا۔ اُسوقت سے یہ عہدہ قائم نہین رہا۔ آپ کے والد
نے آپ کی صغرسنی ہی مین انتقال کیا۔ اور مہاراجہ گنگادھر راؤ والی ملک نے آپکا
وظیفہ مقرر کردیا جو سنہ ۱۸۵۳ع تک جاری رہا۔ اس اثنا مین آپ نے ہندی مرہٹی
اور فارسی کی تعلیم حاصل کی اور مروجہ فوجی ورزشون مین بھی ملکہ پیدا کیا۔ سنہ ۱۸۵۴ع
مین جب ملک برٹش تسلط مین آگیا تو آپ نے محکمہ تعمیرات کی محرری سے ملازمت
کی ابتدا کی۔ سنہ ۱۸۵۷ع مین جب پرگنۂ جھانسی کی حدبست اور کشتوار کی ترتیب ہو رہی
تھی تو یکایک غدر ہوگیا۔ اُسوقت آپ نے نہایت احتیاط اور دانائی کے ساتھ
کل کاغذات سرکاری اپنے قبضہ مین کر لیے اور سنہ ۱۸۵۸ع مین دوبارہ تسلط انگریزی
ہونے کے بعد کپتان کلارک صاحب ڈپٹی کمشنر جھانسی کے سامنے اُن کو پیش کردیا



راے صاحب ہرن چندر مکرجی رئیس بنارس



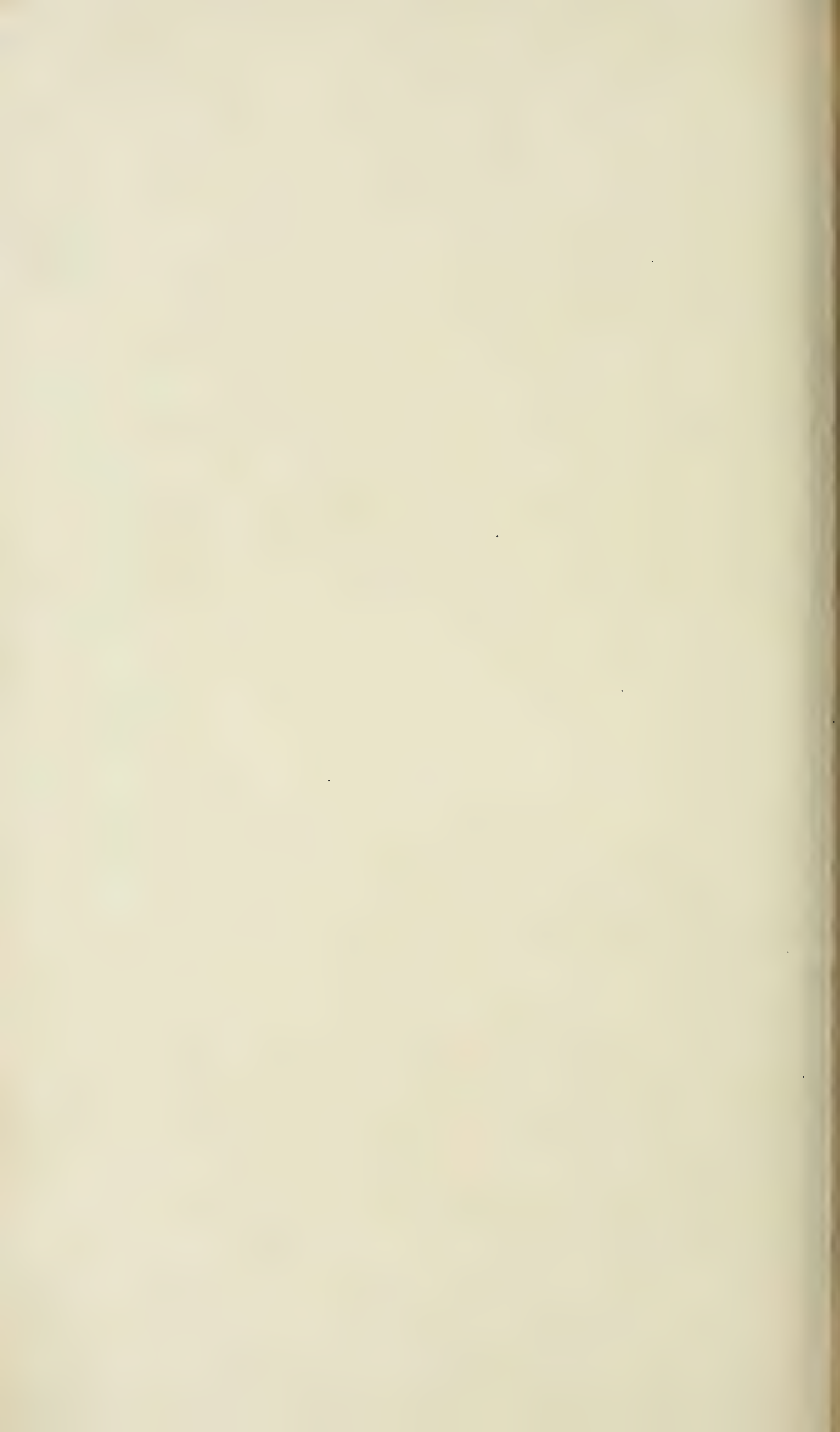
راے صاحب پنڈت کرشن راو رئیس جھانسی



خان بہادر سید زین العابدین رئیس علی گڈھ

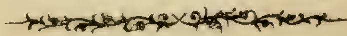


خان بہادر مولوی علی احمد خان واسطی رئیس سندیلہ



ہین۔جنئی کے مکرجی خاندان کی ابتدا اُن پانچ برہمنون سے ہے جنکو اولیسور راجہ
گور (بنگال) نے قنوج سے طلب کیا تھا۔اُنمین ایک پنڈت سری ہرش تھے
خاندان مین رامیسر ٹھاکر ہوے۔رامیسر ٹھاکر کے سب سے چھوٹے بیٹے رام
مکرجی نے بھٹاچارجی خاندان مین شادی کی۔رامچندر مکرجی کے لڑکے نندکشور
موضع جنئی مین بودوباش اختیار کی۔نندکشور کے دو لڑکے پیدا ہوے رام شنکر
اور بھولاناتھ مکرجی۔بھولاناتھ نے ہلدار خاندان مقام ہتیاگڈھ (۲۴ پرگنہ) مین شادی
کی۔اس شادی سے آپ کی اولاد کا کلین پن جاتا رہا۔بڑے بیٹے رام شنکر مکرجی
اپنی نجابت اور شرافت قائم رکھی۔انکے تین بیٹے ہوے۔رام پرشاد۔جے نراین او
بشی رام۔رام پرشاد مکرجی کے دو بیٹے ہوے مدن موہن اور رام دھن۔رام
مکرجی کے بیٹے ہرن چندر مکرجی ہین۔ہرن چندر مکرجی کی تعلیم اولاً ٹریننگ اسکول
مین اور بعدہ اورنٹیل سیمینری کلکتہ مین ہوئی۔دسمبر سنہ ۱۸۵۷ء مین آپ نے علی پور
مین صیغۂ فراہمی وردی افواج مین سرکاری ملازمت شروع کی۔آپ نے اپنا
اور جانفشانی سے اس صیغہ کے افسر اعلیٰ کی اچھی راے حاصل کی۔اور موقع
پر ترقی پائی آپ نے اس صیغہ کے بہت سے اہم کامون کو نہایت خوش
سے انجام دیا جس سے گورنمنٹ کی بہت بڑی توفیر ہوئی۔آپ کی عمدہ خدمات
کا ذکر صیغۂ مذکور کے مختلف اعلیٰ افسرون نے انتظامی رپورٹ مین کیا ہے
گورنمنٹ انڈیا نے حسن کارگزاری کے لحاظ سے باوجود پچپن سالہ عمر ہو
آپ کو تا قیام تندرستی کام کرنے کی اجازت دی۔سنہ ۱۸۹۹ء مین آپ نے
حاصل کی اور اکتالیس سالکی سرکاری خدمات کے صلہ مین لارڈ الگن وائسرا
و گورنر جنرل ہند نے راے صاحب کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت
ملازمت سے علیحدہ ہونے کے بعد چند روز تک آپ نے اپنے وطن مالوف

سکرٹری اور کل طبقۂ تعلقداران اودھ کے معتمد علیہ اور کارکن ہین - ۲۵ - مئی ۱۸۸۱ء سے آپ شہر لکھنؤ کے آنریری مجسٹریٹ درجہ دوم اور مینوسپل کمشنر اور عجایب خانہ کالون سکول - کیننگ کالج - ڈفرن ہاسپٹل اور خیرات خانۂ شاہی لکھنؤ وغیرہ کے ممبر ہین - ۱۸۸۱ء مین سر جارج کوپر صاحب نے آپ کو متواتر دو مرتبہ خلعت مع شمشیر ولایتی عطا کیا جسپر طلائی حروف مین آپ کی حسن کارگزاری کندہ ہے - ۱۸۸۲ء مین آپ کا نام درباریون کی فہرست مین داخل کیا گیا - اسی سال گورنمنٹ نے آپ کو ضلع کھیری کا منصفی پر مقرر کیا مگر سری مہاراجہ صاحب بلرامپور آنجہانی کے اصرار و قدردانی سے آپ واپس آئے - ۱۸۸۵ء کی نمائشگاہ کی کمیٹی کی سفارش پر ولایت سے تمغہ مرحمت ہوا - ۱۸۸۶ء مین لگان اودھ بل کے معاملہ مین تعلقداران اودھ کے آپ مشیر خاص تھے - جنوری ۱۸۸۹ء کو آپ کو خان بہادر کا خطاب مرحمت ہوا - ۱۸۸۹ء مین گورنمنٹ نے ازراہ قدردانی خاص شرائط کے ساتھ آپ کو بریلی مین تیسرے درجہ کا مستقل ڈپٹی کلکٹر کر دیا مگر تعلقداران اودھ خصوصاً عہدہ داران انجمن ہند نے گورنمنٹ کے پاس ایک ڈپوٹیشن بھیجکر آپ کو واپس طلب کر لیا - آپ نے تمام علوم کی کتب خصوصاً علم تاریخ کی کتابون کا ایک کتب خانہ قائم کیا ہے اور اپنے آبائی علاقہ کو بہت کچھ وسعت اور ترقی دی ہے - آپ اپنے اہل وطن اور حکام گورنمنٹ مین ہر دلعزیز ہین - آپ کے تین صاحبزادے ہین - بڑے چودھری محمد عزت علی کاروبار ریاست کرتے ہین - دوسرے چودھری فتح علی محکمۂ کورٹ آف وارڈس مین اسسٹنٹ منیجر ہین - تیسرے بیٹے چودھری عشرت علی زیر سن ہین - سکونت لکھنؤ -



ہرن چندر مکرجی - رائے صاحب - آپ ۱۶ - جولائی ۱۸۳۶ء کو اپنے ماموں کے مکان باندی پور مین پیدا ہوے - آپ ضلع ہوگلی کے ایک موضع جنئی کے باشندے

رقم کے وقف فرمادی ہے - آپکا علاقہ اضلاع بارہ بنکی و اُناؤ و لکھنؤ و سلطانپور مین و
ہے - آپ کے دو صاحبزادے ہین - میرزا محمد جعفر صاحب و میرزا محمد صادق صاحب
دونون ہونہار ہین اور ہر قسم کی دینی و دنیاوی تعلیم پا رہے ہین - سکونت چاہ کنکر لکھنؤ

محمد نصرت علی - چودھری - خان بہادر - ولادت ۱۸ - اگست ۱۸۴۹ء

آپ شیخ صدیقی ہین اور حضرت محمد بن ابوبکر خلیفۂ اول کی اولاد احفاد مین ہین اس خاندان
کے مورث عرب سے فاریاب مین وارد اور وہان سے امیر تیمور گورگان کے ہمراہ
ہندوستان مین داخل ہوے اور لاہور مین سکونت اختیار کی - خدمات و فرائض شہنشاہی
کی بجاآوری کے صلہ مین جب ملک اودھ مین جاگیرات و مناصب مرحمت ہوے
تو آپ کے مورث شیخ تاج الدین لاہور سے اودھ مین آکر قصبہ سنڈیلہ ضلع ہردوئی مین
آباد ہوے - سنہ ۹۳۴ ہجری مین شہنشاہ دہلی کی پیشگاہ سے سندیلہ کی چودھرائت کا
عہدہ عطا ہوا جو تا انتزاع سلطنت اودھ علی الاتصال اس خاندان مین چلا آیا اور
اب بھی اسی لقب سے یہ خاندان ملقب ہے - عہد دولت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ
مین شیخ صدر جہان مدارج اعلیٰ پر فائض تھے - انکے بیٹے چودھری شیخ فیروز خان کے
کے خطاب سے معزز ہوے - چودھری محمد دائم کو جنکی چھٹی پشت مین آپ واقع ہوے ہین
منصب و جاگیر اور عہدۂ چودھرائت کے علاوہ عرصہ تک نظامت کا اعزاز بھی حاصل
رہا - آپ کے جد امجد چودھری منصب علی نے اپنی روشن دماغی سے اس آبائی
ریاست کو ترقی دی - چودھری منصب علی کے تیسرے بیٹے چودھری محمد عظمت علی آپکے
والد تھے جو شاہ اودھ کے دربار مین بارہا خلعت ہاے فاخرہ سے معزز و سرفراز کیے گئے
۲۰ - ذی الحجہ سنہ ۱۲۶۵ھ کو اُنھون نے انتقال کیا - ابتدأً آپ نے علوم متعارف درس
گاہ کامل حاصل کی - اسکے بعد آپ ۲۵ - مئی سنہ ۱۸۷۳ء سے انجمن ہند کے نائب

محمد عباس علی خان - میرزا بہادر - ولادت ۱۵ - شوال ۱۲۶۸ھ - آپ
...رزا آغا علی خان بہادر ناظم اودھ کے صاحبزادہ ہین - ناظم صاحب کے سوانح
...ر اذکار مین بسبیل اختصار اسقدر لکھنا کافی ہے کہ اُنھون نے محض اپنی اصابت
...ے - قوت تدبیر اور متانت فکر سے یہ گران پایہ منصب حاصل کیا تھا اور وہ و
...ر نمایان کیے جنکی نسبت بعض انگریزی مورخین نے بھی اپنی کتابون مین مدح وثنا کی
...ہے - میرزا محمد عباس علی خان صاحب بہادر کی تعلیم و تربیت خاص طور سے عمل مین آئی
...ل علوم رسمیہ ماہران السنۂ عربی و فارسی سے آپ نے پڑھے اور ضروریات دینی
...ے فراغ حاصل کیا - خوشنویسون نے خطاطی - محاسبون نے سیاق - انشاپردازون
...ے سباق سکھایا پھر تعلیم انگریزی کی طرف متوجہ ہوے اور بہت جلد انگریزی مین بھی مہارت
...ل بہم پہونچائی - تحصیل علوم کے بعد آپ عہدۂ اسسٹنٹ کمشنری پر ممتاز ہوے
...ر بڑی بیدار مغزی اور مستعدی سے اپنے خدمات مفوضہ انجام دیے - آخر زمانۂ
...رمت مین آپ قائم مقام سشن جج اور ڈپٹی کمشنر بھی رہے تھے - ناظم صاحب کی وفات
...آپ ملازمت سے کنارہ کشی کے لیے مجبور ہوے - آپ نہایت خلیق اور حکام رس
...رگوار ہین - علمائے دین کا احترام اور علم کی قدر و منزلت جس قدر آپ فرما رہے ہین
...کا بین ثبوت مدرسۂ شارع الشرائع ہے جسکو آپنے اپنے ذاتی مصارف سے قائم
...ا ہے اور اس مین علاوہ عام طلبہ کے وظیفہ خوار طلبہ بھی بکثرت تعلیم پاتے ہین اور
...م بلاد و امصار سے شائقین علم یہان آکر فیض یاب ہوتے ہین - یہ مدرسہ ایک
...لیشان عمارت مین قائم کیا گیا ہے اور سال بسال اِسکی تعمیر مین ترقی ہوتی جاتی
...ہے - آپنے ایک بہت بڑی عمارت جو عہد نظامت مین بمقام عیش باغ ہزارہا روپیہ کے
...رف سے تیار ہوئی تھی جناب تقدس مآب مجتہد العصر و الزمان حجۃ الاسلام
...لانا مولوی سید ناصر حسین صاحب قبلہ کے کتبخانہ کے لیے مع ایک معتد بہ ماہوار

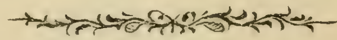






اطراف مین اعتقاد مشہور ہے کہ اُسکا ساکھا نیپالی گویے ابتک گایا کرتے ہین - غرضکہ اُٹھائیس
پشت کے بعد ریاست قبضۂ خاندان ڈوئی سے علیحدہ ہوئی - اس حالت مین وہ گروہ جو
سے محروم رہا تھا نیپال کے تحت مین صاحب ریاست قرار پایا اور دوسرا گروہ جس نے
نامنظور کی تھی اور جسکے سرگروہ راجہ دیپ ساہ تھے مع اپنے خاندان اور تابعین کے کنچن
مین آیا - یہ علاقہ ترائی مین واقع ہے - یہان اُنکے آنے کے قبل یہ کارروائی ہوچکی تھی
کارندہ اصل مالک کی طرف سے علاقہ کا کاروبار کرتا تھا اُسنے فرمانروا ے اودھ سے ملکر
اپنے نام کرائی تھی - جب مصیبت زدہ رئیس آیا تو اُسنے اس قبولیت کے واقعہ کو مخفی رکھ
زہر خورانی کی تدبیر لڑائی مگر قبل وقوع واقعہ اطلاع ہوگئی اسلیے راجہ دیپ ساہ نے وہان ٹھہرنا
نہ چاہا اور کھیری گڈھ کی طرف کوچ کیا - یہان کا رئیس برسر مقابلہ ہوا - چند ناکامیون کے
آخر سمت ۱۸۵۶ مین کھیری گڈھ کے رئیس کو شکست ہوئی اور اُسوقت سے یہ خاندان کھیری
قابض ہوگیا - بعدازان اس خاندان کے سرگروہون نے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی سے ا
کرکے اصل ریاست ڈوئی کے لینے کا بندوبست کیا - اُسوقت سے سرکار انگریزی
خاندان کی حامی اور معاون ہے - ۱۸۲۲ء مین راجہ گنگا رام ساہ نے قدیم علاقہ پر قبضہ
کیا - راجہ گنگا رام ساہ کے مرنے کے بعد ۱۸۵۰ء مین اُنکے بیٹے راجہ رندموج ساہ مسند نشین
ہوے - سمت ۱۹۲۴ مطابق ۱۸۶۷ء مین راجہ رندموج ساہ نے وفات پائی اور اُنکے
اندر بکرم ساہ جانشین ہوے - اُنھون نے ۱۸۸۵ء مین لاولد انتقال کیا اور بجاے اُنکے
رانی صورت کنور مسند نشین ہوئین - آپکی ریاست پر علاقہ ۱۸۸۶ء سے ۱۸۹۴ء تک کورٹ
کے زیر اہتمام رہا اور اب آپ خود انتظام کرتی ہین اور اپنے حسن انتظام سے حکام اور
دونون کو ابتک راضی رکھا ہے - اس علاقہ مین ایکسو دس مواضع ہین جو دو تحصیلون
پرگنون مین منقسم ہین - مالگزاری کل مواضع کی اڑسٹھ ہزار نوسو دس روپیہ ہے - خطاب
موروثی ہے - سکونت کھیری گڈھ ضلع کھیری -

در ۱۸۵۷ء مین منشی دوارکاداس نے گورنمنٹ عالیہ کی نہایت عمدہ خدمات انجام فرمائین -
ن صلہ مین اُنکو چند دیہات اور پروانہ خوشنودی مزاج کے عطا ہوے - ۱۸۷۱ء مین
پ کے والد نے انتقال کیا اور آپ بجاے اپنے والد کے ممبر مینوسپلٹی اور ۱۳- فروری
۱۸۸۲ء کو آنریری مجسٹریٹ ضلع بریلی مقرر ہوے - آپنے اپنی قابلانہ کارگزاریون سے
ل درجہ کے اختیارات حاصل کیے - یکم جنوری ۱۸۹۳ء کو آپ کو راے بہادر کا خطاب
طا ہوا - آپ ہی کی سرپرستی سے ایک سبھا موسومہ بہ سبھاست اُپکاری ۱۸۸۶ء مین
ئم ہوئی - آپ مینوسپلٹی اور بریلی انسٹیٹیوٹ کے وائس پریسیڈنٹ اور یتیم خانہ بریلی
ے پریسیڈنٹ ہین - آپ کا برتاؤ اہل ہنود اور اہل اسلام کے ساتھ یکسان ہے آپکے
ن فرزند ہین - لالہ جے نرائن ولادت ۲۱- جون ۱۸۶۷ء - لالہ بلدیو پرشاد ولادت ۲۵-
وری ۱۸۷۲ء - لالہ رام سروپ ولادت ۸- نومبر ۱۸۷۳ء - سکونت بریلی -



صورت کنور - رانی - تعلقدار کھیری گڈھ ضلع کھیری - اس خاندان کا سلسلہ
ر بنسی مہاراجہ رامچندر سے ملتا ہے - راجہ سومترا کی چھبیس پشت کے بعد راجہ بدھی راج دہلی
ڑ گرکوہ کانگڑا مین آئے اور سترہ پشت تک اس خاندان کے راجہ کانگڑے سے گڑھ اور
ن مین حکمران رہے - پھر مستقر ریاست کوہ ڈوٹی متصل اجمیر کو منتقل ہوا یہان ستائیس
ن گذرین - بڑی چھوٹی بائیس ریاستین ماتحت تھین - چنانچہ ان راجاؤن کے عطا کردہ
دتانبہ کے پتر ابتک اُس نواح مین موجود ہین - راجہ ہری ساہ کی وفات مین اس خاندانمین
وہ ہوگئے اور خاندان ڈوٹی کے اُس گروہ کے لوگ جو ریاست سے محروم رہے تھے اور جنکے
ر اُسوقت کنور اجی ساہ تھے رئیس نیپال سے جا ملے اور اُسکو ڈوٹی پر چڑھائی کرنے کی صلاح
نیپالی فوج چڑھ دوڑی اور بمقام سرکھیت مین دونون فوجون کا مقابلہ ہوا - بالآخر نیپالیون
یابی ہوئی - یہ لڑائی جو قریب سمت ۱۸۴۰ مطابق ۱۷۸۳ء کے ہوئی تھی شمالی ہندوستان کے

کیا - راے بہادر اُن کے پانچ بیٹون مین سے دوسرے فرزند ہین - آپ کو فارسی
اور عربی کی صرف و نحو و منطق اور طب کی تعلیم تکمیل کے ساتھ اور بھاشا اور سنسکرت
کی تعلیم معمولی طور سے دی گئی - آپنے ملازمت سرکاری کی حالت مین انگریزی مین
کافی استعداد بہم پہونچائی ۱۸۵۷ء مین آپ مترجم سرکاری کے منشی اول مقرر ہوئے
پھر نائب سررشتہ دار فوجداری آگرہ اور اُسکے بعد مسلخوان صدر دیوانی رہے - اور ۱۸۶۱ء
تک سررشتہ داری فوجداری پر مامور رہے - اُسی اثنا مین کچھ عرصہ کے لیے آپ سررشتہ دار
کلکٹری بھی ہو گئے تھے - آخر ۱۸۶۵ء مین آپ وکیل صدر دیوانی پھر وکیل ہائی کورٹ
ہوے - اُسکے بعد گورنمنٹ کے حکم سے آپ نوٹری پبلک مقرر ہوے اور ۱۸۹۶ء
مین ہائی کورٹ الہ آباد نے آپ کو ایڈووکیٹ مقرر کیا - اپنے والد کے انتقال کے بعد
آپ آگرہ میونسپلٹی کے ممبر منتخب ہوے - اور سترہ برس سے آپ نائب میر مجلس میونسپل
بورڈ ہین انھین خدمات کے جلدو مین جون ۱۸۹۲ء کو گورنمنٹ سے راے بہادر کا خطاب
مرحمت ہوا - ۱۸۹۷ء مین گورنمنٹ انڈیا نے نائب میر مجلسی کی خدمات کے انعام
مین ایک سرٹیفکٹ عطا فرمایا - تقریباً ۱۸۸۲ء مین جب آگرہ کالج کی حالت نازک
تو آپ نے بھی اُسکے قیام و استحکام کے لیے کوشش کی چنانچہ اُسوقت سے یہ کالج
اور ایک مینیجنگ کمیٹی کے زیر اہتمام جاری ہے اور آپ بھی اسکے ٹرسٹی اور مینیجنگ کمیٹی
کے ممبر ہین - آخر ۱۸۹۳ء مین کایستھ کانفرنس کے متھرا کے اجلاس مین آپ پریزیڈنٹ
تھے - سکونت آگرہ - ممالک متحدہ آگرہ و اودھ -

دامودر داس - منشی - راے بہادر - رئیس و آنریری مجسٹریٹ بریلی - ا...
۲۱ - دسمبر ۱۸۴۷ء آپ مہرے کھتری اور قدیم باشندہ دہلی ہین - آپ کے والد بزرگوار
منشی دوارکا داس نے بریلی مین سکونت اختیار کی جو نہایت مخیر اور ہردلعزیز...

اضانہ ہمدردی کی۔ آپنے بصرف زر کثیر ایک دریائی نہر نکالکر اپنی رعایا اور زمینداون
ایک بہت بڑے تردد سے ہمیشہ کے لیے سبکدوش کر دیا۔ آپنے ایک سنسکرت
لج جسکا نام للت ہری سنسکرت ویدک کالج ہے مع بورڈنگ ہوس اور شفاخانہ
رکلاک ٹاور یعنے گھنٹہ گھر کے پچاس ہزار روپیہ کی لاگت سے ناف شہر پیلی بھیت
ن تعمیر کیا ہے اور اُسکے قیام کے لیے ستّر ہزار کی اراضی جائداد وقف کردی
ملی آمدنی تنخواہ ملازمان کالج و وظائف و خوراک طلبا مین صرف کیجاتی ہے۔
یکے کالج مین سنسکرت اور ویدک کی تعلیم بلا فیس دیجاتی ہے اور اُسمین انگریزی
خواندگی کا بھی سلسلہ جاری ہے۔ ساہوکارہ مین آپنے ایک عالیشان مندر
ایا ہے جسکی تعمیر مین ساٹھ ہزار روپیہ صرف ہوئے ہین۔ مندر کے اخراجات
ے لیے بھی آپنے ساٹھ ہزار روپیہ کی جائداد وقف کردی ہے۔ آپنے اکثر مقامات
نوئین۔ مکانات اور دھرم سالے بھی تعمیر کیے ہین جنسے خلق اللہ کو بہت بڑا
رہ پہونچتا ہے۔ ریلوے اسٹیشن کے قریب آپنے ایک نہایت پرفضا باغ تعمیر
یا ہے جس سے شہر کی رونق و زینت دوبالا ہوگئی ہے سنہ ۱۸۹۸ء مین آپکو رائے بہادری
طاب عطا ہوا۔ اسی سال آپ انریری مجسٹریٹ بھی مقرر ہوے۔ باشندگان شہر
لورنمنٹ دونون آپکو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہین۔ سکونت پیلی بھیت۔

جگن پرشاد۔ بابو۔ رائے بہادر۔ ولادت اکتوبر سنہ ۱۸۳۵ء۔ آپکے مورث اعلیٰ
ل الدین محمد اکبر شہنشاہ دہلی کے ہمرکاب دہلی سے آگرہ مین آئے۔ آپکے والد
ی راجارام ڈپٹی مجسٹریٹ تھے جنھون نے چوتیس برس کی ملازمت کے بعد پنشن
ا کی۔ اُن کی حسن کارگزاری کی نسبت اکثر حکام نے خوشنودی مزاج کے اسناد
کیئے ہین۔ منشی راجہ رام نے دسمبر سنہ ۱۸۵۷ء مین چھیاسٹھ سال کی عمر مین انتقال

مین آگرہ میڈیکل اسکول مین ملازم اور ٹامسن ہاسپٹل کے سپرنٹنڈنٹ قرار پائے۔
اگست ۱۸۷۵ء مین مدرس علم طب مقرر کیے گئے اور اس عہدہ پر پنشن لینے کے
قبل تک مامور رہے۔ جنوری ۱۸۹۹ء کو آپ کو سرکاری خدمات کے جلدو
راے بہادری کا خطاب عطا کیا گیا۔ آگرہ میڈیکل اسکول کی مدرسی کے زمانہ
آپنے علم طب مین ایک نہایت جامع کتاب تصنیف و تالیف کی جس کا ترجمہ
مین بھی ہو گیا ہے۔ فی الحال آپ پنشن یاب ہو کر آگرہ مین مطب کرتے ہین او
مذکور مین نہایت ہر دلعزیز ہین۔ آپ کے دو صاحبزادہ ہین۔ بڑے بیٹے
چکرورتی ریاست دھولپور کے نائب دیوان تھے اور دوسرے بیٹے ہیم چندر سینٹ
جان کالج آگرہ مین تعلیم پا رہے ہین۔ سکونت آگرہ ممالک متحدۂ آگرہ و اودھ۔

لالتا پرشاد۔ ساہو۔ راے بہادر۔ ولادت ہم۔ ستمبر ۱۸۷۲ء آپ ساہو
گلنی رام کے فرزند اور ساہو گنند رام کے نبیرہ ہین۔ آپ کے پچاسی گانون علاوہ
پٹیات اور مالکانہ حقیت کے اضلاع پیلی بھیت۔ بریلی۔ شاہجہانپور اور بدایون
مین واقع ہین جنکی مالگزاری سالانہ پینسٹھ ہزار روپیہ ہے آپ ایک ہزار روپیہ لا
ٹکس دیتے ہین۔ آپ کا خاندان ہمیشہ سے ذی عزت اور خیر خواہ گورنمنٹ رہے
آپ دو بھائی ہین۔ چھوٹے بھائی کا نام ساہو ہر پرشاد ہے جو ایک ہونہار نوجوان
آپکے والد نے ۱۱۔ نومبر ۱۸۸۶ء کو وفات پائی۔ وہ بڑے مخیر اور نیک نام بزرگ
اُنھون نے ایک نہایت خوبصورت دھرم سالہ موسومہ گوری شنکر تعمیر کرائی ہے
خوشنما دروازہ پندرہ ہزار روپیہ کے صرف سے تیار ہوا تھا۔ ساہو لالتا پرشاد
انتظام مین علاقہ اور آمدنی کو یوماً فیوماً ترقی ہو رہی ہے آپ کو امور عامہ اور رفاہ
سے خاص دلچسپی ہے ۱۸۹۷ء کے خوفناک قحط مین آپنے اپنی رعایا کے

دم سے تعلق رکھتے ہین - راے صاحب مذہبی اور رفاہ عام کے کامون مین
ی دلچسپی ظاہر کرتے ہین - آپنے کئی عالیشان مندر تعمیر کیے ہین اور مختلف مقامات
سدابرت جاری کیا ہے جس مین غریبون کو روزمرہ کھانا ملتا ہے - تالاب اور کنوئین
داسے اور اسکول اور پاٹ شالے جاری کیئے ہین اور ایک زراعتی انجمن قائم
ہا ہے - ایام قحط مین آپنے اپنی رعایا کے ساتھ نہایت فیاضانہ سلوک کیا - آپ نے
تر فنڈون مین معقول چندے دیے ہین - سنہ ۱۹۱۰ع مین چھٹی بھوینہار برہمن مہاسبھا
استقبالی کمیٹی کے جو الہ آباد مین منعقد ہوئی تھی آپ پریسیڈنٹ تھے - آپ قانون
سلحہ کے قیود سے مستثنے ہین - سنہ ۱۹۱۱ع مین گورنمنٹ نے آپ کو راے بہادر کا
طاب عطا فرمایا تھا - سکونت براؤن - ضلع الہ آباد -

نوبین چندر چکرورتی - راے بہادر - ولادت ۱۹ - نومبر سنہ ۱۸۴۳ع آپ کا
سلۂ نسب قوم برندرا بنگالی برہمنون کے قدیم خاندان سے ملتا ہے - آپ کے
داوا نچھارام چکرورتی تعلقدار اور نامی تاجر تھے جنھون نے ایک صدی کا عرصہ
ا اپنے خاندانی وطن کو ترک کرکے سال گریا واقع پٹنا بنگال مین سکونت اختیار کی
ب بھی اس خاندان کا مسکن اور موطن ہے - آپکے والد گوری کنتھہ چکرورتی
ی حذاقت کی وجہ سے نہایت مشہور و مقبول اور ہر دلعزیز تھے - آپکے چچا برج ناتھ
ورتی رانی پٹیا کے دیوان تھے - آپ نے ۱۱ - اپریل سنہ ۱۸۶۷ع کو کلکتہ مڈیکل کالج
امتحان ایل - ایم - ایس پاس کیا اور یکم جولائی سنہ ۱۸۶۷ع سے داخل ملازمت
ے - اس تقرر کے چار ماہ کے بعد آپ کی ملازمت بنگال سے ممالک متحدہ کو
ل ہوئی اور آپ نینی تال مین تعینات کیے گئے - دسمبر سنہ ۱۸۶۹ع مین ضلع بلندشہر
اور اُسکے بعد شہر متھرا کی سول سرجنی کے عہدہ پر ممتاز ہوے - اگست سنہ ۱۸۸۴ع



رائے بہادر جگن پرشاد رئیس آگرہ



رائے بہادر بابو نوبین چندر چکرورتی رئیس آگرہ



رائے بہادر دامودر داس رئیس بریلی



رائے بہادر ساہو لالتا پرشاد رئیس پیلی بھیت



جنوب ریاست ریوان واقع ہے۔ ۲۰۔ نومبر ۱۸۶۶ء کے دربار آگرہ مین آپکو گورنمنٹ
کی جانب سے نو پارچہ کا خلعت اور اکاون اشرفیان مرحمت ہوئین۔ ۲۷۔ دسمبر ۱۸۷۶ء
کو دربار دہلی مین آپ کو قیصر ہند کا تمغہ مرحمت ہوا۔ ۱۹۔ جنوری ۱۸۷۹ء کو امداد قحط زدہ
خشک سالی ۱۸۷۷ء کے جلدو مین آپ خلعت فاخرہ سے مخلع و ممتاز ہوے۔ ایام
۱۸۵۷ء مین آپنے سرکاری خزانہ اور تحصیل کی بہت حفاظت کی اور اہل قلعہ الہ آباد کو
رسد وغیرہ سے مدد دی اور اپنے پرگنہ کو باغیون کے دست برد سے محفوظ رکھا اور
بارہا انسے مقابلے کیئے۔ ان خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے اپنی خوشنودی [illegible]
کی تحریر اور راجگی کے خطاب سے معزز و سرفراز کیا۔ مہاراجہ صاحب ریوان سے
حسب دستور مراسم دوستانہ جاری ہین اور انھون نے آپکے مہاراؤ کے خطاب کو
تسلیم کیا ہے اور اپنے راج ریوان کے قریب بارہ کوٹھ مین ایک کوس زمین [illegible]
فرمائی ہے۔ سکونت شنکر گڈھ۔ پرگنہ بارہ ضلع الہ آباد

مہابیر پرشاد نراین سنگھ۔ راے بہادر۔ آپ کا خاندان اپنی قدامت [illegible]
اور اقتدار کے لحاظ سے نہایت معزز اور ممتاز سمجھا جاتا ہے۔ آپکے مورث اعلی [illegible]
پانڈے ۱۴۵۱ء مین سلطان بہلول لودی کی فوج مین رسالدار تھے۔ راے مہابیر
نراین سنگھ ٹھاکر اجودھیا بخش سنگھ کے فرزند ہین جنھون نے ایام غدر مین گورنمنٹ [illegible]
کو ہر قسم کی مدد دی تھی۔ اسکے صلہ مین گورنمنٹ نے خلعت فاخرہ اور موضع [illegible] عطا کیا
تھا۔ راے مہابیر پرشاد ۱۸۵۲ء مین پیدا ہوے تھے۔ آپ نے انگریزی فارسی
سنسکرت اور ہندی مین معقول اور عمدہ تعلیم پائی۔ اور اپنے والد ماجد کی حیات [illegible]
اپنے وسیع علاقہ کے انتظام مین شریک ہوے۔ اور بڑی قابلیت کے ساتھ [illegible]
فرائض انجام دیے۔ آپ بھومیہار برہمن ہین۔ ہز ہائینس مہاراجہ بنارس بھی [illegible]

ین بارہ لاکھ کے علاقہ کے مالک ہوئے - اُنکے بعد سے اسوقت تک تیس لشتین کیے
بعد دیگرے اس ریاست پر قابض ومتصرف ہوتی آئین - اس نسل کی چھبیسوین پشت
ین راجہ بکرماجیت سنگھ نے اپنی شجاعت اور دلیری کی وجہ سے شاہ عالم شہنشاہ دہلی
کے دربار سے ایک فرمان کی روسے راجہ بہادر کا خطاب حاصل کیا - اور دوہزار
نصدی کے منصب اور دو ہزار سوار کی افسری سے سرفراز کیے گئے - مہاراؤ
راجہ مہیپت سنگھ صاحب کے مزاج مین غربا پروری - رحمدلی اور مذہبی پابندی زیادہ
ئی جاتی ہے - آپنے ہندوستان کے بیالیس مقدس مقامات کی تیرتھ جاترا کی -
پنڈتون اور برہمنون کی بہت عظمت کرتے ہین - اپنی دینی اور مذہبی کتب کو
پڑھوا کر سنا کرتے ہین اور اکثر مقامات ہند مین آپنے شوالہ اور مندر وغیرہ تعمیر
رائے ہین - آپکے چار فرزند ہین - خلف اکبر اور ولی عہد کنور رام سنگھ صاحب ولادت
ت ۱۹۰۶ بکرمی - یہ مہاراجہ صاحب ریوان کے مورد اعطاف والطاف ہین - دوسرے
ور لچھمن سنگھ صاحب ولادت سمت ۱۹۰۹ بکرمی - یہ مقام آبو مین اسسٹنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
ہے - تیسرے کنور بھارت سنگھ صاحب ولادت سمت ۱۹۱۱ بکرمی - یہ عہدہ ششن ججی
ے بریلی پر سرفراز ہین - انھون نے مکڈانل اسکول شنکر گڈھ پرگنہ بارہ ضلع الہ آباد
ن تعمیر کیا ہے - چوتھے کنور ستر ہن سنگھ صاحب ولادت سمت ۱۹۴۹ بکرمی یہ زیر تعلیم ہین -
ریاست پہلے بارہ لاکھ روپے کی تھی پرگنہ بارہ کوٹہ اور پرگنہ جلال آباد یعنے اربل
میل کر چھنا آپکے آبا و اجداد تک قبضہ مین رہا جسکی ملکیت کے اسناد بھی آپکے
س موجود ہین - پرگنہ بارہ جو ابتک زیر تصرف ہے ایک وسیع علاقہ ہے - اسکا شاہی
تین لاکھ بیس ہزار کا تھا - اور گورنمنٹ انگلشیہ نے یکم فروری ۱۸۰۲ء کو جو پٹہ عنایت
یا ہے اُس مین تین لاکھ چھیالیس ہزار روپیہ جمع قرار دی ہے - اسکے جانب
ب ضلع باندہ جانب شرق ریاست کھیراگڈھ جانب شمال دریائے جمن جانب

علی گڈھ۔ بریلی کالج۔ خاصتہً آپ کی فیاضی کے ممنون ہین۔ راجہ صاحب نے مشن
اسکولون کو بھی مدد دی ہے۔ غیر مستطیع طلبا کی تعلیم سے آپ کو بہت بڑی دلچسپی۔
اکثر طالب علمون کو آپ وظیفہ دیتے ہین۔ آپ نے سہسپور مین ایک شفاخانہ اور
مین ایک دار المجذومین قائم کیا ہے۔ راجہ صاحب کے حسن اخلاق سے اُنکے
متعلقین اور متوسلین خوش ہین آپ ایک اسپیشل مجسٹریٹ ہین اور آپ کو درجۂ دوم
کے اختیارات حاصل ہین۔ قسمت روہیلکھنڈ کے درباریون کی سرکاری فہرست
آپکا نمبر پانچوان ہے۔ قانون اسلحہ سے آپ مستثنےٰ ہین۔ لارڈ رپن کے عہد ویسر
مین ۱۸۸۲ء مین آپ کو راجہ کا خطاب عطا ہوا تھا۔ راجہ صاحب کے تین صا
ہین۔ فرزند اکبر کا نام کنور راج کمار ہے۔ دوسرے صاحبزادے کا نام کنور لا
اور تیسرے صاحبزادے کا نام کنور انرودھ کمار ہے۔ بڑے اور چھوٹے صاحبزاد
انگریزی و فارسی اور سنسکرت کی تعلیم پاتے ہین منجھلے صاحبزادے بدقسمتی سے
امراض مین مبتلا ہین۔ سکونت بلاری ضلع مراد آباد۔

نپس پت سنگھ۔ مہاراو۔ راجہ۔ ولادت سمبت ۱۹۰۰۔ آپکا تعلق سولنکھی خاندا
ہے جو آبو ملک گجرات مین آکر آباد ہوا اور نیکنامی اور شہرت حاصل کی۔ اس خا
کے مورث اعلی مہاراجہ بیر دہج کے دو بیٹے تھے۔ مہاراجہ سکھ دیو اور مہاراجہ
اول الذکر گجرات مین رہے اور آخر الذکر باندھوگڈھ یعنی ریوان واقع بگیل کھنڈ مین
ان کے پانچ بیٹے تھے۔ اول مہاراجہ کرن دیو جنکی نسل ریوان مین ہے۔ دوسر
مہاراجہ کیرت دیو جنکی اولاد پرتھی پور مین ہے۔ تیسرے مہاراجہ سورت دیو جنکے
کوٹہ مین ہین۔ چوتھے شیام دیو جنکی نسل تھارادیس مین ہے۔ اور پانچوین مہارا
دیو جو سمبت ۹۶۲ مین پیدا ہوے۔ اور راؤ کا خطاب حاصل کر کے پرگنہ با

کرشن کمار - راجہ - رئیس سہسپور بلاری ضلع مراد آباد - آپ ۲۵ - دسمبر ۱۸۴۹ء
مراد آباد مین پیدا ہوے - راجہ صاحب قوم کے کھتری ہین آپ کے آبا و اجداد محمد شاہ
کے عہد مین مناصب جلیلہ پر ممتاز تھے - اس خاندان کے مورث نے سلاطین مغلیہ
کے زمانہ مین مراد آباد مین توطن اختیار کیا ۱۸۰۱ء مین جب روہیلکھنڈ سلطنت انگلشیہ
کے قبضۂ اقتدار مین آیا تو راجہ صاحب کے پردادا راے آتمارام بجنور کے چکلہ دار تھے
بعد کو برٹش گورنمنٹ کی ملازمت مین داخل ہوے - راے گھنشیام داس راجہ
کرشن کمار صاحب کے دادا تھے - راجہ صاحب کے والد راے پردمن کشن نے غدر
۱۸۵۷ء مین اُن انگلش حکام کو جنھون نے نینی تال مین پناہ لی تھی مالی مدد دی اور
وقتاً فوقتاً ضروری خبرین پہونچاتے رہے جسکے صلہ مین گورنمنٹ سے چار ہزار روپیہ
سالانہ کا ایک علاقہ عطا ہوا - راجہ صاحب کو اپنے نانا کے ترکہ مین بھی ایک علاقہ
ملا ہے - راجہ صاحب نے قدیم طریقہ کے مطابق مکان مین فارسی اور عربی مین تعلیم پائی
ہے - ہندی مین بھی معقول دستگاہ ہے - فن خوشنویسی مین آپ اپنا مماثل نہین رکھتے
زمانہ طالبعلمی ہی مین آپکو آپکے والد ماجد نے انتظامی امور مین شریک کر لیا تھا - اور جسوقت
والد صاحب کا انتقال ہوا تو آپنے نہایت قابلیت سے اپنے منصبی فرائض سنبھال
لیے اور آپ کے حسن مساعی اور عرق ریزی سے علاقہ کی حالت نہایت سرسبز اور
شاداب ہے - راجہ صاحب ایک گرانمایہ شاعر ہین آپکا تخلص وقار ہے - مولوی نوازش حسین
تسلیم سے آپ کو تلمذ حاصل ہے - دیوان وقار اور اختراع جدید آپکی تصنیفات سے شائع
ہوے ہین - راجہ صاحب کو گھوڑے کی سواری کا بے انتہا شوق ہے - راجہ صاحب
ذاتی طور سے ایک نیک دل اور خلیق بزرگوار ہین آپ کو کتب بینی کا ایک خاص مذاق
ہے، آپ کے کتبخانہ مین مختلف علوم و فنون کی کتابون کا ایک نہایت عمدہ ذخیرہ
موجود ہے - آپنے اکثر کالجون کو بیش قرار چندے دیے ہین - آگرہ کالج - محمڈن کالج







مین آپکا اول نمبر تھا۔ ۱۸۷۹ء مین آپ نے زبان سنسکرت مین ایم۔اے۔کا ا
نہایت قابل تعریف طریقہ سے پاس کیا۔ اسی سال آپ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال
ممبر مقرر ہوئے۔ ۱۸۸۴ء مین مینوسپل بورڈ فیض آباد کے ممبر اور پھر آنریری سکرٹری
۱۸۸۶ء مین لوکل ڈسٹرکٹ بورڈ فیض آباد کے ممبر اور پھر آنریری سکرٹری منتخب ہو
۱۸۸۷ء مین اپنی خدمات جلیلہ کی بنا پر آپ ایکٹ اسلحہ کی قیود سے مستثنیٰ ہوئے اور اسی سال
یونیورسٹی الٰہ آباد کے فیلو مقرر ہوئے۔ ۱۸۸۸ء مین آپ کو آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات
مرحمت ہوئے۔ ۱۸۸۹ء مین آپ یونیورسٹی کے فیکلٹی آف لاز کے ممبر منتخب ہوئے
۱۸۹۰ء مین لیڈی ڈفرن فنڈ کمیٹی کے ممبر اور ۱۸۹۵ء مین مینوسپل بورڈ کے وا
چیرمین اور پراونشل میوزیم (عجائب خانہ فیض آباد) کے ممبر اور آنریری سکرٹری
ہوئے۔ ۱۸۹۷ء مین جناب ملکہ وکٹوریہ کی ڈائمنڈ جوبلی کی تقریب جشن مین حسن خدمات
مینوسپل بورڈ و آنریری مجسٹریٹی و امداد رفع قحط کے جلدو مین گورنمنٹ سے اعزازی سرٹیفکیٹ
عطا ہوا۔ ۱۸۹۹ء مین آپ لندن کے رائل ایشیاٹک سوسائٹی آف گریٹ برٹن
و آئرلنڈ کے ممبر منتخب ہوئے۔ اور ۲۳ مئی ۱۹۰۰ء کو رائے بہادری کے خطاب سے
مخاطب ہوئے۔ اسی سال آپ سوسائٹی آف آرٹس لندن کے ممبر منتخب ہوئے۔
آپ بیس برس سے اودھ کمرشیل بنک لمیٹیڈ فیض آباد کے منیجر ہین اور اسکے استحکام
و ترقی مین آپنے قابل قدر کوششین کی ہین۔ آپ کے ایک صاحبزادہ کنور
ہین جو الہ آباد یونیورسٹی کے ایم۔اے۔ ہین۔ اضلاع فیض آباد و بارہ بنکی و بہرائچ کے
دیہات زمینداری کے علاوہ آپ کے والد نے گورنمنٹ سے ایک وسیع عطیہ (گرانٹ)
حاصل کرکے آباد کیا اور رام سرنداس پور کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اسکی مالگذاری
گورنمنٹ نے ہمیشہ کے لیے معاف اور مرفوع القلم کردی ہے۔ سکونت فیض آباد

دیبی پرشاد - بابو - راے بہادر - ولادت ۸ - اپریل ۱۸۵۶ء آپ کے بورث
ن کا وطن کوڑا جہان آباد ضلع فتحپور تھا - مگر آپ کے دادا لالہ ہردیال مرحوم نے
باد مین توطن اختیار کیا ان کے چار بیٹے تھے جن مین سے بڑے بیٹے لالہ گوری شنکر
اپنے والد کے انتقال کے بعد ایک مہاجنی کوٹھی قائم کی جو ابتک الہ آباد مین لالہ
یال گوری شنکر کے نام سے مشہور ہے - دوسرے بیٹے بابو کھنو لال ڈپٹی کلکٹر تھے
زمانہ غدر ۱۸۵۷ء مین خیرخواہی گورنمنٹ کے صلہ مین ایک موضع مرحمت ہوا -
ڈپٹی کلکٹری کی پنشن حاصل کر کے مہاراجہ صاحب بنارس کے دیوان مقرر ہوئے
رے بیٹے بابو ٹھاکر پرشاد نے خیرخواہی کے انعام مین دو گانؤن پائے اور ڈپٹی کلکٹری
عہدہ حاصل کیا - چوتھے بیٹے بابو مادھو پرشاد نے بھی جو آپ کے والد ماجد تھے
کلکٹری کے عہدہ پر پنشن حاصل کی - راے بہادر بابو دیبی پرشاد نے کلکتہ یونیورسٹی
تحان انٹرنس پاس کیا - اور آپ سپرکرنسی آفس کے خزانچی اور الہ آباد کے آنریری
ریٹ ہین اور آپ کے برادر اکبر بابو جھنگا مل سکنڈ اسسٹنٹ کمشنر الہ آباد کے عہدہ پر
تھے جس سے انھون نے اب پنشن حاصل کی ہے اور ایام قحط سالی کی حسن
ت کے صلہ مین گورنمنٹ نے انکا شکریہ ادا کیا - آپ کو یکم جنوری ۱۹۰۰ء کو حسن خدمات
صلہ مین راے بہادر کا خطاب عطا کیا گیا - زمینداری کی حیثیت سے آپ اور آپ
ادر اکبر ڈھائی ہزار روپیہ کے مالگزار ہین سکونت الہ آباد - ممالک متحدہ - آگرہ و اودھ

رام سندر داس - بابو - ایم - اے - راے بہادر - ولادت ۱۲ - دسمبر ۱۸۵۸ء
سریواستو کھرے کایستھ ہین آپ کے بزرگ شہنشاہ اکبر کے عہد مین فیض آباد مین
ہوے اور موضع گوپالپور آباد کیا جسکے نام سے خاندان مشہور ہے آپ کے والد
لالتا پرشاد صاحب جو جوڈیشل کمشنری اودھ کے سررشتہ دار تھے - تمام تعلیمی امتحانات

ے آپکو پانچسو روپیہ بطور انعام کے عطا فرمائے تھے۔ تعلیم نسوان کے متعلق آپ
تصانیف سے کئی کتابین موجود ہین آپ کے چار صاحبزادے ہین محمد عبد ا
انٹرنس پاس ہین محمد عبد الغفار الہ آباد اور پنجاب یونیورسٹیون کے انٹرنس
امتحانات مین کامیاب ہوے ہین محمد عبد الستار علیگڈھ کالج مین اور محمد عبد
ہائی اسکول سہارنپور مین زیر تعلیم ہین۔ سکونت سہارنپور۔ ممالک متحدۂ آگرہ و اودھ

گوکل چند۔ راے بہادر۔ آپ ۱۸۴۲ء مین بمقام بنارس پیدا ہو
وہین گورنمنٹ کالج مین تعلیم پائی۔ آپ اصل مین پنجاب کے باشندے اور قوم
کھتری کھنا ڈھائی گھر ہین۔ آپ کے بزرگون نے لاہور سے بنارس مین آکر
آپ نے گورنمنٹ انگلشیہ کی بارہ سال کی ملازمت کے بعد جسمین آپ علاوہ اور
کے تحصیلداری اور منصرمی کمشنری پر ممتاز رہے ۱۸۷۵ء سے فیض آباد مین و
شروع کی آپ اس کمشنری کے نامی وکلا مین ہین۔ آٹھ سال تک فیض آباد کے
بورڈ کے چیرمین کی خدمات انجام دین اور گورنمنٹ عالیہ نے انھین خدمات کے
مین آپ کو جناب ملکہ وکٹوریہ قیصرۂ ہند کی ڈائمنڈ جوبلی کی تقریب مین ۲۲ جون ۱۸۹۷ء
راے بہادری کا خطاب عطا فرمایا۔ آپ آنریری مجسٹریٹ ہین اور عرصہ تک ڈسٹرکٹ
بورڈ فیض آباد کے وایس چیرمین رہے۔ اُسکے علاوہ اور کمیٹیون کے ممبر
آپ انجمن تہذیب فیض آباد کے پریسیڈنٹ اور اودھ کمرشیل بنک کے
قدیم ڈائرکٹر اور ڈائرکٹرون کے بورڈ کے چیرمین ہین۔ آپ پبلک کامون مین
بڑی دلچسپی ظاہر کرتے ہین۔ فی الحال آپ کی مستقل سکونت فیض آباد
مین ہے اور اِسی ضلع مین آپکے دیہات زمینداری بھی واقع ہین۔

انچ فرزندون پر تقسیم ہوئے - فرزند اکبر راموجی جنکی نسل مین ریاست برولی ضلع علیگڈھ
کے رئیس ہین - فرزند دوم جاٹوجی جنکی اولاد لعل خانی کے لقب سے ملقب ہوئی - اور
ن کی ریاست پہاسو چھتاری وغیرہ ضلع بلندشہر مین واقع ہے - فرزند سوم راجہ
سنت پال جنکے اعقاب مین راجہ صاحب مجھولہ ضلع مراد آباد ہین - فرزند چہارم بالامن
یوجی کی نسل جڑواڑ تحصیل سنبھل مین آباد ہوئی - اور فرزند پنجم ہاقی شاہ کی اولاد کے حصہ
ن نردلی تحصیل بلاری آئی - نواب سعادت علیخان نواب وزیر اودھ کے زمانہ مین
ندن سنگھ کو چودھری کا خطاب مرحمت ہوا اُنکی پانچ اولادونمین صرف دو لڑکے صاحب
لاد ہوئے - چودھری رنذھیر سنگھ چودھری بلدیو سنگھ کے والد تھے جنھون نے ۲۷ - اپریل
۱۸۹۶ء کو انتقال کیا اور چودھری اوگر سنگھ آپ کے والد تھے - سکونت نرولی ضلع مراد آباد

محمد عبد الحامد - مولوی - خان بہادر - آپ کے والد مولوی عبد القادر دہلوی اور
امجد مولوی عبد الخالق شہنشاہ زادگان دہلی کے عہدۂ اتالیقی پر ممتاز تھے - فقہ حدیث
فسیر وغیرہ کی درس وتدریس کا شہرہ سنکر ہندوستان کے علاوہ کابل - بخارا - ایران
اور سمرقند تک سے طالبان علم آتے اور علوم دینیہ کی تکمیل کرتے تھے - مولوی
دالخالق صاحب کا تذکرہ آثار الصنادید مصنفہ سرسید احمد خان مرحوم مین موجود ہے -
غدر ۱۸۵۷ء مین لیسن صاحب کی میم کو جنھین باغیون نے میگزین کے میدان کے
ب مجروح کرکے ڈالدیا تھا وہ اپنے مکان مین اُٹھا لائے اور بعد معالجہ وصحت کلی
ری کمپ مین بھیجدیا - شاہان مغلیہ کے دربار سے جو وسائل معاش عطا ہوے تھے
وہ مسدود ہوگئے تو ابتداے عمر ہی مین آپنے برٹش ملازمت اختیار کی - فی الحال
و ڈپٹی کلکٹری کے اختیارات واعزاز حاصل ہین - حسن خدمات کے صلہ مین آپکو
بہادر کا خطاب مرحمت ہوا ہے - رسالہ مفید النسا کی تصنیف کے صلہ مین گورنمنٹ



خان بہادر مولوی عبدالحامد رئیس سہارنپور



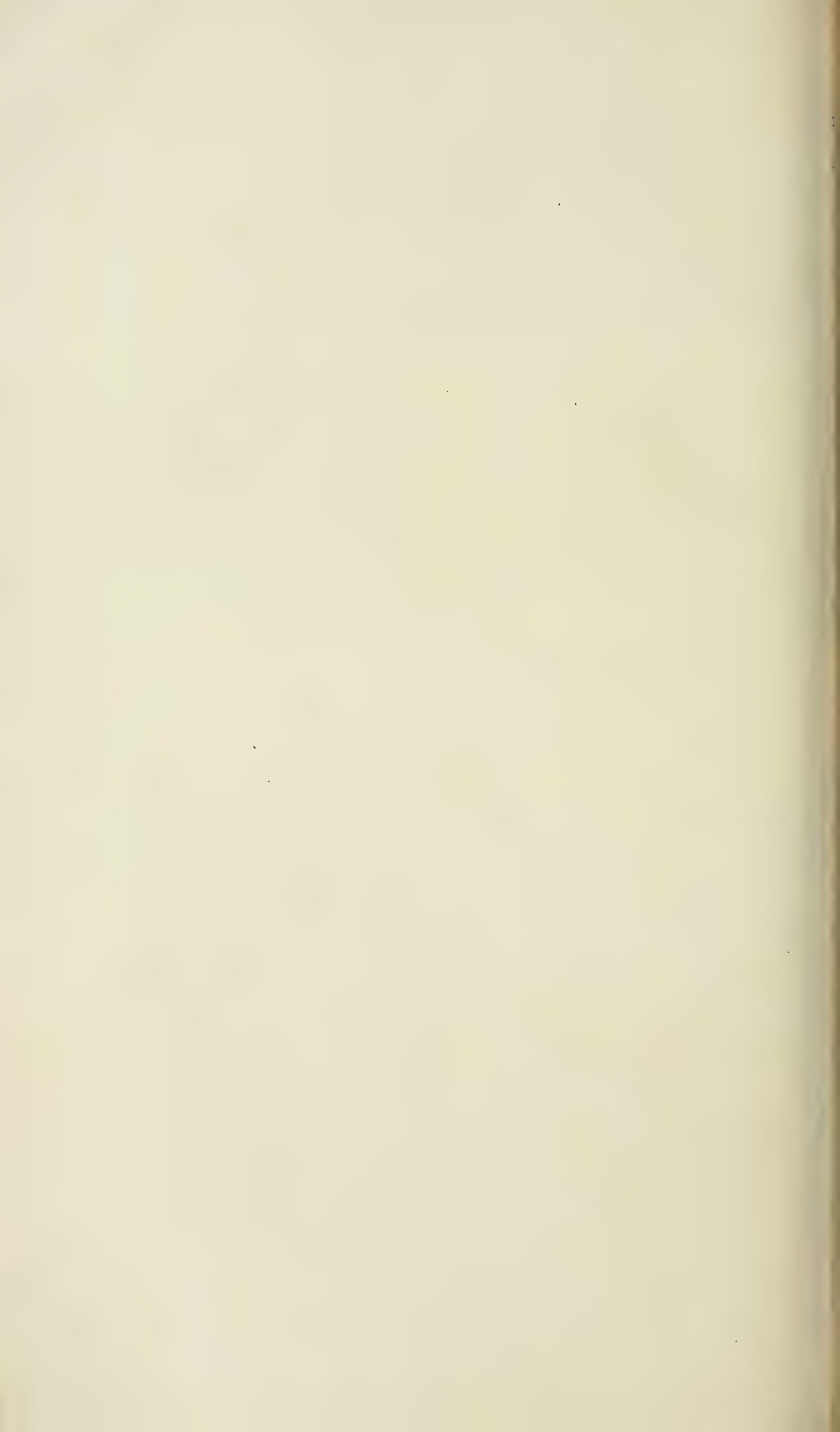
رائے بہادر دیبی پرشاد رئیس الہ آباد



رائے بہادر بابو رام سرن داس رئیس فیض آباد



رائے بہادر گوکل چند رئیس فیض آباد



اس خاندان مین قائم اور برقرار رہا۔اس خاندان کے ایک بزرگ چودھری راماسند نہایت
فراخ حوصلہ اور کریم النفس رئیس تھے۔ریاست سیوہارہ ایک پُرانی ریاست ہے۔
عمارتین صنادید قدیم کے آثار ظاہر کررہی ہین آپ کے بزرگون کے پاس پانچہزار فوج
پیدل اور سوار نوکر تھے۔آپ روساے ضلع بجنور مین ایک معزز و سربرآوردہ شمار
کیے جاتے ہین غربا پروری اور مساکین نوازی آپ کے خمیر مین داخل ہے۔آپ نے
مسافرون اور بے نواؤن کے لیئے سدابرت جاری کر رکھا ہے۔جہان سے بلا امتیاز
ذاتی ہر ایک غریب الوطن کو کھانا تقسیم ہوتا ہے۔زمانہ قحط سالی مین صدہا فاقہ کشون
کی آپ نے دستگیری فرمائی اور اُنکی پرورش کے خیال سے آپنے ایک سڑک کی تعمیر کا
جاری کیا جس سے بیشتر مخلوق خدا کی جانین محفوظ رہین۔ان خدمات کے صلہ مین
نے گورنمنٹ سے ایک سند حاصل کی۔سکونت سیوہارہ ضلع بجنور۔

گجندر سنگھ کنور۔چودھری۔رئیصاحب آپ راجپوت بڑگوجر ہین۔آپ کے مورث
اعلیٰ راجہ پرتاب سنگھ تھے جو راجہ پرتھی راج چوہان والی دہلی کے ہمشیرزادہ اور دیوالتی
(حال ملحقہ ریاست الور) کے رئیس تھے۔یہ مہوبہ کی مشہور جنگ مین اپنے ماموں کی
امداد کے لیے سمت ۱۲۲۲ بکرمی مطابق ۱۱۶۵ء مین اس ملک مین وارد ہوے تھے۔
بعد پہاسو ضلع علی گڈھ مین میواتیون سے جنگ کی نوبت آئی جسمین آپکی فتح اور فریق
کی شکست ہوئی۔جب راجہ چیت سنگھ خلف راجہ بلونت سنگھ رئیس کول ضلع علیگڈھ
راجپوت تھے اس واقعہ سے ماہر ہوے تو اُنھون نے کچھ دنون کے بعد اِن کے
اپنی لڑکی کا عقد کردیا اور پرگنہ پہاسو پتیم پور و بردلی ضلع علیگڈھ مین دو سو گانون جہیز
مین دیدیے۔اب اِنھون نے اپنا توطن یہین اختیار کیا اور ریاست کو اس درجہ ترقی
کہ آخری زمانہ مین سولہ سو چھپن مواضع اِنکے قبضہ مین تھے جو اِنکے انتقال کے بعد

ور اپنی جفاکشی اور عاقلانہ انتظام سے مینوسپلٹی کو بہت کچھ نفع پہونچایا۔جس صیغہ کا جو
کام آپ نے اپنے ذمہ لیا اُسے نہایت قابلیت اور خوش اسلوبی سے انجام دیا۔
سنہ ۱۸۹۰ع مین ڈسٹرکٹ بورڈ کے آنریری سکرٹری اور اسی سال آنریری مجسٹریٹ مقرر
ہے۔سنہ ۱۸۹۷ع مین راے بہادر کا خطاب آپ کو مرحمت ہوا۔سنہ ۱۸۹۰ع مین انتظام
قحط سالی مین امداد دینے کے صلہ مین علیا حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی خوشنودی مزاج
اعزاز حاصل ہوا۔فی الحال آپ مینوسپل کمشنر۔ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ۔ممبر کالج کمیٹی۔ممبر
ڈفرن ہاسپٹل۔ممبر انسٹیٹیوٹ بریلی۔آنریری سکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ۔آنریری مجسٹریٹ۔اور
ست اُپکاری سبھا کے پریسیڈنٹ ہین۔آپ کے قیمتی وقت کا زیادہ حصہ گورنمنٹ کی
مختلف خدمات مین صرف ہوتا ہے اور اپنی خاندانی وجاہت اور ثروت عاقلانہ برتاؤ
اور حسن اخلاق کی وجہ سے تمام شہر اور ہم قومون مین ہر دلعزیز خیال کیے جاتے ہین۔
کا پیشہ زمینداری۔کوٹھی والی اور کھنڈساری ہے۔سکونت بریلی۔ممالک متحدۂ آگرہ واودھ

چودھری بسنت سنگھ۔راے بہادر۔ولادت ۶۔اکتوبر سنہ ۱۸۴۹ع آپ کا
تعلق بھوم ہار برہمنون کے خاندان سے ہے۔۱۴۔ستمبر سنہ ۱۸۹۴ع کو آپ اپنے والد کے
انتقال کے بعد وارث ریاست ہوے تمام رعایا آپ سے خوش اور حکام رضامند
ہین۔ایکٹ اسلحہ سے مستثنٰے ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔خیر خواہانہ خدمات کے
صلہ مین آپ کو چند اسناد بھی عطا ہوے ہین۔اور سنہ ۱۸۹۳ع مین راے بہادری کے
خطاب سے ممتاز ہوے۔آپ چودھری ظالم سنگھ کے فرزند اور چودھری جوالا سنگھ کے
پوتے ہین مشہور معرکہ غدر بر گھیائی و میر خان گردی مین آپکے بزرگون نے نہایت داد
شجاعت و بسالت دی اور اہل قصبہ کو باغیون کے دست برد سے بچایا جس پر شہنشاہ دہلی
نے فرمان اور نقارہ و نشان سے آپ کے بزرگون کو ممتاز و سرفراز کیا جو سنہ ۱۸۵۷ع تک

مواضع خرید کرکے علاقہ کو نمایان ترقی دی۔ آپنے ۱۸۹۰ء مین محلہ یحیٰی پور کے غیر دشوار گذار اور مخدوش نالے پر اپنے صرف سے ایک پختہ پل تعمیر کرایا ہے۔ ۱۸۹۵ء مین اپنے ذاتی مصارف سے محلہ چوک گنگا داس مین غربا کی رفع تکلیف کی غرض سے پانی کا نل جاری کرایا۔ ۱۸۹۷ء مین الہ آباد کے تمام شاہ راہ عام پر مویشیون وغیرہ کے پانی پینے کے لیے نہایت پختہ اور سنگین چرنیان یعنی حوض اپنی جیب خاص سے بنوادیے ہین۔ شہر الہ آباد اور مضافات مین جو مسجدین پانی کی کمیابی اور کنوؤن کے نہونے سے غیر آباد پڑی ہوئی تھین۔ اُنمین آپنے پانی کے نل جاری کرا دیے ہین۔ جس سے وضو کے نماز گزارون کو پانی کی آسانی ہوگئی۔ آپکی علم دوستی اور ہنر پروری سے شریف محتاج طلبا کو مدد پہونچتی ہے۔ دو ایک طالبعلم ہر سال آپ کی خفیہ امداد سے پاس ہوتے ہین۔ آپ سولہ برس سے آنریری مجسٹریٹ الہ آباد اور اٹھارہ سال سے میونسپل کمشنر ہین۔ ان رفاہ عام کے کامون کے جلدو مین آپ کو راے صاحب کا خطاب ۱۹۰۲ء مین گورنمنٹ سے مرحمت ہوا۔ آپکے تین بیٹے ہین۔ بڑے راے فتح نرائن نائب تحصیلدار محمد آباد ضلع غازی پور ہین۔ دوسرے بیٹے راۓ بھگوتی نرائن املاک و جائداد کا انصرام کرتے ہین۔ تیسرے بیٹے باگیشری نرائن میڈیکل کالج لاہور مین تعلیم پاتے ہین سکونت چوک گنگا داس الہ آباد

موہن لال ۔ بابو۔ راے بہادر۔ ولادت ۲۶۔ اکتوبر ۱۸۴۷ء۔ آپ کے والد لالہ گوردیال سنگھ ایک نامی وگرامی تاجر تھے۔ اِن کے کارخانہ اور کوٹھیان بریلی مینپوری اور منصوری مین ہین۔ ایام غدر مین نہایت فراخ حوصلگی کے ساتھ بیش قرار قمین انگریزون کی امداد مین صرف کین جسکے جلدو مین اکثر اسناد مرحمت ہوئے۔ بابو موہن لال نے کالج مین عربی۔ فارسی۔ اور انگریزی کی اعلیٰ تعلیم پائی۔ اور اپنی فطرتی ذہانت اور خدا داد ذکاوت سے وظائف پاتے رہے۔ ۱۸۸۴ء مین آپ میونسپل کمشنر مقرر ہوئے

محمد شبلی - مولوی نعمانی - شمس العلما - ولادت جون ۱۸۵۷ء - آپ کے والد
م شیخ حبیب اللہ ضلع اعظم گڈھ کے مشہور روسا و وکلا مین تھے - انھون نے ایام غدر
۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ انگلشیہ کی وفاداری مین نہایت جانبازی کی - انکو اپنی اولاد
علیم کیجانب بہت بڑا انہماک تھا چنانچہ اپنے دوسرے بیٹے یعنے آپ کے چھوٹے
ی کو بی - اے اور بارسٹری کی تعلیم دلوائی - آپ نے علوم عربیہ کی تحصیل اور
ی کی - ابتدا مین سرکاری عہدون پر مامور رہے - ۱۸۸۲ء مین محمڈن کالج
ڈھ مین پروفیسر مقرر ہوے - ۱۸۹۲ء مین ٹرکی کا سفر کیا جہان انکو سلطان
نے تمغۂ مجیدیہ عنایت فرمایا - جب آپ وہان سے واپس آئے تو گورنمنٹ ہند
س العلما کے خطاب سے معزز کیا - آپ الہ آباد یونیورسٹی کے فیلو اور ایشیاٹک
ٹی کے ممبر ہین - اور فی الحال گورنمنٹ نظام مین صیغۂ علوم و فنون کے ناظم ہین -
مانیف عربی فارسی اور اردو مین موجود ہین - آپکی مصنفہ سوانح عمریون نے خاص
اور قبولیت حاصل کی ہے - سکونت اعظم گڈھ حال حیدرآباد دکن -

جگت نراین - راے - راے صاحب - ولادت فروری ۱۸۶۳ء آپ
ھتری ہین - اس خاندان کا خاص مسکن امین آباد پنجاب تھا - لالہ لچھمی نراین مشہور
انشاے لچھمی نراین نواب شجاع الدولہ نواب وزیر اودھ کی سرکار مین داروغگی محلات
دہ پر ممتاز تھے - اور اپنی ذاتی لیاقت اور حسن خدمات کے صلہ مین راے کا
حاصل کیا - آپکے والد راے ہر نراین عرف پنو لال صاحب کے تین صاحبزادے
ن آپ دوسرے بیٹے ہین - سولہ برس کی عمر تک آپ مختلف علوم کی تحصیل مین
ف رہے - اپنے والد کے انتقال کے بعد محاصل و مداخل علاقجات و املاک اور
دکوٹھی وغیرہ کا انتظام آپنے اپنے ہاتھ مین لیا - اور اپنے حسن انتظام سے بڑے بڑے



رائے بہادر بابو موہن لال رئیس بریلی



رائے بہادر چودھری بسنت سنگھ رئیس سیو!



رایصاحب چودھری گجند ر سنگھ رئیس ر ولی ضلع مراداباد



شمس العلما مولوی محمد شبلی نعمانی رئیس اعظم گ



ممالک متحدہ آگرہ و اودھ۔

امولک راہ۔ سیٹھ۔ راے بہادر۔ ولادت ۱۸۴۲ء آپ دیش اگروال سراوگی ہین۔ آپ کے آبا و اجداد کا پیشہ تجارت تھا جس کا سلسلہ ابتک جاری ہے۔ آپ کے والد سیٹھ موہن لال ساکن قدیم ریاست حیدرآباد اپنے خاندان مین گشتی پیشے سرغنہ تھے۔ اُنکی شادی سیٹھ پورن مل گندیلی والے کے یہان ہوئی جو ریاست حیدرآباد کے ایک اعلیٰ رئیس اور جاگیردار تھے۔ ایک صدی کا عرصہ ہوا کہ اُنھون نے اپنا توطن خورجہ مین منتقل کر دیا۔ آپ نے اپنے والد کے انتقال کے بعد اپنے تجارتی کاروبار کو بہت کچھ بڑھایا۔ روئی کی تجارت پر آپ کی توجہ زیادہ ہے۔ اکثر مقامات ہند مین اُسکے کارخانے قائم کیے۔ ہنڈوی کی کوٹھی کو بھی ترقی دی اور ہندوستان کے بڑے بڑے شہرون مین دوکانات قائم کین۔ اور رفاہ خلائق کے واسطے اکثر مقامات مین کنوئین دھرم سالہ۔ پاٹ شالہ۔ اور سنسکرت کے مدرسے و مندر تعمیر کرائے ان مدرسون مین جو طلبا تعلیم پاتے ہین اُنکو خورد و نوش اور خرچ وغیرہ کی امداد دیجاتی ہے۔ اور ہمیشہ سدا برت جاری رہتا ہے۔ قحط سالیون مین آپ نے قحط زدون کی اعانت کی تھی۔ جسکے صلہ مین ۱۸۹۹ء کو آپ راے بہادر کے خطاب سے سرفراز کیے گئے۔ آپ ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر اور آنریری مجسٹریٹ ہین۔ آپ کے بھائی سیٹھ چمپا لال ضلع اجمیر کے آنریری مجسٹریٹ اور خزانچی ہین۔ آپکا خاندان راے والون کے خاندان کے نام سے موسوم ہے۔ سکونت خورجہ۔ ضلع بلندشہر۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ۔

ے اپنی قوم اور ملک کی حتی الامکان خدمت کرون راستی ہی کو اپنا شعار بناؤن۔
ن سوت کا ہمیشہ خیال رکھون اور اخیر مین سب قیود کو مٹا کر واصل بحق اور فنا
ی اللہ ہو جاؤن"۔

تھے مل۔ لالہ۔ سیٹھ۔ راے بہادر۔ ولادت جون سنہ ۱۸۵۲ء آپ کا تعلق
ن اگروال قدیمی خاندان سے ہے آپ کے پردادا سیٹھ ملوک چند صاحب ساکن
تہ ضلع متھرا سے جو اپنی قوم کے ایک نامور گشتی تھے یعنے سرغنہ خاندان تھے ریاست
ہ کے علاوہ ہر قسم کی تجارت کا سلسلہ بھی قائم کیا۔ جسے اُن کی وفات کے بعد اُن
بیٹے سیٹھ منالال صاحب نے اور اُنکی وفات کے بعد آپ کے والد سیٹھ گوبندرام
حب نے پھر کاروبار تجارت وریاست کو جاری رکھا۔ جب آپکے والد نے سنہ ۱۸۸۵ء
رحلت کی اور آپ وارث ریاست ہوے تو آپنے پیشۂ تجارت کو اپنی علوہمتی
بہت بڑی ترقی دی۔ خصوصًا روئی کی تجارت کی جانب آپنے زیادہ توجہ مائل
چنانچہ اکثر مقامات مین کارخانہ جننگ فیکٹری اور کاٹن پریس تعمیر کرائے اور
دی کی کاروبار کی شاخین پھر بڑے بڑے بلاد ہند مثلاً کلکتہ بمبئی۔ مدراس۔
۔ آگرہ اور دہلی مین کھولدین۔ اسکے علاوہ خلائق کی رفاہ کے لیے پاٹ شالہ
شالہ۔ سنسکرت کا مدرسہ اور انگریزی مدارس۔ کنوئین۔ مندر وغیرہ
اسے ہین اور جو یتیم بچے آپ کے مدارس مین تعلیم پاتے ہین اُنکو خوراک اور خرید
کی امداد دیجاتی ہے اور سدابرت بھی جاری رہتا ہے آپ ضلع بلندشہر کے خزانچی
و چیلٹی خورجہ کے وائس چیرمین ہین۔ ان دونون خدمات کے صلہ مین سنہ ۱۸۹ء
پ کو راے بہادر کا خطاب عنایت ہوا۔ آپ ڈفرن فنڈ اور میرٹھ کالج کمیٹی
ر اور خورجہ ضلع بلندشہر کے آنریری مجسٹریٹ ہین۔ سکونت خورجہ ضلع بلندشہر۔

آئے اور اپنی دنیا اور عاقبت درست کرے آپ کی راے مین ملک اس
مین ترقی کر سکتا ہے جب اسکے باشندے یورپین اقوام کی طرح مستقل مزا
اختیار کرین اور فرائض منصبی کے مقابلہ مین اغراض ذاتی کو داخل نہ کرین۔
جاپان کی ترقی کی بنا انھین دو باتون کو قرار دیتے ہین۔ راے صاحب کا یہ خیا
بہت درست ہے کہ اہل ہند جسقدر انگلش گورنمنٹ کے زیر حکومت ترقی کر
ہین اُسقدر کسی اور گورنمنٹ کی حکومت مین نہین کر سکتے۔ آپکی راے مین ملک
مالی ترقی جاپان کی تقلید سے ہو سکتی ہے جس نے قلیل مدت مین اپنی صنعت
حرفت اور تجارت سے دنیا کی بڑی قوتون مین ایک ممتاز درجہ حاصل کر لیا ہے۔
راے صاحب کے نزدیک ملک کی اصلاح نہ پُرانے طریقون پر پورے طور
عمل کرنے سے ہو سکتی ہے نہ جدید طریقون کو پورے طور سے اپنا رہنما سمجھ
سے۔ بلکہ یہ مقصد اسطرح حاصل ہو سکتا ہے کہ اصول مذہبی مضبوط کیے جا
سوسائٹی کی بنیاد عمیق کیجائے۔ جدید سائنس سے استفادہ کیا جائے شادی ا
عمر مین ہو کہ ناکح و منکوح اُسکا منشا سمجھ سکین۔ اپنی ذات خاص پر بھروسا کیا جا
اور استقلال پیدا کیا جائے۔ بزرگان دین کی تصنیفات پڑھی جائین۔ دل خدا
یاد مین اور ہاتھ دنیا کی خدمت مین مصروف رکھا جائے۔ راے صاحب اپنی
کے ایک بہت رفارمر اور مصلح ہین۔ ویش کانفرس کے جنرل سکرٹری کی خدمات
و خوبی اور خوش اسلوبی اور لیاقت کے ساتھ انجام دے رہے ہین۔ جسکے لی
قوم نہایت ممنون و مشکور ہے۔ آپ انڈین سوشیل کانفرس ہند کی بھی ایک
صدارت کر چکے ہین جو اس بات کا ایک بین ثبوت ہے کہ آپ کو ملک کے تم
معاملات کی اصلاح مین بہت بڑی دلادیزی ہے۔ فقرا اور سادھوؤن کی صحبت
و خدمت کا نہایت شوق رکھتے ہین دریس اب یہی کوشش ہے کہ جبتک یہ جسم

ہین-جون ۱۸۹۷ء مین آپ ولایت تشریف لے گئے اور حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند
جشن جوبلی کے دربار خاص مین سکرٹری آف اسٹیٹ ہند کی جانب سے پیش
ے اور مختلف شاہی جلسون اور دربارون مین خاص عزت کے ساتھ ع
شریک کیے گئے-مارچ ۱۸۹۸ء مین آپ الہ آباد یونیورسٹی کے فیلو مقرر ہوے
۲-مئی ۱۸۹۸ء کو رائے بہادر کا خطاب حاصل کیا-آپ نے قانون اور
ل ریفارم کے متعلق کئی مفید کتابین تصنیف کی ہین-جو ملک مین نہایت
انی کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہین آپ کا سفرنامہ یورپ جو انگلستان اور ہندوستان
ام سے مشہور ہے اپنی نوعیت کی ایک نہایت مفید کتاب ہے جس مین آپنے
ن اقوام کی تمدنی اور مالی ترقی اور تنزل کے اسباب و لائل و براہین کے
بیان کیے ہین-یہ آپ کی زندگی کے خاص واقعات ہین چونکہ آپ نے
ی سوشل اصلاح مین ایک ممتاز اور نمایان حصہ لیا ہے اسلیے آپ کے
ت و مقالات بھی قابل ذکر ہین-آپ کے والد بزرگوار ایک نہایت ہی دیندار
زگار شخص تھے اور ہمیشہ عبادت الٰہی مین مصروف و منہمک رہتے تھے-
یہ اثر ہوا کہ رائے صاحب کو لڑکپن ہی سے پوجاپاٹ کی جانب میلان پیدا ہوا
ہبی اصول کی بنا قائم ہوئی-اور پنڈتون کی صحبت سے سنسکرت مین بھی
ی دستگاہ حاصل کی-آپ جب اندور سے واپس آئے تو ایجنٹ گورنر
نے تحریر فرمایا تھا کہ آپ جس نیکنامی کے ساتھ آئے تھے اُسی طرح واپس
ہین-مہاراجہ صاحب اندور بھی آپ پر ابتک قدیم عنایت مبذول رکھتے ہین
صاحب نے یورپ کی سیاحت سے جو تجربہ حاصل کیا اُسکو آپ ہمیشہ اپنے
لی اصلاح مین صرف کرتے رہے ہین-اور آپ کی دلی خواہش اور کوشش
ہے کہ ملک اپنی موجودہ تنگ حالت سے نکلکر تہذیب کے وسیع میدان مین

صاحبزادہ بابو سرجو پرشاد نے ۱۹۰۲ء مین محمڈن کالج علی گڈھ سے ایف اے کا
امتحان پاس کیا - سکونت فرخ آباد -

بیجناتھ - لالہ - رائے بہادر - بی اے - فیلو آف دی الہ آباد یونیورسٹی آپ کی
تاریخ پیدایش ۲۸ - اگست ۱۸۵۳ء ہے - آپکا وطن مالوف دہلی ہے اور آپ
کے ویش اگروال ہین - آپ نے دہلی کالج سے - بی - اے کی ڈگری حاصل کی
شروع سے آخر تک کل امتحانون مین اول رہے - ایف - اے کے امتحان مین
پینتیس ۳۵ روپے ماہوار گنبس اسکالرشپ اور دو چاندی کے تمغے (کوپر میڈل و
گنبس میڈل) ملے - بی - اے - کے امتحان مین کل اضلاع غرب و شمالی و
پنجاب مین اول رہے اور گورنمنٹ سے آرنلڈ گولڈ میڈل (طلائی تمغہ) حاصل
کیا - آپ ۱۸۷۳ء و ۱۸۷۴ء مین الفرڈ پٹیالہ ٹرنسلیٹر پنجاب یونیورسٹی رہے اور
فولر صاحب کی لاجک (منطق) اور ٹیلر صاحب کی تواریخ ہندوستان قدیم کا ترجمہ
انگریزی سے ہندی مین کیا اور ان کتابون کے صلہ مین ایک ہزار چھ سو روپیہ
انعام پایا - آپ نے پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ کی ملازمت سے اپنی زندگی شروع
کی وہان آپ اکونٹنٹ تھے ۱۸۷۳ء و ۱۸۷۴ء مین گورنمنٹ ہائی اسکول
ہوشیارپور کے ہیڈ ماسٹر رہے ۱۸۷۶ء مین ہائی کورٹ کی وکالت کا امتحان دیا اور
کل امیدوارون مین آپکا نمبر اول رہا - آپ کچھ دنون علیگڈھ محمڈن کالج مین سکنڈ
ماسٹر اور علیگڈھ کی ججی مین مترجم رہے - ۶ - جون ۱۸۷۷ء کو منصف مقرر ہوے ۹
اگست ۱۸۹۶ء سے دربار اندور کے چیف جسٹس اور جوڈیشل سکرٹری کے عہدہ
پر مامور رہے - اسکے بعد آپ ان اضلاع مین مختلف مناصب جلیلہ مثلاً سب ججی
قائم مقام ڈسٹرکٹ سیشن ججی وغیرہ پر ممتاز رہے اور فی الحال آپ بریلی کے ایڈیشنل

ظم تصور کیے جاتے ہین-آپ کو رفاہ عام کے کامون سے بہت بڑی
ی ہے-آپنے اپنے والد اور دادا کی یادگار مین ایک بسرانت کلکتہ مین اور ایک
نارنول مین تعمیر کرایا ہے-آپ ۱۸۷۴ء سے آنریری مجسٹریٹ ہین-اور آپکو
ات مجسٹریٹی درجۂ دوم بھی حاصل ہین-آپ ابتداے لوکل سلف گورنمنٹ
سٹرکٹ اور منیوسپل بورڈ کے وایس پریسیڈنٹ ہین-یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو
اے بہادر کا خطاب عطا ہوا-آپ نے قحط اور گرانی کے زمانہ مین محتاجین
ساکین کی مدد کی تھی اُسکے اعتراف مین گورنمنٹ سے ایک سرٹیفکٹ عطا ہوا-
و صاحبزادے ہین-سکونت فرخ آباد

جوالا پرشاد منشی-راے بہادر-آپکی تاریخ ولادت ۱۲-جولائی ۱۸۴۸ء ہے-
شی دھرم نرائن وکیل سرکار رئیس فرخ آباد کے بیٹے اور منشی گردھاری لال
لدار قنوج کے پوتے ہین جنھون نے ایام غدر مین خزانہ تحصیل قنوج کو باغیون
ت برد سے محفوظ رکھنے مین بہت بڑی مدد دی تھی آپ کایستھ ماتھر جیتر گپت ونشی ہین
نے ابتدأً مکان پر فارسی کی تعلیم پائی لیکن بعد کو اپنی جودت طبع سے انگریزی
ی مہارت حاصل کی اور عدالت ججی مین نقل نویس مقرر ہوگئے-۱۸۷۴ء
کالت ضلع کی سند حاصل کرکے ۱۸۷۶ء سے کام شروع کیا-۱۸۸۰ء مین
نریری سکرٹری جنگی فرخ آباد و فتح گڈھ منتخب ہوے-اور اسوقت سے
اس عہدہ پر قائم ہین اور بڑی قابلیت اور لیاقت کے ساتھ اپنے فرائض انجام
ہے ہین-آپ ایک ہر دلعزیز شخص اور ایک تجربہ کار وکیل ہین آپ کو علم
ت سے بہت بڑی دلچسپی ہے-آپ نے اس زبان مین دستگاہ بہم پہونچائی
۱۸۹۸ء مین گورنمنٹ نے آپ کو خطاب راے بہادر عطا فرمایا-آپ کے

بعد آپ پھر اپنے ماموں صاحب کی سفارش سے ضلع مراد آباد کے پولیس ہ
ہیڈ کانسٹبل مقرر ہوے اور ۱۸۸۹ء مین درجۂ دوم کے سب انسپکٹر مقرر
ایک سال بعد اپنے حسن خدمات کے جلدو مین آپ کو شہر مراد آباد کا عہدۂ
ملا۔ آپ اپنی قانونی لیاقت کی وجہ سے کوٹ انسپکٹری کی خدمت پر مقرر
اور اُسکے فرائض آپ نے ۱۸۹۶ء تک نہایت خوبی اور خوش اسلوبی
دیے۔ آپ نے سرکل انسپکٹری پر ضلع اوناؤ مین چار سال تک اس دیان
لیاقت سے کام کیا کہ سابق کمشنر لکھنؤ مسٹر جی۔ آر۔ ہارڈی صاحب نے اپنے
تجربہ کی بنا پر ۱۹۰۰ء مین آپ کو شہر بریلی کا کوتوال مقرر کیا۔ یہان آپ نے
اور تلبیس سکہ کے مقدمات کے علاوہ اکثر پیچیدہ مقدمات کو نہایت عمدگی سے
آپ اپنی دیانت اور حسن کارگزاری کے جلدو مین گورنمنٹ سے ۸۔ نومبر ۱۹۰۱ء
خان بہادر کے خطاب سے مخاطب ہوے اور انسپکٹری درجۂ اول کی تنخواہ
دو سو روپیہ ماہوار ہے پچیس روپیہ ٹینک چلنی کے اور اضافہ کیے گئے۔ آپ کی
عزیزی کا ایک نمونہ ۱۹۰۲ء کا بریلی کے عشرہ محرم اور رام نومی کے تیوہار کے
کے موقع پر ہندو مسلمانون کا اتفاق ہے۔ سکونت بریلی روہیلکھنڈ۔

درگا پرشاد۔ بابو۔ راے بہادر۔ آپکی تاریخ ولادت ۱۲۔ اکتوبر ۱۸۴۷ء
آپ ویش اگروال ہین آپ کے مورث اعلیٰ نارنول علاقہ پٹیالہ مین آباد تھے۔
آپکے دادا منشی جانکی پرشاد نے فرخ آباد مین سکونت اختیار کی۔ آپ بابو چھو
کے اکلوتے بیٹے ہین جنھون نے ۱۸۶۳ء مین رحلت فرمائی۔ والد کے انتقال
کے وقت آپکی عمر صرف سولہ برس کی تھی آپ کو علم فارسی اور مہاجنی مین مہا
کامل حاصل ہے۔ سنسکرت بھی جانتے ہین۔ آپ ایک اعلیٰ درجہ کے

احمد حسین - شیخ - خان بہادر - ولادت ۱۸۶۵ء - خان بہادری کا خطاب
وثی ہے - یہ خطاب آپ کے والد ماجد حاجی شیخ دوست محمد صاحب کو غدر ۱۸۵۷ء
خدمات شائستہ اور خیر خواہی گورنمنٹ انگلشیہ کے جلدو مین عطا ہوا تھا - اِس
ران کے مورث اعلیٰ حاجی عبدالرؤف ملک سلطان شہاب الدین غوری کے
ہ وارد ہندوستان ہوے تھے - آپ کے والد خان بہادر حاجی شیخ دوست محمد
ب نے مدینہ منورہ کے قریب مقام بیر عباس مین انتقال کیا اور آپ اُنکے
ین اور وارث ریاست ہوے - آپ کو آنریری مجسٹریٹی کا اعزاز حاصل ہے -
رح آپ اپنی رعایا مین ہر دل عزیز ہین اِسی طرح حکام انگریزی بھی آپ کو وقعت
رسے دیکھتے ہین آپ ایک روشن خیال انشا پرداز اور صاحب تصانیف کثیرہ
- شاعری مین آپکا تخلص مذاق ہے - آپ کے علم دوست ہونے کا ثبوت اُس
ریری سے ہوتا ہے جو آپ نے قائم کی ہے یہ ہر فن اور علم کی نادر اور بیش قیمت
ن کا ایک بیش بہا ذخیرہ ہے - سکونت پریانوان ضلع پرتابگڈھ - اودھ

رضا حسین - سید - خان بہادر - آپ کی ولادت ۱۸۴۹ء مین موضع
چند پرگنہ چایل ضلع الہ آباد مین واقع ہوئی - آپکا تعلق موضع مذکور کے ایک معزز
ریف خاندان سے ہے - آپ کے والد سید علی رضا اور دادا سید شجاعت علی
ن کے ایک مقتدر زمیندار تھے - آپکے پردادا سید محمد عاشق شاہجہان کی فوج مین
اعلیٰ عہدہ پر ممتاز تھے - ابتدائی عمر مین آپ نے حسب معمول اُردو فارسی کی
حاصل کی - اسکے بعد آپکے ماموں سید امیر حسن سب انسپکٹر پولیس نے نہایت
سے فارسی و عربی کی پوری پوری تعلیم دی - ملازمت کی ابتدا ۱۸۷۲ء مین
مٹ سے ہوئی - مگر ۱۸۷۴ء مین یہ جگہ تخفیف مین آگئی - اسکے ایک سال



خان بہادر شیخ احمد حسین رئیس پریانوان



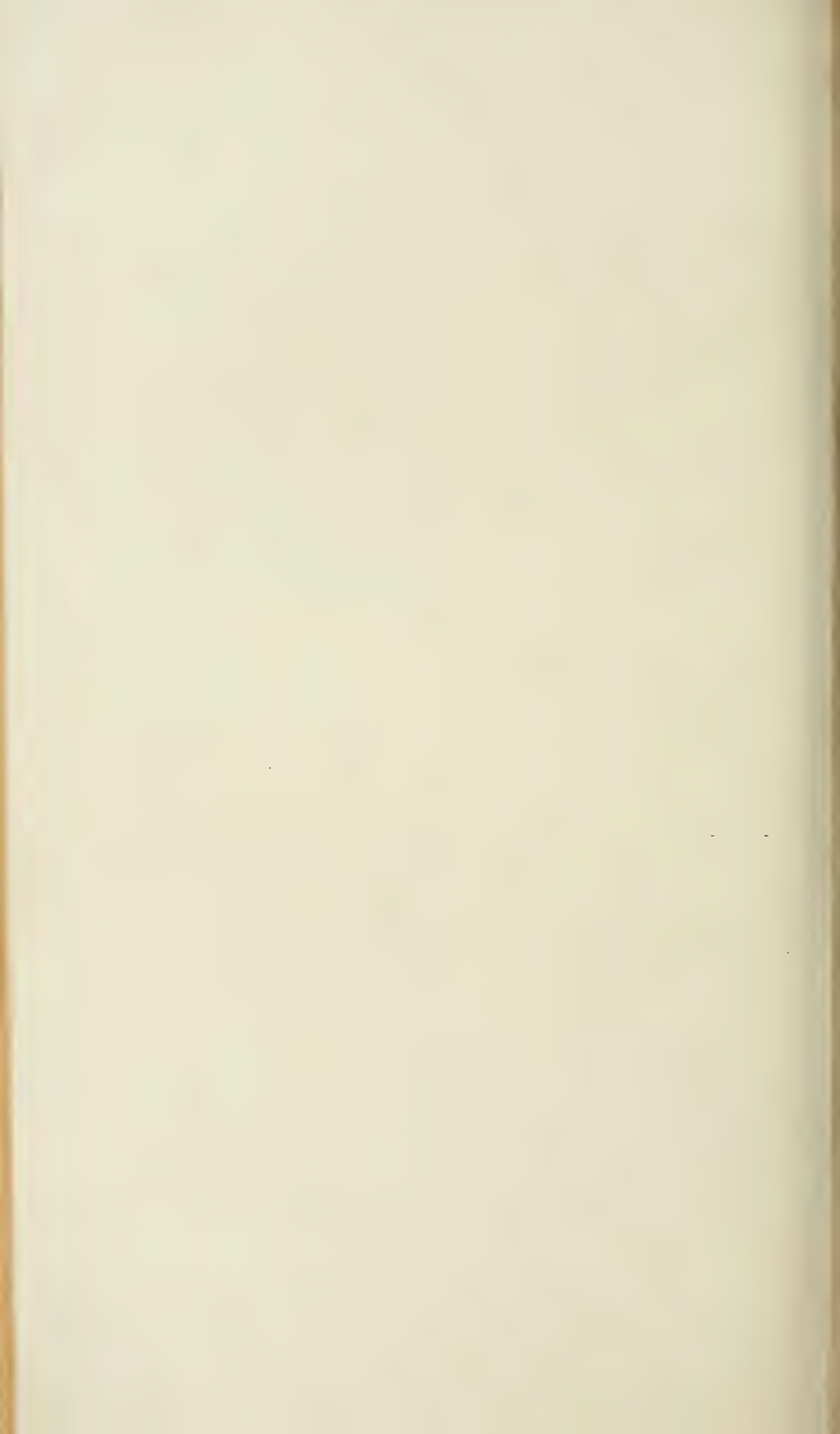
رائے بہادر منشی جوالا پرشاد رئیس فرخ



خان بہادر سید رضا حسین رئیس بریلی



رائے بہادر بابو درگا پرشاد رئیس فرخ آ



اُٹھتر دو آنہ چارپائی ہے - سکونت سندیلہ -

پرتاب بہادر سنگھ - راجہ مقام کڑوار - ولادت ۳۱ - اگست ۱۸۷۶ء - راجہ
خطاب موروثی ہے جسکو ۱۸۶۶ء مین گورنمنٹ انگلشیہ نے بھی تسلیم کیا ہے - آپ ا
مشہور و معروف چوہان راجپوتون کی بڑی شاخ بچگوتی کے اعلیٰ قائم مقام ہین جو اپنے نسب
پرتھی راج مہاراجہ دہلی و اجمیر کے بھائی چاہر دیو کی نسل مین بتاتے ہین - اُنکے جانشین
بریار سنگھ شہنشاہ علاء الدین خلجی کے غضب مین گرفتار ہوے اور مشرقی اطراف مین صحرا
پھر کر آخر کار ضلع سلطانپور کو اپنا مستقر قرار دیا - اُنھون نے مقام ٹپی کے بلکھریہ راجہ
رام دیو کی بیٹی سے شادی کی اور آخر مین اپنے برادر نسبتی کو معزول کرنے کے بعد علا
مشہور کوٹ بلکھر پر قبضہ کر لیا - اُنکے بعد کوٹ بلکھر پر اُنکے سب سے چھوٹے بیٹے راج سنگھ
ہوے جنکے تین بیٹے تھے - اُنمین سے دوسرے بیٹے روپ سنگھ ہندو بچگوتی راجگان
اور مسلمان بچگوتی راجگان حسن پور کے جد اعلیٰ تھے - گزشتہ راجہ مادھو پرتاب سنگھ
نے لاولد انتقال کیا اور اپنی بیوہ رانی کشن ناتھ کنور کو اپنا جانشین چھوڑا جنھون نے
حال کو متبنیٰ کیا اور جون ۱۸۸۵ء مین اُنکے انتقال کے بعد آپ وارث ریاست ہوے
آپ ابھی نابالغ ہین اور علاقہ کورٹ آف وارڈس کے زیر انتظام ہے - آپ وارڈز
آگرہ مین تعلیم حاصل کر رہے ہین - سکونت کڑوار - سلطانپور -

شیوکمار - شاستری - پنڈت - مہامہوپادھیا - علوم مشرقیہ کی تکمیل کی وجہ سے
آپ کو ۲۰ - مئی ۱۸۹۶ء کو خطاب مذکور عطا ہوا - آپ ایک عرصۂ دراز تک لوگون کو اپنا
فیض اور فائدہ پہونچاتے رہے ہین - سکونت بنارس -

ب شجاع الدولہ بہادر کے وقت مین راے کنور سین خلف راے ماکھن لال چکلہ داری سندیلہ
رز و ممتاز ہوے اور اُسی وقت سے سندیلہ مین مستقلاً استقامت اختیار کی - راے جیسکھ رام
رزادۂ کنور سین نواب آصف الدولہ بہادر کے عہد مین کل ممالک محروسہ کی واصلباقی
عہدہ پر مامور ہوے - بعد ازان نواب سعادت علیخان بہادر کے عہد مین عہدۂ دیوانی
فی حاصل کی اُسی زمانہ مین ریاست سروین بڑا گانون پیدا کی اور بادشاہ سے اُسکا
اری پٹہ پایا - اُنکے چھوٹے بھائی گوردھن لال سندیلہ - ملیح آباد وغیرہ کے چکلہ دار تھے
ضرت غازی الدین حیدر بادشاہ اودھ نے راجگی کا خطاب مع خلعت ۲۲ پارچہ ونظامت
باد عطا فرمائی - ایام غدر مین آپ کے والد ماجد راجہ دھنپت راے نے گورنمنٹ انگلشیہ
یر خواہانہ خدمات سرانجام کین اور اُسکے صلہ مین علاوہ ریاست موروثی سروین
ن کے ریاست سرسوا واقع ضلع کھیری اُنکو ملی بعد وفات راجہ دھنپت راے آپ مالک
ت ہوے - آپکو ۱۸۷۳ء کے دربار مین لارڈ لارنس صاحب نے سات پارچہ کا خلعت
ت فرمایا اور ۱۸۷۷ء کے دربار قیصری مین سند ملی ۱۸۸۴ء مین اختیارات آنریری مجسٹریٹی سندیلہ
عطا ہوے پھر ۱۸۹۵ء مین اسی ریاست مین آنریری مجسٹریٹی درجہ دوم کے اختیارات
ے - آپ نے رفاہ عام کی غرض سے سندیلہ مین سراے پختہ و دھرم سالہ درگا دیبی کا مندر
بنایا ہے - آپ نہایت علم دوست اور صاحب فضل وکمال ہین "گلستان ہند" ہندوستان
اریخ نہایت عمدہ فارسی مین آپ ہی کی تصنیفات سے ہے جو بذریعۂ ڈپٹی کمشنر صاحب
ہردوئی ولایت بھیجی گئی اور "تواریخ بوستان اودھ" بھی آپنے تحریر فرمائی - کتاب مخزن اخلاق
حدیقۂ عشرت ومثنوی مہر تابان وغیرہ وغیرہ آپ کی تصنیفات سے ہین فی الحال جو دھیا
اریخ آپ نے نہایت آب وتاب کے ساتھ لکھی ہے اور اب آپ ترجمۂ مہابھارت کر رہے
دیرب اُسکا شایع ہو چکا ہے - بعد انفراغ امورات ریاست تمام تر وقت آپکا تصانیف
صرف ہوتا ہے - آپ کی ریاست مین اڑتیس موضع ہین اور مالگزاری پینتیس ہزار چھ سو



کنور درگا پرشاد رئیس سندیلہ ضلع ہردوئی



بابو گوبند پرشاد ایم-ایس-ای رئیس لکھنو

گوبند پرشاد بھارگو - بابو - ایم - ایس - ای - ولادت ۱۸۷۶ع - آپ
رام سیوک مرحوم کے فرزند اور منشی نولکشور سی - آئی - ای - کے بھتیجے ہین - آپ کو ابتدا
انجنیرنگ کامون سے دلچسپی تھی اور ہرچند آپ نے باقاعدہ انجنیری کا امتحان پاس نہ
کیا مگر اسمین آپ نے جو تجربہ اور کمال پیدا کیا ہے وہ کارخانۂ لکھنؤ آیرن ورکس کی ترقی
حالت سے ظاہر ہے جسکے آپ جنرل منیجر ہین - لکھنؤ بطور تجارت گاہ آہن کے کوئی عمدہ
نہین ہے مگر آپ کی سعی اور کوشش سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ انسان اپنی محنت
اور شوق وہمت سے بہت کچھ کرسکتا ہے - سنہ ۱۹۰۱ع مین آپ لندن کے انجنیرون کی سو
کے ممبر (ایم - ایس - ای) منتخب ہوے - آپ ایک ہونہار اور خلیق نوجوان ہین اور چونکہ
وحرفت سے ہر ملک کی بہت کچھ بہبود اور سرسبزی متصور ہے لہذا امید ہے کہ آپ کی ذات
ان صوبجات کی تجارت اور حرفت وصنائع کو خاص فائدہ پہونچیگا - سکونت لکھنؤ -



درگا پرشاد - کنور - تعلقدار سندیلہ - آپ قوم کے کالستھ سری باستب کھرے
اس خاندان کے بزرگون کا اول مسکن کھراسا ضلع گونڈہ تھا - آپ کے جد اعلیٰ رائے پ
نے سیاک ضلع نوابگنج بارہ بنکی مین آکر قیام کیا جہان اُنھون نے قصبۂ پورنیہ اپنے نام سے آباد
کیا جو ابتک موجود ہے - رائے پورن چند کے فرزند رائے بھیم چند نے حضرت جلال الدین اکبر
بادشاہ کی ڈیوڑھیات کی دیوانی حاصل کی اور بہت بڑے صاحب دولت وجاہ ہوے اُنھون
پانڈے جگ کی جسمین نو من سونا خیرات کرکے خطاب نومنیا پانڈے حاصل کیا - رائے بھیم چند نے
اپنی استقامت فتحپور بسوان مین منتقل کی - رائے پرمانند نے شاہجہان بادشاہ کے دفتر
علاوہ منصب کے متھرا مین ایک جاگیر بھی حاصل کی - اسکے بعد اس خاندان کے اکثر
دربار دہلی مین اعلیٰ مناصب پر ممتاز رہے - احمد شاہ بادشاہ کے عہد مین جب نواب صفدر
صوبہ دار اودھ مقرر ہوے تو وہ رائے ماکھن لال کو ساتھ لائے جو آپ کے جد چہارم تھے

۱۸ ع کو وارث ریاست قرار پائین - راجہ یا رانی کا خطاب موروثی ہے - سکونت بہرائچ -

---

زیب النسا - رانی جہانگیر آباد - ولادت ۲۰ - اکتوبر سنہ ۱۸۵ ع - آپ ۷ - اپریل ۱۸ ع کو اپنے والد راجہ فرزند علیخان کی جانشین ہوئین - آپ کے والد مرحوم کو یہ خطاب ری شاہ اودھ واجد علی شاہ کی سرکار سے عطا ہوا تھا جسے برٹش گورنمنٹ نے بھی نسلاً بعد ں اور موروثی خطاب تسلیم کیا ہے - تعلقۂ جہانگیر آباد کے مالک و قابض راجہ رزاق بخش جنکی اولاد ذکور نہونے سے یہ علاقہ اُن کے داماد راجہ فرزند علیخان کے قبضہ مین آیا - یہ ندر باغ لکھنؤ کے قائم مقام داروغہ تھے - الحاق اودھ سے تقریباً تین برس قبل ایک قیہ واقعہ سے اُنکی کامیابی کا ابتدائی زمانہ شروع ہوا - ایک مرتبہ حسب اتفاق شاہ بدعلی شاہ سکندر باغ کی سیر کو تشریف لے گئے وہان اُنکی نظر انپر پڑی انکو ایک وجیہ اور رجوان دیکھکر انکے لیے خلعت کا حکم دیا اور حاضری دربار کی ہدایت کی - الطاف و بش خسروانہ کی اس بدیہی علامت کی وجہ سے فرزند علی کی ترقی کی رفتار تیز ہوگئی اور موثر خواجہ سرا البشیر الدولہ کی سفارش سے اُنکو ایک فرمان عطا ہوا جسکے رو سے یہ راجۂ یر آباد قرار دیے گئے - فرزند علیخان دربار شاہی مین برابر حاضر رہا کرتے تھے اور سنہ ۱۸۵۶ع بادشاہ اودھ کے ساتھ لکھنؤ سے کلکتہ کو بھی گئے تھے جہان کچھ دنون اُنکے ساتھ قیام ھا - زمانۂ غدر مین اُنھون نے ابتدا ہی مین اظہار اطاعت کیا تھا - سنہ ۱۸۶ ع مین اُنکو اُنکے ریاست کے اندر اسسٹنٹ کلکٹری کے اختیارات عطا ہوے - راجہ فرزند علیخان رث و جانشین کوئی فرزند نرینہ نہ تھا - اُنکی دختر رانی زیب النسا کی شادی راجہ تصدق رسول - ایس - آئی - کے ساتھ ہوئی جو اپنے خسر اور چچا کے جانشین اور تعلقدار قرار پائے اور ری سنہ ۱۸۹۳ع کو بطور ذاتی اعزاز کے راجہ کے خطاب سے سرفراز کیے گئے - سکونت یر آباد - ضلع بارہ بنکی -

بالندون کو اُس ملک سے نکال دیا۔ اُورندیو کے وقت سے ۱۷۴۵ء تک کوئی تا[illegible]
واقعہ نہین گزرا۔ ۱۷۴۵ء مین راجہ بلونت سنگھ نے قلعۂ اگوری چھین لیا اور اُسوقت [illegible]
کے حکمران راجہ شمبھو ساہ کو خارج کردیا۔ ۱۷۸۱ء مین وارن ہیسٹنگس صاحب گورنر جنرل
کے حکم سے عدل ساہ کو جو شمبھو ساہ کے پوتے تھے یہ ریاست واپس ملی اور اُنکے [illegible]
آٹھ ہزار روپیہ سالانہ الاؤنس مقرر ہوا۔ ۱۷۸۹ء مین لارڈ کارنوالس صاحب کی گورنمنٹ
نے الاؤنس کی موقوفی کا حکم دیا لیکن مسٹر ڈنکن صاحب کی تحریر سے صرف چار ہزار رو[illegible]
۱۸۰۳ء مین الاؤنس مذکور کی پوری تعداد پھر ملنے لگی اور یہ راے ظاہر کی گئی کہ راجہ [illegible]
کی وفات کے بعد اُنکی ریاست راجہ بنارس کو دیدیجائے۔ رن بہادر ساہ عدل ساہ کے [illegible]
ہوے مگر غالباً اُن انتظامات کی وجہ سے جو ۱۷۹۴ء مین عمل پذیر ہوے تھے اور جنمین
راجہ بنارس کے حقوق کو خاص جاگیرات و خاندانی مقبوضات تک محدود رکھا تھا یہ ا[illegible]
پورا نہین ہوا اور ریاست اسی خاندان مین قائم رہی۔ ۱۸۵۲ء مین راجہ رگھوناتھ [illegible]
رحلت کی اور ریاست کا انتظام کورٹ آف وارڈز کے سپرد ہوا۔ راجہ رگھوناتھ [illegible]
دو شیرخوار فرزند چھوڑے اُنمین سے ایک بچپن ہی مین مرگیا۔ دوسرے فرزند راجہ کیشو [illegible]
ساہ نے ۱۸۶۸ء مین اپنی ریاست پر قبضہ حاصل کیا مگر افسوس اُنھون نے زیادہ عرصہ
اس قبضہ سے تمتع نہین اُٹھایا اور مارچ ۱۸۷۱ء مین راہی عالم بقا ہوے۔ ا[illegible]
بید سرن کے جانشین جگناتھ پرشاد سنگھ ساکن جم گانون ہین۔ آپ بابو رچپال سنگھ برا[illegible]
عدل ساہ کی نسل سے ہین۔ فی الحال آپ کی عمر چھیالیس سال کی ہے۔ اس ریاست [illegible]
چار سو ستاسی دیہات ہین جو اگوری برہر اور سنگرولی کے پرگنون مین واقع ہین۔ ر[illegible]
کا رقبہ دو لاکھ اڑتالیس ہزار نو سو چھ ایکڑ ہے۔ سکونت راجپور۔ ضلع مرزاپور۔



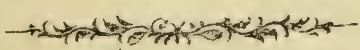
سرفراز بیگم۔ رانی۔ تعلقدار بہادر نگر بہرائچ۔ ولادت ۱۸۶۶ء۔ آپ ۲۸ دسمبر

راجہ روپ سنگھ کے عہد مین چھپن موضع تھے مگر اُنکی بدانتظامی سے مقروض ہوکر نیلام
ے اور صرف اٹھارہ موضع رہ گئے جسکی آمدنی بائیس ہزار روپیہ ہے اور توفیر آٹھ ہزار
سالانہ ہے - تقریباً دو برس کا عرصہ ہوا روپ سنگھ نے انتقال کیا اور اُنکے فرزند مہاراج
سنگھ جو دیو مسند نشین ریاست ہوے - آپ خوش سلیقہ اور منتظم رئیس ہین اور ریاست
قی کی فکر مین مصروف رہتے ہین - اس ضلع مین آپ کا دوسرا نمبر ہے اور اپنے
م چارون بھائیون کی ریاستون مین آپکا درجہ اعلیٰ ہے - سکونت ریاست بھر ضلع اٹاوہ



بیدسرن کنور - رانی - اگوری برہر - ولادت ۱۸۵۰ء - یہ خطاب آپ کا
ثی ہے - آپ راجہ کیشو سرن ساہ کی بیوہ ہین - چونکہ راجہ نے ۱۸۷۱ء مین لاولد
ل کیا اسلیے اُنکی بیوی اُنکی جانشین ہوئین - یہ خاندان چندیل راجپوتون کا ہے
یان کیا جاتا ہے کہ مہوبہ بندیلکھنڈ کے پرمال اور برمال کی نسل سے ہے - کئی سو برس
ے کہ خاندان بالند کے فرقہ کے وارث کے راجہ مدن کی ملازمت اُنھون نے اختیار کی
در روز بعد اپنے مالک کو قتل کر کے اُسکے ملک کو تین حصون مین جنکے نام برہر - بجےگڈھ
ڈی واقع ریوان ہین منقسم کر دیا اور اُنپر قابض ہوگئے - تقریباً ایک صدی تک ان
ن پر غاصبین حکمران رہے لیکن ۱۲۹۰ء مین جلاوطن بالندون نے فوج جمع
ر قلعہ اور ایوان اگوری پر شبخون مار کر اپنا علاقہ پھر واپس لے لیا - فاتحین نے نسل چندیل
س ذکور مین حتی الامکان ایک متنفس کو بھی زندہ نہین چھوڑا مگر مفتوح چندیل راجہ
ب رانی نے بھاگ کر جنگل مین پناہ لی تھی اور چونکہ وہ پہلے سے حاملہ تھی اسلیے
اُسکے ایک فرزند نرینہ پیدا ہوا جسکا اُورندیو نام رکھا گیا - یہ ہونہار بچہ جب سن تمیز کو پہنچا
منت نے اُسکے ساتھ اپنی دختر کی شادی کر دی اور بہت روپیہ اُسکو اس علاقہ
حاصل کرنیکے لیے دیا - اُورندیو اس مہم مین کامیاب ہوے اور ۱۳۱۰ء کے قریب

مشہور عام ہین - اُن مین سب سے زیادہ مشہور جنگ وہ ہے جو علادل خان سے ...
ہوئی جسے جدید صوبہ دار نواب سعادت خان نے آبرو سے گھاگھرا کے ... کا ناظم
کیا تھا - یہ ناظم جنگ سرینگ پور مین مارے گئے - آخر کار راجہ دت سنگھ سے اور ...
اودھ سے مصالحت و موافقت ہوگئی اور اُنکے علاقے ایک جداگانہ ریاست کی صورت
مین کردیے گئے - اُسوقت اُنھون نے اپنے چھوٹے بھائی بھوانی سنگھ کو بھنگہ مین بھیجدیا جنھون نے
پرگنۂ مذکور کے اُن تمام حصون پر جو راپتی اور جنگل کے مابین واقع ہین اُسی طرح بزور شمشیر ...
کیا جس طرح ترائی کے ایک وسیع رقبہ پر متصرف ہوگئے تھے جو دریا کے شمالی ساحل پر ...
ہے - سنہ ۱۸۱۶ع تک یہ علاقہ بہو بیگم صاحبہ کی جاگیر مین شامل تھا - راجۂ حال بھوانی سنگھ کی
چھٹی پشت مین ہین - آپ ۳ - جنوری سنہ ۱۸۹۳ عیسوی کو خطاب کمپینین آف دی موسٹ
اگزالٹڈ آرڈر آف دی اسٹار آف انڈیا سے ممتاز ہوے - آپ نے وارڈز انسٹیٹیوشن ...
مین تعلیم حاصل کی - آپ نے ایک کتاب موسومہ "سلطنت جمہوری ہندوستان - ماضی
حال اور موزون نہین ہے" تصنیف کی - آپ الہ آباد یونیورسٹی کے فیلو ہین - سکونت
بھنگہ - ضلع بہرائچ -



کیہری سنگھ جو دیو - راجہ - ریاست بھرہیہ کی بنیاد سمت ۱۰۵۲ سے پڑی - ...
آپ کے مورث اعلیٰ مہاراجہ بشوک نے مہاراجہ جےچند والی قنوج سے اٹھارہ ...
جاگیر جہیز مین حاصل کی تھی - مہاراجہ بشوک قدیم متوطن دھار اور اسوک جو ...
دھار کے بھائی تھے اُن کی پانچوین پشت مین یہ راج پانچ حصون پر منقسم ہوگیا - راجہ
گند و جیہ بہادر کے پانچ فرزند تھے - فرزند اکبر مرجاد دیو ریاست بھرہیہ مین مسند نشین ہوے
باقی چار لڑکے راج جگمن پور - راج رُدرُو - راج کرواڈٹ اور راج نکھٹ پٹی ...
قابض ہوے اُس زمانہ سے علاقہ بھرہیہ ایک جداگانہ ریاست رہتا آیا - اس راج مین

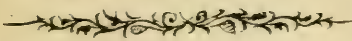
اودے پرتاب سنگھ - سی - ایس - آئی - راجہ بھنگہ - ولادت ۲ - ستمبر سنہ ۱۸۵۰ع -
۲۴ - اپریل سنہ ۱۸۸۴ع کو اپنے والد راجہ کشن دت سنگھ کے انتقال کے بعد ریاست بھنگہ پر
[نشین] ہوے - آپ کا تعلق بسین راجپوتون کے خاندان سے ہے - یہ گونڈہ کے بسینون
[ا]یک چھوٹی شاخ ہے اور راجہ رام سنگھ فرزند دوم بھوانی سنگھ کی نسل سے ہے - بہرکیف
[ج]ب راجہ گونڈہ کا خطاب معدوم ہوگیا تو آپ اس خاندان کے اعلیٰ قائم مقام قرار پائے -
[اس] خاندان کی بڑی شاخ کے تمام مقبوضات و مملوکات غدر کے بعد بجرم بغاوت ضبط
[کر]لیے گئے - اس خاندان کے پہلے مورث اعلیٰ پرتاب سنگھ ایک گانون کے زمیندار
[تھے] اور پھر پرگنہ کھراسا کے چودھری ہو گئے لیکن جب راجہ اچل نرائن سنگھ زمیندار کھراسا نے
[وفات پا]ئی تو پرتاب سنگھ اُس طوفان بے تمیزی اور بدعملی کے زمانہ مین جو اُسوقت برپا تھی ہندو
[آبادی]ات کے سرگروہ اور قائم مقام ہو گئے - پرتاب سنگھ کے سلسلۂ نسب مین مان سنگھ تیسرے
[تھے] جو سب سے پہلے راجہ کے لقب سے ملقب ہوے - اُنھون نے موجودہ قصبۂ
[گونڈ]ہ کی بنیاد ڈالی جہان اُس زمانہ مین ایک گنجان جنگل تھا - بیان ہوا ہے کہ سنہ ۱۶۱۸ع
[مین ش]ہنشاہ جہانگیر کو مرزا علی بیگ جاگیردار کھراسا کی زبانی دریافت ہوا کہ مان سنگھ زمیندار
[ن]ے ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا ہاتھی ترائی کے جنگل سے پکڑا ہے - پس اُنھون نے
[حکم دیا] کہ زمیندار اور اُسکا ہاتھی دونون دربار مین طلب کیے جائین - نتیجہ یہ ہوا کہ ہاتھی تو شہنشاہی
[فیل خانے] مین داخل کیا گیا اور اُسکے معاوضہ مین مان سنگھ زمیندار راجہ کے خطاب سے سربلند
[ہو]گئے - اسکے بعد راجہ نے جلد تر گوہانی کی سکونت ترک کرکے ایک نئے دارالصدر
[کی بن]یاد ڈالی اور اُسکا نام گونڈہ رکھا - اس خاندان کی تاریخ مین سب سے زیادہ تابناک زمانہ راجہ
[رام سنگ]ھ کے وقت سے شروع ہوا - اُنھون نے خاندانی جاگیرون کو بے انتہا ترقی دی -
راجہ رام سنگھ کے دو بیٹے ہوے جنکے نام دت سنگھ اور بھوانی سنگھ تھے - راجہ رام سنگھ کے
[انتقا]ل کے بعد اُنکے بیٹے راجہ دت سنگھ وارث ریاست ہوے جنکے کارنامے اور فتوحات


C.T. ANTHONY & Co.

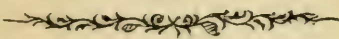

C.T. ANTHONY & Co.
LUCKNOW.



جے ہنس کنور - رانی کیتھولہ - ولادت ۱۸۴۹ء - خطاب موروثی ہے
کیتھولہ کنہپوریہ خاندان کے سردار ہین جو کانھ کے خلف اکبر ساہس کے قائم
سمجھے جاتے ہین - ان سے راجہ مہیش بخش مقام کیتھولہ تک بس نشین ہوئی
راجہ مذکور نے ۱۸۹۱ء مین انتقال کیا اور کوئی فرزند نرینہ وارث نہین چھوڑا -
زمانہ تک علاقہ گورنمنٹ کے زیر اہتمام رہا مگر اب رانی حال بیوہ راجہ مرحوم کے
مین ہے - سکونت کیتھولہ پرتابگڈھ -



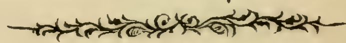
رام دین - راے بہادر - ولادت ۱۸۳۹ء - آپکا تعلق اُس قدیم کُرمی خاندان
ہے جو کئی صدی قبل قنوج سے آکر مقام پیلا مین آباد ہوا تھا - آپکے والد راے نوا
بہادر کو ایام غدر کی خیر خواہانہ خدمات کے جلدو مین راے بہادر کا خطاب اور باغی
سون سنگھ تعلقدار متھولی کے ضبط شدہ علاقہ کا ایک حصہ جسمین تعلقہ پیلا دکن پور
ہے عطا ہوا - آپ کے والد کی خیر خواہی اور وفاداری زمانۂ غدر کے لحاظ سے
۱۸۷۳ء کو گورنمنٹ ہند نے آپ کو راے بہادر کے خطاب سے معزز و ممتاز کیا -
اس علاقہ کے متعلق اسوقت چوبیس مواضع آپ کے قبضہ مین ہین جنکی آمدنی
روپیہ سالانہ ہے - سکونت نیمگاؤن تعلقہ و پرگنہ پیلا ضلع کھیری -



ہیبت رام - پنڈت - سی - آئی - ای - یکم جنوری ۱۸۸۴ء کو آپ کو خطاب
سی - آئی - ای - عطا ہوا - آپنے عرصۂ دراز تک بحیثیت دیوان ریاست ر
نہایت قابلانہ خدمات انجام دی ہین - فی الحال بریلی مین آنزیری مجسٹریٹ ہین -
سکونت بریلی -



...چودھوین پشت مین تھے۔ان پر سلطان التمش سنے حملہ کیا اور بارہ برس کے محاصرہ
...بعد اُنھین نکالدیا۔کرن سنگھ آٹھ پشتون تک ضلع بدایون مین متوطن رہے۔
...کے پرپوتے راجہ پرتاب رُدر سنے نواب فرخ آباد کی سرکار سے اُن خدمات کے
...مین علاقہ حاصل کیا جو اُنھون سنے روہیلون کے مقابلہ مین نواب موصوف
...لیے انجام دی تھین آخر کار راجہ رام سہاے سنے جو شجرۂ خاندانی مین جے پال
...اٹھائیسوین پشت مین ہین رام پور واقع ایٹہ کو اپنا خاندانی مستقر قرار دیا جہان اُنکا
...ان اسوقت تک موجود ہے۔نواب کی سلطنت پر برٹش کا قبضہ ہونے کے وقت
...سنگھ رام پور کے راجہ تھے۔اور اُنکے پوتے راجہ رام چندر سنگھ موجودہ رانی کے شوہر
...اُنھون نے ۲۰-مئی ۱۸۸۳ء کو انتقال کیا اور اپنی بیوہ رانی حال کو اپنا جانشین چھوڑا
...ایک پوتے اور وارث ریاست مسمیٰ لال جگموہن سنگھ ہین جنکی ولادت ۱۸۷۰ء
...واقع ہوئی تھی۔سکونت اعظم نگر ایٹہ۔



جانکی کنور۔رانی مقام پرسپور ولادت ۱۸۳۹ء۔خطاب موروثی ہے۔
...۱۶-جون ۱۸۷۰ء کو اپنے شوہر راجہ رندھیر سنگھ کے انتقال کے بعد وارث
...ہوئین جو چھیدوارہ کے بچھ ٹھاکرون کے سردار اور اس گھرانے کے افسر
...تھے جو الحاق اودھ کے زمانہ کے قبل تمرد و سرکشی مین مشہور تھا۔یہ اپنے تئین
...ائن سنگھ کے فرزند دوم مہاراج سنگھ کی نسل سے بیان کرتے ہین جو کھراسا کے کلہن
...ن کی نسل مین تھے۔اس خاندان کے ایک وارث نول سنگھ سنے راجہ کا
...اُسوقت حاصل کیا تھا جب وہ شہنشاہ دہلی کے دربار مین باریاب ہوے
...ر یہ خطاب راجہ رندھیر سنگھ کے زمانہ سے موروثی تسلیم کیا گیا ہے رانی حال
...بند اور جانشین بکرم سنگھ ہین۔سکونت پرسپور گونڈہ۔

خاندان کے قبضہ مین رہگئے۔ سنہ ۱۸۴۷ء مین جب راجہ مان سنگھ خلف راجہ مادھو
جانشین ریاست ہوئے اُسوقت یہ علاقہ قلمرو برطانیہ مین شامل ہوا۔ غدر سنہ ۱۸۵۷ء مین
راجہ مان سنگھ نے سرکار برطانیہ کی نہایت نمایان خدمات انجام دین جسکے صلہ
گورنمنٹ برطانیہ نے ایک بیش قیمت خلعت وسند عطا فرمائی۔ سنہ ۱۸۷۳ء مین راجہ
نے انتقال کیا۔ آپ راجہ صاحب موصوف کے متبنی بیٹے اور جانشین ہین آپ اُن
وفات کے وقت نہایت صغیر سن تھے سنہ ۱۸۸۸ء مین کاروبار ریاست آپ نے
دیکھنا شروع کیا۔ آپکی گورنمنٹ عالیہ برطانیہ مین نہایت عزت و توقیر ہے ضلع جالون
مین درجۂ اول و قسمت آلہ آباد مین درجۂ دوم کے کرسی نشین ہین۔ آپکے ہمراہیان ا
اسلحہ کی دفعات ۱۳ و ۱۶ سے مستثنٰی ہین اور آپکو دو توپین رکھنے کا اختیار حاصل ہے۔
آپ درجۂ سوم کے آنریری مجسٹریٹ ہین۔ آپکی ریاست کا رقبہ ۱۲ میل مربع ہے او
مردم شماری ۲۷۰۴۱۵۔ مالگزاری سرکار ہمیشہ سے معاف چلی آتی ہے خطاب راجہ موروثی
وقدیمی ہے۔ سکونت رامپورہ پرگنہ جالون ۔

کشن کنور۔ رانی مقام رامپور۔ ولادت ستمبر سنہ ۱۸۵۷ء۔ خطاب موروثی
راجۂ رام پور شمالی ہند کے راٹھور راجپوتون کے مسلمہ سردار تھے۔ یہ خاندان آخر
راٹھور راجۂ قنوج مشہور جے چند کی نسل مین ہے جو سنہ ۱۱۹۱ء مین اُسوقت
کر ڈالے گئے تھے جب شہاب الدین غوری نے سلطنت قنوج کو زیر و زبر کرد
مہاراجۂ جودھپور اور مہاراجہ بیکانیر جے چند کے خلف اکبر کی نسل مین ہین جو پہلے
خاندان کے سردار تھے اور راجہ رام پور اُن کے فرزند دومی جے پال کی اولاد
ہین۔ جے پال کی پانچوین پشت مین پرجن پال تھے۔ اُنھون نے ترک وطن کر
قنوج سے آکر کھور مین آباد ہوئے جہان انکا خاندان کئی پشتون تک راجہ دیو جے

ارعین کے حقوق کا ہمیشہ لحاظ رکھا۔آپ کی خوش انتظامی اور حسن لیاقت اور تاج
وفاداری کی وجہ سے گورنمنٹ نے ۴۔دسمبر ۱۸۷۷ء کو اعلان عام کے ذریعہ
آپ کو راجگی اور خان بہادری کے موروثی خطاب کا مستحق قرار دیا۔۱۸۷۰ء مین
ٹ ۲۲ کے نفاذ مین آپ نے گورنمنٹ کو قیمتی مدد دی جسکے جلدو مین آپکو انریری
ٹریٹی کے اختیارات مرحمت ہوے۔آپنے اپنی بیدار مغزی سے تعلقہ کو بہت کچھ
ت دی ہے بلکہ کئی تعلقہ اور اکثر مسلم دیہات ریاست مین اضافہ کیئے ہین ۔
رگورنری مین آپکی کرسی کا بیسوان نمبر ہے۔آپ ایک پابند صوم وصلوٰۃ اور محب
یت رئیس ہین آپ کے ایک فرزند اور جانشین محمد قائم خان عرف ابوالحسن خان ہین
نت بلہرہ۔ضلع بارہ بنکی۔

رام سنگھ۔جودیو۔راجہ رام پورہ ضلع جالون۔ولادت ۱۶۔اکتوبر ۱۸۶۰ء
سورج بنسی خاندان اور مشہور کچھواہہ راجپوتونکی نسل سے ہین۔وجہ تسمیہ اس نام
ہے کہ راجگان رگھبنس مین کورم نامے راجہ کی اولاد سے ایک راجہ بنام سوم ہوا
نے کچھ بھوج مین حکمرانی کی تھی۔اُسوقت سے اُسکی اولاد کچھواہہ کہلائی آپکا سلسلہ
راجگان جے پور سے ملتا ہے۔کچھواہہ راجپوتون مین ایک راجہ بنام نل گزرا
جسنے قلعۂ نرور تعمیر کرایا۔کئی پشت کے بعد راجہ سورت پال نے قلعۂ گوالیار کی بنیاد ڈالی
درازتک یہ خاندان مشترکہ طور پر حکمران رہا۔مگر سمت ۱۲۹۱ بکرمی مین علاقہ باہم تقسیم ہوگیا
ت کچھواہہ گھار کے راجہ بھون پال مالک ہوے۔راجہ بھون پال کی اولاد مین راجہ
اہ نے رام پورہ آباد کیا اور قلعہ تعمیر کرایا۔۱۶۱۹ء مین ایک جاگیر دولاکھ روپیہ
لی اس خاندان کو دربار دہلی سے عطا ہوئی۔مگر اُن مقبوضات کا بڑا حصہ مہاراجہ
یا نے چھین لیا۔اُسوقت سے صرف ۲۸ مواضع جاگیر مذکور کے اُسی

قرابت شروع ہوا۔ اُن کے دو بیٹون مین خلف اکبر محمد اکرام خان کی شادی ہدایت
خان رئیس محمود آباد کی دختر خُرد سے ہوئی جو اپنے خسر کے انتقال کے بعد اُن کی اولاد نہ
ہونے کی وجہ سے مالک ریاست محمود آباد ہوے اور خلف اصغر مظہر علی خان اپنے
والد کے ارتحال کے بعد مالک و جانشین ریاست بلہرہ ہوے جنکا عقد ہدایت اللہ
رئیس محمود آباد کی نواسی یعنے بڑی بیٹی کی لڑکی کے ساتھ ہوا۔ اُنکی وفات کے بعد
اُنکے بیٹے امیر علی خان مالک ریاست آبائی ہوے۔ یہ نواب آصف الدولہ نواب وزیر
اودھ کے ہمراہ جنگ روہیلہ مین شریک ہوے تھے۔ اُنکے دو بیٹے راجہ عباد علیخان اور
راجہ نواب علیخان تھے جو نواب معزالدین خان رئیس لکھنؤ کی بھتیجی کے بطن سے پیدا
ہوے تھے۔ اول الذکر مالک ریاست بلہرہ اور آخرالذکر مالک ریاست محمود آباد ہوے
راجہ عباد علی خان ۱۲۶۹ھ مین پیشگاہ شاہ اودھ سے خلعت فاخرہ سے مخلع اور راجہ
کے خطاب سے مخاطب ہوے اور تعلقہ حضور تحصیل کیا گیا۔ اُنکی شادی نواب
شہامت علیخان خلف نواب معزالدین خان کی ایک بیٹی کے ساتھ ہوئی جنکے بطن
سے راجہ کاظم حسین خان متولد ہوے اور دوسری دختر کی شادی راجہ نواب علی خان
کے ساتھ ہوئی جنکے فرزند راجہ سر محمد امیر حسن خان بہادر کے۔ سی۔ آئی۔ ای والی ریاست
محمود آباد ہین۔ باعتبار رشتہ کے راجہ صاحب محمود آباد اور راجہ کاظم حسین خان تعلقہ
تعلقہ دار بلہرہ حقیقی عمزاد اور خالہ زاد بھائی ہین۔ راجہ عباد علی خان نے اپریل ۱۸۷۱ء
مین انتقال کیا اور راجہ کاظم حسین خان بیس سال کی عمر مین ریاست آبائی پر قابض
ہوے۔ آپ نے ریاست بلہرہ کے انتظامی نقائص کو دور اور اُسکو بار قرض سے
سبکدوش کیا۔ آپ کی مخالفت مین کچھ معاندین نے جعلی مقدمات قائم کیے جس میں
چار برس تک مقدمہ لڑنے کے بعد آپ بخوبی کامیاب اور مخالفین سزایاب ہوے۔
آپ نے گورنمنٹ انگلشیہ کے احکام اور قوانین مجریۂ وقت کے نفاذ کا اور رعایا

اُن کے فضل وکمال کے لحاظ سے امروہہ کا قاضی القضاۃ مقرر کیا اور راجہ
راج کی تلوار جو بعد فتح دہلی سلطان کے قبضہ مین آئی تھی قاضی صاحب کو مرحمت
جو اسوقت تک خاندان بلہرہ مین موجود ہے۔ ان کے فرزند قاضی نصرت اللہ
شیخ نتھن کو سلطان محمد تغلق نے بھر قوم کے استیصال کے لیے ملک اودھ کو بھیجا
راجہ سانڈا بھاری کو اُنھون نے مغلوب کرکے پوری ریاست پر قبضہ کرلیا۔اس
نمایان کے صلہ مین راجہ کا علاقہ سلطان دہلی نے اُنکو عطا کردیا۔ انکی چوتھی پشت
داؤد خان تھے جنکو جلال الدین اکبر شہنشاہ ہند نے نوابی اور خان بہادری کے
سے ممتاز اور افواج شہنشاہی کی سپہ سالاری پر سرفراز فرمایا اُنھین کی نسل
تعلقہ داران بلہرہ پینتے پور محمود آباد و بھٹوا مئو وغیرہ ہین یہ کالنجر کی جنگ مین قلعہ
پھاٹک پر پہونچکر مقتول ہوے۔ اُن کی جانفروشانہ خدمات کے صلہ مین شہنشاہ
اُن کے فرزند محمود خان کو آبائی خطابات اور عہدۂ فوجداری جونپور عطا کیا قصبۂ محمود آباد
ان کا آباد کیا ہوا ہے۔ اُنکے انتقال کے بعد اُن کے جانشین فرزند بازید خان نے
ریاست آبائی کو تین حصون پر منقسم کیا۔ ایک حصہ پر خود قابض رہے اور دو حصہ
اپنے دو بھائیون کو تقسیم کیے۔ شہنشاہ جہانگیر کے پیشگاہ سے اُنکو اُن کی خاندانی
ہت کے لحاظ سے عمدۃ الموالی غضنفر الدولہ امیر الملک نواب بازید خان بہادر
فر جنگ کا خطاب اور ایک تلوار مرحمت ہوئی۔ اُن کے تین بیٹون مین عنایت خان
پر۔ فتح خان صدر اوان پر اور ہدایت خان محمود آباد پر قابض ہوے عنایت خان
پوتے مرحمت خان کو شہنشاہ فرخ سیر کی جانب سے چھ پرگنون کی چودھرایت
ہوئی۔ اُنکے چار بیٹون مین سے دوسرے فرزند محمد امام خان رئیس بلہرہ نے نواب
الدین خان رئیس لکھنؤ کی اُس تاریخی جنگ مین مدد کی جو اُنسے اور راجۂ رام نگر سے مقام
ہماگھاٹ مین واقع ہوئی تھی اُسکے بعد سے نواب موصوف کے خاندان سے سلسلہ

دیہات جنکی مالگزاری سات ہزار پانچ سو روپیہ ہے منجانب گورنمنٹ آپکی خاندانی ریاست
پر اضافہ کیے گئے - آپ راجہ رگھوناتھ سنگھ کے پرپوتے ہین - آپ کے والد رانا شنکر
(سنہ ولادت سنہ ۱۸۳۹ع) اپنے دادا کے بعد وارث ریاست ہوے - اُنکو دربار قیصری
یکم جنوری سنہ ۱۸۷۷ع مین تمغۂ اعزازی اور سنہ ۱۸۸۲ع مین خطاب سی - آئی - ای - اور سنہ ۱۸۹۰
مین خطاب کے سی - آئی - ای عطا ہوا - سنہ ۱۸۸۶ع مین ایک توپ بھی بغرض سلامی
ہوئی - وہ انڈیا کونسل واضع آئین و قوانین کے ممبر تھے اور آنریری مجسٹریٹ و
اسسٹنٹ کلکٹری کے اختیارات بھی حاصل تھے - وہ سنہ ۱۸۹۰ع مین لوکل گورنمنٹ کی
کونسل واضعان قوانین کے ممبر مقرر ہوے تھے - تعلقداران اودھ مین اُنکی ہمدردی
اور دانشمندی مسلمہ تھی - چنانچہ سنہ ۱۸۸۲ع مین انجمن تعلقداران کے وائس پریسیڈنٹ
اور بعدہ لائف پریسیڈنٹ تھے اور قحط سالی سنہ ۱۸۷۷ع مین غربا و مساکین کی فیاضانہ
کی جسکا شکریہ گورنمنٹ کی جانب سے ادا کیا گیا - سنہ ۱۸۹۷ع مین اُنھون نے رحلت
اُنکے بعد آپ مالک ریاست ہوے - آپ اخلاق و عادات مین اپنے والد
قدم بقدم ہین - آپ انگریزی مین بقدر ضرورت اور فارسی ہندی مین کافی مہارت
رکھتے ہین - آپ سنہ ۱۸۹۹ع مین آنریری منصف اور سنہ ۱۹۰۰ع مین آنریری مجسٹریٹ
ہوے - اسوقت اس ریاست مین ڈیڑھ سو مواضع شامل ہین اور آبادی تخمیناً
لاکھ ہے - آپ کے دو لڑکے ہین لال اوماناتھ بخش سنگھ (ولادت ۲۰ - نومبر سنہ ۱۸۸۸ع)
اور کنور شمبھوناتھ بخش سنگھ (ولادت سنہ ۱۸۹۰ع) - سکونت کھجور گانون ضلع راے بریلی -



محمد کاظم حسین خان - راجہ - حضرت ابوبکر صدیق خلیفۂ اول سے آپکا سلسلۂ
نسب ملتا ہے - بیان ہے کہ آپ کے مورث اعلیٰ قاضی نصر اللہ خلیفہ بغداد کی طرف
سے سلطان شہاب الدین غوری کے واسطے خلعت لیکر آئے جنھین سلطان

شیوراج سنگھ - رانا - تعلقدار تھلرلی وکھجورگانون - ولادت ۱۸۶۵ء عیسوی بیان
کہ جب راجہ سالباہن والی مونگ پٹن نے راجہ بکرماجیت کو شکست دی توراجہ
جیت نے اپنی دختر کی شادی راجہ سالباہن سے کردی - راجہ سالباہن کی
ین پشت مین راجہ ابھے چند گنگا اشنان کو شیوراج پور ضلع فتحپور مین وارد ہوے اُسی
ن راجہ ارگل فتحپور کی رانی بھی مع لڑکی کے گنگا نہانے کے لیے آئی ہوئی تھی - اُسوقت
ہ دار آلہ آباد نے لڑکی کے چھین لینے کی غرض سے رانی کا محاصرہ کر رکھا تھا -
ارگل راجہ ابھے چند سے امداد کی طالب ہوئی - راجہ نے نہایت جوانمردی سے
ہرن کا مقابلہ کرکے رانی کو بچالیا - اس اعانت اور دلیرانہ کارروائی کو سنکر راجہ ارگل
خوش ہوے اور اُس لڑکی کی شادی راجہ ابھے چند سے کردی اور ریاست جہیز مین
ی - راجہ ابھے چند شیوراج پور مین مقیم ہوے اور قوم بھرون کو نیست ونابود کرکے
علاقون پر قبضہ کرلیا - اُسی وقت سے ریاست بیسواڑہ کی ابتدا شمار کیجاتی ہے
ابھے چند کی دسوین پشت مین راجہ تلوک چند ہوے - اُنکے دو لڑکے تھے - ہرہر دیو
ی چند - چونکہ راجہ تلوک چند سخت بیمار اور زندگی سے مایوس تھے اور اُس حالت مین
ردیو دہلی گئے ہوے تھے اسلیے راجہ تلوک چند نے پرتھی چند کو اپنا جانشین مقرر کردیا -
جب ہرہر دیو واپس آئے تو راجہ تلوک چند کو بقید حیات پایا مگر چونکہ پرتھی چند راجہ مقرر
چکے تھے لہذا راجہ تلوک چند نے ہرہر دیو کو رانائی کا خطاب دیا اُسوقت سے یہ
ب اس خاندان مین چلا آتا ہے یہ خاندان قوم بیس تلوک چندی شاخ سے بھی مشہور ہے
رہردیو کی چودھوین پشت مین رانا رگھوناتھ سنگھ ہوے - اُنھون نے ایام غدر ۱۸۵۷ء
رنمنٹ برطانیہ کی نہایت نمایان خدمت کی اور اپنی خاندانی ریاستون مین جو بیسواڑہ
ام سے مشہور ہے گورنمنٹ کے اقتدار قائم رکھنے مین کامیابی حاصل کی اور
ھاٹ کی تیاری اور حفاظت مین گورنمنٹ کو کافی مدد دی جسکے صلہ مین گیارہ



بھگوان بخش۔ راجہ۔ ولادت یکم ستمبر ۱۸۶۲ء۔ اس خاندان کا اپنا خطاب راو تھا مگر بعد کو راجہ ہوگیا۔ خطاب آخر الذکر کو گورنمنٹ ہند نے موروثی تسلیم کیا ہے۔ آپکا خاندان امٹھیا چھتریون کی دوسری شاخ مین ہے۔ جب ریاست کی تقسیم عمل مین آئی تو رام سنگھ پسر سوم جمدھر سنگھ پوکھرا انصاری پر قابض ہوے۔ اُنکی اولاد مین راو امر سنگھ شجاع الدولہ نواب اودھ کی اُس شکست کے وقت جو اُنکو انگریزون نے دی تھی خود مختار ہو گئے تھے۔ لیکن یہ خود مختاری چند روزہ تھی۔ نواب کی واپسی کے بعد اُنکی ریاست ضبط ہوگئی اور وہ قتل کردئے گئے۔ راو امر سنگھ کے بیٹے مادھو سنگھ نے اپنی ننھیال منکاپور مین پرورش پائی تھی۔ اُنکو رزیڈنٹ لکھنؤ کی سفارش پر لاہی اور ایک اور موضع سرکار اودھ نے عنایت فرمایا۔ مادھو سنگھ نے لاولد انتقال کیا۔ اُسوقت ریاست سخت بدنظمی کی حالت مین تھی۔ چند لوگون کی جانشینی کے بعد راجہ سہج رام بخش مالک ریاست ہوے۔ اُنکے انتقال کے بعد چیف کمشنر لکھنؤ نے اُنکے والد راجہ امراو سنگھ کو وارث قرار دیا۔ آپ راجہ امراو سنگھ کے بیٹے ہین۔ اور ۱۸۷۶ء مین اپنے والد کے جانشین ہوے تھے۔ آپ نے وارڈس انسٹیٹیوشن آگرہ اور نواب گنج ہائی اسکول مین تعلیم پائی ہے۔ آپ کی نابالغی کے زمانہ مین ریاست عرصہ تک کورٹ آف وارڈس کے انتظام مین رہی۔ ۱۸۹۱ء سے آپ نے انتظام ریاست اپنے دست خاص مین لیا ہے۔ آپ کی ریاست مین تئیس مواضع اور کچھ پٹیان شامل ہین۔ اور پچیس ہزار دو سو اسی روپیہ مالگزاری ہے۔ سکونت کونی ضلع ...

مولوی سید امجد علی شمس العلما۔ ولادت ۱۸۵۳ء۔ آپکو یکم جنوری ... کو علوم مشرقی مین تبحر ہونے کے امتیاز مین خطاب مذکور عطا ہوا۔ سکونت الٰہ آباد۔

بخش سنگھ ریکوار نے زیر نگرانی کورٹ آف وارڈس بنارس اور لکھنؤ مین تعلیم حاصل
بلکے زیر اہتمام انکا علاقہ مدت تک رہا تھا۔ آپ کو آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات
ہین۔ اور آپ کے ایک صاحبزادہ اور جانشین کنور دیبی بخش سنگھ ہین سکونت
ر۔ کھیری۔

کسشن دت سنگھ۔ راجہ مقام اویل۔ ولادت ۱۸۶۱ء۔ آپ ۱۸ اکتوبر
ء مین اپنے والد راجہ اویل کے انتقال کے بعد وارث ہوے۔ یہ خطاب
ی ہے۔ ابتدائً ۱۸۴۹ء مین شاہ اودھ نے اس خاندان کو راجہ کا خطاب
یا تھا اور دسمبر ۱۸۷۷ء مین برٹش گورنمنٹ نے بھی اُسے تسلیم کیا۔ آپ کا تعلق
کے جنوار خاندان سے ہے جسکی اعلیٰ شاخ کے قائم مقام راجہ اچل سنگھ تعلقدار
ین لیکن سابق راجہ اویل راجہ انردھ سنگھ اپنی دولت وثروت اور لیاقت کی
ے کھیری کے جنوارون کے سرغنہ قرار پائے۔ اصل مین یہ خاندان چوہان
توں کا ہے جسنے سولھوین صدی مین راجپوتانہ سے آکر سادات پہانی کی ملازمت
لی تھی سید جمنی خان کے زمانہ مین ۱۵۵۳ء مین یہ جنوار کھیری کے چودھری کردیے گئے
لواس پرگنہ کی تمام اراضیات پر سوائی باندھنے اور وصول کرنے کے حقوق
ا ہوے۔ اُنکے بعد اُنکے جانشینون نے رفتہ رفتہ اپنے مقبوضات کو اور
ی چودھری پرتاب سنگھ اور اُنکے جانشین راے بھان سنگھ نے بہت سے
کو اپنے مقبوضات مین داخل کیا۔ ۱۸۳۹ء مین راے امراو سنگھ خاندان
رغنہ تھے۔ راے انردھ سنگھ مذکور کے دادا راے بخت سنگھ نے اویل
ب نہایت رفیع الشان اور خوشنما مندر تعمیر کرایا۔ راجۂ حال کے ایک صاحبزادہ
شین کنور بلدیو سنگھ ہین۔ سکونت اویل۔ کھیری۔

باپ کے قلعۂ پتھیورا کی مرمت نہین کرائی۔ اُنکے پوتے راجہ بیر سنگھ دیو نے بیرسنگھ پور
آباد کیا مگر اُنکے بیٹے راجہ کرت سنگھ نے وہان بود و باش پسند نہ کی اور قلعۂ پرہٹ
تعمیر کیا جہان اُنکے ورثا اور جانشین اسوقت تک بود و باش رکھتے ہین۔ تقریباً
مین اُنکے پرپوتے راجہ ہری سنگھ نے علم بغاوت بلند کیا جسکی وجہ سے اُنکا قلعہ چھین لیا
اور علاقہ ضبط کر لیا گیا۔ اُنکے جانشین راجہ چندی بخش کو اُنکے اہل برادری نے
اور اُنکے بڑے بھتیجے راجہ دیا شنکر کو اُنکی جگہ پر منتخب اور نامزد کیا۔ راجہ چندی بخش
مین فوت ہوے اور راجہ دیا شنکر نے اپنے مقبوضات کو بہت کچھ ترقی دی و
زمانہ غدر ۱۸۵۷ء مین برٹش گورنمنٹ کی عمدہ خدمت کی۔ اُنھون نے ۱۸۸۶ء
انتقال کیا۔ اُنکے بعد شیو پرشاد سنگھ اُنکے جانشین اور دیکھتیون کے سردار ہوے
اُنھون نے اپنے علاقہ کو وسعت دی۔ ۲۲۔ اپریل ۱۸۹۹ء کو اُنکے انتقال کے
اُنکے بڑے بیٹے اور ولیعہد کنور شیودت سنگھ ریاست پر قابض ہوے اور اُسکا
عمدہ انتظام کیا مگر اٹھتیس برس کی عمر مین ۲۷ ستمبر ۱۹۰۲ء کو اُنھون نے رحلت کی
فی الحال راجہ بشناتھ سنگھ اُنکے جانشین ہین۔ آپ بھی حسن انتظام کے اعتبار سے
سر لابیہ کے مصداق ہین۔ سکونت موضع پرہٹا تحصیل موہان ضلع اُناؤ۔

منیشور بخش سنگھ۔ راجہ مقام ملّانپور۔ ولادت ۱۸۵۰ء۔ اصل مین
خطاب راو تھا مگر ۱۸۶۴ء مین راجہ حال کے زمانۂ نابالغی مین اُنکی جانشینی کے
وقت برٹش گورنمنٹ نے راجہ کے خطاب سے سرفراز کیا۔ آپ کا تعلق ریکوار
سے ہے جو بونڈی کے ریکوارون سے نکلا ہے۔ اس خاندان کے بانی رتن سنگھ
تھے۔ تقریباً ۱۵۸۰ء مین اس خاندان نے ضلع سیتاپور مین وسیع المقدار اراضی حاصل
کی اور آخر کار اپنے علاقہ کو اضلاع کھیری و بہرائچ تک وسعت دی۔

بشناتھ سنگھ - راجہ مقام پریندا - ولادت سنہ ۱۸۴۷ع - خطاب مذکور موروثی
جسکو گورنمنٹ نے بھی سنہ ۱۸۷۷ع مین تسلیم کیا تھا - آپ دیکھت راجپوت ہین
پنے تئین اجودھیا کی سورج بنسی نسل مین بیان کرتے ہین - روایت ہے کہ اس
ان کے راجہ درگ بھان اجودھیا سے ترک وطن کرکے گجرات مین جا بسے
ر اُنکے جانشینون نے درگبنسی کے نام سے شہرت پائی - انھین درگبنسیون
سے ایک شخص کلیان ساہ نے راجہ بکرمادت کی اطاعت قبول کی اور تقریباً
برس قبل سنہ عیسوی کے دیکھت کے نام سے موسوم ہوا - اسکے بعد اُسکے
انشینون نے بھی یہی لقب اختیار کیا - بلبھدر دیکھت نے قنوج کے راٹھور راجون
رت کی اور اپنی حسن خدمات کے صلہ مین باندہ مین ایک جاگیر حاصل کی -
پوتے جسونت سنگھ کے چار بیٹے تھے جنمین دوسرے بیٹے اُودے بھان نے
وطن کرکے اودھ مین سکونت اختیار کی اور اُس حصۂ ملک مین آباد ہوے
کو اس خاندان کے نام سے دکھیتیانہ مشہور ہوا - یہان اُنھون نے اپنے تئین
ر کیا - اُنکی چھٹی پشت مین راجہ روناسنگھ تھے جنکے چھ بیٹے تھے - اُنھون نے دکھیتیانہ کو
م کرلیا - دوسرے بیٹے پنّامل نے پٹیورا کو اپنا مستقر قرار دیا یہی راجگان پریندا
ورث اعلیٰ ہین - راجہ پنامل شہنشاہ اکبر کے جنرل محمد امین خان کے ہاتھ سے
ن جنگ مین مارے گئے - اُسکے بعد شیوراج پور کے راجہ چندیل نے ملک
نہ کے الحاق کی تیاریان کین لیکن دکھیتیون نے پنامل کے کمسن بچہ راجہ نربھان
بچا جو اپنی مان کے ساتھ اپنے وطن کو گئے اور فوراً سواحل گنگا پر چندیلون
قابلہ کو بڑھے - بیان ہے کہ صرف ایک مقابلہ ہوا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ راجہ
ن نے راجہ چندیل کی پیشانی پر ایک ایسا تیر دوسار کر دیا جس سے وہ جانبر
- اُسکے بعد نربھان نے قصبۂ اُناؤ مین اقامت اختیار کی اور پھر اپنے

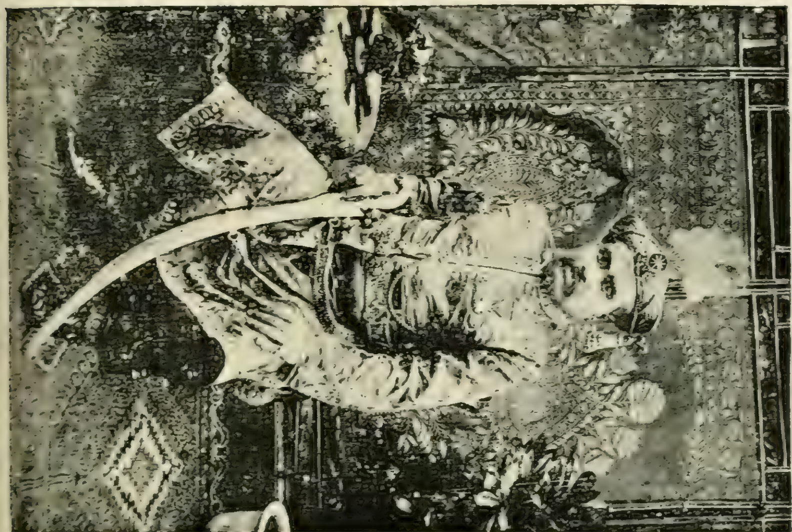
سرسبزی و آبادانی مین کوئی دقیقہ فروگزاشت نہین کیا۔ رعایاے مفرور کی تالیف قلب
کی۔ اُنکے مکانات کی تعمیر مین ہر قسم کی اعانت دی اور دل کھول کر تقاویان بلاسود
دینا شروع کین۔ پختہ کنوئین بکثرت تعمیر کرائے۔ رفتہ رفتہ علاقہ کی حالت نے ترقی کی۔
سالہا سال کی اُفتادہ زمینون مین زراعت کا سبزہ نظر آنے لگا۔ بالآخر جب کاشتکارون
کی حالت قابل اطمینان ہوگئی تو اضافۂ لگان اور ترقی محاصل جو ان تدبیرون کا لازمی
نتیجہ تھا ظہور پذیر ہونے لگا۔ الغرض آپ نے ایسا معقول انتظام کیا کہ چند ہی سال
کے عرصہ مین کل قرضہ ادا ہوگیا۔ اگرچہ آپ نے آمدنی کی ترقی پر رعایا کی بہبودی کو
مقدم رکھا لیکن پھر بھی جو اصلی مقصود تھا وہ حاصل ہوگیا۔ اسوقت رعایا کی حالت
قابل اطمینان ہے اور رعایا مرفہ الحال ہے۔ آپ کو رفاہ عام کے کامون کی طرف
توجہ ہے۔ چنانچہ آپ نے ۱۸۹۴ء مین اپنے مستقر پیاگپور مین ایک اسپتال بنام کراستھویٹ
ہسپتال جسکا افتتاح سر چارلس کراستھویٹ صاحب کے ہاتھون ہوا تھا قائم کیا۔
ڈفرن فنڈ مین ایک معقول رقم چندہ عنایت کی۔ آپ اُسکے لائف ممبر بھی ہین۔
کے صدر مقام مین اکثر عالیشان مندر پختہ سڑکین اور بازار اور متعدد کوٹھیان بنوائی
پیاگپور کے قریب ایک بہت بڑی جھیل واقع ہے جسمین شکار کھیلنے کے لیے اکثر
یوروپین معزز حکام اور ہندوستانی رؤسا تشریف لایا کرتے ہین ریاست کی طرف سے
حسب حیثیت وضرورت خاطر تواضع کیجاتی ہے۔ یہ مقام بی۔ این۔ ڈبلیو ریلوے کا
ایک اسٹیشن پیاگپور کے نام سے قائم ہے۔ گورنمنٹ نے آپ کے حسن انتظام و خوش
کے سبب سے آپ کو ۱۸۹۶ء مین خطاب سی۔ آئی۔ ای۔ کا مرحمت فرمایا اور خطاب
راجگی موروثی قرار پایا۔ اس ریاست مین گدی نشینی کا رواج قدیم سے چلا آتا ہے۔
آپ جنوار چھتری ہین۔ آپکے صرف ایک فرزند ہے۔ سکونت پیاگپور ضلع بہرائچ۔

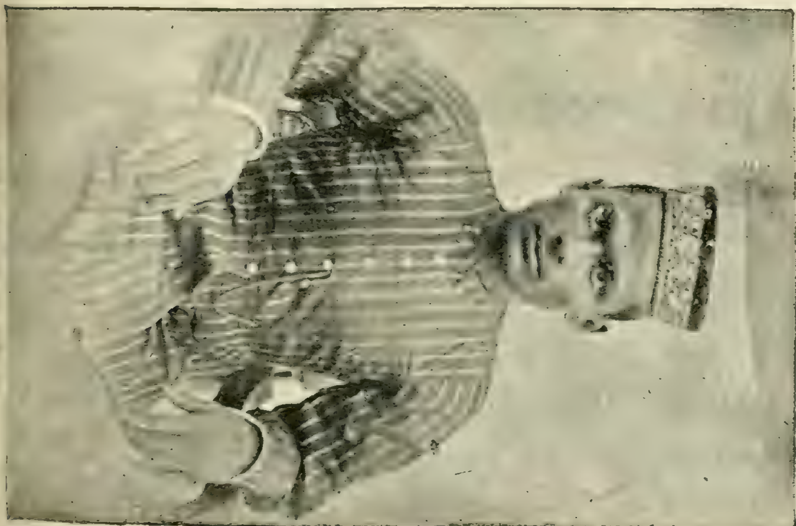
[...]ن۔ جب سنہ ۱۸۰۱ء کے بعد پرگنہ ترائی انگریزی عملداری مین شامل ہوا اور قوم بنجارہ کی
[تجا]رت گری کا قرار واقعی استیصال ہوگیا تو اس قوم کے اکثر افراد اپنا قدیم مسکن چھوڑ کر اطراف
[و ج]انب مین منتشر ہوسے۔ علاقہ گوجھی گنج جو ریاست پیاگپور مین شامل ہوا وہ بالفعل ملہی پور کے نام
[س]ے مشہور ہے اور اُسمین تئیس مواضع شامل ہین۔ علاقہ کی وسعت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے
[...]ین ہزار بیگھہ زمین ہمت سنگھ کے عہد مین سیر خود کاشت تھی کیشن پرشاد سنگھ مالک ریاست گنگوال نے
[...]یکونہ کے خاندان سے تھے بوجہ عداوت خاندانی موقع پاکر ہمت سنگھ کو ہلاک کر ڈالا۔
[س]نہ ۱۸۵۰ء تک اس ریاست مین ایک سو چھیاسی خالصہ مواضع شامل تھے۔ اور موضع
[...]پور مع اپنے مضافات کے معافی تھا۔ ہمت سنگھ کی تیسری پشت مین راجہ دلتھمن سنگھ
[...]ے اُنکے چھوٹے بھائی کا نام رنجیت سنگھ تھا۔ راجہ دلتھمن سنگھ لا ولد تھے اسلیے اُنھون
[...]ے راجہ نرپت سنگھ اپنے برادرزادہ کو گود لیا۔ نرپت سنگھ کے عہد مین رگھبر دیال چکلہ دار
[...]ے اس ریاست کو سخت نقصان پہونچایا بلکہ علاقہ کو بالکل ویران و تباہ کر دیا۔ کرنیل
[...]بل مین صاحب کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۸۴۹ء مین اس علاقہ مین بہت سی
[...]ن افتادہ تھی۔ چکلہ دار کے ظلم و زیادتی کی وجہ سے ریاست ایسی زیر بار ہوگئی کہ باوجود
[کو]شش بلیغ راجہ نرپت سنگھ اور اُنکے جانشین پھر سرسبز نہوے۔ اُسی اثنا مین نرپت سنگھ
[...]ے وفات پائی اور اُنکے اکلوتے بیٹے راجہ مہندر بہادر سنگھ مسند نشین ہوے۔ اُنھون
[...]ے صرف چار برس حکومت کے بعد انتقال کیا۔ ریاست ہنوز اُسی عالم زیر باری
[...]نہ مین تھی۔ اُنکے دو بیٹے ہوے۔ راجہ بھوپ اندر بکرم سنگھ اور بھیا اندر پال سنگھ
[را]جہ بھوپ اندر بکرم سنگھ عنفوان شباب مین سنہ ۱۸۸۲ء مین مسند نشین ریاست ہوے
[او]ر نہایت صبر و استقلال کے ساتھ اُن مشکلات کا مقابلہ کیا جو بسبب عرصۂ دراز کی
[زی]ر باری کے لاحق تھین۔ آپ نے عین عالم شباب مین جب طبیعت کا مقتضا عیش
[و آ]رام کی طرف متوجہ کرتا ہے نہایت سادگی اور کفایت شعاری سے کام لیا۔ علاقہ کی

پیدا ہوے شیام سنگھ کی وفات کے بعد موہن سنگھ اکونہ مین رہے اور پریاگ سنگھ اپنے
باپ کے بجاے عہدۂ رسالہ داری پر مامور ہوے اور بصلہ حسن خدمات موروثی و
بسفارش نواب اودھ زمینداری پیاگپور پیشگاہ شاہنشاہ دہلی سے بطور معافی عطا
اور پریاگپور جسکو زمانۂ حال مین پیاگپور کہتے ہین آباد کرکے اُسی مین سکونت اختیار
پریاگ سنگھ سے چھٹی پشت مین فتح سنگھ ہوے۔ فتح سنگھ کی دو اولادین تھین اولاد
ہمت سنگھ اور اولاد اصغر سیتارام سنگھ تھے بڑے بیٹے بعد وفات اپنے والد کے
ریاست ہوے۔ اُنھون نے نواب آصف الدولہ فرمانرواے اودھ
متبنی لڑکے کی شادی مین ایک گرانبہا نذرانہ پیش کرکے نواب کے حضور مین
پیدا کیا اور سنہ ۱۸۰۰ء مین نواب سے چودہ سو چھیاسی موضعون کی سند جسکی جمع ایک
ایک سو ایک روپیہ سے سترہ ہزار آٹھ سو آٹھ روپیہ تک تھی دس سال کے
حاصل کی اور خطاب راجگی بھی پایا۔ اِس سند کے ذریعہ سے جو علاقہ حاصل ہوا
جزو ریاست نانپارہ و چردہ و دھرم پور (جسکو زمانۂ حال مین دھرمانپور کہتے ہین)
ترائی نیپال بھی شامل تھا۔ ہمت سنگھ نے چردہ کے جنگل کو صاف کرکے اپنی ریاست
بہت بڑی ترقی دی سنہ ۱۸۰۶ء مین بعض سوء اتفاقات کی وجہ سے دریان سنگھ مالک
گونجی گنج سخت مصیبت مین مبتلا ہوے اور باہمی منازعت کی وجہ سے اُنکی ریاست
ایک بہت بڑا حصہ اُنکے قبضہ سے نکل گیا اور ریاست نانپارہ و ہمت سنگھ
ریاست پیاگپور و دنیاپت سنگھ پسر سیتارام سنگھ کے مابین منقسم ہوگیا۔ اِس ریاست
وہ حصہ جو گوشۂ شمال و مشرق مین دریاے راپتی و بھکلا ندی کے مابین واقع
کے حصہ مین آیا۔ یہ دنیاپت سنگھ ہمت سنگھ کے بھتیجے تھے اور اُنکا مستقر چردہ
ہمت سنگھ کے عہد مین مقام دھرم پور اور بھولی مین زیادہ تر بنجارے آباد
یہ قوم نہایت سرکش تھی اور ہمت سنگھ کو لگان کے وصول کرنے مین سخت دقتین

بھوپ اندر بکرم سنگھ - راجہ - سی - آئی - ای - تعلقدار پیاگپور ضلع بہرائچ

دت ۱۳ جنوری سنہ ۱۸۶۳ء - اس خاندان کے مورث اعلیٰ ارجن برادر حقیقی راجہ جدھشٹر تھے
کا پایہ تخت ہستناپور تھا جسکو شاہان اسلام نے اپنے عہد مین دہلی کے نام سے نامزد کیا -
ن سے اکتالیسوین پشت مین منسکھ دیو ہوے جنکے چھ بیٹے تھے سب سے چھوٹے
ے کا نام بریار ساہ تھا - اُنھون نے سمت ۱۳۲۵ (مطابق سنہ ۱۲۶۸ء) مین اپنے اصلی مسکن
اگڑھ واقع گجرات کو چھوڑ دیا اور سلطان محمد تغلق شاہ دہلی کے دربار مین حاضر ہوے
بعہدہ رسالہ داری سرفراز کیے گئے - اُس زمانہ مین شمالی ہندوستان کے اُس حصہ
ی جواب بہرائچ کے نام سے مشہور ہے قوم برنے اپنی شرارتون سے رعایا کو تنگ
کھا تھا - بادشاہ نے بریار ساہ کو قوم مذکور کی استیصال کے لیے ایک بھاری فوج کا
دار بناکر روانہ کیا - بریار ساہ نے نہایت جرأت وبہادری سے اس مفسد قوم کو مغلوب کیا
اُنکے ظلم وطغیان کی قرار واقعی بیخ کنی کی - بادشاہ اس نمایان کامیابی کی وجہ سے
ت خوش ہوا اور آیندہ قوم سرکش کی فتنہ پردازیون کے دائمی انسداد کے لیے بریار ساہ
ین رہنے کا حکم دیا - بریار ساہ نے حسب فرمان شاہی اسی نواح مین مقام اکونہ
ند کرکے اپنا مستقر معین کیا - اُنکی ساتوین پشت مین مادھو ساہ اور گنیش ساہ تھے
ی مادھو ساہ بلرامپور چلے گئے اور گنیش ساہ یہین رہے - گنیش ساہ کی نوین پشت
چودھری شیام سنگھ ہوے - شیام سنگھ کو دربار دہلی مین مثل اپنے مورث اعلیٰ کے عہدۂ
لہ داری ملا - یہ ہمراہی نواب سعادت علی خان برہان الملک وزیر الممالک صوبہ دار
ہ لکھنؤ مین آئے اور بحکم وزیر الممالک قوم بنجارہ کے رفع فساد کے لیے علاقہ بہرائچ
مینات کیے گئے - اُنھون نے کمال جانفشانی سے قوم مذکور کے فساد کو دور کیا -
شجاعت اور حسن تدبیر سے نواب سعادت علی خان نہایت خوش ہوے - چودھری
سنگھ کی دو بیبیان تھین - زوجہ اولیٰ سے موہن سنگھ اور زوجہ ثانیہ سے پریاگ سنگھ



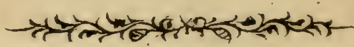




سپرنٹنڈنٹ ریاست کوٹہ کی حیثیت سے بہت بڑی ناموری حاصل کی - یہ الہ آباد
یونیورسٹی کے فیلو اور عدالتہاے دیوانی مین اصالتاً حاضر ہونے سے مستثنیٰ تھے - آپ
اپنے والد کے انتقال کے بعد مالک ریاست قرار پائے - گورنمنٹ آپ کا بہت بڑا
اعزاز و اکرام کرتی ہے - آپ صوبہ کی قانونی کونسل کے ممبر بھی ہین - حال مین
آپ اعلیٰ حضرت ملک معظم قیصر ہند کی جشن تاجپوشی کی شرکت کے لیے ولایت تشریف
لے گئے تھے - آپ کونسل ریاست جے پور کے بھی ایک معزز رکن ہین - سکونت
پہاسو - ضلع بلند شہر -

محمد ممتاز علیخان - منشی - خان بہادر - ۶ - اکتوبر ۱۸۸۴ء کو سات سو
روپیے ماہوار کی تنخواہ پر آپ ڈپٹی کلکٹری درجۂ سوم کے عہدہ پر مامور ہوے - ۲۴ دسمبر
۱۸۸۷ء کو گورنمنٹ نے آپکی خدمات ریاست بلرام کو منتقل کر دین اور ریاست کے اسسٹنٹ
ایجنٹ مقرر ہوے - اس عہدہ کے فرائض آپ نے اس بیدار مغزی اور خوش اسلوبی
کے ساتھ انجام دیے کہ بعد انقضاے مدت معینہ ریاست بلرام پور نے گورنمنٹ سے
آپ کی خدمات کی مزید توسیع کرائی - آپ کی حسن خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ نے
یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو خان بہادر کے معزز خطاب سے سرفراز فرمایا - آپ نے بحیثیت
اسسٹنٹ ایجنٹ ریاست بلرام پور مین جس لیاقت اور قابلیت اور مستعدی اور
عرق ریزی سے کام کیا ہے وہ ان اقسام و انواع ترقیات سے ظاہر و باہر ہے جو
ریاست کی رعایا و برایا کیحالت مین بیّن طور سے مشاہدہ و معائنہ کیجاتی ہے - فی الحال
آپکی خدمات ریاست بھوپال کو منتقل ہوئی ہین اور وہان آپ معین المہامی کے منصب
جلیل پر منصوب اور مامور ہین - سکونت ضلع راے بریلی

[کے] صلہ مین گورنمنٹ نے یکم جنوری ۱۸۹۸ع کو راے بہادر کا خطاب عطا فرمایا -
[سکو]نت سلیم گڈھ - ضلع گورکھپور -



محمد فیاض علیخان - ممتاز الدولہ - نواب - ولادت ۱۸۵۱ع - یہ خطابات
[موروثی] ہین جو ۹ - ستمبر ۱۸۷۰ع اور ۱۲ - جولائی ۱۸۸۱ع کو عطا ہوے تھے - آپ
[اپنے] والد سر محمد فیض علیخان - کے - سی - ایس - آئی - کے انتقال کے بعد ۱۸۹۴ع
[میں] وارث ریاست ہوے - آپ کا تعلق قدیم اُس خاندان سے ہے جسکے مورث
[اعلی]ٰ تھے جو ۱۱۸۵ع مین ضلع بلند شہر مین آکر آباد ہوے - آخری چوہان راجۂ دہلی
[پرتھی]راج نے اس خاندانکے ایک شخص پرتاب سنگھ کو چندیلون کے مقابلہ مین مدد کے لیے
[طلب] کیا تھا جسکے بعد اس خاندان نے پہاسو مین توطن اختیار کیا - اُنھون نے
[ایک] راجۂ کول کی بیٹی کے ساتھ شادی کی جسکے جہیز مین اُنکو ایک بہت بڑا علاقہ حاصل
[ہوا] نسل گیارھوین پشت مین لال سنگھ تھے جنکو شہنشاہ اکبر کے مزاج مین بہت بڑا رسوخ
[حاص]ل تھا - اسی لحاظ سے شہنشاہ نے اُنکو لال خان کے خطاب سے مخاطب اور
[ممتاز] کیا اُس زمانہ سے یہ شاخ خاندان لال خانی کے نام سے موسوم اور مشہور
[ہوئی] زمانۂ سلطنت اورنگ زیب مین اس خاندان نے مذہب اسلام قبول کرلیا اور
[...]ء مین شاہ عالم نے ناہر علیخان کو بہت بڑا علاقہ عطا کیا - یہ بڑا علاقہ مردان علیخان
[کے پان]چ بیٹون مین تقسیم ہوا جنمین سے مراد علیخان موجودہ نواب پہاسو کے دادا تھے -
[مراد عل]ی خان اور اُنکے بیٹے سر فیض علی خان نے غدر ۱۸۵۷ع مین اعلیٰ درجہ کی
[خیر خواہ]ی اور وفاداری کا اظہار کیا - آخر الذکر افواج جے پور کے کمانڈر انچیف تھے -
[اُنھو]ن نے نہایت قیمتی خدمات انجام دین جسکے صلہ مین اُنکو ایک وسیع الرقبہ اراضی
[معہ خطا]ب خلعت اور مختلف اعزاز عطا ہوے - اُنھون نے وزیر ریاست جے پور اور

کو خطاب راے بہادر عطا ہوا۔ آپ کے پردادا نواب ناظم بنگالہ کے زمرۂ ملازمین
مین تھے اور آپ کے والد ماجد اور جد امجد ایجنٹ گورنر جنرل بنارس کے ملازم ...
۱۸۵۶ء مین آپ جوڈیشل ملازمت مین داخل ہوے اور ۱۸۷۵ء مین اول د...
کے سب جج ہو گئے۔ جنوری ۱۸۷۷ء مین دربار قیصری دہلی کے موقع پر آپ
ایک اعزازی نقرئی تمغہ مرحمت ہوا اور آپکی مدید اور طولانی ملازمت اور خدمات ...
صلہ مین راے بہادر کا خطاب بھی عطا کیا گیا۔ سکونت بنارس۔



راجندر ناتھ۔ چودھری۔ راے بہادر۔ ولادت ۴ ۲۔ اگست ۱۸۶۳ء
آپ بنگالی برہمن ہین۔ عہد سلاطین اسلامیہ مین آپ کے خاندان کو چودھری کا خ...
عطا ہوا تھا۔ بابو جادو ناتھ چودھری آپ کے والد تھے۔ اُنھون نے بہت عزت و ...
کے ساتھ پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ مین عرصۂ دراز تک ملازمت کی اور عہدۂ سپروا...
سے پنشن لیکر خانہ نشین ہوے۔ آپکو اُن عمدہ خدمات کے صلہ مین جو آپ نے عام...
بحیثیت اسسٹنٹ سرجن اور خاصکر قحط ۱۸۹۶و۱۸۹۷ء مین انجام دیے خطاب راے ...
یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو گورنمنٹ ہند سے بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔ سکونت ہمیر...

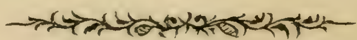


سدھیشری پرشاد نرائن سنگھ۔ راے بہادر۔ ولادت ۱۸۶۲ء
آپ اُس بھوئنہار خاندان سے تعلق رکھتے ہین جو پیشتر جین پور ملک بہار مین ...
تھا۔ آپ کے والد بابو امبکا پرشاد نرائن سنگھ کو گورنمنٹ انگلشیہ نے اُنکی عمدہ خ...
کے صلہ مین اسناد مرحمت فرمائے تھے۔ آپ سلیم گڈھ کے رئیس ہین۔ آپکا سلسلہ...
قرابت راجگان ٹمکوہی اور ہتھوا اور بنارس سے ملتا ہے۔ آپ نے جو فیاضی ...
کاشتکارون کے ساتھ ظاہر فرمائی تھی اور قحط ۱۸۹۶و۱۸۹۷ء مین گورنمنٹ کو جو امداد دی...

کلات کے حل کرنے کے متعلق آپ نے انجام دی تھین ۲-جنوری ۱۸۸۸ء کو
اب مذکور بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا-آپ کا تعلق ایک قدیم برہمن خاندان سے
جو بہت زیادہ عرصہ ہوا کہ پنجاب سے آکر ضلع غازی پور مین آباد ہوا تھا-سکونت
زی پور-



بھوپیندر بہادر سنگھ-راجہ کنتت-ولادت ۱۸۶۳ء-جس سال آپ
اہوے اُسی سال آپ کے والد نے سفر آخرت اختیار کیا-آپ کا نسبی تعلق
ار راجپوتون سے ہے جو قنوج کے راٹھورون کی ایک شاخ ہے-گودن دیو
خاندان کے بانی تھے-بیان ہوتا ہے کہ زمانۂ سابق مین ایک مدت دراز تک
ح مرزاپور واقع جنوب دریاے گنگ کا ملک اس خاندان کے قبضہ مین رہا مگر
کا خاص مستقر بنارس تھا-سنہ ۱۷۵۸ء مین بلونت سنگھ اول راجۂ بنارس نے راجہ
جیت سنگھ کو خارج کردیا مگر سنہ ۱۷۸۱ء مین راجہ چیت سنگھ بنارس کی شکست کے
راجہ گوبند سنگھ خلف راجہ بکرما جیت سنگھ نے اپنا راج پھر حاصل کیا-اُنکے مرنے
بعد اُنکے بھتیجے اور متبنی بیٹے رام غلام سنگھ وارث ہوے جنکے بیٹے راجہ
ل سنگھ تھے-اُنکے جانشین اُنکے بیٹے جگت بہادر سنگھ ہوے اور یہ سنہ ۱۸۵۰ء
دو نابالغ بیٹے چھوڑکر فوت ہوگئے-اُنمین خلف اکبر راجہ راجند ربہادر سنگھ تھے
رث ریاست ہوے لیکن عین عالم شباب مین انتقال کیا-اُنکے انتقال کے
راجۂ حال مسند نشین ہوے-سکونت بجے پور-مرزاپور-



کاشی ناتھ-بسواس-راے بہادر-ولادت اکتوبر سنہ ۱۸۳۰ء-آپ کو
ب ملکۂ معظمہ قیصرہ ہند کی پنجاہ سالہ حکمرانی کی جوبلی کے موقع پر ۱۶-فروری ۱۸۸۷ء

خاندان سے ہے جسکے بانی بلرام سنگھ تھے جنھون نے سترھوین صدی مین عظ
پرگنۂ باشٹا کا علاقہ حاصل کر کے اُسکو اپنا مستقر قرار دیا تھا۔ اُنکے بیٹے رام کرشنا
اور مواضع خرید کر کے اس علاقہ کو بہت بڑی وسعت دی تھی جنمین منجملہ اور اضافون کے
تاجپور بھی تھا۔ اسکے بعد اُنکے بیٹے گڈھا سنگھ نے اس صوبہ پر پہلے برٹش قبضہ
کے وقت نہایت عمدہ خدمات انجام دین اور اُسکے جلدو مین گوپال پور کا بیشتر
علاقہ حاصل کیا۔ اُنکے بیٹے اور جانشین جے راج سنگھ نے عین عالم شباب مین
کیا۔ اُنکے بعد اُنکے بیٹے پرتاب سنگھ وارث ریاست ہوے۔ زمانۂ غدر ۱۸۵۷ع
آپ نہایت نامور خیر خواہ اور فرمانبردار برٹش رہے۔ نواب نجیب آباد باغی سے مقابلہ
جب باغیون نے شیر کوٹ کے چودھریون کو پسپا اور مغلوب کر دیا تو راجہ نے اپنے
ہمسایہ ہندو سردارون کی مدد حاصل کی اور باغیون کو نکالدیا۔ اُنھون نے دشمن
سے بجنور کی محافظت کی اور وہان کا انتظام درست رکھا جسکے صلہ مین علاوہ خط
راجہ کے بہت بڑا علاقہ بھی اُنکو عطا کیا گیا۔ اُنکے بعد اُنکے خلف اکبر راجہ جگت سنگھ
۱۸۷۳ع مین مسند نشین ہوے۔ اُسی سال اُنکو بطور اعزاز ذاتی کے راجہ بہادر
خطاب مرحمت ہوا۔ ۱۱۔ جون ۱۸۸۵ع کو وہ راہی عالم بقا ہوے اور اُنکے بڑے
شیام سنگھ اُنکے جانشین ہوے۔ آپ کو ۷۔ دسمبر ۱۸۸۸ع کو راجہ کا ذاتی خطاب
اور یکم جنوری ۱۸۹۸ع کو یہ خطاب موروثی قرار دیا گیا۔ آپ کو آنریری مجسٹریٹی کے اختیار
بھی حاصل ہین اور زراعت و فلاحت کی ترقی دینے مین آپ کو خاص انہماک ہے
سکونت تاجپور۔ بجنور۔



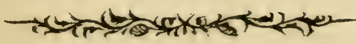
سالگ رام۔ پنڈت۔ راے بہادر۔ ولادت ۱۱۔ اگست ۱۸۴۷ع
آپ کو محکمۂ ڈاکخانہ کی اُن خدمات کے صلہ مین جو منی آرڈر کے محاصل و مداخل کے

کے خطاب سے مخاطب کیا - اُنکے انتقال کے بعد مدار بخش اُنکے جانشین ہوے
زمانہ مین علاقۂ مذکور کی زراعت و فلاحت کو بہت بڑی ترقی ہوئی اور چودہ ہزار
پینسٹھ ہزار مالگزاری ہوگئی - مدار بخش نے ۱۸۷۰ء مین انتقال کیا - منور علیخان
بیٹے مسند ریاست پر متمکن ہوے - راجہ منور علیخان نے ۱۸۴۷ء مین ایک
فی حادثہ سے رحلت کی - اُسوقت آپ کے والد راجہ جنگ بہادر مرحوم و مغفور
بہی کم عمر تھے - اُنکی نابالغی کے زمانہ مین تعلقۂ نانپارہ بڑی رانی کے انتظام مین رہا -
جنگ بہادر خان ایک بہت بڑے فیاض اور منتظم رئیس تھے اُنکو گورنمنٹ نے
سی - آئی - ای - کا خطاب مرحمت کیا تھا اور آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات بھی
تھے - راجہ جنگ بہادر خان نے ۱۹۰۲ء مین انتقال کیا - آپ اُنکے فرزند اور
ہین - آپ کے علاقہ مین تین سو چھبیس مواضع ضلع بہرائچ مین ہین جنکی مالگزاری
لاکھ چھیاسٹھ ہزار نو سو پینتیس روپیہ ہے - سکونت نانپارہ - ضلع بہرائچ -

نروتم سنگھ - راجہ - ولادت ۱۸۳۵ء - یہ خطاب موروثی ہے - آپکا تعلق
چوہان راجپوتون سے ہے جو خاندان پرتاب نیر کی نسل مین ہین - اس
سے آپ پرتھی راج سابق چوہان راجہ دہلی و اجمیر کی اولاد مین اور اُنکے وارث
مین ہین - راجۂ حال کے والد ہیرا سنگھ ۱۸۶۲ء مین مسند نشین ہوے تھے اور
ء مین وفات پائی - اُنکے بعد راجۂ حال مالک ریاست ہوے - آپ کے
بیٹے لال سنگھ ہین - سکونت ایکا - مین پوری -

شیام سنگھ - راجۂ تاج پور - ولادت ۱۸ - جون ۱۸۵۷ء - یہ خطاب ۷ - دسمبر
ء کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو عطا کیا گیا ہے - آپکا تعلق تگا برہمنون کے

ریاست کے نام سے کمرہ بنوا دیے ہین - چاندماری سکھانے کی غرض سے رفیل ا ر
کارتوسون کی ضرورت تھی - اس ضرورت کو بھی آپنے اُس موقع پر جب سر جیمس ڈگس لاٹ
صاحب و سر جان وڈبرن صاحب اسکول کے معائنہ کے لیے تشریف لے گئے
رفع کر دیا - آپ کا خطاب راجگی موروثی ہے - گورنمنٹ نے خطاب اسٹار آف انڈیا
آپکو ممتاز فرمایا ہے - اس اعزاز کی خوشی مین آپ نے پچیس ہزار روپیہ بطور خیرات
تعلیم اسپتال ڈفرن فنڈ مین مرحمت کیا - آپ انجمن تعلقداران اودھ کے وایس پریزیڈنٹ
ہین - آپ لوکل لیجسلیٹو کونسل کے ممبر بھی ہین اور اسوقت تک یہ اعزاز آپ کو حاصل ہے
باوجود ثروت آپ کا حسن خلق اور انکسار مشہور و معروف ہے - ترقی ریاست کی
حالت یہ ہے کہ جسوقت آپ مسند نشین ریاست ہوے تھے اُسوقت مالگزاری اٹھہتر ہزار
ایکسو اٹھارہ روپیہ تھی اور اسوقت ایک لاکھ تیس ہزار نوسو چونسٹھ روپیہ ہے - سکونت بہرائچ
ضلع بارہ بنکی -



محمد صدیق خان - راجۂ نان پارہ - ولادت ۱۸۷۰ء - یہ خطاب موروثی
ہے - آپ راجۂ مرحوم جنگ بہادر خان - کے - سی - آئی - ای - کے صاحبزادہ ہین
آپ کا تعلق ایک پٹھان خاندان سے ہے جسکے مورث اعلیٰ رسول خان تھے - یہ
پٹھان شاہجہان شہنشاہ دہلی کے عہد مین رسالدار تھے اور بنجارون کو مغلوب کرنے کے
لیے سلون آباد بھیجے گئے تھے جنھون نے شہزادہ بیگم دارا کی جاگیر کو جسکا نام سلون بیگم
تھا تاخت و تاراج کر دیا تھا - اس خدمت کی انجام دہی کے صلہ مین اُنکو نانپارہ عطا
کیا گیا اور وہ بہرائچ کے قلعدار مقرر ہوے - رسول خان کے پوتے محمد خان نے
نانپارہ مین سکونت اختیار کی - ۱۷۶۳ء مین اُنکے جانشین کرم خان تعلقدار نانپارہ
کو جنھین علاقہ مذکور کا بانی سبانی کہنا چاہیے نواب شجاع الدولہ نواب وزیر اودھ نے

محمد تصدق رسول خان - راجہ - آنریبل - سی - ایس - آئی - رئیس جہانگیرآباد
بارہ بنکی ملک اودھ - آپ مشہور خاندان شیوخ قدوائی سے ہین - آپ کے مورث
سین خان دہلی مین شہنشاہ جہانگیر کے دربار مین کسی عہدۂ جلیل پر سرفراز تھے -
وے خدمات نمایان متعلقۂ مہم قلعہ چکابوہ علاقہ وخلعت وخطاب راجہ اور بہادری
سرفراز ہوکر اودھ مین تشریف لائے اور جہانگیرآباد کو آباد کیا اُسی وقت سے یہ مقام
ز ریاست ہے - اس ریاست کو قائم ہوے گیارہ پشتین گذری ہین - آپ سنہ ۱۸۸۰ع
اجہ فرزند علیخان کے جانشین اور وارث ریاست ہین - آپ کو قومی معاملات سے کمال
ہے چنانچہ آپ کے بعض پولٹیکل مضامین جنکو آپ نے بنظر خیرخواہی سرکار و بہبود
قومون کے تحریر فرماکر شائع کیا تھا نہایت مفید ثابت ہوے - آپ اکثر رفاہ عام
کامون مین نہایت فیاضی سے چندہ عنایت فرماتے ہین چنانچہ بارہ بنکی کا گھنٹہ گھر
بلی پل جو قیصرہ آنجہانی کی جوبلی کی یادگار مین تعمیر ہوے ہین آپ کی فیاضی کے
ہین - سر چارلس کراسھویٹ صاحب کے عہد حکومت مین جو گرلز اسکول قائم ہوا اُسمین
پ کے چندہ کی معتدبہ رقم شامل ہے - ایام قحط سنہ ۹۷-۱۸۹۶ع مین جو فیاضی ظہور
دئی اور اُس سے جو فوائد عام رعایا و کاشتکاران و ملازمین کو پہونچے وہ ہرگز قلم انداز
ہو سکتے - آپ نے صرف بقایا لگان ہی معاف نہین کی بلکہ زرتقاوی کے علاوہ
دہ رعایا کو نقدی اور سرمائی پارچہ بھی تقسیم فرمایا - علاوہ اسکے ایک محتاج خانہ مستقر ریاست
موم اہل اسلام وہنود کے واسطے جاری کردیا - چنانچہ سر انٹونی مکڈانل صاحب نے
فاع خیر کو بچشم خود ملاحظہ فرماکر سرکاری رپورٹ کے ذریعہ سے اُسکا اعلان کیا اور
و کلمات تحسین و آفرین سے یاد فرمایا ہے - ڈفرن فنڈ مین بھی آپ نے ایک
بہ رقم عنایت کی ہے - تعلیم کی جانب آپ کو خاص دلچسپی ہے چنانچہ کالون اسکول
لاوہ عطیۂ چندۂ شایان ریاست آبنوشی کے لیے کنوین تعمیر کروا دیے اور خاص







وبندوبست کے کمشنر ہوگئے - اور ریاست ورعایا دونون کی بہبود و فلاح کے وا
عام زمینون پر مناسب لگان مقرر کیا - سنہ ۱۸۷۶ء مین سر سالار جنگ نے آپکو اپنا سکریٹری
مال مقرر کیا - اور آپ پر پورا اطمینان و بھروسہ رکھا - سر سالار جنگ آپکی نکتہ سنجی اور
راے کے نہایت مداح تھے - سنہ ۱۸۸۴ء مین آپ فنانشل اور پولٹیکل سکرٹری
جسکو آپنے نہایت اعلیٰ قابلیت سے انجام دیا - آپکو ہز ہائنس نظام نے محسن الدو
منیر نواز جنگ کا خطاب عطا فرمایا اور اٹھائیس سو روپیہ تنخواہ کر دی - گورنمنٹ نظام
معدنیات کے مشہور مقدمہ مین آپکو انگلستان روانہ کیا جہان آپنے لندن کی اسپشل کم
روبرو ایسی قابلانہ پیروی کی جس سے حضور نظام اس انتخاب سے بے انتہا محظو
آپنے انگلستان مین مشاہیر کی ملاقات کی - مسٹر گلیڈاسٹون مرحوم سابق وزیر اعظم آ
ملکر نہایت خوش ہوے - آپ نے سنہ ۱۸۹۳ء مین اپنے عہدہ سے سبکدوشی حا
اور حیدرآباد کو خیرباد کہا - واپسی پر آپنے بجاے اٹاوہ کے علیگڈھ مین سکونت اختیا
اور سر سید کے ہمراہ علیگڈھ کالج اور اُسکے مقاصد کی تکمیل مین مصروف ہو
جب آپ تحصیلدار اٹاوہ تھے اُسوقت سر سید سے ملاقات ہوئی - جب سر سید نے تہذیب
جاری کیا تو آپنے نہایت عالمانہ مذہبی - اخلاقی - اور تمدنی مضامین تحریر کیے جنکا
اثر ہوا اور جنھون نے اُردو زبان مین ایک نئی روح پھونکی - آپنے علیگڈھ کالج کو ہر
قدر مدد دی ہے - حضور نظام عالی مقام کالج کو جو دوامی امداد دیتے ہین وہ آپ
کوششون کا نتیجہ ہے - سنہ ۱۸۹۳ء مین آپ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے پریسیڈنٹ منتخب
فی الحال آپ محمڈن کالج علی گڈھ کے آنریری سکرٹری ہین - اور نہایت جوش و
کے ساتھ اپنی زندگی کو مسلمانون کی فلاح و بہبود کے کامون مین صرف کر رہے ہین
صاحب تصانیف ہونیکے علاوہ ایک زبردست مقرر بھی ہین - سکونت علی گڈھ -

ب کی راے کے مویّد ہین۔ مسٹر جسٹس امیر علی نے بھی آپکی بہت زبردست تائید
ہے آپ کے بھائی الہ آباد مین بیرسٹری کرتے ہین۔

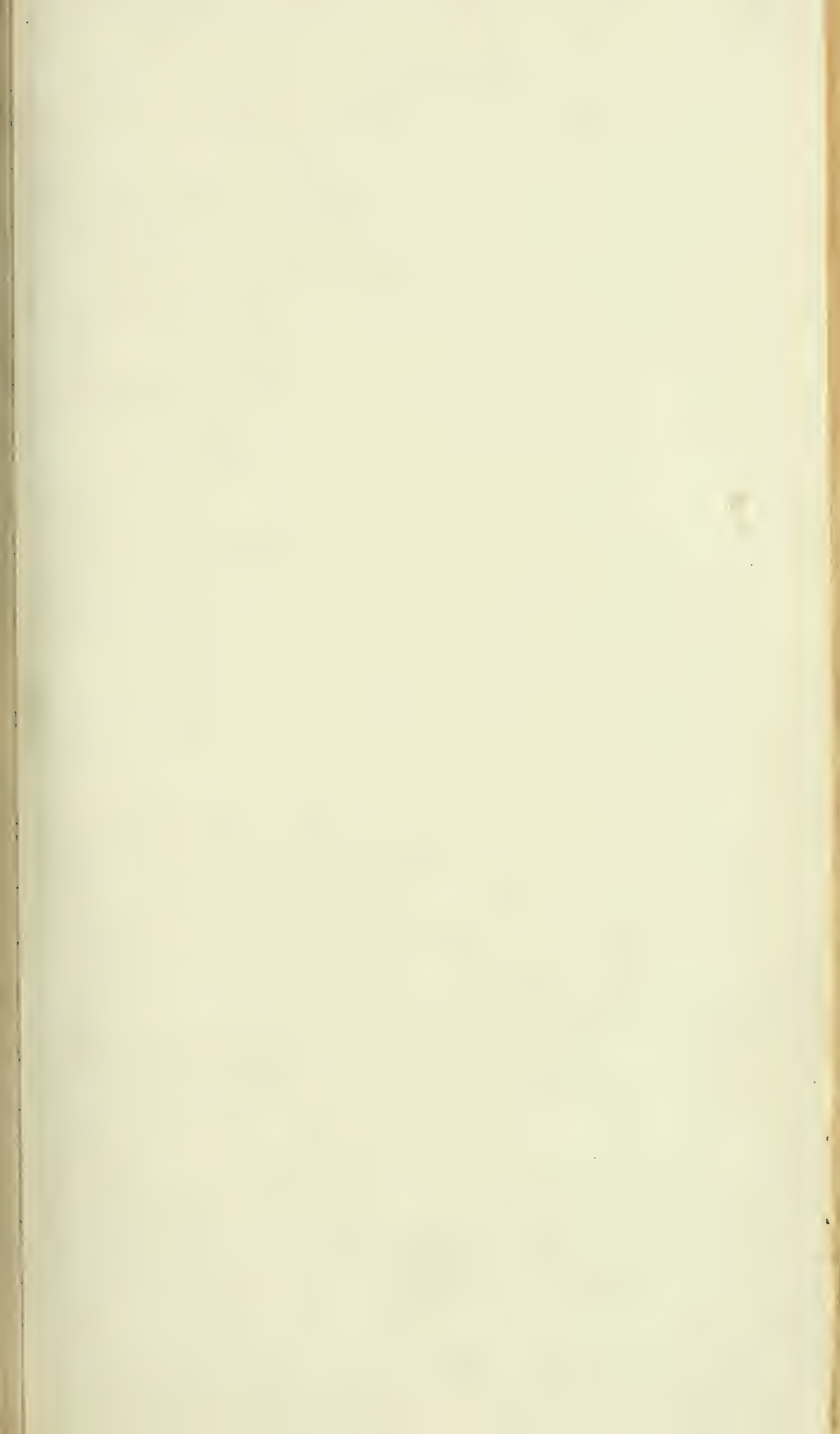
مہدی علیخان۔ سید مولوی۔ نواب محسن الملک محسن الدولہ منیر نواز جنگ بہادر
۹۔ دسمبر ۱۸۳۷ء کو پیدا ہوے۔ آپکے والد ماجد کا سلسلۂ نسب بارہہ کے مشہور
ت اور مان کا سلسلہ شیخ پور ضلع فرخ آباد کے خاندان عباسیہ سے ملتا ہے۔
، عربی و فارسی کی ابتدائی تعلیم مکان پر حاصل کی اور مولوی محمد عنایت حسین ساکن
علوم کی تکمیل کی۔ آخرالذکر بزرگ مشرقی علوم کے عالم متبحر اور دینیات کے فاضل اجل
اُسی زمانہ مین آپ چند امور خانگی کی وجہ سے تلاش معاش کے لیے مجبور ہوے چنانچہ
ب کو کلکٹری اٹاوہ مین دس روپیہ ماہوار کی محرری ملی اس معمولی جگہ پر آپکے شریفانہ
سے مسٹر ایلین ہیوم صاحب کلکٹر اٹاوہ بہت خوش ہوے اور اُنھون نے ۱۸۵۷ء
ملواہلمد مقرر کیا۔ غدر کے پر آشوب زمانہ مین آپ اور آپ کا تمام خاندان گورنمنٹ
ی کا دم بھرتا رہا۔ تسلط اور امن وامان کے بعد مسٹر موصوف نے آپکو عہدۂ
ی پر مامور کیا۔ سنہ ۱۸۶۱ء مین آپ تحصیلدار ہو گئے اور اپنی انتظامی اور قانونی
ن کا ثبوت دیا۔ آپ نے مال و فوجداری کے متعلق اردو زبان مین نہایت اعلیٰ
کے رسالے تصنیف کیے اور ۱۸۶۳ء مین امتحان مقابلہ پاس کیا اور کامیابی
ن کی۔ سنہ ۱۸۶۷ء مین آپ مرزاپور کے ڈپٹی کلکٹر ہوے اور اسی اثنا مین ریاست
ں کی سپرنٹنڈنٹی اور راج بڑہر کے کورٹ آف وارڈز کی منیجری بھی کرتے رہے۔
ء مین ہندوستان کے مشہور مدبر سر سالار جنگ مرحوم نے آپ کے صفات
ب کو حیدرآباد مین طلب فرمایا۔ اور عہدۂ انسپکٹر جنرلی مال مفوض کیا۔
آپ کو اپنے مدبرانہ صفات کے اظہار کا پورا پورا موقع ملا۔ بہت جلد آپ محکمہ پیمائش

واقعہ تھا لیکن ضرورت واحتیاج وقت کا لحاظ کرکے اُنھون نے کونسل منعقد کی
یہ سب سے پہلا اجلاس تھا جس مین ایک عورت کے قانونی امتحان پاس کرنے
ارادہ پر غور کیا گیا - کونسل نے بہت بڑے غور وخوض کے بعد آپ کو بی سی - ای
امتحان مین شریک ہونے کی اجازت دی - جسکو آپ نے بہت اعزاز کے ساتھ پاس
کیا - اُسکے بعد آپنے چمبرس مین کام کرکے عملی طور پر قانون سے واقفیت پیدا کی
ہندوستان پر مس سہراب جی کو لوگون نے راے دی کہ آپ بمبئی یونیورسٹی کے
بی کی ڈگری بھی لے لیجیے جس سے آپ کو ہائی کورٹ مین وکالت کا استحقاق حاصل
ہو جائیگا چنانچہ آپنے ایل ایل بی کی ڈگری بھی اعزاز کے ساتھ حاصل کی - اُسکے بعد
یہ سوال پیدا ہوا کہ آیا کوئی عورت عدالتون مین بحیثیت وکیل کے کام کرسکتی ہے
آخر مین مس سہراب جی کو احاطہ بمبئی کی بعض دیسی ریاستونکی عدالتون مین وکالت
کی اجازت ملی - آپ سشن جج پونا کے اجلاس مین ایک خون کے مقدمہ مین وکیل
جس مین آپکے موکل نے رہائی پائی اور جج نے آپکی لیاقت اور قابلیت کی بہت
بڑی تعریف کی - چونکہ آپکا خیال تھا کہ شمالی ہندوستان مین پردہ کی پابندی کی سختی
سے آپکے خدمات کی زیادہ ضرورت ہے اسلیے ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی
امتحان وکالت مین شریک ہونے کی درخواست کی - لیکن جب آپنے اُسکو معہ
امتحان اُردو کے پاس کرلیا تو جو بمبئی مین دقت پیش آئی تھی وہی یہان بھی حائل ہو
اور آپکا نام ہائی کورٹ کے وکلا مین نہ درج ہوا - اگرچہ آپنے اکثر پردہ نشین خواتین
اُنکے مقدمات و معاملات مین قابل قدر مشورہ دیا ہے مگر جبتک سرکاری طور
اجازت نہ ملے آپ کسی طرح حسب دلخواہ اُن کو فائدہ نہین پہونچا سکتین - فی الحال
آپ انگلستان مین ہین جہان آپنے پردہ نشین لیڈیونکی امداد کے لیے ایک تجویز
پیش کی ہے - سلطنت برطانیہ کے بڑے بڑے اخبارات - اور موجودہ اور

...ب دلخواہ نتیجہ پیدا ہوا۔مغربی و شمالی و اودھ کی لوکل سیلف گورنمنٹ کی توسیع کے
...ن مباحثے و مشورت کی غرض سے جو کمیٹی مقرر ہوتی تھی اُسمین بھی گورنمنٹ نے
...و ایک ممبر قرار دیا تھا۔ آپکے بڑے بیٹے کنور جوالا پرشاد۔بی۔اے۔ان اضلاع مین
...ٹ و شِشن جج کے عہدہ پر ممتاز تھے مگر اُنکی عمر نے وفا نہ کی اب اُن کے فرزند
...ر جگدیش پرشاد۔بی۔اے نے اسی سال سول سروس کا امتحان پاس کیا
...ور اس صوبہ مین وہ اول شخص ہین جو اس درجہ کو پہونچے ہین آپ کے منجھلے یعنی
...رے بیٹے کنور پرمانند رائے بہادر رائے بریلی کے سب جج ہین۔آپ کے تیسرے
...نور بنارسی داس ایم۔اے۔ہین جو درس و تدریس کے مقابلہ مین دنیوی تعلقات
...ت کی نگاہ سے دیکھتے ہین۔سکونت مراد آباد۔



کارنیلیا سہراب جی مِس۔آپ فرقۂ اناث مین بمبئی یونیورسٹی کی اول گریجوئیٹ
...آپ دکن کالج مین بہت ممتاز و نامور طالبعلم تھین جہان آپنے انگریزی علم ادب
...ظائف و انعامات کے علاوہ ہویلاک اور ہانگ کے انعامات بھی حاصل
...تھے۔آپنے آرٹس کورس کے جملہ امتحانات اول درجہ کے اعزاز کے ساتھ پاس
...درجہ یافتہ ہونے کے بعد آپ گجرات آرٹس کالج کی فیلو مقرر ہوئین۔جہان آپنے
...ی علم ادب اور علم منطق پر نہایت کامیابی سے لکچر دیے۔جب گجرات کالج کے
...ی علم ادب کے پروفیسر نے رخصت لی تو آپ اُسکی قائمقام مقرر ہوئین چونکہ
...بہت سے ایسے واقعات اور حالات سُنے تھے جنسے پردہ نشین عورات اپنے حقوق کو
...ی نہین کر سکتی تھین اسلیے آپکی توجہ قانون کی جانب مائل ہوئی اور انگلستان
...کر آپ سومرولی کالج مین داخل ہوئین۔اکسفرڈ یونیورسٹی کے کہنہ خیال لوگون
...نے اُس ارادہ پر کسیقدر استعجاب اور حیرت ہوئی کیونکہ یونیورسٹی مذکور مین یہ پہلا





راجہ جے کشن داس بہادر سی ایس آئی رئیس مراد آباد

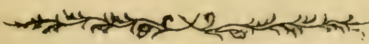


مس کارنیلیا سہراب جی رئیسہ بمبئی

تعلیمی معاملات سے آپ کو خاص دلچسپی ہے۔ آگرہ کالج آپ ہی کے فیض اثر سے ٹوٹ
ٹوٹنے بچا۔ بریلی کالج کو بھی آپ کی ذات سے خاص فائدہ پہونچا۔ علی گڈھ کالج او
علی گڈھ سائنٹفک سوسائٹی کی بنیادین بھی آپ ہی کی شرکت اور اعانت سے قا
ہوئی ہین۔ سر سید احمد مرحوم آپ کو اپنا بھائی اور دوست اور مشیر سمجھتے تھے اور کالج
سوسائٹی کے متعلق تمام اہم معاملات مین آپ سے مشورہ لیتے تھے جسکا سید صا
مرحوم نے شکرگزاری کے ساتھ ہر عام وخاص موقع پر اظہار کیا ہے۔ آپ الٰہ آ
اور کلکتہ یونیورسٹی کے فیلو ہین۔ آپ سنسکرت ٹکسٹ بک سوسائٹی لندن کے ممبر
تھے۔ رائل ایشیاٹک سوسائٹی برطانیہ اعظم وآئرلینڈ نے آپ کو اپنا ممبر مقرر کیا۔
صوبجات مین تعلیم نسوان کو جو ترقی ہوئی ہے اُسکا ایک بہت بڑا حصہ آپ ہی ک
دلچسپی کا نتیجہ ہے۔ آپ کو ہمیشہ سے تمدنی معاملات کی اصلاح اور درستی کا خیال ہ
مذہبی امور مین آپ کے خیالات راسخ الاعتقاد ہندوٴن کی طرح محدود نہین ہین بلک
آپ کا مقولہ یہ ہے کہ جسطرح انسان کا فرض ہے کہ اپنی عاقبت سنوارے اُسی
اپنی دنیا بھی درست کرے اور دنیا والون کے کام آئے۔ حال مین اپنے اپنے والد
برندابن مرحوم کی یادگار مین ایک ویدک آشرم آگرہ مین قائم کیا ہے جسکا مقصود یہ ہے
کہ اسمین قوم برہمن خصوصاً اور دوسری قومین عموماً قیام کرین اور مذہبی تعلیم اور
سنسکرت حاصل کرین۔ اس کام کے لیے آپ نے ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ
قیمتی جائداد اور پرامیسری نوٹ وقف کیے مین ویدک آشرم کے افتتاح کی رسم
ہز آنر لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ نے اپنے دست مبارک سے ادا کی تھی۔ راجا ص
کو تعلیمی اور مذہبی معاملات مین بہت بڑی دلچسپی ہے پولیٹکل معاملات مین بھی آپ کی
راے نہایت صائب اور وقیع ہوتی ہے سنہ ۱۸۶۶ء مین مسودہ ترمیم قانون طلا
نو عیسائیان ہند کے خلاف جو جلسہ ہوا تھا اُس مین آپ کی تحریک اور تجویز سے

انہ مین کاسگنج کے باغیون کے ہاتھ سے اُسوقت مقتول ہوے جب وہ گجلہ
اٹ اور کاسگنج کی حفاظت مین مصروف تھے - اس جانبازی کے صلہ مین گورنمنٹ
ے چوبے گھنشیام داس کی بیوہ کو پانچہزار روپیہ نقد عطا فرمایا اور سو روپیہ ماہوار کا
لیفہ اُنکی حیات تک مقرر ہوا اور اُنکے بعد تا شادی یہ وظیفہ اُنکی دختر کے لیے جاری
- اپنے برادر مکرم چوبے گھنشیام داس کی طرح راجہ جے کشن داس نے بھی
م غدر مین نمایان خدمات انجام دی ہین اور سرکاری کاغذات اور مراسلات
ن وقتاً فوقتاً اُنکا اعتراف ہوا ہے - اورنھین خدمات اور خیرخواہی کے صلہ مین آپکو
جہ کا خطاب اور دس ہزار روپیہ جمع کا ایک علاقہ مرحمت ہوا - راجگی کی سند مین
ن آپ کی اُس کمال شجاعت و دلاوری و حزم و ہوشیاری کی تعریف کی گئی ہے جو
پ نے علی گدھ کی حفاظت مین ظاہر کی تھی - سنہ ۱۸۶۰ء مین آپ کو بہادر کا خطاب
ر پانچہزار روپیہ کا ایک خلعت اور عطا ہوا اور آپ کی حیات تک آپکے علاقہ کی
نصف اور آپ کے وارثون کے لیے چہارم قرار دی گئی - سنہ ۱۸۶۰ء مین آپ کو
ی - ایس - آئی کا خطاب عنایت ہوا اور سنہ ۱۸۶۷ء مین میوٹنی میڈل عطا ہوا - سنہ ۱۸۷۰ء
ن لفٹنٹ گورنر بہادر نے بر سر دربار فرمایا کہ آپ گورنمنٹ کے مسلم خیرخواہ ہین اور
ن انگریزون کو چاہیے کہ آپ کو اپنا دوست تصور کرین - اسی اسپیچ مین ہز آنر نے
ن خدمات کا اعتراف و اظہار کیا ہے جو آپ نے ترقی تعلیم کے متعلق کی ہین جب
سنہ ۱۸۷۷ء مین دہلی مین دربار قیصری ہوا تو آپ کو قیصری تمغہ مرحمت ہوا آپ ابتداً - ۲۱ -
ح سنہ ۱۸۴۶ء کو ایام نابالغی مین خزانچی کلکٹری ضلع مرادآباد نامزد ہوے اور ۹ -
ح سنہ ۱۸۵۵ء سے ہاتھرس کی تحصیلداری پر مامور ہوے اور زمانہ تحصیلداری
مین آپ کو اختیارات جنٹ مجسٹریٹی عطا ہوے - پھر رفتہ رفتہ آپ اول درجہ کی
ی کلکٹری پر فائز ہوے اور تقریباً ۲۵ سال کی ملازمت کے بعد پنشن حاصل کی

زیراہتمام پورا کیا۔ آپ نے سیتاپور اسکول۔ بنارس کالج۔ اور کیننگ کالج لکھنؤ
تعلیم پائی ہے۔ سرہنری ڈیوس سابق چیف کمشنر اودھ کی تحریک وتجویز سے گورنمنٹ
نے ۵۔ مئی سنہ ۱۸۷۱ع کو امیر الدولہ سعید الملک ممتاز جنگ کا خطاب عنایت کیا
سنہ ۱۸۷۱ع مین انڈین برٹش الیسوسی ایشن (انجمن تعلقداران اودھ) کے وائس پریزیڈنٹ
منتخب ہوے اور اُسکے بعد اس زبردست جماعت کے پریسیڈنٹ رہے۔ گورنمنٹ
برطانیہ نے آپکے آبائی خطاب راجگی کو ۴ دسمبر سنہ ۱۸۷۷ع کو موروثی تسلیم کیا۔ لارڈ
صاحب کے زمانہ مین جب لکھنؤ مین بہت بڑا دربار ہوا تھا تو اُسمین آپ کو اعزاز
عطا ہوئی۔ اور ۲۴ مئی سنہ ۱۸۸۳ع کو آپ۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای کے خطاب سے ممتاز
ہوے اور ۵۔ مارچ سنہ ۱۸۸۴ع کو خان بہادر کا خطاب موروثی تسلیم کیا گیا۔ آپ آنریری
مجسٹریٹ ہین اور اسسٹنٹ کلکٹری کے اختیارات بھی آپ کو حاصل ہین آپ اور راجہ
کاظم حسین خان تعلقہ دار بھتیجے پور وبلہرہ حقیقی خالہ زاد اور عمزاد بھائی ہین۔ آپ اس خاندان
کی بڑی شاخ کے بزرگ خاندان ہین آپ کے فرزند اکبر صاحبزادہ علی محمد خان ہیں جو
سنہ ۱۸۸۱ع مین پیدا ہوے۔ سکونت۔ محمود آباد ضلع سیتاپور۔



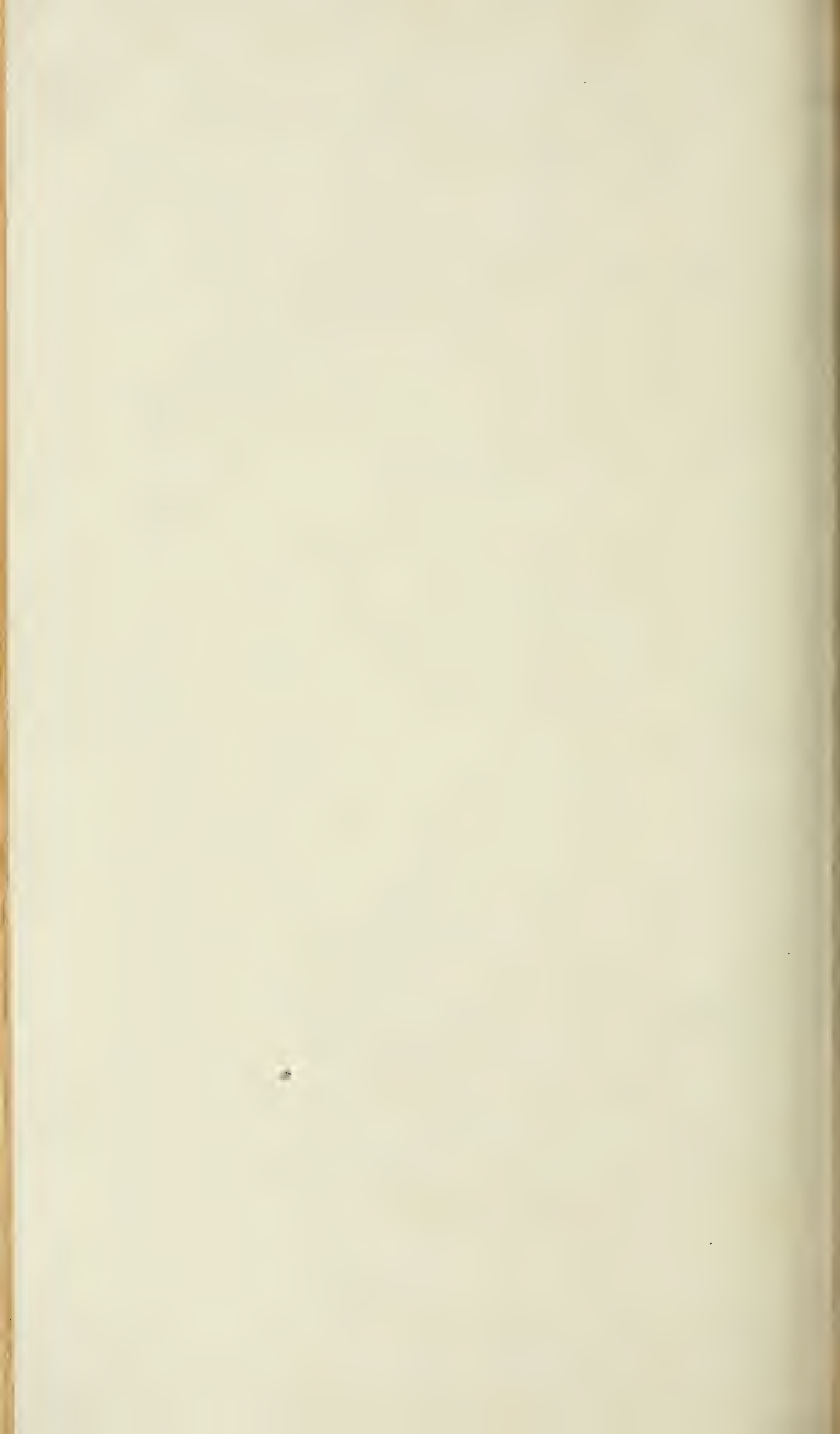
جے کشن داس۔ راجہ۔ بہادر۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ولادت ۲۴۔ نومبر
سنہ ۱۸۳۲ع آپ چترویدی برہمن ہین سلطان علاؤالدین غوری کے عہد مین جد
آپکے بزرگواروں نے متھرا کے قاضی کو مار ڈالا تھا اسلیے وہان سے ضلع اٹاوہ
زان بعد بٹیسر ضلع آگرہ مین سکونت اختیار کی آپ چوبے برندابن داس مرحوم کے
منجھلے بیٹے ہین جو ضلع مراد آباد مین ایک نامی و معزز رئیس تھے اور جنکی عالی
اولوالعزمی اور سخاوت وعزت اہل اسلام وہنود وحکام انگریزی مین ضرب المثل تھی
آپکے بڑے بھائی چوبے گھنشیام داس برٹش عملداری مین تحصیلدار تھے جو غدر کے

محمد امیر حسن خان - راجہ - سر - کے - سی - آئی - ای - امین الحرم نصیر الملک

ب الشعرا - امیر الدولہ - سعید الملک - ممتاز جنگ بہادر زائر راجۂ محمود آباد - ولادت سنہ ۱۸۴۹ء
ب اپنے والد راجہ نواب علی خان کے انتقال کے بعد سنہ ۱۸۵۸ء مین مسند نشین ہوے
نسباً شیخ صدیقی ہین مگر کسی بزرگ کے خان کے لقب سے ملقب ہونے کے سبب
یہ خاندان خانزادہ کے نام سے مشہور ہوگیا - آپ کے مورث اعلیٰ شیخ نتھو یا نتھن
سنہ ۱۲۰ھ مین بھر قوم کی تادیب کے لیے دربار دہلی مین ملازم ہوے اور اپنے کارہاے
ن کے صلہ مین فتحپور کے قریب ایک بڑا علاقہ حاصل کیا - اُنکی چوتھی پشت مین
د خان فوج شہنشاہ دہلی کے جنرل تھے جو نواب کے خطاب سے سرفراز کیے گئے
اُنکے فرزند نواب محمود خان نے سنہ ۱۶۷۷ء مین قصبۂ محمود آباد کی بنیاد ڈالی - یہ دربار
ی کی جانب سے جونپور کے عہدۂ فوجداری پر بھی مامور تھے اُنکے جانشین نواب
ام خان نے اپنے تمام علاقہ کو اپنے دو بیٹون پر منقسم کر دیا خلف اکبر نواب محمد اکرام خان
آباد مین رہے اور خلف اصغر مظہر علی خان بلہرہ مین آباد ہوے آخر الذکر [illegible]
ہرہ کے راجاؤن کے مورث اعلیٰ تھے - محمد اکرام خان کے دونون بیٹے سرفراز علی
اور مصاحب علی خان نے لاولد انتقال کیا - مصاحب علی خان کی بیوہ رانی سنہ ۱۸۱۹ء
ریاست محمود آباد پر قابض ہوئین جنھون نے بلہرہ کی شاخ مین سے اپنے چچازاد بھائی
علی کو متبنی کر کے سنہ ۱۸۳۸ء مین انتقال کیا - راجہ نواب علی خان ایک مشہور عالم
متاز شاعر تھے جنکی نسبت سلیمن صاحب لکھتے ہین کہ یہ ایک قوی الجثہ اور عمدہ منتظم
ہین ۱۸۴۸ انکو سنہ ۱۸۵۰ء مین راجہ کا خطاب اور سنہ ۱۸۵۲ء مین مقیم الدولہ قائم جنگ بہادر
اب دربار اودھ سے عطا ہوا تھا انکے زمانہ مین رقبۂ ریاست کو بہت زیادہ وسعت
- اُنھون نے سنہ ۱۸۵۸ء مین انتقال کیا اور اپنے اکلوتے صاحبزادہ راجۂ جلال
اپنے اعقاب مین چھوڑا آپنے سنہ ۱۸۶۷ء تک اپنا زمانۂ نابالغی کورٹ آف وارڈس کے



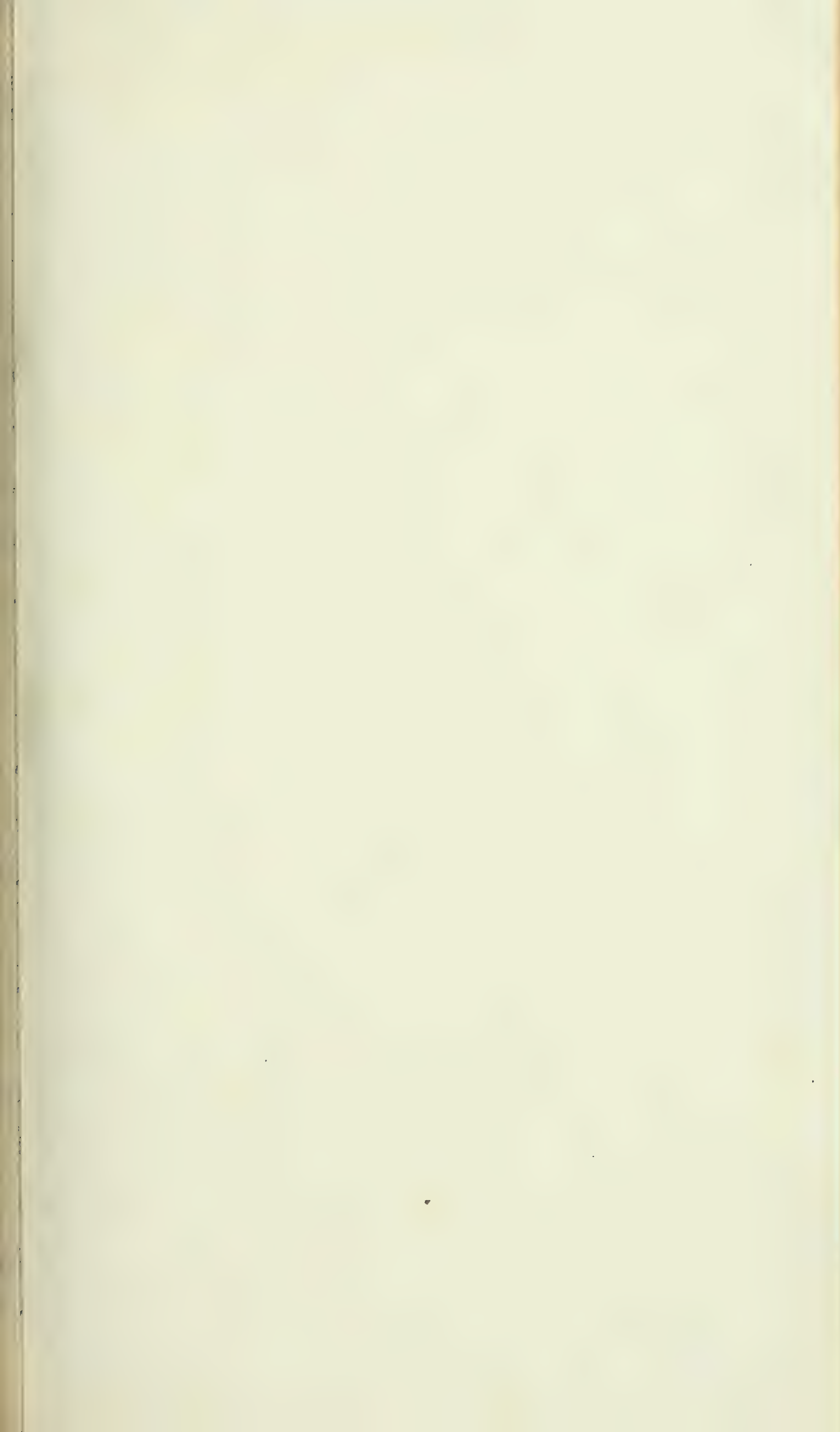
راجہ سر محمد امیر حسن خان بہادر کے - سی - آئی - ای راجہ محمود آباد ا



مرصع عنایت ہوا اور ۲۱ جولائی سنہ ۱۸۹۱ء کو گورنمنٹ نے لقب مہاراجہ بہادر اجود
تسلیم فرمایا۔ سنہ ۱۸۹۵ء مین آپ کو خطاب کے۔سی۔آئی۔ای۔مرحمت ہوا اور سنہ
مین بہ تقریب جشن جوبلی حاضری عدالت سے اور سنہ ۱۹۰۰ء مین قانون اسلحہ کے
اثر سے مع اپنے کثیر التعداد ملازمین کے مستثنیٰ ہوے۔ آپ ویسرائے کی لیجسلیٹو
اور صوبجات ہذا کی لیجسلیٹو کونسل کے کئی بار ممبر رہ چکے ہین جو آپ کی روشند
ہر دلعزیزی پر دلالت کرتا ہے۔ قانون کورٹ آف وارڈز تعلقداران کی ضرورت
بموجب پاس کرانے اور قانون علاقہ جات محفوظہ کے اجرا مین آپکی سعی اور کوشش
نہایت مشکور ہوئی۔ رفاہ عام کے کامون سے آپ کو جو دلچسپی ہے وہ آپ
اُن بیش بہا چندون سے ظاہر ہے جو آپ نے وقتاً فوقتاً دیے ہین کوئینٹن میموریل
ڈفرن فنڈ۔ اور صدہا تعلیمی اور خیراتی کامون مین آپکا نام نامی نہایت ممتاز اور مشہور
آپ مذہب کے صرف پابند ہی نہین ہین بلکہ مذہبی خیرات مین بھی آپ کی فیاضی کا حد
بڑھا ہوا ہے۔ چنانچہ آپنے کارہاے خیر کے لیے ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ کی نکاسی ایک
وسیع جائداد وقف کردی ہے جو ہزارون بندگان خدا کے آذوقہ کا ذریعہ ہے۔
تعمیرات کا آپ کو خاص شوق ہے۔ چنانچہ خاص اجودھیا مین آپ کی بنوائی ہوئی
کئی نادر عمارتین موجود ہین۔ آپکی دو شادیان ہوئین اول مہاراجہ سر مانسنگھ قائم جنگ نے
اپنے زمانہ مین کی تھی۔ دوسری آپ نے خود بمقام بھاگلپور ایک بڑے خاندان
کی اور اُنھین کے نام آپ نے بوجہ نہونے کسی اولاد کے وصیت نامہ باختیار
حسب شرائط ایکٹ تعلقداری تحریر کردیا ہے۔ سکونت اجودھیا۔



نیارپور کے گرک بنسی تعلقدار کی بغاوت رفع کرنے مین اُنھون نے جو دلیری اور
ت ظاہر کی اُسکی قدردانی ہین وہ قائم جنگ کے خطاب سے سرفراز کیے گئے جسکا
ر ولیم سلیمن کے روزنامچہ مین بتفصیل مندرج ہے دربار سلطانی سے اُنکو راجہ راجگان اور سرکوب
نان کا خطاب بھی عطا ہوا تھا ۱۸۵۵ء مین راجہ بختاور سنگھ نے قضا کی اور اپنے
ے اور متبنی فرزند مہاراجہ مان سنگھ کو اپنا جانشین چھوڑا۔ مہاراجہ مان سنگھ نے غدر ۱۸۵۷ء
ورنمنٹ انگلشیہ کی اس صوبہ مین نمود حکومت کے لیے کارہاے نمایان انجام دیے۔
ن نے اپنے قلعہ شاہ گنج مین بہت سے یوروپینون کو پناہ دی اور اُنکو بحفاظت تمام
ں مقصود تک پہونچا دیا۔ ان خدمات کے صلہ مین اُنکو مہاراجہ کا خطاب عطا ہوا۔
راجہ گونڈہ کا وسیع علاقہ جو بغاوت کی علت مین ضبط ہوا تھا مرحمت ہوا۔ مہاراجہ
انجمن تعلقداران قائم کر کے اس طبقہ پر بہت بڑا احسان کیا اور وہ اودھ کے متعلق تمام
ں مسائل کو نہایت خوبی سے طے کرنے مین کامیاب ہوے۔ اس انجمن کے انعقاد
علقدارون کی آیندہ نسلون کے حقوق کا جو تحفظ ہوا وہ اُنکی خوش تدبیری اور دور اندیشی
ب مستقل اور دوامی یادگار ہے۔ ۱۸۶۹ء مین مہاراجہ مان سنگھ کو۔ کے سی ایس آئی
طاب ملا۔ اور ہز ایکسلنسی گورنر جنرل نے تمغہ عطا کرتے وقت سر دربار اُنکی اُن خدمات
ہ کا شکریہ ادا کیا۔ حال مین تعلقداران اودھ نے اُنکی یادگار مین اُنکی ایک سنگی شبیہ
ف کثیر تیار کرا کر بارہ دری قیصر باغ مین نصب کی ہے۔ اس تقریب سعید کے وقت
اران اودھ کا ایک بہت بڑا مجمع تھا اور اُنکے علاوہ سر جے جے ڈی لاٹوش لفٹنٹ
مالک متحدہ اور سر جان وڈبرن مرحوم لفٹنٹ گورنر بنگال شریک جلسہ تھے۔ مہاراجہ مان سنگھ نے
نومبر ۱۸۷۰ء کو رحلت فرمائی مہاراجہ پرتاب سنگھ اُنکے نواسے اور جانشین ہین آپکی وراثت کے متعلق
ت تک مقدمہ ہوتا رہا آخر گورنمنٹ نے آپکو مہاراجہ مرحوم کا جائز وارث قرار دیا اور آپ ۱۸۸۶ء
سند نشین ہوے۔ ۱۶ فروری ۱۸۸۷ء مین آپ کو خطاب مہاراجگی مع شمشیر و کمر بند



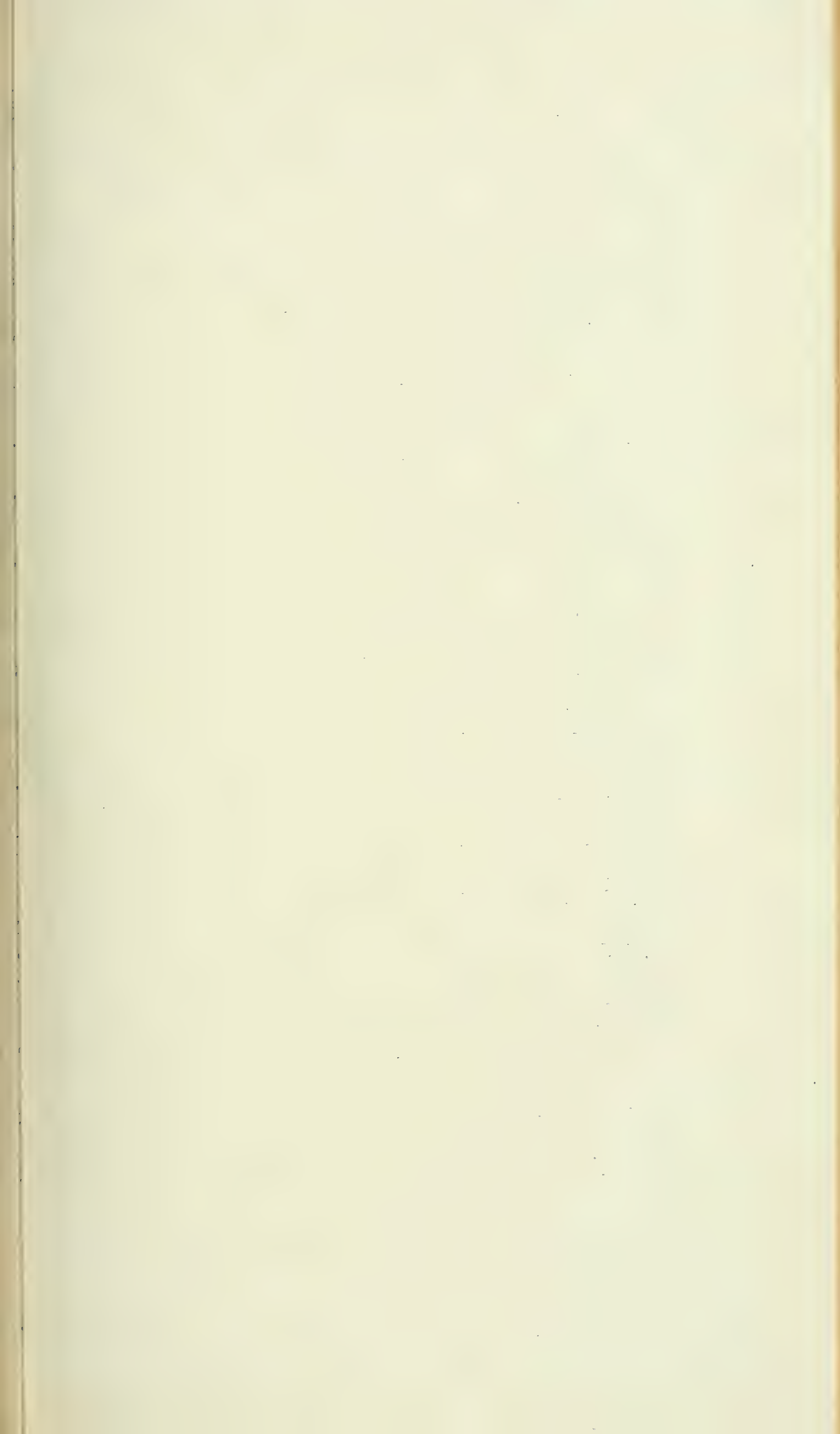


مہاراجہ سر پرتاب نرائن سنگھ کے-سی-آئی-ای-مہاراجہ اجودھیا

پرتاپ نرائن سنگھ-سر-کے-سی-آئی-ای-مہاراجہ بہادر راجہ د

ولادت ۱۳ جولائی ۱۸۵۶ء آپکے مورث اعلیٰ اسد اسکھ پاٹھک بھوج پور کے
سنگلدیپی برہمن تھے جہان اُنکو سلاطین دہلی کی جانب سے جاگیر اور چودھرایت
اُنکے فرزند گوپال رام نے ترک وطن کرکے ضلع بستی مین سکونت اختیار کی۔
فرزند پورندر رام کے پانچ فرزند تھے جنمین سب سے بڑے راجہ بختاور سنگھ تھے جنھو
نے پہلے ایسٹ انڈیا کمپنی کے ایک رسالہ مین ملازمت کی بعدازان نواب سعادت
نواب اودھ کی سرکار مین اعلیٰ فوجی عہدے پر مامور ہوے نواب سعادت علی
وفات کے بعد شاہان اودھ نے اُنکا اور زیادہ اعزاز اور احترام بڑھایا۔
غازی الدین حیدر بہادر اوّل شاہ اودھ نے آنکو راجہ کا خطاب عطا کیا جو بعد کو
بادشاہ نے ایک فرمان کے ذریعہ سے موروثی قرار دیدیا اور مہدونہ کا راج مع د
معافی عطا فرمایا اور راجگان اودھ مین اُنکا اول درجہ قرار دیا اور یہ ریاست مہدونہ
کے نام سے ملقب ہوئی راجہ بختاور سنگھ کو شاہان اودھ نے خاص مواقع پر چند
تلوارین بھی عنایت کین اور ۱۸۲۱ء مین راجہ بختاور سنگھ کے چھوٹے بھائی درشن سنگھ
فوج کی کمیدانی عنایت ہوئی ۱۸۲۲ء مین وہ سلون اور بیسواڑہ کے چکلہ دا
ہوے اور ۱۸۲۷ء مین اُنکو حسن خدمات کے صلہ مین سلطان پور اور فیض آ
ناظم کا عہدہ اور راجہ بہادر اور سلطنت بہادر کے خطابات عطا ہوے ۱۸۴۲
مین وہ گونڈہ اور بہرائچ کے ناظم ہوے اور ۱۸۴۴ء مین تین فرزند چھوڑ کر
قلعہ شاہ گنج اور کئی عمارتین اُنکی یادگار ہین ۱۸۴۵ء مین اُنکے سب سے چھوٹے
معروف مہاراجہ مان سنگھ دریاباد-ردولی اور سلطان پور کے ناظم مقرر ہوے۔
سورج پور کے ایک باقیدار تعلقدار کو گرفتار کرنے کے صلہ مین راجہ بہادر کا خطاب
اور ایک مشہور ڈاکو جگناتھ کو قید کرنے کے جلدو مین سلطنت بہادر کا خطاب

ایک قریبی عزیز ہین جنکو مہاراجہ مرحوم کی بڑی مہارانی اندر کنور صاحبہ نے ۱۸۸۳ء مین
لی کیا تھا۔ مہارانی موصوفہ آپکے زمانۂ نابالغی مین آپ کی ولیہ وسرپرست بھین اور
منٹ نے اُنکے واسطے بھی نو ضرب توپ کی سلامی برقرار رکھی تھی۔ اُنھون نے
۱۸[illegible]ء مین وفات پائی۔ جب راجہ بھگوتی پرشاد سنگھ سن بلوغ کو پہونچے تو آپ ۱۹-
ئی سنہ ۱۹[illegible]ء کو مسند ریاست پر جلوہ فرما ہوے۔ آپکے پانچسو ہمراہی بھی ایکٹ اسلحہ کے
ط سے مستثنیٰ ہین اور گورنمنٹ کی جانب سے مہاراجہ بہادر کا خطاب بھی حاصل ہے
جہ صاحب نے گدی نشین ہوتے ہی ایک لاکھ روپیہ بغرض خیرات مناسب لوکل
منٹ کو تفویض فرمایا آپ مثل اپنے پدر نامدار کے جملہ امور رفاہ وبہبود ملک وقوم
بیدریغ روپیہ صرف کرتے ہین چنانچہ اس دو برس کے عرصہ مین آپ قریب
ڑھے چار لاکھ روپیہ کے اپنے ہموطنون کی فلاح اور بہبود کے کامون مین صرف
چکے ہین راج بلرام پور زیادہ تر اضلاع گونڈا۔ بہرائچ۔ لکھنؤ اور بستی متعلقہ صوبجات
دۂ آگرہ واودھ مین واقع ہے۔ اور علاوہ اسکے کچھ جائداد ارضی بمقام نینی تال الہ آباد
ں۔ فیض آباد اور کلکتہ بھی موجود ہے۔ کل راج کا رقبہ تقریباً تیرہ سو میل مربع ہے اور
آمدنی بائیس ۲۲ لاکھ روپیہ سالانہ سے زیادہ ہے۔ اور آبادی تخمیناً چھ لاکھ بیس ہزار ہے
ہین تخمیناً چار لاکھ اکیس ہزار چھ سو ہندو اور ایک لاکھ اٹھانوے ہزار مسلمان ہین۔
مین کچھ توپین بھی ہین اور تھوڑی بہت فوج بھی رہتی ہے۔ مہاراجہ بھگوتی پرشاد نے
نابالغی مین نہایت عمدہ تعلیم وتربیت پائی ہے اور آپ ایک عمدہ ہونہار جوان رئیس
ور ہر آئیندہ یہ امید کیجاتی ہے کہ وہ اپنی مسند آبائی پر مدتون جلوہ فرما رہینگے اور اپنی
نوازی اور رعایا پروری سے بہت بڑا نام پیدا کرینگے۔ سکونت بلرام پور۔

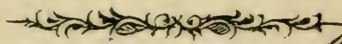




مہاراجہ بھگوتی پرشاد سنگھ مہاراجہ بلرام پور

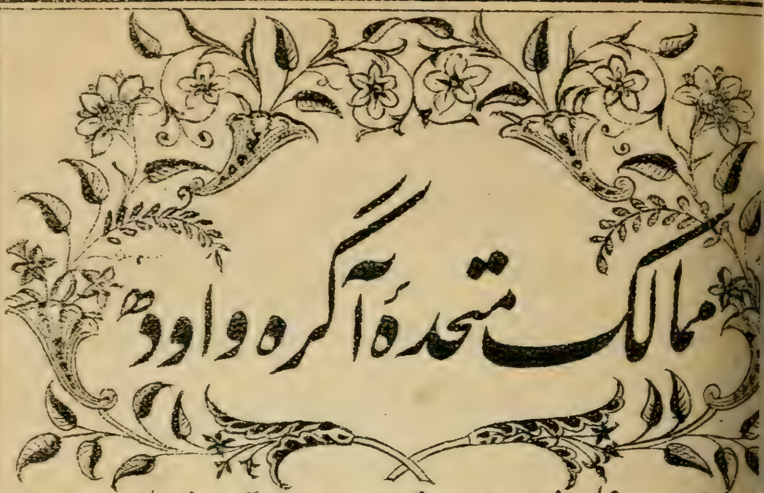
کو نیست و نابود کردیا - بلرام داس کے جانشینون نے تلسی پور کے کرسیون پر بھی
سکہ جمایا اور مشرقی حد کے متعلق برابر اُترولہ کے پٹھانون سے مجادلہ ہوتا رہا - اس خاندان
نے اپنی فتوحات سے بہت بڑی جائداد بڑھائی ۱۸۰۷ء مین راجہ نول سنگھ ریاست
بلرام پور کے مالک ہوے - یہ نہایت بہادر اور شجاع اور جنگ آور تھے اِنھون نے
شاہی ناظمون کو بھی پسپا کیا - نول سنگھ کے دو فرزند تھے - فرزند اکبر تھوڑی عمر مین انتقال
کر گئے اور اُن کی تمام عمر تلسی پور راج سے لڑتے لڑتے گذر گئی - فرزند اصغر ارجن سنگھ
۱۸۱۷ء مین اپنے والد کی وفات کے بعد راجہ ہوے اور ۱۸۳۰ء مین اپنے قبیلہ
کے راجہ بھنگا سے دو جنگون کے بعد انتقال کیا - ان کے جانشین راجہ جے نرائن
ہوئے جو لاولد مر گئے - ۱۸۳۶ء مین اُن کے چھوٹے بھائی مہاراجہ سر دگبجے سنگھ
کے سی - ایس - آئی - اُنکے جانشین ہوے اور ایک مدت دراز تک نہایت
سے کاروبار ریاست کو سرانجام دیکر ۱۸۸۲ء مین رحلت فرمائی اُنھون نے غدر
پر آشوب زمانہ مین گورنمنٹ انگلشیہ کی خدمات کمال خیر خواہی اور جان نثاری
کی تھین اُنھین ممتاز خدمات کے صلہ مین اُنکو تلسی پور کا سارا پرگنہ جو ضبطی مین آ
گورنمنٹ عالیہ نے عطا فرمایا اسکے علاوہ ضلع بہرائچ مین بھی اُنکو ایک بڑا علاقہ مرحمت
ہوا اور اُنکے جملہ موروثی علاقہ مین دس فیصدی جمع سرکاری معاف اور مرفوع
کردی گئی - وہ عدالتہاے دیوانی کی حاضری سے مستثنیٰ ہوے اُنکے پانچسو ہمراہی
اسلحہ کے اثر سے بری قرار پائے - اُنکو مہاراجہ بہادر اور کے سی - ایس - آئی کا خطاب
مرحمت ہوا تھا اور ۹ ضرب توپ کی سلامی کا اعزاز حاصل تھا وہ انجمن تعلقداران اودھ
اولین صدر انجمن تھے اور کچھ عرصہ کے لیے حضور وایسراے کی مجلس واضعان آئین و
قوانین کے ممبر بھی رہے تھے - اُنکا نام مع دیگر چار تعلقداران اودھ کے لارڈ کیننگ
کے اعلان مین باعتراف خیر خواہی مذکور ہوا ہے - راجہ بھگوتی پرشاد سنگھ مہاراجہ

ن یہان غدر تھا مگر اُس پر آشوب ہنگامہ مین آپ اور آپکی والدہ ماجدہ نے برٹش رفاقت
ترجیح دی اور کئی مہینہ تک مختلف مقامات پر قیام رکھا اور بعد تسلط پھر واپس آئے آپکو
رنمنٹ انگلشیہ کے ساتھ خاص ارادت ہے - آپ کو اخبار بینی - شعر و سخن - علم تاریخ -
تب بینی - مناظرہ - سیاحت - تعمیرات - علم میسمرزم و اسپرچوائیلزم سے بہت بڑی دلچسپی
ہے - آپکا ہندی اور اُردو کلام نہایت پاکیزہ ہوتا ہے - گورنمنٹ انگلشیہ آپ کا بہت بڑا
رام و احترام کرتی ہے - دربار گورنری اور وایسرائی مین آپکی کرسی کا نمبر اول ہے سنہ ۱۹۰۰ع
ن جب ہزاکسلنسی لارڈ کرزن لکھنؤ مین تشریف لائے تھے تو آپ سے خصوصیت کے ساتھ
فات کی تھی آپ حرمین شریفین کی زیارات سے بھی مشرف ہو چکے ہین - سکونت - لکھنؤ -



بھگوتی پرشاد سنگھ - مہاراجہ - تعلقدار بلرامپور - آپ ۱۹ - جولائی سنہ ۱۸۷۹ع کو پیدا
ے - آپ جنوار چھتری ہین یہ خاندان چودھوین صدی کے وسط مین وادی نربدا سے
لر اودھ مین آباد ہوا تھا - سردار سوم نبسی کی (جنکا قیام قلعہ پاوا گڑھ حدود گجرات مین تھا)
ہ اولادون مین سے سب سے چھوٹے بریار ساہ نے اسلامی فوج مین ملازمت اختیار
ی اور رسالداری کے منصب پر فائز ہوے - سنہ ۱۳۴۷ع مین سلطان فیروز شاہ تغلق نے
ید سالار کی زیارت کا عزم کیا بریار ساہ اُن کے ہمرکاب ہوے انکو لٹیرون سے ضلع
ے شرقی حصہ کے صاف کرنے کی خدمت سپرد ہوئی اس فرض کو اُنھون نے کچھ ایسی
ش اسلوبی سے انجام دیا کہ بادشاہ نے خوش ہو کر اُنکو یہ علاقہ بخشدیا - رسالدار نے انکو
سکا نام خانپور مہاوا تھا اپنی قیامگاہ تجویز کی - بریار ساہ کی ساتوین پشت مین گنیش سنگھ ہوے
جنکے بھائی مادھو سنگھ نے اپنے بھائی سے علیحدہ ہو کر اپنی ایک جدا شاخ قائم کی -
ن کے فرزند بلرام داس نے شہنشاہ جہانگیر کے آغاز عہد حکومت مین موجودہ بلرامپور
آباد اور اپنے چچازاد بھائی راجہ لچھمن نراین سنگھ کی معاونت سے سرداران ہتورا و اترور

ہوے اسیطرح آپکی خدمت کے لیے ایک بہت بڑا عملہ مامور ہوا جسکی تنخواہ آپکی والدہ
جناب عالیہ متعالیہ کے یہان سے ملتی تھی۔ بادشاہی عملہ مین جو آپکی خدمت کے لیے
معین ہوا دس ہندوستانی سوار۔ پانچ ترک سوار۔ ایک کمپنی تلنگہ۔ ایک پلٹن۔ ایک
بیس برچھی بردار۔ پانچ بلم بردار۔ پانچ بھالہ بردار۔ سات زنجیر فیل۔ بیس راس اسپ
چار خاصہ کے اور باقی متصدی اور مصاحبون کی سواری کے لیے تعینات تھے۔ ا
علاوہ پانچ منزل رتھ۔ پانچ گاڑیان۔ پانچ چھکڑے۔ پچاس نرگاؤ۔ پچاس گاؤ
دو سکھپال۔ نقرئی و طلائی ہودے شیر و چیتے اور ہرن شکار کے لیے مرحمت ہوے۔
برچھیت۔ میر علی پھکیت۔ خلیفہ ملھی پٹیت۔ اصالت خان بنکیت۔ پہاڑ خان
شہسواری اور ورزش اسلحہ کی تعلیم کے لیے مقرر ہوے۔ چتر منزل آپ کی قیام گاہ
اور بادشاہ چہارم بھی وہین رہتے تھے۔ آپ جمعہ یوم التعطیل کو صبح خواہ شام ہوا
مع تمام جلوس و ماہی مراتب کے نکلتے تھے۔ علاوہ دربار و جاء پانی وعید گاہ و جمعہ
آپ کو دولتسرا سے باہر نکلنے کا حکم نہ تھا اور آپ کی میوہ خوری کے لیے سات
ماہوار ملتے تھے۔ حضرت امجد علیشاہ کی رحلت کے بعد ۲۷ صفر سنہ ۱۲۶۳ھ مطابق
سلطان عالم حضرت محمد واجد علیشاہ نے تخت سلطنت پر جلوس فرمایا۔ وہ بھی آپکے ساتھ
اور محبت سے پیش آئے بعدہ آپکی والدہ جناب عالیہ متعالیہ اور آپ اپنے مکان حضرت گنج
آٹھوین روز دربار مین برابر جایا کیے۔ اسی عہد مین آپکا عقد آپکے عم مکرم مرزا عظیم
بہادر کی دختر نیک اختر سے ہوا۔ حضرت محمد واجد علی شاہ مرحوم آپکی شادی مین شریک
آپکی مختلف ازواج سے کئی اولادین ہوئین اور اب آپکے بیٹے بیٹیان۔ پوتے پوتیان
نواسے نواسیان اور کوانسے موجود ہین۔ جب ۷ فروری سنہ ۱۸۵۶ء کو سلطنت اودھ کا
عمل ہین آیا تو آپ حضرت واجد علیشاہ کے ہمراہ کانپور و بنارس ہوتے ہوے کلکتہ
ایک مہینے کے بعد بادشاہ نے آپ کو رخصت کیا اور آپ لکھنؤ کو واپس آئے۔

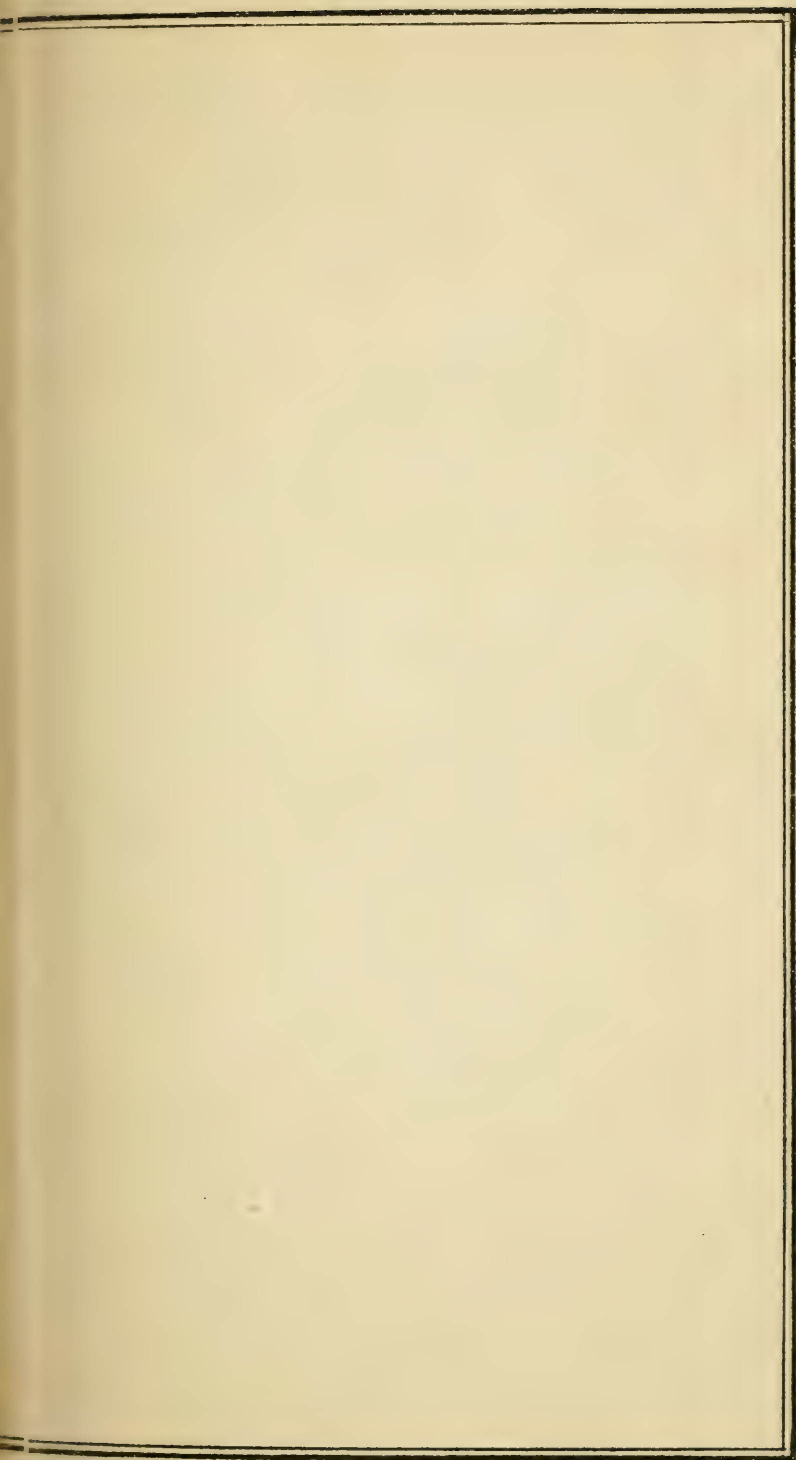


محمد حسن علی۔ شہزادہ سلیمان قدر۔ مرزا بہادر۔ آپ جنت مکان حضرت
مجد علی شاہ مغفور چہارم شاہ اودھ کے خلف اصغر ہین۔ نواب فغفور بہو صاحبہ جنکے
مبارک سے آپ ہین بادشاہ کی نہایت معزز منکوحہ تھین۔ اُنکے پاندان کے خرچ کے
سات ہزار روپیہ ماہوار مقرر تھے آپ بلدۂ لکھنؤ مین حضرت محمد علی شاہ کے عہد مین
ب کے جد بزرگوار ہین ۱۰ دسمبر ۱۸۳۹ء کو پیدا ہوے۔ اُسی روز بادشاہ نے آپکے
بارک کی مُہر و تاج و شمشیر و خلعت و اسپ اور فیل عنایت کیا اور آپ کی ولادت
شی مین اکاون ضرب کی سلامی سر ہوئی اور داروغہ توپخانۂ کلان مظفر علی خان بہادر
ت پارچہ کا خلعت مرحمت ہوا۔ اسی روز دو اناٸین اور آٹھ پیش خدمتین اور ملازم ہوئے
ت محمد علی شاہ کے انتقال کے بعد آپکے والد ابو الظفر مصلح الدین ثریا جاہ حضرت
ملیشاہ ۔۔ ۵ ۔ ربیع الثانی ۱۲۵۸ھ کو سریر آراے سلطنت ہوے۔ ۱۸۴۲ء مین
رسم بسم اللہ عمل مین آئی۔ اس خوشی مین داروغہ سید محمد میر کو خلعت اور خطاب
الدولہ مرحمت ہوا۔ اُس روز تمام شہر سرخ پوش تھا یہانتک کہ مسٹر جان لو صاحب
ٹ بھی سرخ جامہ و دستار اور گھیتلا پاپوش پہن کر شریک دربار ہوے۔ محفوظ الدولہ
م پیش نماز۔ میر اولاد علی اتالیق۔ مانی رقم خان خوشنویس آپ کی تعلیم کے لیے مقرر



پرنس سلیمان قدر مرزا محمد حسن علی بہادر رئیس لکھنؤ





غلط نامہ

...ہ	سطر	غلط	صحیح
	۶	سنہ ۱۳۶۰ھ	سنہ ۱۳۶۰ء
	۸	۲۴۔ مئی سنہ ۱۸۸۳ء	۳۔ جنوری سنہ ۱۸۹۳ء
...۔ الف	۱۲	چندربنسی	سورج بنسی

نام مع خطاب وسکونت	صفحہ	نام مع خطاب وسکونت
رائے بریلی ۔	۲۴	رئیس براون - الہ آباد -
محمد مہدی علی خان - راجہ - رئیس حسن پور		مہاراج نرائن شیو پوری - رائے بہادر
بندھوا - سلطانپور -	۱۰۵	رئیس بنارس -
محمد نصرت علی - چودھری - خان بہادر		مہدی علی خان - سید - مولوی - نواب
رئیس لکھنؤ -	۷۴	محسن الملک محسن الدولہ منیر نواز جنگ بہادر
محمد ہاشم خان - میر - رسالدار میجر -		رئیس علی گڈھ -
سردار بہادر - رئیس سیتاپور -	۱۰۰	مہندر سنگھ - چودھری - رئیس بانگرمئو
محمد یوسف علی خان - نواب - رئیس علی گڈھ	۸۱	مہندر مان سنگھ - راجہ بھداور ضلع آگرہ
مراری لال - رائے صاحب - رئیس الہ آباد	۲۳۱	مہندر رونا تھ - عہدہ دار - رائے بہادر -
مرلی منوہر - رائے بہادر - رئیس لکھنو	۲۲۳	ایل - ایم - ایس - ایف - اے - یو - رئیس
مسعود حسن خان - منشی - خان بہادر - رئیس		بارہ بنکی -
شاہجہانپور -	۱۴۲	مہیش پرتاب سنگھ - راجہ انولا ضلع گورکھپور
مصطفے حسین - رئیس بعلول - چودھری -		مہیش چندر - نیائے رتن - سی - آئی - ای
رئیس سوبہہ - بارہ بنکی	۱۲۳	مہامہو پادھیا - رئیس نارسیت ضلع ہوڑہ
مظفر بخت - مرزا - رئیس بنارس -	۱۵۸	میر التفات حسین - خان بہادر - رئیس
ممتاز علیخان - راجہ بلاسپور - اترولہ		(ن)
گونڈہ -	۱۸۳	
مینشور بخش سنگھ - راجہ مقام ملاپور -		نادر بخت - مرزا - رئیس بنارس -
کھیری -	۳۰	نتھے مل سیٹھ - رائے بہادر - رئیس خو
مولوی سید امجد علی - شمس العلما - رئیس		بلند شہر -
الہ آباد -	۳۲	نجم الدین حسین - سید - خان بہادر - رئیس
موہن لال - بابو - رائے بہادر - بریلی	۵۸	رائے بریلی -
مہابیر پرشاد نرائن سنگھ - رائے بہادر -		نذر محمد خان - خان بہادر - رئیس شکوہ آباد

نام مع خطاب و سکونت	صفحہ
اودے پرتاب سنگھ ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ راجہ بھنگہ ضلع بہرائچ ۔	۱۴۱
اودے راج سنگھ ۔ راجہ کاشی پور نینی تال ۔	۲۲۶
(ب)	
باسدیو سہائے ۔ رائے بہادر ۔ رئیس علیگڈھ	۲۳۰
بالمکند رائے ۔ رائے بہادر ۔ رئیس آگرہ ۔	۱۰۰
بپن بہاری چکربرتی ۔ بی ۔ اے ۔ رائے بہادر رئیس بنارس ۔	۱۶۸
بدری پرشاد ۔ رائے بہادر ۔ رئیس شاہجہانپور	۱۷۸
برج نرائن رائے ۔ رائے ۔ رئیس پڈرونہ ضلع گورکھپور ۔	۹۴
بشناتھ سنگھ ۔ راجہ ۔ رئیس بربنیڈا ضلع اناؤ	۲۹
بشمبر ناتھ ۔ رائے بہادر ۔ رئیس آگرہ ۔	۱۳۴
بشو ناتھ سنگھ ۔ راؤ ۔ رئیس کانپور ۔	۱۵۱
بشناتھ سرن سنگھ ۔ راجہ بہادر ۔ راجہ تلوئی ضلع رائے بریلی ۔	۲۲۴
بلونت سنگھ ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ راجہ مقام اوا ضلع ایٹہ ۔	۲۰۴
بندا پرشاد ۔ لالہ ۔ رائے ۔ رئیس الہ آباد	۱۶۵
بنس پت سنگھ ۔ مہاراؤ ۔ راجہ ۔ رئیس شنکر گڈھ الہ آباد ۔	۶۶
بنیاد حسین ۔ میر ۔ خان بہادر ۔ رئیس دریاباد ضلع بارہ بنکی ۔	۱۴۷

نام مع خطاب و سکونت
بھوپیندر بہادر سنگھ ۔ راجہ کنتت ۔ رئیس بجے پور مرزا پور ۔
بھوپ اندر بکرم سنگھ ۔ راجہ ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ رئیس پیاگپور بہرائچ ۔
بھگوان بخش ۔ راجہ ۔ رئیس رونی ضلع بارہ بنکی
بھگوان بخش سنگھ بن بھگوتی ۔ راجہ امیٹھی سلطانپور ۔
بھگوتی پرشاد سنگھ ۔ مہاراجہ ۔ تعلقدار بلرام پور ۔
بیجناتھ ۔ لالہ ۔ رائے بہادر ۔ بی ۔ اے ۔ رئیس دہلی ۔
بیجناتھ سہائے ۔ لالہ ۔ رائے صاحب ۔ رئیس غازی پور ۔
بیدسرن کنور ۔ رانی ۔ اگوری بڑھر ۔ رئیس راجپور مرزا پور ۔
(پ)
پاٹیشوری پرتاب نرائن سنگھ ۔ راجہ ۔ رئیس بستی ۔
پربل پرتاب سنگھ ۔ راجہ ۔ رئیس لکھنہ ضلع اٹاوہ ۔
پرتاب بہادر سنگھ ۔ راجہ ۔ رئیس پرتاب گڈھ
پرتاب بہادر سنگھ ۔ راجہ ۔ رئیس ٹھاری سلطان

متحدہ آگرہ و اودھ

...ت اسماء گرامی خطاب یافتگان و مشاہیر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

صحیفۂ زرّین

بیادگار جشن جلوس میمنت مانوس و دربار دُربار تاجپوشی اعلیٰ حضرت
قوی شوکت ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند خلد اللہ ملکہم و دام دولتہم

جسمین

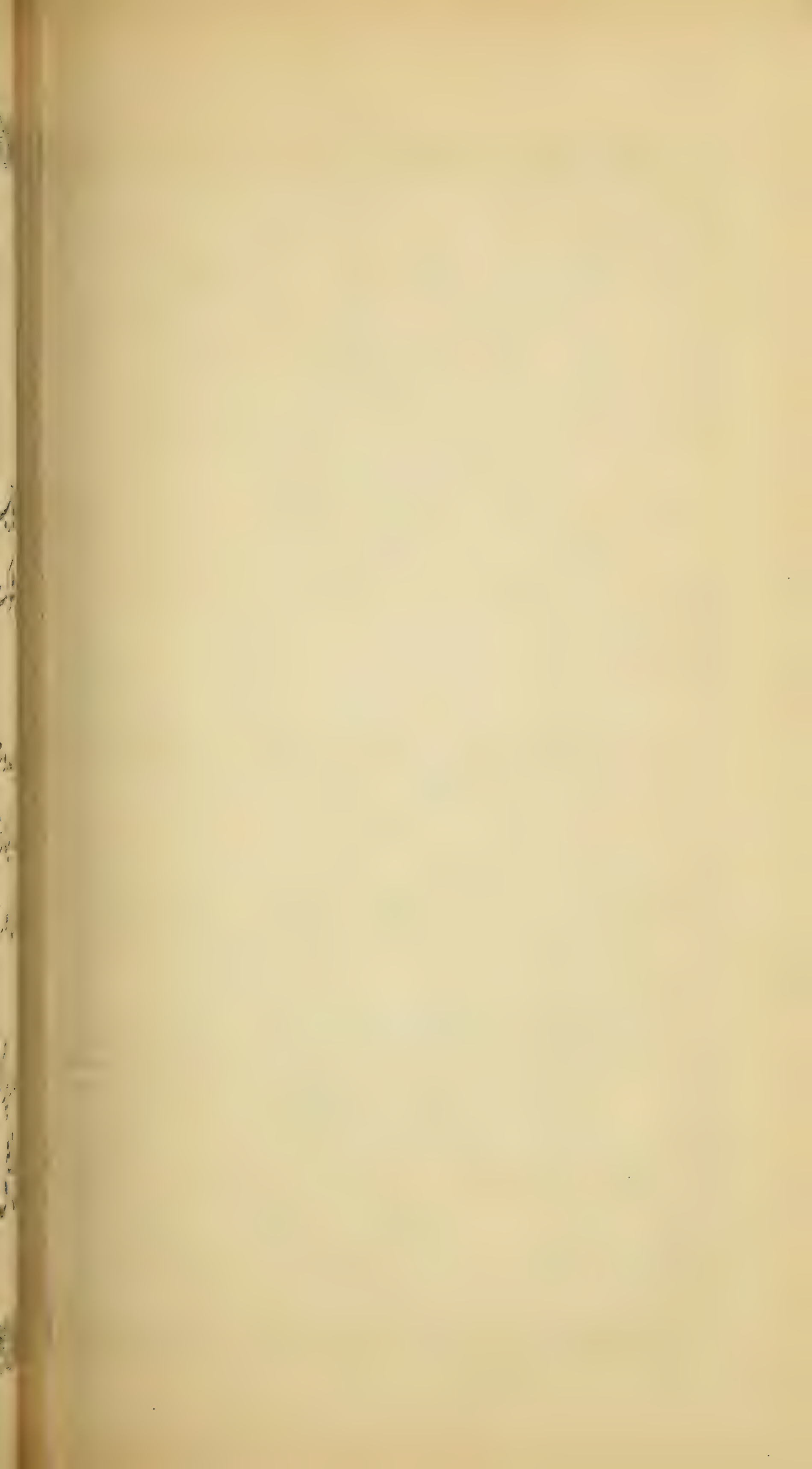
اقلیم ہندوستان کے تمام صوبجات مضافات و ملحقات کے والیان ملک
روسا کبار خطاب یافتگان عالی تبار مشاہیر نامدار و بزرگان ذی اقتدار کے
خاندانی اور ذاتی سوانح و حالات اور تصاویر و مرقعجات مندرج و مندمج ہین

مرتبہ

خاکسار پراگ نرائن بھارگو خادم کارخانۂ اودھ اخبار

مطبع منشی نول کشور (سی آئی ای) واقع لکھنؤ مین طبع ہوا

سنہ ۱۹۰۲ء





ممالک متحدۂ آگرہ و اودھ

UNITED PROVINCES OF AGRA & OUDH.

نولکشور پریس لکھنؤ

بھوٹان

بھوٹان

ہز ہائنس پنگ سنگے دورزی دیب - راجۂ بھوٹان - ریاست بھوٹان
اصل تبت ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ تبت کے تارک الوطنون نے چار صدی
صوبہ کھامہ مین قبضہ کرلیا لیکن لاماؤن کا تسلط غالبًا اس سے پہلے تھا۔ موجود
جسمین مذہب اور ملت دونون کی صورتین پائی جاتی ہین سولھوین صدی کے
سے شروع ہوئی ہے۔ اول راجہ دھرم راج شب ڈنگ ناگ کورناگ نم گیل
جو ۱۸۶۹ء مین پیدا ہوے تھے۔ آپ کا مذہب بودھ ہے۔ آپ ۲۲ - اگست
۱۸۸۵ء کو مسند آراے ریاست ہوے۔ بھوٹان کے رقبہ آبادی یا آمدنی کی
کوئی صحیح آگاہی موجود نہین ہے۔



( ) اینگرن (۱۲) میوسن رام (۱۳) ننگسھفوہ (۱۴) میوفینگ (۱۵) جیرنگ (۱۶) لانگی آنگ
( ) بھاول (۱۰) ملئی سوہ مست (۱۹) دوارانانگڑین (۲۰) میوڈن (۲۱) ننگلی وائی۔
( ) پامسن گٹ۔



بھونسلہ کے عہدنامہ کے ذریعہ سے گورنمنٹ انگلشیہ کے تحت مین آئی - اِس خاندان کے
بڑے بیٹے کو جیراج یا یوراج کہتے ہین - آپ کو ۲۰ مئی ۱۸۹۶ء کو خطاب مہاراجہ در
بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا - آپ کی ریاست چھوٹا ناگپور ملک بنگال کی تمام ریاستو
بڑی ہے - اسکا رقبہ چھ ہزار چھپن میل مربع اور آبادی تین لاکھ چوبیس ہزار پانچ سو با
اور آمدنی چھتیس ہزار اور خراج ایک ہزار آٹھ سو اکانوے روپیہ گیارہ آنہ ہے -

چھوٹا اودے پور

راجہ چندر سیکرہ پرشاد سنگھ دیو - راجۂ چھوٹا اودے پور - آپ راجہ دھر
دیو کے جانشین ہین - آپ کا تعلق ایک چھتری خاندان سے ہے جو سرگجا خاندان کی
شاخ مین ہے - ریاست اودے پور سرگجا اور دوسری ریاستہائے چھوٹا ناگپور کی طرح
عہدنامہ کے ذریعہ سے جو مادھوجی بھونسلہ اور گورنمنٹ ہند کے درمیان ہوا تھا
مین گورنمنٹ انگلشیہ کے تحت مین آئی - ریاست کا رقبہ ایک ہزار پچپن مربع میل ہے
اور آبادی سینتیس لاکھ پانچ ہزار چھتیس اور آمدنی تخمیناً سات ہزار روپیہ اور خراج پا
تینتیس روپیہ پانچ آنہ ہے -



کوہستان جنتیا اور خاصیہ

اِس کوہستانی حصۂ آسام مین تین (۱) سوہرہ (چیرہ) (۲) کھریم اور (۳) نانگسی کسیتہ بڑی
اور باقی بائیس بالکل چھوٹی ریاستین ہین - انکے نام یہ ہین - (۱) نونگکھلیہ (۲) میلیم (۳) مار
(۴) شیلا (۵) میریاو (۶) رمبری (۷) سوہنیگ (۸) میو سیانگ (۹) نانگس پنگ (۱۰) لا

کوریا

راجہ شیو منگل سنگھ - آپ راجہ پران سنگھ دیو کے جانشین ہین اور دھول سنگھ چوہان کی
ن ہین جسنے راجپوتانہ سے آکر کوریا کو فتح کیا تھا - راجہ کا خطاب موروثی چلا آتا ہے جسکو
۱۸ء مین برٹش گورنمنٹ نے بھی باضابطہ تسلیم کیا - ریاست کا رقبہ ایک ہزار چھ سو
مربع میل ہے - آبادی چھتیس ہزار دو سو چالیس اور آمدنی تخمیناً چھ ہزار روپیہ اور
چار سو روپیہ ہے -

سرائے کالا

راجہ اودت نرائن سنگھ دیو بہادر - راجہ بہادر سرائے کالا - ولادت ۱۸۴۹ع
- نومبر ۱۸۸۳ع کو گدی نشین ہوے - آپ ایک راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین
ہ کے پروہت خاندان کے ایک رُکن کی نسل مین ہے - اِس خاندان کا سرغنہ زمانہ
ن کنور کے خطاب سے مخاطب تھا جو پروہت راجگان کا عطا کیا ہوا تھا - اِس ریاست
ے بیٹے کو ٹکیٹ کا لقب ملتا ہے - اسکا رقبہ چار سو اڑتیس میل مربع اور آبادی ترانوے
ر سو انتالیس اور آمدنی سترہ ہزار روپیہ ہے - آپ خراج نہین دیتے ہین -

سرگجا

مہاراجہ رگھوناتھ سرن سنگھ دیو - مہاراجہ سرگجا - ولادت ۱۸۸۶ع - آپ ۵ مارچ
۱۹ع کو گدی نشین ہوے - آپ ایک راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین جو ۱۷۵۸ع
ٹون کا مطیع ہوکر برار کا باج گزار قرار پایا - اُس کمک کی پاداش مین جو مہاراجہ سرگجا
نٹ کے خلاف غدر بالا مئو کے موقع پر دی تھی گورنمنٹ ہند نے اس ریاست پہ
لی مگر کسی مجادلہ کی نوبت نہین آئی اور معاہدہ ہوگیا - ۱۸۱۸ع مین یہ ریاست مادھوجی

گنگ پور

راجہ رگھوناتھ سکھ دیو - راجہ گنگ پور - ولادت ۱۸۴۹ء - آپ ۲۰ - نومبر ۱۸۵۸ء کو مسند نشین ہوے - آپ چھتری ہین - اس ریاست کا رقبہ دو ہزار پانچ سو اٹھارہ مربع میل ہے - آبادی ایک لاکھ اکانوے ہزار چار سو چالیس اور آمدنی دس ہزار روپیہ اور خراج پانچ سو روپیہ ہے -

جشپور

راجہ بشن پرشاد سنگھ دیو - راجہ جشپور - آپ راجہ پرتاب نرائن سنگھ دیو بہادر سی - آئی - ای کے جانشین ہین - آپ راجپوت ہین - یہ ریاست پہلے ریاست سرگی کی باجگذار تھی مگر جب سے برٹش گورنمنٹ کے تحت مین آئی آخر الذکر ریاست کے ذریعہ سے خراج دیا جاتا ہے - اسکا رقبہ ایک ہزار نو سو ترسٹھ مربع میل اور آبادی ایک لاکھ تیرہ ہزار چھ سو چھتیس ہے - آمدنی پندرہ ہزار اور خراج سات سو چھتر روپیہ ہے -

کھرسوان

ٹھاکر مہندر نرائن سنگھ دیو - ولادت ۱۸۶۹ء - آپ ۲ - مارچ ۱۸۸۴ء کو مسند نشین ہوے - آپ اُس راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین جو قدیم پرو ہت راجا کے چھوٹے بیٹے کی اولاد مین ہے - پروہت خاندان ملک اڑیسہ مین جودھ پور راجپوتانہ سے آکر سکونت گزین ہوا تھا - ٹھاکر کا خطاب اولاً راجہ پروہت نے عطا کیا تھا - ریاست کا رقبہ ایک سو پینتالیس مربع میل ہے - آبادی پینتیس ہزار چار سو ستر اور آمدنی اٹھارہ ہزار روپیہ ہے - آپ خراج نہین دیتے ہین -



حاصل کرکے اُنکو نکال دیا اور خود اس ملک پر قابض و متصرف ہوگئے۔ انکی بائیسوین
مین راجہ گوپی ناتھ سنگھ تھے جنھون نے جمپتی سنگھ مہا پاتر کا خطاب ولقب حاصل کیا۔
دتے راجہ ہری ہر کھتیریلانے بیر بر کا خطاب اضافہ کیا۔ یہ ۱۸۹۶ء مین گدی نشین ہوے
۱۸۹۸ء مین قضا کی۔ اُنکے بعد انکے بیٹے راجہ جال وارث ہوے۔ یہ ریاست اُڑیسہ کے
محالون مین ہے اور اسکا رقبہ چھیالیس مربع میل۔ آبادی بیس ہزار پانچ سو چھیالیس
نی آٹھ ہزار چار سو بانوے روپیہ۔ خراج آٹھ سو بیاسی روپیہ ہے۔

باج گزار محالات چھوٹا ناگپور

بونائی

راجہ بونائی۔ آپ نے ۱۸۵۷ء کو کیونجھر کی بدامنی اور ہنگامہ مین گورنمنٹ کو نہایت
ددی تھی۔ آپ کا تعلق دم بنگسار چھتری خاندان سے ہے۔ رقبہ ایک ہزار تین سو
مربع میل ہے اور آبادی تخمیناً بتیس ہزار۔ آمدنی تخمیناً چار ہزار پانچ سو روپیہ اور
دو سو روپیہ ہے۔

چنگ بھاکر

بھیا مہا بیر سنگھ دیو۔ بھیا چنگ بھاکر۔ ولادت ۱۵۔ اپریل ۱۸۷۹ء۔ آپ ۱۱ جون
ء کو مسند نشین ہوے۔ آپ اُس راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین جو کوریا کے
اجپوتون کی ایک شاخ ہے اور جسکے مورث اعلیٰ جوراول سنگھ راجہ غریب سنگھ والی کوریا
تیلے بھائی تھے۔ اِس ریاست کا رقبہ نو سو چھ مربع میل ہے۔ آبادی تخمیناً اٹھارہ ہزار
تخمیناً نو ہزار روپیہ اور خراج تین سو چھیالیس روپیہ تین آنہ ہے۔

اور نمایان خدمات انجام دین اور اُسکے جلد وین بطور ذاتی اعزاز کے راجہ بہادر کا خطاب
کیا۔ اُنکے انتقال کے بعد آپ وارث ہوے اور رپٹ گنیشور پال کے لقب سے ملقب
آپ بانی ریاست کی چونتیسوین پشت مین ہین۔ آپ کی ریاست کا رقبہ چار سو بار
میل آبادی اُنتیس ہزار سات سو۔ آمدنی سترہ ہزار چار سو سینتیس روپیہ۔ خراج د
چھیاسٹھ روپیہ دس آنہ آٹھ پائی ہے۔

رنپور

راجہ بیرور کرشن چندر سنگھ بجر دھر نریندر مہا پاتر۔ راجۂ رنپور۔ آپ راجہ بو
بجر دھر نریندر کے جانشین ہین۔ آپ کا تعلق ایک نہایت قدیم چھتری خاندان سے
جسکی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ تین ہزار چھ سو سال قبل ایک شکاری باسر باسک
قائم کیا تھا۔ باسر باسک کے بیٹے کا وکرما نریندر نام تھا۔ اُسکے بعد جتنے حکمران رہ
وہ سب نریندر کے لقب سے ملقب ہوے۔ راجہ کنج بہاری نریندر کے عہد حکومت
خطابات بجر دھر و مہا پاتر کا اضافہ ہوا۔ ریاست کا رقبہ دو سو تین مربع میل اور آبادی
ایک سو پندرہ ہے جسمین زیادہ تر ہندو اور کچھ مسلمان اور قدیم باشندے ہین۔ آمدنی
چھ سو اکتالیس روپیہ۔ خراج ایک ہزار چار سو روپیہ تیرہ آنہ دو پائی ہے۔

ٹگریا

راجہ بنا ملی کھتیر یا بیر بر چمپتی سنگھ مہا پاتر۔ راجۂ ٹگریا۔ ولادت ۱۸۵۷ء آپکے
رئیس ہین ۔ ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء کو گدی نشین ہوے۔ آپ کا تعلق ایک چھتری خان
ہے جسکی سُورتُنگ سنگھ ماندھاتا تک پچیس پشتین گذری ہین جو شمالی ہند سے مقاد
تیرتھ کے لیے آئے تھے۔ چار سو برس کا عرصہ ہوا کہ اُنھون نے یہان کے اصلی باشندون

نیلگیری

راجہ کرشن چندر مردراج ہری چندن - راجۂ نیلگیری - ولادت ۱۸۶۷ء - آپ
مبر ۱۸۹۳ء کو بحالت نابالغی مسند نشین ہوے - آپ نسبًا چھتری ہین اور نرائن سنگھ
- ماندھاتا برت بسنت ہری چندن کی اولاد مین ہین جو چھوٹا ناگپور کے حکمران
ن کے ایک رکن تھے اور جنھون نے راجہ پرتاب رردم دیو راجہ اُڑیسہ کی لڑکی سے
وین صدی کے شروع مین شادی کی اور ریاست نیلگیری کی بنیاد ڈالی تھی - آپ انکی
ین پشت مین ہین - اس خاندان مین راجہ اور مردراج کے خطابات موروثی ہین
۱۸۷۱ء مین گورنمنٹ ہند نے باضابطہ تسلیم کیا - اس ریاست کا رقبہ دوسو اٹھتّر
ل ہے - آبادی چھپن ہزار ایک سو اٹھانوے - آمدنی پینتالیس ہزار پانچ سو چھپانوے
ور خراج تین ہزار نو سو روپیہ سات آنہ آٹھ پائی ہے -

پل لہارا

راجہ گنیشور پال - راجۂ پل لہارا - آپ ایک حکمران رئیس ہین - ولادت ۱۸۵۴ء
۱ - اگست ۱۸۸۸ء کو گدی نشین ہوے - آپ کا تعلق اُس چھتری خاندان سے ہے
ی راجہ سنتوش پال عرف پٹ گنیشور پال تھے - اس خاندان کا ہر ایک راجہ "پٹ
پال" اور "پٹ منی پال" کے لقب سے ملقب ہوتا آیا ہے - یہ ریاست مدت تک
ن شال اور اسکے راجہ کی باجگزار رہی لیکن کسی وجہ سے سخت جھگڑے پیدا ہوے
، پل لہارا کی ریاست برٹش باجگزار مشتہر کی گئی - ریاست پل لہارا اب اگرچہ کیونجھر کی
مین مگر جو روپیہ وہ گورنمنٹ کو دیتی ہے وہ آخر الذکر ریاست کے متعلق اور اسکے
بن جمع ہوتا ہے - اندرونی انتظام اور تعلقات گورنمنٹ بالکل خود مختارانہ ہین -
، والد پٹ منی پال نے ۱۸۶۷ء مین کیونجھر کے باغیون کی سرکوبی مین عمدہ

میل ہے۔ آبادی ترسٹھ ہزار دو سو ستاسی۔ آمدنی پچیس ہزار پانسو اٹھائیس
اور خراج چار ہزار دو سو گیارہ روپیہ آٹھ آنہ آٹھ پائی ہے۔

نرسنگ پور

راجہ سادھو چرن مان سنگھ ہری چندن مہا پاتر۔ راجۂ نرسنگ پور
ولادت ۱۸۸۲ء۔ آپ ۴۔ دسمبر ۱۸۸۶ء کو عالم نابالغی مین مسند نشین ریاست ہوئے
آپ ایک راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین اور بانی خاندان دھرم راج
تینیسوین پشت مین ہین۔ آپ کے مورث اعلیٰ نے یہان کے قدیمی باشندون
اصلی سرغنہ کو مغلوب اور معزول کر کے خود اپنی حکومت قائم کی۔ پچھلی نوشتون سے
یہ خاندان مسلسل حکمران اور مان سنگھ ہری چندن مہا پاتر کے لقب سے ملقب ہوا
ہے جسے گورنمنٹ برطانیہ نے بھی ۱۸۷۴ء مین تسلیم کیا۔ ریاست کا رقبہ ایک سو
ننانوے مربع میل اور اسکی آبادی پینتیس ہزار آٹھ سو اور آمدنی چونتیس ہزار
بچانوے روپیہ اور خراج ایک ہزار چار سو پچپن روپیہ آٹھ آنہ تین پائی ہے۔

نیا گڈھ

راجہ نرائن سنگھ ماندھاتا۔ راجۂ نیا گڈھ۔ آپ ۱۸۹۰ء مین راجہ رگھوناتھ سنگھ
ہری چندن کے انتقال کے بعد جانشین ریاست ہوے اور گورنمنٹ ہند نے
خطاب راجگی کو موروثی تسلیم کیا۔ آپ راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین رقبہ
ریاست پانچ سو اٹھاسی مربع میل اور آبادی ایک لاکھ سترہ ہزار آٹھ سو اٹھ
آمدنی ترسٹھ ہزار دو سو بیس روپیہ سالانہ اور خراج پانچ ہزار پانچ سو پچیس روپیہ
چار آنہ ایک پائی ہے۔

راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین اور جوتی بھنج برادر آدی بھنج کی اولاد ہین
تی بھنج ریاست مور بھنج کے بانی مبانی تھے جسکو قائم ہوے چونتیس پشتین
۔آپ کا سلسلۂ نسب راجگان مور بھنج سے ملتا ہے بھنج کا خطاب ادی سنگھ
بہادرانہ کارنامون کے صلہ مین گجپتی راجہ پوری سے حاصل ہوا تھا۔ اُسوقت سے
راجگان کیونجھر اور مور بھنج کے خاندانون مین برابر چلا آتا ہے۔ راجہ کا خطاب
ہے اور اُسوقت سے شروع ہوا ہے جب مرہٹے ملک اُڑیسہ مین حکمران تھے
گورنمنٹ نے خطاب مذکور ۱۸۷۴ء مین موروثی تسلیم کیا۔ آپ کو مہاراجہ کا خطاب
از ذاتی یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو عطا ہوا۔ آپ کی ریاست کا رقبہ تین ہزار چھیانوے
ہے۔ آبادی دو لاکھ اڑتالیس ہزار ایک سو ایک۔ آمدنی اٹھاسی ہزار چھ سو
اور خراج ایک ہزار سات سو دس روپیہ ہے۔

کھانڈپارا

راجہ نتوبر مردراج بھرمر برراے۔ راجۂ کھانڈپارا۔ ولادت ۱۸۳۷ء
۱۔ فروری ۱۸۶۷ء کو مسند نشین ریاست ہوے۔ آپ حکمران رئیس ہین اور
راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین۔ یہ ریاست پہلے رتناگڈھ کا ایک حصّہ
سو برس سے راجہ نیاگڈھ کے چھوٹے بھائی راجہ جدو ناتھ سنگھ نے علیحدہ ہوکر
یگانہ حکومت قائم کی۔ آپ بانی ریاست کی آٹھوین پشت مین ہین۔ آپکے
بزرگوار کا نام نامی راجہ کرشن چندر سنگھ مردراج بھرمر برراے ہے۔ آپ
بھائی راجہ کنج بہاری سنگھ مردراج بھرمر بر کے جانشین ہین جنھون نے ۱۸۶۷ء
بلدانتقال کیا۔ راجہ کا خطاب موروثی ہے اور اُسوقت سے شروع ہوا
جب اُڑیسہ مین مرہٹون کی عملداری تھی۔ ریاست کا رقبہ دو سو چوالیس مربع

گورنمنٹ نے اپنے ہاتھ مین لیا - آپ قوم کے چھتری ہین - اس خاندان کے ...
مورث ہری ہر سمنت سنگھ تھے جنھون نے اس ریاست کے اصلی راجہ ڈھینکر...
کر کے ڈھینکانل پر قبضہ کر لیا - راجہ اور مہندر کے خطابات مرہٹون کے دیے ...
ہین جنکو گورنمنٹ ہند نے بھی تسلیم کیا ہے - ریاست کا رقبہ ایک ہزار چار سو...
مربع میل - آبادی دو لاکھ اٹھتیس ہزار دو سو پچاسی ہے - آمدنی تقریباً ایک...
پچیس ہزار اور خراج پانچہزار ایک سو روپیہ ہے -

ہنڈول

راجہ جنار دھن مردراج جگدیو - راجۂ ہنڈول - ولادت ۵۵...
۱۰ - جولائی ۱۸۷۷ء کو مسند نشین ہوے - آپ چھتری ہین - سابق مین ہنڈول ...
چھوٹی ریاستون سے مشتمل تھا جو جنگل مین دبی ہوئی تھین اور جنپر مختلف سردار حکو...
کرتے تھے - آخر مین دو مرہٹہ بھائیون نے جو مدراس کے کھیمڈی راجہ کے ...
سے تھے اُنکو نکال دیا اور ایک بڑی ریاست قائم کی - راجہ جنار دھن مرا...
ریاست کی چھبیسوین پشت مین ہین - راجہ کا خطاب ہر والی ریاست کے ...
ساتھ مرہٹون کے زمانہ سے چلا آتا ہے - ۱۸۷۴ء مین گورنمنٹ نے بھی با...
اسکو تسلیم کیا ہے - اس ریاست کا رقبہ تین سو بارہ مُربع میل - آبادی ...
نو سو تہتر - آمدنی اُنتالیس ہزار چھ سو بانوے اور خراج پانسو اکاون روپیہ ...

کیونجھر

مہاراجہ دھنور بجے نرائن بھنج دیو - راجۂ کیونجھر - ولادت ۷ - جولا...
آپ حکمران رئیس ہین - ۴ - ستمبر ۱۸۶۱ء کو نابالغی کے زمانہ مین مسند نشین ہو...

..ا بادی تینیس ہزار پانچ سو چھبیس۔ آمدنی تقریباً اٹھائیس ہزار اور خراج ایکہزار ..وستانوے روپیہ پندرہ آنہ پانچ پائی ہے۔

بوڈ

راجہ جوگندر دیو۔ راجۂ بوڈ۔ ولادت ۱۸۵۰ء۔ آپ ۱۸۷۹ء مین گدی نشین ..۔ آپ کا تعلق ایک چھتری خاندان سے ہے جسکے بانی گندمرون دیو تھے۔ ..خاندان کو حکومت کرتے ہوے سترہ پشتین گذری ہین۔ راجہ کا خطاب مرہٹہ سلطنت ..انے سے ہے جسکو برٹش گورنمنٹ نے آپ کے والد راجہ تمبر دیو کی حیات مین ..طہ تسلیم کیا تھا۔ ریاست کا رقبہ ایک ہزار دو سو چونسٹھ مربع میل۔ آبادی نواسی ہزار ..دو اکاون۔ آمدنی تقریباً چھتیس ہزار اور خراج آٹھ سو روپیہ ہے۔

دس پلا

راجہ نرائن دیو بھنج۔ راجہ دس پلا۔ ولادت ۱۸۶۳ء۔ آپ ۲۰ جولائی ۱۸۹۶ء ..نین ہوے۔ آپ سورج بنسی چھتری ہین۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ریاست کی بنیاد ..ے پانسو برس گذرے اور آپ بانی ریاست سے سولھوین پشت مین ہین رقبہ ..ت کا پانسو ارسٹھ مربع میل۔ آبادی سینتالیس ہزار پانسو ستانوے۔ آمدنی تقریباً ..ہزار روپیہ اور خراج چھ سو اکسٹھ روپیہ ہے۔

ڈھینکانل

راجہ سور پرتاب مہندر بہادر۔ راجۂ ڈھینکانل۔ ولادت ۱۸۷۳ء۔ آپ ۲۹ .. ۱۸۷۵ء کو اپنی نابالغی کے زمانہ مین گدی نشین ہوے اور ریاست کا انتظام

اٹھمالک

راجہ بھبو دیندر دیو سمنت۔ راجۂ اٹھمالک۔ آپ چھتری ہین۔ مہاراجہ مہندر
سمنت کی وفات کے بعد آپ اُنکے جانشین ہوے۔ آپ کے مورث اعلیٰ پرتاب
راجہ جے پور کے سات بھائیون کے ہمراہ زیارت کے لیے پوری مین آئے ان
راجۂ پوری کسی وجہ سے اُنسے سرگرم پیکار ہوے۔ دو بھائی اِس محاربہ مین مقتول
ہوے اور پانچ بھائیون نے پہاڑون مین جاکر بونائی پر قبضہ کرلیا اور ایک بھائی
کو راجہ بنا کر حکمرانی کرنے لگے۔ پرتاب دیو نے راجۂ مہاندی کو جو نسباً ڈوم تھا شکست
دیکر اُسکے مقبوضات پر قبضہ کیا اور اپنے نام سے پرتاب پور آباد کیا۔ پرتاب دیو کی
کئی پشتون بعد کے حکمران راجہ نے اپنی ریاست کو آٹھ حصون مین تقسیم کیا اور ایک
کا جُدا جُدا سردار مقرر کردیا۔ اُسوقت سے اس ریاست کو اٹھمالک کہنے لگے
معنی آٹھ سردار کے ہین۔ ریاست کا رقبہ سات سو بیس مربع میل اور آبادی اکتیس ہزار
چھ سو پانچ ہے جسمین کچھ قدیم پہاڑی باشندے اور زیادہ تر اہل ہنود ہین۔ ریاست
کی آمدنی بائیس ہزار روپیہ سے زیادہ ہے اور خراج چار سو اسی روپیہ مقرر ہے۔

برمبا

راجہ شمبھو بیرو برمنگراج مہاپاتر۔ راجۂ برمبا۔ ولادت ۱۸۶۰ء۔ آپ ۱۱ اپریل
۱۸۸۱ء کو گدی نشین ہوے۔ اِس ریاست کا بانی ایک مشہور چھتری پہلوان بیان
کیا جاتا ہے جسکو والی اُڑیسہ نے دو گاؤن عطا کیے تھے۔ یہ موضع کاندھون کا مسکن
تھا اور یہی قوم اسمین آباد تھی لیکن پہلوان نے وہان کے اصلی باشندون کو نکال کر
رفتہ رفتہ اپنا علاقہ دور تک بڑھالیا۔ راجہ شمبھو بیرو برمنگراج مہاپاتر ذات کے چھتری
اور بانی ریاست کی اکیسوین پشت مین ہین۔ ریاست کا رقبہ ایک سو چونتیس مربع

...دھیا سے اُڑیسہ مین وارد ہوے اور وہان کے اصلی باشندون کو مغلوب کر کے
...بض ریاست اور راجہ کے خطاب سے مخاطب ہوے۔ اُنکی براہ راست ساتوین
...ت مین راجہ اجاد تھے جنھون نے بیر بر ہری چندن مہا پاتر کا لقب اختیار کیا جو
...لے بعد اُنکے اعقاب مین بھی جاری رہا۔ اُنکی اٹھارھوین پشت مین راجہ دیاندھی
...بر ہری چندن مہا پاتر بہادر تھے جنکو اپنی ہمسایہ ریاست انگول کی بدنظمی کے فرو
...نے مین گورنمنٹ کو مدد دینے کے جلدو مین گورنمنٹ برطانیہ نے راجہ بہادر کے
...ذاتی خطاب کو تسلیم کیا۔ ریاست تالچیر ۲۴۔ نومبر ۱۸۰۳ء کو سلطنت انگریزی کے
...ت مین آئی۔ رقبہ ریاست تین سو نناوے مربع میل اور آبادی باون ہزار چھ
...تر ہے۔ اکتیس ہزار ایک سو ترسٹھ روپیہ ریاست کی آمدنی ہے اور ایک ہزار
...الیس روپیہ دس آنہ پانچ پائی زرخراج ہے جو گورنمنٹ انگلشیہ کو سالانہ ادا
...جاتا ہے۔

اٹھ گڑھ

راجہ سری کرن بشوناتھ۔ بیوارتا۔ پٹ نائک۔ راجہ اٹھ گڑھ۔ ولادت
...اگست ۱۸۵۱ء قدیم زمانہ مین اٹھ گڑھ راجگان اُڑیسہ کی ملکیت تھا جنمین
...نے اپنے وزیر کی ہمشیر سے شادی کی اور راجہ کا خطاب اور ریاست اپنے
...لے کو دیدی۔ راجہ سری کرن بشوناتھ بانی خاندان سے اٹھائیسوین پشت مین
...۔ آپ ۱۸۹۶ء مین مسند نشین ریاست ہوے۔ آپ کرن کایستھ ہین۔ ریاست
...بہ ایک سو اڑسٹھ مربع میل اور اُسکی آبادی چھتیس ہزار چھ سو تین ہے۔ آمدنی
...ن ہزار روپیہ سے زیادہ ہے اور دو ہزار آٹھ سو روپیہ خراج ادا کیا جاتا ہے۔



راجہ کشور چندر بیر بر ہری چندن والی تالچیر

بھنج دیو نے مقام باری پدا مین جگناتھ کا ایک مندر تعمیر کیا تھا جو اب تک موجود ہے
ہزار ہا جاتریون کا معبد و زیارت گاہ ہے۔آپ ویشنو مذہب کے پیرو ہین۔
تک یہ ریاست مرہٹون کے ماتحت تھی مگر اب ۱۸۲۹ء کے عہد نامہ کے مطابق
جو برٹش گورنمنٹ اور مہاراجہ جدوناتھ بھنج دیو کے ابین موکد ہوا تھا سلطنت
انگریزی کے ماتحت ہے۔آپ کے زمانہ مین ریاست کی آمدنی اور آبادی اور
رعایا کی سرسبزی ترقی پر ہے۔دیوانی و فوجداری کے مقدمات ریاست کے جج
اور اُسکی ماتحت عدالتون کے ذریعہ سے فیصل ہوتے ہین۔ریاست کے جج کو
دیوانی کے اختیارات برٹش گورنمنٹ کے ڈسٹرکٹ جج کے برابر اور فوجداری کے
اختیارات مثل سشن جج کے ہین۔فوج پولس سپرنٹنڈنٹ پولس کی ماتحت ہے۔
قدیم پومنری فوج کی تعداد نو سو بہتر ہے۔ایک جیلخانہ دارالصدر مین اور دو جیلخانے
سب ڈویژنون مین ہین۔گذشتہ بیس برس کے اندر ریاست مین تعلیم کو بہت
ترقی ہوئی ہے۔باری پدا دارالصدر مین ایک انگلش ہائی اسکول قائم ہے جس مین
ایک سو سینتیس طلبا تعلیم پا رہے ہین۔اِسکے علاوہ مختلف قسم کے مدارس اور مکتب
کی تعداد تین سو چودہ ہے جسمین کل چار ہزار نو سو بہتر لڑکے زیر تعلیم ہین۔ریاست
مین چھ شفاخانے اور سات ڈاکخانے ہین جو انگریزی محکمۂ ڈاکخانہ کے زیر انتظام ہین
ریاست کا رقبہ چار ہزار دو سو سینتالیس مربع میل ہے اور آبادی چھ لاکھ دس ہزار
دو سو چھیاسی ہے۔

تالچیر

راجہ کشور چندر بیر برہری چندن۔مہا پاتر۔راجۂ تالچیر۔آپ اجودھیا کے
سورج بنسی راجپوتون کی نسل سے ہین۔اس خاندان کے مورث اور بانی نرہر سنگھ

ریاستہاے بنگال و آسام

حصۂ دوم

باج گزار محال اُڑیسہ

مور بھنج

راجہ سری رام چندر بھنج دیو - راجۂ مور بھنج - آپ کی ولادت جنوری ۱۸۷۲ء
[ب]مقام باری پدا مین واقع ہوئی - یہ ریاست انتہائی شمالی اُڑیسہ مین واقع ہے
[ش]مال مین مدنا پور جنوب مین بالاسور دنیلگیری اور مغرب مین کیونجھر اور ضلع
[سنگھ ب]ہوم واقع ہے - اُڑیسہ کی تمام باج گزار ریاستون مین یہ ریاست سب سے
[زیادہ] وسیع اور وقیع ہے - تین سو برس کا عرصہ ہوا کہ جے سنگھ نے شہنشاہ اکبر کے
[عہد م]ین اس ریاست کی بنیاد ڈالی تھی جو جے پور (راجپوتانہ) کے راجہ تھے - رئیس حال
[نے ...]ت کالج مین تعلیم پائی - آپ ۱۸۹۲ء مین مسند نشین ہوے - انتظام ریاست
[ایک کو]نسل کے ذریعہ سے ہوتا ہے جسمین آپ کے زیر صدارت چار سرکاری اور
[غیر] سرکاری ممبر ہین - ریاست کا انتظام انگریزی اُصول حکمرانی سے ملتا جلتا ہے -
[ریاست ک]ی آمدنی مالگزاری دس لاکھ اور زرخراج ایک ہزار سر سٹھ روپیہ دس آنہ چھ
[پائی] ہے جو برٹش گورنمنٹ کو دیا جاتا ہے - قدیم مندرون اور تالابون کے آثار
[ر]یاست کے گذشتہ جاہ و جلال کا پتہ دیتے ہین - ۱۸۵۲ء مین مہاراجہ بیدیا ناتھ



راجہ سری رامچندر بھنج دیو والی مور بھنج



ـدری کے اختیارات بھی مرحمت ہوئے - غلام علی خان نے جو سی - ایس - آئی کے
ـطاب سے ممتاز تھے - اکتوبر ۱۸۶۸ء مین انتقال کیا - اُسوقت آپ جو اُنکے بھتیجے اور
ـاین جانشین ریاست ہوئے - ۱۸۷۶ء مین آپ کو نواب کا موروثی خطاب
ـدا - ۱۸۷۸ء مین آپ سی - ایس - آئی کے خطاب سے مخاطب ہوئے - آپکے
ـاجزادہ ہین خلف اکبر کا نام غلام علی خان ہے - ریاست کا رقبہ دوسو پچپن مربع
ـہے - آبادی تقریباً پینتیس ہزار اور آمدنی دو لاکھ بہتر ہزار دوسو پچاس سالانہ ہے
ـن سے ایک بہت بڑا حصہ ارکان خاندان کی جاگیرون مین نکل جاتا ہے -



سیوا ر اُو اول کے فرزند سید جی کے متبنیٰ بیٹے سیوا ر اُو دوم گدی نشین ہوے اور ۱۸۲۶ء
مین برٹش گورنمنٹ سے سند حاصل کی انکی وفات کے بعد انکے بھتیجے ونکٹ راو جانشین
ہوے جنھون نے ۱۸۶۱ء مین انتقال کیا اور انکے بڑے بیٹے سیواشن لکھا راو وا لی
ہوے۔ ابتدا ًیہ لوگ جاگیردار سنڈور کے نام سے پکارے جاتے تھے مگر لارڈ نار تھبروک
صاحب کی گورنمنٹ نے انکو راجہ کا خطاب نسلاً بعد نسل مرحمت کیا۔ ۱۸۷۸ء مین انکا
پر انکے سوتیلے بھائی راجہ راجچند روٹیل راو راجہ ہوے۔ اُنکے انتقال پر آپ گدی نشین ہو
رقبہ ریاست ایک سو چونسٹھ مربع میل اور آبادی گیارہ ہزار دو سو پانچ جنمین قریب
کُل ہندو ہین۔ سکونت حال بلاری۔ مدراس۔

بیگن پلی

نواب سید فتح علی خان بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ نواب بیگن پلی

ولادت ۱۸۴۹ء مسند نشینی ۱۸۶۸ء۔ بادشاہ عالمگیر نے سترھوین صدی مین اپنے وزیر کے خلف اکبر
محمد بیگ خان کو بیگن پلی کی جاگیر عطا کی تھی۔ مگر تین پشت کے بعد جب اُس خاندان کی اولاد
ذکور مین کوئی وارث باقی نہ رہا تو نظام نے ۱۷۶۴ء مین آپ کے مورث اعلیٰ کو یہ ریاست
مرحمت فرمائی۔ ۱۸۰۰ء مین اُس معاہدہ کی رو سے جو گورنمنٹ ہند و نظام حیدرآباد کے
مابین منعقد ہوا تھا ریاست برٹش گورنمنٹ کی حفاظت مین آئی۔ اُسوقت مظفر الملک خان
تھے ۱۸۲۵ء سے ۱۸۴۸ء تک حسب الحکم گورنمنٹ ہند ریاست مذکور کا انتظام کلکٹر کے
سپرد رہا جسکی وجہ سے چند در چند شکایتین تھین جو گورنمنٹ نے جاگیرداران بیگن پلی کے
اور فساد کے متعلق سُنی تھین۔ ۱۸۴۹ء مین گورنمنٹ نے کورٹ آف ڈائرکٹرز کے
کے موافق حسین علی خان کو اس ریاست کا مالک قرار دیا۔ حسین علی خان کی رحلت کے
بعد اُنکے بھتیجے غلام علی خان جانشین ہوے۔ جنکو ایک سند کے ذریعہ سے دیوانی

ریاستہاے احاطۂ مدراس

حصۂ دوم

سنڈور

ری منت ونکٹ راؤ راؤ صاحب ہندو راؤ گھورپڑے مملکت مدار سیناپتی

ت ۱۰- جولائی سنہ ۱۸۹۲ء مسند نشینی ۲۰- دسمبر سنہ ۱۸۹۲ء- آپ اپنے والد کے انتقال
ند ۲۰- دسمبر سنہ ۱۸۹۲ء کو وارث ریاست ہوے- آپ اُس ہندو مرہٹہ خاندان سے
رکھتے ہین جسکے مورث اعلیٰ بلال جی راؤ گھورپڑے تھے جو بیجاپور کی فوج مین ایک
فسر تھے- انکے فرزند بیراجی سیواجی اعظم کے ملازم تھے- انکے بیٹے سیداجی نے سردار
ت بدر سے علاقہ سنڈور فتح کیا اور اس فتح کو سمبھاجی جانشین سیواجی نے اور زیادہ
م کیا- سنہ ۱۷۱۵ء مین انکی وفات کے بعد انکے دوسرے بیٹے گوپال راؤ گدی نشین ہوے
بعد سلطان حیدر سنڈور پر حملہ آور ہوے اور اُنکے جانشین ٹیپو سلطان نے قلعہ کی تعمیر کو
یا- گوپال راؤ کے بیٹے سیوا راؤ سنہ ۱۷۸۶ء مین میدان کارزار مین افواج میسور کے
سے مقتول ہوے- ٹیپو سلطان کی زوال سلطنت کے بعد سنہ ۱۷۹۹ء مین پیشوا نے سنڈور
ری کا دعویٰ کیا اور اُنکی استدعا پر سر ٹامس منرو صاحب افواج انگلشیہ لیکر پہونچے
سنہ ۱۸۱۰ء مین فوج برطانیہ نے قلعہ کو ڈھادیا- سنہ ۱۸۱۸ء مین زوال حکومت پیشوا کے بعد



ساونور

مہربان نواب عبدالمجید خانصاحب دلیر جنگ بہادر والی ساونور
-اکتوبر ۱۸۹۰ء کو پیدا ہوے ہین اور راجکوٹ کے راجکمار کالج مین تعلیم پاتے
ابھی آپ کی شادی نہین ہوئی ہے - آپ ۲۶ جولائی ۱۸۹۲ء کو گدی نشین ہوے
نابالغی ریاست کا انتظام فی الحال کلکٹر و پولٹیکل ایجنٹ دھارواڑ کی نگرانی مین دیوان
ہر دسہے - آپ کا خاندان میان خیل پٹھانون سے تعلق رکھتا ہے - ملک عبدالکریم خان
ور بہلول خان سکے درمیان مین جنھون نے اس خاندان کی بنیاد قائم کی تھی بیس پشتین
عین - ملک اوطان خان جو اس نسل کی پندرھوین پشت مین تھے افواج تیموریہ کے
ندوستان مین آئے - داود خان جو سترھوین پشت مین تھے دربار دہلی مین ممتاز
اور انکو نواب کا خطاب مرحمت ہوا - ۱۶۶۲ء مین بہاول خان نے بیجاپور مین ملازمت اختیار
۱۶۸۶ء مین عبدالرؤف خان نے عالمگیر کی ملازمت کی اور دلاور خان بہادر دلاور جنگ کے
سے مشرف و ممتاز ہوے اور علاوہ اسکے بانکاپور - تورگل - اعظم نگر یا بلگام کے بائیس محالات
ے جنکی آمدنی چوبیس لاکھ روپیہ تھی - پہلے انھون نے بانکاپور کو اپنا مستقر بنایا مگر بعد ازان
نے قصبہ نور کو آباد کیا - نواب عبدالمجید خان کا نام جنوبی اضلاع مین ابتک اعزاز کے ساتھ لیاجاتا
نواب عبدالحکیم خان پیشوا اور ٹیپو سے سرگرم پیکار رہے - ۱۷۸۶ء مین وہ پونا تشریف
جہان پیشوا نے انکی دس ہزار ماہانہ پنشن مقرر کردی تھی - عبدالخیر خان انکے فرزند
پیشوا نے ساونور کی جاگیر عطا کی جسمین پچپیس مواضع شامل تھے اور جسکی آمدنی اڑتالیس
روپیہ تھی - ۱۸۱۸ء مین بعد اختتام جنگ مرہٹہ برٹش گورنمنٹ نے اسپر انکا قبضہ تسلیم
ریاست کو برقرار اور قائم رکھا - اس ریاست کا رقبہ ستر مربع میل ہے - آبادی اٹھارہ
سو چھیالیس اور آمدنی تقریباً اٹھاسی ہزار روپیہ ہے - آبادی کا انحصار محض زراعت پر ہے -

کاپشی

سردار کا لقب سناپتی ہے اور وہ مرہٹہ برہمن ہین - ریاست کا رقبہ پنتیس مربع میل
آبادی تقریباً تیرہ ہزار - آمدنی چوالیس ہزار نو سو چھہتر اور خراج ایکہزار چار سو ...

تورگل

رئیس کا لقب سینا خاص خیل ہے اور وہ مرہٹہ برہمن ہین - ریاست کا رقبہ
ایکسو بیس مربع میل - آبادی تقریباً تیرہ ہزار - آمدنی پینتالیس ہزار آٹھ سو چھبیس روپیہ
اور خراج چار ہزار دو سو پچاس روپیہ ہے -

وتواڈ

اس ریاست مین دو حصہ دار ہین - بڑے کا لقب امیر الامرا ہے او چھوٹے کا
چواں ہمت بہادر - دونون صاحب مرہٹہ برہمن ہین - ریاست کا مجموعی رقبہ چالیس مربع
میل - آبادی تقریباً اُنیس ہزار - آمدنی تخمیناً نوے ہزار روپیہ اور خراج چار ہزار چھ سو ...

کاگل خرد

اس ریاست مین تین حصہ دار ہین - جنکے لقب سرجی راؤ سرلشکر اور پٹنکار ہین تینوں
صاحب مرہٹہ برہمن ہین - ریاست کا مجموعی رقبہ پچاس مربع میل - آبادی تقریباً ...
آمدنی تقریباً ایک لاکھ دو ہزار روپیہ اور خراج دو ہزار آٹھ سو چھبیس روپیہ ہے -

انچلکرنجی

نرائن راؤگوویڈ عرف باباصاحب گھوڑپڑے سردار انچل کرنجی-
[ک]لمنستھا برہمن ہین-آپ ۸-اکتوبر ۱۸۷۶ء کو مالک ریاست ہوے-آپ کی ریاست
[چ]اسی مواضع ہین جنکی آمدنی دولاکھ چارہزار ایکسودس روپیہ ہے-ریاست کارقبہ
[...]سات مربع میل - آبادی تخمیناً پینسٹھ ہزار اوخراج دوہزار روپیہ ہے -

وشال گڈ

رئیس کالقب پنت پرتینیدھی ہے اور وہ وشِشٹھا برہمن ہین- ریاست کارقبہ
[...]لیس مربع میل-آبادی تخمیناً تیس ہزار-آمدنی ایک لاکھ تیس ہزار چھ سو بانوے
[خرا]ج پانچہزار نوسو پچھتر روپیہ ہے-

بواڈا

رئیس کالقب پنت امیتیا ہے اور وہ وشِشٹھا برہمن ہین-ریاست کارقبہ ایکسو
[...]ں مربع میل-آبادی تخمیناً تینتالیس ہزار-آمدنی تقریباً ستاسی ہزار چارسواکتیس
[خرا]ج تین ہزار چارسوبیس روپیہ ہے -

کاگل

رئیس کالقب سرجی راو وزارت مآب ہے-آپ مرہٹہ برہمن ہین-ریاست
[کارقبہ] ایکسواٹھائیس مربع میل-آبادی تقریباً باون ہزار-آمدنی تخمیناً ایک لاکھ
[...] ہزار پندرہ روپیہ اورخراج دوہزار روپیہ ہے-

دس ہزار ہے۔

رام درگ

ونکٹ راؤ یوگی راؤ عرف راؤ صاحب بھاوے۔ خاندان
اس ریاست پر قابض ہے اس ریاست کے بانی رام راؤ داجی تھے۔ غدر
مین اُنکے ایک بزرگ رام راؤ نے سرکار انگریزی کی خیرخواہی کی۔ اُنکو
کی سند ملی۔ انھون نے ۱۸۷۳ء مین انتقال کیا۔ انکے لڑکے یوگی راؤ
اور ۱۸۸۹ء مین وفات کرگئے۔ انکے صاحبزادے ونکٹ راؤ ہوے۔ آپ
اول کے سردار ہین۔ ریاست کا رقبہ ایک سو اُنھتر مربع میل ہے۔ آبادی تخمیناً
ہزار اور آمدنی ایک لاکھ آٹھ ہزار نو سو چھیاسٹھ ہے۔

مدھول

مانوجی رام ونکٹ راؤ راجہ عرف نانا صاحب گھوڑپڑے۔
۱۸۹۰ء مین آپ کو سند وراثت حاصل ہوئی آپ مدھول کے سردار بھونسلہ
خاندان سے ہین۔ یہ خاندان بیجاپور کے مسلمانون کے عہد مین نہایت ممتاز
اور شیواجی کے مورثون کی اولاد مین ہے ۱۸۶۲ء مین بلونت راؤ کے
پر آپ جانشین ہوے۔ آپ اول درجہ کے سردار ہین۔ ریاست کا رقبہ
اکسٹھ مربع میل ہے۔ آبادی تخمیناً ساٹھ ہزار اور آمدنی ایک لاکھ ستا
ہزار تین سو چھبیس روپیہ ہے۔

تقریباً بائیس ہزار ہے۔

جمکھنڈی

شرام راؤ رامچندر عرف بھاؤ صاحب پٹوردھن۔ آپ
روری ۱۸۹۹ء کو مسند نشین ہوئے۔ آپ کا تعلق ایک برہمن خاندان سے
ریاست کا رقبہ پانچسو چھپن مربع میل ہے۔ آپ کے قبضہ مین چھیاسی مواضع
آمدنی تین لاکھ ستانوے ہزار چارسو بائیس روپیہ ہے۔ آبادی تخمیناً
لاکھ ہے۔

کرندواڑ۔ کلان

تامن راؤ رگھوناتھ عرف بالا صاحب پٹوردھن۔ ولادت
۔ء۔ آپ ۱۸۷۶ء مین گدی نشین ہوئے۔ اس خاندان کے مورث
ن راؤ بابا صاحب تھے۔ آپ برٹش گورنمنٹ کو نو ہزار چھ سو اٹھارہ
بارہ آنہ سالانہ دیتے ہین۔ ریاست کا رقبہ ایک سو چوہتر مربع میل ہے
خمیناً سینتالیس ہزار اور آمدنی ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ ہے۔

کرندواڑ خرد

ری ہر راؤ ونائک عرف داجی صاحب پٹوردھن وداؤ
ت راؤ عرف بھاؤ صاحب پٹوردھن۔ آپ دونون صاحب
ست کے حصہ دار ہین۔ ریاست کا رقبہ ایک سو چونتیس مربع میل ہے۔
ینناً تیس ہزار ہے۔ دونون صاحبون کی مجموعی آمدنی تقریباً ایک لاکھ

جنوبی مرہٹہ جاگیردار

سانگلی

جسودا بائی صاحبہ بیوہ چنتامن راو آپا صاحب پٹوردھن۔
کے شوہر کے مورث اعلیٰ ہرییت تھے جو پیشوا ادل کی فوج کے ایک افسر تھے۔
دھن راو چنتامن جانشین ریاست ہوئے اور اُنکی وفات کے بعد اب آپ مالک ریاست
ہین۔ ریاست کا رقبہ ایک ہزار تراسی مربع میل ہے۔ آبادی تقریباً دو لاکھ۔

میراج شاخ کلان

گنگا دھر راو گنیش عرف بالا صاحب پٹوردھن۔ ولادت
آپ ۶۔ جون ۱۸۷۴ء مین گدی نشین ہوے۔ اس خاندان کے بانی نرایر راو
ولد گنگا دھر راو تھے۔ انکے صاحبزادے گنپت راو پہلے سردار تھے جو بعد زوال
سلطنت پیشوا گورنمنٹ انگلشیہ کے باجگزار ہوے۔ ریاست کا رقبہ تین سو بیس مربع
میل ہے۔ آبادی تقریباً اٹھتر ہزار ہے۔ آمدنی تقریباً دو لاکھ تہتر ہزار چار سو
روپیہ ہے۔ آپ برٹش گورنمنٹ کو بارہ ہزار پانچسو ستاون روپیہ خراج دیتے ہین۔

میراج شاخ خورد

مادھو راو ہری ہر عرف بابا صاحب پٹوردھن۔ آپ ۷۔ اپریل
کو جانشین ہوے۔ اس خاندان کے بانی گنگا دھر راو کے فرزند اصغر مادھو راو تھے
اُنھون نے ۱۸۲۰ء مین انتقال کیا۔ ریاست کا رقبہ دو سو سات مربع میل ہے آپکے
قبضہ مین چونتیس مواضع ہین جنکی آمدنی ایک لاکھ اٹھاون ہزار ایک سو اٹھانوے روپیہ

...ہزار چار سو روپیہ دیتے ہین اور چار ہزار آٹھ سو سینتالیس روپیہ اُن حقوق
...ن مین ادا کرتے ہین جو اُنھون نے راجہ ستارہ سے حاصل کیے ہین۔ نو سو اٹھاون
... ایک آنہ چار پائی۔ پنت پرتندھی کو چند گانون کی مالگزاری ادا کرتے ہین
... علاوہ اور بھی چند اضلاع مین چھوٹی چھوٹی رقمین دیا کرتے ہین اِن جاگیر کی
... تقریبًا اسی ہزار ہے اور آمدنی ایک لاکھ اٹھائیس ہزار اٹھارہ روپیہ ہے
... کے قبضہ مین ایک سو تیرہ گانون ہین ۔۔

پھلٹن

...ادھوجی راؤ جان راؤ عرف باپو صاحب نائک نیمبالکر جاگیردار پھلٹن۔
پھلٹن کے جاگیردار نیمبالکر کے لقب سے مشہور ہین ۔ یہ ایک قدیم
... سے تعلق رکھتے ہین۔ بیجاپور کے مسلمان فرمانرواؤن کے زمانہ مین عرصہ
...ٹن پر یہ خاندان قابض رہا۔ سرکار انگریزی نے جان راؤ سے جنھون نے
...ء مین وفات پائی ۱۸۲۰ء مین پہلا معاہدہ کیا۔ انکے جانشین بناجی نائک
...ون نے راجہ ستارہ کو تیس ہزار روپیہ نذرانہ پیش کیا ۱۸۴۱ء مین بناجی نائک
... ہوگیا اُسی زمانہ مین اُنکی بیوی کو متبنی کرنے کی اجازت ملی۔ اُنھون نے
...دھوجی نائک کو متبنی کیا اور پھر راجہ ستارہ کو وہی رقم ادا کرنا پڑی۔ آپ ۲۶
...۱۸ء مین گدی نشین ہوے۔ چھہتر گھوڑون کے معاوضہ مین آپ کو
...پیہ سو روپیہ سالانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ آمدنی دو لاکھ پینتیس ہزار نو سو اکیس
...ے۔ رقبہ تین سو ستانوے مربع میل ہے۔ آبادی تقریبًا ساٹھ ہزار ہے ۔



سرکاری اعلان کے بعد چمناجی بیجبو پہلے شخص تھے جنھون نے باجی راؤ کا ساتھ چھوڑا تھا اور جنسے پہلا سرکاری معاہدہ ہوا تھا۔ ۱۸۴۱ء مین چمناجی رگھوناتھ نے انتقال کیا اور آپ انکے جانشین ہوے۔ ۱۸۶۷ء مین آپ کو ریاست کا انتظام سپرد ہوا۔ ریاست کا رقبہ ایک ہزار چار سو اکانوے مربع میل ہے۔ آبادی ایک لاکھ پچپن ہزار چار سو اٹھاسی اور آمدنی چار لاکھ بائیس ہزار چار سو چھتیس ہے۔

اوندھ

پنت پرتندھی جاگیردار اوندھ۔ آپ برھمن ہین۔ اوندھ کے سردار کا لقب پنت پرتندھی ہے جو سب سے پہلے پرسرام نے ۱۶۹۰ء مین اختیار کیا تھا۔ یہ لقب راجہ رام مہاراجہ ستارہ کا دیا ہوا ہے۔ گورنمنٹ نے پہلا معاہدہ پرسرام پنڈت سے کیا تھا۔ پنت انگریزی سرکار کو مالگزاری کچھ نہین ادا کرتے آپ کے چند گانون پر چھ فیصدی یا ایک ہزار نوسو اٹھارہ مالگزاری مشخص ہے۔ جاگیر کی کل آمدنی تقریباً تین لاکھ روپیہ ہے۔ آبادی تقریباً پینسٹھ ہزار ہے اور جاگیر کا رقبہ جسمین مختلف ریاستین ہین چار سو سینتالیس مربع میل ہے۔

جتھ

رام راؤ امرت راؤ عرف آباصاحب ڈفلے جاگیردار جتھ۔ ریاست جتھ کا بانی موضع دفلاپور کا پٹیل تھا اور اسیوجہ سے یہ خاندان ڈفلے کہلاتا ہے۔ ۱۸۲۰ء مین سرکار انگریزی سے پہلا معاہدہ ہوا۔ امرت راؤ ڈفلے نے ۱۱ جنوری ۱۸۹۲ء کو انتقال فرمایا۔ اُنکے بعد آپ انکے جانشین ہوے۔ جانشینی کے وقت آپ کی عمر چھ سال کی تھی۔ آپ برٹش گورنمنٹ کو پچاس سوار کے اوض

جاگیرداران ستارہ

اکلکوٹ

...ری منت راجہ صاحب فتح سنگھ عرف بابو صاحب بھونسلے جاگیردار اکلکوٹ
...ولادت ۱۸۹۴ء۔ اٹھارھوین صدی کے شروع مین اکلکوٹ مسلمانون
...لطنت احمد نگر کا ایک جزو تھا۔ ۱۷۰۷ء مین جب ساہو پسر شیوا جی والی ستارہ
...حقوق کی واپسی کے لیے تارہ بائی سے سرگرم پیکار تھے تو ایک عورت نے
...شوہر جنگ مین کام آیا تھا اپنے لڑکے کو راجہ کے آگے ڈال دیا اور کہا کہ
...اسکو آپ پر تصدق کرتی ہون ساہو جی نے وہ بچہ لے لیا اور اپنی فتحمندی کی
...رہین اسکا نام فتح سنگھ بھونسلہ رکھا۔ ۱۷۱۰ء مین اس لڑکے کو اکلکوٹ
...گیر اور راجہ کا خطاب دیا جسکو برٹش گورنمنٹ نے بھی تسلیم کیا۔ راجہ صاحب
...اسی خاندان سے ہین ۱۸۴۹ء مین جب ستارہ پر برٹش گورنمنٹ نے تسلط کیا تو راجہ
...ٹ برٹش گورنمنٹ کے باجگذار ہوے۔ شری منت راجہ صاحب فتح سنگھ
...یر تعلیم ہین۔ ۱۸۹۶ء مین گدی پر بیٹھے تھے۔ ریاست کا انتظام گورنمنٹ
...رد ہے۔ ریاست اکلکوٹ کی آمدنی تقریباً سوا دو لاکھ ہے۔ رقبہ چار سو ننانوے
...ل اور آبادی ۱۹۰۱ء کے مطابق بیاسی ہزار ہے۔ آپ فی الحال کرکی
...پونا مین سکونت رکھتے ہین۔

بھور

...شنکر راؤ چمناجی پنت سچیو جاگیردار بھور۔ ولادت ۱۸۵۴ء۔ بھور کے
...سچیو قدیم مرہٹہ سلطنت کی آٹھ پشتینی زرائین ہین۔ ۱۱۔ فروری ۱۸۹۰ء کے

سورت ایجنسی

جوہر

راجہ پٹپنگ شاہ چہارم والی جوہر - ولادت ۳۰-اپریل ۱۸۵۴ء
راجہ وکرم شاہ چہارم کے فرزند ہین - آپ نے ہائی اسکول مین تعلیم پائی ہے - آپ نے
برٹش عدالتون کی کارروائی سیکھنے کے لیے پونا کی ججی مین کام کیا ہے - ۲۰-اپریل ۱۸۷۲ء
کو آپکی شادی کلکتا کے پٹیل کی دختر سے ہوئی جو اگت پوری کے متصل واقع ہے - ۲۴-
۱۸۶۵ء کو آپ گدی نشین ہوے - خاندان جوہر کی ترقی کا کوئی صحیح حال دستیاب
ہوتا مگر یہ امر قابل یقین ہے کہ مسلمانون کے حملہ کے زمانہ تک اور کچھ اسکے بعد تک شمالی
کونکن کا بڑا حصہ سرداران کولی یا پلیگھرون کے قبضہ مین رہا - ان مین جیابا مکولی
سے ممتاز تھے - اُنکے صاحبزادے نیم شاہ کو جنکی ریاست مین تخمیناً بائیس قلعہ اور آمدنی
نو لاکھ روپیہ تھی - شہنشاہ دہلی نے ۱۳۴۱ء مین اُنکو راجہ جوہر تسلیم کیا - یہ بات یقینی
ہے کہ رئیس حال اُنہین کی نسل سے ہین ۴۷-۱۲۹۴ء تک اُنکی ریاست مین کوئی مداخلت
نہین ہوئی مگر اسکے بعد پیشوائی گورنمنٹ نے جوہر کے زرخیز حصون کو اپنی ریاست مین شامل
کرنا شروع کیا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۷۸۲ء مین اُسوقت کے راجہ پٹپنگ شاہ کو اس شرط پر
ایک ہزار روپیہ سالانہ خراج اور ہر جدید راجہ کی مسند نشینی کے وقت نذرانہ دینگے
بیس ہزار روپیہ کی آمدنی کی جائداد پر قبضہ دیا گیا - ریاست کا رقبہ ۳۱۰ مربع میل
اور آبادی سینتالیس ہزار پانچ سو اٹھتیس ہے ریاست کی آمدنی کے ذرائع مین اراضی
آبکاری اور رجسٹری شامل ہین - راجہ صاحب حال نے کئی مدرسے اور ایک شفاخانہ
کھولا ہے اور جوہر مین سڑکین نکالی ہین اور ایک تالاب تعمیر کروایا ہے - آپ کے
دو صاحبزادے ہین - سکونت جوہر

ریاست	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آمدنی	کیفیت
…نیچا	رانا	.	۳	۲۸۴۶	.
…ار	.	راٹھور	۴ ¼	۲۰۵۶	.
…ری	.	سولنکی	۲ ¾	۲۶۴۳	.
…نیوماوو	.	پاگی	5/9	۴۵۹	.
…پورہ	.	بریا	۱ ¾	۷۳۶	.
…ڈھرا	.	پاگی	۱ ¼	۱۱۹۷	.
…م	.	پاگی	۱ ¼	۴۸۹	.
…نیوموا…	.	پاگی	۱ ¼	۱۲۰	.
…بولی	.	راٹھور	¾	۵۱۸	.
…ر	راول	.	۱	۵۹۶	.
…پال	.	بریا	۲	۷۱۷	.
…ا	.	بریا	¾	۸۴۹	.
…پور	راول	.	۱	۷۸۸	.
…را	.	بریا	۱ ¾	۱۸۸	.
…ڈی	.	پاگی	۱ ⅝	۸۴۰	.
…نھنی	.	راٹھور	½	۳۶۷	.
…ڈ	گوہل	.	۲	۶۴۶۳	.
…کا	.	.	۲ ½	۳۵۰۰	.
…کا	ٹپیل	.	۲ ¾	۲۷۶۲	.

نام ریاست	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آمدنی	کیفیت
الوا	خان	چوہان مسلمان	۳	۶۶۷۴	۰
ویرم پورا	خان	پٹھان	½	۷۰۰	۰
نلیا	خان	غوری مسلمان	½	۵۴۷	۰
اگر	خان	چوہان مسلمان	۹	۱۲۴۰۹	۰
دہورا	۰	راٹھور	۲	۷۰۹۷	۰
دہمسیا	۰	چوہان	۵	۴۰۹۲	۰
سندھیاپورہ	۰	چوہان	۲½	۲۵۰۰	۰
دودھ پور	۰	راٹھور	⅜	۷۹۲	۰
چورنگلہ	۰	چوہان	۳¾	۳۷۵۲	۰
بہورہ	خان	راٹھور مسلمان	¾	۱۴۶۶	۰
رمپورہ	۰	چورا	۲½	۶۸۱۵	۰
پنتلاوری	خان	۰	۶½	۸۰۰۰	۰
گرول	۰	۰	۰	۰	یہ ریاست [illegible] منتقل کر [illegible]
نروکوٹ	۰	بریا	۴۷	۱۱۴۹۴	۰
پنڈو	خان	پٹھان	۹¼	۷۴۴۰	۰
میولی	۰	پاگی	۶	۲۳۶۳	۰
چھالیار	۰	راول	۹	۱۱۷۶۶	۰
سیہورا	۰	سوداپرمار	۱۴	۲۲۱۲۸	۰
کنورا	۰	بریا	۳¾	۲۹۷۹	۰

ریوا کانٹھا ایجنسی کی باقی ریاستیں

۔۔۔ت	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آمدنی	کیفیت
	پنوار	چھتری	۱۳۰	۲۲۲۵۶	۰
	۰	چوہان راجپوت	۳۳ ½	۱۸۱۳۹	۰
	۰	چوہان راجپوت	۱۳۴	۱۲۶۶۹	۰
	رانا	راجپوت	۲۷	۲۹۰۶۶	۰
	بریا		۳۶ ½	۴۲۴۶۷	۰
	۰	مو سلم راٹھور	۱۰	۳۷۹۰۰	۰
	۰	چوہان راجپوت	¾	۱۴۳۳۲	۰
	۰	سولنکی راجپوت	۸	۸۱۹۵	۰
	۰	پرمار راجپوت	۵ ½	۶۴۷۳	۰
	پچورا	۰	۵	۱۳۰۹۱	کئی حصہ دار ہیں
	دیما	۰	۴	۱۰۰۸۸	۰
	خان	راٹھور مسلمان	۱ ¾	۲۲۴۷	۰
	دیما	۰	۷ ½	۱۴۰۶۷	۰
	۰	راٹھور	۳ ¼	۵۴۹۲	۰
	خان	غوری مسلمان	۱ ½	۲۰۳۷	۰
	دیما	۰	¾	۹۶۴	۰
	خان	غوری مسلمان	۳	۴۹۸۶	۰

نام ریاست	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آبادی	کیفیت
چندپ	۰	۰	۰	۱۴۲۲	آمدنی
جھیرنرلی	۰	۰	۱۵	۶۳۷۴	۵۰۹
برواراوبوپسی	۰	۰	۷۰۲	۴۰۰۶۸	۲۳

ریوا کانٹا ایجنسی

منڈوا

مہارانا سری جیت سنگھ جی کھمان سنگھ جی ۔ٹھاکر صاحب منڈوا۔ وا
۱۲۔ اگست ۱۸۶۷ع ۔مسند نشینی ۱۵۔ اکتوبر ۱۸۹۶ع ۔آپ پرتھی راج کی نسل سے ہیں
ہین۔ آپ نے راجکمار کالج راجکوٹ مین تعلیم پائی ہے۔ تعلیم سے فراغت پانے کے بعد آ
بلاد ہندوستان کی سیاحت کی۔ آپ علمی مذاق رکھتے ہین اور اب بھی مطالعہ کتب جا
ہے۔ آپ کو اپنی رعایا کی حالت پر بہت توجہ رہتی ہے اور آپکی طبیعت مین شگفتہ
خلقی ہے اور اسی وجہ سے آپ اپنی رعایا کے محبوب ہین۔ آپ کی ریاست دریا۔
اور دریاے اورکے سنگم پر واقع ہے اور منڈوا چندود اور کرنالی کے مقدس شہرو
ں مین ہے۔ ہندو لوگ اس شہر کے جاترا کو جایا کرتے ہین اور ہزارہا اشخاص متبرک
نہان کے لیے جمع ہوا کرتے ہین۔ منڈوا کی آب وہوا نہایت صحت بخش سمجھی جاتی
ریاست کا رقبہ سات مربع میل۔ آمدنی پینتیس ہزار سات سو روپیہ ہے۔ آپ د
پندرہ روپیہ خراج دیتے ہین۔

کیفیت	آبادی	رقبہ مربع میل	ذات	نام یا لقب رئیس	…یاست
آمدنی ۱۲۰۵ روپیہ	۱۴۴۵	۹	پرمار کولی	ٹھاکر	…ا
〃 ۴۰۷۱ 〃	۹۳۰۷	۱۰۹	چوہان راجپوت	ٹھاکر	…بلوسنا
〃 ۴۴۳۱ 〃	۴۱۱۱	۳۰	چندر کولی	ٹھاکر	…ں
تین حصہ دار ہین	۰	۰	مکونا کولی	ٹھاکران	…پورہ
آمدنی ۱۶۳۰ روپیہ	۱۰۴۳	۰	مکونا کولی	ٹھاکر	…ڑا
〃 ۸۰۲۰ 〃	۱۵۸۶	۰	مکونا کولی	ٹھاکر	…ا
〃 ۳۶۹۱ 〃	۱۰۶۳	۰	مکونا کولی	ٹھاکر	…ی
〃 ۳۵۰۰ 〃	۴۵۰	۰	مکونا کولی	ٹھاکر	…رہ
〃 ۱۶۷۵ 〃	۶۳۶	۰	مکونا کولی	ٹھاکر	…رہ
〃 ۴۱۰۰ 〃	۴۲۱	۰	مکونا کولی	ٹھاکر	…رہ
〃 ۱۲۰۰ 〃	۵۳۹	۰	مکونا کولی	ٹھاکر	…رہ
〃 ۱۳۰۰ 〃	۲۱۷	۰	مکونا کولی	ٹھاکر	…رہ
〃 ۳۴۳۱ 〃	۱۶۶۲	۱۵	مکونا کولی	ٹھاکر	…ا
〃 ۸۰۰ 〃	۲۰۳۵	۰	چندر کولی	ٹھاکر	
〃 ۱۱۰۰ 〃	۱۴۵۳	۰	چندر کولی	ٹھاکر	…ا
〃 ۱۶۱ 〃	۶۷۲	۰	چندر کولی	جاگیردار	…رنا
۰	۲۵۸۷	۰	۰	۰	…ں
۰	۳۲۷	۰	۰	۰	…رہ
۰	۲۲۳	۰	۰	۰	…رہ

نام ریاست	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آبادی	کیفیت
ولسنا	ٹھاکر	راٹھور راجپوت	۲۵	۴۵۷۷	آمدنی ۱۹۱
ڈبھا	میاں	مسلمان مکوناکولی	۱۰	۱۹۹۵	〃 ۰۰۰ 〃
واسنا	ٹھاکر	راٹھوڑ راجپوت	۹	۵۷۴۱	〃 ۱۰۵۳ 〃
سوداسنا	ٹھاکر	بارور راجپوت	۴۰	۶۷۶۷	〃 ۱۴۲۷ 〃
روپل	ٹھاکر	ربھوڑ راجپوت	۱۷	۳۲۷۰	〃 ۱۸۰ 〃
ودھلنا	ٹھاکر	سسودیہ راجپوت	۲۵	۴۵۶۲	〃 ۱۱۰ 〃
گمودی	ٹھاکر	راٹھور راجپوت	۲۵	۳۸۱۸	〃 ۹۷۸ 〃
وراگم	ٹھاکر	ربھوڑ راجپوت	۳۵	۳۹۲۹	〃 ۰۰۰ 〃
ستھمبا	ٹھاکر	بڑباکول	۲۰	۴۷۹۹	〃 ۱۲۵ 〃
راماس	میاں	مسلمان مکوناکولی	۱۰	۱۸۰۶	〃 ۹۵۱ 〃
بولندرہ	ٹھاکر	راٹھور راجپوت	۷	۱۱۶۳	〃 ۵۵۰ 〃
لیکھی	ٹھاکر	چوہان کولی	۳۰	۱۵۰۰	〃 ۱۴۲۹ 〃
ڈیرول	ٹھاکر	مکوناکولی	۱۰ $\frac{1}{8}$	۱۳۷۵	〃 ۶۷۷ 〃
کیھڑواڑا	ٹھاکر	مکوناکولی	۲۷	۲۱۶۲	〃 ۱۹۹ 〃
کردلی	ٹھاکر	مکوناکولی	۱۱ $\frac{3}{4}$	۱۶۸۸	〃 ۱۸۲ 〃
وکتاپور	ٹھاکر	مکوناکولی	۳۱ $\frac{1}{2}$	۲۵۵۱	〃 ۸۱۳ 〃
پریم پور	ٹھاکر	مکوناکولی	۲۰ $\frac{1}{2}$	۱۸۲۸	〃 ۰۳۵ 〃
ڈلوہرتا	ٹھاکر	مکوناکولی	۱۰ $\frac{1}{8}$	۱۲۲۵	〃 ۰۵۷ 〃
تاجپوری	ٹھاکر	پرمارکولی	۱۶ $\frac{3}{4}$	۲۲۳۸	〃 ۷۴۰ 〃

بھائی بندون کے ساتھ کھانے پینے سے انکار کردیا ہے اسیلیے یہ لوگ راجپوت
انون مین شادی کرسکتے ہین۔ ریاست کا رقبہ پانسو بیس مربع میل۔ آبادی تخمیناً
لیس ہزار ایک سو چوسٹھ اور آمدنی چونتیس ہزار روپیہ ہے۔

ماہی کانٹا ایجنسی کی چھوٹی ریاستین

ریاست	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آبادی	کیفیت
ل	راؤ	راٹھور راجپوت	۱۴۰	۵۲۴۸	آمدنی ۱۱۸۰۳ روپیہ
تا	مہارانا	پرمار راجپوت	۴۵۰	۲۱۷۳۹	″ ۵۰۰۰۱ روپیہ
بور	راول	راٹھور راجپوت	۷۵	۱۷۱۲۵	″ ۱۹۷۵۱ ″
نا	راولوجی	چوڑا راجپوت	۲۷	۱۴۹۲۶	″ ۵۵۳۴۹ ″
ن پور	ٹھاکر	رہوڑ راجپوت	۵۰	۱۹۳۸۰	″ ۲۶۶۲۱ ″
سن	ٹھاکر	مکوانا کولی	۲۰	۷۴۲۶	″ ۲۱۱۹۰ ″
ال	ٹھاکر	مکوانا کولی	۱۰	۵۰۰۹	″ ۲۱۹۹۹ ″
ودا	ٹھاکر	چوہان راجپوت	۱۵	۴۱۲۲	″ ۱۴۹۸۸ ″
تاپور	ٹھاکر	گُھیلا راجپوت	۱۰	۷۳۳۵	″ ۱۸۶۰۰ ″
سن	ٹھاکر	رہوڑ راجپوت	۵۰	۵۵۴۴	″ ۱۰۰۰۷ ″
دز	میان	مسلمان مکوانا کولی	۲۰	۴۳۲۱	″ ۱۴۸۹۴ ″
رال	میان	مسلمان مکوانا کولی	۱۰	۳۱۷۰	″ ۲۰۳۵۳ ″
اسر	ٹھاکر	ڈبھی کولی	۱۲	۸۴۴۴	″ ۳۹۷۱۰ ″
یارا	ٹھاکر	کنٹ کولی	۸۰	۱۲۵۸۸	″ ۳۳۴۵۳ ″

ریاست کا رقبہ اسی مربع میل ہے۔ آمدنی دو ہزار پانسو روپیہ ہے۔ آبادی تخمیناً
دو سو بائیس ہے۔

سنٹال پور و چھوڑ جات

ٹھاکر۔ اِن ریاستون کے رؤسا جاریجہ راجپوت ہین۔ رؤسائے حال کا خاندان
راؤ کچھ سے ملتا ہے جنھون نے چار سو برس پہلے اس ملک کو فتح کیا تھا۔ فرزند اکبر
کا وارث ہوتا ہے۔ یہ ریاستین پالنپور گجرات ایجنسی کی ماتحت ہین۔ اِن ریاستون کا
رقبہ چار سو چالیس مربع میل ہے۔ آمدنی اکیس ہزار روپیہ ہے۔ آمدنی تخمیناً بیس ہزار
چھیاسٹھ ہے۔

ورئی یا وراہی

ملک۔ آپ جاٹ مسلمان ہین۔ یہ ریاست پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ پالن پور کی
ماتحت ہے۔ چار سو پچیس سال کے قریب ہوئے کہ ملک عیسیٰ خان نے سندھ سے آکر
مسلمانون کو خارج کر کے ریاست کو قائم کیا تھا۔ ریاست کا رقبہ تین سو تیس مربع میل
ہے۔ آمدنی سرسٹھ ہزار روپیہ اور آبادی تخمیناً اکیس ہزار تین سو چھہتر ہے۔

کانکریج

یہ ریاست پالنپور ایجنسی گجرات کی ماتحتی مین چند ریاستون کا مجموعہ ہے
مین برٹش گورنمنٹ سے تعلقات پیدا ہوئے۔ اسمین چھبیس مختلف ریاستین ہین
قابض زیادہ تر وہ راجپوت ہین جنھون نے قوم کولی عورتون سے شادی کی ہے
زیادہ مشہور اور بڑا علاقہ تھارہ ہے جسکے مالک کولی راجپوت ہین۔ چونکہ ان لوگوان نے

دیودار

ٹھاکر۔ یہ ریاست پالنپور گجرات کی پولٹیکل ایجنسی کے ماتحت ہے ۱۸۱۹ء مین
ورنمنٹ سے اول مرتبہ تعلق ہوا۔ ریاست کی حفاظت برٹش گورنمنٹ کے اختیار مین
اسکے اندرونی انتظامات آمدنی وغیرہ ریاست کے ہاتھ مین ہین۔ رئیس کو مجسٹریٹ
سوم کے اختیارات حاصل ہین۔ ریاست کو تبنیت کی سند نہین ملتی نہ یہان فرزند اکبر
رث ریاست ہونے کا قاعدہ مروج ہے۔ ریاست کا رقبہ چار سو چالیس مربع میل
بادی تخمیناً چوبیس ہزار اکسٹھ ہے۔ آمدنی پچیس ہزار روپیہ۔

تروارہ

ٹھاکر مسلمان۔ یہ ریاست پالنپور کے ماتحت ہے۔ یہ ریاست سابق مین نواب
پور کی ملکیت تھی جو نواب کمال الدین خان نے ۱۷۱۵ء مین دھگیلا راجپوتون
بردستی لیلی تھی۔ رئیس حال کے آبا و اجداد سندھ سے آئے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ
یہ لوگ نواب رادھنپور کی سرکار مین سوارون مین ملازم تھے ۱۸۲۲ء مین چونکہ
رادھنپور پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ پالنپور کی خدمت مین اپنا حق ثابت کرنے نہین آئے
ریاست پر بلوچ خان کے قبضہ کی تصدیق کی گئی۔ ریاست کا رقبہ ایکسو پچیس
بل۔ آبادی تخمیناً آٹھ ہزار آٹھ سو چھیالیس۔ آمدنی بارہ ہزار روپیہ ہے۔

بھابھر

ٹھاکر۔ آپ ایک راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین۔ ریاست پالنپور ایجنسی
کی ماتحت ہے ۱۸۲۶ء مین خراج معاف کر دیا گیا تھا ۱۸۲۰ء مین سرکار
ی کے ساتھ تعلقات پیدا ہوے۔ یہان نکاسی مال پر محصول لگایا جاتا ہے۔

داوٗ

رانا - آپ چوہان راجپوت ہین - آپکے مورث اعلیٰ سنبھور اور
مارواڑ سے آئے تھے اور دہلی کے چوہان راجہ پرتھی راج کے خاندان سے تعلق
تھے - بمقتضاے انقلابات زمانہ ویدہ راؤ نندول سے بھاگ کر تھراؤ پر قابض
جو اسوقت اُس راجپوت خاندان کے ماتحت تھا جو پٹن مین فرمانروائی کرتا
پونجا جو ویدہ راؤ کی ساتوین پشت مین تھے ایک لڑائی مین مقتول ہوے
اِس طرح ریاست چوہان کے ہاتھ سے نکل گئی - رانا وزرا خلف پونجانے قصبہ
کیا - اِس ریاست مین فرزند اکبر وارث ہوتا ہے - ریاست کا رقبہ تین سو اسّی مربع
اور آبادی تقریباً ستائیس ہزار سات سو بتیس - آمدنی ستّادن ہزار روپیہ ہے -

سوئگم

ٹھاکر - آپ چوہان راجپوت ہین - رانا داؤ کی طرح آپ کا خاندانی سلسلہ
بھی راجہ پرتھی راج دہلی سے ملتا ہے - چار سو بیس سال کا عرصہ ہوا کہ یہ ریاست
پچنجی رانا سانگاجی کے سب سے چھوٹے فرزند کو مرحمت ہوئی تھی - یہ ریاست
خودمختار سرداروں مین منقسم ہے - سوئگم کے سردار تیراندازی مین یکتاے زمانہ
گزشتہ صدی کے آغاز مین انھون نے کھوسیس لٹیرونکو بہت بڑی مدد دی مگر جب
سے کرنل مالکس صاحب نے معاہدہ کیا تو یہ لوگ صلح کُن کاشتکارون کی طرح ہو
ریاست کا مالک فرزند اکبر ہوا کرتا ہے - ریاست کا رقبہ دو سو بیس مربع میل ہے
آمدنی دس ہزار روپیہ ہے - آبادی تخمیناً گیارہ ہزار پانسو اکیس ہے -



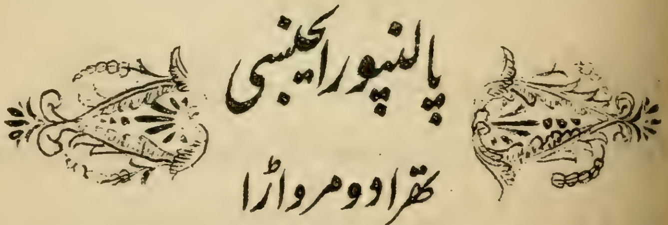
...ست ہذا برٹش گورنمنٹ وگیکواڑ برودہ اور نواب جوناگڈھ کو خراج دیتی ہے۔

پتڑی

ویسائی سورج مل جی زورآور سنگھ جی۔ ولادت ۱۸۴۷ء۔ ...شینی ۱۸۸۵ء۔ آپ قوم کے کنبی ہین۔ ریاست کا رقبہ چالیس مربع میل ہے ...ن سات مواضع ہین۔ آمدنی پندرہ ہزار اور آبادی چار ہزار چارسواڑتیس ہے

گِدار

مالک ریاست بابی مسلمان ہین۔ گِدار چوتھے درجہ کی ریاست ہے جسمین ... مواضع ہین۔ اِسکی آمدنی ایک لاکھ چودہ ہزار تین سو ہے۔ اِسکی آبادی ٹبنواکی ...ی مین شامل ہے۔



پالنپور ایجنسی

تھراد و مرواڑا

ٹھاکر۔ آپ بگھیلا راجپوت ہین۔ ۱۸۱۹ء مین تھراؤ کے سردار نے کھوسیس ...دیگر لٹیرون کے حملون سے تنگ آکر سرکار انگلشیہ سے اعانت کی درخواست کی ...کی ریاست کا رقبہ نو سو چالیس مربع میل اور آبادی پینسٹھ ہزار چارسو ...نوسے اور آمدنی ترانوے ہزار روپیہ ہے۔ فرزند اکبر وارث ریاست ...ہے۔ سکونت تھراؤ۔



مواضع ہین۔ آمدنی تقریباً ایک لاکھ روپیہ اور آبادی سولہ ہزار ستائیس ہے۔ آپ گورنمنٹ کو سات سو اٹھانوے روپیہ خراج دیتے ہین۔ فرزند اکبر جانشین ریاست ہوتا ہے۔ تبنیت کی کوئی سند آپکے خاندان مین نہین ہے۔

ویرپور

ٹھاکر سُوراجی۔ آپ جاریجہ راجپوت ہین۔ ویرپور چوتھے درجہ کی ریاست ہے۔ ریاست کا رقبہ اُنتیس میل مربع ہے جسمین تیرہ گانْون ہین۔ ریاست کی آمدنی تقریباً اکتالیس ہزار روپیہ ہے۔ آبادی سات ہزار تین سو چھ ہے اور آپ برٹش گورنمنٹ اور نواب جوناگڈھ دونون کو خراج دیتے ہین۔ خاندان مین فرزند اکبر کی جانشینی کا دستور ہے۔ سند تبنیت نہین ہے۔

کوٹراسانگنی

ٹھاکر ملواجی۔ ولادت ۱۸۷۳ء۔ مسندنشینی ۱۸۸۶ء۔ آپ جاریجہ راجپوت ہین۔ سب سے اول ۱۸۰۷ء مین برٹش گورنمنٹ اور ریاست کے مابین معاہدہ ہوا۔ ریاست کا رقبہ چوہتّر مربع میل ہے۔ آمدنی تقریباً پچانوے ہزار اور آبادی دس ہزار دو سو اکیس ہے۔

جیت پور

اِس ریاست مین سترہ حصہ دار ہین جو جدا جدا خراج دیتے ہین اِس ریاست کا رقبہ سات سو چونتیس مربع میل ہے جسمین ایک سو چوالیس مواضع ہین۔ آمدنی سات لاکھ بیاسی ہزار اور آبادی ایک لاکھ گیارہ ہزار پانسو اُنچاس ہے۔

...یا کا مدرسہ۔ ایک زنانہ مدرسہ۔ ایک خیراتی دواخانہ بزیر نگرانی ایک قابل معالج کے
...ایک کتب خانۂ عام موجود ہے۔ اور ایک کارخانہ دھاگا بٹنے کا کھلا ہوا ہے جس سے
...ن کے واسطے وجہ معاش کی صورت نکل آئی ہے اور رفاہ عامہ کے دیگر کامون
...ریاست کو بہت بڑا فروغ حاصل ہے۔ آپکی ہمہ تن توجہ معدلت پسندی اور اداے
...ں ملک داری پر ہے اور اس سے آپ بہت ہردلعزیز ہین۔ اس ریاست کا رقبہ بیالیس
...ربع ہے جو چودہ مواضع مین تقسیم ہے۔ اسکی آبادی آٹھ ہزار ہے اور محاصل سالانہ
...لاکھ روپیہ۔ ریاست کے اندر سے ریلین نکلی ہوئی ہین۔ ٹھاکر صاحب کو چوتھے
...کے رئیس کے اختیارات حاصل ہین۔ فوجداری مین پانچہزار روپیہ تک جرمانہ اور
...رس کی قید اور دیوانی مین دس ہزار تک کی مالیت کے مقدمات سُننے کی اجازت ہے

مسولی

ٹھاکر سُلطان سنگھ جی پرمار۔ ولادت ۱۸۳۴ء۔ مسند نشینی
...ء۔ آپ پرمار راجپوت ہین میسولی چوتھے درجہ کی ریاست ہے۔ ریاست مین
...حصہ دار ہین۔ ریاست کا رقبہ ایک سو تینتیس مربع میل ہے جسمین اُنیس گانون
...مدنی تقریباً ایک لاکھ روپیہ ہے اور آبادی سولہ ہزار سات سو ترسٹھ ہے۔ آپ
...صاحب جوناگڈھ اور برٹش گورنمنٹ دونو کو خراج دیتے ہین۔ فرزند اکبر جانشین
...ت ہوتا ہے۔ تبنیت کی سند نہین حاصل ہے۔

بجانا

ملک بجانا۔ آپ مسلمان ہین یہ ریاست چوتھے درجہ کی شمار کی جاتی ہے۔
...ء مین برٹش گورنمنٹ سے اوّل مرتبہ معاہدہ ہوا۔ اس ریاست مین ستائیس

جونا گڈھ کی باجگزار ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ایک نہایت قدیم ریاست ہے جسد ان
تیسرے درجہ کی ریاست ہے۔ پہلی بار ۱۸۰۷ء مین برٹش گورنمنٹ اور رئیس جسد
کے مابین معاہدہ ہوا۔ ریاست کا رقبہ دو سو تراسی مربع میل ہے جسمین ساٹھ گا
ہین۔ آمدنی تقریباً ایک لاکھ روپیہ اور آبادی تینتیس ہزار ستاون ہے۔ ۱۹
مین آپ کو سی۔ ایس۔ آئی۔ کا خطاب عطا ہوا تھا۔ سکونت جسدان۔

لاٹھی

ٹھاکر سُور سنگھ جی بخت سنگھ جی۔ ولادت ۱۸۷۴ء

۱۸۷۸ء۔ آپ سارنگ جی کی اولاد مین ہین جنھون نے لاٹھی کے گھرانے کی
اور جو گوہیل سجاکجی کے ایک بیٹے تھے۔ گوہیل سجاکجی ہی کی نسل سے بھاونگر۔ پالتا
اور لاٹھی کے حکمران خاندان ہین اور اُنھین کی وجہ سے گوہیل راجپوتون نے
چھوڑ کر پہلے پہل سرزمین مارو مین توطن اختیار کیا۔ سجاکجی کے چار بیٹے تھے جنھ
دوسرے بیٹے سارنگ جی کی اولاد نے لاٹھی مین حکومت قائم کی اور اُن کی
کی بیسوین پشت مین بخت سنگھ جی ہوے جو امر سنگھ کے لاولد فوت ہونے پر
قابض ریاست ہوے لیکن اُنھون نے بھی دو بیٹے چھوڑ کر قضا کی۔ اُنکے بعد اُنکے
ٹھاکر صاحب حال جانشین ہوے۔ آپ نے راجکمار کالج راجکوٹ مین تعلیم حا
اور کالج سے نکل کے آپ نے ہندوستان کی سیاحت کی اور اپنے اہل ملک کے
معاشرت اور اُنکے خصائل و عادات کا علم حاصل کیا۔ ۱۸۹۵ء مین گورنمنٹ
مناسب سمجھا کہ آپ اختیارات کامل کے ساتھ مسند ریاست پر متمکن کیے جائین
آپ اپنی مسند آبائی و موروثی پر جلوہ فرما ہوے۔ آپ نے اپنے زمانۂ حکومت مین
ریاست کے ہر صیغہ مین بہت بڑی ترقی کی ہے۔ آپ کی ریاست مین ایک

...نج دیتے ہین۔ خاندان مین فرزند اکبر کی جانشینی کا دستور ہے۔ تبنیت کا اختیار ...ہی ہے۔

پچورا

ٹھاکر بیچر سنگھ جی راے سنگھ جی - ولادت ۱۸۴۰ء مسند نشینی ...ء۔ آپ جھالا راجپوت ہین۔ یہ تیسرے درجہ کی ریاست ہے۔ ۱۸۰۷ عیسوی مین ...ورنمنٹ سے اول مرتبہ معاہدہ ہوا تھا۔ آپ برٹش گورنمنٹ اور نوابصاحب جوناگڈھ ...نج دیتے ہین۔ ریاست مین چودہ مواضع ہین۔ آمدنی تقریباً چھبیس ہزار روپیہ ہے ...تیرہ ہزار ایک سو تیئیس ہے۔

بنٹوا

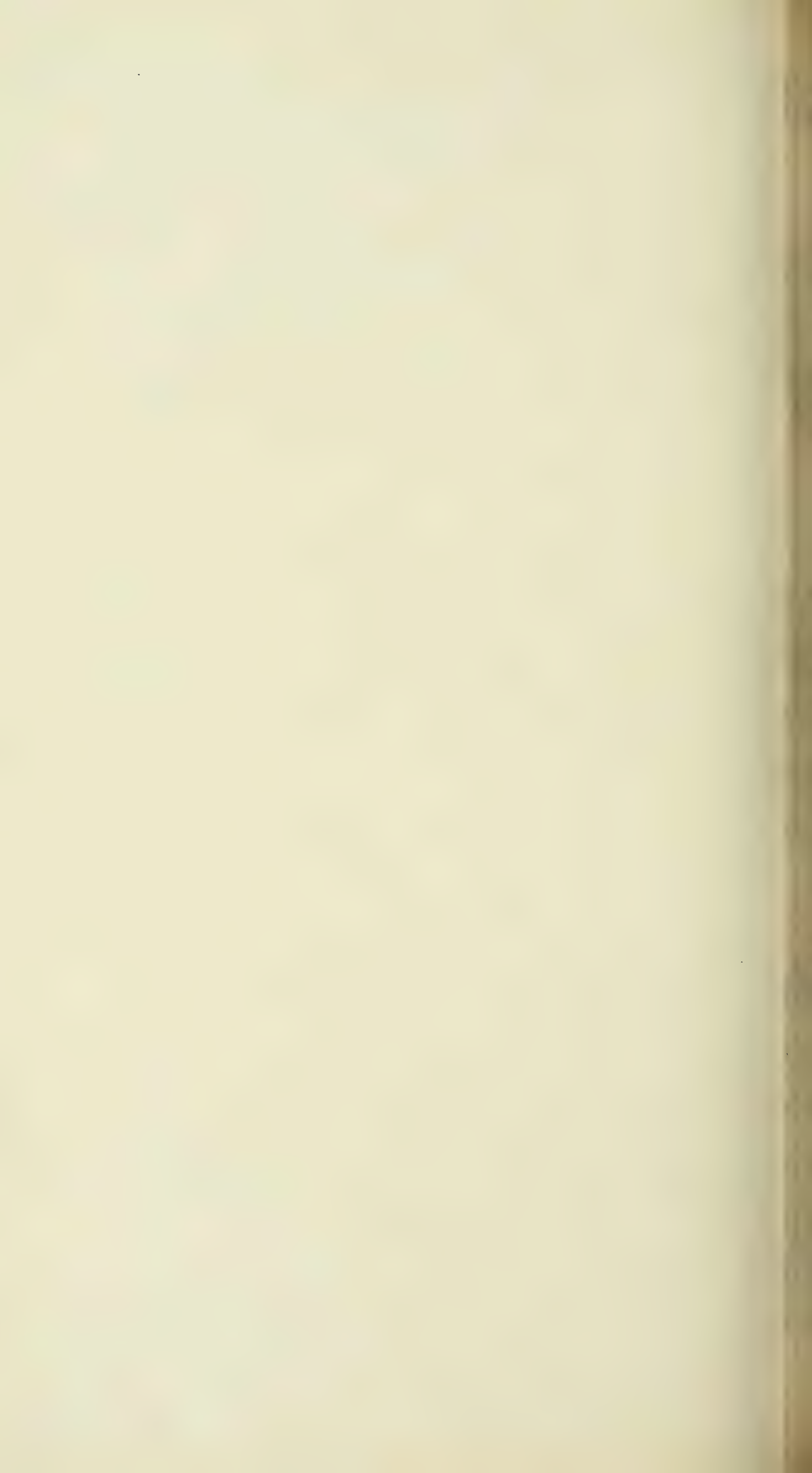
بابی فتح دین خان جی۔ آپ مسلمان ہین اور نواب جوناگڈھ کے ایک ...ے بھائی کی نسل سے ہین جنکو بنٹوا کا علاقہ ۱۷۴۰ء مین دیا گیا تھا۔ برٹش گورنمنٹ ...۱۸ء مین معاہدہ کیا تھا۔ آپکے پاس کوئی سند تبنیت نہین ہے اور نہ فرزند اکبر ...شینی کا قاعدہ ہے۔ ریاست کی آمدنی تقریباً دو لاکھ اکیاون ہزار ہے اور آبادی ...ہزار ایک سو پانچ ہے۔ اس ریاست کے دو حصہ دار اور ہین اور دونون کا ...بابی ہے۔

جسدان

کھچار الا چیلا - سی۔ ایس۔ آئی۔ ولادت ۱۸۳۳ء۔ آپ ۱۸۵۲ء مین ...شین ہوے۔ آپ کا تعلق کاٹھی قوم سے ہے۔ ریاست جسدان برودہ اور



راجہ کھچارالاچھلا - سی - ایس - آئی - راجہ جبدان



لکھتر

لکھتر ایک تیسرے درجہ کی ریاست ہے۔ برٹش گورنمنٹ سے اوّل مرتبہ
مین معاہدہ ہوا۔ ٹھاکر صاحب جھالا راجپوت ہین۔ ریاست کی آمدنی تقریباً ...
روپیہ ہے۔ آبادی پچیس ہزار دو سو تین ہے۔ اس خاندان مین تبنیت کی کوئی سند نہین
ہے۔ فرزند اکبر جانشین ہوتا ہے۔

سیالا

ٹھاکر بخت سنگھ جی کیسری سنگھ جی — ولادت ۱۸۴۶ء

گدی نشینی ۱۸۸۱ء۔ آپ جھالا راجپوت ہین۔ سیالا کاٹھیاوار مین تیسرے درجہ کی ریاست
ہے۔ گورنمنٹ سے ۱۸۰۷ء مین معمولی معاہدہ ہوا تھا۔ ریاست کا رقبہ ۲۲۲ مربع میل
ہے۔ آمدنی تقریباً پینسٹھ ہزار روپیہ سالانہ ہے۔ آبادی پندرہ ہزار آٹھ سو اکانوے ہے
خاندان مین فرزند اکبر کی وراثت کا دستور رہے اختیار تبنیت کی کوئی سند نہین ہے۔

والا

ٹھاکر بخت سنگھ راول۔ ولادت ۱۸۶۴ء۔ مسند نشینی ...

والا کا قدیم نام ولبھی پور ہے اور اسی مقام سے گپتون کے سیناپتی کی نسل نے تین برس
تک جزیرۂ کاٹھیاوار پر حکومت کی ہے۔ والا تیسرے درجہ کی ریاست ہے۔ ...
فرمانروا نے پہلی مرتبہ ۱۸۰۷ء مین برٹش گورنمنٹ سے معاہدہ کیا تھا۔ آپ ...
راجپوت ہین اور راج کمار کالج راجکوٹ مین تعلیم پائی ہے۔ ریاست کا رقبہ ۹...
ہے اور آمدنی تقریباً ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ ہے۔ آپ گیکوار بروده اور ... گورنمنٹ

ریاستہاے مغربی ہند

حصہ دوم

کاٹھیاوار ایجنسی

جعفرآباد

جعفرآباد جو مظفرآباد بھی کہلاتا ہے نواب جنجیرہ کے علاقہ کا ایک حصہ ہے۔
جنجیرہ سیدی یا افریقی النسل ہین اور برٹش گورنمنٹ یا گیکوار کسی کو خراج نہین دیتے
مغلون کے بیڑہ جہازات کے امیرالبحر تھے۔ ۱۷۶۱ء مین جعفرآباد کے سیدی
اور گورنمنٹ کے مابین ایک تجارتی معاہدہ ہوا تھا۔ نواب جنجیرہ کے مفصل حالات
کے تذکرہ مین ملین گے۔ اِس ریاست مین بارہ گانون ہین۔ اسکی کل آمدنی تقریباً
ہزار روپیہ ہے اور رقبہ ۴۲ مربع میل اور آبادی بارہ ہزار تین سو نواسی ہے۔

ملیا

ٹھاکر مودھ جی مالو جی۔ ولادت ۱۸۴۶ء۔ مسندنشینی ۲۳ جون
۱۸...ء۔ موجودہ رئیس جاریجہ راجپوت ہین۔ ملیا چوتھے درجہ کی ریاست ہے جسمین
گانون ہین۔ اسکا رقبہ ۱۰۲ مربع میل ہے۔ آمدنی تقریباً ساٹھ ہزار روپیہ ہے اور
ی تیرہ ہزار پانسو نواسی ہے۔

جے پور و جودھ پور کی جنگ کے وقت اس ریاست کو فتح کر لیا تھا لیکن ۱۸۶۷ع مین ناگ
سے قطع تعلق ہوا اور یہ ریاست براہ راست برٹش گورنمنٹ کے سایۂ حمایت مین آ...
کا رقبہ اُنیس مربع میل اور آبادی تقریباً پچیس ہزار ہے جسمین زیادہ تر اہل ہنود ہین۔



ریاستہاے راجپوتانہ

حصۂ دوم

شاہ پورہ

راجہ دھراج ناہر سنگھ راجہ شاہ پورہ - ولادت ۱۸۵۵ء - آپ ۲ - نومبر
...ء کو مسند نشین ہوے - آپ سیسودیا راجپوتون کے خاندان سے تعلق رکھتے ہین اور
...ل کی اولاد مین ہین جو مہا رانا اودے پور کے خلف اصغر تھے اور جنکی گیارھوین پشت
...ل رئیس شاہ پورہ ہین - سورج مل نے اپنے حصہ مین اودے پور مین کھیرار کا پرگنہ حاصل
...نکے بیٹے نے شاہجہان شہنشاہ دہلی سے فوجی خدمات کے وعدہ پر اجمیر کی شاہی
...کے ایک حصہ کی معافی پائی - اب راجۂ شاہ پورہ ہز ہائینس مہا رانا اودے پور اور گورنمنٹ
...ن کے باجگزار ہین - اس ریاست کا رقبہ چار سو پانچ مربع میل اور آبادی تقریباً
...ہزار ہے جسمین زیادہ تر ہندو ہین - راجہ کی فوجی قوت مین دو سو پینسٹھ سوار - دو سو
... پیدل اور بیالیس توپین ہین -

لاوا

ٹھاکر - آپ کچھواہہ راجپوت ہین - آپ کا سلسلۂ نسب جے پور کے حکمران خاندان
...ہے - ریاست لاوا پہلے ریاست جے پور مین شامل تھی - لیکن جب مہاراجہ جے پور
...نے اپنے خاندان کے ایک رکن کو عطا کیا تو اُس سے علٰحدہ ہو گئی - امیر خان نے



راوت اونکار سنگھ رئیس پٹاری

پٹاری

راوت اونکار سنگھ رئیس پٹاری - ولادت سمت ۱۹۷۴ بکرمی - آپ سمت ۱۹۸۱
مین گدی نشین ہوے - اب آپکی عمر اٹھارہ سال کی ہے - آپ کو علوم ہندی فارسی
و انگریزی مین دستگاہ ہے - آپ چاوڑہ پنوار راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین -
خاندانی تاریخ کے مطابق آپ کے آبا و اجداد گجرات پٹن مین حکمران تھے - سمت ۱۳۰ بکرمی
مین عالم دیوجی تیرتھ جاترا کی غرض سے الہ آباد و اوجین گئے - اوجین مین برج لال برہمن
سے ملاقات ہوئی جو سلاطین غوری کی جانب سے مالوہ کے ناظم تھے - برج لال اور
عالم دیوجی مین اتحاد و ارتباط بڑھا اور وہ اُنکو اپنے ہمراہ نگر ناگدہ لے گئے - اسی اثنا
برج لال بیمار ہو گئے اور شاہی خزانہ عالم دیوجی کی جمعیت کے ساتھ دہلی مین روانہ کیا
جہان پہونچکر اُنکو شاہی ملاقات کی عزت حاصل ہوئی اور شہنشاہ دہلی اُنسے ملکر بہت خوش ہوئے
جب برج لال برہمن کے انتقال کی خبر پہونچی تو بادشاہ نے عالم دیوجی کو ناظم مالوہ مقرر کیا
اور خطاب راوت و جاگیر علاقۂ رونڈی عطا فرمائی - عالم دیوجی نے رونڈی مین توطن اختیار
کیا مگر اُنکے بیٹے کے زمانہ مین دار الحکومت اُنکے قبضہ سے نکل گیا - اُسوقت اُنکے بیٹے
بھیم سنگھ جی و دیپ سنگھ جی ٹونک ضلع شاجاپور مالوہ و اونچور مین مقیم ہوے - دیپ سنگھ جی
کے پوتے راوت پرتھی سنگھ جی تھے جنھون نے سمت ۱۷۰۵ بکرمی مین قصبۂ پٹاری کو آباد کیا اور
وہان بود و باش اختیار کی - آپ پرتھی سنگھ جی کی چھٹی پشت مین ہین - ریاست پٹاری اندور
سے جانب مشرق بارہ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے - رقبہ بیس مربع میل اور آبادی تقریباً
ایک ہزار چار سو چھتیس ہے -



اندور ایجنسی کی باقی ریاستین

ست	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آبادی	کیفیت
	ٹھاکر	راجپوت	۱۰½	۱۴۶۹	اس ریاست مین دو شہر کا ہین۔
	۰	۰	۵	۴۹۴	

مالوہ ایجنسی

	..	..	..	۱۴۰	
	..	..	۷	۱۸۷۸	
	ٹھاکر	راجپوت	..	۴۱۸	
	راؤ	،،	۱½	۹۳۲	
	ٹھاکر	،،	۱۴	۱۸۳۸	
	،،	،،	۱۶	۱۴۰۵	
	..	برہمن	۵۲	۳۵۴۴	
	ٹھاکر	راجپوت		۹۵۲۹	





راجہ رنجیت سنگھ بہادر۔ راجہ باگلی

نام ریاست	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آبادی
گورہر	راؤبہادر جاگیردار	تیواری برہمن	۷۳	۷۷۶۰
جگنی	راؤبہادر جاگیردار	″	۲۲	۳۸۳۸
لوگھاسی	راؤبہادر جاگیردار	″	۶۶	۶۲۸۵
نیگانون ربائی	کنور	دیوا اہیر	۷	۲۴۹۷
سریلا	راجہ بہادر	بندیلہ راجپوت	۳۲	۶۲۹۸
ٹوری فتح پور	راؤبہادر جاگیردار	″	۳۶	۷۰۹۹

اندور ایجنسی

باگلی

راجہ رنجیت سنگھ جی بہادر راجہ باگلی - آپ سنہ ۱۸۹۷ء مین راجہ رگھنا
انتقال کے بعد بحالت نابالغی مسند نشین ریاست ہوئے - انتظام ریاست منجانب گو
ہند ایک سپرنٹنڈنٹ کے سپرد ہے - آپ کے مورث اعلیٰ راجہ گوکل داس جی
جنھون نے ڈیڑھ سو سال کا عرصہ ہوا ریاست باگلی کے پُر فضا خطہ کو بزور شمشیر
اب آپ کی عمر اکیس برس کی ہے اور ڈیلی کالج اندور کے آپ ایک ممتاز طالبعلم
قابلیت کے علاوہ آپکو فنون سپہ گری مین کمال حاصل ہے - آپکو امور رفاہ عام سے
دلچسپی ہے - یہ ریاست اندور سے جانب مشرق چھتیس میل کے فاصلہ پر واقع
ریاست کا رقبہ تین سو چھ مربع میل - آبادی چودہ ہزار اکانوے اور سالانہ آمدنی
پندرہ ہزار روپیہ ہے - آپکی ریاست مین باقاعدہ فوج کی تعداد تین سو نفر سوار و پیادہ اور

رفاہ عام مین نہایت دلچسپی ہے - آپ کو بطور ذاتی امتیاز کے دہلی کے دربار قیصری
۱۸۷۷ء مین خطاب راؤ بہادر مرحمت ہوا - جب ۱۸۸۷ء مین جناب ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند مرحومہ
ہوئی تو آپ کو - سی - ایس - آئی - کا خطاب عطا ہوا - آپ کے عہد مین سررشتہ تعلیم
بڑی ترقی ہوئی - مدارس اور پختہ سڑکین تعمیر ہوئی ہین - آپ کے خلف اکبر اور ولیعہد
سنگھ ہین جو ۱۲ - اگست ۱۸۸۲ء کو پیدا ہوے تھے - آپنے اعلیٰ حضرت ملک معظم قیصر ہند
جشن کی خوشی مین اپنی رعایا کو سنین ماضیہ کی بقایا جسکی تعداد پینتالیس ہزار روپیہ تھی معاف
ہے - آپ دربار تاجپوشی دہلی مین مدعو ہوے ہین - ریاست کا رقبہ چوراسی مربع
- آبادی چودہ ہزار پانچسو بانوے ہے - فوجی قوت مین تین توپین پانچ گولنداز - دس
- ایک سو پینسٹھ پیادہ اور پچیس پولیسمین ہین -

بندیلکھنڈ ایجنسی کی باقی ریاستین

ریاست	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آبادی	کیفیت
ماڑی	دیوان جاگیردار	بندیلہ راجپوت	۵	۱۰۵۶	
ٹ	راؤ جاگیردار	"	۱۶	۳۹۸۴	
ی	..	..	۴	۳۰۷۳	
ی	راؤ جاگیردار	پنوار راجپوت	۳۲	۴۲۷۹	
	دیوان جاگیردار	بندیلہ راجپوت	۲۷	۱۵۷۸	
ردُی	دیوان جاگیردار	"	۱۸	۱۸۲۶	
لی	دیوان بہادر جاگیردار	"	۳۶	۵۲۳۱	



راؤبہادر چھترپتی جودیو - سی ایس - آئی - والی چھتر پورہ

نام ریاست	نام یا لقب رئیس	ذات	تعداد موضع	آبادی	[illegible]
کاٹھیاوادا	ٹھاکر	راجپوت	۴۸	۳۴۲۵	
کوٹھی ڈیہہ	بھومیا	بھلالہ	۸	۳۲۴	
ماتھواڈ	رانا	بھلالہ	۱۲	۱۰۲۲	
ملتھان	ٹھاکر	راجپوت	۲۵	۷۶۴۴	
نیم کھیرہ	بھومیا	بھلالہ	۶۵	۴۶۴۱	
راجگڑھ	"	"	۹	۶۸۲	
رتن مل	ٹھاکر	راجپوت	۱۴	۱۲۰۰	

بندیلکھنڈ ایجنسی

علیپورہ

راؤبہادر چھترپتی جو دیو۔سی۔ایس۔آئی۔رئیس علیپورہ۔ولادت …
مسند نشینی ۳-نومبر ۱۸۷۱ء-آپ پریہار قوم کے راجپوت ہین-آپ کے خاندان …
وغیرہ سے ازدواجی تعلقات ہین۔آپ راوہندوپت کے فرزند اور دیوان دولہ …
پوتے ہین-آپکے مورث اعلیٰ دیوان اچل سنگھ ریاست علیپورہ کے بانی ہین-اُنکے …
پرتاب سنگھ کے عہد حکومت مین برٹش گورنمنٹ ملک بندیلکھنڈ پر مسلط ہوئی-پرتاب سنگھ …
۱۸۰۸ء کو سند نمبری ۹۷ حاصل کی-آپ کے والد راؤہندوپت نے یکم نومبر ۱۸۷۱ء …
کی-اُنھون نے غدر ۱۸۵۷ء مین برٹش گورنمنٹ کے ساتھ جان نثارانہ خدمات انجام …
جسکے صلہ مین اُنکو سند تہنیت اور ایک خلعت فاخرہ اور ایک ضرب توپ مرحمت ہوئی …

کیفیت	آبادی	رقبہ مربع میل	ذات	نام یا لقب رئیس	...است
	۵۸۹		راجپوت	ٹھاکر	...پور
	۵۲۰		مسلمان	میان	...ی
	۶۳۰		..	..	...رضاپور
	۴۴۱		..	..	
	۷۰۱		مسلمان	..	...ر
	۸۸۲		راجپوت	ٹھاکر	

بھوپاور ایجنسی

کیفیت	آبادی	رقبہ مربع میل	ذات	نام یا لقب رئیس	...است
	۹۴۴۳	۱۳۹۶-۷ ※	راجپوت	رانا	...ٹ
※ ان ہندسوں سے مراد تعداد مواضع ہے۔	۶۷۷۴	۷۴	راجپوت	ٹھاکر	...گڑھ
	۶۰۲۷	۲۶	بھلالہ	بھومیا	...کلان
	۱۹۲۹	۱۴	"	"	...خرد
	۱۲۵۹	۱۵	"	"	...رہ
	۲۸۳	۱	...	...	...بر
	۳۰۴۰	۲۷	راجپوت	ٹھاکر	...یا
	۵۶۴	۹	بھلالہ	بھومیا	...ی
	۲۸۷۷	۱۵	"	"	
	۲۷۸۳	۱۸	راجپوت	ٹھاکر	...برودہ
	۱۴۴۹	۸	بھلالہ	بھومیا	...دری

مواقع پر بہت بڑی گرمجوشی کے ساتھ چندے عنایت کیے ہین۔ رُوسا رسوٹھالیہ پہلے
بھوپال کو تین ہزار چار سو بھوپالی روپیہ خراج دیتے تھے لیکن ۱۸۲۵ء سے بمنظوری
ایجنٹ ریاست راجگڈھ کو دیتے ہین۔ ریاست کی آبادی چار ہزار چھ سو اٹھائیس ۱۱ آ
بیس ہزار روپیہ ہے

بھوپال ایجنسی

نام ریاست	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آبادی	کیفیت
کُروائی	نواب	پٹھان	۱۴۴	۱۳۶۳۴	
مقصودنگڑھ	راجہ	کھچی راجپوت	۸۱	۱۴۲۸۴	
محمدگڑھ	نواب	پٹھان	۲۹	۲۹۴۴	
باسودہ	"	"	۴۰	۴۸۹۷	
پٹھاری	"	"	۳۰	۲۷۰۴	
دریاکھیری	ٹھاکر	راجپوت	۵۹ مربع میل ریاست سوٹھالیہ	۴۴۲	
ڈھبلادھیر	"	"		۱۷۷۸	
ڈھبلاگھوسی	"	"		۶۶۸	
ڈگری	میان	مسلمان		۱۴۴	
ہیراپور	راو	راجپوت		۴۴۸	
جبریابھیل	جاگیردار	مسلمان		۹۰۳	

...است	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آبادی	کیفیت
ا...	جاگیردار	برہمن چوبے	۱۰٫۱	۳۵۳۵	
	راؤبہادر۔جاگیردار	"	۲۸	۸۵۹۸	
...ن	جاگیردار	"	۱۴٫۵	۳۱۷۸	
...ل	راجہ	راجپوت	۲۱۲٫۹	۳۷۲۱۲	

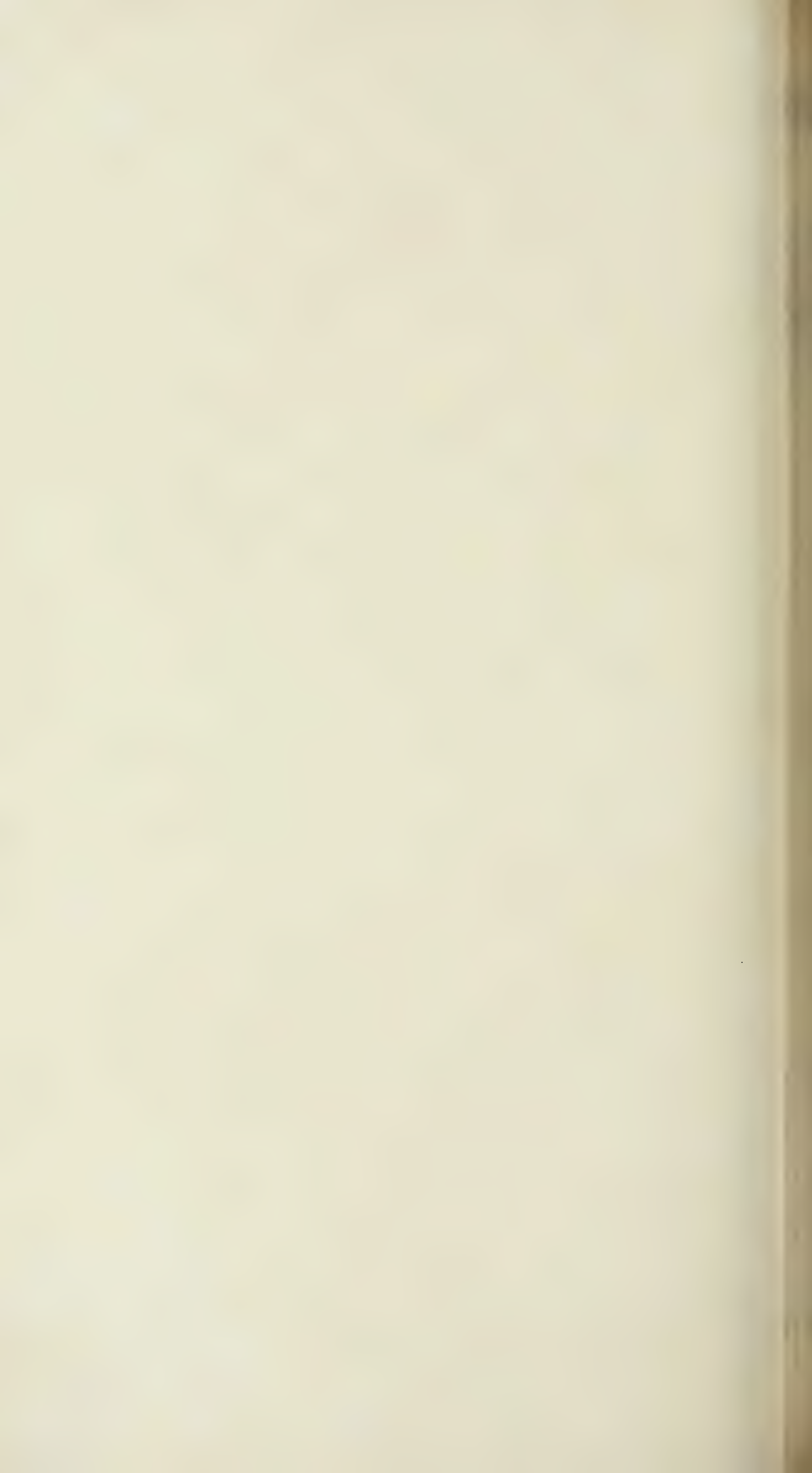
بھوپال ایجنسی

سوتھالیہ

مہاراج شمبھو سنگھ جی سردار سوتھالیہ۔ ولادت ۵۔ مارچ ۱۸۸۹ء ۔آپ ...نگھ جی رئیس سوتھالیہ کے فرزند ارجمند اور شیودان سنگھ جی کے پوتے ہین جو ...۶ء مین اپنے چچا بلونت سنگھ کے جانشین ہوے تھے ۔ آپ اگست ۱۸۹۶ء مین اپنے ...جد کے انتقال کے بعد مسند نشین ریاست ہوے ۔ آپ کا سلسلۂ نسب راجہ بیرپال جیت ...ں سے ملتا ہے اور مثل رؤسا راجگڈھ و نرسنگھ گڈھ کے آپ بھی اومٹ پنوار راجپوت ...پ کے مورث اعلیٰ راوت موہن سنگھ رئیس راجگڈھ تھے جنکے دوسرے بیٹے صورت سنگھ ...ست سوتھالیہ ہوے ۔ آپ کا خاندان ہر زمانہ مین ممتاز رہا ہے ۔ بلونت سنگھ نے دختر کشی ...دکیا اور گورنمنٹ ہند نے بہ عطاے انعام و خلعت اُنکی خدمات کی داد دی۔ چونکہ آپ نابالغی کیحالت ...ی نشین ہوے اسلیے ستمبر ۱۸۹۶ء تک آپکی دادی صاحبہ بمنظوری گورنمنٹ عالیہ منتظم ریاست ...نے چھاؤنی سیہور کے ہائی اسکول مین تعلیم پائی ہے ۔ آپکو علوم انگریزی و سنسکرت و فارسی اور نجوم ...نگاہ کامل ہے ۔ ۲۰۔ جنوری ۱۸۹۵ء کو آپنے مقام چوکڑی واقع ریاست جیپور کے ایک شیخاوت ...خاندان مین شادی کی ۔ آپ رفاہ عام کے کامون مین نہایت دلچسپی ظاہر کرتے ہین ۔ آپنے اکثر



مہاراج شمبھو سنگھ جی سردار سوٹھالیہ



گوالیار ریزیڈنسی کی باقی ریاستیں

نام ریاست	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آبادی	کیفیت
اگرہ برکھیڑا	ٹھاکر	راجپوت گراسیا	۰	۵۲۵۸	
بھدورا	راجہ	" سیسودیا	۰	۲۲۷۵	
دھرنودا	ٹھاکر	" کھچی چوہان	۰	۴۳۲۵	
گڑرہ	راجہ	" "	۰	۹۴۸۱	
کھنیادھنا	راجہ	" بُندیلہ		۱۵۵۲۰	
کٹھون	۰	۰	۰	۳۵۰۵	
کھیودا	۰	۰	۰	۸۵۷	
پرون	راجہ	راجپوت۔کچھوائی	۰	۵۵۵۷	
راگھوگڑھ	راجہ	" کھچی چوہان	۰	۱۹۴۴۶	
سرسی	دیوان	" چوہان	۰	۵۴۴۸	

بگھیلکھنڈ ایجنسی

نام ریاست	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آبادی	کیفیت
بھینسونڈا	چوبے جاگیردار	برہمن	۱۲	۴۱۶۸	
جسو	دیوان بہادر جاگیردار	راجپوت۔بُندیلہ	۷۲؍۵۱	۷۲۰۹	
کتارجولا	راؤ۔جاگیردار	کائیستھ	۴	۱۲۳۲	
کوٹھی	رئیس	راجپوت۔بگھیلہ	۱۶۸؍۸	۱۹۱۱۲	

ریاستہاے وسط ہند

حصۂ دوم

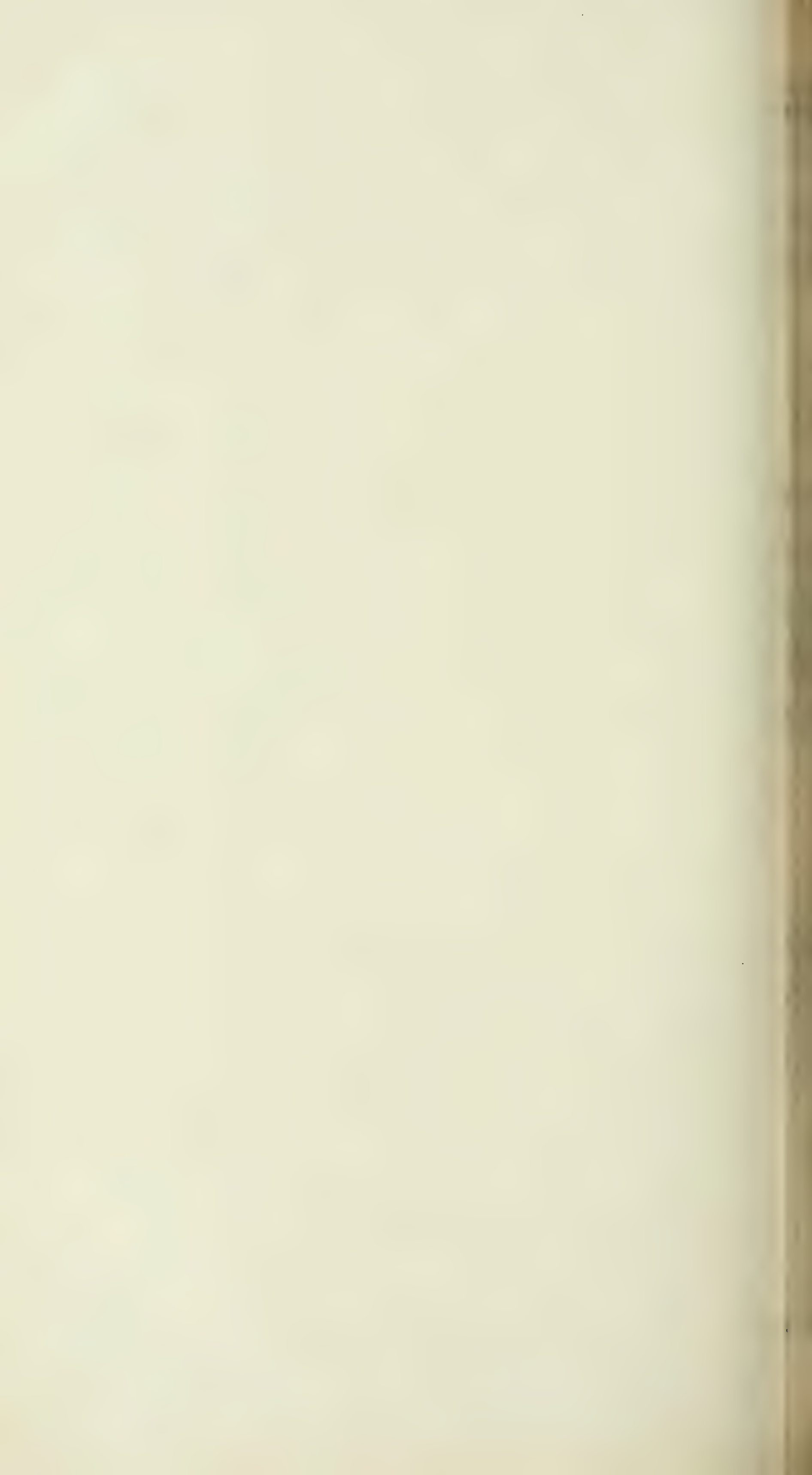
گوالیار رزیڈنسی

امری معروف بہ امرپورہ

راجہ پرتھوی سنگھ بہادر راجہ اُمری - ولادت ۴ جنوری ۱۸۶۲ء - آپ
بنسی سیسودیا سگراوت راجپوت ہین - آپ کا سلسلۂ نسب رانا اودے سنگھ جی
ودے پور (راجپوتانہ) سے ملتا ہے جنسے اسوقت تک دس پشتین گزری ہین - ۱۸۸۹ء
کی پہلی شادی کوٹلہ راج کوٹہ کے ہاڈا اگن بنسی خاندان مین ہوئی - ۱۸۹۱ء مین آپکی
شادی آنبہ ملک مالوہ کے رتنوت راٹھور خاندان مین ہوئی - آپ کو انگریزی اُردو
سے واقفیت تامہ حاصل ہے - آپ کچھ سنسکرت بھی جانتے ہین - راجہ کا موروثی خطاب
زمانہ سے چلا آتا ہے - آپ مہاراج کنور رندھیر سنگھ صاحب مرحوم کے صاحبزادہ اور
دادا راجہ محکم سنگھ جی کے جانشین ہین جنھون نے ۱۸۸۰ء مین انتقال کیا - ۲۰ - فروری
ء کو بمقام امری آپ کی رسم گدی نشینی ادا ہوئی - روسا دسوٹھالیا او رقرولی وغیرہ سے
رشتہ داری ہے - رئیس اُمری کو حکومت وعدالت کے اختیارات حاصل ہین - اس
مین چھبیس مواضع ہین - آبادی دو ہزار چار سو انہتر ہے -



راجہ پرتھوی سنگھ بہادر۔ راجہ اُرچھا



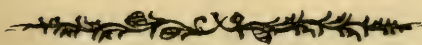
خطاب ملا اور ۱۸۹۵ع مین - کے - سی - آئی - ای - کے خطاب سے ممتاز کیے گئے
آپ کو ۱۸۶۵ع مین تبنیت کی سند بھی ملی - بامرا کا رقبہ تخمیناً ایک ہزار نوسو اٹھاسی مربع میل
ہے - آبادی تخمیناً دس ہزار تین سو سر سٹھ - آمدنی تقریباً اُنچاس ہزار پانچسو سر... خراج
ایکہزار پانچسو روپیہ ہے -

سونپور

راجہ بیر ستر ودیا سنگھ - یہ خاندان راجگان سنبھلپور کے مشہور چوہان خاندان
کی ایک شاخ ہے اور سنبھلور کی تمام ریاستون مین یہ ریاست نہایت سرسبز و شادا...
ہے - راجہ نلدھر سنگھ نے ۱۱ - ستمبر ۱۸۹۱ع مین انتقال فرمایا اب راجہ بیر ستر ودیا سنگھ
مالک ریاست ہین - سونپور کا رقبہ تخمیناً نوسو چھ مربع میل ہے - اِسکی آبادی تخمیناً
ایک لاکھ پچانوے ہزار دوسو پینتالیس اور آمدنی تقریباً چہتر ہزار تین سو چھیاسی روپیہ
ہے - نوہزار روپیہ خراج ادا کیا جاتا ہے -

پٹنہ

مہاراجہ دلگنجن سنگھ دیو - ولادت ۱۸۵۷ع - آپ ۵ - ستمبر ۱۸۹۵ع کو مسند نشین
ہوے - آپ چوہان راجپوت ہین - ریاست پٹنہ کا رقبہ دوہزار تین سو ستانوے مربع میل
ہے - آبادی تخمیناً تین لاکھ بتیس ہزار ایکسو ستانوے ہے - آمدنی تقریباً اکانوے ہزار
دوسو بتیس روپیہ ہے اور آٹھ ہزار پانچسو روپیہ خراج مقرر ہے -



سکتی

راجہ روپ نرائن سنگھ - یہ ریاست پہلے سنبھلپور کی باجگزار ریاست تھی۔
سنہ ۱۸۹۲ع مین برٹش گورنمنٹ نے سابق راجہ کے صاحبزادے روپ نرائن سنگھ
نشین کیا اور ایک دیوان اُنکے مشورہ کے لیے مقرر کیا - رقبہ ایک سو اٹھتیس
ہے اور آبادی پچیس ہزار تین سو چوہتر اور آمدنی تخمیناً چوبیس ہزار چار سو باٹھ
ہے - ایکہزار تین سو روپیہ خراج ادا کیا جاتا ہے -

سارنگڑھ

راجہ لال جواہر سنگھ - ولادت سنہ ۱۸۸۸ع - آپ ۲ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۰ع کو مسند نشین
- سابق راجہ بھوانی پرشاد نے سنہ ۱۸۹۰ع مین قضا کی اور لال رگھوبر سنگھ اُنکے جانشین
- سنہ ۱۸۹۰ع مین اُنکا بھی انتقال ہوگیا اور اُنکے نابالغ صاحبزادے لال جواہر سنگھ
ن ہوے - آپ کی نابالغی کے زمانے مین ریاست کا انتظام ایک سپرنٹنڈنٹ
- سارنگڑھ کا رقبہ پانچسو اکتالیس مربع میل ہے - آبادی تقریباً تراسی
سو دس - آمدنی تخمیناً چھیالیس ہزار نو سو اڑسٹھ اور خراج تین ہزار پانچسو ہے -

بامرا

راجہ سر سُدھال دیو کے - سی - آئی - ای - والی بامرا - آپ
سنہ ۱۸۶۹ع کو مسند نشین ہوے - آپ گنگا بنسی راجپوت ہین - تربھون سنگھ سردار بامرا
سنہ ۱۸۶۹ع مین انتقال ہوگیا اُنکے بھتیجے راجہ سدھال دیو موجودہ سردار جو سنہ ۱۸۲۹ع
ہوے تھے اُنکے جانشین ہوے - سنہ ۱۸۹۰ع مین آپ کو - سی - آئی - ای - کا

آٹھ سو تیرہ اور مالگزاری تخمیناً ترانوے ہزار روپیہ ہے۔

بستر

راجہ رودر پرتاب دیو۔ چودھوین صدی کے آغاز مین یہ خاندان مسلمانون کی دست درازیون کی وجہ سے یہان آیا۔ راجہ بھیرم دیو کا انتقال مین ہوگیا۔ گورنمنٹ نے اُنکے صغیرسن صاحبزادے رودر پرتاب دیو کو اُنکا جانشین سنہ ۱۸۹۲ء مین ریاست کا انتظام ایک سپرنٹنڈنٹ کے سپرد ہوا۔ ریاست کا تیرہ ہزار باسٹھ مربع میل اور آبادی تقریباً تین لاکھ دس ہزار آٹھ سو چوراسی مین آمدنی تخمیناً ایک لاکھ اُرسٹھ ہزار دو سو اُرسٹھ تھی۔ خراج سترہ ہزار روپیہ ہے۔

کنکیر

مہاراج ادھیراج نرہر دیو مہاراجہ کنکیر۔ ولادت سنہ ۱۸۵۰ء۔ آپ سنہ ۱۸۵۳ء جانشین ہوے۔ ریاست کا انتظام گورنمنٹ کرتی ہے۔ کنکیر کا رقبہ ایک ہزار اُنتیس مربع میل ہے۔ اسکی آبادی تقریباً بیاسی ہزار تین سو اُناسی ہے اور سنہ ۱۸۹۱ء مین کل محاصلات تخمیناً پینسٹھ ہزار سات سو اٹھاسی روپیہ تھے۔

مکرئی

راجہ مکرئی۔ مکرئی کا رقبہ تخمیناً ایک سو پچپن مربع میل اور آمدنی تخمیناً اٹھ ہزار سات سو روپیہ اور آبادی تقریباً اٹھارہ ہزار پانچسو سینتالیس ہے۔ ریاست گورنمنٹ کو کوئی خراج نہین دیتی۔



کوندکا

مہنت دیگنبج کشور داس- یہان کی سرداری بھی ایک مذہبی خاندان کے ...ہے جو ۱۷۵۵ء مین مادھوجی بھونسلا نے روپ داس کو عنایت کی تھی- اس ... کے فرقہ مین شادی کی اجازت ہے- موجودہ سردار مہنت شیام کشور داس ... کے بعد ریاست کوندکا کے وارث ہوے جو چوکھیان کے نام سے مشہور ہے اس خاندان ...۱۸ء مین سند متبنیت عطا ہوئی تھی- ریاست کا رقبہ تخمیناً ایک سو چون مربع میل ہے ... تقریباً چھتیس ہزار دو سو اٹھاسی ہے- کُل آمدنی تخمیناً ستاون ہزار اور خراج پندرہ ...روپیہ ہے-

کوردھا

ٹھاکر کرتپال سنگھ- کوردھا پنڈاری خاندان کی ایک شاخ کے قبضہ مین ... لو رگھوجی بھونسلا نے فوجی امور کے لیے عطا کیا تھا- کوردھا کے خاندان کی ...خ پنڈاری کے زمینداری کی مالک ہے جسمین بڑی بیوی کا لڑکا مالک ہوتا ہے- ...داج کے موافق رام سنگھ جو بڑی بیوی کے لڑکے اور چھوٹی بیوی کے بڑے لڑکے ...ٹے تھے پنڈاری کے زمیندار ہوے- ۱۸۶۳ء مین چھوٹے خاندان کی کوردھا ...ے ختم ہو جانے سے رام سنگھ کے بڑے بھائی بہادر سنگھ کوردھا کے سردار تسلیم ...ے مگر تھوڑے ہی عرصہ مین اُنکا انتقال ہو گیا اور رام سنگھ کی چھوٹی بیوی کے بڑے ...دے رجپال سنگھ جنکی ولادت ۱۸۴۹ء مین واقع ہوئی تھی جانشین ہوے- ۳۱- ...۱۹ء مین ٹھاکر رجپال سنگھ کا انتقال ہو گیا اور اُنکے بھتیجے کرتپال سنگھ اُنکے جانشین ...- کوردھا کا رقبہ سات سو اٹھانوے مربع میل اور اُسکی آبادی تقریباً اکانوے ہزار



راجہ گوری چرن سنگھ دیو۔ راجہ ریرہ کھول

جاری ہوا لیکن بعد چندے یہ اصول قائم نہین رہا۔ سردار گھاسی داس نے ادھیڑپن
اپنا بیاہ کیا اور اپنے بیٹے کی شادی اوائل عمر مین کی۔ سنہ ۱۸۷۹ء مین جب اُنھون نے
گورنمنٹ کی خدمت مین اس معاملہ کے متعلق درخواست بھیجی تو اُسنے آپکو یقین دلایا کہ نئی
وراثت کے لیے جائز ہے۔ گھاسی داس کا سنہ ۱۸۸۳ء مین انتقال ہوگیا اور اُنکے
بلرام داس جو سنہ ۱۸۶۶ء مین پیدا ہوے تھے اُنکے جانشین ہوے۔ جب تک بلرام
۲۱ سال کی عمر کو نہ پہونچے ریاست کا انتظام اُنکی والدہ کے سپرد رہا اور ایک دیوان اُن
مدد کے لیے مقرر ہوا۔ سنہ ۱۸۸۷ء مین اُنکو راجہ کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے دیا گیا۔ اب
راجہ صاحب حال راجہ بلرام داس کی جگہ مسند نشین ریاست ہوے۔ آپکی عمر اسوقت آٹھ
نند گانون کا رقبہ آٹھ سو اکھتر مربع میل ہے اور آبادی سنہ ۱۸۹۱ء مین ایک لاکھ
ہزار آٹھ سو چھیاسٹھ تھی۔ ریاست کی کل آمدنی تخمیناً تین لاکھ روپیہ اور خراج ستر ہزار

ریرہ کھول

راجہ گوری چرن سنگھ دیو۔ اس ریاست کے سابق راجہ بشن چندر تھے جو سنہ ۱۸
مین جانشین ہوے تھے۔ بصارت معدوم ہوجانے اور اکلوتے بیٹے کی وفات ہوجانے
سے اُنکی ریاست مین بہت بڑی بدنظمی ہوئی اسلیے سنہ ۱۸۹۰ء مین یہ فیصلہ ہوا کہ راجہ
کی منظوری سے ایک لائق دیوان مقرر کرین۔ چنانچہ گورنمنٹ آف انڈیا کی منظوری سے
ایک شخص مقرر ہوا۔ اُنکی وفات پر راجہ صاحب حال مسند نشین ہوے۔ ریرہ کھول کا رقبہ
تخمیناً آٹھ سو تینتیس مربع میل۔ آبادی بیس ہزار تین سو چھتیس۔ آمدنی تقریباً چو ہزار
تین سو اُنتیس روپیہ اور خراج آٹھ سو روپیہ ہے۔



۱۹ء مین مسند نشین ریاست ہوے۔ آپ نے ٹھاکر مدھکر شاہ زمیندار چھورا کی دختر سے
شادی کی ہے۔ آپ کا سلسلۂ نسب بیراگڑھ واقع چاندہ کے گونڈ خاندان سے ملتا ہے۔ آپ کے
مورث اعلیٰ مادھو سنگھ نے اُس ریاست کی بنیاد ڈالی۔ مادھو سنگھ کے جانشین تخت سنگھ ہوے
وفات پر بیت سنگھ اور پھر درپ سنگھ مسند نشین ہوے۔ درپ سنگھ کے بڑے بیٹے راجہ
سنگھ تھے جو سرکار کمپنی کے ہمیشہ خیر خواہ رہے۔ اُنکے انتقال پر اُنکے بیٹے راجہ
ناتھ سنگھ جانشین ہوے جنکو ۱۸۳۳ء مین زمینداری برگڑھ عطا ہوئی۔ یہ زمینداری
مین ٹھاکر اُجیت سنگھ کی ملک تھی لیکن چونکہ اُنھون نے گورنمنٹ انگریزی اور رانی
کنور والی سنبھل پور کی مخالفت اختیار کی تھی اسلیے ضبط ہوگئی اور رئیس راے گڑھ
عطا ہوئی۔ راجہ دیوناتھ سنگھ نے اپنی ریاست کو بہت بڑی ترقی دی۔ اُنھون نے
۱۸ء مین انتقال کیا اور گھنشیام سنگھ جانشین ہوے جنکو ۱۸۶۵ء مین سند تبنیت عطا
اور جو ۱۸۶۷ء مین ایک اور سند کے ذریعہ سے باجگزار سردار تسلیم کیے گئے۔ آپ
گھنشیام سنگھ کے خلف اکبر ہین اور اپنے والد کے انتقال کے کئی سال کے بعد جانشین ریاست
ہوے۔ اس ریاست کا رقبہ ایکہزار چارسو چھیاسی مربع میل اور آبادی ایک لاکھ چوہتر ہزار
بارہ ہے۔ آمدنی تخمیناً دولاکھ روپیہ سالانہ ہے۔ آپ کے عہد مین اس ریاست مین
سی عمارتین۔ مدارس۔ اسپتال اور سڑکین تیار ہوئی ہین۔ تجارت کو فروغ ہے۔ دیسی
ترقی دیگئی ہے اور انگریزی تعلیم جاری ہوئی ہے۔ افادۂ عام کے لیے بہت سے
خانہ قائم ہین۔ آپ کے اکلوتے بیٹے کا نام لال نٹ ہرسنگھ ہے۔ سکونت راے گڑھ۔

نندگانون

راجہ ۱۷۲۳ء مین رگھوجی بھونسلا نے رامداس بیراگی کو نندگانون کی سرداری عنایت
چونکہ رام داس کے فرقہ مین تاہل ممنوع تھا اسلیے تبنیت کے ذریعہ سے سلسلۂ وراثت



راجہ بھوپ دیو سنگھ - راجہ رائے گڈھ

نے نومبر ۱۸۹۰ء مین انتقال کیا اور آپ ۲۳ برس کی عمر مین مسند نشین ریاست ہوے۔ آپ کی
مدد کے واسطے گورنمنٹ نے مارچ ۱۸۹۲ء مین مولوی سید محمد حسین اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
ملک متوسط کی خدمات آپ کے سپرد کین اور مولوی صاحب بطور دیوان کے مقرر ہوے
آپ کے وقت مین ریاست کا باضابطہ بندوبست ہوا۔ بہت سی سڑکین بنائی گئین۔ کالج
مین تار برقی جاری ہوا۔ متعدد پرایمری اسکول اور کھیراگڑھ خاص مین انگریزی ہائی اسکول
قائم ہوا۔ ڈونگرگڑھ اور کھیراگڑھ مین اسپتال جاری ہوے۔ متعدد اعلیٰ درجے کی عمارات شل
کچہریان۔ مدارس۔ اسپتال اور سرا عام فائدے کے واسطے تعمیر ہوئین۔ ان خدمات پر
لحاظ کر کے گورنمنٹ نے ۱۸۹۶ء مین آپ کو راجہ کا خطاب اور آپ کے لائق دیوان کو
خان بہادر کا خطاب عطا فرمایا پھر ۱۸۹۸ء مین آپ کو راجہ کا خطاب ہیریڈیٹری (نسلاً بعد
نسلٍ) مرحمت ہوا۔ قتل کے مقدمات مین آپ کے دیوان مجرم کی نسبت پھانسی کا حکم صادر
کر دیتے ہین مسل چیف کمشنر کے پاس منظوری کو جاتی ہے۔ آپ نے راج کمار کالج رایپور
مین تعلیم پائی ہے سنسکرت اور بھاشا مین خاص لیاقت ہے اور شاعری سے بہت ذوق
ہے۔ آپ کے دو صاحبزادے اور ایک صاحبزادی ہے۔ بڑے صاحبزادے لال بہادر کو
ولیعہد کو اب پندرھوان سال ہے اور راج کمار کالج رایپور مین تعلیم پا رہے ہین۔ ریاست
کا رقبہ نوسو اکتیس میل مربع اور آبادی ایک لاکھ اکاسی ہزار ایک سو چوراسی ہے۔ ریاست کی
آمدنی تین لاکھ اور چار لاکھ کے درمیان ہے۔ اس ریاست کو گورنمنٹ نے بزعنایت
تبنیت کی سند بھی عطا کی ہے۔

راے گڑھ

راجہ بھوپ دیو سنگھ۔ آپ اپریل ۱۸۶۵ء مین متولد ہوے۔ آپ کی تعلیم گنج
کے طور پر ہوئی ہے۔ آپ کو انگریزی اور ہندی مین واقفیت تامہ حاصل ہے۔ جنوری

ریاستہاے ملک متوسط

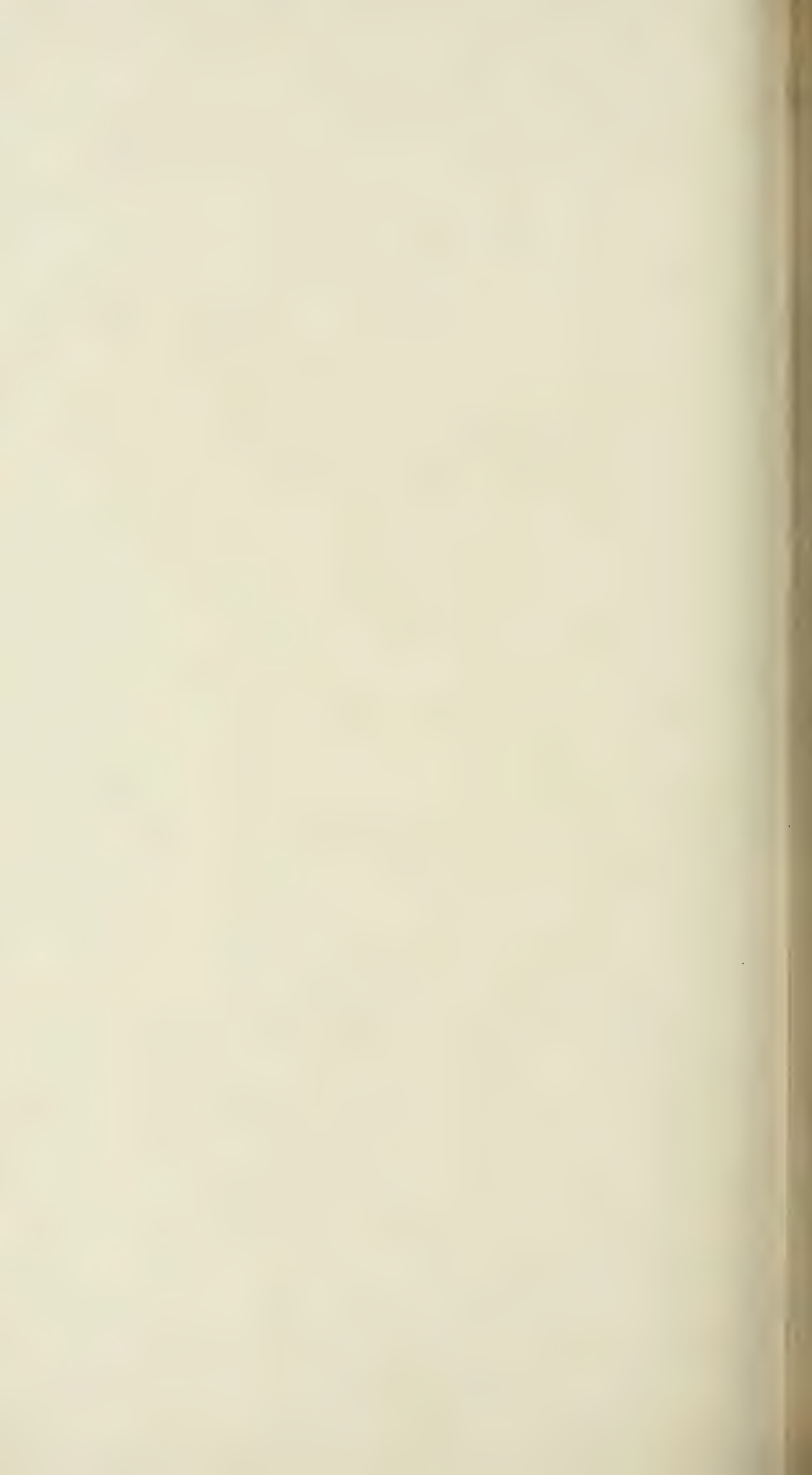
حصۂ دوم

کھیراگڑھ

راجہ کمل نراین سنگھ بہادر والی ریاست کھیراگڑھ۔ آپ ناگ بنسی چھتری
ور آپ کے مورث اعلی لکھشمی ندھ جو مہاراجہ چھوٹا ناگپور کے خاندان سے تھے کھلوا
(جو اس ریاست کا اب ایک پرگنہ ہے) آئے اور گونڈ مہاراجہ منڈلا کے تحت مین ریاست
ی۔ ۱۷۵۵ء مین رگھوجی اول مہاراجہ بھونسلا نے جب راجہ منڈلا کو زیر کیا تو آپ کے
کھڑگ راے کو راجہ تسلیم کیا اور راجگی کا خلعت مع چنور اور نشان کے مرحمت فرمایا۔ کھڑگ ر
لواسے کھیراگڑھ مین دار الحکومت منتقل کیا اور دریاے پیریا اور دریاے آمیز پر قلعے
ئے۔ کھڑگ راے نے ۱۷۵۹ء مین انتقال کیا اور اُنکے جانشین ٹکیت راے ہوے۔
نے ۱۷۹۵ء مین کھمریا کا پرگنہ حاصل کیا اور ۱۸۰۱ء مین ڈونگر گڑھ کو فتح کرکے راج
ل کیا اور راجہ بھونسلا نے اُنکو کھیراگڑھ اور ڈونگر گڑھ کا راجہ تسلیم کیا۔ جب برٹش گورنمنٹ
اری ہوئی تو آپ کے دادا لال فتح سنگھ فیوڈیٹری چیف تسلیم کیے گئے اور ۱۸۶۵ء
رچرڈ ٹمپل صاحب داُسوقت کے چیف کمشنر نے گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے
فرمائی۔ ۱۸۷۴ء مین لال فتح سنگھ کے انتقال کے بعد لال اُمراؤ سنگھ آپ کے والد
مین ہوے اور ۱۸۸۰ء مین گورنمنٹ سے تاحیات راجہ کا خطاب ملا۔ راجہ امراؤ سنگھ



راجہ کمل نرائن سنگھ بہادر والی کھیراگڈھ



ممدوت

نواب قطب الدین خان نواب ممدوت - مہم ستلج کے زمانہ مین کنٹنجنٹ سکھ فوج کی طرف سے لڑی مگر اختتام جنگ کے قریب جمال الدین خان برٹش کے جانب دار ہو گئے اور عمدہ خدمات انجام دین جسکے صلے مین اُن کو نواب کا خطاب عطا ہوا مگر ۱۸۵۵ء مین بعض ناشدنی وجوہ سے برٹش گورنمنٹ نے اُنکو معزول کر دیا نواب صاحب لاہور مین لائے گئے جہان اُنکو انتظامی مصارف کی منہائی بعد ممدوت کی توفیر ملتی رہی - ۱۸۶۳ء مین نواب صاحب نے انتقال کیا اور سرکار عالیہ نے ازراہ خوشنودی و مراحم خسروانہ اُنکے بھائی جلال الدین کے نام جاگیر بحال رکھی اور اُنکو نواب ممدوت تسلیم کیا - نواب جلال الدین خان نے ۱۸۷۵ء مین قضا کی اور گورنمنٹ نے اُنکے بیٹے نظام الدین خان کو اُنکا جانشین تسلیم کیا - نواب نظام الدین نے ۱۸۹۱ء مین قضا کی اور نواب صاحب حال بجاے اُنکے نواب تسلیم کیے گئے



دار روپیہ سالانہ ہے۔

کھوند

ٹھاکر صاحب کھوند۔ آپ راجپوت ہین۔ آپ کے مورث اعلی ٹھاکر
داس تھے اور ریاست کیونتھل کی ذیلدار ہے۔ اس کا رقبہ تین مربع میل
ی دو ہزار اور آمدنی دو ہزار روپیہ ہے۔

رتیش

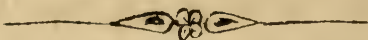
ٹھاکر صاحب رتیش۔ آپ راجپوت ہین آپ کے مورث اعلی اسرمور
ئے تھے یہ تیش ریاست کیونتھل کی باج گزار ہے۔ ریاست کا رقبہ نو مربع میل
ی چارسو انچاس اور آمدنی چھ سو روپیہ سالانہ ہے۔

راون

ٹھاکر صاحب راون۔ یہ ریاست جوبل کی باجگزار تھی۔ اسکی
دی آٹھ سو تیئیس اور آمدنی تین ہزار روپیہ سالانہ ہے۔

دہدی

ٹھاکر صاحب۔ یہ ریاست جوبل کی باجگزار ہے۔ اسکی آبادی
و سینتالیس اور آمدنی چودہ سو روپیہ ہے۔



نوٹ ذیل کی ریاستین بشہر اور کیونتھل کی ذیلدار ہین مگر اُنکو اپنے علاقہ مین سزا کے

اختیارات ہین جو اُنکے بالادست سرداروں کو حاصل ہین۔

کانیتی

ٹھاکر صاحب کانیتی۔ آپ بشہر کے ذیلدار ہین اور نوسو روپیہ سالانہ

ریاست کو خراج دیتے ہین۔ ریاست کی آبادی تقریبًا اڑھائی ہزار۔ اور آمد

ہزار روپیہ ہے۔

کوٹی

رانا صاحب کوٹی۔ آپ راجپوت ہین اور آپ کا تعلق کیونتھل

خاندان سے ہے۔ آپ ریاست کیونتھل کے ذیلدار ہین۔ ریاست کا رقبہ ۳۶ مربع میل

آبادی سات ہزار نوسو اور آمدنی پچیس ہزار روپیہ سالانہ ہے۔

تھیوگ

ٹھاکر صاحب۔ آپ بھی بلاسپور کے خاندان سے ہین اور ریاست کیو

معروف بہ بلاسپور کے ذیلدار ہین۔ ریاست کا رقبہ دس مربع میل۔ آبادی چار ہزار

اور آمدنی تقریبًا پانچ ہزار روپیہ ہے۔

مدھن

ٹھاکر صاحب مدھن۔ آپ بھی راجپوت ہین اور ریاست کیونتھل کے

ذیلدار ہین۔ ریاست کا رقبہ تیرہ مربع میل آبادی تقریبًا چار ہزار اور آمدنی

تروچ

ٹھاکر کدار سنگھ والی تروچ - یہ ریاست سابق مین ریاست سرمور کا ایک جزو تھی
بیس پشت پہلے ٹھاکر صاحب حال کے مورث اعلیٰ کو بطور عطیہ دی گئی تھی - جب
تانی اضلاع گورنمنٹ انگریزی مین داخل ہوے تو کرم سنگھ برائے نام رئیس تھے
یاست کا کاروبار اُنکے بھائی میان جھبو سنگھ کے سپرد تھا - کرم سنگھ کی وفات کے
ان جھبو سنگھ ریاست پر قابض ہو گئے من بعد ٹھاکر رنجیت سنگھ نے دعوے کیا -
ٹ سے طولانی مراسلت کے بعد پہلے شیام سنگھ ولد جھبو سنگھ اور من بعد رنجیت سنگھ
ومت ہوے - ۱۸۴۳ء مین رنجیت سنگھ کا دعویٰ تسلیم ہوا - اور اُنکے اور اُن کے
کے حق مین ایک دوامی سند عطا ہوئی - والیان ریاست تروچ پہلے رانا کے لقب
ب تھے مگر ضلع شملہ مین داخل ہونے کے بعد ٹھاکر کا خطاب معین ہوا - ریاست کا
۷ مربع میل - آبادی چار ہزار اور محاصل چالیس ہزار روپیہ ہے -

سانگری

ہری سنگھ والی سانگری - آپ راجپوت قوم سے تعلق رکھتے ہین - پہلے یہ ریاست
کلو کی ملکیت تھی مگر بعد کو گورکھون نے اسپر قبضہ کر لیا تھا - سرکار انگلشیہ نے
ن سے لیکر ۱۸۱۵ء مین راجہ بکرماجیت کو واپس دی - رئیس سانگری کا خطاب
روثی ہے جو سرکار انگلشیہ نے عطا کیا ہے - ریاست کا رقبہ ۱۶ مربع میل -
دو ہزار سات سو چوہتر اور آمدنی تقریباً دو ہزار چار سو روپیہ ہے -

رانا جیت سنگھ کے فرزند ہین - ریاست کا رقبہ ۱۴ مربع میل اور آبادی تقریباً بارہ سو اور
آمدنی نو سو روپیہ ہے -

بیجہ

ٹھاکر اودے چند والی بیجہ - آپ قوم کے راجپوت ہین - اس خاندان کے مورث اعلیٰ
ٹھاکر جے چند تھے جو اُجین سے آئے تھے - پنجاب کی اور کوہستانی ریاستون کی طرح یہ
بھی ۱۸۱۵ء مین برٹش گورنمنٹ کی حمایت مین آئی اور اُسی سال سند عطا ہوئی - ریاست
ایکسو اَسّی روپیہ خراج دینا پڑتا ہے جس مین سو روپیہ اُس اراضی کے معاوضہ کے
واپس دیا جاتا ہے جو چھاؤنی کسولی کے لیے اُنسے لی گئی ہے - ریاست کا رقبہ چار مربع میل
آبادی تقریباً ایک ہزار ایک سو اور آمدنی پانچ سو روپیہ سالانہ ہے -

درکوٹی

رام سرن سنگھ درکوٹی - اس ریاست کے بانی رانا بلرام تھے جو مارواڑ سے آئے - ...
مالک ریاست راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین - ایک حکمنامہ کے ذریعے سے
خراج معاف ہے - ریاست کا رقبہ پانچ مربع میل آبادی تقریباً چھ سو اور آمدنی آ...
روپیہ سالانہ ہے - آپ کو باستثناے سزاے موت کے دیوانی اور فوجداری کے اختیارات
حاصل ہین -

دلیتی

ٹھاکر صاحب دلیتی - آپ بشہر کے ذیلدار ہین اور ایک سو چار روپیہ
ریاست بشہر کو خراج دیتے ہین - ریاست کی آمدنی چھ سو روپیہ سالانہ ہے -

دھمی

رانا ہیرا سنگھ والی ریاست - ولادت ۱۸۶۷ء آپ راجپوت ہین - آپ کے
ث اعلیٰ راج پورہ واقع ضلع انبالہ کے باشندے تھے - زمانۂ غدر مین مہا رانا
دھن سنگھ نے حق وفاداری ادا کیا اُسکے جلدو مین اُنکی مدت العمر کے لیے نصف خراج
ف ہوا - اُنکے بعد رانا فتح سنگھ برسر حکومت ہوے اور ۱۸۸۰ء مین آن کو اپنی نصف
اری کی معافی عطا کی گئی - اُنکی وفات پر رانا ہیرا سنگھ والی ریاست ہین — ریاست کا
تیس مربع میل - آبادی چار ہزار پانچ سو پانچ - آمدنی پندرہ ہزار ہے -

کنھیار

اکر ٹیک سنگھ والی کنھیار - آپ راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین اور بھوج دیو
لاد مین ہین جنھون نے قدیم الایام مین جمون سے آکر اس قطعۂ ملک کو فتح کیا تھا -
صدی گذشتہ مین گورکھون نے اس ریاست پر حملہ کیا تھا مگر ۱۸۱۵ء مین اُنکے
ج پر رائے پورن دیو کو جو اُس زمانہ مین ٹھاکر تھے گورنمنٹ کی جانب سے سند مرحمت
ریاست کا رقبہ سات مربع میل اور آبادی تقریباً دو ہزار اور آمدنی چار ہزار روپیہ ہے

مانگل

رانا تلوک سنگھ والی ریاست مسند نشینی ۱۸۹۲ء آپ راجپوت خاندان سے
رکھتے ہین - اس ریاست کے مورث رانا بہادر سنگھ تھے جنکے پرپوتے رانا صاحب
ہین - یہ ریاست سابق مین کہلور کی باج گزار تھی مگر جب انگریزون نے ۱۸۱۵ء
رکھون کو نکال دیا تو ریاست مانگل سرکار انگریزی کے تحت مین آئی - رانا تلوک سنگھ



رانا جگجیت سنگھ والی کوٹھار

محمد مختار حسین علی خان مالک ریاست ہوے - نواب مختار حسین خان نے ۱۸۷۵ء مین
انتقال کیا - اُنکے بعد نواب محمد ممتاز حسین علی خان جانشین ہوے اور اُنکی وفات پر
اب آپ والی ریاست ہین - ریاست کا رقبہ ترین مربع میل - آبادی بائیس ہزار اور آمدنی پچاس

بسشہر

راجہ شمشیر سنگھ والی بسشہر - ولادت ۱۸۳۹ء - آپ خود کو سری کرشن جی کی نسل
کرتے ہین جنسے والی حال تک اکیسو بیس پشتین گذری ہین - اوائل صدی گذشتہ مین بسشہر
پر گورکھون نے قبضہ کر لیا تھا - سرکار انگریزی نے دخیل ہوکر گورکھون کو ملک
یہ تنازعات ۱۸۰۳ء سے ۱۸۱۵ء تک قائم رہے - آخر کار سرکار انگریزی نے سنا
راجہ مہند رسنگھ پدر راجہ شمشیر سنگھ کو عطا کی راجہ شمشیر سنگھ کی دوسری رانی کے بطن
ٹیکا رگھناتھ سنگھ ہین جو ۱۸۶۸ء مین پیدا ہوے اور ۱۸۸۶ء مین سن بلوغ کو پہونچے اور
حسب صوابدید سرکار انگریزی حکومت کرتے ہین - یہ ریاست باعتبار وسعت
ریاستہاے شملہ سے بڑی ہے - رقبہ تین ہزار پانچ سو مربع میل - محاصل تقریباً
ہزار روپیہ اور آبادی تقریباً اسی ہزار ہے جس مین زیادہ تر ہندو ہین -

ہنڈوریا نالاگڈھ

راجہ الیشری سنگھ آپ چنڈیل راجپوت اور خاندان کہلور کی جمبا شاخ
سے ہین اسکا اصلی وطن گڈھ چندیری تھا - قلعہ رام شہر جو ایک جانب سے لدہانہ اور
ہوشیارپور کے میدان اور دوسری جانب سے چمبہ کی برفستانی چوٹیون کے محاذات
مین ہے اُس زمانہ کا بنا ہوا ہے جب یہ دونون خاندان متحد تھے - ریاست ہنڈور
کے بانی اجے سنگھ تھے - اُنکے بیٹے راجہ رام سرن سنگھ بڑے بہادر اور سرکار انگریزی کے

پاٹودی

نواب محمد مظفر علی خان والی پاٹودی۔ ولادت ۱۸۶۰ عیسوی
...اندان کے مورث اعلی شہنشاہ اکبر کے عہد دولت مین ہندوستان مین آئے تھے
...اتوین پشت مین الف خان مرتضیٰ خان فوجی خدمت مین جوڑی دار تھے۔
...خان کے بیٹے نجابت علی جھجھر کے نواب ہوے۔ الف خان چند سال تک
...الدولہ نواب اودھ کے ملازم رہے بعدہ شاہ عالم بادشاہ دہلی کی جانب سے
...رجہ کی فوجی ملازمت پر ممتاز ہوے۔ الف خان کے بیٹے فیض طلب خان کی شادی
...خان کی لڑکی سے ہوئی۔ فیض طلب خان پہلے مرہٹہ کی فوج مین سردار تھے۔ اُنکو
...اراؤ سیندھیہ نے بجلدوے حسن خدمت پرگنہ رہتک کی سند عطا کی تھی۔ اُسی زمانہ
...نکے بھائی نجابت علی جھجھر کے نواب تھے جب ۱۸۰۳ء مین مرہٹون کا استیصال
...یض طلب خان نے شاہ عالم شہنشاہ دہلی کی ملازمت اختیار کی شہنشاہ موصوف
...بار عام مین فیض طلب خان کو لارڈ لیک صاحب کے سپرد کیا۔ لارڈ لیک صاحب
...دمہاراجہ ہلکر کے مقابلہ کے لیے چمبل گھاٹ کو روانہ کیا۔ فیض طلب خان اکثر معرکون
...ل مردانگی اور جانفشانی سے لڑتے رہے اور جنگ بھان پور مین سخت زخمی ہوکر
...ہ ہلکر کی فوج مین مقید ہوے۔ مہاراجہ ہلکر سردار موصوف کی شجاعت سے ایسے
...ہوے کہ اُنکو بہت سے تحفہ وتحائف دیکر جنرل لیک صاحب کے پاس بھیج دیا۔
...یک نے اُنکو ۱۸۰۶ء مین پاٹودی کی دائمی سند جاگیر عطا کی۔ فیض طلب خان کے
...ے کے بعد ۱۸۲۹ء مین اُنکے بیٹے محمد اکبر علی خان جانشین ہوے اور اُنھون نے
...ء تک حکومت کی۔ غدر کے زمانہ مین سرکار انگریزی کے ساتھ وفادارانہ شرکت
...وفات پر اُنکے بیٹے علی نقی خان جانشین ہوے اور اُنکی وفات کے بعد نواب

کے چار فرزند اور چار لڑکیاں ہین ٹیکا بکرم سنگھ جنکی عمر دس برس کی ہے اور انگریزی
اور سنسکرت پڑھتے ہین ولیعہد ہین - راجہ صاحب کا مستقر ارکی ہے -

بگھاٹ

رانا دلیپ سنگھ سی - آئی - اے - ولادت ۱۸۶۰ء آپ راجپوت ہین
اس خاندان کے مورث اعلی دھارانگری ملک دکن کے باشندے تھے - جنھون نے
یہ ریاست بزور شمشیر فتح کی - چونکہ گورکھون کی جنگ کے زمانہ مین راجہ مہندر سنگھ
کا برتاؤ دوستانہ نہ تھا اسلیے گورکھونکے اخراج پر کچھ ریاست پٹیالہ کے ہاتھ فروخت کی
اور باقی ماندہ حصہ رانا مہندر سنگھ اور انکے ورثا کو دیدیا گیا ایک عرصہ دراز کی حکومت
کے بعد جب رانا مہندر سنگھ نے ۱۸۳۹ء مین لاولد قضا کی تو ریاست ابتدا منتقل
دی گئی لیکن ۱۸۴۲ء مین لارڈ الینبرا صاحب نے رانا بجے سنگھ برادر مہندر سنگھ کو واپس دی
انھون نے ۱۸۴۹ء مین قضا کی اور ریاست ایک دفعہ پھر منتقل سمجھی گئی - لیکن ۱۸۶۱ء
لارڈ کیننگ صاحب نے سابق مہارانا کے چچیرے بھائی امید سنگھ کو خیرخواہانہ برتاؤ کے صلہ
مین ہمیشہ کے لیے دیدی - لیکن قبل اسکے کہ سند عطاے جاگیر تیار ہو انھون نے بھی انتقال
کیا - اور انکی وصیت کے موافق رانا دلیپ سنگھ انکے جانشین قرار دیے گئے - آپ یافتہ
تعلیم یافتہ رئیس ہین اور آپ کا انتظام بہت عمدہ ہے - آپ کو ۱۸۹۶ء مین سی - آئی -
ای - کا خطاب مرحمت ہوا - آپ کی پہلی شادی رانا دھمی کی لڑکی سے ہوئی تھی - انھون نے
انتقال کیا - دوسری شادی رانا ناگل کی دو پوتیون سے ہوئی ہے - ریاست کا رقبہ
تینتیس ۳۳ مربع میل اور مردم شماری تقریبا نو ہزار اور آمدنی تیس ہزار روپیہ ہے
اس مین آپکو چھ سو تین روپیہ خراج دینا پڑتا ہے -

قبضہ مین نہ رہ سکی۔آخرکار علاقہ مہرانہ اور دوجانہ پر اکتفا کی۔عبد الصمد خان کے بعد
۱۸۶۰ء مین اُنکے بیٹے محمد دوندے خان مالک ریاست ہوے۔ایام غدر مین نواب
ے خان کے بیٹے نواب حسن علی خان برسرحکومت تھے اُنکے بعد اُنکے بیٹے نواب
رت علی خان اور اُنکے بعد اُنکے بیٹے نواب ممتاز علی خان وارث ہوے۔ریاست کا
۸۹ مربع میل ہے۔آبادی تقریباً پچیس ہزار ہے اور آمدنی اٹھتر ہزار ہے۔

باگھل

راجہ دھیان سنگھ بہادر راجہ باگھل۔ولادت ۱۸۷۱ء آپ ۲۶۔جولائی
۱۸۸۱ء کو مسند نشین ہوے۔آپ راجپوتون کے فرقہ پریار سے تعلق رکھتے ہین اور جگدیو
ل سے ہین جنھون نے اُجین سے آکر باگھل کو فتح کیا تھا۔۱۸۱۵ء مین ریاست باگھل
ھون نے حملہ کیا لیکن دوسرے سال وہ نکال دیے گئے اور گورنمنٹ نے جگت سنگھ کو
یلیم کیا۔غدر کے زمانہ مین راجہ کشن سنگھ برسرحکومت تھے اُنھون نے سرکار انگریزی
ن نازک وقت مین نہایت قیمتی مدد دی جسکے صلہ مین اُنکو راجہ بہادر کا خطاب مرحمت
انھون نے ۲۳۔جولائی ۱۸۷۶ء کو انتقال کیا اور اُنکے خردسال فرزند موتی سنگھ
شین ہوے۔راجہ موتی سنگھ نے ۱۲۔اکتوبر ۱۸۷۸ء کو وفات پائی اور موجودہ راجہ جو
کے ایک جدی رشتہ دار ہین جانشین ہوے۔راجہ دھیان سنگھ خاندانہاے سکیت
۔اور کیونتھل سے قرابت رکھتے ہین۔ریاست کا رقبہ ۱۲۴ مربع میل۔آبادی پچیس ہزار
چورانوے ہے جس مین چھ ہزار باہر کے لوگ شامل نہین ہین۔ریاست کی سالانہ آمدنی
لھ روپیہ سے زیادہ ہے۔راجہ صاحب کی فوجی قوت مین ۱۵۰ پیدل اور ایک توپ ہے
احب نے شملہ کانگڑہ کی سڑک پر بہت سے دھرم سالے بنوادیے ہین اور ریاست کا انتظام
نے بھائی میان اودھب سنگھ کے نہایت عمدگی سے سرانجام کرتے ہین۔راجہ صاحب

امین الدین احمد خان و نواب ضیاء الدین احمد خان کے تحت حکومت رہا من بعد باہم نا اتفاقی
ہوئی ضیاء الدین احمد خان کو اٹھارہ ہزار روپیہ سالانہ کا گذارہ دیکر سرکار نے ریاست سے
علٰحدہ کر دیا۔ نواب امین الدین احمد خان ۱۸۲۷ء مین اپنے والد کے جانشین ہوے اور
۱۸۶۹ء تک اُنھون نے حکومت کی۔ نواب امین احمد خان نے ۱۸۶۹ء مین انتقال پایا
اُنکے بعد اُنکے بیٹے نواب علاؤ الدین احمد خان جانشین ہوے۔ اُنکو ۱۸۷۷ء مین ارل نارتھ
بُروک صاحب نے خطاب نوابی عطا کیا اور اسکے ساتھ ہی خطابات فخر الدولہ دلاور ملک۔ رستم جنگ
بھی تسلیم کیے گئے۔ نواب علاؤ الدین خان نے ۱۸۸۴ء مین انتقال کیا اور ۱۸۸۵ء مین
باضابطہ فرمانروا تسلیم کیے گئے۔ آپ کے حسن انتظام اور اعلیٰ قابلیت کی قدردانی مین گورنمنٹ
نے آپ کو ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو سے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کا خطاب مرحمت فرمایا۔ آپ نے وائسرائے کی
کونسل اور پنجاب لیجسلیٹیو کونسل کی ممبری کی کرسی کو بھی زینت دی ہے۔ نواب صاحب بادشاہی
دربار دہلی مین شریک ہونے کے لیے مدعو ہوے ہین اور آپ کا کمپ پنجاب کے رؤسا کے
کمپ مین ہوگا۔ آبادی ریاست پندرہ ہزار اور محاصل بہتر ہزار روپیہ سالانہ ہے۔

دوجانہ

نواب ممتاز علی خان بہادر جلال الدولہ مستقل جنگ رئیس دوجانہ

ولادت ۱۸۶۴ء مسند نشینی ۱۸۷۹ء خاندان نہایت قدیم ہے اس خاندان کے مورث
اعلیٰ ملک رحمت قوم پٹھان باشندے بنیر امیر تیمور کے ہمراہ ہندوستان مین آئے اور انھون نے
اتفاقات کے سبب سے موضع مبارک آباد مین جو جھجھر کے متصل ہے سکونت اختیار کی۔ پہلے
مورث اعلیٰ عبد الصمد خان دوجانہ کے پہلے نواب ہوے اُنکو اور اُنکے بیٹون کو لارڈ لیک
صاحب نے جنگ بھرت پور کی نمایان خدمات کے صلہ مین بہت بڑی جاگیر عطا کی اور نوابی کا
خطاب دیا ۱۸۰۶ء مین یہ جاگیر موروثی قرار دی گئی مگر وہ ریاست رعایا کی مخالفت کی وجہ سے

میلوگ

ٹھاکر رگھوناتھ چند والی ریاست - ولادت ۱۸۶۲ء - آپ راجپوت ہین -
ن کے بانی رانا ہری چند نے بزور شمشیر ریاست کی بنیاد ڈالی تھی - آپ ریاست کے کام
ہایت دلچسپی ظاہر کرتے ہین - ریاست کا رقبہ ترپن مربع میل اور آبادی تقریباً دس ہزار ہے

لوہارو

آنریبل نواب سر امیر الدین احمد خان بہادر فخر الدولہ کے سی - آئی -
واب لوہارو - ولادت ۱۸۶۰ء - اس خاندان کے بانی نواب احمد بخش خان تھے جو مرزا
ے جان بیگ بخاری مغل کے بیٹے تھے مرزا عارف جان بیگ شاہ عالم بادشاہ کے
لطنت مین ہندوستان آئے اور شاہی ملازمت مین داخل ہوئے - اُنکی شادی مرزا
ب صوبہ دار اٹک کی لڑکی سے ہوئی اور یہ بھی سُنا گیا ہے کہ وہ اپنے خسر کے قائم مقام
ہو گئے تھے - نواب احمد بخش خان نے چند سال تک مرہٹون کی ملازمت کرنے کے بعد
ور کی رفاقت اختیار کی - راجہ موصوف نے اُنکو علاقہ لوہارو عطا کیا اور لارڈ لیک کے
سفیر مقرر کر کے بھیجدیا - نواب احمد بخش کمانڈر ان چیف موصوف کے ساتھ اکثر معرکون
ریک رہے اور اُنکی شجاعانہ کارروائی اور اعلیٰ خدمات خصوصاً معاملہ عہد نامہ الور کے
ین ضلع فیروزپور مین پانچ محال کی جاگیر مع سند اُنکو عطا ہوئی - مرزا احمد بخش خان کو خطاب
دولہ دلاور الملک رستم جنگ بھی عطا ہوا تھا - اُنھون نے ۱۸۲۷ء مین انتقال کیا
لسب مینار دہلی کے قریب مدفون ہوئے - اُنکے بعد اُنکے بیٹے نواب شمس الدین خان
جانشین ہوئے مگر بدقسمتی سے فیروزپور والی جاگیر ضبط ہو گئی - صرف لوہارو جو راجہ الور
ن سے ملا تھا اس خاندان کے قبضہ مین رہگیا - وہ لاولد فوت ہوئے - اُنکے بعد لوہارو نواب



آنریبل نواب سر امیر الدین احمد خان بہادر - کے - سی - آئی - ای - نواب لوہارو

غریب پرور ـ شریف نواز ـ خوش اخلاق ـ صالح ـ متشرع ـ رحم دل فیاض رئیس ہین ـ
مشیر و مصاحب بھی نہایت عمدہ اوصاف سے متصف ہین ـ اور آپ اہل علم و اہل
بڑی قدر کرتے ہین ـ آپ نے اٹھ لڑائیان لڑی ہین آپ کا انصاف ضرب المثل ہے ـ آپ
تنخواہ دار فوج مین تین ہزار پیادہ اور آٹھ سو سوار ہین جو شاہ پسند خان کی زیر کمان ہین
آپ کے پانچ صاحبزادہ ہین ـ ولیعہد کا نام نامی محمد اورنگ زیب عرف بادشاہ خان
سب سے بڑے بیٹے ہین ـ دوسرے بیٹے شاہ روان خان ہین جو قلعہ منڈہ اور اُسکے
کے حاکم ہین ـ یہ دونون صاحب نہایت نیک چلن اور اپنے والد بزرگوار کے بہت
فرمانبردار و مطیع ہین ـ تین اور خورد سال صاحبزادے ہین جو مادری تعلق سے جدا
لیے حسب حیثیت جاگیرین مقرر ہین ـ

خاران

سر نوروز خان نوشیروانی ـ کے ـ سی ـ آئی ـ ای ـ ولادت ۱۸۵۵ء

بعد وفات اپنے والد میر آزاد خان کے ۱۸۸۶ء مین مسند آرائے حکومت ہوے ـ آپ
بالا وجیہ امیر ہین اور سپاہیانہ طبیعت پائی ہے ـ قلعہ خاران کشک سے چھہتر میل
و مغرب مین واقع ہے اور اس ریاست کا صدر مقام ہے ـ والی ریاست کو
سے چھ ہزار روپیہ سالانہ ملتے ہین ـ قبیلۂ نوشیروانی جس کے آپ سردار ہین اپنے
کیمان خاندان سے منسوب کرتے ہین ـ لیکن ابراہیم خان سے تین پشت بیشتر کا
نہین معلوم ہوتا ہے ـ ابراہیم خان نے ۱۶۹۷ء مین سلطان حسین خان کی
اختیار کی ـ انکے پردادا کا نام نوشیروان تھا اور غالباً یہی وہ بزرگ ہین جنکے
قبیلہ موسوم ہے ـ ریاست خاران کا رقبہ پندرہ ہزار مربع میل ـ آبادی
اور آمدنی تقریباً ایک لاکھ روپیہ ہے ـ

ہونی کی تو آپ پھر اپنے آبائی علاقہ پر قابض ہو گئے۔ اُسوقت آپ نے گورنمنٹ ہند کو
قدر مدد دی - آپ نے چترال کو کمک روانہ کی اور سرکاری افواج کے لیے اپنے مصارف
سامان رسد فراہم کیا اور اُسکی کوئی قیمت نہین لی - آپ گورنمنٹ انگلشیہ کے بہت
وفادار دوست ہین - آپ کی اجازت سے ملکنڈ سے چترال تک ایک خام سڑک تعمیر
ہی جو آپ کے علاقہ مین ہو کر گذری ہے جسکی حفاظت اور ڈاک کا اہتمام آپکی معرفت
ہے اور آپ اُسکے نگران اور محافظ ہین - اسکے عوض مین گورنمنٹ ہند آپ کو پچیس ہزار
سالانہ سے مدد دیتی ہے - جن امور مین آپ کو سرکاری صلاح کی ضرورت ہوتی ہے
پلٹکل ایجنٹ مقیم ملکنڈ کی معرفت طے ہوتے ہین - گورنمنٹ نے آپ کو نواب کا خطاب عنایت
ہے اور یہ خطاب آپ کو اور آپ کے والد ماجد کو دربار کابل سے ملا تھا - آپ کے
نام مولوی محمد قریب اللہ ہین جو پیشتر آبو روڈ راجپوتانہ کے مجسٹریٹ اور سب جج
میان بہاء الدین آپ کے سررشتہ دار خاص ہین - ریاست کا انتظام ہر طرح قابل تعریف
علاقہ مین انفصال مقدمات کے لیے قاضی مقرر ہین - صوات کے دیوانی - فوجداری اور
نام معاہد خان و عبد الرحیم خان کو مفوض ہین - عبد الکریم خان آپ کے رضاعی
ناظم امور خانگی و حاکم کوہستان ہین - سید احمد خان قلعہ باڑوہ جنڈول سے ازدواجی
ہین - سرور خان حاکم قلعۂ رباط آپ کے ماموں ہین - علاوہ انکے اور بہت سے
خوانین آپ کے زیر فرمان و احسانمند ہین - آپ کے علاقہ مین کل چھیالیس قلعہ ہین
فوج کی ایک معتد بہ تعداد اور سامان جنگ ہمیشہ موجود رہتا ہے - ریاست عام
لوگون سے شرعی عُشر لیتی ہے - سادات علما - مدرسین - اماماں مسجد اولاد بزرگان دین
خوانین اقوام کی اراضیات پر محصول معاف ہے - افغانستان کی طرح یہان بھی یہ
رواج ہے کہ ہر متنفس مسلح اور فنون جنگ سے واقف ہے - آپ میدان جنگ مین پچیس
جوان فراہم کر سکتے ہین - آپ علاوہ مدبر - شجاع و منتظم ہونے کے نہایت اولوالعزم عالی حوصلہ



نواب محمد شریف خان بہادر والی دیر وصوات مع فرزند ثانی

بانی خاندان سے چوتھی پشت مین ہین۔ جام عالی خان ثانی کی وفات پر جو ۱۴ [illegible]
۱۸۹۶ء کو واقع ہوئی آپ حکمران ریاست قرار پائے۔ آپ نے جب سے زمام [illegible]
اپنے ہاتھ مین لی ہے ریاست مین بہت سے اسکول قائم ہوے ہین جوڈیشل کا [illegible]
اور دفتر کا انتظام انگریزی طرز پر آتا جاتا ہے۔ محصول چنگی کی شرح مین مناسب تخفیف [illegible]
مین آئی ہے۔ جملہ منازل پر آرام گاہین بنائی گئی ہین اور تھانے جو پہلے بلوچی [illegible]
اب جدید طرز کے پختہ بنوائے گئے ہین۔ ریاست کا رقبہ بارہ ہزار مربع میل ہے۔ [illegible]
چھپن ہزار ایکسو نو ہے۔ آمدنی تقریبًا تین لاکھ سالانہ مقامی فوج دوسو نو نفر ہے [illegible]
پولس مین ایک سو پچاس جوان ہین اور اُنکے علاوہ چھتیس سوار رسالہ اور پانچ اتواپ ہین

دیر وصوات

نواب محمد شریف خان صاحب بہادر والی دیر وصوات [illegible]

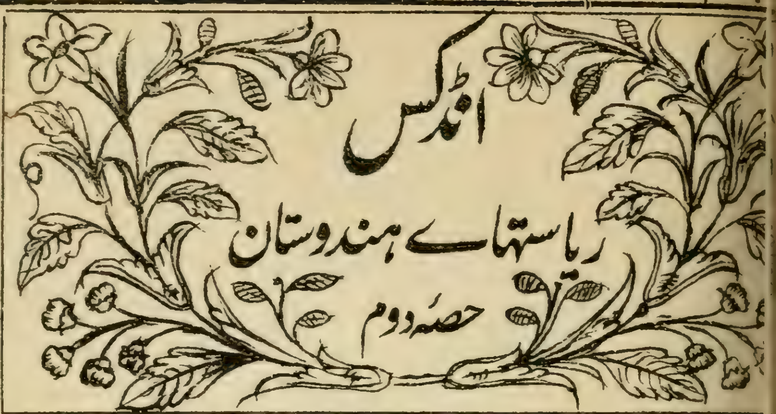
آپ ۱۲۶۶ھ مین پیدا ہوے اور افغانستان کے سرحدی حصہ شرقی وشمالی مین [illegible]
مختار وحکمران والی ملک ہین اور قوم افغان کے سربنی یوسف زئی قبیلہ سے تعلق [illegible]
ہین۔ آپ کے والد بزرگوار نواب رحمت اللہ خان مرحوم محمد غلام خان بانی ر[illegible]
چوتھی پشت مین تھے۔ آپ کے چار حقیقی بھائی اور تھے لیکن آپ اُن سب [illegible]
ہین۔ ۱۳۰۱ھ مین جب آپ کے والد ماجد نے سفر آخرت اختیار کیا تو آپ اُنکے [illegible]
ہوے ہرچند آپ اپنی لیاقت وشجاعت کے جوہر ولیعہدی ہی کے زمانہ مین د[illegible]
مگر مسند نشینی کے بعد دشمنون نے چارون طرف سے نرغہ کیا جس مین خان جند[illegible]
ناوگی وخان خار وخان بشت وخان اسمار ومہتر چترال اور آپ کے دو مخالف [illegible]
جمروز خان ومحمد اشرف خان بھی شریک تھے مگر آپ نہایت جوانمردی اور دلی[illegible]
اُنکا مقابلہ کرتے رہے اور جب ۱۳۱۳ھ مین گورنمنٹ برطانیہ نے ملک چترال [illegible]

ریاستہاے سرحد و پنجاب

حصۂ دوم

لسبیلہ

جام میر کمال خان صاحب بہادر والی لسبیلہ۔ آپ ۱۸۶۹ء
یدا اور ۱۶۔ مئی ۱۸۹۶ء کو مسند نشین ہوے۔ خاندان لسبیلہ کا سلسلہ نسب
ناف سے ملتاہے جنکی آٹھوین پشت مین بھاگیرت نکہ سے ہندوستان مین آئے
م نگر پر قبضہ کیا۔ بھاگیرت کی نسل مین اجپال دسرت بھرت بھیم جام ہوے ہین
بیٹے مہران نے اسلام قبول کیا اور سندھ کو چلے آئے۔ اُنکے پوتے جام جور و
مرا راجپوتون سے جنگ کرکے سندھ فتح کرلیا جو کئی پشتون تک اُنکی اولاد کے
ین رہا مگر جام ارادین جو بیسوین حکمران کو نورالدین جہانگیر شہنشاہ مغلیہ نے
ت دی اور اُنھون نے بھاگ کر کنھراج واقع لسبیلہ مین سکونت اختیار کی۔
اولاد عالی کھتور یہ نوین جام نے قوم رونجہ سے انتقام لینے کے لیے جنھون
ے چھوٹے بھائی کو ہلاک کرڈالا تھا لسبیلہ پر حملہ کیا اور اُسکو فتح کرکے علاقہ لسبیلہ
نت سے چھین لیا۔ اُس زمانہ سے ریاست لسبیلہ اس خاندان کے قبضہ مین ہے اور
رایان لسبیلہ جام کہلاتے ہین۔ یہ لقب غالباً اُس زمانہ مین اختیار کیا گیا تھا جب
اندان کے مورث نے ہندوستان مین جاکر جام نگر پر قبضہ کیا تھا۔ جام میر کمال خان


انڈکس
ریاستہاے ہندوستان
حصۂ دوم



ریاستہاے ہندوستان



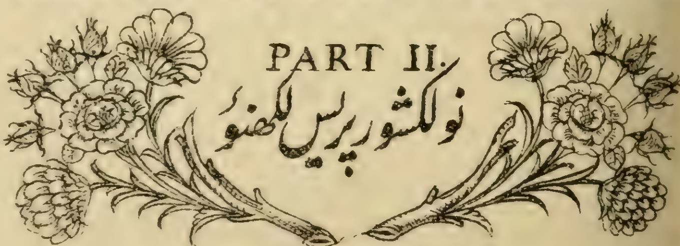
حصۂ دوم



NATIVE STATES OF INDIA

PART II.

نولکشور پریس لکھنؤ



صحیفۂ زرین

نولکشور پریس لکھنؤ

سنہ ۱۹۰۲ع

سلامی موروثی ہے اور اولاد اکبر کو گدی ملتی ہے - ریاست کا رقبہ سات ہزار اور آٹھ ہزار
میل مربع کے درمیان ہے - مردم شماری کے کاغذات زمانہ غدر مین نیست و نابود ہوئے
سنہ ۱۸۸۱ء مین ریاست کی آبادی دو لاکھ اکیس ہزار ستر تھی - ریاست کا خراج پچاس ہزار
روپیہ سالانہ ہے -



منی پور

ہزہائینس راجہ چوراچند والی منی پور آسام

ت ۱۸۸۶ء۔ مسند نشینی ۱۸ ستمبر ۱۸۹۱ء۔ آپ ایک چھتری خاندان سے تعلق
ہین اور راجہ چورا ے رومبا کی اولاد مین ہین جنھون نے اس ریاست کو اوائل اٹھارھوین
ی مین حاصل کیا تھا۔ ۱۷۱۴ء مین راجہ چوراے رومبا کے متبنی بیٹے راجہ غریب نواز
تب سے والی منی پور ہوے۔ اُنھون نے ملک برھما پر کئی حملہ کیے جنمین اُنھین نمایان
ابی حاصل ہوئی۔ اُنکے پوتے راجہ جے سنگھ کے زمانہ مین برھمیون نے منی پور پر حملہ کیا
ات اُن راجہ نے برٹش گورنمنٹ سے مدد طلب کی۔ ۱۴۔ ستمبر ۱۷۶۲ء کو ایسٹ انڈیا
سے معاہدہ ہوا اور گورنمنٹ نے فوجی امداد دی ۱۸۲۴ء مین گمبھیر سنگھ کے زمانہ مین
پھر منی پور پر حملہ آور ہوے اور ملک کو اُنھون نے تاراج کر ڈالا مگر برٹش فوج کی مدد سے
دیے گئے اور ۱۸۲۶ء مین جب صلح ہو گئی تو گمبھیر سنگھ نے اپنے علاقہ کو بہت وسعت
ور وادی کیوبو کو اپنے مقبوضات مین شامل کیا مگر یہ حصہ ۱۸۳۴ء مین اہل برھما کو واپس
دیا گیا۔ اُسی سال گمبھیر سنگھ نے انتقال کیا اور اُنکے نابالغ بیٹے چندر کرتی سنگھ جانشین
۔ اُنکے زمانہ مین خانگی جھگڑون اور ملکی فسادات مین بہت ترقی رہی جس سے ریاست
نقصان پہونچا۔ اُنکے بعد بہت سے ناقابل برداشت واقعات پیش آئے۔ گورنمنٹ
ر ہو کر ۱۸۹۰ء مین اُن جھگڑون کی بیخ کنی کا قصد کر لیا۔ پہلی کوشش مین ناکامی ہوئی
بہت سی فوج اور اعلیٰ حکام مقتول ہوے مگر دوسری مرتبہ بلوائیون اور قاتلون کو بہت
ن دی گئین اور مہاراجہ سورچند رسنگھ معزول ہوے اور اُنکے بجاے آپ مالک ریاست
ئے۔ گدی نشینی کے وقت آپ بہت صغیر سن تھے۔ اس ریاست مین گیارہ توپون کی

بھائی راجہ بیر چندر مانکیا کے جانشین ہوے ۔ وہ اپنے بھائی کی حیات ہی مین جبر
لقب سے ملقب تھے ۔ خاندانی قانون وراثت یہ ہے کہ راجہ اپنے خاندان مین
شخص کو چاہے نامزد کرسکتا ہے ۔ ولیعہد کا لقب جبراج ہوتا ہے ۔ جبراج کا بھی
جانشین ہوتا ہے جو بڑے ٹھاکر کے لقب سے ملقب کیا جاتا ہے ۔ راجہ کے بعد
راجہ اور بڑا ٹھاکر جبراج ہوتا ہے اور اگرچہ راجہ کا اصلی وارث بھی ہو لیکن وہی حکومت
پاتا ہے ۔ اگر کوئی شخص نامزد نہین ہوتا تو بڑا بیٹا وارث ریاست ہوتا ہے ۔ راجہ
کی وفات پر جو ۱۸۶۲ء مین واقع ہوئی جانشینی کی بابت تنازع ہوا مگر بالآخر سنہ
راجہ مرحوم کے بھائی راجہ بیر چندر مانک کے حق مین تصفیہ ہوا ۔ ۱۸۷۱ء مین ایک پولیٹکل
ایجنٹ ہز ہائنیس کی دارالریاست اگرتلہ مین رہنے کے لیے مقرر ہوا ۔ ۱۸۹۷ء مین راجہ
بیر چندر مانکیا کا انتقال ہو گیا اور راجہ صاحب حال مسند نشین ہوے ۔ ٹپرہ کے ساتھ
برٹش گورنمنٹ کا کوئی معاہدہ نہین ہے اور نہ وہ کوئی خراج دیتا ہے ۔ صرف جانشینی کے
وقت نذرانہ دینا پڑتا ہے ۔ ٹپرہ کا رقبہ چار ہزار چھیاسی مربع میل ۔ آبادی تقریباً دولاکھ
اور آمدنی دس لاکھ روپیہ ہے ۔ سلامی ۱۳ ضرب اتواپ ہے ۔



ٹپرہ

ہزہائینس راجہ رادھا کشور دیپ برمھا مانکیا والی ٹپرہ

۱۸۵۷ء۔ مسند نشینی ۲۔ فروری ۱۸۹۷ء۔ ہزہائینس راجپوت خاندان سے ہین
جاتا ہے کہ آپ کا خاندان تاریخی زمانہ سے پہلے ٹپرہ پر حکمران تھا چندرا کی اٹھائیسوین
ین راجہ براج تھے جنھون نے ٹپرہ کا سمبت جاری کیا جو راج مالا یعنی راجگان ٹپرہ کی
ین استعمال ہوتا ہے۔ اس تاریخ کا پہلا حصہ دھرما مانکیا کے عہد مین تالیف ہوا جو
ہین گدی نشین ہوے اور چندرا کی ایک سو اڑتالیسوین پشت مین بیان کیے جاتے
بتدا اًعرصۂ دراز تک ایک بہت بڑا اور وسیع رقبہ اس خاندان کے زیر نگین رہا ہے
وین صدی مین اسکی وسعت مغرب مین دریاے ہگلی سے مشرق مین برھما اور شمال
ردپ تک تھی۔ ۱۵۱۲ء مین راجہ نے چٹگانون کو فتح کیا اور اُنکے جانشینون نے
ادی اور خود مختاری قائم رکھی۔ ۱۶۲۰ء مین شہنشاہ جہانگیر کے عہد مین نواب فتح جنگ
پر حملہ کیا اور راجہ جسو کو گرفتار کر کے دہلی لے گئے۔ اسکے تھوڑے ہی دنون کے بعد
غلیہ ایک عالمگیر دباؤ کی وجہ سے راجہ کلیان مانکیا کے زمانہ مین جو راجہ جسو کے جانشین
چھوڑ دینے پر مجبور ہوئی اور اگرچہ مسلمانون نے آخر مین اس ریاست کے نشیبی علاقون
۔ برٹش ٹپرہ واقع بنگال کے نام سے موسوم ہے قبضہ کر لیا مگر پہاڑی ملک راجاؤن
تصرف مین رہا۔ ۱۷۶۵ء مین برٹش گورنمنٹ نے بنگالہ کی دیوانی حاصل کی اور
رجانشینی ادا کرنے پر ان راجاؤن کو نسلاً بعد نسلٍ یہ اختیارات دیتی رہی۔ ۱۸۵۷ء
ون کی باغی گریزن فوج نے اس ریاست کے دار الصدر اگرتلا پر قبضہ کر لیا مگر راجہ
چندر را مانکیا نے گورنمنٹ کو ممکن امداد دی۔ ۱۸۶۲ء مین راجہ ایشان چندرا اپنے

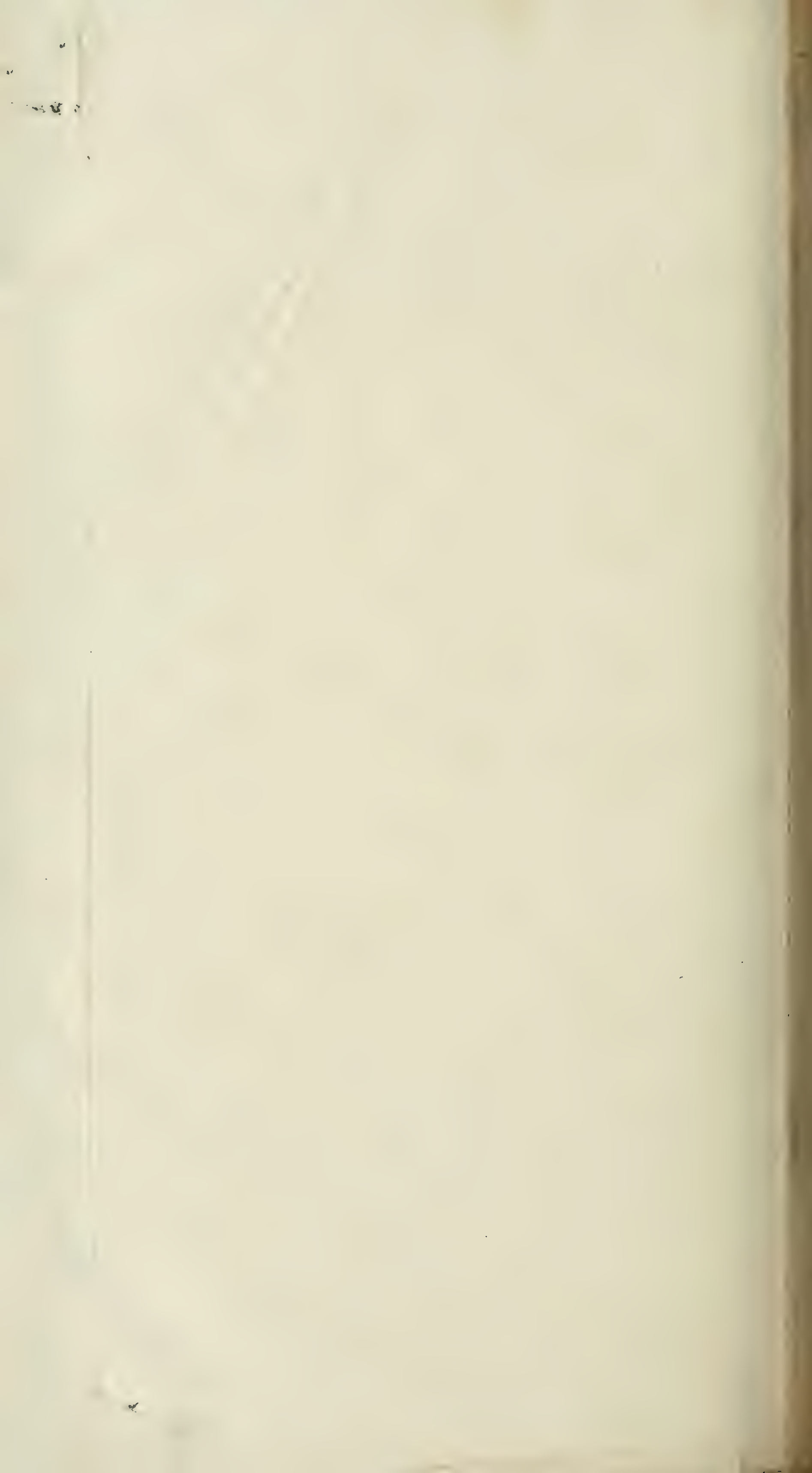
مہاراجہ صاحب شاہ ایڈورڈ ہفتم ادام اللہ ملکہ کے جشن تاجپوشی مین شریک ہونے کیلیے
جو پاے تخت لندن مین ہوا تھا ولایت کو مدعو ہوے تھے جہان سے آپ حال مین ہی
آئے ہین - اس مرتبہ بھی وہان آپ کا بہت بڑا اعزاز واحترام ہوا - ریاست کا ر
۱۳۰۷ میل مربع ہے اور آبادی (سنہ ۱۹۰۱ع) کے مطابق تقریباً چھ لاکھ ہے - ریاست
کوچ بہار سٹرسٹھ ہزار سات سو روپیہ پندرہ آنہ مالگزاری ادا کرتی ہے جو سنہ
ہمیشہ کے لیے مقرر ہوئی تھی - مہاراجہ صاحب کے اعزاز مین تیرہ ضرب الواپ کی
سلامی مقرر ہے -



رالدے اور بطور ایک فرمانروا کے آپکی رسم مسند نشینی عمل مین آئی ۱۸۸۳ء مین یہ سوال
ہوا کہ آیا کوچ بہار ریاست یا علاقہ یا راج سمجھا جاے ۔ جسکا فیصلہ یہ ہوا کہ کوچ بہار
ت سمجھی جاے ۔ موجودہ مہاراجہ کی نابالغی کے زمانہ مین کمشنر کوچ بہار وراج شاہی
یاست تھے ۔ ہز ہائینس نے ابتداءً وارڈز انسٹیٹیوٹ بنارس مین اور پھر مسٹر ایچ جے
احب سے تعلیم پائی اور بعد کو پریسیڈنسی کالج کلکتہ مین قانون کی تحصیل کی ۱۸۷۸ء
پ نے کلکتہ کے مشہور رفارمر بابو کیشب چندر سین کی دختر سے شادی کی اور اُسکے
روز بعد تکمیل تعلیم کے لیے ولایت تشریف لے گئے ۔ جون ۱۸۸۴ء مین ہز اکسلنسی
ے وگورنر جنرل نے سند کے ذریعہ سے خطاب مہاراجہ بہادر موروثی قرار دیا اور
ینس اور بھوپ بہادر کے خاندانی القاب کو بھی تسلیم فرمایا ۔ ۱۸۸۷ء کی جوبلی مین آپ
ارانی اور فرزندون کے ولایت تشریف لے گئے جہان ہز مجسٹی ملکہ معظمہ اور خاندان
ا بڑے تپاک کے ساتھ انکے ساتھ پیش آیا اور جی سی ۔ آئی ۔ ای کا اعزاز آپ کو
فیس عطا ہوا ۔ اُسی سال مہارانی صاحبہ کو بھی کرون آف انڈیا کا تمغہ اور اعزاز ملا ۔
جہ صاحب بنگال رسالہ کی چھٹی رجمنٹ کے آنریری لفٹننٹ کرنل اور ہز امپیریل
شاہ انگلستان کے ایڈیکانگ ہین ۔ مہاراجہ صاحب بڑے روشن دماغ اور
خیال رئیس ہین ۱۸۸۸ء مین آپ نے کوچ بہار مین برہمو سماج کی بنیاد ڈالی اور
یم کے لیے وکٹوریہ کالج قائم کیا ۔ رعایا کے حال پر آپ کی نظر عنایت خصوصیت کے
بذول رہتی ہے چنانچہ اسکے ساتھ آپ نے جو لگان کا بندوبست کیا ہے اس سے
) رعایا نہایت سرسبز اور مرفہ حال ہے ۔ ریاست کے کل محکمے اعلیٰ پیمانہ پر قائم ہین
اہ عام کے متعلق بہت سے کام جاری ہین ۔ بنگال کے فری میسن لاج کے آپ
ٹ ماسٹر ہین ۔ مہاراجہ صاحب کو کمپانین آف دی باتھ ہونے کا بھی اعزاز حاصل ہے
روستان حتی کہ ولایت مین بھی بصرف معدودے چند کو ملتا ہے ۔ امسال بھی ہز ہائینس



لفٹننٹ کرنل ہز ہائنس مہاراجہ سر نرنیدر نراین بھوپ بہادر جی۔سی۔آئی۔ای۔والی کوچ ر



کوچ بہار

لفٹننٹ کرنل ہز ہائینس مہاراجہ سر نرپندر انراین بھوپ بہادر جی-سی-آئی-ای-سی-بی-مہاراجہ کوچ بہار

ولادت ۱۴-اکتوبر ۱۸۶۲ء مسند نشینی ۸-نومبر ۱۸۸۳ء-آپ مہاراجہ نرندر انراین بھوپ
بہادر کے فرزند ہین جنکے انتقال کے بعد آپ اگست ۱۸۶۳ء مین وارث ریاست ہوئے
راجگان کوچ بہار غالباً فرقۂ کوچ سے تعلق رکھتے ہین جو تبتی یا ڈراوڑی نسل کے ہین
صدی سے زیادہ زمانہ گذرا کہ بشوسنگھ اور سوسنگھ دو بھائیون نے اپنی فتوحات کے ذریعہ
ہندوستان کے شمالی مشرقی حصہ مین ایک حکومت قایم کی-بشوسنگھ راجگان دوز...
کوچ بہار کے خاص مورث ہین اور انکی اولاد اُس زمانہ سے ابتک علی الاتصال ...
کرتی چلی آتی ہے-۱۷۷۲ء مین اول اول کوچ بہار سے گورنمنٹ کا تعلق قائم ہو...
راجہ کوچ بہار نے بھوٹانیون کی دست درازی سے تنگ آکر ایسٹ انڈیا کمپنی سے ...
طلب کی جسکو کمپنی نے منظور کیا ۱۷۷۳ء مین دھرندر نراین راجہ کوچ بہار اور گورنمنٹ
کے مابین ایک معاہدہ ہوا جسمین راجہ نے برٹش گورنمنٹ کی اطاعت قبول کی اور کوچ بہار
کو بنگال مین ملحق کرنے اور کوچ بہار کا نصف محاصل ہمیشہ کے لیے سرکار انگلشیہ کو دینے
کی اجازت دی دوسری جانب برٹش گورنمنٹ نے اقرار کیا کہ وہ راجہ کو ہنگام ضرورت
اپنے ملک کی حفاظت کے لیے فوج اور سپاہ سے مدد دے گی اور اسکا مصارف ...
صاحب برداشت کرینگے-اپنے والد کے انتقال کے وقت ہز ہائینس صرف دس ...
کے تھے ۱۸۸۰ء مین آپ کو مہاراجہ بہادر کا خطاب مرحمت ہوا اور ۱۸۸۳ء مین آپ

سکم

ہز ہائینس مہاراجہ تھوتھب نام گیل والی سکم

ت سنہ ۱۸۶۰ء - مسند نشینی اپریل سنہ ۱۸۷۴ء - آپ کا تعلق تبت کے اُس خاندان سے ہے
یم الایام مین بھاسا کے نواح سے آکر گنٹوک مین توطن پذیر ہوا تھا - سولھوین صدی کے
ط مین پنچو نام گیل نے تین تبتی راہبون کی مدد سے جو بودھون کے فرقہ دیکا یعنی سُرخ کلاہ والے
ر وفیسر تھے سکم کے لوگون کو بودھ مذہب کی تبلیغ کی اور خود وہان کے راجہ بن بیٹھے -
ین صدی مین نیپال کے گورکھے دو مرتبہ سکم پر حملہ آور ہوئے مگر دوسرے حملہ مین تبتیون اور
ن نے ایک بیشمار فوج کی مدد سے گورکھون کو صرف نکال ہی نہین دیا بلکہ اُنھون نے
ا پر حملہ کیا اور عین کھٹمانڈو کے پھاٹک پر اُنسے اپنے مفید مطلب معاہدہ پر دستخط کرالیے
ـ نیپال مین راجہ سکم نے گورنمنٹ برطانیہ کو مدد دی جسکے صلہ مین سنہ ۱۸۱۶ء مین
م جنگ پر اُنکو نیپال کے منضبطہ علاقہ کا ایک بہت بڑا حصہ دیدیا اور برٹش گورنمنٹ
ں محافظت کی ذمہ داری کی - سنہ ۱۸۳۵ء مین راجہ سکم نے دارجلنگ کا پہاڑ گورنمنٹ کو
جسکے معاوضہ مین گورنمنٹ ابتدا ً تین ہزار روپیہ سالانہ دیتی رہی لیکن سنہ ۱۸۴۶ء سے
عداد چھ ہزار روپیہ ہو گئی ہے بعض ناگوار وجوہ سے یہ معاوضہ بند ہو گیا تھا مگر سنہ ۱۸۶۲ء
ر جاری کر دیا گیا اور سنہ ۱۸۷۰ء مین اُسکی تعداد بارہ ہزار روپیہ کر دی گئی سنہ ۱۸۷۴ء مین
یونگ تھوتھب کی وفات پر مہاراجہ حال مسند نشین ہوئے - ریاست کا رقبہ دو ہزار
د اٹھارہ مربع میل آبادی (سنہ ۱۹۱۱ء) تقریباً تیس ہزار اور سلامی ۱۵ ضرب
ہے -

۱۲ - مئی ۱۸۴۷ء کو اپنے ولیعہد مہاراجہ بکرم شاہ کے حق مین تخت چھوڑ دینا پڑا - ۱۸۵۰ء
مین مہاراجہ جنگ بہادر کے سفر ولایت سے انگریزون کے ساتھ زیادہ دوستانہ مراسم پیدا ہو
مہاراجہ جنگ بہادر اپنی وفات تک جو ۱۸۷۷ء مین واقع ہوئی نیپال کے وزیر اعظم ر
انکو فرمانرواے نیپال نے مہاراجہ کا خطاب اور دو اضلاع کی حکومت بھی عطا کی تھی - ا
علاوہ اُنھون نے اپنے ایک لڑکے اور دو لڑکیون کی شادیان بھی نیپال کے حکمران خاندان
مین کی تھین - غدر ۱۸۵۷ء مین اُنھون نے برٹش گورنمنٹ کو بہت بڑی مدد دی جسکے صلہ
مین اُنکو جی - سی - بی کا خطاب عطا ہوا اور یکم نومبر ۱۸۶۰ء کے ایک معاہدہ کے بموجب
سیلی بھیت و مغربی اودھ کا علاقہ جو ۱۸۱۵ء مین برٹش گورنمنٹ نے لے لیا تھا نیپال کو
واپس کر دیا اور علاوہ اسکے دیگر خطابات اور اعزاز بھی اُنکو عطا کیے - اُنکی وفات پر اُنکے
بھائی سر رندیپ سنگھ کے - سی - ایس - آئی کو فرمانرواے نیپال نے بستۂ وزارت عنایت
کیا - ترلوک بیر بکرم ساہ ولیعہد نے جو مہاراجہ جنگ بہادر کے داماد تھے ۱۸۷۸ء مین قضا
کی - اُنکی وفات کے بعد ۱۸۸۱ء مین اُنکے والد مہاراجہ دھراج سریندر بکرم ساہ نے وفات
پائی اسی سال سابق مہاراجہ دھراج راجندر بکرم ساہ نے انتقال کیا اور ہز ہائینس مہاراجہ
سریندر بکرم ساہ کے پوتے موجودہ فرمانروا ہز ہائینس پرتھوی بیر بکرم ساہ جانشین ہوے - اور
یکم دسمبر ۱۸۸۱ء کو مسند نشین کیے گئے - ۲۲ - نومبر ۱۸۸۵ء کو سر رندیپ سنگھ کو اُنکے مخالفین نے
مار ڈالا اور بیر شمشیر جنگ پسر اکبر دھیر شمشیر جنگ نے وزارت اور خطابات حاصل کیے ۲۴
نومبر کو مہاراجہ نے انکی وزارت کا اعلان کیا - جب کوئی جدید وائسراے ہندوستان میں آتا ہے
تو دربار نیپال کی جانب سے ایک اعلیٰ درجہ کا نیپالی سردار پیغام و تحائف لیکر کلکتہ کو بھیجا جاتا
ریاست کا رقبہ چون ہزار مربع میل ہے - آبادی کی کوئی صحیح تعداد نہین معلوم ہو سکتی - مگر تخمیناً پچاس
لاکھ ہے - سالانہ آمدنی ایک کرور پچاس لاکھ روپیہ اور سلامی اکیس ضرب توپ ہے

لمنی مین آپکے ہمراہ تھے رن بہادر کی خاص رانی کے ایما سے وزیر ہوگئے ۔ ۱۸۱۱ء
گورکھون نے برٹش سرحد عبور کرکے بٹول اور بیتیا کی سرحد کی بعض اراضیات پر قبضہ کرلیا
یے برٹش گورنمنٹ نے یکم نومبر ۱۸۱۴ء کو جنگ کا اعلان کیا۔ اس جنگ مین گورکھے
ت بہادری اور کامیابی سے لڑے اور انگریزون کو کالی کی مغربی پہاڑیون تک قابض
ر صلح کے خواہش مند ہوے ۔ ترائی کے قبضہ سے دستکش ہونے سے دو دفعہ گورکھون
افعت کی ۔ لارڈ ہسٹنگس صاحب نے ترائی کی تخمینی سالانہ قیمت دینے کا وعدہ کیا۔
بعد اور چند مراعات بھی کین جیسے نیپال کے کمشنرون نے ۲۸۔ نومبر کو سگولی کے معاہدہ پر
ر کیے اور بعد ازان ۲۔ دسمبر ۱۸۱۵ء کو باقاعدہ معاہدہ سگولی پر راجہ کے بھی دستخط ہوگئے
معاہدہ کے بموجب نیپال مین اول رزیڈنٹ مسٹر گارڈنر صاحب مقرر ہوے ۔ اُنھون
یم سین تھاپا وزیر کو برسر حکومت پایا ۔ مہاراجہ گرون جودھ بکرم مرچکے تھے ۔ وہ ۱۸۳۰ء
نیپال پر پورے طور سے قابض ومتصرف رہے ۔ مہاراجہ رن بہادر اور وزیر کے
مخالفت کا جوش روز بروز بڑھتا گیا ۔ ۱۸۳۷ء مین مہاراجہ رن بہادر کے سب سے
ٹے بیٹے نے دفعۃً قضا کی اور یہ خبر مشہور ہوئی کہ بھیم سین یا اُنکے طرفدارون مین کسی نے
یا اسلیے بھیم سین اور اُنکے بھتیجے پابزنجیر قید مین ڈال دیے گئے مگر بعد کو رہائی مل گئی ۔
الذکر نے گوشہ نشینی اختیار کی اور آخر الذکر پنجاب کو روانہ ہوے اور دربار لاہور مین
ہوگئے ۔ دو برس بعد وزیر کے خاندان کے ساتھ پھر مخالفت بڑھی اور انجام کار اُنھون نے
کرلی ۔ ۱۸۴۳ء مین معتبر سنگھ پنجاب سے بُلوا کر وزیر اعظم مقرر کیے گئے مگر ۱۸۴۵ء مین
انی کے اشارہ سے ہلاک کیے گئے ۔ انکی ہلاکت نے وزارت کے لیے راجہ جنگ بہادر
کا راستہ کھول دیا۔ رانی نے انکی ہلاکت کی بھی کوشش کی تھی لیکن اسمین ناکامی
ور مع اپنے دو فرزندون کے ملک سے نکال دی گئین اور بنارس مین آکر سکونت
کی ۔ مہاراجہ بھی اُنکے ہمراہ آئے اور دوسرے سال نیپال کو واپس گئے لیکن

مقدس مندرون مین گورکھون کی لوٹ مار سے غضبناک ہوکر فغفور چین نے راجۂ نیپال
کی تنبیہ وتادیب کے لیے ایک فوج روانہ کی - اس فوج کی مدافعت کے لیے والی
نے انگریزون سے فوجی امداد کی درخواست کی - لارڈ کارنوالس صاحب نے باہم مصالحت
کرانے کا وعدہ کیا مگر قبل اسکے کہ میجر کرک پٹرک صاحب جو اس کام کے لیے متعین ہو
سرحد نیپال پر پہونچین گورکھون نے حملہ آور چینی جنرل سے عہد وپیمان کرلیا - اُس زمانہ
سنہ ۱۸۰۰ء تک نیپال کے ساتھ گورنمنٹ کے تعلقات صرف گاہ گاہ دوستانہ خطوط
لکھوانے پر محدود رہے - اس سال مہاراجہ رن بہادر نوجوان والی نیپال کو جنھون
مین ریاست کی زمام اپنے دست اختیار مین لی تھی اور اپنے چچا ریجنٹ کو قتل کر
برداشت مظالم کے ساتھ پانچ برس تک حکمرانی کی تھی) اپنے فرزند مہاراجہ گرون جود
حق مین تخت چھوڑ دینا پڑا اور وہ اپنی ایک رانی کو ریجنٹ قرار دیکر بنارس کو چلے آئے جہان
پولٹیکل ایجنٹ انکی حاضر باشی کے لیے مقرر ہوا - برٹش گورنمنٹ انکے ساتھ ہر قسم کی
سے پیش آئی اور اُنکے اخراجات کے لیے بھی زرکثیر دیا - برٹش علاقہ مین انکی موجودگی
نیپال کے ساتھ زیادہ قریبی تعلقات پیدا ہونے کا ایک عمدہ موقع خیال کی گئی - معزول
کے معاملہ کے تصفیہ اور برٹش تعلقات کی ترقی کی غرض سے ۱۸۰۱ء مین ایک
ہوا اور کپتان ناکس صاحب اول رزیڈنٹ مقرر ہوکر وہان بھیجے گئے - رانی ریجنٹ
رزیڈنٹ کا بڑے تپاک سے استقبال کیا مگر مہاراجہ رن بہادر کی بڑی رانی جو اُنکے
کو آئی تھین دفعۃً کھٹمانڈو کو واپس گئین - نوجوان راجہ ریجنسی کو توڑ کر ریاست
اور برٹش رزیڈنٹ کو وہان سے چلا آنا پڑا - ۲۴ - جنوری ۱۸۰۴ء کو لارڈ ولسلی صاحب
باضابطہ دربار نیپال کے تعلقات فسخ کردیے - اس تفسیخ تعلقات سے مہاراجہ راجہ
کو بنارس سے نیپال واپس جانے کی اجازت مل گئی جہان جاکر انھون نے
مخالف جماعت کے سرغنہ کو ہلاک اور تخت پر پھر قبضہ کرلیا - اور بھیم سین تھاپا جو

نیپال

ہِنیس مہاراجہ دھیراج پرتھوی بیر بکرم جنگ بہادر ساہ رانا بہادر شمشیر جنگ والی نیپال

ت ۱۸۷۵ء - مسند نشینی ۱۷ - مئی سنہ ۱۸۸۱ء - ہز ہائینس سسودیہ راجپوت اور اُس
ن سے متعلق ہین جسمین اودے پور کے فرمانروا ہین - برٹش گورنمنٹ کے ساتھ دربار
کے اول تعلقات محض تجارتی نوعیت کے تھے - پولیٹکل روابط اُس زمانہ سے قائم ہوے
راجہ پرتھی نراین نے اپنی گورکھا فوج سے کٹھمانڈو پر چڑھائی کی - ۱۷۶۷ء مین
ٹھمانڈو کے نوار راجہ کو گورکھون نے بہت ستایا تو اُنھون نے برٹش گورنمنٹ سے
ی - اُسوقت کپتان کنلاک صاحب ایک مختصر فوج لیکر عین برسات مین روانہ کیے گئے
ا کی مہلک رطوبت سے اُنکو واپس آنا پڑا - گورکھا سردار نے کمزور مقابل پاکر نیپال پر
رلیا اور خاندان نوار کو نیست و نابود کردیا جسکو بعد ازان برٹش گورنمنٹ نے
کا راجہ تسلیم کیا - چونکہ گورکھون نے مکوان پور کا کوہستانی ملک فتح کرلیا تھا لہذا اُنھون
شیبی ملک پر بھی اُسی ادا ے خراج کے ساتھ اپنا استحقاق ظاہر کیا جو راجہ مکوان پور
ورنمنٹ کو دیتے تھے - گورکھون کا یہ دعوی منظور ہوا اور وہ تیس برس تک ایک جسیم اور قد آور
خراج کے طور پر دیتے رہے - من بعد معاہدہ سنہ ۱۸۱۶ء کی رو سے یہ خراج چھوڑ دیا گیا
کنلاک صاحب کی ناکامی کے بعد نیپال کے ساتھ پھر کوئی تعلق قائم نہین ہوا حتے کہ
رنوالس صاحب کا زمانہ آیا اور گورکھون نے بنارس کے رزیڈنٹ مسٹر ڈنکن صاحب
ت گفتگو کی جسکا انجام ایک تجارتی معاہدہ ہوا جسپر مارچ ۱۷۹۲ء مین دستخط ہوے
ے کئی برس پہلے سے گورکھے اپنی حکومت تبت کی جانب بڑھا رہے تھے - ڈگرکے



دی آنریبل سرجان اوڈبرن ۔ کے ۔سی ۔ ایس ۔آئی مرحوم سابق لفٹننٹ گورنر بنگال



پڈوکوٹہ

ہز ہائینس راجہ مارتنڈ بھیرو ٹونڈیمن بہادر والی پڈوکوٹہ

ولادت ۱۸۷۵ء - مسند نشینی ۱۵ - اپریل ۱۸۸۶ء - ہز ہائینس ایک قدیم کلر خاندان
تعلق رکھتے ہین جنکے مورث زمانہ نامعلوم سے ٹونڈیمن راجہ کے خطاب سے ممتاز
پڈوکوٹہ کے فرمانروا تھے - راجہ پڈوکوٹہ کے ساتھ برٹش گورنمنٹ کا پہلا تعلق ۱۷۵۲ء
مین محاصرہ ترچناپلی کے وقت ہوا - اس زمانہ مین برٹش فوج انکی وفاداری و مستعدی
بہم رسانی رسد کے لیے بہت کچھ ممنون تھی - اسکے بعد انھون نے حیدر علی کے ساتھ
جنگون مین برٹش گورنمنٹ کی بڑی رفاقت کی اور ۱۸۰۳ء مین ان خدمات
صلہ مین برٹش گورنمنٹ نے انکو قلعہ و ضلع کیلانیلی واقع جنوبی تنجور عطا کیا - اس
کی آمدنی تیس ہزار روپیہ سالانہ ہے - عطیہ کی شرط مین ایک ہاتھی کا نذرانہ داخل
مگر اسپر کبھی زور نہین دیا گیا اور ۱۸۳۶ء مین وہ باقاعدہ طریق سے معاف کر دیا گیا -
کے ساتھ برٹش گورنمنٹ کا کوئی معاہدہ نہین ہے اور راجۂ پڈوکوٹہ خراج سے بھی معا
ہین ۱۸۰۷ء مین راجہ وجے رگھوناتھ ورما نے قضا کی اور انکے بڑے فرزند راجہ وجے
رگھوناتھ راے ٹونڈیمن بہادر انکے جانشین ہوے - راجہ مذکور نے ۱۸۲۵ء مین قضا کی
اور انکے چھوٹے بھائی راجہ رگھناتھ ٹونڈیمن اُنکے وارث ہوے - انکی وفات ۱۸۳۹ء
مین ہوئی اور انکے بیٹے راجہ ٹونڈیمن بہادر مسند نشین ہوے - انھون نے ۱۸۸۶ء مین قضا
کی اور راجہ صاحب حال انکے جانشین ہوے - ریاست کا رقبہ ایکہزار تین سو اسی
میل - آبادی تین لاکھ تہتر ہزار اور آمدنی تخمیناً سات لاکھ روپیہ ہے - فوجی قوت
۱۹۰۹ء کے نقشون کے مطابق ایک سو چھتیس پیدل - سولہ سوار - چھ توپین
گولنداز ہین - ہز ہائینس کی سلامی گیارہ ضرب توپ ہے -

کوچین

...ہائینس راجہ سر سری رام ورما۔ کے۔سی۔ایس۔آئی۔ والی کوچین
...ت ۱۸۵۲ء مسند نشینی ۱۸۹۵ء۔ راجگان کوچین چھتری الاصل اور چیرامن پیرول
...ولاد مین ہین جو اُس حصۂ ملک کے آخری فرمانروا تھے جو گو کارواقع شمالی کنارہ سے
...پ لکورن تک پھیلا ہوا تھا۔ ۱۷۷۶ء مین حیدر علی نے کوچین پر حملہ کر کے اُسکو اپنا
...ج گزار بنایا ۱۷۹۲ء مین یہ ریاست برٹش گورنمنٹ کے ظل حمایت مین آئی ۱۸۰۹ء
...برٹش سلطنت کے خلاف ایک بغاوت ہوگئی جسکے فرو ہونے پر ایک جدید معاہدہ
...جسکی رو سے علاوہ ایک لاکھ کی سالانہ رقم کے ایک بٹالین فوج کا مصارف اور
...انہ کیا گیا جس سے راجہ صاحب کوچین کو دو لاکھ چھتر ہزار روپیہ سرکار انگلشیہ کو دینا
...تھا بعد ازان یہ رقم گھٹا کر دو لاکھ چالیس ہزار روپیہ کر دی گئی جو ابتک قائم ہے۔
...ئینس روی ورما سابق راجہ کوچین نے جو ۱۸۵۳ء مین اپنے بھائی کی وفات پر
...ن قرار پائے تھے ۱۸۶۲ء مین حق تبنیت حاصل کیا۔ اُنھون نے ۱۸۶۴ء
...قضا کی اور بجاے اُنکے راجہ رام ورما مسند نشین ہوے۔ راجہ رام ورما نے ۱۸۸۸ء
...قضا کی اور اُنکے بھائی راجہ دیرکیرال ورما انکے جانشین ہوے۔ ہز ہائینس مہاراجہ
...ب حال راجہ دیرکیرال ورما کے فرزند ہین۔ ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو ہر مجسٹی ملکہ معظمہ مرحومہ
...بلی مین آپ کو۔ کے۔سی۔ایس۔آئی کا خطاب عطا ہوا۔ ریاست کا رقبہ ایکہزار
...سو اڑسٹھ مربع میل ہے۔ آبادی تخمیناً سات لاکھ اور آمدنی تخمیناً سترہ لاکھ ہے۔
...ئینس کی سلامی سترہ شلک توپ ہے۔



مین خطاب جی-سی-ایس-آئی کا اعزاز حاصل کیا-ہز ہائینس بہت بڑے منتظم ا
روشن دماغ ورعایا پرور رئیس ہین اور آپکے عہد حکومت مین تہذیب وشائستگی
جو ترقی حاصل ہوئی ہے وہ آپکی خوش انتظامی اور بیدار مغزی کی دلیل ہے-ٹراونکو
کا رقبہ چھ ہزار سات سو تیس مربع میل-آبادی پچیس لاکھ پچپن ہزار چوہتر اور آمد
اٹھتر لاکھ اڑتالیس ہزار روپیہ ہے-فوجی قوت مین ایک ہزار چار سو بیالیس پیدا
اکسٹھ سوار اور تیس گولہ انداز اور پانچ توپین ہین جو صرف سلامی کی غرض سے کا
مین لائی جاتی ہین-ہز ہائینس کی سلامی اکیس ضرب توپ ہے-



واقع ہوئی اُنکے جانشین قرار پائے۔اسکے بعد ریاست انکے دوسرے ہمشیر زادہ
رام ورما کو ملی اور اُنکو ۱۸۶۶ء مین جی۔سی۔ایس۔آئی کا خطاب و تمغہ عطا ہوا
اُسی سال گورنمنٹ ہند نے فیصلہ کیا کہ ہز ہائینس برٹش گورنمنٹ کے مراسلات
مہاراجہ کے لقب سے مخاطب کیے جائین۔ ۱۸۶۲ء مین گورنمنٹ نے سند تبنیت
کی۔ریاست ٹراونکور مین وراثت کا قانون عجیب و غریب ہے۔ساحل مغرب کے
رون کے دستور کے مطابق بیٹی کی اولاد وارث ہوتی ہے۔مثلاً ایک راجہ کی
ت پر ریاست اُسکے بیٹون کے ہاتھ مین نجائے گی (وہ کسی حالت مین وارث
ست نہ ہونگے) بلکہ اُنکے ایک اخیافی بھائی کو ملے گی اگر کوئی اخیافی بھائی نہوگا
کی وفات پر اُسکی بہن کے بیٹے مالک ریاست ہونگے اگر بہن کے بھی کوئی بیٹا نہوگا
ن کی بیٹیون کے بیٹے وارث ہونگے وقس علےٰ ہذا۔اگر بالواسطہ نسل اُناث کا
سلہ ہی منقطع ہوجاے تو خاندان کے اُن بالواسطہ رشتہ دارون کی دو یا زیادہ عورتین
خب اور متبنی کیجائین گی جو ٹراونکور مین ایک خاص مقام پر رہتی ہین۔جو عورتین
طرح متبنے کیجاتی ہین وہ تنبورتی یا اٹنگا کی رانیان کہلاتی ہین اور ٹراونکور کے
ین و دستورات کے موافق انکے لیے ممتاز درجہ مقرر کیا جاتا ہے جس سے صرف
ریاست کے وارث پیدا کرنے کی مستحق ہوتی ہین اور انکو بہت سے مفید حقوق اور
ات حاصل ہوتے ہین۔اِس قسم کی ایک تبنیت ۱۷۸۸ء مین اُسوقت ہوئی تھی
دو بہنین بطور اٹنگا کی رانیون کے منتخب اور متبنے ہوئی تھین۔چھوٹی بہن لاولد
۔ٹراونکور کی موجودہ نسل بڑی بہن سے ہے کیونکہ مارتند ورما انکے نواسے تھے
راجہ رام ورما اُنکی نواسی کی بیٹی کے بیٹے تھے۔۱۸۸۰ء مین مہاراجہ رام ورما
نضا کی۔انکے جانشین اُنکے ہمنام بھائی ہوے۔اُنھون نے بھی ۱۸۸۵ء مین
کی۔انکی جگہ ہز ہائنس مہاراجہ بلرام ورما مسند ریاست پر جلوس فرما ہوے اور ۱۸۸۹ء



بس مہاراجہ سری پدمنابھاداس ونجی سر بلرام ورما کلاشکھارا کرتی پتی منے سلطان والی ٹراونکور

ٹراونکور

ہزہائنس سری پدم نابھا داس ونجی سر بالرام ورما کلاش کھارا کرت پتی منے سلطان
مہاراجہ راجہ رام راجہ بہادر شمشیر جنگ جی-سی-ایس-آئی-والی ٹراونکور

ولادت ۱۸۵۷ء مسند نشینی ۴-اگست ۱۸۸۵ء-ہزہائنس اُس چھتری خاندان سے
تعلق رکھتے ہین جسکی حکومت جنوبی ہند مین غالباً اُسوقت سے شروع ہوئی ہے جب
ملیبار کے راجہ چیرامن پیرومل ۸۲۵ء مین اپنا تخت چھوڑکر بنارس چلے گئے تھے
اور علاقہ اپنے معاونون کو تقسیم کر دیا تھا-انھین سے ریاست کے بانی کو وہ جز
حصہ ملا جسکا دارالریاست ترودان کوڈ یعنی موجودہ ٹراونکور تھا-۱۷۴۲ء تک
ٹراونکور مین فرمانروایون کا ایک طولانی سلسلہ حکومت کرتا رہا-آخر اروا ورما پال
کی نوبت آئی جنھون نے ۱۷۵۸ء تک حکومت کی-انکی اولاد مین راجہ ونجی پنڈل
پیرومل اور راجہ ونجی بالا پیرومل نے ٹراونکور کی ریاست کو بے انتہا وسعت
دی-ٹیپو سلطان کی جنگون مین راجہ ٹراونکور نے انگریزون ہی کا ساتھ دیا اور ۱۷۹۵ء
مین راجہ ٹراونکور اور برٹش گورنمنٹ کے مابین ایک معاہدہ منعقد ہوا جس مین برٹش
گورنمنٹ نے ٹراونکور کی حفاظت اپنے ذمہ لی-۱۷۹۹ء مین راجہ رام ورما پال
ونجی بالا پیرومل کے جانشین ہوے-اُنھون نے ۱۸۱۰ء مین قضا کی اور حسب قانون
ٹراونکور کے دستور کے موافق لچھمی رانی نے زمام ریاست اپنے ہاتھ مین لی-ان نے
۱۸۱۴ء تک حکمرانی کی-لچھمی رانی کا جانشین انکا بڑا بیٹا ہوا اور انکی نابالغی-زمانہ
مین انکی ہمشیر نے بطور ریجنٹ کے ریاست کا انتظام کیا-۱۸۲۹ء مین راجہ بالغ ہوکر مسند نشین
ہوے-اُنھون نے ۱۸۴۶ء مین قضا کی اور انکے بھائی مارتندرا وجنکی وفات ۱۸۶۰ء

ارو کے تیسرے بیٹے تھے ۱۸۶۷ء مین گورنمنٹ نے اس تبنیت کو منظور و قبول
ز اور مہاراجہ کرشن راج کی وفات پر ۱۸۶۸ء مین اُنکو گدی نشین کیا۔ مہاراجہ صاحب
ود کو ایسا قابل اور لائق ثابت کیا کہ گورنمنٹ نے ۱۸۸۱ء مین اُنکو پورے
ارات حکومت عطا فرمائے۔ انڈین گورنمنٹ کے کل معمولی فرائض مثلاً انتظام
ت گستری۔ جمع و خرچ محاصل۔ تحفظ جان و مال۔ تعلیمات عامہ۔ حفظان صحت
ت وغیرہ مین ریاست کا انتظام گورنمنٹ ہند کے انتظام سے کم نہین ہے۔ بعض
مثلاً انتظام ریل تعلیم نسوان۔ تدابیر انسداد قحط۔ ترغیب و تحریص کان کنی و صنعت
ت اور رعایا مین لوکل سلف گورنمنٹ کی عادت کی حوصلہ افزائی وغیرہ ایسی
این جسکی نسبت اکثر لوگون کا خیال اور صحیح خیال ہے کہ اِن معاملات مین میسور
ت درجہ ممتاز ہے۔ اِن مہاراجہ صاحب نے آخر ۱۸۹۵ء مین انتقال کیا اور انکی
ن پر جناب مہارانی صاحبہ ریجنٹ اور مہاراجہ صاحب حال والی ملک قرار
۔ ریاست کے عمدہ انتظام کے لیے بصدارت مسٹر شیشادری آئر۔ کے۔ سی۔ ای
ایک کونسل مقرر ہوئی جس نے مہارانی صاحبہ کے عاقلانہ مشورون اور نیز اپنی
تدبیری سے میسور کو ایک اعلیٰ درجہ کی سرسبز اور خوشحال ریاست بنا دیا ہے
ج ۱۹۰۰ء کو مہاراجہ کرشن راج ودیار بہادر کی شادی کتخدائی کاٹھیاوار کی ایک
ی سوبھاگوتی پرتاب کماری بائی دختر رانا جھالا بانے سنگھ جی والی وانا سے ہوئی
تعلیم یافتہ۔ خوبصورت اور لائق خاتون ہین۔ مہاراجہ صاحب کی تعلیم بالکل انگریزی
وئی ہے۔ ۸۔ اگست ۱۹۰۲ء کو آپکو پورے اختیارات حکومت عطا ہوئے اور
ی لارڈ کرزن نے بنفس نفیس ہز ہائنس کو مسند نشین فرمایا۔ ریاست میسور کا رقبہ
ٹھائیس ہزار مربع میل ہے۔ آبادی چون لاکھ نفوس کی ہے اور نوسو اٹھہتر سوار
ہزار دوسو دو پیدل اور پچیس ارٹلری رکھنے کی اجازت ہے۔ سلامی اکیس شلک

تھا۔ انکے پوتے راج ودیار جو راجہ میسور تھے اپنے پیشرو راجاؤن پر اپنی حکومت اور کامیابی مین سبقت لے گئے۔ ان صاحب نے سنہ ۱۵۷۸ع سے سنہ ۱۶۲۶ع تک حکومت کی اور سنہ ۱۶۱۰ع مین قلعہ سرنگاپٹم پر قبضہ کرلیا جو سابق مین راجگان بیجانگر ایک نائب کی حکومت مین تھا۔ راجہ ددّوا کرشن راج کی وفات کے بعد سنہ ۱۷۳۱ع بلاواسطہ نصب ریاست کا سلسلہ جاتا رہا اور اُس زمانے سے اصلی قوت افواج کی موروثی جنرلون کے ہاتھ مین رہی جو میسور کے راجاؤن کا انتخاب کرتے تھے۔ راجہ ددّوا کرشن کے متبنی صاحبزادہ ہزنت ننگال چمراج تھے جنھون نے سنہ ۱۷۳۳ع مین وفات کی اُنکے متبنے بیٹے چکاکرشن راج گدی پر بیٹھے۔ چکاکرشن راج نے سنہ ۱۷۳۴ع سے سنہ ۱۷۶۵ع تک حکومت کی لیکن انکی سلطنت براے نام تھی۔ اُن دنون حیدر علی کی دھاک بندھی ہوئی تھی جو بعد کو میسور کے فرمانروا بھی ہوگئے۔ برٹش گورنمنٹ اور میسور کے مابین پہلی راہ و رسم اُسوقت ہوئی جب کرناٹک کی حکومت کے لیے لڑائی ہورہا تھا اور میسور ہندو فرمانرواؤن کے تحت مین تھا۔ مہاراجہ چکاکرشن راج کے دو بیٹون مین ایک بیٹے کو جو براے نام اسکا جانشین تھا سلطان ٹیپو نے ہلاک کرڈالا۔ دوسرا بیٹا لاوارث مرا۔ اسپر حیدر علی نے ہندو نسل کا سایہ قائم رکھنے کے لیے چکاکرشن کی تیسری بیوی کو ایک کمسن رشتہ دار چمراج کو متبنے کرنے کی اجازت دی۔ جب برٹش گورنمنٹ نے ٹیپو سلطان کو شکست دی اور سنہ ۱۷۹۹ع مین سرنگاپٹم کو فتح کیا تو اُس سے چند روز پہلے مہاراجہ چمراج قید مین مرگئے تھے۔ اُسوقت برٹش گورنمنٹ نے میسور کو اُسکے قدیم فرمانروا کو واپس دینے کا قطعی عہد کرلیا۔ چنانچہ خردسال لڑکا موسومہ کرشن راج گدی پر بٹھایا گیا۔ مہاراجہ کرشن راج کے نابالغی مین یعنی سنہ ۱۷۹۹ع سے سنہ ۱۸۱۰ع تک سلطنت کا انتظام نہایت خوش اسلوبی سے ہوتا رہا۔ سنہ ۱۸۶۵ع مین اُنھون نے چمراج چندر ودیار کو متبنے کیا جو چکاکرشن

ریاستہاے صوبۂ مدراس

حصۂ اوّل

میسور

ہز ہائنیس مہاراجہ سری کرشن راج ودیار بہادر والی میسور

ت ۴ - جون ۱۸۸۴ء مسند نشینی ۸ - اگست ۱۹۰۲ء - ہز ہائنیس مہاراجہ کرشن راج
ر بہادر والی میسور راجپوت چھتریون کے خاندان سے ہین - اُنکے آباواجداد دوارکا
ا ٹھیاوار سے آئے تھے - انمین دو بھائی بجے راج اور کرشن راج چودھوین صدی
خر مین قلمرو میسور کے حصۂ اسٹ گرام مین توطن پذیر ہوے - انمین سے ایک
ا نے موضع ہدنارو کے رئیس کی دختر سے شادی کی اور اس ذریعہ سے حصہ جات
ر مین اپنا علاقہ قائم کیا - اُنکی اولاد مین ایک شخص جادو راو نے ۱۳۹۹ء سے
۱۴۲۳ء تک حکومت کی اور اسکے بعد انکے بیٹے ہر بتود چمراج گدی پر بیٹھے - ان کے
ے راجہ ہیر (یاار بیرل) چمراج تھے - انکی چھ اُنگلیان تھین جس سے وہ ہیر موسوم ہوے
بیٹے ہیر بتود چمراج ثانی کے زمانے مین قلعہ میسور اُس مقام پر تعمیر ہوا تھا جو سابق
را گر کہلاتا تھا - میسور کے مہاراجہ ودیار کہلاتے ہین - اودیار اودیا کی جمع یا لفظ
ہے - اودیا کو کناری زبان مین لارڈ یعنے مالک یا آقا کہتے ہین - ہیر بتود چمراج
ی پر یکے بعد دیگرے انکے دو بیٹے تخت پر بیٹھے - چھوٹے بیٹے کا نام بول چمراج



ہز ہائنس مہاراجہ سری کرشن راج ودیار بہادر والی میسور



نسی دی رایٹ آنریبل آرتھر آلیور ولیرس - بیرن ایمٹ ہل - جی - سی - آئی - ای - گورنر مدراس



قشن وسقوطرا

سلطان علی بن عبداللہ سلطان قشن وسقوطرا

اس جزیرہ کی فرمانروائی عربون کے قبیلۂ مہری کے خاندان اہل عفریر کو حاصل ہے
شن مین آباد ہین - سقوطرا کے ساتھ برٹش گورنمنٹ کا تعلق ۱۸۳۴ع مین قائم ہوا
ر دونون کے مابین ایک معاہدہ ہوا جسکی روسے اُنھون نے برٹش گورنمنٹ کے اس
یرہ مین اُترنے اور کوئلہ جمع کرنے پر رضامندی ظاہر کی - جنوری ۱۸۷۶ عیسوی
سلطان سقوطرا کے ساتھ ایک عہدنامہ ہوا جسکی روسے تین ہزار ڈالر کے
وضہ اور تین ہزار ساٹھ ڈالر کی سالانہ ادائی پر سلطان نے اپنے اور اپنے وارثون
رجانشینون کو اس بات کا پابند کیا کہ وہ سوا برٹش گورنمنٹ کے اور کسی کو
جزیرہ یا اسکے کسی ماتحت حصے پر قبضہ نہ دینگے نہ بیع و رہن کرینگے - ۱۸۸۸ع
ن اسی قسم کا ایک معاہدہ سلطان علی بن عبداللہ کے ساتھ منعقد ہوا اور ایک سو بیس
ر کا سالانہ وظیفہ انکو بہ حیثیت سردار قبیلۂ مہری کے عطا کیا گیا تھا - اس جزیرہ کا رقبہ
ہزار مربع میل آبادی جسمین زیادہ تر بدو ہین تقریباً پانچہزار نفوس ہے - محاصل
زیادہ تر جنس مین وصول کیا جاتا ہے علاوہ برٹش امداد کے تین سو بیس ڈالر
سلطان کی سلامی نو ضرب توپ ہے -



غیر مشخص تھی لیکن بعد کو طے پایا کہ اسکے متعلق آٹھ ہزار سات روپیہ سالانہ ادا کیا جائے۔
۲۲۔جنوری ۱۸۳۸ء کو سلطان محسن نے ایک خط بھیجا جس مین دو مہینے بعد عدن کو انگریزون
کے حوالہ کر دینے کا وعدہ کیا مگر اہل عدن پر سلطان کی حکومت قائم رہنے کی شرط۔
برٹش ایجنٹ نے یہ شرط نامنظور کی۔اس موقع پر سلطان کے فرزند احمد کی ناز۔
کارروائیون کی وجہ سے سلطان کو دھمکانے کی تیاریان کی گئین۔آخر ۱۹ جنوری ۱۸۳۹ء
کو عدن گولون سے اُڑا کر شہر پر قبضہ کر لیا گیا اور سلطان مع خاندان کے لاہج کو۔گ۔
۲۔فروری کو سلطان کے داماد نے سلطان کے نام سے صلح کا معاہدہ کیا اور ۱۸۔جون کو
نے خود ایک دستاویز پر دستخط کیے جسکی رو سے اُنھون نے برٹش گورنمنٹ کے ساتھ ہمیشہ
دوستی رکھنے کا اقرار کیا اور گورنمنٹ نے اُنکو اور اُنکے وارثون کو چھ ہزار پانسو ال۔
سالانہ دینے اور اسی طرح اُن وظایف کو ادا کرنے کا ذمہ لیا جو سلطان لاہج فضلی بان۔
یافعی۔جوشابی اور عمیر کو دیا کرتے تھے۔۱۸۳۹ء مین چونکہ سلطان محسن نے عدن پر
قبضہ کرنے کی کوشش کی جس کی وجہ سے روپیہ کی ادائی موقوف کر دی گئی۔اُنھوا نے
دو مرتبہ اور کوشش کی مگر تیسرے حملہ کے بعد ۱۸۴۳ء مین سلطان محسن نے عدن آکر
صلح کی درخواست کی۔۱۱ فروری ۱۸۴۳ء مین ایک معاہدہ ہوا جسکی رو سے پانسو اکیس
ڈالر کا ماہواری وظیفہ بحال کیا گیا اور ایک سال کی بقایا بھی دیگئی۔سلطان محسن نے ۱۸۴۷ء
مین قضا کی اور اُنکے بڑے بیٹے احمد جانشین ہوے۔سلطان احمد نے ۸ اجنوری ۱۸۴۹ء
وفات پائی اور اُنکے دوسرے بھائی علی بن محسن مسند نشین ہوے۔اُنھون نے ۱۸۶۳ء
قضا کی اور اُنکے بیٹے فضل بن علی سلطان ہوے لیکن خاندان کے اور لوگون نے اُنکو تخت
سے اُتارنے کی سازش کی اور آخر سلطان محسن کے چوتھے بیٹے فضل بن محسن مسند نشین ہوئے
اُنکو ۱۸۶۵ء مین سرکاری اعانت کے صلہ مین پانچ ہزار ڈالر عطا ہوے۔لاہج کی دی
بیس ہزار اور آمدنی پچاس ہزار روپیہ سال ہے۔سلامی ۹ ضرب توپ ہے۔

لاہج

سلطان لاہج

لاہج عدن کا ایک ضلع ہے جسکے باشندے ابدالی کہلاتے ہین انکے سردار کا لقب سلطان
ہے۔ سرداران عدن کے ساتھ اول پولیٹکل تعلقات ۱۷۹۹ء مین قائم ہوئے
ں زمانہ کا ذکر ہے جب برطانیہ عظمیٰ نے ایک بحری فوج ہندوستانی افواج کا ایک
لیکر جزیرہ بیرم پر قبضہ کرنے اور بحیرۂ ہند مین براہ بحر قلزم مصر کے فرانسیسیون کی
رفت کے روکنے کے لیے بھیجی تھی جبکہ جزیرہ بیرم افواج کے لیے ناموزون ثابت
ور سلطان لاہج نے کچھ دن تک فوج کو عدن مین مقیم رکھا۔ انھون نے معاہدہ
ی کی خواہش ظاہر کی اور عدن کو بطور ایک مستقل اسٹیشن کے دینا چاہا مگر گورنمنٹ نے
لینے سے انکار کیا۔ آخر ۱۸۰۲ء مین برٹش گورنمنٹ کے ساتھ ایک معاہدہ ہوا۔ اس
ے ۱۸۳۷ء تک عدن کے ساتھ کسی قسم کی راہ رسم نہ تھی حتی کہ گورنمنٹ کی توجہ
یا عدن پر برٹش جہازات کے لوٹے جانے اور ملاحون کے ساتھ بدسلوکی ہونے پر مائل
ی۔ کپتان ہینس صاحب کو ہدایت کی گئی کہ وہ اسکا جواب حاصل کرین۔ اسکے ساتھ
نسے چاہا گیا تھا کہ وہ ہندوستان اور بحیرۂ قلزم کے مابین آنے جانیوالے جہازون کے
کا ڈپو بنانے کے لیے عدن کو خریدلین سلطان محسن نے جو ۱۸۲۷ء مین اپنے چچا سلطان احمد
نشین ہوئے اولالوٹ کی شرکت سے انکار کیا اور نقصان مال کا کچھ حصہ دینے اور
کا معاوضہ ادا کرنے پر راضی ہوگئے۔ حوالگی عدن کے بارے مین ایک مسودہ معاہدہ
ن کے روبرو پیش کیا گیا جسکو انھون نے زبانی منظور کیا اور وعدہ کیا کہ باقاعدہ
ی اپنے سردارون سے مشورہ لیکر دینگے۔ اس مسودہ مین زرمعاوضہ عدن کی تعداد

فضلی

سلطان فضلی

فضلی جبن سے قبضۂ عدن کے بعد ۱۸۳۹ء مین برٹش گورنمنٹ نے معاہدہ کیا
نواح عدن کی ایک زبردست اور جنگجو قوم ہے۔ سلطان لاہج عرصہ تک قرب و
کی اُن قومون کو (جنمین فضلی بھی شامل ہے) جنکی عملداری مین اہل لاہج تجارت
تھے کچھ روپیہ سالانہ بطور مدد کے دیا کرتے تھے۔ ابتداءً برٹش گورنمنٹ بھی اُن
وظائف دیتی رہی۔ لیکن جب سلطان فضلی کا برتاؤ قابل اطمینان نہ تھا تو یہ وظیفہ بند
کردیا گیا تھا۔ آخر احمد بن عبداللہ سلطان جانشین ہوے۔ انکی وفات بر جون ۱۸
مین واقع ہوئی انکے بیٹے حیدرا جانشین ہوے جو اگست ۱۸۷۷ء مین ہلاک
گئے قبیلۂ فضلی نے اُنکے بیٹے احمد کو اپنا سردار مقرر کیا اور برٹش گورنمنٹ نے
جانشینی منظور کی۔ سلطان فضلی کی آمدنی مع اُس وظیفہ کے جو برٹش گورنمنٹ دیتی
ہے دس ہزار ڈالر سالانہ ہے۔ سلامی نو ضرب توپ ہے۔



ساونت واڑی

سر دیسائی رگھناتھ ساونت بھونسلے راجہ بہادر

والی ساونت واڑی

ولادت ۲۰ ستمبر ۱۸۶۲ء مسند نشینی ۲۹ اگست ۱۸۷۰ء آپ مرہٹہ خاندان
نسلا کی ایک شاخ سے تعلق رکھتے ہین - آپ کے مورث منگ ساونت تھے جنھون
۱۵۵۰ء کے قریب سلطنت بیجاپور سے انحراف کرکے تاحین حیات آزادی قائم
- انکی وفات کے بعد انکے جانشین پھر سلطنت بیجاپور کے باجگزار ہوگئے - مگر
ساونت بھونسلے نے جو ۱۶۲۷ء سے ۱۶۴۰ء تک فرمانروا رہے ساہوجی جانشین
جی سے اپنے مقبوضات پر پوری فرمانروائی کی تصدیق کرالی - اُنکے بیٹے سورن ساونت
اٹھارہ مہینے حکومت کی اور انکے جانشین انکے بھائی لکھم ساونت ہوے جنھون نے
جی کی اطاعت قبول کی شیواجی نے اِنکو جنوبی کونکن کا مالک قبول کیا جس مین
نت واڑی بھی شامل تھا - لکھم ساونت کے بھائی پھوند ساونت نے ۱۷۰۹ء مین
گورنمنٹ سے توسل پیدا کیا - پھوند ساونت کے بعد رامچندر ساونت کھیم ساونت
ساونت کھیم ساونت یکے بعد دیگرے فرمانروا ہوے - راجہ کھیم ساونت نے
۱۸۶۷ء مین قضا کی اور اُنکے بیٹے پھوند ساونت عرف انا صاحب مسند نشین ہوے
حب نے ۱۸۶۹ء مین قضا کی اور انکے اکلوتے فرزند فرمانرواے حال مسند آرا ے
ت ہوے - ریاست کا رقبہ نوسو چھبیس مربع میل - آبادی (۱۸۹۱ء) تقریبًا دو لاکھ
مل ساڑھے چار لاکھ ہے - سلامی نو ضرب توپ ہے -

چھوٹا اودے پور

مہاراول شری فتح سنگھ جی والی چھوٹا اودے پور

ولادت ۲۲ - اکتوبر سنہ ۱۸۸۴ء مسند نشینی ۲۹ - فروری سنہ ۱۸۹۵ء - والیان ریاست ہذا چوہان راجپوت ہین جو سابق مین پاواگڈھ کے فرمانروا تھے - والیان بریہ ہی خاندان کی نسل مین ہین - یہ ریاست گیکواڑ کی خراج گزار تھی مگر سنہ ۱۸۲۲ء کے معاہدے کے باعث تمام پولیٹیکل حقوق سرکار انگریزی کی جانب منتقل ہو گئے ہین صرف ایک رقم معین گیکواڑ بڑودہ کو بطریق خراج ادا کیجاتی ہے - پرتھی راج کے بعد جنکے ساتھ معاہدہ ہوا تھا کھمان سنگھ مسند نشین ہوے اور اُنکے بعد اُنکے بھتیجے ٹھاکر جیت سنگھ ہوئے اُنھون نے جولائی سنہ ۱۸۵۱ء مین انتقال کیا - اُنکے بعد اُنکے بیٹے موتی سنگھ اُنکے جانشین ہوے سنہ ۱۸۹۱ء مین انکو اختیار تبنیت عطا ہوا - انھون نے سنہ ۱۸۹۵ء مین انتقال کیا اور مہاراول شری فتح سنگھ جی والی حال مسند آراے ریاست ہوے - رقبہ آٹھ سو ہتر مربع میل - آبادی ترانوے ہزار چار سو بیس محاصل دو لاکھ پانچ ہزار پانچ سو سلامی نو ضرب توپ ہے -



بریہ

مہاراول شری مان سنگھ جی والی بریہ

ولادت ۴- اکتوبر ۱۸۵۵ء مسند نشینی - ۵ مارچ ۱۸۶۴ء - یہ خاندان والیان
انا گیور کے مشترک مورث اعلیٰ کی چھوٹی شاخ سے ہے - سرکار انگریزی سے ۱۸۰۳ء
تعلقات پیدا ہوے - اُس زمانہ مین جسونت سنگھ جی والی ریاست تھے - یہ راجہ
انگریزی کے بڑے وفادار دوست تھے - مہاراول جسونت سنگھ کے بعد اُنکے فرزند
ل گنگاداس حکمران ہوے - انکے عہد مین مرہٹہ فوج نے ملک کو غارت وتباہ
مگر دوامی خراج کا کوئی حق اُنھون نے قائم نہین کیا - انکی قوت ایک برہمن وزیر
سب کرلی جسنے اجیر فوج کے ذریعہ سے قرب وجوار کے اضلاع برباد کیے ستے کہ
ء مین برٹش گورنمنٹ سے مداخلت کی درخواست کی گئی اور ایک سمجھوتہ عمل مین
س سے ریاست بریہ انکے جوروستم سے محفوظ رہی - اُنھون نے اگست ۱۸۱۹ء مین
ں کیا اور روپ جی دیوان ریاست نے حکومت چھین کر بھیم سنگھ کو جنھین پرتھی راج کی
ت کے قبل ایک رانی نے متبنیٰ کیا تھا گدی پر بٹھا دیا - آخر سرکار انگریزی کی اعانت
یم سنگھ علیحدہ کیے گئے اور اصلی وارث پرتھی راج ریاست موروثی پر قابض اور
روا ہوے - مہاراول پرتھی راج کے بعد اُنکے بیٹے مہاراول شری مان سنگھ جی والی
بانشین ہوے - والی ریاست کو سند اختیار تبنیت حاصل ہے - رقبہ آٹھ سو تہتر
ل - آبادی ۱۹۰۱ء - ایک لاکھ دس ہزار چھ سو اٹھاسی محاصل دو لاکھ اُنچاس
بار سو اسی ہے - سلامی نو ضرب توپ ہے -



لوناواڑہ

مہارانا شری سربخت سنگھ جی دلیل سنگھ جی

کے سی۔آئی۔ای۔والی لوناواڑہ

ولادت ۱۱۔اگست ۱۸۶۰ء مسند نشینی (بہ زمانۂ نابالغی) ۷۔اکتوبر ۱۸۶۷ء

مہارانا سولنکھی راجپوت ہین اور سدراج جے سنگھ فرمانرواے آنہل واڑہ پٹن کی نسل سے ہین۔مہارانا کے بزرگون نے ۱۲۲۵ء مین ریاست بیرپور کی بنیاد ڈالی تھی مگر ۱۴۳۴ء مین رانا بھیم سنگھ نے اُس دار الریاست کو ترک کرکے لوناواڑہ کو جو تابتی کے اُس پار تھا اپنا دار الریاست بنایا پہلے ریاست لوناواڑہ بڑودہ اور گوالیار کی باجگزار تھی ۱۸۰۳ء مین اس ریاست کا تعلق سرکار انگریزی سے پیدا ہوا اور ۱۸۶۱ء مین معاہدہ کے بموجب حقوق ریاست گوالیار سرکار انگریزی کی جانب منتقل ہوگئے ۱۸۶۲ء مین دلیل سنگھ کو اختیار تبنیت عطا ہوا۔دلیل سنگھ دلیت سنگھ کے ہم جدی تھے جنکو گورنمنٹ نے منتخب کیا تھا۔مہارانا دلیل سنگھ نے ۱۸۶۷ء مین انتقال کیا۔اُنھون نے مہارانا والی حال کو تبنیت کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی چنانچہ انکی بیوہ رانی کو اس خواہش کی تعمیل کی اجازت دی گئی اور مہارانا سربخت سنگھ جی ۷۔اکتوبر ۱۸۶۷ء کو مسند نشین ہوے۔اور ۱۸۹۰ء مین کے۔سی۔آئی۔ای۔کے خطاب سے سرفراز ہوے۔۱۸۹۰ء مین سند اختیارات عطا ہوئی۔ریاست کا رقبہ تین سو اٹھاسی مربع میل۔آبادی (۱۸۹۱ء) نوے ہزار ایک سو ترین محاصل دو لاکھ اکیس ہزار تین سو ہے۔سلامی نو ضرب توپ۔

ونکانیر

راج صاحب امر سنگھ جی بینی سنگھ جی والی ونکانیر

ولادت ۱۸۷۹ء مسند نشینی ۱۲- جون ۱۸۸۱ء- آپ جھالا راجپوت ہین اور
ی ریاست دھر نگدرہ لمڑی - ودھوان اور تھان لکھتر کے یک جدی ہین- سابق
احب کا نام بینی سنگھ جی تھا جو ۱۸۴۲ء مین پیدا اور ۱۸۶۱ء مین مسند نشین
تھے- اُنکی وفات پر جو ۱۸۸۱ء مین واقع ہوئی آپ مسند نشین ہوے مگر زمانۂ
مین انتظام ریاست ایک کارباری کے سپرد رہا جو سرکار انگریزی کی طرف
ر رہوا تھا- ۱۸۹۰ء مین آپ کو سند اختیار تبنیت عطا ہوئی- یہ ریاست
وم مین شمار کی جاتی ہے- اس ریاست مین ستاسی مواضع شامل ہین- رقبہ
جودہ مربع میل- مردم شماری (۱۸۹۱ء) اُنتالیس ہزار تین سو اُنتیس-
ی دو لاکھ اکتیس ہزار روپیہ ہے- سلامی نو ضرب توپ ہے-



سے ریاست کو جملہ دیون سے پاک کیا اور معتد بہ رقمین امورات عامہ مین صرف کی ہین۔
آپ نے سوت کاتنے اور گٹھے باندھنے کا ایک کارخانہ قائم کیا - اور دھوان مین وارد
و صادرین کے واسطے ایک دھرم سالہ تعمیر کرایا ہے - ریاست مین اب تقریبًا بیس اسکول
اور تعلیمات کی مدمین تقریبًا بیس ہزار روپیہ سالانہ کا خرچ ہے - آپ نے اپنے ہمقومون کے
واسطے چار وظیفہ (فی وظیفہ اڑھائی سو روپیہ سال کے حساب سے) قائم کیے ہین - آپ نے
دختر نیک اختر کی تعلیم کے لیے ایک انگریزی خاتون مقرر کی ہے - ریاست کی آمدنی
سال کی چار لاکھ اکتالیس ہزار سات سو چورانوے روپیہ ہین - ریاست کا رقبہ دو سو
چھتیس مربع میل - اور آبادی (۱۹۰۱ء) بیالیس ہزار چار سو اڑتیس ہے - سلامی
نو ضرب توپ ہے -



ودھوان

ٹھاکر صاحب سری بل سنگھ جی والی ودھوان

ولادت ۱۸۶۵ء حصول اختیارات ۱۸۸۵ء ۔آپ اُس جھالا راجپوت خاندان سے ...کھتے ہین جسکی نسل سے والیان دھرنگدرہ اور ونکانیر ہین ۔آپ چند یا سنگھ جی کے ...ثانی اور راجہ سنگھاجی کے پوتے ہین ۔آپ نے ۱۸۷۳ء سے ۱۸۸۱ء تک راجکمار کالج ...مین تعلیم پائی ہے ۔جب ۱۸۸۱ء مین آپ نے کالج چھوڑا تو آپ کے برادر معظم نے ...خدمات ریاست آپ کو تفویض کین ۔چنانچہ آپ نے صیغۂ مال اور پولیس اور جیلخانہ ...ام نہایت خوبی اور عمدگی سے کیا اور کچھ دنون بعد آپ دونون صاحب ایک ساتھ ...ان اور براعظم یورپ کی سیاحت کو روانہ ہوے ۱۸۸۵ء مین آپ کے برادر معظم ...راج صاحب نے لاولد انتقال کیا ۔اور آپ مسند ریاست پر متمکن ہوے ۔اور ۲۰ ۔نومبر ...ء کو آپ باختیارات کامل مسند نشین ہوے ۱۸۸۸ء مین آپ نے داجی راج اسکول ...جمین اب دوسو چھہتر طالبعلم پڑھتے ہین ۔اس مدرسہ کا سالانہ مصارف آٹھ ہزار ...ہے ۔آپ نے داجی راج واٹر ورکس بھی جاری فرمایا جس سے خلقت کو خفیف ٹکس دینے ...پانی میسر آتا ہے ۔ایک نفیس اور وسیع عمارت زنانہ مدرسہ اور ایک عمدہ بازار سول ...شن ودھوان کے واسطے ٹھاکر صاحب نے تعمیر کرایا ہے صنعتی تعلیم کا بھی آپکو خیال ہے ۔ ...، ریاست کے صیغۂ مالگزاری مین بعض محاصل ایسے موقوف فرما دیے ہین جو مزارعین ...ں اور گران تھے ۔اور آپ نے دیہاتی بنکون کے کھولنے اور اُنکی حالت درست کرنے ...ل رعایا کو مہاجنون کے زیادہ ستانے سے نجات دلوائی ہے ۔آپ نے اپنے حسن انتظام

دھرم پور

مہارانا سری موہن دیوجی نارائن دیوجی والی دھرم پور

ولادت ۱۸۶۳ء مسند نشینی ۱۸۹۱ء - آپ سورج بنسی سیسودیہ راجپوت ہیں۔ اس خاندان مین مہارانا کا خطاب ایک نامعلوم مدت سے چلا آتا ہے - اس خاندان کے بزرگ ابتداے عہد انگریزی سے ضلع سورت مین حکمران تھے - مرہٹے اس ریاست سے نو ہزار روپیہ چوتھ لیتے تھے جو معاہدہ بسین کے بموجب برٹش گورنمنٹ کو منتقل ہوا - مہاراجہ صاحب کو سند تبنیت حاصل ہے - آپکے والد راجہ نرائن دیو کو جنھون نے ۷ ستمبر ۱۸۹۱ء کو انتقال کیا ہز ہائینس کے لقب سے مخاطب کیے جانے کی عزت حاصل تھی - راجہ نرائن دیو کے بعد آپ مسند نشین ریاست ہوے - ریاست کا رقبہ سات سو چوراسی مربع میل - آبادی (۱۸۹۱ء) ایک لاکھ بیس ہزار چار سو اٹھانوے محاصل دو لاکھ اڑسٹھ ہزار اکاسی و رسلامی نو ضرب توپ ہے -



بانسدہ

مہاراول شری پرتاب سنگھ جی گلاب سنگھ جی والی بانسدہ

ولادت ۶- دسمبر ۱۸۶۳ء مسند نشینی ۶- مارچ ۱۸۷۶ء- آپ سولنکھی راجپوت اور
ی کی نسل مین ہین - ریاست بانسدہ سرکار پیشوا کو بحساب چوتھ سات ہزار روپیہ
تی تھی عہد نامہ بسین کے بعد یہ حق سرکار انگریزی کی جانب منتقل ہوا اور اُس
سے یہ ریاست سرکار انگریزی کی مطیع ہے اور سات ہزار تین سو اکاون روپیہ
اج کے لیا جاتا ہے - مہاراول ہمیر سنگھ ۱۸۲۹ء مین مسند نشین ہوے اور اُنکو
بت بھی حاصل ہوئی تھی - مہاراول موصوف نے ۱۸۶۱ء مین انتقال کیا اور
فات کے بعد بجاے اُنکے مہاراول گلاب سنگھ جو راول موصوف کے یک جدی
رشتے مسند نشین ہوے اُنھون نے ۱۸۷۶ء مین انتقال کیا اور بجاے اُنکے
کلوتے بیٹے مہاراول پرتاب سنگھ جی مسند آراے ریاست ہوے - رقبہ ریاست
بندرہ مربع میل - آبادی (۱۸۹۱ء) اکتالیس ہزار تین سو تہتر اور محاصل دو لاکھ
ہزار نو سو چھبیس اور سلامی نو ضرب توپ ہے -



بالاسنور

نواب منور خان جی بابی والی ریاست بالاسنور

ولادت ۱۸۴۴ء - آپ نومبر ۱۸۸۲ء مین اپنے والد زورآور خان جی کے بجاے
مسند نشین ہوے - یہ خاندان سردار محمد خان پسر کلان بہادر خان (جو شیر خان بابی کی
پشت مین تھے) کی نسل مین ہے - سترھوین صدی مین آپ کے بزرگ شاہنشاہ دہلی کے
دربار مین خدمت حاجب الباب پر منصوب تھے یہی وجہ اس لقب بابی کی ہے - بہادر
جی کے چھوٹے بیٹے مہابت خان جی کی نسل سے ایک دوسری شاخ والیان ریاست
کی مورث اعلیٰ تھی - سردار محمد خان کے بعد مسند ریاست بالاسنور اور بیر پور پر اُن کے بیٹے
جمعیت خان متمکن ہوے اور اُنکے بعد صلابت خان اُنکے جانشین ہوے - صلابت خان
نے مئی ۱۸۰۲ء مین انتقال کیا اور اُنکے چچازاد بھائی عابد خان اُنکے جانشین ہو -
ریاست بالاسنور سرکار پیشوا اور گیکواڑ کی خراجگزار تھی - جب پیشوا کے حقوق سرکار
کی طرف منتقل ہوے تو ریاست بالاسنور سرکار عظمیٰ کی پولٹیکل حمایت مین داخل ہوئی
ریاست بارہ ہزار چھ سو چھیانوے روپیہ سرکار انگریزی کو ادا کرتی ہے - ۱۸۲۲ء مین
عابد خان ریاست سے علٰحدہ کیے گئے اور بجاے اُنکے اُنکے بھائی عیدل خان مسند نشین
ہوے - اُنھون نے ۱۸۳۱ء مین انتقال کیا اور اُنکی جگہ زورآور خان مسند آراے
حکومت ہوے اُنھون نے ۱۸۸۲ء مین انتقال کیا - منور خان جی والی ریاست حال
نواب زورآور خان کے بڑے فرزند ہین ۱۸۸۹ء مین سند جانشینی حسب شرع محمدی عطا
ہوئی - رقبہ ایک سو نواسی مربع میل - آبادی ۱۸۹۱ء تین ہزار دو سو اُنچاس محاصل
بیالیس ہزار سات سو پچاس اور سلامی نو ضرب توپ ہے -

سند نشین کیا۔ نوجوان نواب صاحب نے راجکمار کالج مین تعلیم پائی اور اپنے یورو پین
سپروائزرون کو اپنی جودت اور قابلیت سے بہت خوش کیا ہے۔ آپ ۱۸۹۱ء عیسوی تک
راجکمار کالج مین پڑھتے رہے اور انگریزی۔ مرہٹی۔ گجراتی۔ فارسی اور اُردو مین معقول
دستگاہ رکھتے ہین۔ تحصیل علمی سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے کچھ دنون تک اسسٹنٹ
پولیٹکل ایجنٹ کے ساتھ کام کیا اور نظم و نسق ریاست مین کماحقہ واقفیت اور آگاہی
حاصل کی ۱۱۔ اکتوبر ۱۸۹۳ء کو آپ کو اپنی ریاست کے پورے اختیارات عطا ہوے۔ آپکی
رعایا آپ کے عہد حکومت مین نہایت مطمئن اور خوشحال ہے۔ ہندو اور مسلمانون مین
کوئی جھگڑا نہین ہوتا۔ باقاعدہ عدالت گاہین قائم ہوگئی ہین اور آپ بہ نفس نفیس کُل کامونکو
ملاحظہ فرماتے ہین اور اب وکٹوریہ جوبلی واٹر ورکس جاری ہوا ہے۔ پختہ سڑکین بھی بکثرت
ہوگئی ہین رعایا کی تعلیم کے لیے متعدد مدرسے کھولدیے گئے ہین۔ بڑے بڑے مقامات
پر سرکاری شفاخانہ ہین جہان رعایا کو مفت دوا ملتی ہے تجارت کی حالت نہایت سرسبز
ہے اور ریاست کے ہر صیغہ مین اصلاح کی صورت پائی جاتی ہے۔ نواب صاحب ایک
اچھے نشانہ باز اور شہسوار ہین اور سیر و شکار سے بڑی دلچسپی ظاہر کرتے ہین۔ اپنے
حسن اخلاق اور انصاف سے اپنی رعایا مین ایک خاص ہردلعزیزی آپ کو حاصل ہے۔
۱۸۹۸ء مین آپ کے حُسن انتظام کے صلہ مین آپ کو کے سی۔ آئی۔ ای۔ کا خطاب عطا
ہوا۔ بمبئی کے مشہور خاندان طیب جی مین مسٹر حاجی حسن علی فیضی کی دختر نیک اختر سے آپکی
شادی ہوئی ہے جو کشیدہ موسیقی اور دیگر فنون لطیفہ مین اعلیٰ درجہ کی مشاق ہین اور
انگریزی فارسی اُردو و گجراتی اور مرہٹی زبانون سے بخوبی واقف ہین۔ ابھی آپ کے کوئی
اولاد نہین ہے۔ ریاست کا رقبہ تین سو چھبیس مربع میل۔ آبادی از ۱۹۰۱ء پچاس ہزار
نو سو بانوے اور محاصل پانچ لاکھ ہے۔ سلامی نو ضرب توپ ہے۔



جدال کے زمانہ مین بھی اپنے تئین سنبھالے رہے مگر سنہ ۱۷۶۲ء مین ایک شخص شیخ جی نا
جنجیرہ کا خاص صوبہ دار تھا پیشوا سے خفیہ طور پر مل گیا اور اُسنے قلعہ جنجیرہ کے بعض د
صوبہ دارون کو اپنی طرف کرلیا جس سے سیدی سردارون کی قوت بہت کچھ کمزور ہ
اور بالآخر پیشوا سے ایک معاہدہ ہوا جسکی روسے اُنکو گیارہ محالون مین سے ساڑھے پا
اُنکے حوالے کردینے پڑے - دسمبر سنہ ۱۷۳۳ء مین برٹش گورنمنٹ سے ایک معاہدہ ہوا
مین گورنمنٹ جنجیرہ نے جعفرآباد پر قبضہ حاصل کیا اور اپنے سردارون اور افسرون ک
انتظام کے لیے مقرر کیا - ریاست کی ایک ذاتی ٹکسال تھی جو سنہ ۱۸۳۴ء مین جب بر
گورنمنٹ نے ریاست جنجیرہ کو اپنا ماتحت قرار دیا بند کردی گئی - مگر یہ ریاست کسی کو
نہین دیتی ہے اور درحقیقت بالکل خودمختار ہے اور برٹش گورنمنٹ کے ساتھ اسکے
نہایت دوستانہ ہین - سنہ ۱۸۴۸ء مین سیدی محمد خان نے جو نواب صاحب کے دادا
بائیس برس تک امن وامان کے ساتھ حکومت کرکے اپنے بیٹے سیدی ابراہیم کے
تخت چھوڑ دیا - سیدی ابراہیم خان کی مسند نشینی کے چند سال بعد اُن مین اور جنجیرہ کے
مین جھگڑا ہوا اور سنہ ۱۸۶۹ء مین گورنمنٹ نے ریاست کے انتظام مین ابتری پاکر اُنکے
کے اختیارات چھین لیے اور ایک رزیڈنٹ کو یہ اختیار عطا کیا - اُسوقت سے پولٹیکل اف
معرفت گورنمنٹ سے خط وکتابت شروع ہوئی - سنہ ۱۸۷۰ء مین سیدی سردارون نے ا
کی عدم موجودگی سے استفادہ کرکے جو اُندنون بمبئی مین تھے اُنکو گدی سے اُتار کر
نواب صاحب کو بحالت نابالغی گدی پر بٹھادیا - بالآخر نواب صاحب سابق چند
کے ساتھ گدی پر بٹھادیے گئے - سنہ ۱۸۷۳ء مین سیدی سردارون نے نواب صاحب
اطاعت قبول کی - سنہ ۱۸۷۹ء مین نواب سیدی ابراہیم خان نے قضا کی اور تین بیٹے
سیدی احمد خان اُنکی منکوحہ بیوی فاطمہ بی بی کے لڑکے ہین - اُنکی وفات پر جانشینی کی بحث
پھر جھگڑا ہوا - بالآخر گورنمنٹ نے سیدی احمد خان کو جائز وارث قرار دیکر بڑی دھوم

جنجیرہ

نواب سر سیدی احمد خان سیدی ابراہیم خان

کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ نواب صاحب جنجیرہ

ولادت ۱۲۔ اگست ۱۸۶۲ء۔ یہ ریاست سابق مین احمد نگر کے نظام شاہی
...ناہون کی سلطنت کا ایک جز و تھی۔ ۱۶۱۰ء مین مغل احمد نگر پر قابض ہوے اور ہر چند
...عنبر اعظم نے بہت جلد اپنے بادشاہ کا علاقہ واپس کر لیا مگر مقامی کاغذات سے ظاہر ہوتا
...کہ ۱۶۱۸ء تک مغلون کی جانب سے جنجیرہ کے گورنر مقرر ہوا کرتے تھے۔ ۱۶۱۸ء مین
...ی سرل خان منصب گورنری پر مامور ہوے۔ ۱۶۲۰ء مین سیدی یاقوت خان اور
...رے سال سیدی عنبر جو سنک کے نام سے مشہور تھے جانشین ہوے۔ سیدی عنبر سنک ہی
... اپنی آزادی قائم کی اور اس خاندان کے بانی تھے۔ اس خاندان کے فرمانروا نواب
...اتے ہین اور یہ خطاب شہنشاہ اورنگ زیب نے اُنکو عطا کیا تھا۔ سیدی عنبر سنک نے
...۱۶۴۲ء تک حکومت کی اور اُنکی وفات کے بعد سیدی یوسف خان۔ سیدی فتح خان۔
...ی خیرات خان۔ سیدی یعقوب خان۔ سیدی سرل خان۔ سیدی سنبل خان۔ سیدی
...الرحمن خان۔ سیدی حسنخان۔ سیدی سید خان۔ سیدی ابراہیم خان۔ سیدی محمد خان
...ی جوہر خان۔ سیدی حمر ود خان۔ سیدی ابراہیم خان۔ سیدی محمد خان۔ سیدی
...ہیم خان یکے بعد دیگرے مسند ریاست پر متمکن ہوتے آئے۔ ان مین سیدی خیرات اور سیدی یعقوب
... زمانۂ حکمرانی مین نہایت نامور اور شجاع گذرے ہین۔ بیان ہوا ہے کہ سترھوین صدی
...مرہٹے اور پیشوا جنجیرہ کے سیدی فرمانراؤن سے جنگ کیا کرتے تھے اور اُن کو اپنے
...وضات سے محروم کرنے کی کوشش مین تھے۔ لیکن وہ اس لڑائی بھڑائی اور جنگ و



ہزہائینس سر سیدی احمد خان سیدی ابراہیم خان۔کے۔سی۔آئی۔ای۔والی جنجیرہ

حکومت گوتن بیشام اور حورا پر بطور اپنے قائم مقام کے چھوڑا ۱۸۷۷ء کے دربار دہلی مین آ
کے لیے بارہ ضرب توپ سلامی مقرر ہوئی۔ عبداللہ نے ۱۸۸۸ء مین انتقال کیا۔ اس وا
اتم پرسی کا ایک خط رزیڈنٹ عدن کی طرف سے آپ کے نام آیا اور آپ سے استفسار
گیا کہ عبداللہ کی جگہ کس کو مقرر کیا جائے۔ آپ نے اس مراسلہ کے جواب مین جو خط تحریر کیا
مین ظاہر کیا کہ عبداللہ کے بجاے آپ کے ایک فرزند حسین بمقام شحر و مکلا نائب مقرر ہون ا
دوسرے فرزند مناصر بشام وغیرہ مین نائب کیے جائین۔ اسکے بعد دسمبر ۱۸۸۸ء مین ایک
مراسلہ رزیڈنٹ عدن کی جانب سے آپ کے نام آیا اور دریافت کیا گیا کہ صلحنامہ ۱۸۸۲ء عیس
کے موافق جو رقم بطور مشاہرہ عبداللہ کو دیجاتی تھی اب کس کو دیجاے۔ آپ نے تحریر کیا کہ د
جانب سے میرے نائب حسین کو دیجائے چنانچہ اسی تحریر کے موافق عمل درآمد ہوا۔ مگر بعدہٗ ثا
ہوا کہ دونون نائب سرتابی کی طرف مائل ہین اور آپ کے دشمنون سے سازش کرتے ہین
آپ خود عرب تشریف لے گئے اور اُن دونون کو معزول کردیا اور اپنے بڑے فرزند
بن عوض کو اپنا قائم مقام مقرر کیا اور ان دونون باتونکی بھی اطلاع رزیڈنٹ عدن کو د
ہندوستان واپس آئے۔ جون ۱۹۰۲ء مین آپ نے ایک ایڈریس عربی زبان مین ایک
صندوقچہ مین محفوف کر کے بتوسط گورنمنٹ بمبئی قیصر ہند ایڈورڈ ہفتم کی خدمت مین ا
کیا۔ آپ اب تک جمعدار شحر و مکلا کے لقب سے مشہور تھے مگر بلحاظ آپ کی قدر و منزلت
منجانب سرکار اعلان کیا گیا کہ آیندہ آپ بہ لقب "ہز ہائینس سلطان شحر و مکلا"
مخاطب کیے جائین اور نو ضرب کی سلامی مستقل مقرر ہوئی۔ سرکار نظام نے آپ کو سلطان
نواز جنگ شمشیر الملک شمشیر الدولہ بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا ہے آپکے دو فرزند ہین
انکا تذکرہ صوبۂ بمبئی مین مندرج ہے۔ سکونت حیدرآباد۔



شحر و مکلا

...ینس سلطان عوض بن عمر القعیطی سلطان نواز جنگ شمشیر الملک شمشیر الدولہ بہادر۔ سلطان شحر و مکلا

ہز ہائینس سلطان عوض کے والد عمر بن عوض قبیلہ قعیطی کے ایک رکن تھے
...عیطی دراصل قبیلۂ یافعی کی ایک شاخ اور عرب کے مشہور قبائل مین سے ہے۔ اُنکا
...شبام تھا جو فی الحال ریاست شحر و مکلا کا ایک حصہ ہے۔ اوائل صدی گذشتہ مین و
...ر آباد مین آئے تمام عمر یہین رہے اور یہین ۱۸۶۵ء مین انتقال کیا۔ سرکار نظام نے
...جانباز جنگ کا خطاب عطا کیا تھا اور ایک سو عرب (جن مین کچھ ولایتی اور کچھ مولد یعنی
...وستان زا تھے) اُنکی ہمراہی مین تھے۔ اُنھون نے گوتن اور حضر موت مین بہت سی
...اد پیدا کی تھی جسکو بذریعہ وصیت نامہ کے اپنے پانچ فرزندون پر تقسیم کر دیا۔ منجملہ پانچ فرزندون
...ن کو اپنا وصی قرار دیا۔ کارخانہ اور ثلث جائداد اپنے اوصیا کو دی اور باقی جائداد علی
...مد دو بیٹون پر تقسیم ہوگئی۔ بنادر شحر و مکلا کے علاوہ بہت سا ملک قبیلۂ یافعی کے قبضہ
...تھا مگر ۱۸۵۵ء مین اُنکے دشمن قبیلہ کاثری نے اُنکو ملک مقبوضہ سے باہر نکال کر خود
...ہ کر لیا صرف گوتن قبضہ مین رہ گیا۔ آپ نے بذات خود اپنے قبیلہ کو لیکر شبام اور حورا
...تح کیا۔ بعدہ آپ اپنے بھائی عبد اللہ کو اپنا قائم مقام کرکے خود ہندوستان چلے آئے۔
...۱۸ء مین شحر کو غالب بن حسن کاثری نے افواج ترک متعینہ مکۂ معظمہ کی مدد سے علی بن
...ی گورنر سے چھین لیا اُسوقت آپ کا وہان جانا ضرور ہوا۔ آپ خود مکلا تشریف لیگئے
...وہان سے جبل یافعی پر فوج جمع کی اور ۱۸۶۷ء مین شحر پر گولہ باری کرکے اُسے فتح کر لیا۔
...بعد آپ ۱۸۶۹ء مین ہندوستان کو واپس آئے۔ اور اپنے بھائی عبد اللہ کو مثل سابق



پرنس غالب بن عوض بن عمر القعیطی جانباز جنگ بہادر شحر و مکلا



ہز ہائینس سلطان عوض بن عمر القعیطی سلطان نواز جنگ بہادر۔ والی شحر و مکلا

کی ہے۔آپ نے وسائل آبپاشی کے واسطے نہرین کھدوائین۔اور بند بندھوائے ہین
اپنے زراعت پیشہ لوگون کی بہتری کے واسطے آپ نے نقدی کے بجاے جنس لینے
بندوبست کر دیا ہے۔آپ نے ریاست مین لوکل سلف گورنمنٹ کا بھی تخم بویا ہے اور ریا
کے جوڈیشل اور ملکی انتظام مین بڑی اصلاح کی ہے۔ریاست کا رقبہ تین سو تینتالیس مربع
آبادی اکتیس ہزار دو سو ستاسی اور سالانہ محاصل تقریباً پانچ لاکھ روپیہ ہے ا
سلامی نو ضرب توپ ہے۔



کا مانون کو ملاحظہ کیا۔ ۱۸۷۵ء مین آپ مسند نشین ہوے اور چھ مہینے کے بعد آپکو کامل
اختیارات عطا کیے گئے اور آپ نے صیغۂ مال۔ عدالت مینوسپل اور امور عامہ سے آگہی
حاصل کی اور اٹھارہ برس کے سن مین بڑی لیاقت و فراست سے سب کام انجام دیے۔ آپکی
تعلیم و تربیت اہم معاملات سیاست مین آپ کی دقت نظر اور فصیح انگریزی مین آپ کے
اعلے خیالات کی قابلیت کو دیکھکر سر جیمس فرگسن صاحب گورنر بمبئی نے ۱۸۸۲ء مین آپکو
مجلس واضعان آئین و قوانین کا ممبر منتخب کیا۔ آپ نے اس منصب کی خدمات نہایت دانائی
اور مغزی سے انجام دین حتی کہ جب آپ کی میعاد ممبری ختم ہوئی تو لارڈ رے صاحب
نے آپ کی علیحدگی پر اپنا دلی افسوس ظاہر کیا۔ جب ۱۸۸۷ء مین حضور ملکۂ قیصرۂ مرحومہ کی
جوبلی ہوئی تو آپ بھی منجملہ اُن تین رئیسون کے تھے جو رؤساے کاٹھیاوار کے
قائم مقام بنکر انگلستان گئے تھے۔ آپ کو وہان علیاحضرت مرحومہ نے بکمال مراحم خسروانہ
باریابی کا شرف بخشا اور ہنگام باریابی اپنے دست مبارک سے آپکو کے۔سی۔آئی۔ای
مرحمت فرمایا اور اسی کے ساتھ اپنی ایک شبیہ خاص بھی عطا کی۔ اس سفر مین آپ نے اسکاٹلینڈ
آئرلینڈ کے علاوہ ممالک متحدہ امریکہ کی بھی سیاحت کی۔ وہان پریسیڈنٹ کلیولینڈ صاحب
آپ سے وہائٹ ہوس مین بمقام واشنگٹن ملاقات کی۔ پھر آپ نیویارک۔ بوسٹن۔ چکاگو۔
کو ملاحظہ فرماتے ہوے سین فرانسسکو کو تشریف لے گئے۔ اس سیر و سیاحت سے
آپ کے خیالات مین وسعت اور طبیعت مین بڑی اولوالعزمی پیدا ہوئی۔ آپ تعلیم
کے ایک نہایت پُرجوش حامی و سرپرست ہین۔ آپ نے مقامی مدرسون مین نمائشگاہون
کی بنیاد ڈالی ہے اور آپ نے غریب اور قابل طلبا کے واسطے وظائف مقرر کیے ہین۔
آپ نے انگلستان مین اپنے افسران ریاست اور نیز اخوان ریاست کے قیام کا بندوبست
کیا ہے۔ چنانچہ انمین سے ایک نے طب کی ڈگری حاصل کی ہے اور دو صاحب برسٹری
کی تعلیم پا رہے ہین۔ آپ تعلیم نسوان کے مؤید ہین اور اس بارہ مین آپ نے بڑی اعانت



ہزہائینس سرجسونت سنگھ جی ۔کے ۔سی ۔آئی ۔ای ٹھاکر صاحب لمڑی

لمڑی

ٹھاکر صاحب سر جسونت سنگھ جی ۔ کے ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ والی لمڑی

ولادت ۲۳ مئی ۱۸۵۹ء ۔ مسند نشینی یکم اگست ۱۸۶۲ عیسوی ۔ آپ راجپوتون کے ذ
جھالا سے تعلق رکھتے ہین ۔ آپ کا سلسلۂ نسب منگوجی خلف ثانی ہرپال دیو سے ملتا
جنھون نے دسوین صدی کے آغاز مین ٹپادی مین حکومت کی تھی منگوجی ۔ نے جمبو کو ا
مستقر قرار دیا اور خاندان لمڑی کی بنیا ڈ ڈالی ۔ سر جسونت سنگھ جی منگوجی کی چونتیسوین پشت
مین ہین ۔ جب آپ صرف تین برس کے تھے تو آپ کے والد ماجد نے ۱۸۶۲ء مین قضا ۔
اسی سال گورنمنٹ نے آپکی نابالغی کے زمانہ مین ریاست کے انتظام کو اپنے ہاتھ مین ل
اور آپ کی تعلیم و تربیت کا بندوبست کیا ۔ پہلے آپکو خانگی طور سے تعلیم دیگئی پھر فروری ۱۸۷۱
مین آپ راجکمار کالج مین بھیجے گئے یہان آپنے ساتوین اسٹنڈرڈ تک انگریزی پڑھی او ر
علاوہ سنسکرت ۔ اُردو اور فارسی مین معقول لیاقت پیدا کی اور تمام تعلیمی مدارج نہایت
ناموری اور تعریف کے ساتھ طے کیے ۔ آپنے اپنی نیک چلنی اور ورزش جسمانی کے سبب
متعدد انعامات بھی حاصل کیے ۔ آپکو شاہزادۂ عالم و عالمیان حضور پرنس آف ویلس
اور حضور ڈیوک آف کیناٹ بہادر اور متعدد ویسرایان ہند سے ملنے کا اتفاق ہوا اور
سب حضرات آپ کی قابلیت اور انگریزی دانی سے کمال محظوظ ہوے حضور پرنس آف
بہادر نے آپ کو ایک نقرئی تمغہ عنایت کیا اور فرمایا کہ "مین اِن نوجوان مہاراجہ کو کبھی
نہ بھولونگا"۔ ۱۸۷۶ء مین آپ بمعیت مسٹر میکناٹن صاحب پرنسپل انگلستان تشریف لے
کاٹھیاوار مین سب سے پہلے آپ ہی نے ولایت کا سفر کیا تھا ۔ مسٹر میکناٹن صاحب (پرنسپل
راجکمار کالج) نے آپ کو ہر امپیرئل مجسٹی امپرس جرمنی کے روبرو پیش کیا اور آپکو انگلستان
کی نامی عمارات کی سیر کرائی ۔ پھر آپ نے تجارت او صنعت و حرفت کے بڑے بڑے

راجکوٹ

ٹھاکر لکھاجی راج باواجی ٹھاکر صاحب راجکوٹ

ت سنہ ۱۸۵۶ء مسند نشینی ۱۶-اپریل سنہ ۱۸۹۰ء-آپ جاریجہ راجپوت ہین او ر اپنے والد
ر صاحب باواجی کی وفات پر آپ مسند نشین ہوے - اسی سال آپ کو سند تبنیت
ہوئی-آپ کی تعلیم راجکمار کالج راجکوٹ مین ہوئی-آپ کا دارالریاست راجکوٹ
شہزادگان مغربی ہندوستان کی تعلیمگاہ ہے-سنہ ۱۸۹۰ء مین آپ نے راجکوٹ کے سول
سٹیشن کے لیے ایک تالاب تعمیر کیا ہے جسکے معاوضہ مین کاٹھیاوار ایجنسی سے
پانچ سو روپیے ملتے ہین-ریاست ہذا مین اکسٹھ مواضع شامل ہین-رقبۂ ریاست
سو اکیاسی مربع میل ہے-آبادی (سنہ ۱۹۰۱ء) پچھتر ہزار-محاصل سالانہ دو لاکھ روپیہ
-برٹش گورنمنٹ کو اٹھارہ ہزار نو سو اکیانوے روپیہ سالانہ اور نواب جوناگڑھ کو دو ہزار
سو تیس روپیہ خراج دیا جاتا ہے-سلامی نو ضرب توپ ہے-





نواب سیدی نجف علیخان نواب سچین

سچین

نواب سیدی نجف علیخان نواب سچین

ولادت ۱۸۶۶ء - مسند نشینی فروری ۱۸۸۷ء - آپ حبشی النسل سنی مسلمان ہین - یہ خاندا
حبشی سیدیان ڈنڈا راجہ پورا ور جنجرہ کے نام سے مشہور ہے - اس خاندان کے بزرگ شاہا
احمد نگر اور بیجا پور کے بیڑۂ جہازات کے امیر البحر تھے ـ من بعد شہنشاہ اورنگ زیب نے
۱۶۶۰ء مین انکو اسی عہدہ پر ممتاز فرمایا - ۱۷۸۴ء مین بالومیان سیدی وارث ریاست ز
کو اسی خاندان کی ایک چھوٹی شاخ نے ملک سے جلاوطن کردیا جنکے پاس اب بھی جنجیرا
ریاست ہے - پیشوا نے انکو حقوق ریاست جنجیرہ کے عوض مین سچین عطا کیا - لیکن پیشو
حقوق کو کبھی کام مین نہ لاسکے اور وہ ملک ابتک سیدی خاندان مین ہے - بالومیان نے
مین قضا کی اور اُنکے بیٹے ابراہیم محمد یاقوت خان وارث ہوے - یاقوت خان کی وفات جو
۱۸۵۳ء مین واقع ہوئی اُنکے فرزند اکبر سیدی عبد الکریم خان مسند ریاست پر متمکن ہوے
عبد الکریم خان نے ۱۸۶۸ء مین وفات پائی اور اُنکے بیٹے ابراہیم محمد یاقوت خان کو
گورنمنٹ نے اُنکا جانشین تسلیم کیا - اُنھون نے ۱۸۷۳ء مین انتقال کیا اور اُنکے بیٹے
نواب عبد القادر خان گدی پر بیٹھے - نواب عبد القادر خان کی جگہ فروری ۱۸۸۷ء مین نواب
حال فرمانروا ہوے - رقبۂ ریاست بیالیس میل مربع - آبادی ریاست اُنیس ہزار
ایک سو پچاس جنمین اکثر ہنود ہین اور سلامی نو ضرب توپ ہے -



سونٹھ

مہارانا شری ورآور سنگھ جی والی سونٹھ

...ت ۲۴-مارچ سنہ ۱۸۸۱ء مسند نشینی ۳۱-اگست سنہ ۱۸۹۶ عیسوی-آپ پنوار راجپوت ہین-
...ملی وطن اُجین تھا-آپ اسی خاندان سے تعلق رکھتے ہین جسمین راجہ بکرماجیت اول
...مین اور راجہ بھوج والی اُجین گیارھوین صدی مین پیدا ہوے تھے-اس خاندان
...سوین صدی مین اُجین سے نقل وحرکت کرکے اولاً جھالور مین سکونت اختیار کی اور
...ھوین صدی مین رانا ظالم سنگھ کے بیٹے سونٹھ نے اپنے نام سے اس ریاست کی بنیاد
...-اس خاندان کا توسل سرکار انگریزی کے ساتھ پہلے پہل سنہ ۱۸۰۳ء مین ہوا-سنہ ۱۸۱۹ء
...یندھیا نے سونٹھ پر حملہ کیا تھا مگر برٹش گورنمنٹ نے مداخلت کی-مہارانا بھون سنگھ
...سنہ ۱۸۷۵ء مین لاولد انتقال کیا-سرکار انگریزی نے رانی صاحبہ کو ورثا مین سے کسی
...تخاب کا اختیار دیا اُنھون نے پرتاب سنگھ کو منتخب کیا-سرکار انگریزی نے انکو والی
...ت تسلیم کیا اور ایک سال کا محاصل بطور نذرانہ تجویز ہوا-سنہ ۱۸۹۰ء مین اختیار تبنیت
...دا-انکی وفات پر سنہ ۱۸۹۶ء مین مہارانا حال مسند نشین ہوے-رقبۂ ریاست تین سو
...ے مربع میل ہے اور آبادی چوہتر ہزار دو سو اٹھتر-محاصل دو لاکھ اور سلامی
...ب توپ ہے-





ہزہائینس ٹھاکر صاحب سری ہری سنگھ جی والی دھرول

دھرول

ٹھاکر صاحب شری ہری سنگھ جی والی ریاست دھرول

ولادت ۴ ۲ - جون ۱۸۴۵ء - مسند نشینی ۴ - نومبر ۱۸۸۶ء - قدیم روایت کے مطابق
حکمران خاندان کو نسباً خاندان جام نگر سے تعلق ہے جسکو جام اول جی برادر ہردھو
نے آباد کیا تھا - یہ دونون نبرد آزما بھائی اوائل سولھوین صدی مین قسمت آزمائی کے
گھر سے باہر نکلے اور اُنھون نے بزور شمشیر دو ریاستین قائم کین جنپر دونون جداگانہ طور
حکمران ہوے - ہردھور جی کے بعد اُنکے بیٹے جسو جی جانشین ہوے جنکی پانچوین پشت
مین کالو جی گزرے ہین اور وہ اپنے شجاعانہ کارنامون کے واسطے مشہور و معروف ہین -
۱۸۴۵ء مین جے سنگھ جی گدی نشین ہوے - اُنھون نے ریاست مین بہت سی اصلاحین
کین اور تعمیرات عامہ بنوائین - آپ ہردھور جی کی سولھوین پشت مین ہین - آپ کے دو
اور چار پوتے ہین - ولیعہد کا نام کمار شری دولت سنگھ جی ہے - دوسرے بیٹے کو سمت سنگھ
کہتے ہین - یہ دونون فرزند صاحب اولاد ہین اور دونون صاحبون نے راجکمار کالج
تعلیم پائی ہے جہان آپکے دو پوتے فی الحال اکتساب علوم مین مصروف ہین - آپ
اصلاحات کو جو آپکے والد بزرگوار نے شروع کی تھین بہت بڑی وسعت دی ہے - آپنے
کلاک ٹاور (گھنٹہ گھر) سڑکین - تالاب - زنانہ اسکول - اسپتال - تارگھر - چاہات وغیرہ
تعمیر کیے ہین - علاوہ برین آپنے اپنی بود و باش کے لیے دار الریاست مین ایک شاندار
اور سر پدا مین ایک وسیع کچہری بنوائی ہے - بنارس اور دیگر مقدس مقامات کے تیرتھ کے
وقت آپنے بالائی اور وسط ہند کے مشہور مقامات کی بھی سیر کی ہے - آپکو بحیثیت رؤسا - درجہ
دوم تمام دیوانی و فوجداری کے اختیارات حاصل ہین - ریاست کا رقبہ دو سو تراسی مربع میل
اکیس ہزار نو سو چھ - آمدنی پندرہ لاکھ روپیہ ہے اور سلامی نو ضرب توپ ہے

پالیتانہ

سَرمان سنگھ جی سور سنگھ جی۔کے۔سی۔ایس۔آئی۔

ٹھاکر صاحب پالیتانہ

...ت ۱۸۶۲ء۔مسند نشینی ۷۔دسمبر ۱۸۸۵ عیسوی۔آپ گوہیل راجپوت شہاجی کی نسل سے
...نکوراے جوناگڑھ نے انکی ہمشیرہ کم کنوریہ کی شادی کی تقریب مین مانڈوہی کا ایک ضلع
...لیا تھا۔شہاجی ہی ریاست پالیتانہ کے بانی اور ٹھاکر سور سنگھ جی سابق والی پالیتانہ
...زندا کبر ہین۔انکی وفات پر جو ۱۸۸۵ عیسوی مین واقع ہوئی آپ مسند نشین ہوے۔آپنے
...پرایوٹ اتالیق سے تعلیم پائی ہے اور علاوہ وسیع معلومات کے انگریزی زبان مین
...مہارت رکھتے ہین۔آپ ایک وجیہہ اور شکیل رئیس ہین آپ کو مردانہ کھیلون اور
...ی امور سے کمال دلچسپی ہے۔گھوڑون کا بھی آپکو خاص شوق ہے اور فن بیطاری اور
...رانی مین نہایت مشاق ہین۔آپ کی تین شادیان ہوئی ہین اور ایک صاحبزادہ
...یک صاحبزادی ہے۔صاحبزادہ اور وارث ریاست کا نام کنور سری بہادر سنگھ جی ہے
...۱۹ء مین تیسری رانی سے پیدا ہوے تھے۔۱۸۹۶ء مین آپ کو کے۔سی۔ایس۔آئی۔
...اب عطا ہوا۔کوہ سترنجے اسی ریاست مین واقع ہے جو جینیون کے رفیع و عالیشان
...کے لیے نہایت مشہور ہے اور اسمین دو روئی اوٹنے کی کلین۔انگلش اسکول۔
...سنگھ جی گرل اسکول۔تعلقہ اسکول۔شفاخانہ اور مان سنگھ جی ہاسپٹل کے علاوہ اور بہت
...بصورت عمارتین ہین۔ریاست کی خاص تجارتی اشیا روئی اور رال ہین۔ریاست کا
...وسو نواسی مربع میل۔آبادی باون ہزار آٹھ سو چھپن اور محاصل چار لاکھ
...ہزار ہے۔سلامی نو ضرب توپ مقرر ہے۔



ہزہائنیس سرمان سنگھ جی سورسنگھ جی۔ کے۔سی۔ایس۔آئی۔ ٹھاکرصاحب پالیتانہ





شہزادہ طالع محمد خان بہادر ولیعہد ریاست پالن پور

ہوئی اور اُنھون نے جالور سے نقل وطن کر کے پالنپور کو استمراراً اپنا دارالحکومت بنایا۔ ہز ہائنس کے
دادا دیوان فتح خان نے سنہ ۱۸۱۸ء مین برٹش گورنمنٹ کے ساتھ افتخاریہ تعلق حاصل کیا اور
آپکے والد دیوان زور آور خان نے سنہ ۱۸۵۷ء کے پُرآشوب زمانۂ غدر مین گورنمنٹ برطانیہ کے
ساتھ کمال وفاداری اور خیر خواہی ظاہر کی۔ آنکی وفات پر جو ۲۸۔ اگست سنہ ۱۸۷۸ء کو واقع ہوئی
ہز ہائنیس دیوان سر شیر محمد خان مسند ریاست پر جلوہ افروز ہوے۔ دیوان زور آور خان بڑے فیاض
رحمدل۔ خدا ترس اور منتظم رئیس تھے۔ اپنے والد بزرگوار کیطرح آپ کو بھی برٹش گورنمنٹ
سے کمال ارادت ہے اور آپنے جنگ افغانستان سنہ ۱۸۷۹-۸۰ء اور دیگر مواقع پر برٹش گورنمنٹ کو
قابل قدر مدد دی ہے ہز ہائنس نے بگھوٹی سسٹم اور تقاوی فنڈ کے ذریعہ سے اپنی رعایا کو
غیر مزروعہ زمین کے قابل زراعت بنانے کی بہت بڑی ترغیب دلائی ہے۔ اسیطرح اپنی عالی ہمتی
سے صیغۂ تعلیم صنعت وحرفت کو ترقی دی ہے اور محکمۂ حفظان صحت۔ عدالتہاے انصاف۔
عمل ٹیکہ اور شفاخانون وغیرہ کے قیام واجرا سے اپنی رعایا مین ایک خاص ہر دلعزیزی
پیدا کی ہے۔ ہز ہائنس نے ملکۂ وکٹوریہ مرحومہ کی پنجاہ سالہ جوبلی کی یادگار مین محصول راہداری
یکلخت معاف کر دیا اور سنہ ۱۸۹۲ء مین بیگار کی قدیم جابرانہ رسم بالکل موقوف کر دی۔ آپکے
حسن انتظام کی قدردانی مین گورنمنٹ عالیہ نے سنہ ۱۸۷۷ء مین علم شاہی سنہ ۱۸۸۵ء مین
ہز ہائنس سنہ ۱۸۹۳ء مین۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ اور سنہ ۱۸۹۸ء مین جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کا معزز خطاب
عطا فرمایا۔ آپکے دو صاحبزادے ہین۔ بڑے صاحبزادہ کا نام سردار طالع محمد خان ہے جو
ولیعہد ریاست اور بڑے بیدار مغز اور علم دوست رئیس ہین۔ آپکی ولادت ۷۔ جولائی سنہ ۱۸۸۳ء کو
واقع ہوئی اور ۲۔ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء کو امپیریل کیڈٹ کور مین داخل ہوے۔ علم تاریخ کا آپکو
شوق ہے۔ چھوٹے صاحبزادہ یاور حسین خان ۹ مئی سنہ ۱۸۸۷ء کو پیدا ہوے اور تحصیل علم
مین مصروف ہین۔ ریاست کا رقبہ تین ہزار ایک سو ستر مربع میل مردم شماری (سنہ ۱۹۰۱ء) دو لاکھ
ہزار چھ سو ستائیس۔ تعداد دیہات پانچسو نو۔ آمدنی تقریباً ساڑھے چار لاکھ روپیہ اور سلامی گیارہ ضرب

پالن پور

ہینس زبدۃ الملک دیوان سر شیر محمد خان جی بہادر جی سی آئی-ای والی پالن پور

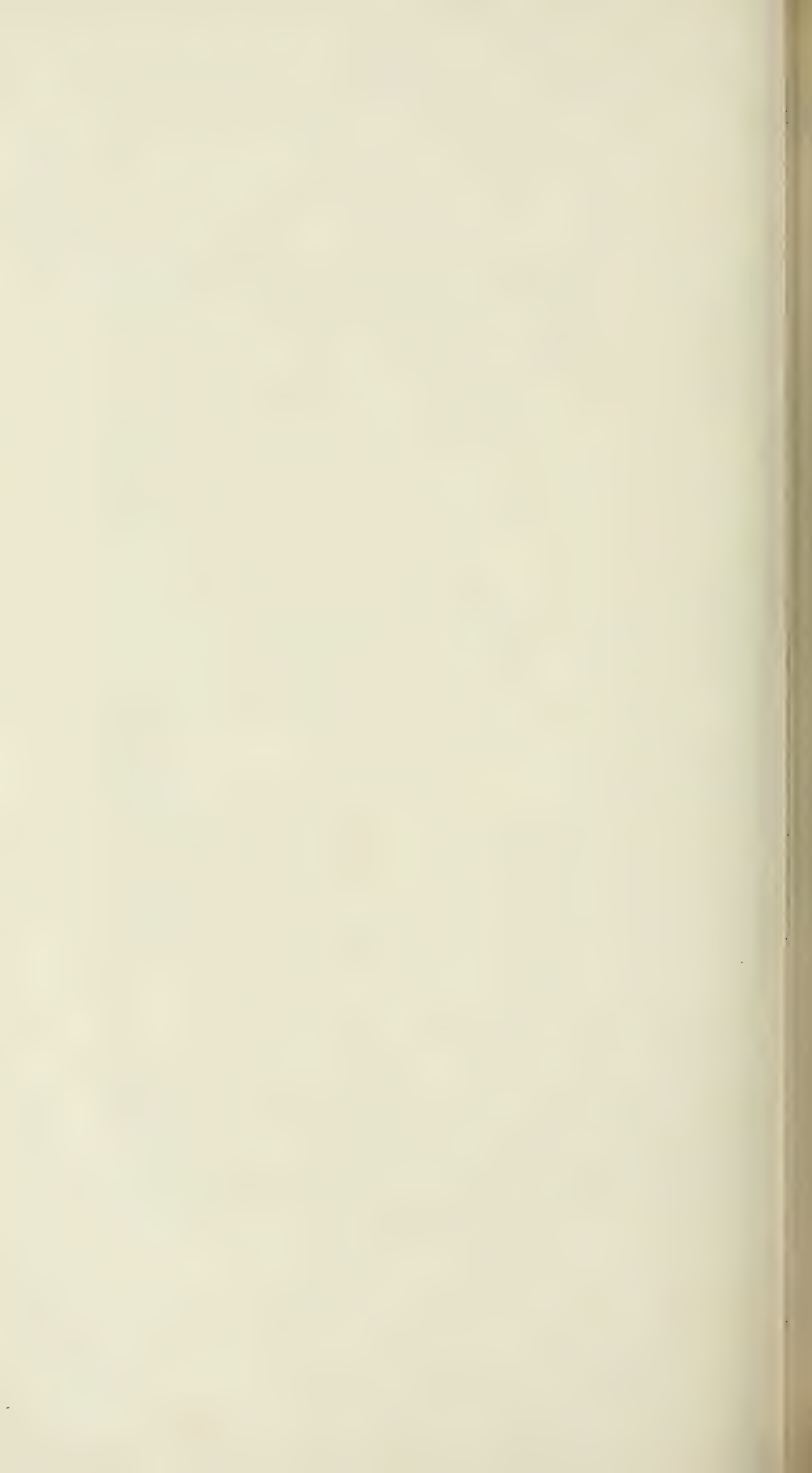
ولادت ۲-جنوری سنہ ۱۸۵۲ء-مسند نشینی ۱۹ ستمبر سنہ ۱۸۷۸ء-ہز ہائینس لوہانی پٹھان
ڈ اپنے تئین ہین (پٹھان) نامے حضرت سلیمان علیہ السلام کے سپہ سالار فوج اور حضرت
ن ولید کی نسل سے بیان کرتے ہین-اس خاندان کے مورث اعلی غور اور نواح خراسا
موبہ بہار مین آئے اور سلاطین تغلق کے عہد مین اُنھون نے بہت بڑا اوج وعروج
ل کیا مگر ملک خرم خان بانی ریاست بہار سے جالور مارواڑ مین چلے آئے اور اپنی
نعلی سے جالور پر مسلط ہوگئے-ملک خرم خان کی چوتھی پشت مین ملک عثمان خان نہایت
اور صاحب تدبیر تھے مہم قلعہ اسیر گڑھ کی قابل قدر خدمات کے صلہ مین سلطان محمود بیگڑہ
جرات نے سنہ ۱۵۰۰ء مین اُنکو زبدۃ الملک کا خطاب عنایت کیا-اُنھین کے دوران حکومت
ضرت سید محمد مہدی موعود جونپوری جالور مین تشریف لائے اور اُنھون نے مع خدم
کے تصدیق مہدویت سے شرف حاصل کیا اور اُسوقت سے ابتک تمام والیان ریاست اور
ے کثیر التعداد مسلمان مذہب مہدویہ پر قائم ہین-زبدۃ الملک ملک عثمان خان کی آٹھوین
مین غزنی خان ثانی کو ملیغار گجرات اور مہم کابل کے صلہ مین شہنشاہ اکبر نے منصب چار صدی
ے کے علاوہ دیوان کا خطاب عطا فرمایا جو ابتک نسلاً بعد نسلٍ چلا آتا ہے-غزنی خان نے
اہ اکبر کی رضاعی بہن مسماۃ بانو بیگم سے شادی کرکے خاندان مغلیہ کے ساتھ خاص تعلق اور
پیدا کیا-اس شادی کی تقریب مین اُنکو موروثی ریاست کے علاوہ علاقۂ پالن پور-
ہ انتی واڑہ اور جیرا گاد تلواڑہ بارگاہ شاہی سے بطور جہیز کے ملے شہنشاہ اورنگزیب
انہ مین کمال خان عرف کرن کمال کو جالور کے عوض مین پالن پور کی مستقل حکومت عطا



ہزہائنس سرشیر محمد خان بہادر جی-سی-آئی-ای- والی پالن پور



ہز ہائینس رانا سری بھاؤ سنگھ جی مادھو سنگھ جی والی پوربندر



پوربندر

ہزہائینس رانا سری بھاؤسنگھ جی مادھوسنگھ جی والی پوربندر

والی ریاست جٹھوارا راجپوت ہین۔آپ کا سلسلۂ نسب سری ہنومان جی سے
ملتا ہے۔اس خاندان مین پانچ ہزار ستر برس کی صحیح تاریخ موجود ہے ۱۸۰۸ء مین پو
برٹش حمایت مین آیا اور ریاست اور سرکار انگریزی کے مابین پہلا معاہدہ منعقد ہوا
مین والیان ریاست پوربندر کو سرکار انگلشیہ سے سند تبنیت حاصل ہوئی۔ہزہائنس
سری بھاؤسنگھ جی ایک روشنضمیر اور بلند خیال رئیس ہین۔آپ کے عہد مین رعایا کی فلا
بہبود کے بہت سے کام سرانجام ہوئے ہین اور ریلوے کے اجرا اور توسیع سے تجا
اغراض کو خاص فائدہ پہونچا ہے۔ریاست کا رقبہ چھ سو چھتیس مربع میل اور آبادی
(۱۸۹۱ء) پچاس ہزار سات سو پچاسی ہے۔محاصل پانچ لاکھ سے زیادہ ہے جسمین ا
اکیس ہزار روپیہ لطور خراج کے برٹش گورنمنٹ کو اور سات ہزار ایک سو چھیانوے ر
گیکواڑ برودہ کو اور پانچ ہزار ایک سو چھ روپیہ جوناگڑھ کو دینا پڑتا ہے۔سلامی گیا
ضرب توپ ہے۔

راج پیپلا

ہز ہائینس مہارانا سری چھترسنگھ جی والی پیپلا

ولادت ۱۸۶۲ء مسند نشینی ۲۰ مئی ۱۸۹۷ء - آپ گہیل راجپوت ہین - یہ خاندان
سالباہن کی نسل مین ہے - ۱۴۷۰ء مین چھوکا رانا فرزند سیداوت راجہ اوجین اپنے
سے کسی بات پر آزردہ ہوکر راجدھانی سے نکل آئے اور مقام پیپلا مین آکر قیام کیا اور
جدید راج کی بنیاد ڈالی - اُنکی اکلوتی لڑکی کی شادی جزیرۂ پریم واقع کھمبایت کے ایک
راجپوت مکھی راج سے ہوئی - اس ازدواج سے دو لڑکے ہوے ایک ڈونگر جی
ریاست بھاؤنگر دوسرے ہمیر سنگھ جی جو بانی راج پیپلا کے بعد فرمانروا ہوے - انھین
اولاد سے اس راج کے رانا اور مہارانا ہوتے چلے آئے ہین اور اُسوقت سے ابتک
خاندان فرمانروا ہے - یہ ریاست زمانۂ اکبر اعظم مین سلطنت دہلی کی خراج گزار تھی
سلطنت مغلیہ کے زوال کے بعد یہ ریاست فرمانفرماے گیکواڑ کی معاون اور خراجگزار
۱۸۱۳ء سے سرکار انگریزی کے ساتھ تعلقات پیدا ہوے اور مہارانا نے گورنمنٹ
وسط سے گیکواڑ کو پینسٹھ ہزار روپیہ خراج دینا منظور کیا ۱۸۶۰ء مین گورنمنٹ ہند نے مہارانا
ویریسال جی کو مسند نشین کیا - ویریسال جی نے ۱۸۶۹ء مین انتقال کیا اور انکے اکلوتے
مہارانا گمبھیر سنگھ مسند نشین ہوے - اُنکی وفات کے بعد ۲۰ مئی ۱۸۹۷ء مین ہز ہائینس
مہارانا سری چھترسنگھ جی وارث اور والی ریاست قرار پائے - رقبہ ایک ہزار چھ سو مربع
میل - مردم شماری (۱۸۹۱ء) ایک لاکھ سترہ ہزار ایک سو چھتر اور محاصل تقریباً آٹھ لاکھ ہے
سلامی گیارہ ضرب توپ ہے -



ہزہائنیس نواب محمد شیر خان جی والی رادھن پور

رادھن پور

ہز ہائینس نواب محمد شیر خان جی بابی نواب رادھن پور

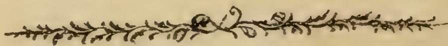
نسلاً آپ پٹھان ہین۔ حکمران خاندان رادھن پور کے بانی بہادر خان تھے جو اصفہان
سے ہندوستان آئے تھے۔ مغربی ہندوستان مین جوناگڑھ۔ بالاسنور بھی بابی ہی خاندان
سے ہین۔ نواب بہادر خان بابی کو شاہنشاہ شاہجہان نے تھرادکا فوجدار مقرر کیا تھا۔ اُن
بیٹے نواب شیر خان بابی شاہزادہ مرادبخش کی کمک کے لیے گجرات کے گورنر مقرر ہوئے
اُنکے بیٹے جعفر خان بابی کو ۱۶۹۳ء مین رادھن پور اور دیگر اضلاع کی فوجداری ملی اور صفدر خان
کے خطاب سے ممتاز ہوے و ۱۷۰۳ء مین گورنر بیجاپور مقرر ہوے اور ۱۷۰۶ء مین
کی گورنری پر ممتاز ہوے۔ انکے بیٹے خان جہان نے شاہنشاہ دہلی سے معزز عہدے
حاصل کیے۔ انکو جوان مرد خان کا خطاب مرحمت ہوا اور رادھن پور اور دیگر اضلاع
کی جاگیر ملی۔ اُنکے بعد اُنکے بیٹے کمال الدین خان بابی بھی اس خطاب اور منصب سے
مستفید رہے۔ خان موصوف نے شاہنشاہ اورنگ زیب کی وفات کے بعد احمد آباد پر
قبضہ کیا۔ اگرچہ حکومت مرہٹہ کے زمانہ مین یہ صوبہ قبضہ سے نکل گیا لیکن ذاتی مقبوضات
بحیثیت جاگیرداری قائم رہے ۱۸۲۰ء مین نواب رادھن پور برٹش گورمنٹ کے ظل حمایت
مین آئے اور باقرار امداد فوجی وادائے خراج باجگزار سرکار برطانیہ قرار پائے۔ نواب شیر خان
کی وفات پر ۱۸۲۵ء مین نواب زورآور خان اور اُنکی وفات پر ۱۸۷۴ء مین نواب بسم اللہ خان
جانشین ہوے۔ انکی وفات کے بعد آپ مالک ریاست ہوے ہین ہز ہائنس ابھی نابالغ
اور راجکمار کالج راجکوٹ مین تعلیم حاصل کر رہے ہین۔ ریاست کا رقبہ ایک ہزار ایک سو میل
مربع ہیں۔ آبادی ۱۹۲۱ء اٹھانوے ہزار سترہ اور محاصل تقریباً پانچ لاکھ روپیہ ہے۔ سلامی
گیارہ ضرب توپ ہے۔

موروی

...ئنس ٹھاکر صاحب سر واگھ جی راوا جی-جی-سی-آئی-ای-

والی موروی

ولادت ۱۷-اپریل ۱۸۵۸ء-مسند نشینی ۱۷-فروری ۱۸۷۰ء-آپ جاریجہ راجپوت
...ن خاندان سے تعلق رکھتے ہین جسمین راؤ صاحب کچھ اور جام نوانگر ہین مگر آپکا نسب
...دم کی بڑی شاخ سے ملتا ہے-علاوہ اس ریاست کے آپ علاقہ امروی واقع کچھ کے جاگیردار
...ین-ایک مشہور بندرگاہ موسومہ جنگی آپ کی جاگیر مین واقع ہے-جشن جوبلی حضور قیصرۂ
...ی کی تقریب مین آپکی ریاست درجۂ اول کی قرار دی گئی-سنہ ۱۸۹۰ء مین آپکو سند اختیار
...عطا ہوئی-آپ نے راجکمار کالج مین تعلیم پائی اور بلاد یورپ کی سیر و سیاحت کی ہے
...پنے ملک کا نظم و نسق بذات خود کرتے ہین-آپ نے سنہ ۱۸۸۶ء مین ایک ریلوے
...سول اسٹیشن وڈھوان (جو بمبئی بڑودہ سنٹرل انڈیا ریلوے کا آخری اسٹیشن ہے)
...ی دار الریاست تک نکالی ہے-پھر سنہ ۱۸۹۰ء مین ایک شاخ راجکوٹ تک بڑھائی-
...ت بڑودہ اور جوناگڑھ کی خراجگزار ہے-اس ریاست مین ایک سو سینتالیس مواضع
...ہین-رقبہ آٹھ سو اکیس مربع میل-مردم شماری (سنہ ۱۸۹۱ء) ایک لاکھ پانچ ہزار تین سو
...ں-محاصل سالانہ تقریباً دس لاکھ ہے-سلامی گیارہ ضرب توپ-



نوانگر

ہزہائینس جام سری جسونت سنگھ جی - جام نوانگر

ولادت سنہ ۱۸۷۲ء - آپ جاریجہ راجپوت اور اُس خاندان سے تعلق رکھتے ہین جسمین
والیان ریاست کچھ - دھرول - گونڈل - راجکوٹ اور مغربی ہند کے کئی فرمانروا ہین - جام را
نے جو اُس زمانہ کے جام کچھ کے بڑے بھائی تھے کچھ سے آکر سنہ ۱۵۴۰ء مین نوانگر کی بنیاد ڈا
برٹش گورنمنٹ سے سنہ ۱۸۰۷ء مین اول معاہدہ ہوا - اُس زمانہ مین جام جسا جی برسر حکو
تھے - اُنھون نے سنہ ۱۸۱۴ء مین انتقال کیا اُنکے کوئی اولاد نرینہ نہ تھی - اُنھون نے جام
سابق فرمانرواے ریاست نوانگر کے والد جام رنمل جی کو متبنیٰ کیا - جام رنمل جی کی وفات
جام وبھا جی مسند نشین ہوے سنہ ۱۸۵۲ء مین اُنکو سند تبنیت حاصل ہوئی سنہ ۱۸۷۹ء
اُنھون نے کنور رنجیت سنگھ کو جو ولایت مین کرکٹ بازی مین یکتا اور فرد سمجھے جاتے
بمنظوری گورنمنٹ متبنیٰ کیا مگر سنہ ۱۸۸۲ء مین جام حال پیدا ہوے اور گورنمنٹ نے
وارث ریاست قرار دیا - جام وبھا جی کی وفات پر ہزہائنس مسند ریاست پر متمکن ہو
ریاست کا رقبہ تین ہزار سات سوا کانوے مربع میل - آبادی تقریباً تین لاکھ اور آمد
تخمیناً چوبیس لاکھ ہے - ہزہائنس برٹش گورنمنٹ کو پچاس ہزار تین سو بارہ روپیہ گیکوار
کو چونسٹھ ہزار نو سو چوبیس روپیہ اور جوناگڑھ کو چار ہزار آٹھ سو ستاون روپیہ سالانہ
دیتے ہین - ہزہائنس کی سلامی گیارہ ضرب توپ ہے -



کھمبایت

...ایس نواب جعفر علیخان نجم الدولہ ممتاز الملک مومن خان بہادر دلاور جنگ والی کھمبایت

ولادت سنہ ۱۸۴۸ء۔ مسند نشینی ۳۱ مئی سنہ ۱۸۸۰ء۔ کھمبایت کے حکمران خاندان کے
...رزا جعفر نظام ثانی ہین جو زیادہ تر مومن خان کے نام سے مشہور تھے اور آخری مسلمان
...دار گجرات سے پہلے گزرے ہین۔ وہ خود گجرات کی صوبہ داری کے عہدہ پر ممتاز اور انکے
...نظام خان کھمبایت کے حکمران تھے مومن خان نے سنہ ۱۷۴۲ء مین قضا کی اور اُنکے بیٹے
...خان عرف نورالدین نے نظام خان کو ہلاک کر کے کھمبایت کی حکومت چھین لی اور اپنی
...ت تک جو سنہ ۱۷۸۳ء مین واقع ہوئی اُسپر قابض رہے۔ نورالدین کے بجاے اُنکے داماد
...اُنکے قائم مقام ہوے۔ اُنھون نے چھ برس حکومت کرنے کے بعد قضا کی اور اُنکے
...تح علی والی ریاست ہوے۔ معاہدۂ بسین کی روسے نواب فتح علی نے پیشوا کی چوتھ اور
...حقوق جو کھمبایت کے متعلق تھے برٹش گورنمنٹ کے حوالے کیے۔ یہ چوتھ بطریق خراج
...ی گورنمنٹ ہند کو دیجاتی ہے۔ نواب فتح علی نے ۲۸۔ اکتوبر سنہ ۱۸۲۳ء کو انتقال کیا اور
...بھائی نواب بندہ علی خان نے زمام حکومت اپنے ہاتھ مین لی۔ اُنکی وفات پر سنہ ۱۸۴۱ء
...نکے بھتیجے نواب حسین یاور خان مسند نشین ہوے اور اُنکو گورنمنٹ برطانیہ سے وارث کرنیکی
...حاصل ہوئی۔ اپریل سنہ ۱۸۸۰ء مین نواب حسین یاور خان کی وفات پر نواب صاحب حال
...ریاست پر متمکن ہوے ہز ہائینس کے عہد مین علاوہ دیگر ترقیات کے تارہ پور سے کھمبایت تک
...ریلوے تعمیر ہوئی ہے ریاست کا رقبہ تین سو پچاس مربع میل۔ آبادی پچھتر ہزار دو سو پچیس۔ آمدنی
...لاکھ روپیہ ہے۔ فوجی قوت مین پچیس سوار اور دو سو گیارہ پیدل اور گولنداز ہین۔ ہز ہائینس
...صاحبزادیان ہین۔ سلامی گیارہ ضرب توپ ہے۔

تمام ہندوستان کی سیر کی مگر بوجوہ آپ کو ابتک غیر ممالک کی سیاحت کا موقع نہ
ملا - ہز ہائینس نے چھ شادیان کی ہین - آپ کے ایک صاحبزادے مہاراج کمار سر
گھنشام سنگھ جی ہین جو ۳۱ مئی ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوے تھے - انکے علاوہ آپ کے دو
صاحبزادے ہین - ریاست دھرنگدرہ ریاستہاے کاٹھیاوار مین اول درجے کی ریاست ہے
اور اسکی معدنی اور زراعتی پیداوارین ریاست کی موجودہ اور نیز آیندہ سرسبزی
اور شادابی کا پتہ دیتی ہین - آپ کی ذات والاصفات سے اس زمانۂ حکمرانی (دوسال)
مین بہت سی اصلاحین عمل مین آئی ہین جنمین بڑی فیاضی اور سیرچشمی کے ساتھ روپیہ
صرف کیا گیا ہے سب سے بڑا کام یہ ہے کہ آپ نے ریاست کے سول اور فوجی عہدون پر
مستحق اور قابل ہندوستانی مامور فرمائے ہین - ریاست کے مقامی قوانین اور انتظام
کی ترمیم زیر غور ہے جسکا انجام رعایا کے لیے برکت کا ایک دوامی ذریعہ ثابت ہو -
ہز ہائینس نے اپنے والد متوفیٰ کی یادگار مین ایک پبلک کتب خانہ اور ایک مکان بنایا
ہے جسمین ریاست کے اندھے - لولے - اور اپاہج رہتے ہین اور اُنکے آرام و آسائش
کھانے پینے کا تمام سامان مہیا ہے - ہز ہائینس نے رفاہ عام کا ایک بڑا کام کیا ہے
وہ ایک جسونت پارک (باغ) ہے جو عام و خاص کے لیے بالکل وقف ہے - قحط کے
مین آپنے قحط زدون کے لیے تعمیر کے کئی کام جاری فرمائے اور خلق اللہ کی جانین بچائین
مہاراجہ ایک روشن ضمیر اور جفاکش رئیس ہین اور ایک معمولی عہدہ دار کی طرح اپنا
امور ریاست کی تمشیت مین صرف فرماتے ہین - آپ کی ان کارروائیون نے آپکو
نہ صرف اپنی رعایا بلکہ گورنمنٹ عالیہ کی نگاہون مین بھی وقیع اور موقر بنا دیا ہے - ریاست
کا رقبہ تقریباً ایک ہزار گیارہ سو سرسٹھ مربع میل اور آبادی ایک لاکھ ہے - محاصل
ریاست سات لاکھ روپیہ سے نو لاکھ تک ہے - آپ کی سلامی گیارہ ضرب توپ ہے -



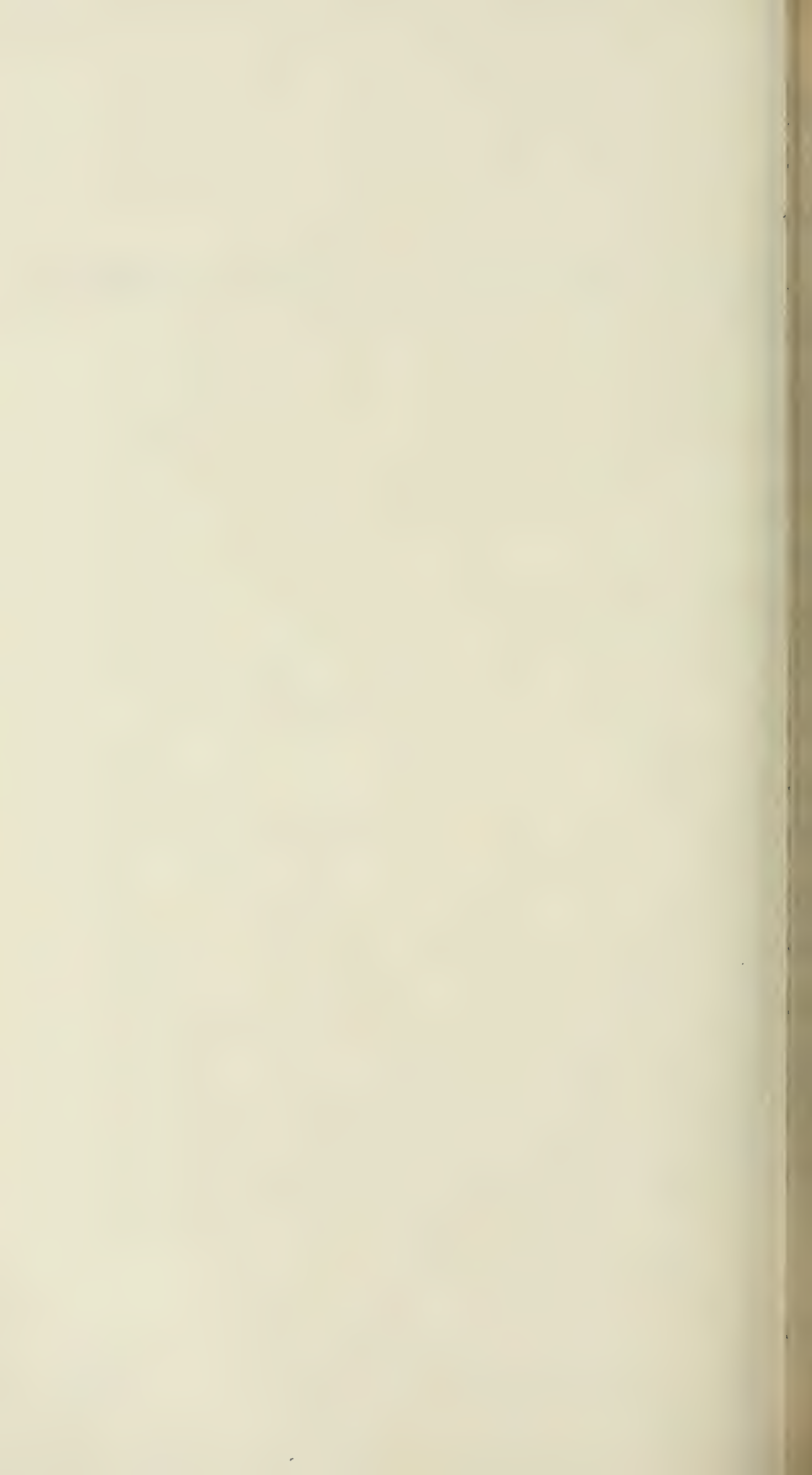
دھرنگدرہ

...ہائینس مہاراجہ سری اجیت سنگھ جی راج صاحب دھرنگدرہ

ولادت ۱۸- جنوری ۱۸۷۲ء - مسند نشینی یکم دسمبر ۱۹۰۰ء - ہز ہائینس سری ... سنگھ جی جھالا راجپوت ہین جنکے اسلاف کرام ابتدائً ناگر پارکر واقع سندھ مین ... تھے - آپ بانی خاندان ہرپال دیو جی کی نسل مین ہین جو تیرھوین صدی مین اپنے ... بسر دیو کی ہلاکت پر جو والی سندھ کے ساتھ ایک جنگ مین واقع ہوئی پٹن واقع ... کے فرمانروا کرن سولنکی کے دربار مین چلے آئے - راجہ کرن نے اُنکی خدمات کے صلہ ... ملو اٹھارہ سو مواضع عطا کیے جو بعد کو ریاست جھالاوار کے نام سے مشہور ہوئے ... یاست جو پہلے پاٹڈی مین تھا ۱۷۴۲ء مین دھرنگدرہ کو منتقل ہوا - کرنل واکر صاحب ... وبست کے زمانہ مین امر سنگھ جی دھرنگدرہ کے رئیس تھے اُنھون نے ۱۸۴۳ء مین ... اور اُنکے بیٹے رنمل سنگھ جی اُنکے جانشین ہوئے - رنمل سنگھ جی کاٹھیاوار کے ... زمانروا تھے جنکو کے - سی - ایس - آئی کا خطاب مرحمت ہوا تھا - اُنھون نے ... ء مین رحلت کی اور اُنکے فرزند مہاراجہ مان سنگھ جی مسند ریاست پر متمکن ہوئے ... س کو بھی کے - سی - ایس - آئی - کے خطاب سے امتیاز حاصل تھا اور پندرہ ضرب ... اُنکی ذاتی سلامی تھی - اپنے دادا مہاراجہ سری مان سنگھ جی کی وفات پر ہز ہائینس ... سری اجیت سنگھ جی وارث ریاست ہوئے اور یکم دسمبر ۱۹۰۰ء کو آپ کی ... کی رسم عمل مین آئی - ہز ہائینس نے ابتدائی تعلیم دھرنگدرہ مین پائی مگر بعد کو ... کی غرض سے راجکمار کالج راجکوٹ مین بھیجے گئے جہان آپ تقریباً نو برس ... کتساب علوم فرماتے رہے - وہان علاوہ اُس تعلیم کے جو کالج مین دی جاتی تھی ... س نے اعلیٰ درجے کی فوجی تربیت بھی حاصل کی - بعد انفراغ ہز ہائینس نے



ہز ہائینس مہاراجہ سری اجیت سنگھ جی راج صاحب دھرنگدرہ



حدود کو مختلف ذرایع سے بہت کچھ وسیع کر لیا تھا۔ راول بخت سنگھ نے سنہ ۱۸۱۶ء
قضا کی اور اُنکے بیٹے بجے سنگھ مسند پر بیٹھے اور انکی وفات پر جو سنہ ۱۸۲۹ء مین واقع ہو
اکھراج سنگھ جی مسند نشین ہوے۔ راول اکھراج جی نے سنہ ۱۸۵۴ء مین انتقال کیا
اُنکے بجاے اُنکے بھائی جسونت سنگھ وارث ہوے اور گورنمنٹ عالیہ سے سند اختیار
حاصل کی۔ راول جسونت سنگھ نے اپریل سنہ ۱۸۷۰ء مین رحلت کی۔ اُنکی جگہ اُنکے فرزند مہا
سر تخت سنگھ جی مسند آراے ریاست ہوے۔ دربار بھاؤنگر کی سلامی گیارہ ضرب توپ تھی
مہاراجہ تخت سنگھ کو بطور ذاتی اعزاز کے پندرہ ضرب کی سلامی حاصل تھی۔ یکم جنوری سنہ ۱۸۹۱ء
کو خطاب مہاراجگی بھی اُنکو عطا ہوا۔ سنہ ۱۸۹۶ء مین مہاراجہ تخت سنگھ جی نے وفات پائی آ
بزرگون نے ہر موقع پر برٹش گورنمنٹ کا ساتھ دیا ہے۔ مہاراجہ صاحب متوفی کے عہد مین
اتحاد اور ارتباط کو مزید ترقی ہوئی۔ مہاراجہ متوفی نہایت روشن خیال اور عالی حوصلہ رئیس تھے
وہ اُن رؤسا مین تھے جنھون نے سب سے پہلے راجکمار کالج مین تعلیم پائی اور بلاد یورپ کا
کیا۔ ریلوے کی توسیع اور رفاہ عام کے صدہا کام اُنکی نمایان یادگار ہین۔ اُنکی وفات کے
ہز ہائینس مہاراجہ بھاؤ سنگھ تخت سنگھ جی سریر آرا ہوے۔ آپ اپنے پدر بزرگوار کیطرح نہا
روشن ضمیر تھے۔ آپ تعلیم یافتہ اور بیدار مغز رئیس ہین۔ دسمبر سنہ ۱۸۹۷ء مین آپ کے۔سی۔ایس۔
کے خطاب سے سرفراز کیے گئے۔ قحط سنہ ۱۸۹۹ء مین آپ نے غربا و مساکین کے ساتھ بہت
بڑی ہمدردی ظاہر کی۔ ریاست کا رقبہ دو ہزار آٹھ سو ساٹھ مربع میل۔ آبادی چار لاکھ پینسٹھ ہزار
محاصل تقریباً چالیس لاکھ روپیہ ہے۔ آپ برٹش گورنمنٹ کو ایک لاکھ اٹھائیس ہزار ساٹھ روپیہ
اور گیکواڑ برودہ کو تین ہزار پانچسو اکاسی روپیہ آٹھ آنہ اور نواب جوناگڈھ کو
بائیس ہزار آٹھ سو اٹھاون روپیہ سالانہ خراج دیتے ہین۔ آپ کی سلامی گیارہ ضرب
توپ ہے۔



بھاؤنگر

ہز ہائینس مہاراجہ سر بھاؤ سنگھ جی تخت سنگھ جی کے-سی-ایس-آئی-راول صاحب بھاؤنگر

ولادت ۲۶-اپریل ۱۸۷۵ء مسند نشینی ۱۰-فروری ۱۸۹۶ء-ہز ہائینس مہاراجہ
بھاؤنگر گہیل راجپوت ہین-اِس خاندان کے مورث اعلیٰ سیکاجی تھے جنھون نے
۱۲۰۰ء مین اِس ملک مین توطن اختیار کیا تھا-والیان بھاؤنگر-لاٹھی اور پالیتانہ
ان بیٹون کی اولاد مین ہین جنکے نام رانوجی-سارنگ جی اور شاہ جی تھے-راول کا
خاندان مین اُس زمانہ سے چلا آتا ہے جب علاء الدین خلجی سے چتور مین جنگ
ہی-اِس سے قبل آپ کے بزرگ شور استھرا (سورت) کے حکمران تھے-۱۷۴۲ء
بھاؤسنگھ نے بھاؤنگر کی بنیاد ڈالی تھی جنکے پوتے بخت سنگھ جی ۱۷۷۲ء مین حکمران
بھاؤسنگھ اور اُنکے بیٹے اور پوتے نے اپنے ملک کی تجارت کو خوب ترقی دی تھی اور
قزاقون کو نیست و نابود کیا تھا-۱۷۵۹ء مین برٹش گورنمنٹ نے بندرگاہ بھاؤنگر
کا چہارم حصہ سیدی سورت سے حاصل کیا تھا جنکو راول بھاؤسنگھ نے اُن خدمات
مین عطا کیا تھا جو اُنھون نے نواب کھمبایت کی مخاصمت کے مقابلے مین کی
۱۷۷۱ء مین راول اکراج سنگھ جی نے گورنمنٹ بمبئی کو ٹلاجا اور مہوروا کے
لینے مین مدد دی جنپر بحری لٹیرے قابض تھے-۱۸۰۸ء مین گورنمنٹ انگلشیہ نے
اور لوٹ مار کے انسداد کے متعلق کاٹھیاوار کے تمام حکمران رؤسا سے ایک عام
لیا تھا مگر چونکہ بھاؤنگر کا دربار اِن قزاقون کا ایک مشہور مخالف تھا لہذا اِس سے
معاہدہ منعقد نہین ہوا-بخت سنگھ نے کاٹھیاوار کے بندوبست کے قبل اس ریاست کے

جہان اسپتال یا ڈسپنسریان ہین۔ گرد آور ڈاکٹر کا کام یہ ہے کہ اوقات مقررہ پر گانون مین دورہ کرتا ہے اور اُن دہقانیون اور غربا کو جو آسانی سے اسپتالون تک نہین پہونچ سکے طبی امداد دیتا ہے۔ اس عجیب وغریب آزمائش مین اسقدر کامیابی حاصل ہوئی کہ لا ہیرس صاحب کی رائے مین ہزہائینس کی نظیر کی نہ صرف دیسی ریاستون بلکہ برٹش قلم مین بھی تقلید کی جا سکتی ہے۔ رئیس گونڈل نے اپنی عقلمندی سے بہت بڑا سرمایہ اُن ریلوے کی تعمیر مین لگا رکھا ہے جو بھاؤنگر گونڈل اور گونڈل پوربندر کی ریلون کے نام سے مشہور ہین۔ مڈیکل صیغہ خاص آپ کی نگرانی مین ہے اور آپ اُسکی اصلاح مین بڑی دلچسپی ظاہر کرتے ہین اور ریاست کی تمام مڈیکل انسٹیٹیوشنون اور اندرونی انتظام مین روز بروز مفید اور صحت بخش اصلاحین پیدا کرتے جاتے ہین۔ ہزہائینس نے بجاے حصول لگان کے قدیم طریقہ کی طرح جنس مین ہوتا تھا نقد ادائی کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے جسکو کاشتکار گروہ نہایت پسند کرتا ہے۔ زراعتی نمائشین اوقات مقررہ پر ہوتی ہین اور ریاست کے زراعتی صورتون مین برابر اور پوری توجہ سے اصلاح ہوتی رہتی ہے۔ انکے علاوہ سرکاری وظیفہ۔ اسکولات۔ معافی محصولات ضرر رسان عطیات استحقاق ومراعات وغیرہ منجملہ اُن بہت سے کامون کے ہین جنکو ٹھاکر صاحب نے باحسن وجوہ انجام دیا ہے۔ غرض ٹھاکر صاحب بڑے علم دوست بیدار مغز رعایا پرور رئیس ہین۔ ہزہائینس کو بوڈاپسٹ آٹھوین انٹرنیشنل کانگرس آف ہیجین اور ڈیموگرافی کی منتظم کمیٹی نے ایک مفید شاندار آنریری پریسیڈنٹ مقرر کیا تھا۔ آپ انڈین مڈیکل اسوسی ایشن کے وائس پریسیڈنٹ بھی ہین۔ ہزہائینس کے چار بیٹے اور دو بیٹیان ہین۔ ولیعہد بھوجراج ایک چہاردہ سالہ صاحبزادہ ہین جو ولایت مین تعلیم حاصل کر رہے ہین۔ سلامی گیارہ ضرب توپ۔



رایا۔ اور باعلان فرمایا کہ آئندہ سے گونڈل کے فرمانروا گیارہ ضرب اتواپ کی سلامی کے
ہو نگے۔ رانی صاحبہ کی صحت کی غرض سے ۱۸۹۰ء مین آپ مع رانی صاحبہ کے ولایت
لے گئے اور وہان ڈاکٹری علاج کے لیے دو برس تک رہنا پڑا۔ اِس عرصہ مین
ندرستی مین ایک نمایان اصلاح پیدا ہوئی۔ ہز ہائینس کو چونکہ سائنس کا بے انتہا شوق
رطبی سائنس سے تو خاصکر دلچسپی تھی اسلیے آپ بطور ایک مستعد طالبعلم کے ایڈنبرا
ٹی مین شریک ہوے اور تمام نصاب پڑھکر پہلے ایم بی اور سی ایم کے امتحانات
کیے۔ اسکے بعد ایم ڈی کا درجہ حاصل کیا۔ آپ نے ایڈنبرا کے رائل کالج اطبا
ہری کا امتحان بھی پاس کیا اور اب آپ اُسکے فیلو ہین۔ جون ۱۸۹۲ء مین مشہور و
ت یونیورسٹی آف اکسفورڈ نے اپنی سالگرہ کے موقع پر ہز ہائینس ٹھاکر صاحب کو
ی ایل (ڈاکٹر آف سول لاز) کی اعزازی ڈگری عطا فرمائی۔ ڈاکٹری کا درجہ پانے
ند ہز ہائینس ٹھاکر صاحب اپنی رو باصلاح طبع رانی کے ہمراہ ۱۸۹۳ء کے شروع مین
جاپان اور چین آسٹریلیا اور لنکا ہوتے ہوے ہندوستان کو واپس آئے۔ رانی
بہ کو بھی جناب قیصرۂ مرحومہ نے کرون آف انڈیا کی ممبری عطا فرمائی۔ وطن واپس
اکر صاحب نے اپنی ریاست کی اصلاح مین مختلف تدبیرین اختیار کین اور اپنی
ت کا وقت علمی مشاغل مین صرف کیا۔ آپ نے ایک کتاب ہسٹری آف دی ارین
سائنس تصنیف کی ہے جسنے آپکے ہندوستانی اور انگریز نکتہ چینون کے دلون پر
عمدہ اثر پیدا کیا ہے۔ جوبلی کے موقع پر ہز ہائینس کو ایک نئی عزت حاصل ہوئی یعنے
د ہر مجسٹی کوئین وکٹوریہ کے ہاتھ سے جی۔ سی۔ آئی۔ ای کا اعلیٰ تمغہ حاصل ہوا۔ ہز ہائینس
ت مقررہ پر اپنے دفتر مین آتے ہین اور نہایت ہوشیاری اور توجہ سے اپنی رعایا کی
نات پر غور کرتے ہین۔ آپ نے اپنی ریاست مین ایک گرد آور ڈاکٹر کا عہدہ قائم
ہے جو اُن گانؤن والون کو طبی امداد پہونچاتا ہے جو اُن بڑے شہرون سے دُور رہتے ہین

مشاہدہ کرین آپ نے میجر (اب کرنل) ہنکاک صاحب کی رہنمائی مین یورپ کا عزم کیا
اور تقریباً چار مہینے انگلستان اور اسکاٹلینڈ مین رہے۔ کچھ دنون تک براعظم کی بھی سیر
کی۔ اِس اثنا مین آپ نے پیرس۔ بروسلس ہمبرگ۔ لیوسرن اور بہت سے اور مقامات
مثلاً سوئٹزرلینڈ۔ وینس۔ فلورنس۔ روم اور نیپلس کی سیاحت کی اور ۱۳۔ نومبر ۱۸۸۳ء
کو برنڈزی کی راہ ہندوستان کو واپس آئے۔ آپ نے اپنے سفرنامہ مین سفر کے تجربات
و مشاہدات کو قلمبند کیا ہے۔ یہ اُن مناظر کی ایک دلچسپ اور دلفریب کتاب ہے جو ایک نوجوان
شہزادے نے چند ماہ کے عاملانہ سفر مین دیکھے تھے۔ ہندوستانی اور یورپین اخبارات
نے اِس کتاب کی بڑی تعریف کی ہے۔ سفر سے واپس آکر ہز ہائینس اپنی ریاست
کے کامون مین منہمک ہوے اور ۲۵۔ اگست ۱۸۸۴ء کو اپنی ریاست کا پورا انتظام
و اہتمام اپنے دست اختیار مین لے لیا۔ اُسی سال آپ بمبئی یونیورسٹی کے فیلو نامزد ہوے ۱۸۹۲ء
کے اوائل حصہ مین ٹھاکر صاحب دوبارہ اسکاٹلینڈ کو تشریف لے گئے جہان جانے سے
آپکا قصد یہ تھا کہ کچھ دنون اڈنبرا یونیورسٹی مین قیام فرمائین۔ آپ نے وہان پندرہ ہفتے
سے زیادہ اقامت کی اور سائینس کے ایک دلدادہ طالبعلم کی حیثیت سے آپ نے
اسقدر نمود حاصل کی کہ اِس قدیم اسکاٹش یونیورسٹی نے آپکو ایل ایل ڈی کی اعزازی
ڈگری عطا کرنا مناسب خیال کیا۔ پریسیڈنسی کے دیسی باشندون مین کسی شخص کو اسکے
قبل یہ عزت حاصل نہین ہوئی تھی۔ ہز ہائینس جناب قیصرہ کی جوبلی کی تقریبات مین اُس
اُس ڈپوٹیشن کے ممبر کے ولایت مین موجود تھے جو کاٹھیاوار کے سردارون کی جانب سے
انگلستان کو بھیجا گیا تھا۔ اِس موقع پر آپنے ہر مجسٹی کے ہاتھ سے نائٹ کمانڈر آف دی
ایمی ننٹ آرڈر آف دی انڈین امپائر کا تمغہ حاصل کرنے کی عزت حاصل کی۔ ہز ہائینس
۱۲۔ اگست ۱۸۸۷ء کو ہندوستان کو واپس آئے۔ اسی سال ہر مجسٹی قیصرۂ دکٹوریہ نے
ازراہ خوشنودی گونڈل کو "بجلدوے عمدہ انتظام ریاست" درجۂ اوّل کی ریاست

گونڈل

...ہائنیس سر بھگوت سنگھ جی۔ جی سی آئی ای۔ ایم ڈی۔ ایف آر سی پی ...ت۔ بی۔ یو۔ ایل ایل ڈی۔ ڈی سی ایل۔ ٹھاکر صاحب گونڈل

ولادت ۲۴۔ اکتوبر ۱۸۶۵ء۔ مسند نشینی ۱۴۔ دسمبر ۱۸۶۹ء۔ گونڈل ایک اول ...کی دیسی ریاست ہے جو مغربی ہند مین سوراشٹرا کے عین وسط مین واقع ہے۔ ہز ہائنیس ...ھگوت سنگھ جی موجودہ فرمانرواے گونڈل جاریجہ راجپوت ہین اور اسوجہ سے اُس ...نسی خاندان سے اُنکا تعلق ہے جسکی بنیاد سری کرشن جی نے ڈالی تھی۔ خاندان ...ل کے بانی کمبھوجی اول تھے جنھون نے اپنے بھائی صاحب جی سردار راجکوٹ ...اپنے موروثی علاقہ کا ایک حصّہ ترکہ مین پایا اور اپنی بہادری اور فوجی قابلیت سے ...مقبوضات کو بے انتہا وسعت دی۔ موجودہ ٹھاکر صاحب انکی بارھوین پشت مین ہین۔ ...ر صاحب کی عمر صرف چار برس کی تھی جب انکے والد ٹھاکر سگرام جی نے انتقال کیا۔ ...نیس کو شروع ہی سے تحصیل علم کا بے انتہا شوق تھا۔ نو برس کی عمر مین آپ راجکمار ...مین داخل ہوے۔ آپکی کالجی تعلیم کا پورا دور جو نو برس تک جاری رہا ایک متواتر ...بی کا زمانہ تھا۔ آپ نے ہر درجہ مین اپنی قابلیت۔ محنت۔ مصروفیت اور خوش خلقی ...ت دیا۔ ایک عرصۂ دراز تک آپ کالج مین سربرآوردہ رہے اور محنت۔ نقاشی اور ...ت انگریزی مین برابر سالانہ انعام پاتے رہے۔ آپ اپنے ہم سبقون سے ہمیشہ آگے ...اور علم انگریزی مین آپ نے اسقدر ملکہ حاصل کیا کہ ہر شخص آپکا مداح تھا۔ تکمیل تعلیم ...ہز اس غرض سے کہ اپنی آنکھون سے انگریزون کے عادات اور رسم ورواج



ہز ہائینس سر بھگوت سنگھ جی سگرام جی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ٹھاکر صاحب گونڈل

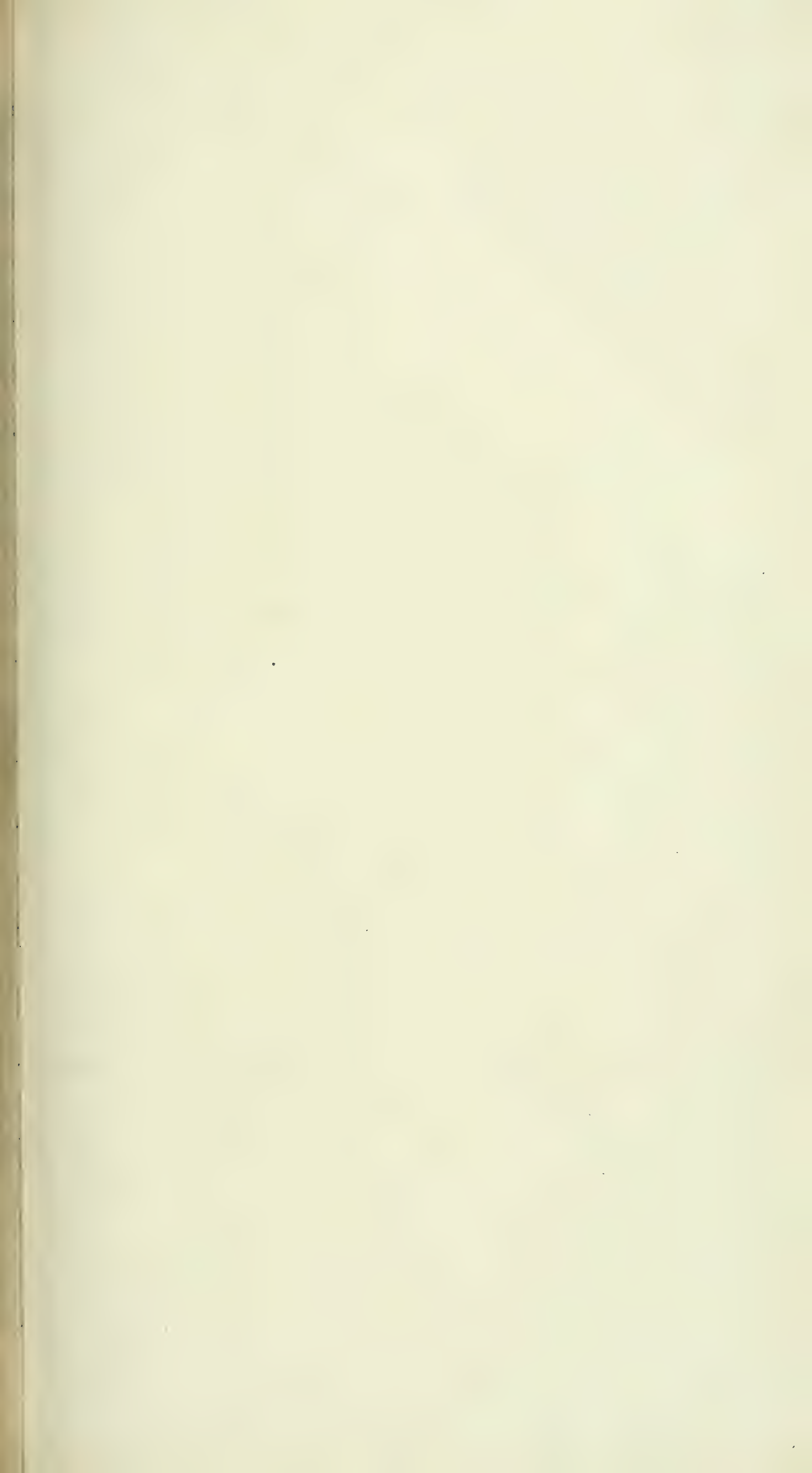


شہزادہ محمد شیر زمان خان بہادر ولیعہد ریاست جوناگڈھ

تہذیب پر مجوزہ کلان اسپتال کی بنیاد لارڈ سینڈہرسٹ صاحب سابق گورنر کے ہاتھ سے
رکھی گئی جسپر دو لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔ یہ عمارت قدیم اسپتال کی جگہ اراضی ملحقہ ملا کر تیار
ریاست کے سررشتۂ تعلیم کا انتظام عمدہ ہے۔ ہز ہائنیس کے حکم سے بہترین طریقۂ تعلیم دریافت
کرنے کے لیے ٹیچرون کی ایک مجلس منعقد ہو کر عمدہ تعلیمی توالیف جدیدہ کے لیے پانچہزار
منظور ہوا۔ گورنمنٹ عالیہ نے ۳۔جنوری سنہ ۱۸۹۹ع کو ہز ہائنیس کو کے۔سی۔ایس۔آئی کا
خطاب عطا فرمایا۔ قانون ریاست کے مطابق زر توفیر رفاہ عام مین لگایا جاتا ہے چنانچہ
جیتلسر جنکشن سے ریاست کے بندر بلاول تک سرسٹھ میل مین چالیس لاکھ روپیہ سے سنہ
مین ریل نکالی گئی اور جیتلسر جنکشن سے راجکوٹ تک مشترکہ ریل مین سنہ ۱۸۹۴ع مین
لاکھ روپیہ صرف کیا گیا۔ ہز ہائنیس کے تین صاحبزادے ہین بڑے محمد شیر زمان خان
تعلیم یافتۂ راجکمار راجکوٹ ولیعہد ریاست ہین۔ ریاست کا رقبہ تین ہزار دو سو
میل اور آبادی تین لاکھ پچانوے ہزار چار سو اٹھائیس ہے جسمین ہندو تین لاکھ ایک ہزار
سات سو تہتر اور مسلمان پچاسی ہزار چھ سو چوراسی باقی مختلف اقوام آباد ہین۔ فوج
مین سوار تین سو چھ اور پیدل ایک ہزار چھ سو بیاسی کل جمعیت ایک ہزار نو سو اٹھاسی
کارآمد تیار توپین تیرہ ہین اور حدود ریاست کے اندر اکیس ضرب اور باقی ماندہ
ہندوستان مین گیارہ ضرب توپ کی سلامی کا اعزاز حاصل ہے۔



...ن النت اور بیدار مغزی سے ریاست کو بہت بڑی وسعت دی۔نواب حامد خان اول کے بعد
...ے بیٹے نواب بہادر خان ثانی فرمانروا ہوے۔اُنکے اور سرکار انگریزی کے فیمابین از روے
...ہ ۱۸۱۶ء کے یہ قرار پایا کہ جو زورطلبی ہر سال فوجکشی کر کے لیجاتی ہے وہ بتوسط برٹش
...کے وصول ہوکر خزانۂ ریاست مین داخل ہوا کرے۔ ۱۸۲۱ء مین دوسرا عہدنامہ ہوا
...طلبی کے وصول کرنے کے مصارف کے عوض کل زورطلبی کا ایک ربع سرکار انگریزی
...ے۔ ۱۸۴۰ء مین یہ راہی ملک بقا ہوے جو نواب صاحب حال کے جد امجد تھے ہز ہائنس
...صاحب بہادر نے ۱۸۹۲ء مین مشہور مشہور نامی بلاد و امصار ہند کی سیر فرمائی۔دینی
... وجہ سے آپ بہت بڑے پابند مذہب ہین۔فلاح رعایا ہمیشہ مد نظر رکھتے ہین۔
... فیاضی بھی بہت بڑھی ہوئی ہے چنانچہ بہت سے امور رفاہ عامہ آپ کے عہد مبارک
...ے از انجملہ راجکوٹ مین زنانہ اسپتال لاکھ روپیے مین بنوایا گیا جو نفع رسانی
...یڈی ڈفرن اسپتالون کے مثل ہے جسکی اہل کاٹھیاوار بڑی قدر کرتے ہین۔دار الصدر
...ڑھ مین بہار الدین آرٹس کالج اور ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ جو بڑی شاندار عمارت ہے اور
...صاحب کے دوستون نے انکی یادگار کے لیے جو ایک بڑی رقم چندہ کی فراہم کی تھی
... تقریبا دولاکھ روپیہ شامل کر کے تیار کرایا گیا جسکا سالانہ مصارف دیا جانا بھی ہز ہائنس
...طور فرمایا جسکو ۳۔نومبر ۱۹۰۰ء مین ہز اکسلنسی لارڈ کرزن بہادر ویسراے ہند نے
... فرمایا۔نیز خاص جوناگڑھ مین واٹر ورکس کا کام آٹھ لاکھ روپیے کے تخمینے سے بصوابدید
... ور تجربہ کار انجنیر جے۔ای۔وائٹنگ صاحب کے ۱۸۹۶ء مین شروع ہوکر نصف
...ائد ہو گیا ہے ۱۸۹۷ء مین الینیشن سٹیلمنٹ کا محکمہ جاگیر دارون کے تعین حقوق کے لیے
...ا جو کرنیل سی۔ڈبلیو۔ایچ سیلی صاحب کی سخت محنت جنکی خدمت مستعار سرکار برطانیہ
...ریاست مین لی گئی تھی اور وزیر صاحب کی معقول امداد اور نائب دیوان خصوصیت دستگاہ
...پرسوتم راے سندر جی جھالا کی ع قریزی سے حسن اختتام کو پہونچا۔عمدہ ترین نمونہ





ہزہائنیس سر رسول خان جی مہابت خان جی کے-سی-ایس-آئی والی جوناگڈھ

جوناگڑھ

ہز ہائینس نواب محمد رسول خان بہادر کے سی ایس آئی فرمانرواے جوناگڑھ و

ولادت ۔ ۳ ۔ جولائی ۱۸۵۸ء ۔ سند نشینی ۲۲ جنوری ۱۸۹۲ء ۔ آپ نواب محمد مہابت خان بہادر
کے سی ۔ ایس ۔ آئی مرحوم کے فرزند اور نواب محمد بہادر خان ثانی مغفور کے پوتے ہیں
مورث اعلیٰ حضرت محمد ہمایون شہنشاہ ہند کے زمرۂ امرا مین بڑے شجاع سردار تھے و
حضرت شاہجہان شہنشاہ دہلی کے عہد سلطنت مین آپ کے اجداد امجاد مین محمد بہادر خان
نے شہنشاہ کے مقرب خاص اور معتمد علیہ ہونے کا شرف اعزاز پایا جنھون نے ایک
اپنی جان عزیز کو خطرہ مین ڈالکر بادشاہ عالیجاہ کی جان بچائی اور کسیطرح کا گزند
شہنشاہ پر نہ آنے دیا۔ ان بہادر خان کے تین بیٹون جعفر خان ۔ صلابت خان اور شیر
مین سے جو جاگیرین تخت دہلی سے صلابت خان کو عطا ہوئی تھین منجملہ اُنکے جوناگڑھ بھی
جاگیر مین تھا ۔ انھین صلابت خان کے زمانہ مین زورطلبی یعنی بحیثیت اعلیٰ حکومت
رؤساے کاٹھیاوار سے سالانہ رقم معین لینا شروع ہوا۔ انکی وفات ۱۷۳۲ء مین ہوئی
اُنکے فرزند کلان بہادر خان عرف محمد شیر خان بہادر بانی ریاست نے جب مرہٹون کی
سے تخت دہلی متزلزل ہو رہا تھا تو اُنسے نبرد آزمائی مین غالب آکر سلطنت دہلی کو ایک
بڑا کارنمایان یہ کیا کہ بڑودہ اور اُسکے مضافات کو شامل سریر دہلی کر دیا جسکے صلہ
نے خوش ہو کر نوابی کے خطاب سے سربلند فرمایا ۱۷۵۸ء مین انکا انتقال ہوا۔ انکے
خلف اکبر نواب محمد مہابت خان اول مسند حکومت پر بیٹھے اور بعالم شباب ۱۷۷۴ء مین
کی اور اُنکے فرزند نواب حامد خان اول تیرہ سال کی عمر مین والی ملک موروثی ہو ۔
مین گزر گئے ۔ ان دونون نوابون کے زمانہ مین مشہور دیوان اعظم امرجی نے اپنے

خیرپور

ہزہائینس میر سر فیض محمد خان - جی سی - آئی - ای - میر خیرپور

آپ پانچ برس کی عمر مین ۸ - اپریل سنہ ۱۸۹۴ء کو اپنے والد ماجد ہزہائینس میر علی مراد خان کی وفات پر مسند حکومت پر متمکن ہوئے - آپ اُس تاریخی بلوچ خاندان کے قائم مقام ہیں جسنے سنہ ۱۷۸۳ء مین سندھ فتح کیا تھا - اسی سال میر فتح علی خان ٹالپر نے اپنے آپکو رئیس قرار دیا اور بعدازان اُنکے بھتیجے میر سہراب خان ٹالپر نے مع اپنے دو بیٹون میر رستم اور علی مراد کے ٹالپر کے فرمانروایان سندھ کی شاخ خیرپور کی بنیاد ڈالی - آخرالذکر خیرپور کے سابق فرمانروا تھے - میر سہراب خان نے رفتہ رفتہ مشرق مین صحرائے جیسلمیر سے مغرب مین گنڈاوا واقع بلوچستان تک اپنی حکومت کو وسعت دی سنہ ۱۸۱۳ء مین اُنھون نے افغانستان کو خراج دینا موقوف کیا اور سنہ ۱۸۳۲ء مین برٹش گورنمنٹ کے ساتھ ایک معاہدہ کے ذریعہ سے خیرپور ایک جداگانہ ریاست تسلیم کی گئی - اول جنگ افغانستان مین میر مراد خان برٹش پالسی کے معاون تھے - اختتام جنگ کے بعد جب میانی کی مہم سے سندھ فتح ہوا اور باقیماندہ حصہ برٹش علاقہ مین شامل کیا گیا تو ریاست خیرپور کی آزادی قائم رکھی گئی - آپ کو اپنی رعایا کے آرام کا بہت خیال ہے - تعلیم سے آپکو خاص دلچسپی ہے - سنہ ۱۹۱۱ء مین آپ کو جی سی - آئی - ای - کا خطاب عطا ہوا - ریاست کا رقبہ چھ ہزار ایکسو مربع میل ہے - آبادی تخمیناً سوا لاکھ نفوس ہے - آپکی سلامی پندرہ ضرب توپ ہے -



اعتراف کیا ہے - ہزہائینس کو فن سپہگری مین ید طولیٰ حاصل ہے - پولو اور صید افگنی مین
تو آپ اپنا بہت کم ثانی رکھتے ہین - آپ گورنمنٹ برطانیہ کے بہت بڑے خیر سگال اور وفا
ہین آپنے اکثر موقعون پر جنگی خدمات مین مدد دی ہے - جنگ تراہ مین آپ نے کارہا ے
نمایان انجام دیے ہین - مہم چین مین آپ نے بہ نفس نفیس افواج خدمات شاہنشاہی
سر غنائی کی اور مظفر و منصور واپس آئے - جسطرح آپ ہندوستان کے حکمران گروہ مین
نہایت ہی ہر دلعزیز ہین اسی طرح انگلستان مین شاہ و ارا کین سلطنت سے لیکر ادانی وادنیٰ
تک آپ کی قدر و منزلت کرتے ہین - آپ ہر مجسٹی ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند مرحومہ کی دونون جوبلیون مین
موجود تھے - ایکی دفعہ بھی اعلیٰ حضرت ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کی تقریب جشن تاجپوشی مین تشریف
لے گئے تھے - حال مین ہز اکسلنسی لارڈ کرزن نے جو امپیریل کیڈٹ کور قائم فرمائی اُس کے
آپ کمانیر مقرر ہوے ہین - ایدر کا رقبہ اُنیس سو مربع میل اور آبادی تقریباً تین لاکھ ہے
آمدنی چھ لاکھ ہے - فوجی قوت مین چودہ جنگی اور تین دیگر تو پین - چوہتر سوار اور ایک سو
پیدل ہین - آپ کی سلامی اکیس ضرب توپ ہے -



ایدر

ہز ہائینس مہاراجہ دھراج کرنل سر پرتاب سنگھ بہادر

جی-سی-ایس-آئی-کے-سی-بی-ایل-ایل-ڈی-والی ایدر

آپ اُس مشہور راٹھور راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین جو راجہ رامچندر جی کی
[اولا]د امجاد مین ہے اور اودے پور کے سسودیون اور جیپور کے کچھواہون کی طرح سورج بنسیون
[کی ش]اہی نسل کے قائم مقام ہین ۔ سنہ ۱۷۲۹ء مین جب مشہور ابھے سنگھ والی جودھپور شہنشاہ
[محمد] شاہ کے عہد مین گجرات کے صوبہ دار تھے اور اُنکے بھائی تخت سنگھ نے ناگر فتح کیا تھا
[آ]نند سنگھ اور راے سنگھ راٹھور اُنکے دو دوسرے بھائیون نے بزور شمشیر ایدر پر اپنی
[حکو]مت قائم کی ۔ پیشوا اور گیکواڑ نے ریاست کو تاخت و تاراج کر ڈالا راجہ شیو سنگھ
[بن] انند سنگھ کو اپنے علاقہ کے کچھ حصے سے دستکشی کرنا اور گیکواڑ بڑودہ کو خراج دینا پڑا
[یہ خر]اج والی ایدر کو اب بھی دینا پڑتا ہے اور اُنکو خود دوسری چھوٹی ریاستون سے خراج ملتا ہے
[شیو] سنگھ کی جگہ اُنکے بیٹے بھون سنگھ وارث ہوے اور اُنکے قضا کرنے پر راجہ گمبھیر سنگھ نابالغی
[کے] زمانہ مین مسند نشین کیے گئے ۔ اُنکی وفات پر مہاراجہ جوان سنگھ کے-سی-ایس-آئی-
[ب]مبئی کی ایجسلیٹو کونسل کے ممبر تھے جانشین ہوے مگر اُنھون نے سنہ ۱۸۶۸ء مین قضا کی اور
[اُن]کے فرزند مہاراجہ کیسری سنگھ وسادہ آراے حکومت ہوے ۔ جب مہاراجہ کیسری سنگھ نے لاولد
[انتق]ال کیا تو گورنمنٹ عالیہ نے مہاراجہ سر پرتاب سنگھ کو ایدر کی ریاست مرحمت فرمائی ۔
[آ]پ مہاراجہ جودھپور کے عم مکرم ہین اس سے پہلے آپ جودھپور کے وزیر اعظم اور
[ریاس]ت کے مدار المہام؟ معظم تھے ۔ جس خیر خواہی اور قابلیت کے ساتھ آپ نے فرائض وزارت انجام فرمائے
[ا]سکا نہ صرف سابق مہاراجہ بلکہ موجودہ فرمانرواے جودھپور اور گورنمنٹ ہند نے بھی



ہزہائنس مہاراجہ دھراج کرنل سر پرتاب سنگھ جی-سی-ایس-آئی-والی ایدر

اُنھون نے سنہ ۱۸۷۶ء مین قضا کی اور ہز ہائینس سر کھنگار جی مسند ریاست پر متمکن ہوے۔ ۱۱۔ اگست
کو جب آپ سن بلوغ کو پہونچے تو آپ کو اختیارات کامل مرحمت ہوے اور ۱۴۔ نومبر
کو سر جیمس فرگسن صاحب گورنر بمبئی نے آپکو مسند نشین کیا اور دوسرے برس ایک در
مین آپ کو سوائی بہادر کا خطاب گورنمنٹ سے عطا ہوا۔ سنہ ۱۸۹۷ء مین علیا حضرت
جوبلی کے موقع پر آپ انگلستان تشریف لے گئے۔ وہان آپ کو علیا حضرت کے حضو
باریابی کا افتخار حاصل ہوا اور علیا حضرت نے اپنے الطاف خسروانہ سے اس معز
خطاب جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سے سرفراز فرمایا۔ آپ کو تعلیم نسوان کے مسئلہ مین بہت
وانہماک ہے اور رعایا کی رفاہ و فلاح کا بہت بڑا خیال رکھتے ہین۔ آپ کی زیر سرپر
بہت سی عمدہ اور مستند انگریزی کتابون کے ترجمے گجراتی زبان مین ہوے ہین۔ اسطور
تو اہل قلم حضرات کی پرورش ہوتی ہے اور دوسرے ملک مین عمدہ مذاق کی کتابین شا
ہین۔ آپ کے عہد حکومت مین ریاست کے محکمۂ امور عامہ نے بڑے بڑے کام کیے
عمدہ سڑکین نکلی ہین اور آبپاشی وغیرہ کی تعمیرات بنی ہین۔ انھین رفاہ عام کے کامون
ریاست نے آپ کی مسند نشینی کے وقت سے چھیاسٹھ لاکھ چوبیس ہزار چھ سو بہتر روپیہ
کیا ہے۔ افتادہ قطعات اراضی کو مزروعہ بنانے کے واسطے آپنے بیدریغ روپیہ صر
فرمایا ہے اور اس سے گزشتہ اُنیس برسون مین تراسی ہزار چار سو بانوے ایکڑ افتا
مزروعہ ہوگئی ہے اور نوے گانون نئے آباد ہوگئے ہین۔ اس ریاست کا رقبہ چھ ہزا
مربع میل ہے اور آبادی پانچ لاکھ اٹھاون ہزار چار سو پندرہ ہے۔ ریاست کی
تین سو بنیتالیس سوار۔ ایک ہزار چار سو پچیس پیادہ اور ایک سو چونسٹھ توپین ہین
سلامی سترہ شلک ہے۔



کچھ

ہز ہائینس مہاراؤ سری مرزا راجہ سوائی سر کھنگار جی بہادر جی سی۔ آئی۔ ای۔ راؤ صاحب کچھ

ولادت ۱۸۶۶ء۔ جانشینی ۱۸۷۵ء۔ مسند نشینی ۱۴ نومبر ۱۸۸۴ء۔ آپ اُن جاڑیجا راجپوتون کے سردار ہین جو اوائل چودھوین صدی مین سندھ سے بسرغنائی اپنے مورث جام لاکھا پھلانی کے کچھ کو آئے تھے۔ جام لاکھا پھلانی جارا کے فرزند تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جام نے سنہ ۱۳۲۰ء مین کچھ کو بخوبی فتح کر لیا تھا۔ اُنکی اولاد مین ایک چاردہ سالہ راؤ کھنگار نے شکار مین اپنی تلوار سے ایک شیر کو ہلاک کیا اُسکی اس دلیرانہ کارروائی سے شاہ احمدآباد اسقدر خوش ہوے کہ اُنھون نے نوجوان شہزادہ کو موروی کا علاقہ اور راؤ کا خطاب عطا کیا۔ اسکے بعد راؤ کھنگار نے تمام کچھ پر قبضہ کر لیا اور ۱۵۴۸ء مین بھوج کو دارالخلافہ قرار دیا۔ کھنگار کے چچا جام راول نے کاٹھیاوار مین بھاگ کر نوانگر کی ریاست قائم کی جسکے فرمانروا جام کہلاتے ہین۔ اُنکے جانشین راؤ بھرل اول کے عہد مین گجرات شاہان احمدآباد کی حکومت سے نکل کر مغلیہ شہنشاہون کے قبضہ مین آیا۔ ۱۸۰۹ء مین راؤ کچھ نے انگریزون کی امداد طلب کی۔ اس زمانہ مین راؤ راے دھن ثانی گدی پر تھے لیکن ریاست کا انتظام وزیر فتح محمد کے سپرد تھا۔ اِسی سال ایک معاہدہ ہوا ۱۸۱۲ء مین دوسرے معاہدہ پر دستخط ہوے ۱۸۱۳ء مین وزیر اور راؤ دونون نے قضا کی۔ راؤ بھارمل ثانی کے عہد مین بوجہ بدنظمی کے برٹش قوت کو مداخلت کرنی پڑی اور راؤ موصوف گدی سے اُتار دیے گئے۔ اُنکے بیٹے راؤ دیسل جی ثانی اُنکے جانشین ہوے۔ اُنھون نے ۱۸۶۰ء یعنی ۴۰ سال تک نہایت امن و عافیت کے ساتھ حکومت کی۔ راؤ دیسل جی کے جانشین ہز ہائینس مہاراؤ پراگ مل جی ہوے جو موجودہ راؤ کے والد تھے۔

کے ہمراہ تعلیم پانے لگے - آپنے ہندوستان اور سیلون کے تین سفر کیے اور بڑے بڑے
مشہور مقامات کی سیر فرمائی اور ان اسفار مین ملک ملک کے آدمی اُنکے اوضاع و
زراعت و فلاحت اور آبپاشی کے نئے نئے طریقہ اور تجارت کے مختلف کرشمے آپکی نظر
گذرے - آپ ایک عالی دماغ اور رعیت پرور رئیس ہین - مردانہ کھیلون اور جسمانی
ورزشون مین آپنے بڑا نام پیدا کیا ہے - آپنے ایکبار نو گھنٹہ مین کولھاپور سے مہابلیشور
سفر گھوڑے کی پیٹھ پر طے کیا تھا - آپنے بحیثیت ایک رحمدل اور فیاض رئیس کے اپنی
کا انتظام ایسی دانائی و ہوشمندی سے کیا ہے جس سے رعایا نہایت امن و آسایش
ساتھ بفراغت گزران کرتی ہے - آپ کو اپنے ملک مین اشاعت علوم کا کمال شوق
اور اپنے غریب زراعت پیشہ لوگون کے واسطے آپنے زراعتی بنک بھی جاری کیے
بالطبع آپ سادہ مزاج ہین - آپ کو گورنمنٹ نے خطاب جی - سی - ایس - آئی سے مفتخر
ہے - یکم اپریل ۱۸۹۲ء کو آپ کی شادی مہاراجہ گنپت راؤ متوفی گیکواڑ بڑودہ کی بہن
لکشمی بائی کے ساتھ ہوئی - آپ کو تبنیت کا اختیار بھی حاصل ہے اور آپکی رعایا پرور
ہے - ریاست کا رقبہ دو ہزار آٹھ سو پچیس مربع میل ہے - آبادی تخمیناً نو لاکھ تیرہ ہزار
اکتیس اور آمدنی تینتیس لاکھ چھ ہزار نوے روپیہ ہے جسمین سے آٹھ لاکھ ان جاگیر
کے ہین جو خود مختار نہین ہین - راجہ کولھاپور کے واسطے اُنیس توپ کی سلامی مقرر
ریاست کی فوجی قوت مع ریاست ہاے باجگزار (۱۸۹۱ء) یہ ہے - شرسٹھ
اکاون توپچی - دو سو پچپن سوار - پانچ سو تیس پیدل - ایک ہزار تین سو بہتر پولیس
تک بہت سی بڑی بڑی جاگیرین ریاست کے قدیم وزرا کے جانشینون کے قبضہ مین
ہین جنکو وہ عطا ہوئی تھین - یہ جاگیردار بروقت وراثت نذرانہ و تعداد
پیش کرتے ہین -

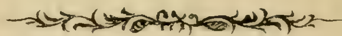
ست مقرر کیا جسکے انتظام سے عام ناراضی اس حد تک پھیلی کہ شورش برپا ہو گئی-
ریزون نے یہ ہنگامہ فرو کیا - ریاست کے سارے قلعہ مسمار کرا ڈالے اور فوج برخاست
ے ایک مقامی جمعیت قایم کردی سنہ ۱۸۶۲ء مین سیواجی ثالث سے پہلا عہدنامہ انگریزون
ے ہوا اور ایسے مبارک وقت مین ہوا کہ اُسکے بعد سے پھر کوئی ضرورت ترمیم یا تنسیخ یا
ئے عہدنامہ کی پیش نہ آئی - چونکہ سیواجی ثالث کے کوئی اولاد نہ تھی لہذا گورنمنٹ سے حق
بت منظور کرلیا - چنانچہ سنہ ۱۸۶۶ء مین بحالت مرض الموت اُنھون نے اپنے بھانجے مہاراجہ
بہ رام کو متبنیٰ کیا - مہاراجہ راجہ رام نے سنہ ۱۸۷۰ء مین سیاحت انگلستان و یورپ کا قصد
اور بہت کچھ سیر و سفر کرنے کے بعد جب وہ مراجعت فرماے وطن ہونے لگے تو فلارنس
ن اُنکا پیمانہ عمر لبریز ہو گیا اور دنیا سے مفارقت دائمی اختیار کی - ایسے ہونہار رئیس کی اس
ان مرگی اور غریب الوطنی مین مرگ بے ہنگام نے ریاست مین ایک کہرام برپا کردیا - مہاراجہ
فی کی مہارانی نے ایک جانشین و قائم مقام کو متبنیٰ کیا جسنے سیواجی رابع لقب اختیار کیا -
راجہ سیواجی رابع کو گورنمنٹ نے دربار قیصری مین رئیس دلاور اعظم طبقہ اعلاے ستارۂ ہند
(سی - ایس - آئی) کے خطاب سے سرفراز فرمایا - مگر کچھ نقص دماغی کے سبب سے وہ نظم و نسق
ست کے اہل اور شایان نہ سمجھے گئے اور اطبا ے حاذق نے اُنکو اس بار گران کے اُٹھانیکے
ں نہ تسلیم کیا اُسوقت یہ طے ہوا کہ ایک کونسل آف ریجنسی قائم ہو اور جیا سنگھ راؤ آبا صاحب
نگے (رئیس کاگل) جو سیواجی رابع کے برادر عمزاد ہین کونسل کے ریجنٹ منتخب کیے
ہین - دسمبر سنہ ۱۸۸۳ء مین سیواجی رابع نے وفات پائی اور مہاراجہ صاحب حال اُنکے
شین ہوے - آپ آبا صاحب گھاٹگے کے صاحبزادہ ہین - چونکہ آپ اُسوقت صرف دس
ل کے تھے اسوجہ سے آپکی تعلیم و تربیت کا معقول انتظام کیا گیا - پہلے یہ خیال ہوا کہ آپ
بکوٹ کے راجکمار کالج مین رکھے جائین لیکن وہان کی آب و ہوا کی ناموافقت کے
ب آپ دھارواڑ کو روانہ کیے گئے - یہان آپ اپنے بھائی رئیس کاگل اور دیگر رئیس زادون

کولھاپور

ہز ہائینس سر ساہو چھتر پتی جی-سی-ایس-آئی-مہاراجہ کولھاپور

ولادت ۱۸۷۳ء-مسند نشینی ۱۸۸۳ء حصول اختیارات کامل - اپریل ۱۸۹۴ء-موجودہ
مہاراجہ کولھاپور راجہ رام خلف اصغر سیواجی اعظم بانی سلطنت مرہٹہ کی اولاد مین ہین راجہ رام
کی وفات پر جو ۱۷۰۰ء مین واقع ہوئی اُنکی بیوہ نے اپنے بیٹے سیواجی کو کولھاپور مین تخت نشین
کردیا-لیکن ۱۷۰۷ء مین جب ساہو فرزند سمبوجی خلف اکبر سیواجی قید سے رہا ہوا تو اُسنے
اپنے دادا کے تمام مقبوضات پر استحقاق حکومت ظاہر کیا اور ستارہ کو اپنا دار الخلافہ بنایا
ساہوجی اس خاندان کے اصلی بانی ہین-عرصہ تک خاندان کی دونون شاخون مین تنازع
رہا آخر ۱۷۳۱ء مین ایک معاہدہ ہوا جسکی رو سے خاندان کولھاپور نے ساہو کی سرداری منظور
کی اور ساہو نے کولھاپور کو ایک خودمختار اور جداگانہ ریاست تسلیم کیا-۱۷۶۰ء مین راجہ
کے بیٹون کی وفات پر سیواجی کی نسل معدوم ہوگئی اور سیواجی ثانی کے نام سے خاندان بھونسلہ
کا ایک لڑکا متبنیٰ کیا گیا آخرکار ۱۷۶۵ء اور ۱۷۹۲ء مین انگریزون کو کولھاپور پر بوجوہ چڑھائی
کرنا پڑی-۱۸۱۱ء مین دربار کولھاپور اور انگریزون کے مابین ایک عہدنامہ ہوا جسکی رو سے
دربار کولھاپور نے چند قلعے دینا منظور کیے اور برٹش گورنمنٹ نے اُن کو بیرونی قوتون کے
حملہ سے محفوظ رکھنے کی ذمہ داری کی-باجی راو پیشوا سے جو جنگ انگریزون سے ہوئی
اُسمین کولھاپور نے انگریزون کو سامان حرب وغیرہ سے مدد دی-سیواجی ثانی کے بعد
مین بدنظمی پھیلی اور ۱۸۲۲ء اور ۱۸۲۹ء مین انگریزون کو پھر فوج کشی کرنا پڑی سیواجی ثالث کی
نابالغی کے زمانے مین نظم ونسق ریاست کے لیے ایک کونسل آف ریجنسی قائم ہوئی
لیکن اندرونی نااتفاقیون کے سبب یہ کونسل کامیاب نہوئی اور انگریزون نے ایک بہادر

ر نظری پیدا ہوگئی۔ آپ اپنے عقائد و رسوم مذہبی کے اُسی طرح گرویدہ اور معتقد ہین
ں طرح ایک راسخ العقیدہ پابند مذہب کو ہونا چاہیے۔ ۱۸۸۰ء مین آپ کی شادی
ور کی ایک شہزادی سے ہوئی تھی جنسے ایک صاحبزادے فتح سنگھ ولیعہد ریاست ہین
ن ۱۸۸۵ء مین مہارانی صاحبہ نے رحلت کی اور آپ نے اُسی سال دوسری شادی
گے کے ایک مشہور خاندان مین کی جنسے دو صاحبزادے جے سنگھ راؤ و شیواجی راؤ اور
ـ صاحبزادی پیدا ہوئین۔ ہر ہائینس مہارانی صاحبہ کو علیا حضرت ملکہ مرحومہ نے تمغہ
ن آف انڈیا سے سرفراز فرمایا ہے۔ آپ کی ریاست کا رقبہ آٹھ ہزار پانچ سو ستر میل مربع
ے اور مردم شماری تقریبًا چوبیس لاکھ پندرہ ہزار تین سو چھیانوے ہے جسمین زیادہ تر ہندو
ں۔ ریاست کی آمدنی تقریبًا ایک کرور ترپن لاکھ روپیہ سالانہ ہے۔ ریاست کی جنگی فوج
ی تین ہزار پانچ سو باسٹھ سوار اور چار ہزار نو سو اٹھاسی پیدل اور اڑتیس توپین ہین۔
ہائینس کی سلامی اکیس تنک ہے۔



صنعت وحرفت - تجارت وزراعت - رکابداری اور موسیقی کی تعلیم دیجاتی ہے
آپ نے جدید اصول زراعت کی تعلیم کے واسطے یورپ سے خاص طور پر ایک کا
فن کو طلب کیا ہے اور اسی غرض سے افتادہ اراضی کے قطعات کم شرح لگان پر
کو دیے جاتے ہین اور اُنکی مدد تقاوی سے بھی کی جاتی ہے۔ تعلیم نسوان کی طرف بھی آ
توجہ مائل ہے - چنانچہ ریاست مین فی الحال باسٹھ زنانہ مدارس قائم ہین جنمین چھ ہزار
چھتیس لڑکیان تعلیم پا رہی ہین - آپ نے شہر کی آراستگی پر بھی توجہ کی ہے اور ایسی عا
اور خوبصورت عمارتین تعمیر کرائی ہین جنسے بڑودہ مین ایک نئی شان پیدا ہوگئی ہے
نہایت عمدہ عمدہ سڑکین بنوائی ہین - آب رسانی کا انتظام بھی کافی کیا ہے اور تمام ریا
مین ہلکی ریلون کے جال سے رسل رسائل اور آمد و رفت مین بہت بڑی سہولت پیدا
ہے - آپ نے مقامی مینوسپلیٹیان قائم کرکے حفظان صحت اور صفائی کے انتظامات کا
سلسلہ قائم کر دیا ہے اور اس طرح پر حکومت خود اختیاری کا تخم بھی اپنی ریاست
بو دیا ہے - آپ نے رعایا کے لیے علاج و معالجہ کے سہل الوصول ذرائع فراہم
اور خاص دار الریاست مین ایک نہایت عمدہ لیڈی ڈفرن ہسپتال کھول دیا ہے
۱۸۷۹ء مین بارگاہ قیصری سے خطاب فرزند خاص دولت انگلشیہ مرحمت ہوا ۱۸۸۷ء مین
آپ نے مع مہارانی صاحبہ کے یورپ کا سفر کیا اور جب آپ انگلستان مین پہو
علیا حضرت ملکہ مرحومہ کی مہمانی کا شرف آپ کو حاصل ہوا اور آپ کی مدارات بآئین
عمل مین آئی اور علیا حضرت نے آپ کو جی - سی - ایس - آئی کا تمغہ دست مبارک سے
مرحمت فرمایا اور اپنی ایک شبیہ مبارک جو مرصع بجواہر تھی عطا فرمائی - سال بھر
آپ مصروف سیر و سیاحت رہے اور جب مراجعت فرما ہوے تو آپ کی رعا
ہر طبقہ نے مع الخیر واپسی پر خوشی منائی - پھر آپنے بوجہ سوء تندرستی تین چار مرتبہ یورپ کا
سفر کیا اور ان اسفار سے آپ کی صحت مین ترقی ہوئی اور آپ کی معلومات مین اور بھی

ان کام مین بہت دلچسپی ظاہر فرمائی اور اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ رعایائے بڑودہ اب سابق سے
کن مرفہ حال ہے - آپ کو اپنی رعایا کی آسودگی و فلاح اس درجہ مرکوز خاطر تھی کہ آپنے
ام مالگزاری کے ساتھ ہی اپنی رعایا کو متعدد چھوٹے چھوٹے ٹکسون کے بار سے سبکدوش کیا -
ٹ اور چنگی کے محصولات مین اصلاح کی - بقایائے سنین ماضیہ معاف فرمائی - حساب کتاب
ب عمدہ اور آسان طریقہ جاری کیا جس سے رعایا اور ریاست دونون کو سہولت اور
لی ہوگئی - طریقۂ معدلت و دادرسی مین ضروری اور مناسب اصلاح کی جس سے
سال قضایا کا کام عجلت سے ہونے لگا - اگرچہ آپنے انگریزی قوانین کا تتبع کیا ہے
ن آپ نے اپنی رعایا کے دستورات - مراسم - عادات و تعصبات اور رشد آمد قدیم کا کافی طور
لحاظ رکھا ہے - آپ نے دیسی زبانون مین قوانین نافذ فرمائے ہین اور اپنی ریاست کے
رون کے حقوق سے بھی چشم پوشی نہین کی آپ کے حسن انتظام سے اُنکو مطالبات اور
ن سے نجات حاصل ہوگئی ہے - گراسی لوگون کو آپ نے ملاطفت کے برتاؤ سے رام
ہے اور اب اُنسے اور ریاست سے کوئی نزاع باقی نہین رہی ہے - آپ کو اپنی رعایا
لیم مین بہت بڑا شغف و انہماک ہے - ابتدائی تعلیم مین جو کچھ ترقی ہو رہی ہے اُس سے
نظر کرکے اعلیٰ تعلیم کے واسطے آپ نے ایک کالج بڑودہ مین قایم کیا ہے جس مین بمبئی
رسٹی کے جملہ امتحانات کے متعلق علوم قوانین اور فنون حکمت کی تعلیم دیجاتی ہے ۱۸۸۰ء
ایک سو اسی دیسی مدرسہ تھے جنمین طلبا کی تعداد سترہ ہزار چار سو پینسٹھ تھی اور اب
ہزار دو سو ترانوے مدرسہ اور تراسی ہزار دو سو بیاسی طلبا ہین - جن جماعتون مین تعلیم
ہے اُنکے واسطے خاص طور سے اسباب ترغیب جمع کیے جاتے ہین اور اسکی کوشش
باتی ہے کہ ایک خاص عمر تک ریاست کے ہر ہر فرد کو تعلیم جبریہ دی جائے - آپ کا
ل ہے کہ اس ملک کی ترقی صنعت و حرفت کی تعلیم بغیر ناممکن ہے اور اسی نظر سے
نے ایک مدرسہ جسکا نام کالابھون ہے بڑودہ مین تعمیر کیا ہے جسمین مختلف صیغہ جات

دارالامارت گجرات مغلیہ صوبہ دار سے فتح کر کے مستقر ریاست قرار دیا گیا۔ ۱۷۶۱ء
عظیم جنگ مین جو بمقام پانی پت ہوئی تھی وہ ایک حصۂ فوج کے سپہ سالار تھے اُنھون نے
کاٹھیاوار پر یلغار کر کے وہان کے اکثر راجاؤن کو خراج ادا کرنے پر مجبور کیا تھا اور قدیم شہر
انہلوارا وپٹن اور احمد آباد قدیم پایۂ تخت گجرات کو فتح کر لیا۔ اُنکے بعد اُنکے دو بیٹے گوبند
اور فتح سنگھ یکے بعد دیگرے مسند آبائی پر متمکن ہوے اور فتح سنگھ کے بعد گوبند راؤ کے بیٹے
انند سنگھ مسند نشین ہوے۔ ۱۸۰۲ء مین سلطنت انگلشیہ کے ساتھ ایک عہدنامہ ہوا جس
رو سے ایک انگریز رزیڈنٹ دربار بڑودہ مین مقرر کیا گیا اور یہ شرط قرار پائی کہ دربار بڑودہ
ایک جرار معاون فوج قائم رکھے۔ انند سنگھ کے بعد سیاجی راؤ اول گدی نشین ہوے۔ و
مدت تک بکامیابی وشادمانی حکومت کرتے رہے۔ اُنکے بعد اُنکے تین بیٹے گنپت او
کھانڈے راؤ اور ملہر راؤ یکے بعد دیگرے مسند نشین ہوے انمین سے کھانڈے راؤ گیکواڑ نے گو
انگلشیہ کے ساتھ غدر کے پُرآشوب زمانہ مین بڑی خیرخواہی اور اعانت کی۔ لیکن ملہر راؤ کا
زمانہ اچھا نہ گزرا اور انجام یہ ہوا کہ معزول ہوے۔ اُنکے بعد کچھ دنون مہاراجہ صاحب ال
کی نابالغی کے زمانہ مین ریاست زیر انتظام گورنمنٹ انگلشیہ رہی اور جب ہز ہائنس سن بلوغ
کو پہونچے تو باختیارات کامل مالک ریاست ہوے۔ ہز ہائنس نہایت تعلیم یافتہ اور روشن
خیال رئیس ہین۔ آپ کو مبدء فیاض نے قابلیت وعالی دماغی معدلت وانصاف گستری
اور وقار وتحمل کے جوہر عطا کیے ہین۔ جب آپ مسند نشین ہوے تھے تو اُسوقت سر ٹی
مادھوراؤ۔ خان بہادر قاضی شہاب الدین اور دیوان بہادر لکشمن راؤ جگناتھ کے ا
وفرزانہ اعیان ریاست مین موجود تھے آپ نے اُن ارکان ریاست کو بجاے خود
برقرار رکھا اور اُنکی اعانت سے نظم ونسق ریاست کرنا شروع کر دیا۔ آپ نے سب
ریاست کے طریقۂ مالگزاری کی تحقیقات کرائی اور اس کام کو آپنے مسٹر الیٹ صاحب
سی۔ آئی۔ ای کے ہاتھ مین دیا جو ایک زمانہ مین آپ کے اتالیق تھے اور بالغ

ریاستہائے مغربی ہند

حصۂ اول

بڑودہ

ہز ہائینس مہاراجہ سیاجی راؤ گیکواڑ فرزند خاص دولت انگلشیہ سینا خاص خیل شمشیر بہادر - جی - سی - ایس - آئی -

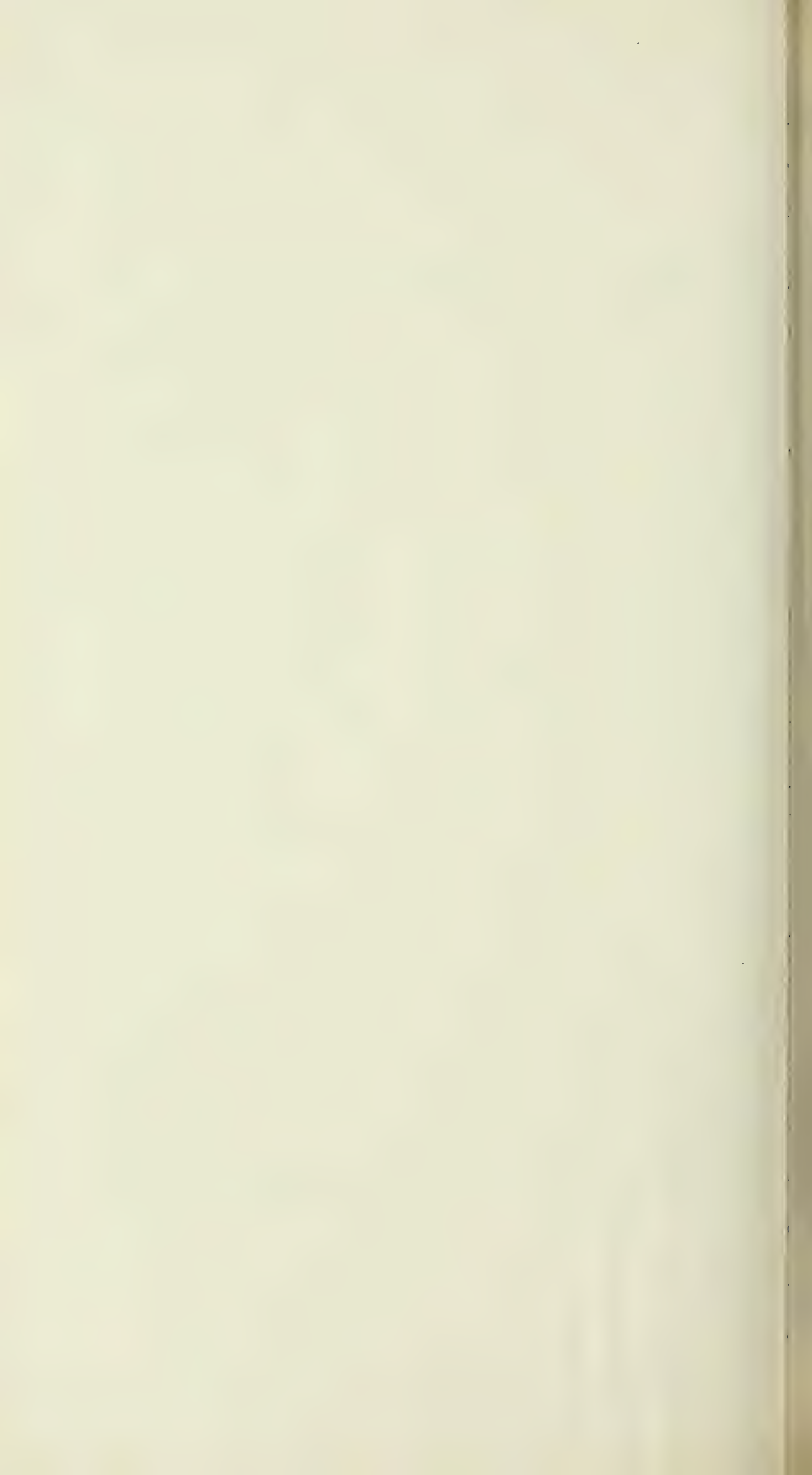
ینس کی ولادت باسعادت ۱۷ - مارچ ۱۸۶۳ء کو ہوئی ۲۷ - مئی ۱۸۷۵ء کو مسند نشین
ے اور ۱۸۸۱ء مین کامل اختیارات حاصل ہوے - ہز ہائینس مغربی ہندوستان کے
والیان ملک مین رئیس اعظم ہین - ہز ہائینس اُس نامی گرامی مرہٹہ سردار کی نسل سے
سکا نام داماجی گیکواڑ تھا اور جنھون نے سترھوین صدی کے آخر مین بلاّپور کی جنگ
بقابلہ افواج مغلیہ ایسی داد شجاعت و بسالت دی کہ اُسکے صلہ مین ساہو راجہ والی ستارہ
شیر بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا - اُنھون نے ۱۷۲۱ء مین وفات پائی اور اُنکے
ے اور متبنیٰ پیلاجی گیکواڑ اُنکے جانشین ہوے - جب پیشوا کے ساتھ جنگ کا خاتمہ ہو چکا
ہو راجہ نے پیلاجی گیکواڑ کو سینا خاص خیل کا خطاب عنایت فرمایا - پیلاجی
۱۷۳۲ء مین مارے گئے اور داماجی دوم اُنکے بجاے مسند نشین ہوے - یہ چالیس برس
جدال و پیکار مین مصروف رہے اور انھین کی پامردی اور ہمت سے گجرات کے
ے علاقہ اور مغربی ہند کے متصلہ اضلاع مین گیکواڑ کی حکومت قائم ہوئی اور بڑودہ



ہز ہائینس مہاراجہ سیاجی راو گیکواڑ جی۔سی۔ایس۔آئی والی بڑودہ



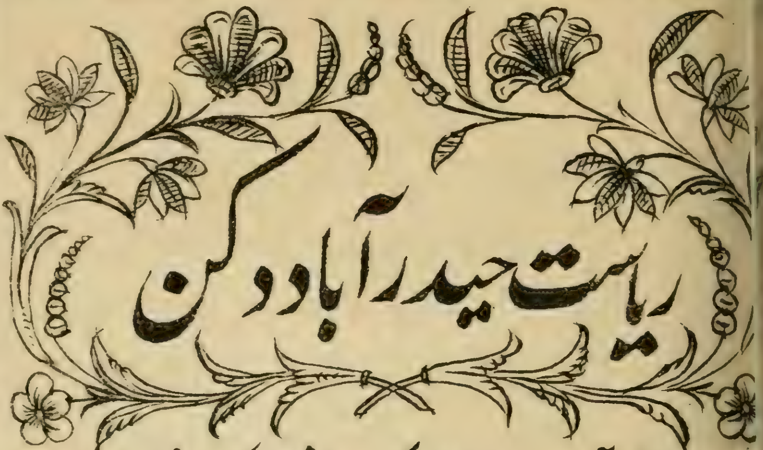
ہز اکسیلنسی دی رائٹ آنریبل ہنری سٹفورڈ - بیرن نارتھ کوٹ. جی - سی - آئی - ای - گورنر بمبئی



کو دنیاے فانی کو پدرود کیا اور راجہ نرندر پرشاد اور نواب میر لائق علیخان سالار جنگ ثانی
منتظم مقرر ہوے اور ایک کونسل آف ریجینسی بھی قائم ہوئی ہز ہائنس کو ۵ فروری ۱۸۸۴ء
کو انتظامی اختیارات عطا ہوے اور فروری ۱۸۸۵ء مین ہز ہائنس کو جی سی ایس آئی
کا خطاب مرحمت ہوا۔ ہز ہائنس کے عہد معدلت مہد مین ریاست مین بہت سی ترقیا
اور اصلاحین عمل مین آئی ہین اور حیدرآباد۔ گلبرگہ اور اورنگ آباد مین مختلف قسم کے کا
جاری ہونے سے تمام ریاست مین بڑی ترقی ہوئی۔ کارہاے آبپاشی مین بہت بڑی
اصلاحین ہوئین جنسے ریاست کے محاصل مین معقول اضافہ ہوا۔ چونکہ ہز ہائنس تعلیم
بہت بڑے حامی اور سرپرست ہین اسلیے تمام ریاست مین بیشمار مدارس جاری ہوے
اعلی روسا کی اولاد کی تعلیم کیواسطے ولایت مین تعلیم حاصل کرنے کی آسانیان پیدا کی گئی
عورتونکی طبی تعلیم اور شفاخانون کے قیام سے ایک اشد ضرورت بڑی فراخ حوصلگی
پوری ہوئی۔ ہز ہائنس نے وقتاً فوقتاً اپنی اس خیرسگالی و وفاداری کے نمایان ثبوت
دیے ہین جس نے ہمیشہ سے آپکے خاندان والا دودمان کو دولت برطانیہ کے
وابستہ کیا ہے ۱۸۸۵ء مین حضور نظام نے مہم مصر کے لیے اپنی فوج دینے کی خواہش
ظاہر کی اور اسی قسم کی درخواست آپنے اس زمانہ مین کی جب روس افغانستان پر حملہ کی دھمکی دیتا
تھا مہاراجہ کشن پرشاد بہادر آپکے وزیر اور مدار المہام ہین جو مہاراجہ چندو لال سابق مدار المہام
کی نسل مین ہین۔ حضور نظام کو شکار کا بہت بڑا شوق ہے آپکے اصطبل مین چار سو گھوڑے
ہین آپکا فیاضانہ اور رحیمانہ برتاؤ مشہور انام ہے ہز ہائنس کے صاحبزادے اور ولیعہد
نامی میر عثمان علیخان ہے جو ۲۱ مئی ۱۸۸۶ء کو متولد ہوے تھے۔ حضور نظام کی آمدنی ہندوستان
کی کل محروسہ ریاستون سے زیادہ ہے۔ ذاتی جاگیرون کے علاوہ ریاست کی آمدنی ۔۔
کرور روپیہ سالانہ ہے علاوہ اضلاع مفوضہ کے ریاست حیدرآباد کا رقبہ بیاسی ہزار چھ سو ستا
مربع میل ہے۔ اور آبادی مطابق ۱۸۹۱ء ایک کرور پندرہ لاکھ سینتیس ہزار چالیس سو اکیس

...ر حکومت پر متمکن ہوے چھبیس سال کی حکومت کے بعد یہ بھی رہگرا ے عالم جاودانی
...ے۔ اور ۱۸۲۹ء عیسوی مین نواب نصیر الدولہ نے مسند ریاست کو زینت دی
...ے زمانہ مین انگریزونکو معاون فوج کے مصارف کی ادائی کے لیے برار کے اضلاع دہاراشیو
...ا یچور دوآب مفوض ہوے نواب نصیر الدولہ نے ۱۸۵۷ء مین رحلت کی اور اُنکے
...ان اکبر نواب افضل الدولہ مسند نشین ہوے۔ ۱۸۵۷ء مین نواب سالار جنگ مدارالمہام
...ت تھے۔ بلوائیون نے رزیڈنسی پر حملہ کیا مگر سالار جنگ کی بیدار مغزی اور عالی دماغی
...ائی اور صاحب رزیڈنٹ نے اُنکی اعانت سے امن وامان کے قائم رکھنے مین
...ابی حاصل کی۔ نظام افضل الدولہ نے جنکو گورنمنٹ ہند نے جی سی ایس آئی
...طاب عطا فرمایا تھا ۲۶ فروری ۱۸۶۹ء کو چند روزہ علالت کے بعد انتقال فرمایا
...پ اُنکے اکلوتے فرزند وسادہ آراے ریاست ہوے چونکہ اُسوقت ہز ہائنس کی عمر
...برس کی تھی لہذا ایک ریجنسی کے قیام کی ضرورت لاحق ہوئی۔ انتظام ریاست کے
...ض سر سالار جنگ اول وامیر کبیر شمس الامرا بہادر کے سپرد ہوے۔ لیکن شمس الامرا بہادر
...فات پر سر سالار جنگ ہی ریجنٹ قرار پائے۔ نوجوان نظام کی تعلیم و تربیت کی نسبت
...ہی سے بے انتہا توجہ ظاہر کی گئی چنانچہ سر سالار جنگ کی اتفاق راے سے پہلے کپتان
...ن کلارک صاحب جنکو سابق مین انگریزی شاہزادونکی تعلیمی خدمت سپرد تھی اور بعد کو
...ے بھائی کپتان کلاڈ کلارک صاحب سی آئی ای ہز ہائنس کی تعلیم کی نگرانی پر مامور ہوے
...وہ برین انگریزی عربی فارسی اور اُردو کے اتالیق اور معلم ملازم ہوے شہسواری تیراندازی
...نہ بازی کرکٹ اور دیگر مردانہ کھیلون مین ہز ہائنس کو باقاعدہ مشق کرائی گئی۔ ہز ہائنس نے
...ی اُردو وانگریزی مین کافی دستگاہ بہم پہونچائی ہے۔ اُردو زبان مین آپکا کلام اعلیٰ درجہ
...رکھتا ہے اور اُردو کے موجودہ شعرا مین آپکی شاعرانہ قابلیت اور قادر الکلامی مسلم ہے۔
...ائنس کو امور سیاسی کی تعلیم سر سالار جنگ سے ملی ہے سالار جنگ نے ۸ فروری ۱۸۸۳ء

نے قتل کر ڈالا تو نواب مظفر جنگ فرانسیسیون کی اعانت سے صوبہ دار حیدر آباد ہوے
اسکے جلدو مین اُنھون نے پانڈیچری کے قریب فرانسیسی گورنر کو ایک قطعۂ ملک اور شہر
اور ضلع مچھلی پٹن عطا کیا۔ نواب مظفر جنگ ایک فوجی بغاوت مین مقتول ہوے
چونکہ اُنکا اکلوتا فرزند نابالغ تھا اسلیے نواب صلابت جنگ جو آصف جاہ کے تیسرے
بیٹے تھے فرانسیسی اثر کی وجہ سے مسند نشین ہوے ۔ اُنھون نے فرانسیسیون کی امدادی
فوج کی تنخواہ وغیرہ کے نام سے شمالی سرکار کے کئی اضلاع اُنکے نام لکھدیے اور اسکے
علاوہ اُنکے ساتھ بہت کچھ مراعات کی۔ ۱۷۵۶ء مین جب انگریزون اور فرانسیسیون مین
جنگ شروع ہوئی تو انگریزی فوج نے فرانسیسیونکو شمالی سرکار سے نکالدیا۔ نواب صلابت جنگ
اولاً انگریزونکی مخالفت پر آمادہ ہوے مگر ۱۷۵۹ء مین ایک معاہدہ کی رو سے اُنھون نے
انگریزونکو مچھلی پٹن اور دیگر اضلاع جنکا رقبہ سات سو مربع میل تھا بطور انعام کے دیدیا
کیا۔ اور اپنے ملک سے فرانسیسون کے اخراج کا وعدہ کیا۔ ۱۷۶۱ء مین نواب صلابت جنگ
کو اُنکے بھائی نواب نظام علی نے معزول کر دیا اور خود مسند آرا ہوے ۱۷۶۶ء مین نواب
نظام علی اور انگریزونکے مابین ایک عہدنامہ ہوا جسکی رو سے بعض اضلاع کے عوض
مین برٹش گورنمنٹ نے نظام کو عند الضرورت فوجی اعانت کا وعدہ کیا اور نظام نے
انگریزون کو اسی قسم کی مدد دینا منظور کی بعد کو کچھ ایسے واقعات پیش آئے کہ یہ عہدنامہ
منسوخ ہوگیا سر جان شور صاحب کے زمانہ مین جب نظام کو مرہٹون کے خلاف فوج
کی ضرورت ہوئی اور گورنمنٹ ہند نے اُس سے انکار کیا تو نواب نظام نے فرانسیسی افسرون کی
سرکردگی مین ایک فوج قائم کی اور انگریزی معاون فوج کو برخاست کر دیا۔ مگر جب نواب
نظام علی کے بیٹے عالیجاہ نے بغاوت کی تو اُنھون نے گورنمنٹ انگلشیہ سے پھر
معاون فوج کی درخواست کی ۱۷۹۸ء کے عہدنامہ کی رو سے امدادی فوج مستقل طور پر
قائم ہوگئی۔ ۱۸۰۳ء مین نواب نظام علی نے انتقال کیا اُسوقت اُنکے بیٹے سکندر جاہ

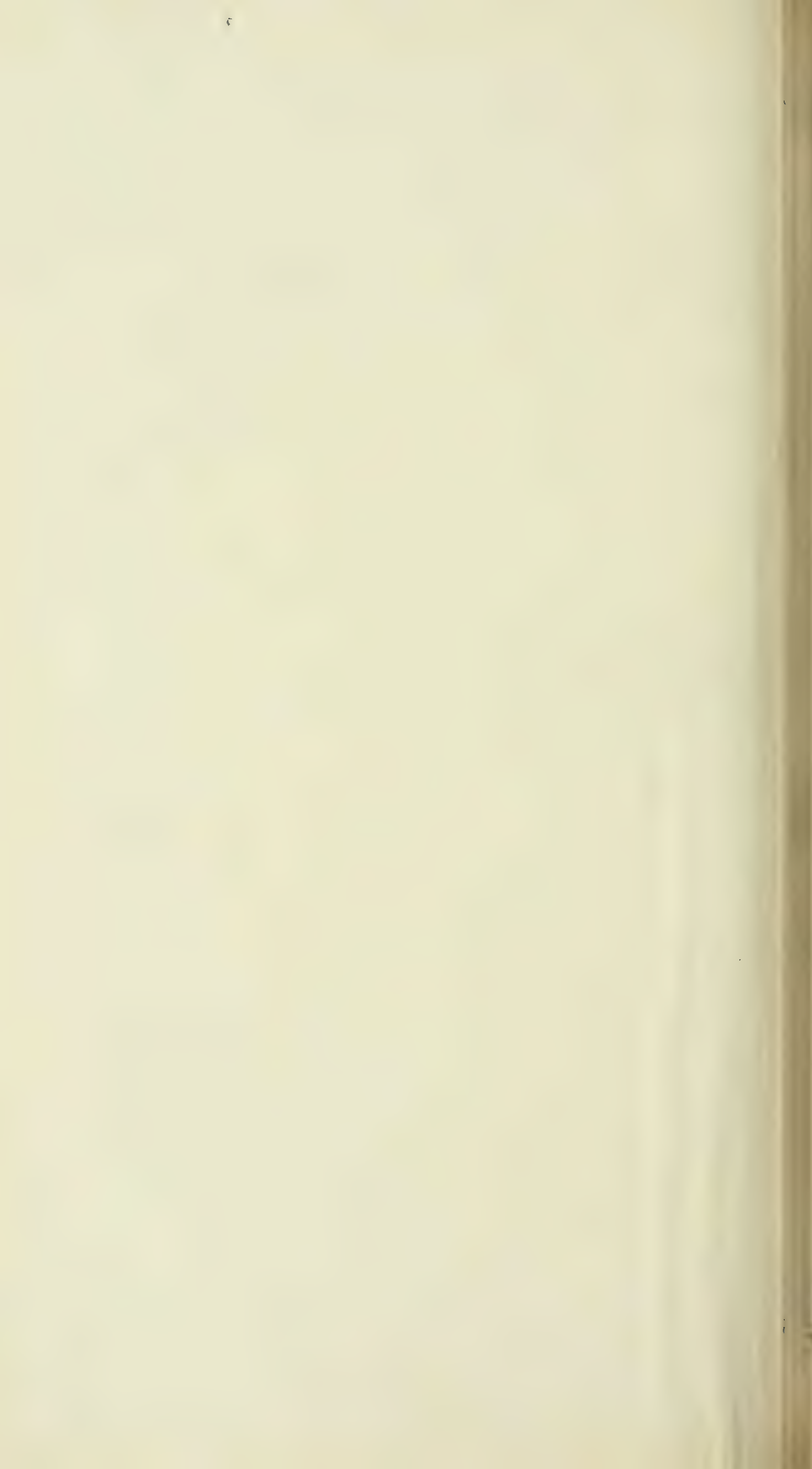


ہز ہائنس آصف جاہ مظفر الممالک نظام الملک نظام الدولہ
نواب میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ۔ جی سی ایس آئی۔
نظام حیدرآباد

ادت ۱۸۔ اگست ۱۸۶۶ء۔ مسند نشینی ۲۶۔ فروری ۱۸۶۹ء۔ ہز ہائنس کا تعلق نواب
لدین آصف جاہ کے مقتدر خاندان سے ہے جو اولاً شہنشاہ اورنگ زیب کی افواج
ن ایک ممتاز اور سربرآوردہ افسر تھے اور جنکا سلسلۂ نسب خلیفۂ اول حضرت ابوبکر رضی اللہ
ہ سے ملتا ہے۔ ۱۷۱۳ء مین اُنکو دربار دہلی نے صوبہ داری دکن کے منصب جلیلہ پر
در اور نظام الملک کے خطاب سے ممتاز کیا۔ ۱۷۴۸ء مین آصف جاہ رہگرائے
الم لبقا ہوے۔ اُسوقت چونکہ اُنکے خلف اکبر نواب غازی الدینخان دربار دہلی مین
ب اعلیٰ عہدہ پر مشرف تھے لہذا آصف جاہ کے دوسرے فرزند مسند آرائے ریاست
ہوے اُنکے بعد اُنکے بھتیجے نواب مظفر جنگ نے مسٹر ڈپلے فرانسیسی گورنر کی حمایت سے
صوبہ داری دکن کا دعویٰ کیا مگر اُنکو اپنے عزائم مین ناکامی ہوئی اور انگریزون کی مدد سے
ب ناصر جنگ صوبہ دار ہوگئے لیکن جب دوسرے سال نواب ناصر جنگ کو باغی پٹھانون



ہز ہائنیس نواب سر میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ جی - سی - ایس - آئی - نظام حیدر آبا





بروانی

ہز ہائینس رانا رنجیت سنگھ رانا بروانی

ولادت سنہ ۱۸۸۸ع - آپ ۱۴ دسمبر سنہ ۱۸۹۴ع کو بزمانۂ نابالغی مسند نشین ہوے
بسودیہ راجپوت اور فرمانروایان اودے پور کے رشتہ دار ہین - آپکے مورث اعلیٰ
ریباً چودھوین صدی مین ریاست جودھپور سے کنارہ کشی اختیار کی - اِس ریاست
مون - شہرون اور کارخانجات آبپاشی کے کھنڈر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ
لایام مین یہ ریاست نہایت سرسبز و شاداب ہوگی - اٹھارھوین صدی کی ابتدا
رہٹون نے اِس ریاست کی طاقت کو کمزور اور اُسکی وسعت مین بہت کچھ کمی
الیکن فرمانروایان ریاست ہذا سردار مالوہ کے باجگزار نہین ہوے - سنہ ۱۸۶۰ع
مونت سنگھ حکمران تھے - اُنھون نے ۱۵ - اگست سنہ ۱۸۸۰ع کو انتقال کیا اور اُنکے
اندرجیت سنگھ مسند نشین ریاست ہوے جنکے انتقال کے بعد زمام حکومت حال
انا کے دست اقتدار مین آئی - ریاست کا رقبہ ایک ہزار ایک سو اٹھتر مربع میل -
ی چھتر ہزار ایک سو چھتیس اور سلامی نو ضرب توپ ہے -



برونڈھ

راجہ ٹھاکر پرشاد سنگھ راجہ برونڈھ

آپ سنٹرل انڈیا کے ایک نہایت قدیم رگھبنسی راجپوت خاندان سے تعلق
ہین۔ آپکے مورث اعلیٰ گوری چند برونڈھ کے فرمانروا تھے جنھون نے ۱۵۴۹ء
انتقال کیا۔ اُنکی اولاد مین راجہ موہن سنگھ نے سرکار انگریزی سے توسل پیدا کیا
۱۸۰۷ء مین برٹش گورنمنٹ سے سند ریاست حاصل کی۔ اُنھون نے ۱۸۲۷ء
قضا کی اور اُنکے متبنیٰ بھتیجے وارث قرار پائے۔ اُنھون نے ۱۸۶۷ء مین قضا کی او
چھترپال سنگھ اُنکے جانشین ہوے اُنکی وفات پر جو ۱۸۷۴ء مین واقع ہوئی را
رگھبردیال سنگھ مسند ریاست پر متمکن ہوے۔ اُنکو راجہ بہادر کا خطاب اور نو ضرب تو
سلامی کا اعزاز حاصل ہوا۔ دوسرے سال یہ سلامی موروثی ہوگئی۔ جولائی ۱۸۸۶ء
اُنکے انتقال کے بعد راجہ بہادر حال کو گورنمنٹ نے گدی کے لیے منتخب کیا۔ جانشینی
وقت اِنکی چالیس سال کی عمر تھی۔ اِس ریاست کی آمدنی تخمیناً سولہ ہزار روپیہ
ہے۔ ریاست کا رقبہ دو سو سترہ مربع میل۔ آبادی پندرہ ہزار سات سو چوبیس اور س
نو ضرب توپ ہے۔



ناگود

راجہ جدو بندر اسنگھ راجۂ ناگود

ولادت، ۳۰- دسمبر ۱۸۵۵ء، مسند نشینی ۱۲- جون ۱۸۷۴ء - فرمانروایان ریاست
...جپوت ہین - یہ خاندان گذشتہ نوسو برس سے حکمران ہے - عہد سابق مین یہ ریاست
...ماتحت تھی مگر ۱۸۰۹ء مین راجہ لال شیوراج سنگھ نے ایک سند سرکار برطانیہ سے
...لی - راجہ لال شیوراج سنگھ کے بعد ۱۸۱۸ء مین اُنکے بیٹے بلبھدر سنگھ مسند نشین ہوئے
...نکے بیٹے رگھبندر سنگھ ۱۸۳۱ء مین اُنکے قائم مقام اور جانشین ہوے - راجۂ موصوف
...انۂ غدر مین خیر خواہی کی اور بجلدوے حسن خدمت ۱۸۵۹ء مین جائداد منضبطۂ
...لھوگڈھ سے گیارہ مواضع مرحمت ہوے - ۱۸۶۲ء مین مثل اور ریاستون کے سند
...تبنیت عطا ہوئی - رگھبندر اسنگھ نے ۱۸۷۴ء مین وفات کی اور بجاے اُنکے اُنکے
...دو بندر اسنگھ اُنیس برس کی عمر مین جانشین ہوے - آپ کو فروری ۱۸۸۲ء مین
اختیارات ریاست عطا ہوے - ریاست کا رقبہ پانچسو ایک مربع میل -
...سرسٹھ ہزار بانوے اور محاصل تقریباً ڈیڑھ لاکھ سالانہ ہے - منجملہ اِس کے
...ار جاگیرات و معافیات مذہبی مین وضع ہوتے ہین - سلامی نو ضرب توپ ہے -



علی راج پور

رانا پرتاب سنگھ رانا علی راج پور

ولادت ۱۸۸۱ء - مسند نشینی ۱۸۹۱ء - ابتداے عہد تسلط گورنمنٹ برطانیہ مین ریاست علی راج پور مسافر مکرانی کے تحت مین تھی - پرتاب سنگھ رانا علی راج پور کے انتقال کے بعد اُنکے بھتیجے کیسری سنگھ نے پرتاب سنگھ کے بیٹے جسونت سنگھ کو جو اُنکی وفات کے بعد متولد ہوے تھے محروم الارث کرنا چاہا تھا مگر مسافر مکرانی نے کیسری سنگھ کو پسپا کر دیا چونکہ پرتاب سنگھ ایک زمانۂ دراز سے علی راج پور کے منتظم تھے اور انکی خدمات قیمتی اور خیرخواہانہ ثابت ہوئی تھین اسلیے گورنمنٹ ہند نے جسونت سنگھ کی نابالغی کے زمانے مین اُنکو بدستور منتظمی کے عہدہ پر بحال و برقرار رکھا - رانا جسونت سنگھ نے ۱۷ - مارچ ۱۸۶۲ء کو وفات پائی اور ایک وصیت نامہ کی روسے اپنی ریاست کو اپنے دو بیٹون مین تقسیم کیا لیکن گورنمنٹ نے اس وصیت کو منظور نہین کیا اور اُنکے بڑے بیٹے گنگا دیو کو اُنکا جانشین قرار دیا اور مسند نشینی کے وقت اُنکو ایک خلعت فاخرہ مرحمت فرمایا - اُنکے انتقال کے بعد آپ گدی نشین ہوے - ریاست کا رقبہ آٹھ سو چھتیس مربع میل - آبادی پچاس ہزار نو سو پچاسی اور سلامی نو ضرب توپ ہے -



میہر

راجہ رگھبیر سنگھ راجۂ میہر

ولادت سنہ ۱۸۴۳ع - آپ سنہ ۱۸۵۲ع مین جانشین ہوے - اس ریاست کا
[illegible]ازواخاندان ہندوجوگی فرقہ سے تعلق رکھتا ہے - اسکے مورث اعلی بینی حضوری
[illegible]ے جوراجہ پنا کے یہان ایک ممتاز عہدہ پر مامور تھے - انکو جاگیر میہر اور رئیس کا خطاب
[illegible]ا ہوا - جب عہدنامہ سنہ ۱۸۰۲ع کے موافق ملک بگھیلکھنڈ سرکار انگریزی کے قبضہ
[illegible] آیا تو اسوقت درجن سنگھ بینی حضوری کے چھوٹے بیٹے برسرحکومت تھے - انکی ریاست
[illegible]رکار عظمت مدار نے تسلیم کیا - پہلی سند سنہ ۱۸۰۶ع مین اور دوسری سنہ ۱۸۱۴ع مین عطا
[illegible]ئی - درجن سنگھ کی وفات کے بعد انکے دو بیٹون مین ریاست تقسیم ہوگئی بشن سنگھ
[illegible]ے لڑکے میہر پر اور پراگ داس بچے دوسرے لڑکے راگھوگڈھ پر قابض ہوے
[illegible]راحصہ سنہ ۱۸۵۸ع مین بوجہ بغاوت سرجو پرشاد ولد پراگ داس ضبط ہوگیا بشن سنگھ نے
[illegible] سنہ ۱۸۰۰ع مین وفات کی اور انکے بیٹے موہن پرشاد جانشین ہوے یہ بھی سنہ ۱۸۵۲ع مین
[illegible]ن ہوگئے اسوقت انکے بیٹے یعنے راجۂ حال بہت خردسال تھے - آپ کو سنہ ۱۸۶۵ع
[illegible] اختیارات ریاست عطا ہوے اور سنہ ۱۸۶۹ع مین راجہ کے موروثی خطاب سے
[illegible]راز ہوے مثل اور ریاستون کے اس ریاست کو بھی سنہ ۱۸۶۲ع سے سند اختیار تبنیت
[illegible]ی ہے - یکم جنوری سنہ ۱۸۷۷ع کو بطور اعزاز ذاتی کے آپ کی نوضرب توپ کی سلامی
[illegible] ہوئی - ریاست کا رقبہ چارسو مربع میل - آبادی ترسٹھ ہزار سات سو دو اور
[illegible]ں تقریباً چوہتر ہزار ہے -

نیکنامی کی ایک سند حاصل کی۔ انکے فرزند راجہ امر سنگھ جی سمت ۱۹۲۶ مین مسند نشین ہوے اور گورنمنٹ نے اُنکا جدی خطاب راؤ بہادر اُنکو عطا فرمایا اور ریاست کی نوضرب توپ مین دو ذاتی شلک سلامی کا اضافہ کیا۔ انھون نے انگریزی قواعد و قوانین کے طرز پر ریاست کے کل صیغون کا انتظام درست کیا۔ وہ وشنو دھرم کے پابند اور مذہب مین راسخ الاعتقاد تھے۔ انھون نے ہندوستان کے اکثر معابد اور زیارتگاہون کی تیرتھ جاترا کی تھی اور نہایت فیاضی سے مستمندونکو پُن اور دان کرتے تھے۔ علاوہ مال منال کے نعمت اولاد سے بھی مالامال تھے۔ انکے چھ فرزند ہین بڑے فرزند راؤ راجہ سری بھوانی سنگھ بہادر راجۂ حال ہین جو اپنے والد کی وفات کے بعد سمت ۱۹۵۶ مین مسند نشین ہوے۔ آپ نے اوائل عمر مین صرف سنسکرت کی تعلیم پائی تھی مگر ریاست کی عدالتی زبان اُردو ہونے کی وجہ سے آپ نے فارسی تکمیل کے ساتھ حاصل کی۔ آپ گجراتی اور انگریزی زبان مین بھی مہارت رکھتے ہین۔ فنون سپہگری۔ شہسواری۔ موسیقی وغیرہ مین آپکو دخل کامل ہے۔ آپنے بھی چھ سات مشہور تیرتھ گاہون کی زیارت کی ہے۔ امور ریاست کو آپ نہایت بیدار مغزی سے انجام دیتے ہین۔ زمانۂ قحط مین آپ نے اپنی رعایا کو نصف مالگزاری معاف کردی اور ریاست کے نرخ یعنے سات سیر فی روپیہ کے حساب سے بکثرت غلہ خرید کرکے تیرہ سیر کے حساب سے عام رعایا اور قحط زدگان بیرونجات کو دینے کا حکم دیا اور بہت سے امدادی کام ریاست مین جاری کیے اور بڈھون اور بیمارون کیلیے ایک محتاج خانہ قائم کیا جہان اُنکی آسائش کا عمدہ انتظام تھا۔ کنوؤن اور تالاب کے ذریعہ سے آبپاشی کی مدد سے علاوہ زراعت پیشہ رعایا کو آپنے تخم غلہ سے بھی مدد دی۔ آپنے تالاب نبجے گڈھ پر سری ناتھ جی کا ایک مندر بھی تعمیر کرایا ہے اور پانچ باغ اُس سے متعلق کر دیے ہین۔ آپکے فرزند ولیعہد راجکمار درجن سال سنگھ ہین جو سمت ۱۹۵۳ مین متولد ہوے۔ رقبۂ ریاست دوسو بہتر مربع میل آبادی اُنتیس ہزار ایک سو چالیس۔ اور سلامی نوضرب توپ ہے۔

کھلچی پور

راؤ راجہ سری بھوانی سنگھ جی بہادر راجہ کھلچی پور

ولادت سمت ۱۹۲۳ء مسند نشینی سمت ۱۹۵۶ - یہ خاندان اگنی بنس چوہان ہے۔
...خاندان چتر بھج چوہان کی نسل مین راجہ کھر پرجہان نے سنبھل مراد آباد سے اپنا
...موضع اجیا پوری مین منتقل کیا اور اپنے چھوٹے بیٹے اجے گوپال کے نام سے اجمیر
...کیا اور اُسی کو اپنا راج دھانی بنایا۔ اِنکی نسل مین راجہ اودگرسین ہیمر شاہ بادشاہ
...کے عہد مین کھیجڑ پور کی جاگیر پر متمکن۔ دیوان کے خطاب سے مخاطب اور خلعت فاخرہ
...خلع ہوے جسکے بعد اُنھون نے اسکا نام کھینچی پور رکھا جو اب کثرت استعمال سے
...پور کے نام سے زبان زد ہے۔ انکے پوتے راجہ کرن سنگھ نے شاہی دربار مین رُسوخ
...کیا اور سمت ۱۶۹۶ مین مہم بنگالہ پر بھیجے گئے اور منصور و مظفر واپس آئے۔ دوسرے
...انکو پھر بضرورت ایصال خراج شاہی بنگالہ جانے کا حکم ہوا۔ راجہ بنگالہ نے انکے
...اپنی بیٹی کی شادی کردی اور خراج شاہی روانہ دہلی کیا۔ اِنھون نے چند روز
...بعد بنگالہ مین انتقال کیا جسپر دربار شاہی نے اظہار تاسف کیا۔ انکے بعد انکے
...راجہ ہٹے سنگھ جانشین ہوے اور شہر پناہ کا کوٹ بنوا کر اِس ریاست کو کوٹ کھلچی پور
...م سے موسوم کیا۔ اِنکی کئی پشتون کے بعد راجہ شیر سنگھ جی خلف راجہ درجن سال
...شہر کی آبادی اور ریاست کے رقبہ کو بہت بڑی ترقی دی۔ جدید پختہ شہر پناہ بنوائی
...سر نو توپخانہ درست اور مضبوط کیا۔ غدر ۱۸۵۷ء مین اِنھون نے فوج پیشوا کے
...برد سے ریاست کی حفاظت اور گورنمنٹ انگلشیہ کی عمدہ خدمات کے صلہ مین



ہز ہائینس راو راجہ سری بھوانی سنگھ بہادر والی کھلچی پور

باؤنی

ہز ہائینس اعظم الامرا فخر الدولہ معین الملک صاحب جاہ مہین سرد
نواب ریاض الحسن خان ظفر جنگ - نواب بہادر باؤنی

ملک بندیلکھنڈ مین صرف یہی ایک اسلامی ریاست ہے - آپ کے جد اعلی نواب غازی ال
خان نے جو آصف جاہ نظام الملک حیدر آباد کے پوتے تھے کالپی کے متصل پیشوا سے با
مواضع کا ایک علاقہ حاصل کیا تھا - جب بندیلکھنڈ مین سرکار عظمت مدار برطانیہ کا قبضہ ہوا تو
نصیر الدولہ فرزند نواب غازی الدین خان کے قبضہ مین آنچاس مواضع تھے - سنہ ۱۸۰۶ء
اس ریاست نے سرکار عظمت مدار سے توسل پیدا کیا - نواب نصیر الدولہ کے بعد سنہ ۱۸۱۵ء
مین اُنکے بیٹے نواب امیر الملک اور اُنکے بعد سنہ ۱۸۳۸ء مین اُنکے فرزند نواب محمد حسین
مسند نشین ہوے - نواب موصوف نے سنہ ۱۸۵۶ء مین اپنے فرزند نواب مہدی حسین
کو اپنا قائم مقام معین کیا اور اگست سنہ ۱۸۵۹ء مین انتقال کیا - سنہ ۱۸۶۲ء عیسوی مین نو
مہدی حسین خان کو سند تعین وارث عطا ہوئی - نواب موصوف نے سنہ ۱۸۸۳ء مین
سے کنارہ کشی اختیار فرمائی اور حسب صوابدید سرکار عظمت مدار بجاے اپنے اپنے فرزند
محمد حسین خان کو جانشین کیا - انکی وفات پر نواب ریاض الحسن خان انکے جانشین
ہین - ریاست کا رقبہ ایک سو بائیس مربع میل - آبادی اُنیس ہزار سات سو اسی - آ
تقریباً ایک لاکھ روپیہ اور سلامی گیارہ ضرب توپ ہے -



سیلانہ

ہز ہائینس راجہ دولہ سنگھ - راجہ سیلانہ

نا ۱۸۴۱ء مسند نشینی سنہ ۱۸۵۰ء - آپ راجہ جے سنگھ کے سلسلہ سے جو راجہ مان سنگھ والی
کے چھوٹے بھائی تھے مشہور راٹھور راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین سنہ ۱۶۳۱ء
اجہ رتن سنگھ نے جو شاہی خاندان جودھپور کے ایک رکن تھے شاہجہان شہنشاہ دہلی سے
خطاب اور ریاست رتلام حاصل کی جسمین اُسوقت ریاستہاے سیلانہ اور سیتامئو
ال تھین - جب راجہ کیسری سنگھ والی رتلام نے سنہ ۱۷۰۹ء مین انتقال کیا تو اُنکے بڑے
ن سنگھ راجۂ رتلام اور اُنکے چھوٹے بیٹے جے سنگھ راجۂ سیلانہ ہوے - جے سنگھ کی اولاد
یا کی باجگزار ہو گئی مگر بعدہ دولت برطانیہ کے تحت حمایت مین آئی - ریاست کا رقبہ
مربع میل - آبادی پچیس ہزار سات سو اکتیس ہے - سلامی گیارہ ضرب توپ -



سنہ ۱۸۸۰ء مین انتقال کیا۔ چونکہ اُنکے نہ کوئی اولاد ہوئی تھی اور نہ کسی کو متبنی کیا تھا لہذا مہار
متوفی کی بیوہ رانی نے ملکھان سنگھ فرزند جوجھار سنگھ کو جو اُنکے ایک رشتہ دار تھے متبنی کیا
اس تبنیت کو سرکار عالیہ نے تسلیم کیا۔ اُس زمانہ مین مہاراجہ صاحب کی عمر نو برس کی
بنابران اُنکے پدر حقیقی جوجھار سنگھ منتظم مقرر ہوے۔ جنوری سنہ ۱۸۹۲ء مین مہاراجہ صاحب
کامل اختیارات عطا ہوے۔ سنہ ۱۸۷۷ء مین گورنمنٹ ہند نے والی ریاست کے لیے خطاب
سپہدار الملک تسلیم کیا۔ رقبہ سات سو تین مربع میل۔ آبادی ایک لاکھ تیئیس ہزار نو سو
محاصل تقریبًا چھ لاکھ سالانہ اور سلامی ۱۱۔ ضرب توپ ہے۔



چرکھاری

ہز ہائینس مہاراجہ دھراج سپہدار الملک ملکھان سنگھ والی چرکھاری

...ت ۱۸۷۲ء عیسوی - مسند نشینی ۱۰ جولائی ۱۸۸۰ء - فرمانروایان ریاست ہذا اُس مشہور
...راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین جسکی بنیاد بیر سنگھ نے تیرھوین صدی مین ڈالی تھی -
...شخص تھے جنھون نے بندیلہ کا لقب اختیار کیا - انکی نسل سے اکثر نامور والیان ملک
...جنکے نام وسط ہند کی تاریخ مین یادگار زمانہ ہین - فرمانروایان اورچھہ - پنا - دتیا - اجے گڈھ
...سریلہ - جگنی - جاسو - لگھاسی اسی نسل سے ہین - فرمانروایان بندیلہ مین بجے بہادر نے
...سے پہلے سرکار برطانیہ کے ساتھ توسل پیدا کیا اور ۱۸۰۴ء مین سند ریاست حاصل کی -
...وصوف کے فرزند گوبنداس نے جنکو بہ نسبت اور فرزندون کے ترجیحی حق وراثت حاصل
...۱۸۲۲ء مین انتقال کیا - اُسوقت راجہ نے اپنے پوتے رتن سنگھ کو جانشینی کے لیے
...کیا جو رنجیت سنگھ کے بیٹے تھے - راجہ بجے بہادر نے ۱۸۲۹ء مین انتقال کیا اور
...قدر خاندانی تنازع کے رتن سنگھ جانشین ہوے اور ہم جدی اقربا کے گزارے مقرر
...ے - راجہ رتن سنگھ نے غدر کے زمانہ مین سرکار عظمت مدار کو بہت بڑی مدد دی اس حُسن
...ت کے جلدو مین منجانب سرکار بیس ہزار روپیہ سالانہ کی ایک جاگیر مع خلعت فاخرہ
...ئمت ہوئی اور موروثی سلامی نو ضرب قرار دی گئی اور ان سب عطیات پر سند اختیار
...ن بھی اضافہ ہوئی - راجہ موصوف نے ۱۸۶۰ء مین انتقال کیا اور اُنکے بیٹے جے سنگھ
...شین ہوے اور انکی نابالغی کے سبب سے اُنکی والدہ رانی بخت کنور ولیہ مقرر ہوئین جو
...سراج حسین اور دیوان آنا صاحب دو وزیرون کی اعانت سے جنکو راجہ متوفی
...پنے زمانۂ حیات مین نامزد کیا تھا ریاست کا انتظام کرتی تھین - مہاراجہ جے سنگھ دیو نے

سمتھر

ہز ہائینس مہاراجہ بیر سنگھ دیو والی سمتھر

ولادت ۸- نومبر ۱۸۶۵ء مسند نشینی ۱۸- جون ۱۸۹۶ء- والیان ریاست سمتھر قوم گو
ہین- اس خاندان کے مورث اعلیٰ نونی شاہ ریاست دتیا کے دیوان تھے اُنکو دتیا
ایک جاگیر ملی تھی اور سمتھر اُسکا ایک جزو تھا- جب سرکار عظمت مدار کی عملداری وسط ہند
ہوئی تو راجہ رنجیت سنگھ ثانی فرمانروا تھے- ۱۸۱۷ء مین اس ریاست کے ساتھ ایک
عہدنامہ منعقد ہوا- راجہ رنجیت سنگھ نے ۱۸۲۷ء مین انتقال کیا اور اُنکے بیٹے راجہ ہند
مسند نشین ہوے- ۱۸۳۰ء مین دماغی امراض کے سبب سے راجہ موصوف کی رانی صاحب
ولیہ ریاست مقرر ہوئین- راجہ ہندوپت کے دو لڑکے تھے راجہ چھتر سنگھ اور راجہ ار
(عرف علی بہادر) ۱۸۶۴ء مین راجہ چھتر سنگھ نے ریاست کا دعویٰ کیا اور اُنکے جا نشین
تسلیم کیے گئے- راجہ چھتر سنگھ کو خطاب مہاراجہ بطور اعزاز ذاتی مرحمت ہوا تھا- ۱۸۹
مین وہی خطاب مہاراجہ والی حال کو بھی عطا ہوا- ریاست کا رقبہ ایک سو اٹھ
مربع میل مردم شماری تینتیس ہزار چار سو بہتر- سلامی گیارہ ضرب توپ -



راجگڈھ

ہزہائینس راجہ راوت بنے سنگھ بہادر راجہ راجگڈھ

...ت . . . . . بمسند نشینی ماہ اگست سنہ ۱۹۰۲ء۔ ہزہائینس اومت راجپوت خاندان سے
... رکھتے ہین اور مشہور راجہ بھوج اور بکرماجیت کی اولاد مین ہین سلطنت مغلیہ کے زوال کے
...ین ملک اومت واڑہ کو جسمین ریاست ہاے راجگڈھ اور نرسنگڈھ شامل ہین اومت
...پوتون نے فتح کیا تھا۔ سنہ ۱۷۴۵ء مین والی اومت واڑہ نے خطاب راوت حاصل کیا۔
...سنہ ۱۶ء مین حکمران راوت کے بیٹے نے جو اُسکے دیوان اور وزیر اعظم تھے ریاست کو دو
...ن مین تقسیم کرالیا۔ چنانچہ دیوان ریاست نرسنگڈھ کے مالک ہوے جو اُسوقت سے
... جداگانہ ریاست ہے۔ جب مرہٹون نے ملک مالوہ فتح کیا تو راجگڈھ گوالیار کی
...زار ہوئی اور نرسنگڈھ اندور کے تحت مین آئی۔ سنہ ۱۸۰۸ء مین راوت نول سنگھ راجگڈھ
...ران تھے جب وسط ہند پر گورنمنٹ کا تسلط ہوا تو ایک عہدنامہ کی روسے یہ ریاست
...منٹ ہند کی مطیع ہوئی۔ راوت نول سنگھ نے سنہ ۱۸۳۱ء مین لاولد رحلت کی اور اُنکے
...ے راوت موتی سنگھ جانشین ہوے جنھون نے سنہ ۱۸۷۱ء مین مذہب اسلام قبول کیا اور
...ت گورنمنٹ نواب کا خطاب اور عبدالواسع خان نام اختیار کیا۔ سنہ ۱۸۸۰ء مین اُنکے انتقال
...بعد اُنکے بیٹے راجہ راوت بل بہادر سنگھ جانشین ہوے۔ انھون نے سنہ ۱۹۰۲ء مین قضا کی
...۔ اُنکے کوئی اولاد نہ تھی لہذا اُنکے بجاے راوت بنے سنگھ جو راوت موتی سنگھ کے برادر
...زہین مالک ریاست ہوے۔ رقبہ آٹھ سو اسی مربع میل۔ آبادی اٹھاسی ہزار
... سو چہتر۔ سلامی گیارہ ضرب توپ۔

پنّا

ہز ہائینس مہاراجہ مہندر سوائی جدوندر اسنگھ بہادر والی پنّا

ولادت ۱۸۹۳ء - جانشینی ۱۹۰۲ء - فرمانروایان ریاست ہذا بندیلہ راجپوت اور اوڈ...
پسر دوم رودر پرتاب بانی ریاست اورچھہ کی نسل سے ہین اودے جیت کے پو...
چمپت راے خود مختار رئیس تھے - اُنکے بیٹے چھترسال نے شمالی اور مشرقی ملک بندیلکھ...
مین وسیع ریاست حاصل کی - اُنکے بڑے بیٹے ہردی ساہ فرمانرواے پنّا ہوے - دو...
بیٹے خاندانہاے اجے گڈھ چرکھاری بجاور اور سریلہ کے مورث اعلیٰ تھے - تیسرے...
والی ریاست جگنی اور چوتھے بیٹے فرمانروایان جاسو کے بزرگ تھے - بندیلکھنڈ مین سلط...
برطانیہ قائم ہونے کے زمانہ مین راجہ کشور سنگھ برسر حکومت تھے - اُنھون نے ۱۸۰ء...
سند ریاست حاصل کی - راجہ کشور سنگھ نے ۱۸۴۰ء مین انتقال کیا اور اُنکے لڑکے...
ہرنبس راے جو اپنے والد کے زمانہ سے حکمران تھے جانشین ہوے اُنھون نے ۱۸۴۹ء...
مین انتقال کیا اور لاولد مرنے کے سبب سے اُنکے بھائی راجہ نرپت سنگھ مسندنشین...
اُنکے عہد مین رسم ستی ممنوع ہوئی - اُنھین ۱۸۶۲ء مین سند اختیار تبنیت حاصل ہوئی ۱۸۶...
مین خطاب مہندر عطا ہوا اور یہ خطاب ۱۸۷۵ء مین موروثی ہوگیا - اُنھون نے جون ۱۸...
مین انتقال کیا اُنکے فرزند ہز ہائینس مہاراجہ سر رودر پرتاب سنگھ مسندنشین ہوے - اُنھو...
لاولد قضا کی - اُنکے بجاے اُنکے بھائی مہاراجہ لوکھان سنگھ مسند ریاست پر متمکن ہو...
اُنکے انتقال پر مہاراجہ مادھو سنگھ مسندنشین ہوے - مگر اپنے چچا راؤ راجہ کھمان سنگھ کی زہر خو...
کی علت مین معزول ہوے اور اُنکے بجاے راؤ راجہ کھمان سنگھ کے فرزند اکبر مہاراجہ جد...
جانشین ہوے - رقبہ ۲۴۹۲ مربع میل - آبادی تقریبًا دولاکھ اور سلامی گیارہ ضرب تو...

جھابوا

ہز ہائینس راجہ گوپال سنگھ - راجہ جھابوا

...ت ۲۲-فروری ۱۸۴۱ء - مسند نشینی (بزمانۂ نابالغی) اکتوبر ۱۸۴۱ء - آپ راٹھور
...ت ہین اور مہاراجہ جودھپور کے خاندان سے تعلق رکھتے ہین سلطان علاؤالدین شاہ
...نے اس خاندان کے مورث اعلیٰ کشن داس کو راجہ کا خطاب مرحمت کیا تھا جنھون نے
...ات بنگالہ مین کارہاے نمایان انجام کیے تھے اور قوم بھیل کے سردارون کے استیصال اور
...ی مین کوشش بلیغ کی تھی - راجہ بھیم سنگھ بوجہ بدنظمی حکومت سے کنارہ کش ہوے - اسلیے
... بیٹے پرتاب سنگھ اُنکے جانشین ہوے پہلے یہ ریاست اندور کی باجگزار تھی مگر اب
...ی گورنمنٹ کی ماتحت ہے - ریاست کا رقبہ ایک ہزار تین سو چھتیس مربع میل
...بادی مطابق سنہ ۱۹۰۱ء اسی ہزار آٹھ سو نو اسی ہے - سلامی گیارہ ضرب توپ



بجاور

ہز ہائینس سوائی مہاراجہ بہادر بجاور

فرمانروایان ریاست بجاور مثل فرمانروایان چرکھاری و اجیگڈھ کے راجہ جگت راج کی نس
مین ہین جو مہاراجہ چھترسال کے دوسرے بیٹے تھے۔ جگت راج کے دوسرے بیٹے
دیو بجاور کے بانی اور فرمانروا ہوے اور اُنکے فرزند کیسری سنگھ نے اُس زمانہ مین جب
بندیلکھنڈ سرکار عظمت مدار کی عملداری مین شامل ہوا سرکار سے توسل پیدا کیا۔ کیسر
نے سنہ ۱۸۱۰ء مین انتقال کیا اور اُنکے فرزند رتن سنگھ مسند نشین ہوے۔ سنہ ۱۸۱۱ء مین
سند عطا ہوئی۔ راجہ رتن سنگھ نے ۱۷۔ دسمبر سنہ ۱۸۳۳ء کو انتقال کیا اور اُنکی بیوہ کی درخو
سے اُنکے بھتیجے لچھمن سنگھ فرزند کھیت سنگھ مسند آرا ہوے اور اُنکے بعد سنہ ۱۸۴۷ء مین اُ
فرزند بھان پرتاب سنگھ جانشین ہوے۔ چونکہ زمانۂ غدر مین مہاراجہ بھان پرتاب سنگھ نے
سرکار کو مدد دی تھی لہذا خلعت مرحمت ہوا اور سلامی گیارہ ضرب توپ موروثی مقرر ہ
سنہ ۱۸۶۶ء مین خطاب مہاراجہ بطور موروثی عطا ہوا۔ دربار قیصری سنہ ۱۸۷۷ء مین مو
خطاب سوائی اضافہ ہوا۔ ریاست کا رقبہ نوسو پینسٹھ آبادی ایک لاکھ دس ہزار
آمدنی تقریبًا دو لاکھ ہے۔ سلامی گیارہ ضرب توپ ہے۔



سیتامؤ

ہز ہائینس راجہ رام سنگھ جی والی سیتامؤ

…اُس مشہور و معروف راٹھور راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین جو راجہ رام سنگھ والی
…کے چھوٹے بیٹے کشور داس کی نسل سے ہے سنہ ۱۶۳۱ء مین راجہ رتن سنگھ رکن اعظم خاندان
…پور نے شاہجہان شہنشاہ دہلی سے راجہ کا لقب اور ریاست رتلام حاصل کی جسمین اُس
…ین سیلانہ اور سیتامؤ بھی شامل تھے۔ راجہ رام سنگھ والی رتلام کی وفات پر اُنکے چھوٹے بیٹے
…داس سیندھیا کے خراجگزار ہوے۔ اسکے بعد ریاست مذکور برٹش گورنمنٹ کے تحت
…ی۔ ہز ہائینس راجہ رام سنگھ راجہ بہادر سنگھ کے وارث اور والی ریاست ہین۔ ریاست کا رقبہ
…پاس مربع میل آبادی تیئیس (۲۳) ہزار آٹھ سو اور سلامی گیارہ ضرب توپ ہے۔



بطور اعزاز موروثی حاصل کیا۔ ۱۸۸۶ء مین آپ کو فوجداری کے اعلیٰ اختیارات عطا کیے گئے
آپنے اپنے عہد حکمرانی مین ریاست کو قرضہ سے سبکدوش کیا۔ سررشتۂ تعلیم کی ترقی کے۔
خاص اجے گڈھ اور دیہات مین مدارس قائم کیے رفاہ عام کے لیے سڑکین نکالیں
شفاخانہ بنوائے۔ باغات لگائے ۱۸۹۷ء کی قحط سالی مین آپنے رعایا کی پرورش کے لیے
زرکثیر صرف فرمایا۔ اس خوش نظمی کے جلدو مین حضور قیصرۂ ہند (آنجہانی) سنے خطاب
کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ مرحمت فرمایا۔ جسوقت کابل کی لڑائی درپیش تھی تو مہاراجہ نے اس جنگ
مین شریک ہونے کے لیے درخواست کی جسکا شکریہ سرکار کی طرف سے ادا کیا گیا۔ مہاراجہ
ایک لائق تعلیم یافتہ رئیس ہین۔ آپ کے چار فرزند ہین سوائی راجہ بہادر بھوپال سنگھ سوائی
منجھلے مہاراج کمار جے پال سنگھ سوائی سنجھلے مہاراج کمار کیشپال سنگھ جو علم فارسی و ہندی مین
لائق اور فنون شہسواری و سپاہگری مین دستگاہ کامل رکھتے ہین۔ چوتھے صاحبزادے ابھی
خردسال ہین۔ رقبہ آٹھ سو دو مربع میل۔ آبادی تقریباً اٹھتر ہزار دو سو محاصل تقریباً سوا دو لاکھ
روپیہ ہے۔ سلامی گیارہ ضرب توپ ہے۔



اجے گڈھ

ہزہائینس مہاراجہ سوائی سر رنجور سنگھ بہادر کے۔سی-آئی-ای-والی اجے گڈھ

ولادت ۱۸۵۹ء-مسند نشینی ۱۸۶۸ء - آپ بندیلہ راجپوت اور خاندان سورج بنسی سے تعلق رکھتے ہین - آپکا سلسلۂ نسب راجہ رام چندر جی کی جانب منجر ہوتا ہے - قدیم الایام سے اس خاندان کے لوگ بڑے شجاع اور فاتح گذرے ہین - اس ریاست کے بانی کا نام می دیال تھا - پہلے اسکے فرمانروا راجہ باندہ کے لقب سے مشہور تھے - راجہ بخت سنگھ یا بخت بلی نبیرہ جگت راج کے وقت مین علی بہادر نے اس ریاست کو تاخت و تاراج کیا - جس زمانہ مین عنان حکومت بندیلکھنڈ سرکار عظمت مدار کے دست اقتدار مین آئی تو ریاست پھر سرسبز ہونے لگی چنانچہ اولاً ۱۸۰۸ء مین سند ریاست عطا ہوئی - راجہ بخت بلی نے ۱۸۳۷ء مین انتقال کیا اور اُنکے بڑے بیٹے مادھو سنگھ جانشین ہوے - انھون نے ۱۸۴۹ء مین انتقال کیا اور اُنکے بھائی مہیپت سنگھ مسند نشین ہوے - مہیپت سنگھ نے ۱۸۵۳ء مین انتقال کیا اور اُنکے بیٹے بجے سنگھ گیارہ سال کی عمر مین مسند نشین ہوے مگر ۱۸۵۵ء مین وہ بھی رہگراے عالم بقا ہوے - اُسوقت والی ریاست حال کی جانشینی کی نسبت گفتگو ہو رہی تھی کہ غدر ہو گیا - اُس زمانہ مین اس ریاست نے سرکار کو بمقابلہ فرزند علی اور راج باغیہ انگریزی کما حقہ مدد دی اور حق وفاداری ادا کیا - یہ سب مہیپت سنگھ کی رانی کی عاقبت اندیشی اور وفا شعاری کا نتیجہ تھا - اس حسن خدمت کے جلدو مین سرکار نے اپنے حقوق سے دست بردار ہو کر سند ریاست مہاراجہ کو مرحمت کی زمانۂ نابالغی مین رانی موصوفہ نے بحیثیت ولیہ حکمرانی کی حتیٰ کہ ۱۸۶۸ء مین انتقال کیا اور مہاراجہ صاحب کو اختیارات فرمانروائی حاصل ہوے - دربار قیصری ۱۸۷۷ء مین خطاب سوائی



ہز ہائینس مہاراجہ سرسوائی رنجور سنگھ کے۔ سی۔ آئی۔ ای والی اجے گڈھ

پایا۔ اُنھون نے ۳۱۔ مارچ ۱۸۷۳ء کو وفات پائی اور بوجہ وفات ولیعہد اُنکے بیٹے ہنور پا
پرتاب سنگھ کو گورنمنٹ نے مسند آبائی پر متمکن کیا۔ یہ فن سپہ گری سے کمال شوق اور ملکداری
آئین وقوانین سے بہرہ کافی رکھتے تھے۔ انکے وقت مین ریاست کے ہرصیغہ مین نمایان ت
ہوئی اور ۱۸۷۷ء کے دربار قیصری مین نشان عطا فرمایا گیا۔ راجپوت رئیسون مین سب
پہلے اُنھون نے ولایت کا قصد کیا اور ۱۸۸۷ء مین علیا حضرت ملکۂ قیصرہ مرحومہ کی حضور
مین شرف باریابی حاصل کیا۔ وہان خطاب ڈی۔ سی۔ ایل مرحمت ہوا۔ ۲۳۔ اپریل ۱۸۹۰ء
کو انھون نے لاولد قضا کی اور بمنظوری گورنمنٹ راجہ مہتاب سنگھ اُنکے چچا مسند نشین ہو
یہ بھی نہایت توجہ سے نظم ونسق ریاست مین مصروف رہتے تھے۔ مسافرخانہ شنکر ساگر۔
اسپتال تعمیر کرائے۔ ۶۔ نومبر ۱۸۹۵ء کو لاولد وفات پائی۔ گورنمنٹ عالیہ نے اُنکے چچا
بھائی راجہ صاحب حال کو جنکی عمر اُسوقت نو برس کی تھی جانشین کیا اور ۶۔ جنوری ۱۸۹۶ء
کو رسم مسندنشینی عمل مین آئی۔ آپ فی الحال ڈیلی کالج اندور مین زیر تعلیم ہین اور ریاست کا
۲۰۔ جولائی ۱۸۹۶ء سے سپرنٹنڈنٹ صاحب ریاست وزیر نگرانی پولٹیکل ایجنٹ صاحب
بھوپال ہورہا ہے اور ریاست مین بندوبست باضابطہ ہوا ہے۔ پٹواریون کی تعلیم
کاغذات دیہی کی ترتیب کا محکمہ قایم ہوا جب سے آمدنی سائر وجنگلات مین ڈیوڑھی ترقی ہ
ہے۔ جشن جوبلی ۱۸۹۷ء کی یادگار مین وکٹوریا ہائی اسکول کھولا گیا۔ مکانات سکونت
لیس سواران ودکان سائر وتارگھر وڈاکخانہ وگواہ گھر تیار ہوے۔ جدید جیلخانہ تعمیر ہوا۔
روشنی شہر کا عمدہ انتظام کیا گیا۔ نئی سڑکین پختہ بنین۔ قانون اسلحہ جاری کیا گیا۔ ہر قسم
خوردنی پر محصول درآمد وبرآمد معاف ہوا۔ ۱۸۹۷ء سے بھوپالی سکہ کے بدلے سکہ کل
کیا گیا۔ قحط سنہ ۱۹۰۰ء مین امدادی کام جاری ہوے۔ اسکے صلہ مین گورنمنٹ نے منشی
سپرنٹنڈنٹ ریاست کو قیصر ہند کا تمغہ مرحمت کیا۔ رقبہ سات سو بیس مربع میل۔ آبادی ایک لاکھ
قریب محاصل سات لاکھ روپیہ سالانہ ہے۔ گیارہ ضرب توپ کی سلامی مقرر ہے۔

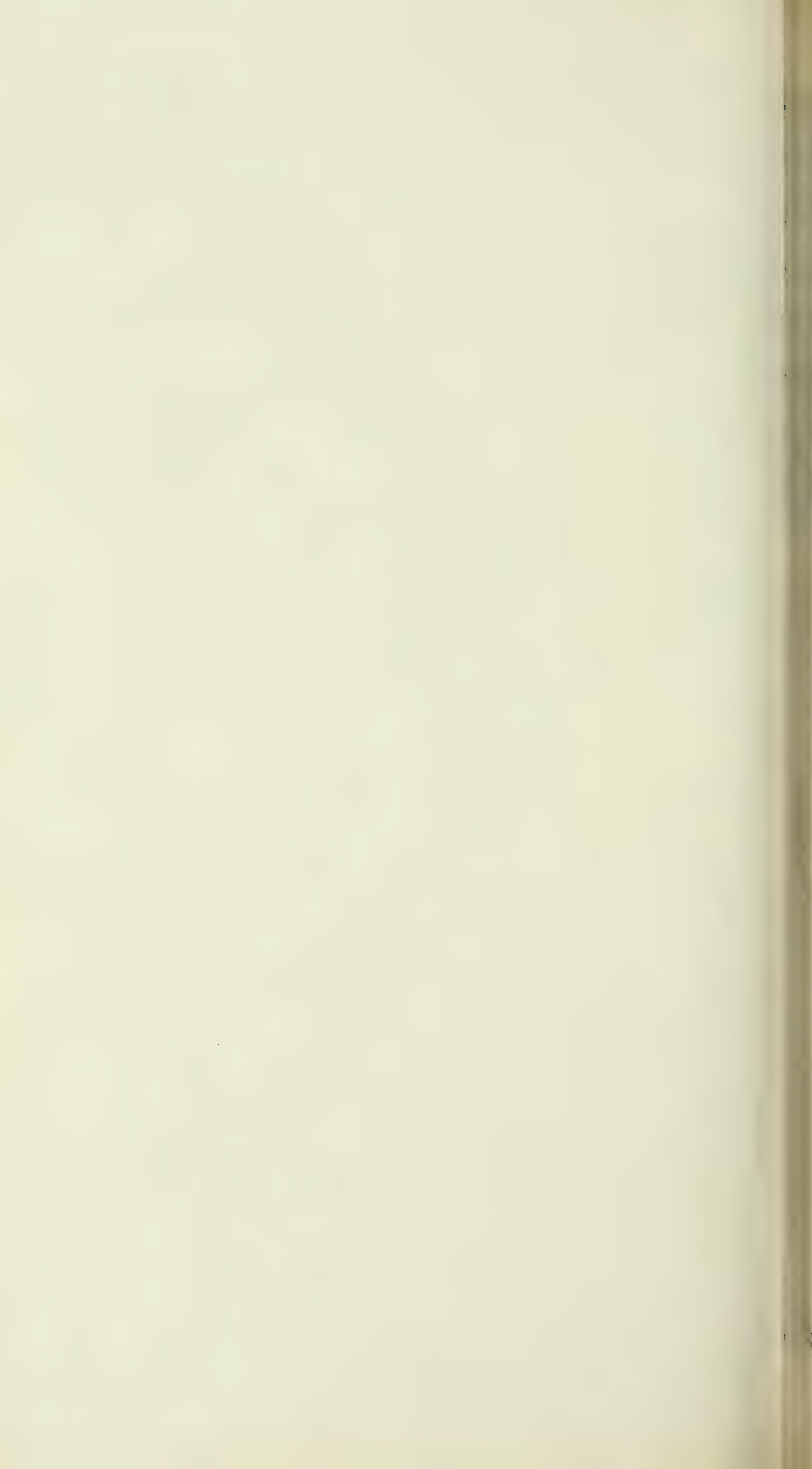
نرسنگڈھ

ہز ہائینس راجہ ارجن سنگھ والی نرسنگڈھ

ت ۱۸۸۴ء۔مسند نشینی ۶-جنوری ۱۸۹۷ء - یہ ریاست مالوہ (وسط ہند) مین واقع
کمران خاندان پنوار بنس ہے جسکی ابتدا راجہ پُردرا سے ہے جو راجہ بکرماجیت سے
پشت پہلے گذرے ہین - اس خاندان نے تین سو برس تک امٹ واڑی مین حکومت
) - جب مسلمانون کے عہد حکومت مین چوہان راجپوتون نے غلبہ پایا تو وہ ملک ان
کے ہاتھ سے نکل گیا مگر اُنکے بناے مکانات وغیرہ کے آثار و نشانات ابتک وہان
ن - راجہ سارنگ سین اس خاندان کے پہلے راجہ تھے جنھون نے سلطان
الدین محمد تغلق کے عہد مین مالوہ مین آکر دھار مین اپنی راج دھانی قائم کی اور بصلۂ حُسن
ت سرکار شاہی سے راوت کا خطاب حاصل کیا - سترھوین صدی کے آخر مین اس
ن کے دو حصہ ہوگئے اور پرسرام سنگھ نے نرسنگڈھ آباد کرکے قلعہ کی بنیاد ڈالی اور پرسرام
نگڈھ کا تالاب تعمیر کیا - اٹھارھوین صدی مین جب مغلیہ سلطنت مین ضعف پیدا ہوا
ٹون کا غلبہ ہوا تو راجہ کہان سنگھ نے ہلکر کو خراج دینا شروع کیا - سنہ ۱۸۰۵ء مین سوبھاگ سنگھ
ین ہوے - انکے عہد مین جنرل سر جان میلکم صاحب کی وساطت سے روسار مالوہ
مدنامے موکد ہوے اور چھاؤنی سیہور مین وکیل ریاست رہنے لگا - مئی سنہ ۱۸۲۷ء
اکر ہنونت سنگھ بھانکھڑہ حسب استرضاء گورنمنٹ عالیہ مسند نشین ہوے - یہ بڑے مخیر
پرور اور منتظم و عالی حوصلہ رئیس تھے - انھون نے ۴۷ برس تک نہایت بیدار مغزی
انی کی اور قلعہ - محل - مکانات بنواے - سامان جلوس کو ترقی دی - شفاخانہ
مدرسہ ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ کی خیرخواہی کے صلہ مین گیارہ توپ سلامی اور خطاب راجگی



ہز ہائنیس راجہ ارجن سنگھ بہادر والی نرسنگڈھ



مہاراجہ مرحمت ہوا - آپ نے اپنے عہد حکومت مین ریاست کے ہر صیغہ مین نمایان اصلا
کی - آپ نے محکمۂ صدر امینی قائم کیا ہے اور ماسٹر گور بخش رائے بی - اے دیوان
ہین جنہون نے صیغہ مال کی کارروائی مین نمایان ترقی کی ہے - ریاست
آبپاشی کے واسطے بہت سے جدید چاہات تعمیر ہوے اور ان اصلاحات سے ریاس
کی مالی حالت مین بہت بڑی شادابی و سرسبزی عیان ہے - دیگر صیغہ جات کا اہتمام
بھی تعلیم یافتہ افسرون کے سپرد ہے - ریاست کا رقبہ ایک ہزار ایک سو اٹھارہ مربع
آبادی ایک لاکھ چھپن ہزار ایک سو انتالیس جسمین زیادہ تر اہل ہنود ہین - محاصل
سوا تین لاکھ اور سلامی گیارہ ضرب توپ ہے -



چھتر پور

ہز ہائینس مہاراجہ وشناتھ سنگھ بہادر والی چھتر پور

ات ۲۹۔ اگست ۱۸۶۶ء۔ جانشینی ۳۔ فروری ۱۸۶۷ء۔ آپ پنوار راجپوت ہین
کنور سونی ساہ کی اولاد مین ہین۔ جب ملک بندیلکھنڈ پر انگریزون کا تسلط ہوا تو کنور
ساہ چھتر پور کی ریاست پر قابض تھے۔ ۱۸۰۶ء مین برٹش گورنمنٹ نے اُن کو سند
رمائی۔ انکے جانشین انکے بیٹے راجہ پرتاب سنگھ ہوے جنکو ۱۰ جنوری ۱۸۲۷ء کو
بہادر کا خطاب مرحمت ہوا۔ ۱۸۵۲ء مین اُنھون نے جگت راج کو جو راجہ پرتاب سنگھ
وٹے بھائی کے پوتے تھے اپنا متبنی اور جانشین مقرر کیا۔ ۱۸۵۴ء مین جب پرتاب سنگھ
ناکی تو گورنمنٹ نے جگت راج کو وارث ریاست تسلیم کیا۔ بعد ازان اُنکو مہاراجہ کا
ب عطا ہوا۔ ۱۸۶۷ء مین مہاراجہ جگت راج نے انتقال کیا۔ آپ ۳۔ فروری ۱۸۶۷ء
ت نابالغی جانشین ہوے اور انتظام ریاست گورنمنٹ عالیہ نے اپنے ذمہ لیا۔
۔ اور اراجکمار کالج نوگانون مین تعلیم پائی بعدہ لایق معلمون کی اتالیقی مین نوشت وخواند
سلہ جاری رہا اور مسٹر تھیوڈور موریسن بی۔ اے تکمیل علوم انگریزی کے لیے مقرر ہوے
زبان سنسکرت اور انگریزی مین عمدہ ملکہ حاصل کیا اور اُردو مین بھی کامل مہارت پیدا
آپ کو علم فلسفہ سے نہایت ذوق ہے اور فرصت کے وقت کتب بینی مین مشغول رہتے
۔ آپ کا ذاتی کتب خانہ نہایت عمدہ ہے۔ آپکی شادی سوائی مہندر مہاراجہ پرتاب سنگھ
سرآمد راجہاے بوندیلکھنڈ کی بڑی بیٹی سے ہوئی ہے۔ ہز ہائینس کو ۲۹۔ اگست
۱۸۸۷ء کو اختیارات ریاست تفویض ہوے اور ۳۔ جنوری ۱۸۹۴ء عیسوی کو
رات انفصال مقدمات جرائم سنگین عطا ہوے اور ۲۵۔ مئی ۱۸۹۵ء کو خطاب

شروع ہوے۔ اُسی عہد مین برٹش گورنمنٹ سے تعلق قائم ہوا اور ۱۸۱۹ء مین ریاس
اور گورنمنٹ کے مابین ایک معاہدہ منعقد ہوا۔ راجہ پربت سنگھ کے بعد بلونت سنگھ
بھیرون سنگھ نے حکمرانی کی۔ راجہ بھیرون سنگھ نے ۲۰ جنوری ۱۸۶۴ء کو انتقال کیا
اُنکے دو سالہ فرزند راجہ رنجیت سنگھ اپنے والد کے جانشین ہوے۔ اُسوقت گورنمنٹ
نے خان بہادر شہامت علی سی۔ ایس۔ آئی۔ کو رتلام کا سپرنٹنڈنٹ مقرر کیا جن
انتظام مین ریاست کے کل اُمور مین نمایان اصلاح اور ترقی ہوئی۔ راجہ رنجیت
کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ نے ۲۰ جنوری ۱۸۹۳ء کو مرض نیمونیا سے قضا کی۔ وہ
منتظم اور روشن ضمیر رئیس تھے۔ اُنکے جانشین راجہ سجن سنگھ بہادر والی حال ہین
صاحب کے زمانۂ نابالغی مین ریاست کا انتظام پولٹیکل ایجنٹ کی نگرانی مین خان
خورشید جی رستم جی کے سپرد ہوا۔ ہز ہائینس نے ڈیلی کالج اندور مین تعلیم پائی اور بعد
تعلیم خان بہادر مدار المہام ریاست نے جو علوم و فنون کے بہت بڑے حامی و م
اور اعلیٰ درجہ کے مدبر و منتظم ہین آپ کو طرز معاشرت اور سیاست کے اصو
فروع سے ماہر و آگاہ کیا۔ ۱۵۔ دسمبر ۱۸۹۸ء کو مہاراجہ صاحب کو اختیارات حکو
عطا ہوے۔ آپ رتق و فتق ریاست مین بہت بڑا حصہ لیتے ہین اور اپنی رعا
بہبود و فلاح مین ہمہ تن ساعی ہین۔ ریاست کا رقبہ نو سو دو مربع میل۔ آبا
تراسی ہزار سات سو تہتر اور آمدنی تیرہ لاکھ روپیہ ہے۔ سلامی گیارہ ضرب تو



رتلام

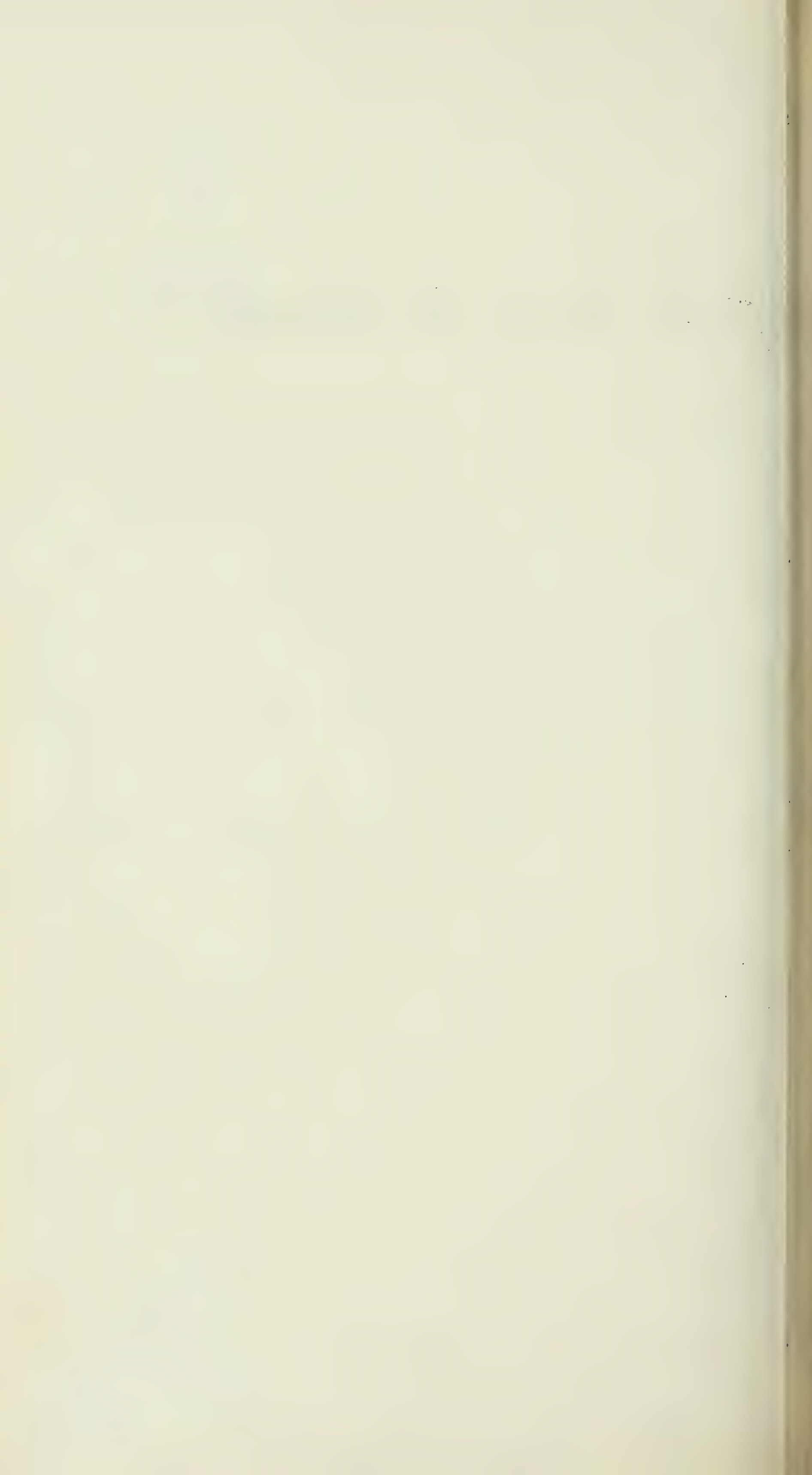
ہز ہائینس راجہ سجن سنگھ بہادر والی رتلام

ولادت ۱۸۸۰ء - جانشینی ۲۸ جنوری ۱۸۹۳ء مسند نشینی ۱۵ - دسمبر ۱۸۹۸ء

جگان رتلام سورج بنسی راٹھور راجپوت ہین - آپ کا سلسلۂ نسب سری رام چندر جی سے
ملتا ہے - ہز ہائینس مشہور خاندان جودہپور کے ایک رکن کی اولاد مین ہین - جب
آپ کے مورث اعلیٰ دلیپت سنگھ کے برادر اکبر سورج سنگھ مارواڑ کی گدی پر متمکن ہوے
انھون نے اپنے بھائی دلیپت سنگھ کو ایک بہت بڑی جائداد عطا کی جسمین جالور -
سیرہ وغیرہ شامل تھے - راجہ دلیپت سنگھ کے بیٹے مہیش داس سمت ۱۶۶۵ مین
مسند نشین ہوے - یہ بڑے مستقل مزاج اور بہادر شخص تھے - شاہجہان شہنشاہ دہلی
اِنسے نہایت خوش ہوے اور اُنکی جاگیر مین اضافہ کیا - مہیش داس نے سمت ۱۷۰۱
مین قضا کی اور اُنکے بیٹے رتن سنگھ نے دربار مین رسوخ اور رسائی حاصل کی - یہ بھی
اپنے والد کی طرح بہت بڑے شجاع اور اولوالعزم بزرگ تھے - اُنھون نے ایک مرتبہ
شہنشاہ دہلی کے روبرو ایک پیل دمان سے مقابلہ کیا اور اپنی شجاعت وبسالت کے
جوہر دکھائے - جس کٹار سے اُنھون نے ہاتھی کو زخمی کیا تھا وہ رتلام کے سلاح خانہ مین
اب تک موجود ہے - شاہجہان نے اِس دلیرانہ طرز عمل کے اعتراف مین علاوہ منصب
ہزاری و دیگر اعزاز و مراحم خسروانہ کے اُنکو مالوہ مین ترپن لاکھ روپیہ کی جاگیر عطا کی -
راجہ رتن سنگھ نے مالوہ مین آکر رتلام کی بنیاد ڈالی - اُنکے بعد راجگان رام سنگھ - شیو سنگھ -
[illegible] رسال - کیسری سنگھ - مان سنگھ - پرتھی سنگھ - پدم سنگھ - پربت سنگھ نے یکے بعد دیگرے
ریاست رتلام کی فرمانروائی کی - آخر الذکر راجہ کے زمانہ مین مرہٹون کے سخت حملے



ہز ہائینس مہاراجہ سجن سنگھ بہادر والی رتلام



جاوڑہ

ہز ہائینس فخر الدولہ نواب افتخار علیخان بہادر صولت جنگ والی جاوڑہ

آپ ابھی نابالغ ہین ۱۸۹۵ع مین اپنے والد میجر ہز ہائینس احتشام الدولہ نواب محمد اسماعیل خان بہادر فیروز جنگ کی وفات پر جانشین ہوے۔ آپ ایک پٹھان خاندان سے تعلق رکھتے ہین۔ جاوڑہ کے اول نواب امیر خان کے برادر نسبتی غفور خان تھے۔ اُنکو مہاراجہ ہولکر نے یہ قطعۂ ملک عطا کیا تھا۔ عہد نامۂ مندسور منعقدہ ۶ جنوری ۱۸۱۹ع کے مطابق برٹش گورنمنٹ نے نواب غفور خان کو مالک ریاست تسلیم کیا اور اُن کو اُنکے مقبوضہ علاقہ کی سند عطا کی ۱۸۲۵ع مین غوث محمد خان اُنکے جانشین ہوے۔ اُنکی وفات کے بعد ۱۸۶۵ع مین نواب محمد اسماعیل خان بہادر مسند آرا ہوے۔ نواب موصوف نے ۱۸۹۵ع مین قضا کی اور ہز ہائینس والی حال اُنکے جانشین ہین۔ ریاست کا رقبہ پانچسو اڑسٹھ مربع میل اور آبادی چوراسی ہزار دوسو دس ہے۔ سلامی تیرہ ضرب توپ۔



دیواس

(پانتی خُرد)

ہزہائینس راجہ ملہرراؤ پنوار دادا صاحب والی دیواس

آپ پنوار راجپوت ہین - اس خاندان کے مورث اعلیٰ ساگوجی تھے جنکے بیٹے
راجہ کالوجی کے دو بیٹے تھے تکاجی اور جیواجی - انھون نے باجی راؤ پیشوا سے
ریاست دیواس بالاشتراک پائی تھی - تکاجی کی اولاد سے فرمانروایان پانتی کلان
اور جیواجی کی اولاد سے فرمانروایان پانتی خُرد ہوے ۱۸۱۸ء سے یہ دونون
ریاستین برٹش حمایت مین داخل ہوئین - اُس زمانہ مین تکاجی راؤ اور انند راؤ فرمانروا
تھے - زمانۂ غدر مین دونون راجاؤن نے سرکار انگلشیہ کو کماحقہ مدد دی - دونون
راجہ شہر دیواس مین رہتے ہین لیکن ہر راجہ کی حکومت اپنے اپنے حدود مین الگ
الگ ہے - ریاست دیواس پانتی خُرد کا رقبہ چارسو چالیس مربع میل - آبادی چون ہزار
چارسو چار اور سلامی پندرہ ضرب توپ ہے -



دیواس

(پانتی کلان)

ہز ہائینس راجہ تکاجی راؤ پنوار بابا صاحب والی دیواس

یہ خاندان اور خاندان داداصاحب فرمانرواے پانتی خُرد دونون
جدّی پنوار راجپوت ہین۔ راجہ دھار بھی اسی خاندان سے ہین۔ راجہ کالوجی
لڑکے تھے تکاجی اور جیواجی ۔ دونون نے ریاست ہذا کی مشترکہ سند پیشواۓ
کی۔ تکاجی کی اولاد سے پانتی کلان کے راجہ اور جیواجی کی نسل سے پانتی خُرد کے
راجہ ہوتے چلے آئے ہین تکاجی کے بعد اُنکے بیٹے کرشناجی اور اُنکے بعد
تکاجی دوم مسندنشین ہوے۔ اُنھون نے رکمنگد راؤ کو متبنّی کیا جو خاصے صاحب
سے معروف تھے اور ۱۸۲۷ء مین اُنکے جانشین ہوے۔ اُنکی وفات
کے بعد اُنکے متبنّی ہز ہائینس راجہ کرشناجی راؤ پنوار وارث ہوے۔ اُنھون نے
ایام غدر مین نمایان خدمات انجام دین۔ اُنکے بعد ہز ہائینس راجہ تکاجی راؤ
حال مسند آرا ہوے۔ ریاست کا رقبہ چارسودو مربع میل۔ آبادی باسٹھ ہزار
تین سوبارہ نفوس اور سلامی پندرہ ضرب توپ ہے۔



دتیا

ہزہائینس مہاراجہ سر لوکندر بھوانی سنگھ
بہادر۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ والی دتیا

ولادت ۱۸۵۴ء۔ مسند نشینی ۲۰۔ نومبر ۱۸۵۷ء۔ ہزہائینس بندیلہ راجپوت
ن خاندان کے مورث اعلیٰ راجہ بیر سنگھ تھے۔ اسی خاندان سے والیان اورچھہ
ہ اور پنّا وغیرہ ہین۔ عہد اکبر اعظم اور جہانگیر مین مہاراجہ بیر سنگھ دیو فرمانرواے
تھے اور اُنکے دوسرے بیٹے بھگوان راے دتیا کے اول فرمانروا ہوے۔
مین (۱۸۰۲ء) کے بعد یہ ریاست بھی مثل اور ریاستہاے بندیلکھنڈ کے گورنمنٹ
کے ظل حمایت مین داخل ہوئی۔ اُس زمانہ مین راجہ پریچھت فرمانروا تھے۔
ء مین اُنسے اور سرکار انگریزی سے خاص معاہدہ ہوا اور اُسوقت سے
ریاست ہذا تمامی محاربات مرہٹہ وغیرہ مین سرکار کے طرفدار اور معاون رہے
خدمت کے جلدو مین راجہ پریچھت سے ۱۸۱۷ء مین ایک جدید معاہدہ ہوا اور
اضافہ کیا گیا۔ اُنکی وفات کے بعد ۱۸۳۹ء مین اُنکے متبنّیٰ راجہ بجے بہادر اور
ت پر جو ۱۸۵۷ء مین واقع ہوئی اُنکے متبنّیٰ ہزہائینس مہاراجہ فرمانرواے
ن ہوے۔ بتقریب دربار قیصری ۱۸۷۷ء عیسوی مین فرمانرواے ریاست ہذا
"مہاراجہ" اور "لوکندر" مرحمت ہوا اور ۱۸۹۸ء مین ہزہائینس کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔
سے معزز ومفتخر ہوے۔ ریاست کا رقبہ نو سو گیارہ مربع میل۔ آبادی ایک
ز ہزار سات سو ساٹھ اور سلامی پندرہ ضرب توپ ہے۔

انکی وفات پر مہاراجہ سر انند راؤ پنوار عالم نا بالغی مین مسند نشین ہوے ۱۸۵۷ء مین
بغاوت کی علت مین یہ ریاست ضبط کر لی گئی مگر جب مہاراجہ صاحب بالغ ہوے تو ریاست
انکو واپس دی گئی۔ ہزہائینس مہاراجہ سر انند راؤ پنوار نے ۱۵ جولائی ۱۸۹۸ء کو رحلت
فرمائی۔ مگر اس سے ایک دن قبل وہ والی حال کو متبنیٰ کر چکے تھے۔ ہزہائینس کے والد
شمبھاجی راؤ پنوار مہاراجہ متوفی کے سوتیلے چھوٹے بھائی تھے۔ ابتدا ہی سے ہزہائینس
کی تعلیم و تربیت مہاراجہ سر انند راؤ کی نگرانی مین ہوئی ہے جو آپ کو اپنا متبنیٰ اور وا
بنانا چاہتے تھے۔ اصلاح تربیت اور تکمیل تعلیم کے لیے ہزہائنس ڈیلی کالج اندور مین
شریک ہوے۔ ہزہائینس کو مردانہ کھیلون کا بہت بڑا شوق ہے اور شکار اور شہسواری مین
ید طولیٰ رکھتے ہین۔ ریاست کا رقبہ ایک ہزار سات سو چھہتر مربع میل۔ آبادی ایک لاکھ
بیالیس ہزار ایک سو پندرہ۔ محاصل دس لاکھ اور کل فوجی قوت سات سو اٹھہتر
سلامی پندرہ ضرب توپ ہے۔



دھار

ہز ہائینس اودواجی راؤ پنوار والی دھار

ولادت ۳۰ ستمبر ۱۸۸۶ء مسند نشینی ۱۴ جولائی ۱۸۹۸ء۔ ہز ہائینس اُس
پنوار راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین جسکے مورثون مین راجہ وکرمادت
بھوج گزرے ہین۔ اوائل حکومت مرہٹہ مین اِس خاندان نے بڑی ناموری
ت حاصل کی تھی۔ سب سے پہلے اول پنوار راجہ بھوج دھار کو آئے لیکن
ؤ پنوار علی العموم بانی ریاست سمجھے جاتے ہین جنکو باجی راؤ پیسوا نے ریاست دھار
اضلاع ملحقہ کا مالک اور والی تسلیم کیا تھا۔ راجہ انند راؤ پنوار نے ۱۷۴۹ء
ائی اور اُنکے بیٹے جسونت راؤ پنوار اُنکے جانشین ہوئے۔ جسونت راؤ پنوار ۱۷۶۱ء
جنگ مین مقتول ہوے جو پانی پت مین ہوئی تھی۔ اُنکی وفات پر اُنکے خرد سال
ھانڈے راؤ پنوار اُنکے جانشین ہوے اور اُنکی جگہ اُنکے بیٹے انند راؤ پنوار
ست پر متمکن ہوے۔ راجہ انند راؤ پنوار نے ۱۸۰۷ء مین انتقال کیا اور اُنکے
چندر راؤ پنوار جو اُنکی حاملہ رانی کے بطن سے اُنکی وفات کے بعد پیدا ہوے
ارث ہوے مگر انتظام ریاست رانی منیا بائی کے ہاتھ مین رہا۔ رامچندر راؤ نے
ن بعد انتقال کیا اور رانی منیا بائی نے اپنے ہمسایہ سردارون کی رضامندی سے
کے بیٹے رامچند راؤ پنوار کو متبنّیٰ کیا۔ منیا بائی بڑی شجاع اور بہادر رانی تھی۔
لہ ء کے معاہدہ سے ریاست دھار برٹش گورنمنٹ کی حمایت مین آئی اور بہت سے
ع جو سابق مین اُسکے قبضہ سے نکل گئے تھے واپس دیے گئے۔ راجہ رامچند پنوار
نین اُنکے متبنّیٰ راجہ جسونت راؤ پنوار ہوے جنھون نے ۱۸۵۷ء مین قضا کی۔



ہز ہائنس مہاراجہ اوداجی راؤ - والی دھار



سے کے باجگزار مقرر ہوے۔ اُنھون نے ۱۸۳۴ء مین انتقال کیا اور راجہ سجن
اُنکے جانشین ہوے۔ اُنکی وفات کے بعد رانی نے ہمیر سنگھ کو متبنّیٰ کیا جو اسی خاندان
تھے اُنکے بعد ۱۸۷۴ء مین اُنکے چھوٹے بھائی ہز ہائینس سوائی سر پرتاب سنگھ مسند آ
ریاست ہوے۔ ۱۸۸۲ء مین مہاراجہ نے سوائی کا خطاب حاصل کیا اور ۱۸۸۶ء مین
مین سر آمد راجہ ہاے بندیلکھنڈ کا اضافہ ہوا اور یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو کے۔سی۔آئی
اور بعد کو جی۔سی۔آئی۔ای کے خطابات سے ممتاز ہوے۔ ریاست کا رقبہ
دو ہزار اسی آبادی تقریباً سوا تین لاکھ ہے۔ سلامی ۱۷ ضرب توپ جنمین دو ذاتی ہو



اورچھہ

ہنیس سر آمد راجہاے بندیلکھنڈ مہاراجہ مہندر سوائی سر پرتاپ سنگھ بہادر جی-سی-آئی-ای والی اورچھہ

ولادت ۱۸۵۴ء - مسند نشینی ۱۵ - مارچ ۱۸۷۴ء - والیان ریاست ہذا
ن گڑھوار بندیلہ راجپوتون کے راس الرئیس ہین - خاندانہاے فرمانروایان مین
جے گڈھ چرکھاری - وغیرہ اسی خاندان کی شاخین ہین - اگلے وقتون مین گڑھوار
ت بنارس کے فرمانروا تھے - جب اُس ملک پر مسلمانون کا تسلط ہوا تو خاندان کے
ہیم کرن عرف پنچم نے مغربی سمت کی طرف نقل و حرکت کی اُنکے بیٹے بیر سنگھ نے بندیلہ
اختیار کیا - اُسوقت سے یہ ملک بندیلکھنڈ کے نام سے مشہور ہے - اُنھون نے
ن صدی مین بمقام مئو مہونی دار الریاست قائم کیا - بعدہ اس خاندان نے سو
کے اندر جنوب کیجانب اپنے علاقہ کو وسعت دی حتیٰ کہ راجہ سنپال نے چودھوین
مین کرور تک قبضہ کرلیا جو جھانسی کے مشرق مین ہے - ۱۵۳۲ء مین راجہ
پرتاب نے جو اُندنون بندیلون کے سردار تھے اورچھہ کو آباد کیا - اُنکے چھوٹے لڑکے
ے جیت کی اولاد سے مشرقی بندیلکھنڈ کے اکثر فرمانروا پیدا ہوے - مگر ساہ بڑے
یاست اورچھہ دتیا اور دیگر مغربی ریاستون کے مورث اعلیٰ تھے - اُنکے بیٹے
یر سنگھ دیو نے اکبر اعظم اور جہانگیر کے عہد مین بہت بڑی ناموری اور شہرت پیدا کی
تعمیرات عام کے بانی ہوے - جب بندیلکھنڈ مین گورنمنٹ انگلشیہ کی عملداری ہوئی
زمانہ مین راجہ بکرماجیت مہندر اورچھہ کے فرمانروا تھے اُنھون نے گورنمنٹ
سل پیدا کیا اور ۱۸۱۲ء کے عہد نامہ کے مطابق مہاراجہ دولت انگلشیہ

آپ کی عمدہ خدمات کے صلہ مین آپ کو جی-سی-ایس-آئی کے خطاب سے سرفراز فرما
ہے-آپ کا انتظام جیسا عمدہ ویسا ہی ہمدردانہ ہے-عدالتون مین ریاست کی دیسی
زبان ہندی جاری کردی ہے-آپ کو سیر وسیاحت کا نہایت شوق ہے چنانچہ آپ کا
پنجاب کا سفر پشاور اور علی مسجد تک کرچکے ہین اور ممالک شمال ومغرب واودھ کے
بڑے بڑے شہرون-راجپوتانہ اور وسط ہند کے مشہور مقامون کو ملاحظہ فرما چکے ہین-
آپ نہایت عمدہ شہسوار اور قادر انداز ہین اور آپ کو ترقی علوم کا بھی کمال شوق ہے
آپ کی ریاست مین سات سو انسٹھ سوار اور دو ہزار ایک سو اُنچاس پیدل فوج ہے و
توپچی اور ستاون توپین ہین-ریاست کا رقبہ تیرہ ہزار مربع میل اور آبادی تیرہ لاکھ چھبیس
چار سو چون نفوس ہے-اور آمدنی تقریبًا تیئیس لاکھ ہے-ریوان مین کوئلہ کی کانین بکثرت ہ
سنہ ۱۸۸۵ء مین معادن واقعہ امریا برٹش گورنمنٹ کو پیداوار پر کسی قدر حق مالکانہ لیکر تفو
کردی گئی تھین لیکن یکم جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو ریاست نے پھر واپس لے لین اور ریاست
اُنسے کوئلہ برآمد کراتی ہے اور اُسکی وجہ سے محاصل ریاست مین معقول ترقی ہوگئی-
سلامی سترہ ضرب توپ-



جلد ریاست کی حالت سنبھال لی ۱۸۳۵ء مین معمر مہاراجہ نے وفات پائی اور
سنگھ مسند حکومت پر متمکن ہوے بے شمار تصنیفات اور چترکوٹ مین کئی دھرم سالے
مہاراجہ کی سیرت قابلیت اور اعلیٰ مذاق کی یادگارین ابتک قائم ہین ۱۸۴۳ء مین ان مہاراجہ
برس حکومت کی اور اپنے بیٹے رگھوراج سنگھ کو ریاست سپرد کردی - مہاراجہ رگھوراج سنگھ
راج کی سیاحت کی اور وہان کے سردارون سے رسم دختر کشی کے ترک کا حلف
لیا - اسکے بعد وہ مہاراجہ جے پور سے ملنے گئے جنکو انکی ہمشیر منسوب تھین - بعد کو مہاراجہ
نے ریوان مین آکر مہاراجہ رگھوراج سنگھ کی دو بہنون سے شادی کی ۱۸۴۷ء مین
مہاراجہ نے رسم ستی کو اپنی ریاست سے اُٹھادیا - ان مہاراجہ نے گورنمنٹ کے ساتھ زمانہ غدر
مین بڑی خیرخواہی کی اور گورنمنٹ نے اُسکے صلہ مین اضلاع سہاگ پور و امرکنٹک عطا
کیا اور ۱۸۶۴ء مین خطاب جی - سی - ایس - آئی مرحمت فرمایا اور ۱۸۷۷ء مین دربار
کے موقع پر بجاے ۱۷ ضرب کے ۱۹ ضرب توپ کی سلامی مقرر کی - مہاراجہ نے چھپن
برس کی عمر مین ۱۸۸۰ء مین وفات پائی اور اُنکے بیٹے مہاراجہ حال ہز ہائنیس وینکٹ رمن سنگھ
جانشین ہوے - آپ کی ولادت ۲۳ - جولائی ۱۸۷۶ء کو واقع ہوئی ہے گدی نشینی کے وقت
ہز ہائنیس کی عمر صرف تین برس کی تھی - آپ اُسی سال اکتوبر کے مہینے مین باضابطہ
مسند نشین کیے گئے لیکن گورنمنٹ نے پولٹیکل ایجنٹ بندیلکھنڈ کو منتظم ریاست مقرر فرمایا اور
تعلیم و تربیت سرجن میجر گولڈسمتھ و سرجن میجر گنٹ اور راے صاحب پنڈت پورن مل
کے سپرد ہوئی - آپنے ۱۸۸۷ء مین حضور ملکہ معظمہ مرحومہ کی یادگار مین وکٹوریہ ہسپتال تعمیر
کیا اور سینتالیس قیدی رہا کیے اور امپیریل انسٹیٹیوٹ کو ایک بیش قرار رقم عطا کی ۱۸۹۵ء مین
سن بلوغ کو پہونچے اور ۱۵ - نومبر ۱۸۹۵ء کو آپ باختیارات کامل مسند نشین کیے گئے -
۱۸۹۷ء کے قحط کے اثر سے ریوان بھی محفوظ نہین رہا تھا لیکن آپ نے خوب عمدہ انتظامات
رعایا کی رفع تکلیف کے لیے کیے اُنسے مخلوق خدا کی جانبری ہو گئی اور گورنمنٹ نے

مورثون کے اُس حسن سلوک کی مشکورانہ قدردانی مین جو اُنھون نے شہنشاہ کے خاص بزرگون کو ضرورت کے وقت پناہ اور اعانت دینے مین ظاہر کیا تھا ایک بہت بڑی فوج پنّا کو روانہ کی اور حکم دیا کہ ریاست پنّا چھین کر اودھوت سنگھ کو دیدیجائے۔ تین دن کے محاصرہ کے بعد بندیلہ سردار ریوان مین ایک مختصر فوج چھوڑکر فوراً اپنی موروثی ریاست کی حفاظت کے لیے چلے گئے اور ریوان کے سردارون نے انکی باقی فوج کے قبضہ سے ریوان چُھڑالیا۔ آخر اودھوت سنگھ مسندنشین کیے گئے مگر اُنکی حکومت ناکام ثابت ہوئی۔ انکے بعد اجیت سنگھ اُنکے جانشین ہوے۔ ۱۷۹۶ء مین پیشوا کے ایک پوتے علی بہادر نے دست تصرف دراز کیا اور چونکہ مہاراجہ اجیت سنگھ نے اطاعت سے انکار کیا لہٰذا پیشوا نے جسونت راؤ نائک کی سرغنائی مین ایک بہت بڑی جمعیت کے ساتھ ریوان پر حملہ کیا لیکن رانی کنول کنواری کے استقلال وہمت سے سرداران ریوان نے حملہ آورون کو ۴۔ دسمبر ۱۷۹۶ء مین شکست دی جسمین جسونت راؤ نائک مارے گئے۔ ۱۸۰۲ء مین علی بہادر نے بذاتہ ریوان پر فوج کشی کی اور اجیت سنگھ سے نائک کی مہم کا مصارف اور خراج طلب کیا۔ مہاراجہ نے قلندر سنگھ کھرچولی کو تسہیل شرائط کے لیے بطور سفیر غنیم کے پاس روانہ کیا۔ سفیر نے پیشوا سے معافی خراج کے معاملہ مین کامیابی حاصل کی اور علی بہادر ایک لاکھ روپیہ تاوان جنگ پر راضی ہوگئے۔ ۱۸۰۹ء مین مہاراجہ اجیت سنگھ نے قضا کی اور جے سنگھ اُنکے جانشین ہوے یہ بھی ایک سخت بدامنی کا زمانہ تھا۔ اس زمانہ مین برٹش گورنمنٹ سے راہ ورسم پیدا ہوئی اور یہ امر طے ہوگیا کہ ریاستون کے مابین جو کچھ سرحدی نزاعات ومناقشات پیدا ہون اُنکا تصفیہ برٹش گورنمنٹ کیا کرے۔ بعد چندے گورنمنٹ سے کچھ معاہدے ہوے جنکے ذریعہ سے ایجنسی اور ڈاکخانہ قائم کیا گیا۔ ۱۸۳۰ء مین مہاراجہ نے اپنی حکومت وریاست اپنے بیٹے وشوناتھ کو تفویض کردی۔ اگرچہ اُسوقت خزانہ بالکل خالی تھا مگر بھوندولال وزیر کے عمدہ انتظام

ریوان

ہائینس سری مہاراجہ ونکٹ رمن سنگھ بہادر جی۔سی۔ایس۔آئی

والی ریوان

ت ۲۳۔جولائی ۱۸۷۶ء۔مسند نشینی اکتوبر ۱۸۸۰ء۔حصول اختیارات کامل ۱۵۔
۱۸۹۵ء۔آپ چولکیا دیو کی نسل سے ہین جنکی نسبت روایت ہے کہ اُنکو برہمانے ظالم
ون کے ہلاک کرنے کے لیے خلق کیا تھا۔اُنکی اولاد چولکیا راجپوت کے نام سے
م ہے۔اسی نسل مین بیاگھر دیو نے جو گجرات کے سولنکی شاہی خاندان مین پیدا ہوے
ریاست ریوان کی بنیاد ڈالی اور باندھو گڈھ کو جو ریوان سے نوے میل ہے دار الریاست
دیا۔سولھوین اور سترھوین صدی مین مغلیہ سلاطین کو دو مرتبہ دہلی سے فرار ہونا پڑا اور
ان ریوان نے اُن کو پناہ اور مدد دی۔۱۶۱۸ء مین بکرمادت گدی پر متمکن ہوے اور
ن نے دریاے بچیا اور بہار کے اتصال پر شہر ریوان کی بنیاد ڈالی اور ایک عالیشان
میر کیا۔اُسوقت سے ریوان علی الاتصال ریاست کا دار الریاست ہے بکرمادت کی
ی پشت مین بھان سنگھ ہوے جنکی یادگار جگدیش جی کا مندر موتی محل او قلعہ امریٹن
۔اُنکی مہارانی نے وہ تالاب بنوایا جو ابتک رانی تلاؤ مشہور رہے۔اُنکے جانشین
بنی انردھ سنگھ ہوے لیکن جانشینی سے پانچ سال کے بعد ایک ناگہانی حادثہ سے
نتقال ہو گیا۔اُنکی وفات کے بعد ریاست مین سخت بدنظمی پھیلی۔وارث ریاست
وت سنگھ ایک ششماہہ بچہ تھے۔راجہ پنّا نے ایک بہت بڑی فوج کے ساتھ
ن پر یورش کی اور رانی اپنے بچہ کو لیکر اپنے میکہ چلی گئین اور وہان سے محمد بہادر شاہ
بر ثانی شہنشاہ دہلی سے اعانت کی طالب ہوئین۔عالمگیر نے اودھوت سنگھ کے



ہزہائنیس سری مہاراجہ ونکٹ رمن سنگھ بہادر-جی-سی-ایس-آئی-والی ریوان



نام حمید اللہ خان ہے جو ابھی تعلیم حاصل کر رہے ہین۔ اول الذکر صاحبزادون نے
انگریزی اور فارسی اور اُردو مین اعلیٰ درجہ کی تعلیم پائی ہے اور ریاست کے انتظام مین
بہت بڑی دلچسپی ظاہر کرتے ہین۔ ریاست کا رقبہ چھ ہزار آٹھ سو اُنسٹھ مربع میل ہے
آبادی چھ لاکھ پینسٹھ ہزار نو سو اکسٹھ۔ سلامی ۱۹ ضرب توپ۔



...ر بیگم کے بطن سے ایک دختر چھوڑی جنکا نام شاہجہان بیگم تھا وہ بصوابدید گورنمنٹ
...روا اور نواب سکندر بیگم ولیہ مقرر ہوئین ۔ نواب سکندر بیگم نے نہایت لیاقت اور
...ت سے حکومت کی اور ریاست کے نظم ونسق کو بڑی عمدگی سے سنبھالا۔ جولائی
...۱۸۵۵ء مین نواب شاہجہان بیگم کی شادی بخشی باقی محمد خان کے ساتھ ہوئی چونکہ بخشی
...مد خان خاندان بھوپال سے نہ تھے لہذا یہ قرار پایا کہ شاہجہان بیگم والیہ ریاست ہون
...اب صاحب کو انتظام ریاست مین کوئی اختیار نہو چنانچہ ۱۸۵۹ء مین ہر ہائینس
...ر بیگم فرمانروا اور نواب شاہجہان بیگم اُنکی وارث قرار دی گئین اور اعلان کیا گیا کہ
...ہ اُنکی اولاد اُنکی جانشین ہوگی۔ نواب سکندر بیگم نے غدر ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ کے
...بہت بڑی رفاقت ظاہر کی جسکے صلہ مین اُنکو بیرسیہ کا پرگنہ عطا ہوا۔ ہر ہائینس نواب
...ان جہان بیگم ۲۷۔ ذیقعدہ ۱۲۷۴ھ کو نواب شاہجہان بیگم کے بطن سے پیدا ہوئین
...۱۸۶۷ء مین نواب امراؤ دولہا (باقی محمد خان) نے انتقال کیا ۱۸۶۸ء مین
...ہان بیگم مسند آرائے حکومت ہوئین ۔ اُنھون نے کمال توجہ اور حسن لیاقت سے
...ست کا انتظام کیا۔ ۱۸۷۱ء مین اُنکا دوسرا عقد مولوی صدیق حسن خان سے ہوا۔
... شاہجہان بیگم کے دور حکومت مین ریاست مین مدرسے شفاخانے ۔ خیرات خانے
...نے اسپتال جاری ہوئے اور کئی اعلیٰ درجہ کی عمارتین اور مسجدین تعمیر ہوئین۔ نواب
...ہان بیگم نے جون ۱۹۰۱ء مین انتقال کیا اور ہر ہائینس سلطان جہان بیگم مسند ریاست
...ن ہوئین ۔ نواب سلطان جہان بیگم بھی اپنی مادر گرامی کی طرح نہایت منتظم بیدار مغز
...لیم یافتہ خاتون ہین اور مہمات ریاست کو بنفس نفیس انجام دیتی ہین ۔ آپکے شوہر
...لدولہ احتشام الملک عالیجاہ نواب احمد علی خان نے جو نہایت دور اندیش اور مدبر و منتظم
...۱۹۰۲ء مین رحلت کی ۔ آپکے تین فرزند ہین جنمین سے ولیعہد کا نام نواب نصراللہ خان
...ر ہے ۔ دوسرے صاحبزادے کا نام عبیداللہ خان ہے اور تیسرے صاحبزادے کا

شریف محمد خان کے بیٹے تھے اور وزیر ریاست کی مخالفت کی وجہ سے فرار ہو گئے تھے
بھوپال کو واپس آئے اور اُسکو مرہٹون کی دستبرد و غارتگری سے بچایا اور بھوپال کے موجود
فرمانروا خاندان کے بانی ہوے۔ وہ عرصہ تک مرہٹون کے ساتھ چھوٹی چھوٹی جنگین کرتے
رہے اور اُن کل قطعات کو جو بھوپال سے نکل گئے تھے واپس کر لیا۔ نواب وزیر محمد خان
نے ۱۸۱۶ء مین وفات پائی اور انکے دوسرے بیٹے نواب نذر محمد خان جملہ اراکین ریاست
اور جماعتون کی اتفاق رائے سے اُنکے جانشین قرار پاے۔ نواب نذر محمد خان کا عقد
قدسیہ بیگم دختر نواب غوث محمد خان سے ہوا۔ ۱۸۱۷ء مین جنگ پنڈاری کے خاتمہ پر برٹش
گورنمنٹ اور فرمانرواے بھوپال کے مابین ایک قریبی اتحاد پیدا ہوا اور ۱۸۱۸ء مین باضابطہ
معاہدہ پر دستخط ہوے۔ اس معاہدہ کے کچھ دنون بعد نذر محمد خان اپنے برادر نسبتی فوجدار
کے ہاتھ سے جنکی عمر صرف آٹھ سال کی تھی اتفاقیہ ایک پستول چل جانے سے ہلاک ہوے
نواب نذر محمد خان ایک بڑے بہادر سپاہی اور دانشمند و عقیل فرمانروا اور گورنمنٹ کے
ایک حقیقی خیرسگال اور رفیق تھے۔ اُنکے صرف ایک صاحبزادی تھین جنکا نام سکندر بیگم
تھا۔ اراکین ریاست و گورنمنٹ ہند کی منظوری سے یہ امر طے پایا کہ قدسیہ بیگم کی ریجنسی
(تولیت) مین منیر محمد خان فرزند نواب امیر محمد خان جنھون نے اپنے حقوق و دعاوی سے
دستکشی کی تھی نواب نذر محمد کے جانشین ہون اور سکندر بیگم سے عقد کرین۔ ۱۸۲۷ء مین
نواب منیر محمد خان نے اظہار حکومت کی کوشش کی مگر اس سے نواب قدسیہ بیگم نے اختلاف
کیا اور انکو بالآخر اپنا دعوی سکندر بیگم کے حق مین اور جانشینی اپنے چھوٹے بھائی جہانگیر محمد خان
کے حق مین ترک کرنی پڑی۔ یہ انتظام امراے ریاست کی مرضی کے موافق تھا جو
اپنے فرمانروا کے انتخاب مین ایک محدود استحقاق رکھتے ہین۔ ۱۸۔ اپریل ۱۸۳۵ء کو
سکندر بیگم کا عقد نواب جہانگیر محمد خان کے ساتھ ہوا۔ نواب صاحب کو ۲۹۔ نومبر ۱۸۳۷ء
کو اختیارات عطا ہوے۔ نواب صاحب نے ۹۔ دسمبر ۱۸۴۴ء کو رحلت کی اور اپنے

بھوپال

ہر ہائینس نواب سلطان جہان بیگم والیہ بھوپال

ت ۲۷ ذیقعدہ ۱۲۷۴ھ مسند نشینی ۱۳ جولائی ۱۹۰۱ء - بھوپال وسط ہند مین سب سے بڑی
ی ریاست ہے - فرمانروا خاندان دوست محمد خان افغان کی نسل سے ہے جو شہنشاہ
ب زیب کے عہد مین ضلع بیرسیہ کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوے تھے لیکن اورنگ زیب
ات کے بعد جو انقلابات و تغیرات واقع ہوے اُنسے وہ بھوپال اور قرب و جوار
ت کے مالک ہو گئے - اُنھون نے سنہ ۱۷۲۳ء مین انتقال کیا - انکی وفات کے بعد
نابالغ فرزند سلطان محمد خان کو پٹھان سردارون نے تخت پر بٹھا دیا مگر نظام انکے
ے بیٹے یار محمد خان کے طرفدار تھے چنانچہ سلطان محمد خان کو کنارہ کشی کرنی پڑی -
خان کے چار بیٹے تھے جنمین سب سے بڑے فیض محمد خان یار محمد خان کے جانشین
ے - اس انقلاب کے بعد سلطان محمد خان کے حقوق پیش ہوے مگر انکو ناکامی ہوئی
م دعاوی ریاست ترک کرنے پڑے - اس زمانہ مین پیشوا باجی راو نے دہلی سے
آتے وقت شہنشاہ دہلی کی جانب سے افغانان بھوپال سے ریاست مقبوضہ کا
طلب کیا اور عہدنامہ کے بموجب سوا چند قصبات کے مالوہ کے تمام مقبوضات
سے نکل گئے - نواب فیض محمد خان نے اڑتیس سال حکمرانی کی چونکہ انکے کوئی اولاد
لہذا انکے بھائی یسین محمد خان جانشین ہوے وہ صرف چند روز زندہ رہے اُنکے
نکے بھائی نواب حیات محمد خان مسند نشین ہوے - اٹھارھوین صدی کے اواخر
اسطرف پنڈاریون نے اور دوسری طرف راگھوجی بھونسلہ نے علاقہ بھوپال کو
پامال کرنا شروع کیا مگر اُس موقع پہ وزیر محمد جو نواب صاحب کے برادرزادہ

کیا۔ اُنکی وفات کے بعد تکاجی راؤ سپہ سالار مالک ریاست ہوے مگر اُنھون نے بھی بہت جلد
وفات پائی۔ اُسکے بعد خاندانی جھگڑے پیدا ہوے۔ مگر تکاجی کے بیٹے مہاراجہ جسونت راؤ
اُدھر تو ریاست کی حالت سنبھالی اور اِدھر رقیب ریاستون سے مقابلہ کرکے اپنی حیثیت
قائم رکھا۔ مہاراجہ جسونت راؤ نے ۱۸۱۱ء مین عالم فانی کو پدرود کیا چونکہ اسوقت ا
جانشین ملہر راؤ نابالغ تھے لہذا ریاست کی کارفرمائی مہارانی تلسی بائی کے دست اقتدا
مین آئی۔ مہارانی تلسی بائی نے سرکار انگریزی سے درخواست کی کہ راجہ سرکار عظمت مدا
ظل حمایت مین لیے جائین لیکن جسوقت یہ معاملہ زیر گفتگو تھا تو خبر آئی کہ ریاست کو پیشوا
جنگ ہونے کا احتمال ہے یہ خبر سنکر اندور نے بھی مخالفانہ پہلو اختیار کیا۔ ممکن تھا کہ تلسی بائی ا
برٹش کے مابین معاہدہ ہوجاتا مگر باغی فوج نے ایک اور ہی انقلاب پیدا کردیا مہا
تلسی بائی مرہٹون کی فوج کے ہاتھ سے مقتول ہوئین۔ اُنکے قتل کے بعد ۱۸۱۸ء مین مند
کا عہدنامہ ہوا جسپر آجتک عملدرآمد ہے۔ ملہر راؤ نے ۱۸۳۳ء مین عین عالم جوا
مین لاولد انتقال کیا بیوہ رانی نے مرتند راؤ کو متبنیٰ کیا چونکہ یہ تبنیت عام راے
خلاف تھی لہذا مرتند راؤ حکومت کے کچھ دنون بعد گدی سے علحدہ کردیے گئے ا
متوفی کے چچازاد بھائی مہاراجہ ہری راؤ برسر حکومت ہوے۔ اُنھون نے ۱۸۴۳ء
قضا کی۔ اُنکی وفات کے ایک سال بعد اُنکے متبنیٰ کھانڈے راؤ نے بھی نابالغی
انتقال کیا۔ پس ہز ہائینس مہاراجہ دھیراج تکاجی راؤ ہلکر جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ خلف
ثانی بھاؤ راؤ ہلکر جانشین ہوے مسندنشینی کے وقت اُنکی عمر صرف گیارہ سال کی تھی ۱۸۵۲ء
مین اختیارات حکومت اُنکے سپرد کیے گئے ۱۸۵۷ء مین اندور کی فوج باغی ہوگئی مگر
خیرخواہ رہے۔ اُنھون نے ۱۸۸۶ء مین وفات پائی موجودہ مہاراجہ فرمانرواے
ایک تعلیم یافتہ رئیس ہین۔ آپنے بلاد یورپ کی بھی سیر و سیاحت فرمائی ہے۔ ہز ہائینس کی
مین تین ہزار دو سو تین سوار چھ ہزار ایک سو اٹھائیس پیدل اور ساٹھ توپین اور سلامی

اندور

ائینس مہاراجہ دہراج راج راجیشور سوائی سری سر شیواجی راؤ ہلکر بہادر

جی-سی-ایس-آئی-مہاراجہ اندور

دت سنہ ۱۸۶۰ء - مسند نشینی ۱۲-جولائی سنہ ۱۸۸۶ء - اس ریاست کے بانی ملہر راؤ ہلکر
سنہ ۱۶۹۳ء موضع ہول مین جو ملک دکن مین دریاے نیرا کے کنارے واقع ہے پیدا ہوے
جنھون نے اول اول مرہٹون کی سرکار مین فوجی ملازمت اختیار کی اور ایسے کارہاے
ن انجام کیے کہ چند ہی روز مین پانچ سو سوارون کے افسر ہو گئے - اسکے بعد جلد جلد ترقی
ے اُس قطعہ اراضی کو بطور انعام حاصل کیا جو زمانہ حال کی دار الریاست کے گرد و نواح
ہے - اُنھون نے سنہ ۱۷۳۲ء مین بحیثیت سپہ سالاری پیشوا صوبہ دار مالوہ کو شکست دی
اس قطعہ ملک کا ایک بڑا حصہ فوجی مصارف کے واسطے بطور جاگیر اُنکو دیا گیا سنہ ۱۷۳۵ء
وہ افواج مرہٹہ متعینہ شمالی دریاے نربدا کے کمانیر مقرر ہوے اور بارہ برس تک نہایت
بی کے ساتھ مختلف فوجی خدمات مین مصروف و منہمک رہے - پانی پت کی مشہور
آرائی کے بعد ملہر راؤ وسط ہند مین واپس آئے اور اپنے متصلہ ملک کے اندرونی انتظام
ستحکام مین مصروف ہوے اور سنہ ۱۷۶۵ء مین تقریباً ایک کرور کا ملک چھوڑ کر انتقال
اُنکے بعد اُنکے پوتے مالی راؤ جانشین ہوے - اُنھون نے عین عنفوان شباب مین
لی اور مہارانی اہلیہ بائی راؤ کے ہاتھ مین عنان اقتدار آئی جو راؤ متوفی کی والدہ تھین
مارانی صاحبہ نے نہایت کامیابی کے ساتھ تیس برس فرمانروائی کر کے سنہ ۱۷۹۵ء مین انتقال



ہز ہائینس مہاراجہ دھراج سری شیواجی راؤ ہلکر بہادر جی-سی-ایس-آئی والی اندور



کے طرز پر ۱۹۰۹ء مین خاص رؤساے ماتحت اور دیگر سردارون کے لڑکون کے لیے
قائم کیا گیا ہے۔ اسکے ماورا ایک فوجی مدرسہ کی تجویز درپیش ہے تعلیم نسوان کی ترویج
کے لیے اجین مین ایک گرل اسکول کھولا گیا ہے۔ پھر اور ایک مہارانی گرل اسکول
لشکر مین موجود ہے۔ سردارون کی لڑکیون کے لیے ایک علٰحدہ گرل اسکول قائم ہے
مہاراجہ جیاجی راؤ متوفی فوج انگریزی مین جنرل تھے اور مہاراجہ مادھو راؤ ابھی کرنل
ہین اور محاربہ چین مین بنفس نفیس موجود تھے۔ آپ نے اس موقع پر آپنے پندرہ لاکھ
کی لاگت کا ایک اسپتالی جہاز گورنمنٹ کی نذر کیا۔ آپ اپنی فوج کی ترقی مین مساعی
بلیغ فرماتے ہین فوج باقاعدہ مین تین رسالہ (لالنسرز) ہین انمین پہلا اور دوسرا رسالہ امپیریل
سروس کے لیے مختص ہے۔ ہر ایک مین چہ سو دس مسلح جوان ہین تیسرا رسالہ اگرچہ امپیریل
سروس کے لیے نامزد نہین ہوا ہے مگر مہاراجہ نے اُسکو اسی مقصود کے لیے تیار کیا۔
توپخانہ مین دو اسپ باٹری ہین ہر ایک مین دو سو چالیس سوار ہین اور تین بیل باٹریان
اور ایک ہاتھی باٹری ہے ان باٹریون مین جوانون کی تعداد چہ سو اکھتر ہے۔ پیادون کی
پلٹنین ہین جنمین سے چار مین فی ایک ہزار بارہ اور باقی تین مین فی پانچ سو دو جوان ہین۔
اسکے امپیریل سروس کے لیے سامان رسد رسانی اور بار برداری کے لیے پانچ سو ٹٹو
دو سو گاڑیان اور تین سو چوہتر جوان ہین اور خاص ریاست کے لیے ایک سو سینتالیس
مختص ہین۔ امپیریل سروس ٹرینسپورٹ کور نے جنگ چترال اور تیراہ مین سرکاری فوج
خدمت کر کے تجربہ حاصل کیا ہے مجموعی فوج مین تخمیناً گیارہ ہزار چالیس پیادہ اور
پانچ ہزار پانچ سو چار سوار ہین۔ ریاست کا رقبہ چھبیس ہزار مربع میل اور
آبادی تقریباً انیس لاکھ ہے ہز ہائینس کی سلامی اکیس ضرب اور اپنے علاقہ مین اکیس

ہونے اُنھوں نے کسی کو تبنی کیا۔ مگر مہاراجہ کی بیوہ رانی تارا بائی نے سرداران ریاست اور
کی رضامندی اور گورنمنٹ کی منظوری سے ایک ہشت سالہ لڑکے بھاگیرتھ راؤ کو گود لیا۔
اختیارات حکومت حاصل ہونے پر عالیجاہ جیاجی راؤ سیندھیا کے لقب سے حکمران
ہے۔ مہاراجہ جیاجی راؤ متوفی نے غدر کے آشوبناک زمانہ مین اُس مفسدہ کے فرو
مین بالواسطہ اور بلاواسطہ نہایت گرمجوشی ظاہر کی اور اسی کے صلہ مین اضلاع پنچھ
بھیرا حاصل کیا اور ایک عالیشان ریاست اپنے فرزند فرمانروا ے حال کے لیے
کر اس دنیا سے رحلت کی۔ ہز ہائینس کرنل سر مادھو راؤ فرمانروا ے حال جب سے
بلوغ کو پہونچے اور عنان اقتدار اپنے ہاتھ مین لی ہے طریقہ نظم و نسق کو اس ڈھنگ
نے کے لیے جو متاخرین کے نزدیک فرمانروائی کا مفہوم ہے کوشش بلیغ فرماتے
چنانچہ ملک مین تعمیرات عامہ کو ترقی دیکر ریلوے اور پختہ و خام سڑکین نکالین۔ سال
ملک کی حالت پر ہر حیثیت سے نظر کرتے اور ترقی کی رفتارون مین سرعت اور بطوء کے وجوہ
فرماتے ہین اگرچہ گذشتہ قحطون سے ریاست کی ترقی مین مزاحمت ہوئی مگر مدبرانہ تدبیرون
انکا پورا مقابلہ کیا گیا۔ ملک کی تعلیمی حالت نے آپکے زمانہ مین بہت بڑی ترقی کی ہے
ریاست مین دو کالج ہین۔ وکٹوریہ کالج لشکر اور مادھو کالج اوجین انمین سے
لج کے ساتھ ہائی اسکول ہین اور انکے علاوہ ریاست مین جابجا متعدد اسکول
نمین دو لاکھ ستائیس ہزار چھ سو اکسٹھ روپیہ سالانہ خرچ کیا جاتا ہے۔ ان درسگاہون
علاوہ مہاراجہ نے مختلف مقاصد کے لیئے چند تربیت گاہین قائم کی ہین مثلاً سروس
ل جسکا افتتاح ۱۸۹۵ء مین ہوا اسمین نوجوان طلبہ ریاست کی ملازمت کے لیے
م دیے جاتے ہین ایک چھوٹا سا صوبہ (ضلع لشکر کے قریب خاص اس مقصد کے
دیگر صوبہ جات سے علٰحدہ کیا گیا ہے کہ امیدواران ملازمت کو اُس صوبہ مین
طور سے صیغۂ مال اور پولس کے کام سکھائے جائین۔ ایک اسکول راجکمار کالج

اور بہادر جنرل نے جنگ پانی پت کے بعد پیشوا سے اپنی آبائی جاگیر حاصل کی۔ اُسوقت
سے ترقیات کے مراحل جلد جلد طے کر کے تھوڑے ہی عرصہ مین ایک مستقل وسیع ریاست
قائم کردی۔ غیر منتظم طریقۂ جنگ کو جسکا رواج مرہٹہ کی سرکار مین تھا ترک کر کے باقاعدہ
اور پلٹنین تیار کین اور ریاست کے استحکام اور توسیع کی طرف توجہ مبذول کی اگرچہ ابھی
تک پیشوا کی نیابت براے نام باقی تھی مگر درحقیقت ایک وسیع قطعہ ملک مین اُنکی
حکومت قائم ہو چکی تھی جسمین ملک وسط ہند کا بہت بڑا حصہ اور دریاے چمبل
کے شمالی مغربی اضلاع شامل تھے جو دہلی تک پھیلے ہوے تھے مادھو راو کو امور شناسی
قدرتی ملکہ حاصل تھا ادھر تو اُنھون نے بادشاہ دہلی کو اپنے قبضہ مین کر لیا اُدھر سلطنت برطانیہ
سے وہ طریقہ سلوک اختیار کیا جسمین ضرر کا کوئی پہلو نہ پیدا ہو سکے اس دانشمندانہ مسلک
کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اپنی وفات کے وقت (۱۷۹۴ء) ایک وسیع ریاست کے مالک
اُنکے انتقال کے بعد دولت راو اُنکے جانشین ہوے اُنکے زمانہ مین بعض وجوہ سے
قطعات ملک جو دریاے چمبل کے شمال اور کوہستان اجانتی کے جنوب مین واقع
ہاتھ سے نکل گئے اور صرف اُس حصۂ ملک پر قبضہ رہا جو آج تک باقی ہے سنہ ۱۸
یہ ریاست سلطنت برطانیہ عظمیٰ کے ظل حمایت مین آئی اور اُس زمانہ سے آجتک مورد الطاف
خسروانہ رہی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب پیشوا کی حکومت کا خاتمہ ہو چکا تھا۔ پنڈاریون کا زور گھٹ
چکا تھا حکومت انگریزی نہایت عظمت و جلال کے ساتھ قدم جما چکی تھی سلطنت مغلیہ ٹوٹ
کر چکی تھی۔ مرہٹون کے باہمی تنازعات نے وسط ہند مین بدعملی پھیلا رکھی تھی۔ اب
پرشور ہنگامے مین سیندھیا اور ہولکر کا اطاعت انگریزی مین داخل ہو جانا وسط ہند کے
از حد مفید ہوا۔ مہاراجہ دولت راو سیندھیا نے سنہ ۱۸۲۷ء مین لاولد قضا کی۔ اُنکی آخری وصیت
کے موافق ایک یازدہ سالہ لڑکا تبنیت مین لیا گیا اور وہ عالیجاہ جنکوجی راو سیندھیا کے لقب
سے مسند نشین ہوے۔ جنکوجی سیندھیا نے ۷۔ فروری سنہ ۱۸۴۳ء مین رحلت کی اُنکے بھی کوئی اولاد

ریاستہاے وسط ہند

حصۂ اوّل

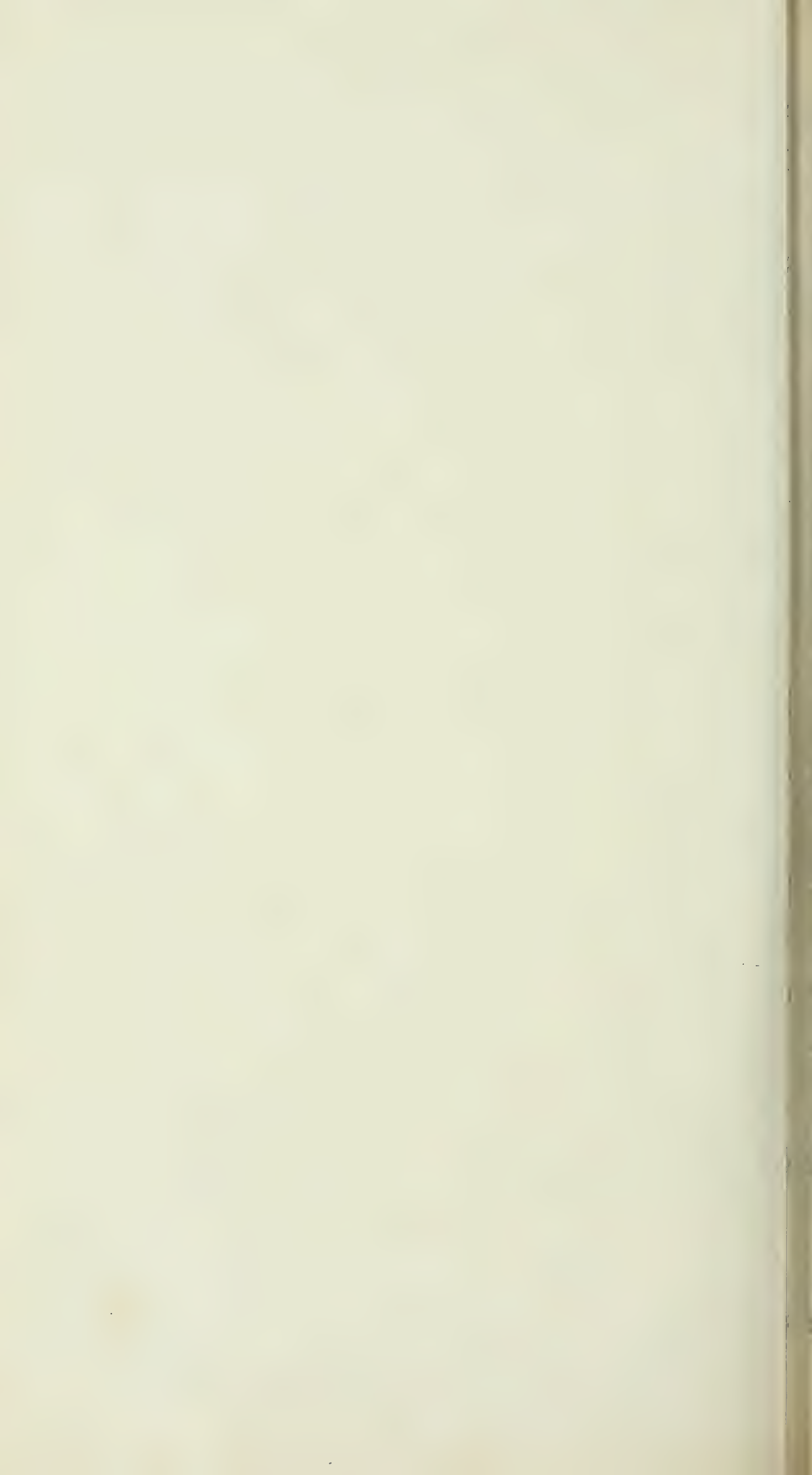
گوالیار

...یس مختار الملک عظیم الاقتدار رفیع الشان و الاشکوہ محتشم دوران عمدۃ الامرا
...اجہ دھراج عالیجاہ حسام السلطنت مہاراجہ سر مادھو راؤ سیندھیا بہادر
...ی ناتھ منصور زمان فدوی حضرت ملکہ معظمہ رفیع الدرجہ انگلستان
جی-سی-ایس-آئی

...ت ۱۸۷۶ء - مسند نشینی ۲- جولائی ۱۸۸۶ء - آپ سیندھیا مرہٹہ خاندان کے رئیس
...- آپ کے آباے کرام کا اصلی وطن مضافات پونا مین تھا - اس ریاست کے بانی
...ی جو قدیم الایام مین پیشوا کے باڈی گارڈ کے جنرل تھے اٹھارھوین صدی عیسوی
... وائل مین وسط ہند مین آئے اور ملک مالوہ کے ایک حصہ پر بحیثیت جاگیر داری
...ں اور متصرف ہوے مشہور شہر اوجین کو اپنا دار الریاست مقرر کیا - رانوجی کے
...ر مادھوجی عرف مادھو راؤ نے ریاست کو بہت بڑی ترقی دی - اس مشہور مدبر



ہز ہائنس مہاراجہ دھراج سر مادھوراو سیندھیا بہادر-جی-سی-ایس-آئی- والی گوالیا



مہاراج رانا ظالم سنگھ گورنمنٹ ہند کی مرضی کے موافق انتظامی امور کے انجام دہی مین ناکا
رہے لہذا ۲ مارچ ۱۸۹۶؁ء کو معزول ہوے اور اب انکا قیام بنارس مین ہے سابق مہاراج
رانا ظالم سنگھ کی معزولی پر گورنمنٹ ہند نے حکم دیا کہ ۱۸۳۸؁ء مین ریاست کوٹہ نے جھالا
کی ریاست قائم کرنے کے لیے جو علاقہ دیا تھا وہ کوٹہ کو مسترد کیا جاے اور باقی اضلا
سے ایک جدید ریاست قائم کی جاے جس سے اول راج رانا ظالم سنگھ کے خاندان
کی پرورش و پرداخت ہو۔ چنانچہ ۱ نومبر ۱۸۹۷؁ء کو اسی خاندان کے ٹھاکر چھتر سال کے
فرزند کنور بھوانی سنگھ جدید ریاست جھالاوار کے فرمانروا نامزد کیے گئے۔ اُسی سال
۶ فروری ۱۸۹۹؁ء کو آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر نے ہز ہائنیس راج رانا بھوانی
کو مسند نشین کیا اور ساتھ ہی اسکے اختیارات کامل عطا کیے۔ مسند نشینی کے بعد ہی ہز ہائنس
نے سب سے پہلے اپنی ریاست کی تحصیلون کا دورہ کیا اور کاشتکارون کی اصلاح
حالت کی غرض سے تمام بقایا لگان جو ایک کثیر رقم تھی معاف اور مرفوع القلم کردی ہز ہائنس
نے ایام قحط ۱۸۹۹و۱۹۰۰؁ء مین اپنی رعایا کو مہا الامکان مدد دی ہز ہائنیس جھالراپاٹن مین ایک پبلک
لائبریری (کتبخانہ) تعمیر کرا رہے ہین جو پولیٹکل ایجنٹ جھالاوار کپتان کیمبل کے نام سے
موسوم ہوگی۔ اطفال رعایا کی تعلیم کے لیے ہز ہائنس نے اپنے ولیعہد کے نام سے مقام
راجندر سودھیا اسکول جاری اور کرافٹ صاحب کے نام سے ایک زنانہ شفاخانہ قائم کیا
ہے۔ ریاست مین امپیریل پوسٹل سسٹم کھل گیا ہے اور مختلف مقامی سکہ جات کے بجاے
گورنمنٹ ہند کا نقرئی سکہ جاری ہوگیا ہے ہز ہائنس کو کتب بینی کا نہایت شوق ہے
اور آپ کا کتبخانہ انواع و اقسام کی علمی کتابون سے معمور ہے۔ ریاست کا رقبہ
آٹھ سو دس مربع میل۔ آبادی نوے ہزار ایکسو چھپتر اور سلامی گیارہ ضرب توپ



جھالاوار

ہزہائینس راج رانا بھوانی سنگھ والی جھالاوار

...دت ۴ ستمبر ۱۸۷۴ء مسند نشینی ٦ فروری ۱۸۹۹ء جھالاوار کا فرمانروا خاندان
...جپوت فرقہ جھالا سے تعلق رکھتا ہے۔ آپکے مورث اعلیٰ مقام ہلواڈ واقع جھالاوار
...اٹھیاوار) کے حکمران تھے سرغنہ خاندان کے ایک چھوٹے فرزند بھاؤ سنگھ اپنے وطن سے
...مین آئے جہان اُنکے بیٹے مادھو سنگھ نے ترقی کر کے عہدۂ فوجداری حاصل
...جسمین نہ صرف افواج کی کمان بلکہ قلعہ اور محلات مہاراؤ کوٹہ کا انتظام بھی شامل تھا۔
...ھو سنگھ کے فرزند مدن سنگھ اور اُنکے جانشین مشہور و معروف ظالم سنگھ ہوے اس زمانہ
...ن اُنکی عمر صرف اٹھارہ سال کی تھی۔ کچھ دنون بعد مہاراؤ کوٹہ اور ظالم سنگھ کے تعلقات مین
...ایسی کشیدگی پیدا ہوئی کہ ظالم سنگھ کوٹہ سے اودے پور چلے آئے لیکن جسوقت مہاراؤ
...ترمرگ پر تھے تو اُنھون نے ظالم سنگھ کو طلب کیا اور اپنے فرزند امید سنگھ اور علاقہ کوٹہ کو انکے
...پرد کیا۔ راناظالم سنگھ نے تینتالیس برس ریاست کا انتظام کیا اور اس خوبی اور خوش اسلوبی
...ے وزارت کی کہ ریاست کوٹہ اعلیٰ درجہ کی سرسبزی کو پہونچ گئی۔ راج راناظالم سنگھ کی وفات
...د اُنکے بیٹے مادھو سنگھ وزیر مقرر ہوے مگر آیندہ یہ انتظام قائم نرہا ۱۸۳۹ء مین کوٹہ سے
...الاوار کا ملک علٰحدہ کر کے راج راناظالم سنگھ کی اولاد کے لیے ایک جداگانہ ریاست
...ر دی گئی اور راج راناظالم سنگھ کے پوتے مہاراج رانامدن سنگھ اُسکے اول فرمانروا
...وے۔ اُنکے جانشین مہاراج رانا پرتھی سنگھ تھے جنھون نے غدر ۱۸۵۷ء مین نمایان
...دمات انجام دین۔ اُنکے بعد ۱۸۷۶ء مین اُنکے متبنیٰ فرزند بخت سنگھ مسند نشین ہوے
...ون نے خاندانی رواج کے موافق اپنی گدی نشینی کے وقت ظالم سنگھ نام اختیار کیا۔ چونکہ



ہزہائنس مہاراج رانا بھوانی سنگھ والی جھالاواڑ



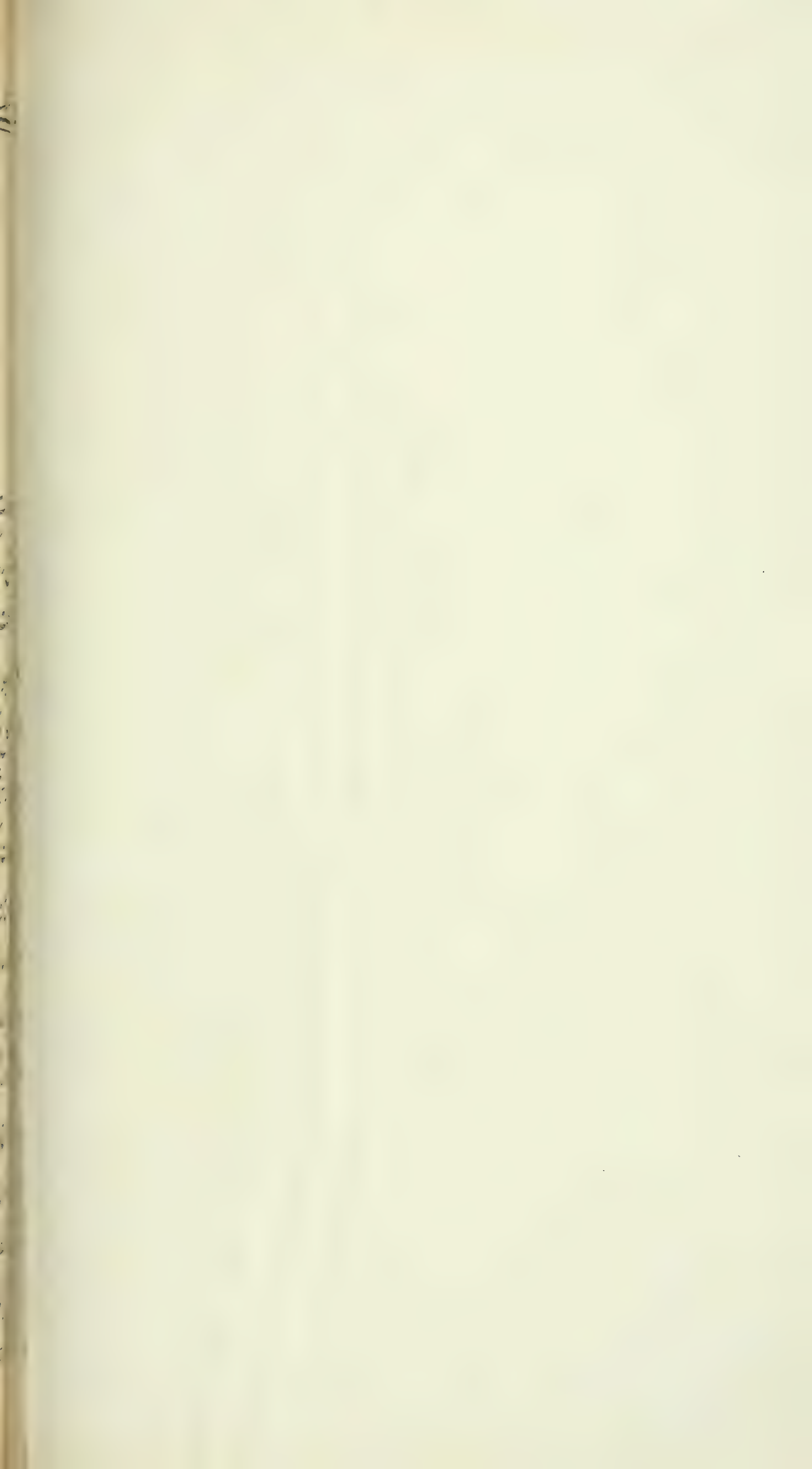
کرنے کے باعث گورنمنٹ کے عتاب مین آئے مہاراج رانا بھگونت سنگھ کو سنہ ۱۸۶۲ع مین
حق تبنیت حاصل ہوا اور خطاب جی سی-ایس-آئی سے ممتاز ہوے اُنھون نے ۹ دی
سنہ ۱۸۷۳ع مین قضا کی اور اُنکے پوتے مہاراج رانا نہال سنگھ جنکے والد سنہ ۱۸۷۰ع مین فوت
ہوچکے تھے اُنکے جانشین ہوے-مہاراج رانا نہال سنگھ کی نابالغی کے زمانہ مین راجہ
سر ڈنکر راؤ اُنکے ولی مقرر ہوے اور نظم ونسق ریاست مین اُنکو پورے اختیارات
عطا ہوے مگر سوء تندرستی کی وجہ سے اُنھون نے اُسی سال اپنے عہدہ سے کنارہ کشی
کی اور ایک برٹش افسر دھولپور کا منتظم اور کم سن رانا کی تعلیم کا نگران مقرر ہوا-مہاراج رانا
نہال سنگھ کو ۱۹ فروری سنہ ۱۸۹۳ع مین اختیارات حکومت عطا ہوے-اُنھون نے جولائی
سنہ ۱۹۰۱ع مین رحلت کی اور اُنکے خوردسال فرزند مہاراج رانا رام سنگھ والی حال جانشین
مقرر ہوے زمانہ نابالغی مین ریاست کا انتظام برٹش گورنمنٹ کرتی ہے-ریاست کا رقبہ
ایک ہزار ایک سو پچپن مربع میل-آبادی دو لاکھ ستر ہزار نو سو تہتّر-محاصل نو لاکھ
ترانوے ہزار چھ سو ترسٹھ اور فوجی قوت پندرہ سو تیئیس ہے-سلامی ۱۵ ضرب توپ



دھولپور

ہز ہائینس رئیس الدولہ سپہدار الملک مہاراجہ دھراج سری سوائی مہاراج رانا رام سنگھ لوکندر بہادر دلیر جنگ جے دیو والی دھولپور

دت ۲۶ مئی ۱۸۸۳ع جانشینی ۲۰ جولائی ۱۹۰۱ع۔ ہز ہائنس خاندان جاٹ سے
ن رکھتے ہین۔ آپکے مورث اعلیٰ گیارھوین صدی مین دہلی کے پنوار راجاؤن کے
ت تھے۔ بعد ازان انھون نے چمبل کے کنارے ایک قطعۂ ملک حاصل کیا
ولپور کے اول رئیس رانا لوکندر سنگھ معروف بہ رانا گوہر تھے جن سے برٹش گورنمنٹ نے
بکل تعلقات پیدا کیے رانا کا لقب موروثی ہے اور قدیم الایام سے چلا آتا ہے ۱۷۷۹ع
برٹش گورنمنٹ نے بجاے رانا کے مہاراج رانا کا لقب تسلیم کیا ہے پانی پت مین
ون کی شکست کے بعد رانا لوکندر سنگھ کے چچا نے قلعہ گوالیار پر قبضہ کر لیا اور جنگ
مین جسکا انجام صلح نامہ سلبئی تھا برٹش گورنمنٹ نے رانا لوکندر سنگھ کے ساتھ
معاہدہ کیا جسکا مقصد برٹش علداری پر بیرونی حملون کا سدباب تھا۔ مہاراج رانا نے
جنگ مین برٹش افواج کی شرکت کی معاہدہ ۱۸۰۵ع کے مطابق لارڈ کارنواس نے
اور گوالیار مہاراجہ دولت راؤ سیندھیا کو منتقل کر دیا اور دھولپور باڑی اور راج کھیڑا
راج رانا کھرت سنگھ کو عنایت کیے اور اسطرح دریاے چمبل سیندھیا اور دھولپور کی
ستون کے مابین سرحد فاصل ہو گیا۔ مہاراج رانا کھرت سنگھ نے ۱۸۳۶ع مین قضا
انکے جانشین مہاراج رانا بھگونت سنگھ ہوے۔ ان مہاراجہ نے غدر ۱۸۵۷ع مین
ش گورنمنٹ کو بخوبی مدد دی مگر انکے وزیر دیوہنس ضلع آگرہ کے مواضع مین لوٹ مار





ہز ہائنیس مہاراول سالباہن بہادر۔ والی جیسلمیر

جیسلمیر

ہز ہائنیس مہاراول سالباہن بہادر والی جیسلمیر

ولادت سنہ ١٨٨٦ع مسند نشینی ١٢-اپریل سنہ ١٨٩١ع یہ خاندان جدوبھٹی راجپوت اور براہ راست
سری کرشن جی کی نسل تک منتہی ہوتا ہے یہ خاندان بھی خانوادہ اودے پور کی طرح نہایت
ہے-اس خاندان مین سب سے پہلے دیوراج نے جو سنہ ٨٣٦ع مین پیدا ہوے تھے راول
لقب اختیار کیا اور شہر دیوراول کی بنیاد ڈالی - انکی اولاد مین راول جیسل نے شہر جیسلمیر
آباد کیا اور سنہ ١١٥٦ع مین ایک مستحکم قلعہ بنوایا سنہ ١٢٩٤ع مین سلطان علاؤالدین کی خونریز جنگ
کے وقت راول مولراج اور انکے جری سپاہی اپنے بیوی بچون کو قتل کرکے مخالفین کی
پر جاپڑے اور بے شمار آدمیون کو قتل کرکے خود بھی میدان جنگ مین کام آئے بالآ
راول سبل سنگھ کے عہد مین بہادر بھٹیون کو شاہ جہان کا خراج گذار ہونا پڑا سنہ ١٨١٨
مین یہ ریاست سلطنت برطانیہ عظمی کے ظل حمایت مین داخل ہوئی -فتح سندھ کے بعد سنہ ٤٧
مین قلعجات شاہ گڈھ وگرسیہ وگھوٹڑ جو اس ریاست کے قبضہ سے نکل گئے تھے بحکم گو
عالیہ واپس دیے گئے-راول گج سنگھ کی وفات پر بیوہ رانی نے رنجیت سنگھ کو متبنی کیا
نے سنہ ١٨٦٤ع مین انتقال کیا اور انکے چھوٹے بھائی اُسی سال مسند نشین ہوے جنھون نے
سنہ ١٨٩١ع مین انتقال کیا اور انکی رانیون نے حسب صوابدید سلطنت عظمی راول شادی
کو متبنی کیا اور خاندانی نام سالباہن سے موسوم کیا-ہز ہائنیس مہاراول میوکالج مین تعلیم
پارہے ہین اور ریاست کے دیوان راؤ بہادر جگجیون جیون ہین- ریاست کا رقبہ ١٠٦٢
مربع میل آبادی سنہ ١٩٠١ع تہتر ہزار تین سو ستر ہے -سلامی ١٥ ضرب توپ ہے

الور

ہزہائینس مہاراجہ سوائی جے سنگھ بہادر والی الور

ت ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ مسند نشینی بزمانہ نابالغی سنہ ۱۸۹۲ء یہ خاندان فرقہ نروکہ قوم راجپوت
ہے۔ اس خاندان کے بانی راو پرتاب سنگھ تھے راو پرتاب سنگھ کے بعد اُنکے متبنی راو
سنگھ مسند نشین ہوے اور اُنھون نے گورنمنٹ انگلشیہ سے توسل پیدا کیا مہاراو راجہ
رسنگھ سنہ ۱۸۰۳ء مین انگریزی حمایت مین آئے اور ریاست اور گورنمنٹ کے مابین ایک
ہوا۔ راجہ مذکور نے سنہ ۱۸۱۵ء مین انتقال کیا۔ مہاراو راجہ کے انتقال کے بعد وراثت
نشینی کی نسبت تنازع پیدا ہوا راجپوت سابق مہاراو کے برادر زادہ اور متبنی بنے سنگھ
رف دار تھے اور مسلمان ارکان ریاست بہ سرغنائی نواب احمد بخش خان رئیس لوہارو
ت سنگھ کے جانب تھے آخر یہ فیصلہ ہوا کہ بنے سنگھ کو خطاب راجگی اور بلونت سنگھ
ظام ریاست سپرد ہو۔ دونون وارث نابالغ تھے۔ آخر باہمی تنازع اس حد تک پہونچا
ست تقسیم ہوگئی مگر چونکہ بلونت سنگھ نے لاولد انتقال کیا لہذا ریاست اولاد بنے سنگھ
ف منتقل ہوئی۔ مہاراو بنے سنگھ نے سنہ ۱۸۵۷ء مین انتقال کیا اور شیودان سنگھ
بیٹے مسند نشین ہوے۔ شیودان سنگھ نے سنہ ۱۸۷۴ء مین انتقال کیا اُنکو حق تبنیت
ل تھا مگر اُنکے کوئی اولاد نہ تھی نہ اُنھون نے کسی کو متبنی کیا تھا بس باتفاق ارکین
ن مہاراو راجہ سر منگل سنگھ منتخب ہوے۔ اُنھون نے ۲۲ مئی سنہ ۱۸۹۲ء کو انتقال کیا اور
کلوتے فرزند ہزہائنس مہاراجہ سوائی جے سنگھ مسند نشین ہوے۔ بزمانہ نابالغی انتظام ریاست
ل ئی سپردگی مین ہے ریاست کا رقبہ ۳۱۴۱ مربع میل آبادی ۸۲۸۴۸۷ اور محاصل
بتیس لاکھ روپیہ ہے۔ سلامی ۱۵ ضرب توپ ہے۔

بانسواڑہ

ہز ہائینس راے رایان مہاراول سری لچھمن سنگھ بہادر والی بانسواڑہ

ولادت سنہ ۱۸۳۹ء مسند نشینی سنہ ۱۸۴۴ عیسوی یہ ریاست ابتداءً ریاست میواڑ کی جزو تھی لیکن سلطنت برطانیہ کے تعلقات سے پہلے خودمختار ہو چکی تھی۔ سنہ ۱۸۱۲ء میں فرمانرواے ریاست نے اس شرط پر برٹش گورنمنٹ کا باجگزار ہونا منظور کیا کہ اس ملک سے خارج کردیا جاے۔ مگر سنہ ۱۸۱۸ء تک کوئی معین تعلقات قائم نہیں تھے۔ بالآخر ۱۲۔ فروری سنہ ۱۸۱۹ء سے یہ ریاست باضابطہ سلطنت عظمیٰ کے ظل میں داخل ہوئی۔ ہز ہائینس مہاراول متوفی بہادر سنگھ کے متبنیٰ ہین جو سابق مہاراول بھوانی سنگھ کے متبنیٰ تھے۔ مہاراول سوائی سنگھ مہاراول امید سنگھ کے بیٹے اور جانشین تھے جنکے ساتھ عہدنامہ سنہ ۱۸۱۸ء منعقد ہوا تھا۔ مہاراول لچھمن سنگھ کو سنہ ۱۸۶۶ء میں حق تبنیت عطا ہوا۔ رقبہ ایک ہزار چھ سو چھ مربع میل آبادی تقریباً ایک لاکھ ... ہزار اور سلامی پندرہ ضرب توپ ہے۔



پرتاب گڈھ

ہزہائینس مہاراوت رگھناتھ سنگھ بہادر والی پرتابگڈھ

نیشنی ۱۵ فروری سنہ ۱۸۹۰ء عیسوی حصول اختیارات ۱۰ جنوری سنہ ۱۸۹۱ء

اوت پرتاب گڈھ کا خاندان سیسودیہ راجپوت اودے پور کی ایک چھوٹی شاخ ہے
مالوہ مین حکومت پیشوا کے قائم ہونے کے زمانہ سے فرمانروایان پرتاب گڈھ
ت ہلکر کے باجگزار تھے - سرکار انگریزی سے سنہ ۱۸۰۴ء مین تعلقات پیدا ہوے اُس
مین مہاراوت ساونت سنگھ مسند آرا ے ریاست تھے - ساونت سنگھ نے سنہ ۱۸۴۴ء
فات پائی اور اُنکے بجاے اُنکے پوتے دلپت سنگھ وارث ریاست ہوئے مہاراوت
سنگھ نے سنہ ۱۸۶۴ء مین وفات پائی اور اُنکے بیٹے مہاراوت اودے سنگھ مسند نشین
ے - مہاراوت اودے سنگھ نے ۱۵ - فروری سنہ ۱۸۹۰ء کو لاولد انتقال کیا اور ہزہائینس
وت رگھناتھ سنگھ جو سابق فرمانرواے پرتابگڈھ کے سب سے قریبی اعزہ مین تھے
، جانشین منتخب ہوے اور اُنکو ۱۰ جنوری سنہ ۱۸۹۱ء کو کامل اختیارات عطا کیے گئے
ت کا رقبہ تقریباً آٹھ سو چھیاسی مربع میل - آبادی سنہ ۱۹۰۱ء باون ہزار چھبیس اور
تین لاکھ روپیہ سے زائد ہے - سلامی ۱۵ ضرب توپ ہے -



سروہی

ہزہائینس مہاراؤ سر کیسری سنگھ بہادر کے سی - ایس آئی

مہاراؤ سروہی

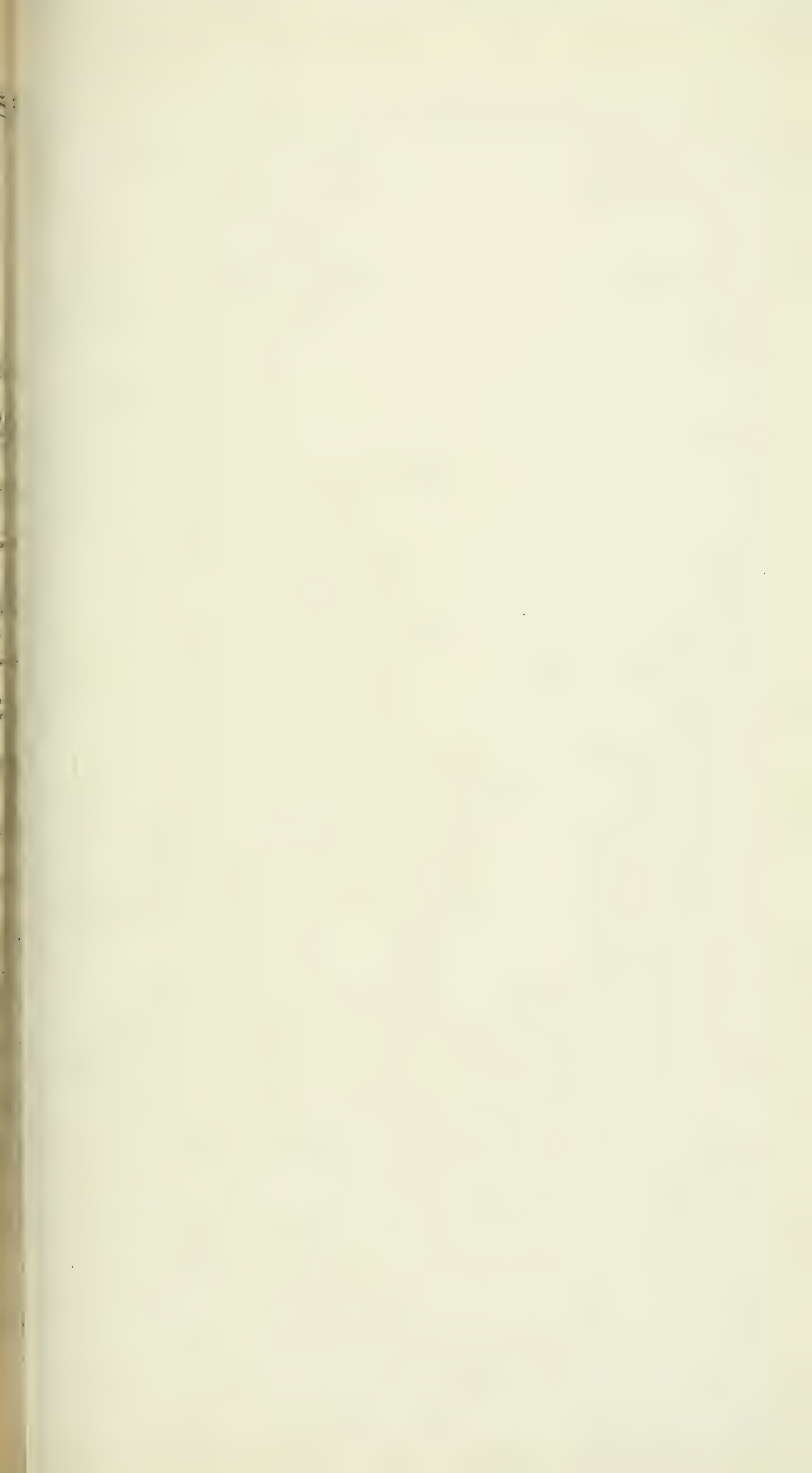
ولادت ۲۰ جون سنہ ۱۸۵۷ء مسند نشینی ۱۶ استمبر سنہ ۱۸۷۵ء - آپ راجپوت چوہان
فرقۂ دیورہ سے ہین - اس خاندان کے مورث اعلیٰ دیوراج پرتھی راج دہلی
نسل سے تھے - کوہ آبو جسکو راجپوت نہایت مقدس خیال کرتے ہین اسی ریاست
مین واقع ہے اس پہاڑی پر سابق مین کسی راجہ کو جانے کی اجازت نہ تھی مگر سنہ ۱۸۳۶
مین برٹش پولیٹکل ایجنٹ کی درخوست پر مہارانا اودے پور کو متبرک منادر کی زیارت
اجازت دیگئی اسکے بعد اور فرمانرواؤن نے اُنکی زیارت کی سنہ ۱۸۴۵ء مین اس پہاڑ کا
حصہ اغراض دار الصحت کے لیے سرکار انگریزی کو دیا گیا سنہ ۱۸۱۳ء مین اس ریاست کے
تعلقات سرکار انگریزی کے ساتھ پیدا ہوے تھے - اُس زمانہ مین راؤ شیو سنگھ فرمانروا
تھے - راؤ موصوف نے ایام غدر مین سرکار انگریزی کے ساتھ حق رفاقت ادا کیا اور اُسکے
جلدو مین نصف خراج معاف کر دیا گیا جسکی مقدار تقریباً تیرہ ہزار سات سو باسٹھ
اب صرف چھ ہزار آٹھ سو اکاسی روپیہ دینا پڑتا ہے سنہ ۱۸۶۲ء مین راؤ موصوف کو ایا
تبنیت عطا ہوا - اور سنہ ۱۸۶۵ء مین مہاراؤ شیو سنگھ کے بعد مہاراؤ امید سنگھ فرمانروا ہوے - مہاراؤ
امید سنگھ نے سنہ ۱۸۷۵ء مین انتقال کیا اور ہز ہائینس مہاراؤ کیسری سنگھ مسند آرا
ہوے سنہ ۱۸۸۹ء مین والی ریاست کو خطاب مہاراؤ بطور موروثی اعزاز کے عطا ہوا - ہز ہائنس
مہاراؤ کو یکم جنوری سنہ ۱۸۹۵ء کو خطاب کے سی - ایس - آئی مرحمت ہوا ریاست کا رقبہ
۱۹۶۴ مربع میل - آبادی ۱۵۴۵۴۴ اور محاصل سوا دو لاکھ ہے - سلامی ۱۵ ضرب توپ

ڈونگرپور

ہز ہائینس مہارا ول بجے سنگھ بہادر والی ڈونگرپور

...ران فرمانروا خاندان اودے پور کی ایک شاخ ہے زوال سلطنت مغلیہ کے بعد ریاست
...پر بھی راجپوتانہ کی اور ریاستون کی طرح مرہٹون کی باجگزار تھی ۔ عہد نامہ ۱۸۱۸ء
...جب حقوق باج ستانی برٹش گورنمنٹ کی جانب منتقل ہوے - اس زمانہ مین راول
...ت سنگھ بر سر حکومت تھے جو ۱۸۲۵ء مین ریاست سے علیحدہ کیے گئے اور
...ی دلپت سنگھ والی ریاست قرار پائے - راول دلپت سنگھ فرمانروا ے پرتاب گڈھ
...تے تھے جب ریاست پرتاب گڈھ پر اُنکی فرمانروائی کا زمانہ آیا تو یہ مسئلہ درپیش ہوا کہ
...ست ہذا اور ریاست پرتابگڈھ متحد کر دیجائین یا ریاست ڈونگرپور کے لیے ایک جدید
...عمل مین آئے یا ریاست پرتابگڈھ برٹش گورنمنٹ کے قبضہ مین دیدیجاے - آخر یہ تصفیہ
...لپت سنگھ ریاست ڈونگرپور کی مسند نشینی کے لیے اودے سنگھ فرزند ٹھاکر سبلی کو متبنی کرین
...ی اودے سنگھ اُس زمانہ مین نابالغ تھے لہذا یہ قرار پایا کہ راول دلپت سنگھ فرمانرواے پرتابگڈھ
...ولیت راول موصوف کی حالت مین ولی رہین مگر چونکہ دلپت سنگھ پرتابگڈھ مین رہتے
...ر یہان بدعملی ظہور مین آئی اسلیے ۱۸۵۲ء مین جملہ حقوق فرمانروائی دلپت سنگھ سے لے لیے
...ریاست تا زمانہ بلوغ راول صاحب ہندوستانی ایجنٹ مقررہ برٹش گورنمنٹ کے زیر انتظام
...لی وفات کے بعد ہز ہائنس مہارا ول بجے سنگھ مسند نشین ہوے - ہز ہائنس مہارا ول
...لج اجمیر مین زیر تعلیم ہین - ریاست کا رقبہ ۱۴۴۷ مربع میل اور آبادی ۱۰۰۱۰۳
...امی پندرہ ضرب توپ ہے -







ہز ہائنیس مہاراجہ دھراج مدن سنگھ بہادر والی کشن گڈھ

کشن گڈھ

ہز ہائنس مہاراجہ دھیراج مہاراجہ مدن سنگھ بہادر والی کشن گڈھ

ولادت ۲ نومبر سنہ ۱۸۸۴ع - مسند نشینی اگست سنہ ۱۹۰۰ع کشن گڈھ خاندان جودھپور کی ایک شاخ ہے - ریاست کے بانی مہاراجہ کشن سنگھ فرزند ثانی مہاراجہ اودے سنگھ والی جودھپور تھے جنھون نے اپنے وطن مالوف سے نکلکر اس قطعہ ملک کو فتح کیا جو فی الحال کشن گڈھ سے مشتمل ہے سنہ ۱۵۹۴ع مین شہنشاہ اکبر نے اُسکے متعلق ایک فرمان عطا فرمایا - سنہ ۱۸۱۸ع مین مہاراجہ کلیان سنگھ اور برٹش گورنمنٹ کے مابین معاہدہ ہوا ازان بعد محکم سنگھ اور پھر مہاراجہ پرتھی سنگھ یکے بعد دیگرے حکمران ہوے انکے بعد مہاراجہ سردول سنگھ بہادر اُنکے جانشین ہوے اور جنوری سنہ ۱۸۹۲ع مین انکو جی سی ایس آئی کا خطاب عطا ہوا - مہاراجہ سردول سنگھ نے ۱۸ - اگست سنہ ۱۹۰۰ع کو رحلت فرمائی اور اُنکے اکلوتے فرزند رشید ہز ہائنس مہاراجہ دھیراج مہاراجہ مدن سنگھ بہادر فرمانرواے ریاست ہوے ہز ہائنس نے مکان پر اپنے والد ماجد کی نگرانی مین تعلیم پائی ہے جنوری سنہ ۱۹۰۲ع مین آپ کو لارڈ کرزن نے امپیریل کیڈٹ کور مین شریک ہونے کی اجازت دی۔ آپکے اسلاف کرام شجاعت بسالت تقوی اور پرہیزگاری مین مشہور اور معروف تھے اور آپ ایک جوان صالح اور انھین کے قدم بہ قدم ہین اس ریاست مین عقبی کی نہایت عمدہ کئی ندیان جنمین آبپاشی کے تالاب اور بند بصرف کثیر تیار کرائے گئے ہین اور ان تالابون سے تقریباً دو ثلث اراضی کی آبپاشی ہوتی ہے - ریاست کا رقبہ ۸۵۸ مربع میل آبادی ایک لاکھ اور سلامی پندرہ ضرب توپ

بنی فرزند اودے سنگھ جنھون نے خاندانی نام امید سنگھ اختیار کیا جانشین ہوے
ہائنس مہاراؤ نے میو کالج اجمیر مین تعلیم پائی ہے اور ایک روشن ضمیر رئیس ہین انکے
ہدمین توسیع ریلوے کو جو ترقی ہوئی اُسکا ہز اکسلنسی لارڈ کرزن نے اپنے دورۂ
پوتانہ مین نہایت مسرت سے اعتراف کیا ہے۔ ریاست کا رقبہ ۵۶۸۴
بع میل مردم شماری تقریباً ۹۷۸۴۴۵ کل محاصل ساڑھے چونتیس لاکھ اور سلامی تمرہ فتر
پ ہے۔



کوٹہ

ہز ہائنس مہاراؤ امید سنگھ بہادر کے سی ایس آئی والی کوٹہ

ولادت ۱۸۷۳ء مسند نشینی ۱۱-جون ۱۸۸۹ء-ہز ہائنس چوہان راجپوت فرقہ ہاڑا
سے تعلق رکھتے ہین-اس ریاست کو قائم ہوے تقریباً دوسو پچاس سال گزرے-
خاندان کوٹہ کے مورث اعلیٰ مادھو سنگھ راؤ رتن فرمانرواے بوندی کے دوسرے فرزند
تھے انھون نے ۱۶۲۵ء کے قریب دربار جہانگیری سے حسن خدمات کے صلہ مین یہ
ریاست بطور جاگیر حاصل کی تھی اٹھارہین صدی کے اوائل مین ریاست ہذا کی حالت عمدہ نہ تھی
مگر وزیر ریاست ظالم سنگھ کی غیر معمولی قابلیت نے سنبھال لیا-ظالم سنگھ نے اپنے
عہد وزارت مین جو پینتالیس برس تک رہا ریاست کو بہت بڑی ترقی ہوی ظالم سنگھ کی
اولاد کو ایک علیحدہ ریاست عطا ہوئی اور اسطرح ریاست جھالاوار کی بنیاد قائم
ہوئی ۱۸۱۷ء مین ریاست کوٹہ اور گورنمنٹ کے مابین ایک ضمنی معاہدہ ہوا جسکی روسے
انتظام حکومت ظالم سنگھ اور اُنکی اولاد کے اور سرداری والی کوٹہ یا اور انکے جانشینون
کے سپرد کی گئی-مہاراؤ امید سنگھ کے بعد اُنکے بیٹے مہاراؤ کشور سنگھ اور اُنکے بعد اُنکے
بھتیجے مہاراؤ رام سنگھ فرمانروا ہوے-اُنکے زمانہ مین مدن سنگھ وزیر تھے جو ظالم سنگھ کے
پوتے تھے-مدن سنگھ اور مہاراؤ رام سنگھ مین اتفاق نہ تھا اور اسلیے منظوری والی
کوٹہ یہ تجویز ہوئی کہ ریاست جھالاوار کوٹہ سے علیحدہ قائم کیجاے-مہاراؤ رام سنگھ کو
۱۸۶۲ء مین سند اختیار تبنیت عطا ہوئی انھون نے ۱۸۶۶ء مین انتقال کیا
اور اُنکے اکلوتے فرزند بھیم سنگھ جنھون نے خاندانی نام چھتر سال سنگھ اختیار کیا تھا
جانشین ہوے مہاراؤ چھتر سال نے ۱۱ جون ۱۸۸۹ء کو انتقال کیا اور اُنکے

سنہ ۱۸۹۷ء مین باضافۂ خطاب جی۔ سی۔ ایس۔ آئی مفتخر و معزز ہوے۔ ریاست کا رقبہ
ایک ہزار دو سو بیالیس مربع میل۔ آبادی سنہ ۱۹۰۱ء ایک لاکھ چھپن ہزار سات سو چھیاسی
حاصل چار لاکھ پینسٹھ ہزار ہے۔ سلامی سترہ ضرب توپ ہے۔



دور کے ایک رشتہ دار بھرت پال کو متبنیٰ کیا - اولاً تجویز ہوئی کہ ریاست منقضی سمجھی جاے
مگر ایک قریب تر رشتہ دار مدن پال کے حقوق کی ایک بڑی ذی اثر جماعت نے تائید
کی - آمین مہاراجگان بھرتپور - دھولپور - الور اور جیپور کی آرا بھی شامل تھین - اس معاملہ
کی تحقیقات کی گئی تو ظاہر ہوا کہ بعض ضروری مراسم کے فروگذاشت کی وجہ سے یہ تبنیت
بیقاعدہ تھی چونکہ مدن پال زیادہ قریبی رشتہ دار تھے اور رانیون اور دیگر اراکین عظام ریاست
نے بھی اُنکو قبول کیا لہذا ۱۸۵۴ء مین وہ قرولی کے فرمانروا تسلیم کیے گئے - مہاراجہ
مدن پال نے غدر کے زمانہ مین گورنمنٹ کی عمدہ خدمات انجام دین جنکے جلدو مین وہ قرضہ
معاف کردیا گیا جو ایک عرصۂ دراز سے اُن کے ذمہ باقی چلا آتا تھا اُسکے علاوہ ایک
خلعت گرانبہا مرحمت ہوا اور سلامی مین دو ضرب توپ کا اضافہ ہوا اور وہ پندرہ
سے سترہ ضرب کردی گئی - ۱۸۶۲ء مین سند اختیار تبنیت عطا ہوئی - مہاراجہ موصوف نے
۱۸۶۹ء مین انتقال کیا اور اُنکے متبنیٰ بھتیجے مہاراجہ لچھمن پال وارث ہوے لیکن وہ
قبل مسند نشینی فوت ہوے اور جے سنگھ پال جو مہاراجہ دھرم پال کی اولاد مین تھے
نامزد اور مسند نشین کیے گئے - مہاراجہ جے سنگھ پال نے ۱۸۷۵ء مین وفات کی -
اور ارجن پال راؤ ہاروٹی کی جانشینی سرکار انگریزی نے تسلیم کی مہاراجہ جے سنگھ کے
دوسرے عم زاد برادر سجن پال نے پہلے قرولی کی حکومت اور بعد کو ہاروٹی کی ریاست پر اپنا
استحقاق ظاہر کیا مگر بالآخر حسب راے ٹھاکران ریاست بھیم پال برادرزادہ راؤ ارجن پال
ریاست ہاروٹی کے راؤ مقرر ہوے - مہاراجہ ارجن پال نے ۱۸۸۶ء مین رحلت
فرمائی اور اُنکے بھتیجے ہز ہائنس مہاراجہ بھنور پال راؤ ہاروٹی مسند نشین ریاست قرولی
ہوے - ۱۸۸۹ء تک پولیٹکل ایجنٹ کی نگرانی مین اسٹیٹ کونسل نے ریاست کا
انتظام کیا اور ریاست ہذا تمام قرضون سے بیباق ہوگئی اُسوقت مہاراجہ کو کامل اختیارات
مرحمت ہوے اور ۱۸۹۷ء مین خطاب کے سی - آئی - ای سے ممتاز ہوے - او

قرولی

ہز ہائنس مہاراجہ سر بھنور پال دیو بہادر جدو کل چندر ابھال

جی سی آئی ای والی قرولی

ولادت ۲۴ فروری ۱۸۶۴ء مسند نشینی ۱۴ اگست ۱۸۹۶ء ہز ہائنس چندر بنسی راجپوتون کے فرقہ جادون کے راس الرئیس ہین اس خاندان مین مدت مدید سے مہاراجہ کا لقب چلا آتا ہے خاندان کے مورث اعلیٰ مہاراجہ بجے پال تھے جنھون نے ۹۹۵ء مین ... بیانہ تعمیر کیا تھا۔ مہاراجہ ارجن دیو نے ۱۳۴۸ء مین ریاست قائم کی اور قرولی کو بنیاد دارالحکومت بنایا۔ مہاراجہ دھرم پال ۱۶۴۴ء مین فرمانروا ہوے پہلے یہ ریاست پیشوا کی خراج گزار تھی اور پچیس ہزار روپیہ سالانہ رقم مقرر تھی جب عہدنامہ ۱۸۱۷ء کے موافق حقوق باج ستانی گورنمنٹ انگلشیہ کی طرف منتقل ہوے تو وہ مواضع جو بعوض رقم خراج پیشوا کے انتظام مین دے دیے گئے تھے سرکار انگریزی نے واگزار کر کے ریاست کو اپنے ظل حمایت مین لیا۔ مگر بالعوض رقم خراج یہ امر قرار پایا کہ مہاراجہ حسب استطاعت گورنمنٹ کو عندالحاجت فوج سے مدد دین ۔ اسوقت مہاراجہ ہربخش پال فرمان روا تھے۔ مہاراجہ ہربخش پال نے ۱۸۳۸ء مین وفات کی اور اُنکے متبنی پرتاب پال مسند نشین ہوے اُنھون نے ۱۸۴۸ء مین انتقال کیا یہ لاولد تھے وراثت کی نسبت تنازعات پیدا ہوے آخرالامر خاندانی انتخاب سے نرسنگھ پال (بزمانہ نابالغی) مسند نشینی کے لیے نامزد ہوے اگرچہ ولیت کی نسبت باہم بہت اختلاف تھا لیکن بالآخر نرسنگھ پال کی جانشینی تسلیم کی گئی۔ اُنھون نے ۱۸۵۲ء مین وفات پائی اور صرف ایک روز قبل وفات

سے لیے فوجی اعانت کی اور بجلدوے حسن خدمت اکتالیس مواضع بطور معافی مرحمت ہوے - مہاراجہ سردار سنگھ نے مئی ۱۸۷۲ع مین لاولد وفات پائی مگر سند اختیار تبنیت کے موافق جو ۱۸۶۲ع مین عطا ہو چکی تھی مہارانی اور دیگر اراکین ریاست نے ڈونگر سنگھ کو جو مہاراجہ صورت سنگھ کے بھائی چھتر سنگھ کی اولاد مین تھے جانشینی کے لیے منتخب کیا اور گورنمنٹ نے بھی اس انتخاب کو تسلیم کیا - مہاراجہ ڈونگر سنگھ نے اگست ۱۸۸۷ع کو لاولد انتقال کیا - مگر اُنھون نے قبل وفات اپنے برادر حقیقی گنگا سنگھ کو متبنیٰ کیا تھا اس تبنیت کو سرکار انگریزی نے تسلیم کیا اور مہاراجہ بزمانۂ نابالغی مسند نشین ہوے ہز ہائنس نے میو کالج اجمیر مین تعلیم حاصل کی ہے آپ ایک تعلیم یافتہ والی ملک ہین ریاست کا انتظام ایک کونسل کرتی ہے جسکے آپ پریسیڈنٹ ہین چین کی فوج کشی مین آپ بھی اپنی فوج لیکر شریک ہوے تھے حال مین آپ کو لندن مین جشن تاجپوشی شہنشاہ اڈورڈ ہفتم کی شرکت کا شرف حاصل ہو چکا ہے - ریاست کا رقبہ تیئیس ہزار تین سو گیارہ مربع میل آبادی (۱۹۰۱ع) پانچ لاکھ چوراسی ہزار چھ سو ستائیس اور سلامی سترہ ضرب توپ -



بیکانیر

میجر ہز ہائنس مہاراجہ راج راجیشور نرندر شرومنی سری مہاراجہ دھیراج سر گنگا سنگھ جی بہادر کے۔سی-آئی-ای-والی بیکانیر

لادت ۱۸۸۰ء-مسند نشینی ۱۹-اگست ۱۸۸۷ء ہز ہائنس راٹھور راجپوت ہین
ں ریاست کے بانی بیکا سنگھ فرزند راجہ جودھ سنگھ والی جودھ پور تھے جنھون نے
ں ملک کو فتح کیا تھا اُنھون نے اس قطعۂ ملک مین قدم جانے کے بعد باگر کو جیسلمیر کے
ماٹیون سے فتح کر کے بیکانیر کی بنیاد ڈالی بیکا سنگھ نے ۱۵۰۵ء مین انتقال کیا۔
ں چوتھی پشت مین راے سنگھ ۱۵۷۳ء مین مسند نشین ہوے۔اس زمانہ مین
نشاہان دہلی سے بیکانیر کا تعلق قائم ہوا وہ آکر بادشاہ کے رسالہ کے افسر مقرر
ئے اور دربار شاہنشاہی سے باون پرگنون کی معافی عطا ہوئی جسمین ہانسی
مار بھی داخل تھا۔۱۸۱۸ء مین جب جودھپور اور دیگر ریاستون نے بیکانیر پر حملہ
تو مہاراجہ صورت سنگھ نے جو اس زمانہ مین برسر حکومت تھے گورنمنٹ کی امداد
ہی اور ۱۸۱۸ء عیسوی مین ایک معاہدہ کے ذریعہ سے گورنمنٹ برطانیہ سے ریاست
تعلقات قائم ہوے یہ ریاست نہ پیشوا کو کسی قسم کا خراج دیتی تھی اور نہ برٹش گورنمنٹ
حمایت کے عوض مین کوئی معاوضہ طلب کیا۔صرف باہمی معاونت کا اقرار
ت کی طرف سے اور حمایت کا معاہدہ سرکار کی طرف سے تھا۔صورت سنگھ
۱۸۲۸ء مین انتقال کیا اور اُنکے فرزند رتن سنگھ مسند نشین ہوے۔مہاراجہ رتن سنگھ
بعد ۱۸۵۲ء مین اُنکے فرزند سردار سنگھ جانشین ہوے اُنھون نے غدر کے
مین عمدہ خدمات انجام دین اور باغیان ہانسی حصار کے استیصال کے

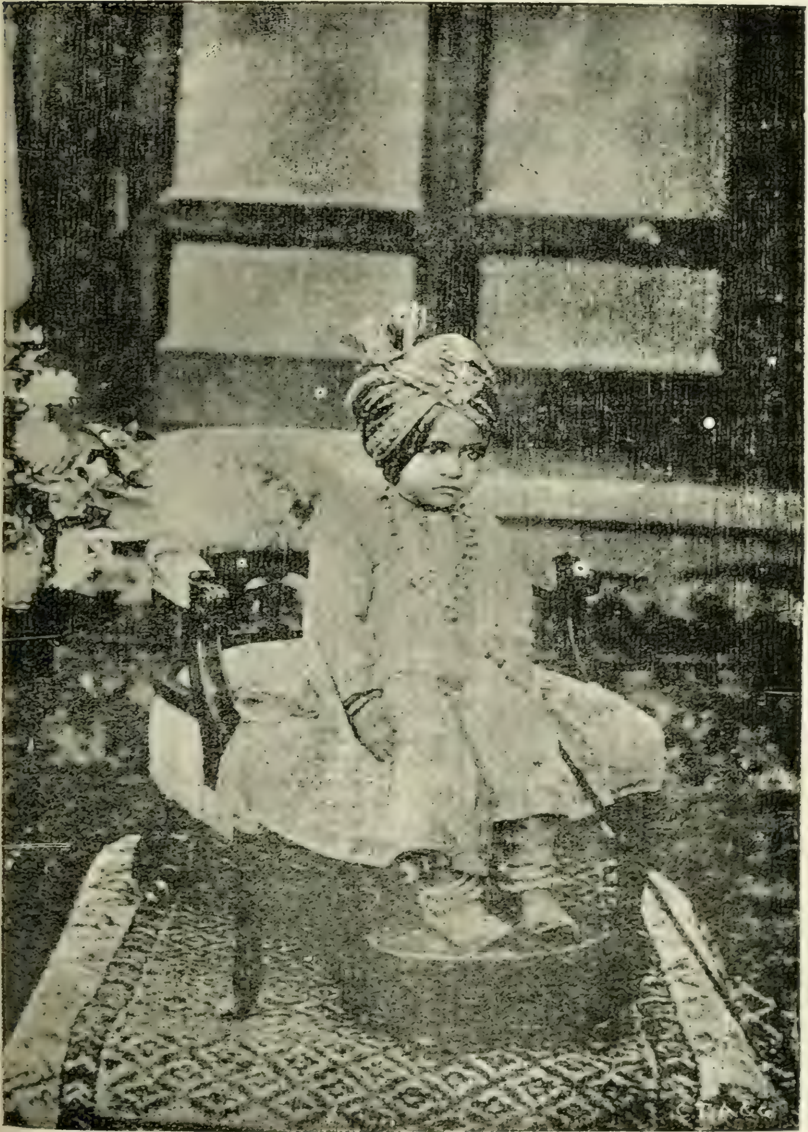
سے انکار کیا قلعہ کا محاصرہ کیا گیا رنجیت سنگھ نے قابل تعریف محافظت کی اور چار حملون کو رد کیا جنسے محاصرین کے تین ہزار آدمی کام آئے بالآخر اُنھون نے قلعہ حوالہ کر دیا ۱۸۰۵ء مین ایک جدید معاہدہ ہوا جسکی رو سے مہاراجہ رنجیت سنگھ نے بیس لاکھ روپیہ ہرجانہ دینا منظور کیا جنمین سات لاکھ بعد کو معاف ہوگئے اور ان علاقون پر اُنکو قبضہ دیدیا گیا جنپر آپ سابق مین قابض تھے مگر ان تعلقات کا استحکام اسوقت سے ہوا جبکہ سرکار نے رنجیت سنگھ کے پوتے بلونت سنگھ کو بزمانہ نابالغی مسند نشین کر کے انتظام ریاست زیر نگرانی پولیٹکل ایجنٹ انکی والدہ کے سپرد کیا ۱۸۳۵ء مین مہاراجہ بلونت سنگھ کو کامل اختیارات مرحمت ہوئے اُنھون نے ۱۸۵۳ء مین وفات پائی اور اُنکے اکلوتے فرزند مہاراجہ جسونت سنگھ مسند نشین ہوے۔ مہاراجہ موصوف بزمانہ مسند نشینی نابالغ تھے۔ انتظام ریاست ایک کونسل کے سپرد تھا جسمین ایک پولیٹکل ایجنٹ کی نگرانی مین پانچ سردار شامل تھے ۱۸۷۱ء مین جب آپ سن بلوغ کو پہونچے تو کامل اختیارات حاصل کیے۔ مگر ۱۹۰۰ء مین بعض ناشدنی امور سے ہز ہائنس معزول کیے گئے اور اُنکے خورد سال فرزند مہاراجہ حال مسند نشین ہوے ریاست کا انتظام گورنمنٹ کرتی ہے۔ رقبہ ایک ہزار نو سو بیاسی مربع میل۔ مردم شماری چھ لاکھ چھبیس ہزار چھ سو پینسٹھ۔ محاصل چھتیس لاکھ چون ہزار تین سو ستائیس روپیہ ہے۔ بھرت پور سے کوئی رقم بطور خراج یا مصارف مقامی کور یا کنٹنجنٹ نہین لی جاتی۔ سلامی سترہ ضرب توپ۔



بھرت پور

ہز ہائنس مہاراجہ شری برجندر سوائی کشن سنگھ بہادر - بہادر جنگ مہاراجہ بھرت پور

ولادت ۴ اکتوبر سنہ ۱۸۹۹ء مسند نشینی ۲۷ اگست سنہ ۱۹۰۰ء ہز ہائنس جاٹ قوم سے ہین اس خاندان کے بانی برج تھے جو موضع سنسنی پرگنہ ڈیگ کے مالک تھے - خاندان مغلیہ کے زوال کے زمانہ مین اس خاندان نے خاصکر ترقی کی اور بانی خاندان کے پرپوتے سورج مل نے اراضی مقبوضہ کو وسعت دی - سورج مل سنہ ۱۷۶۳ء مین مقتول ہوے - اُنکے پانچ لڑکے تھے جنمین سے تین نے یکے بعد دیگرے حکمرانی کی تیسرے بیٹے نول سنگھ کے عہد ریاست مین رنجیت سنگھ چوتھے بیٹے نے بغاوت کی اور نجف خان سے مدد طلب کی نجف خان تمام مقبوضات پر خود متصرف ہو گئے اور صرف قلعہ بھرت پور رنجیت سنگھ کے قبضہ مین رہگیا - لیکن سورج مل کی بیوہ رانی کی کوشش سے نجف خان نے نو لاکھ روپیہ کی آمدنی کا علاقہ واپس دیا - نجف خان کی وفات کے بعد مہاراجہ سیندھیا تمام علاقہ پر جسمین بھرتپور بھی شامل تھا قابض ہو گئے مگر سورج مل کی بیوہ کی سعی و سفارش سے دس لاکھ روپیہ کی آمدنی کے گیارہ پرگنے رنجیت سنگھ کو واپس دیے گئے اور بعد کو بجلدوے اُن خدمات کے جو اُنھون نے جنرل پیرن کے حق مین انجام دین چار لاکھ کا ملک اور اضافہ ہوا اور جملہ چودہ پرگنون پر والی ریاست ہذا کا مالکانہ قبضہ ہوا وہی چودہ پرگنہ تا حال اس ریاست مین شامل ہین سنہ ۱۸۰۳ء سے اس ریاست کا تعلق سرکار عظمت مدار کے ساتھ پیدا ہوا اور اسی سال اضلاع کشن گڈھ - کٹاوہ - ریواڑی - گوکل اور ساہر اُنکو عطا ہوے ڈیگ کی لڑائی کے بعد مہاراجہ ہولکر نے بھرتپور مین پناہ لی جہان لارڈ لیک صاحب نے انکا تعاقب کیا - لارڈ لیک صاحب نے مہاراجہ ہولکر کی حوالگی چاہی لیکن رنجیت سنگھ نے دینے



ہز ہائینس مہاراجہ سوائی کشن سنگھ بہادر مہاراجہ بھرتپور







ہزہائنیس مہاراو راجہ سر رگھبیر سنگھ بہادر - جی - سی - آئی - ای - والی بوندی

بوندی

ہز ہائنس مہاراؤ راجہ سر رگھبیر سنگھ بہادر کے سی ایس آئی

جی سی آئی ای۔ والی بوندی

ولادت سنہ ۱۸۶۸ء مسند نشینی ۲۸ مارچ سنہ ۱۸۸۹ء ہز ہائنس مہاراؤ راجہ چوہان راج
کے فرقہ ہاڑا سے تعلق رکھتے اور راؤ دیو سنگھ کی نسل مین ہین۔ سنہ ۱۲۴۲ء مین راؤ بجن
خلف راؤ دیو سنگھ نے اس ریاست کی بنا ڈالی تھی سنہ ۱۸۰۴ء مین گورنمنٹ برطان
ریاست کے مابین تعلقات قائم ہوے۔ اس زمانہ مین مہاراؤ امید سنگھ فرمانروا
جنھون نے کرنل مالسن صاحب کی فوج کو قابل قدر مدد دی۔ ہز ہائنس مہاراؤ
سر رگھبیر سنگھ ۲۸ مارچ سنہ ۱۸۸۹ء کو مسند ریاست پر متمکن ہوے اور آپکے حسن انتظ
قدر افزائی مین گورنمنٹ عالیہ نے آپکو کے سی۔ آئی۔ ای۔ کے سی ایس آئی۔ اور
آئی ای۔ کے خطابات عطا فرمائے ہین ہز ہائنس کو تبنیت کا اختیار بھی حاصل
ریاست کا رقبہ تقریباً دو ہزار تین سو مربع میل ہے آبادی ایک لاکھ اکہتر ہزار دو سو
آمدنی تخمیناً آٹھ لاکھ روپیہ ہے سلامی سترہ ضرب توپ۔



ے یاست کا انتظام ہوا سنہ ۱۸۷۰ع مین ہز ہائنس کو فرمانروائی کے کامل اختیارات
لایے۔ دربار قیصری سنہ ۱۸۷۷ع مین آپ موجود تھے سنہ ۱۸۹۰ع مین آپکو خطاب
ن۔ آئی۔ اِی مرحمت ہوا آپکے عہد مین پبلک تعمیرات مین نمایان ترقی ہوئی ہے
ں اور شفاخانہ جاری ہوے ہین۔ ریاست کا رقبہ ایک ہزار ایکسو چودہ مربع میل آبادی تخمینًا
تینتالیس ہزار آمدنی تقریبًا پندرہ لاکھ روپیہ ہے۔ یہ ریاست برٹش گورنمنٹ کو
راج نہین دیتی اور نہ اسکے روپیہ سے کوئی مقامی یا کنٹنجنٹ فوج قائم ہے۔ سلامی
ضرب توپ۔



ٹونک

ہزہائنس امین الدولہ وزیر الملک نواب سر محمد ابراہیم علیخان بہادر صولت جنگ جی۔سی۔آئی۔ای نواب ٹونک

ولادت ۱۸۴۹ء مسند نشینی ۲۰۔دسمبر ۱۸۶۷ء ہزہائنس قوم افغان فرقہ بنیر سے
رکھتے ہین اور امیر خان کی اولاد مین ہین جنکے دادا طالع خان نے ملک بنیر سے آ
محمد شاہ غازی کے عہد مین روہیلکھنڈ مین فوجی ملازمت اختیار کی تھی طالع خان کے
بیٹے حیات خان نے مراد آباد مین ایک زمینداری پیدا کی اور اُنکے بیٹے امیر خان ا
ہلکر کے سپہ سالار مقرر ہوے اور ۱۸۰۶ء مین مہاراجہ ہلکر سے ریاست ٹونک حاصل
جب مالوہ مین سطوت انگریزی قائم ہوئی تو امیر خان نے گورنمنٹ انگلشیہ سے حمایت کی
کی اور گورنمنٹ نے صرف اُن مقبوضات پر جو ریاست ہلکر سے حاصل کیے تھے حق فرز
تسلیم کرلیا اور زائد افواج کے برخاست کردینے کی ہدایت کی نومبر ۱۸۱۷ء مین ایک
منعقد ہوا اور گورنمنٹ انگریزی کی جانب سے ضلع رامپورہ مع قلعہ کے ریاست کے مقبوضات
مین اضافہ کیا گیا۔بعدہ اُنکے بیٹے کو ضلع پلول بطور جاگیر حین حیاتی عنایت ہوا۔امیر
نے ۱۸۳۴ء مین انتقال کیا اور اُنکے بیٹے وزیر محمد خان جانشین ہوے اُنھون
ایام غدر مین حق وفاداری ادا کیا۔مئی ۱۸۶۲ء مین اُنکو سند تقرر جانشینی حاصل ہوئی۔وزیر محمد خان
۱۸۶۴ء کو انتقال کیا۔اور اُنکے بیٹے نواب محمد علی خان جانشین ہوے مگر بعض
وجوہ سے ۱۸۶۷ء مین ریاست سے علیحدہ کردیے گئے۔اور ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ پنشن
ہوئی نواب سر محمد ابراہیم علی خان فرزند نواب محمد علی خان کی مسند نشینی سے تین برس بعد تک
کونسل آف ریجنسی کے ذریعہ سے جسکے صدر نشین نواب عبید اللہ خان فرزند نواب امیر

جبانہ مین سب سے پہلے آپ کو شہنشاہ معظم حضور ایڈورڈ ہفتم کی حکومت مین حضوری
ن حاصل ہوا۔ پولو کے کھیل مین آپ کو کمال حاصل ہے چنانچہ بمقام کرسٹل پلیس
نے اور آپکے ہمراہیون نے بمقابلہ لندن ٹیم نمایان کامیابی حاصل کی ریاست کا
بتیس ہزار نو سو تریسٹھ مربع میل محاصل پینتالیس لاکھ بچاسی ہزار روپیہ سالانہ ہے
شماری (سنہ ۱۹۰۱) اُنیس لاکھ پینتیس ہزار پانچ سو پینسٹھ فوجی قوت مین چھہتر توپ دو سو چھپن توپچی
ہزار ایک سو باسٹھ سوار۔ تین ہزار چھ سو ترین پیادہ ہین منجملہ اس فوج کے جنمین باقاعدہ
بے قاعدہ دونون شامل ہین امپیریل سروس کے لیے چھ سو سوار کارآزمودہ منتخب ہوے ہین
استرہ ضرب توپ ہے۔



آپ کے عہد دولت مین اعلیٰ درجہ کی تعلیم کو اس درجہ ترقی ہوئی کہ جسونت کالج جو
اس سے پہلے ایف اے تک تھا درجہ بی۔اے۔کے لیے کھولا گیا۔ ۱۸۹۹ء مین
مارواڑ مین قحط کی ایک بلاے عظیم نازل ہوئی۔آپ نے جابجا رفع تکالیف کے کام
کھول کر اپنی رعایا کو بلاے فاقہ کشی سے نجات بخشی۔اس کار خیر مین نہ صرف اپنے
خزانہ کی توفیر پر اکتفا کی بلکہ سرکار عظمت مدار سے تیس لاکھ روپیہ قرض لیکر اسمین صرف
فرمایا۔کاشتکاران خالصہ کا لگان یک قلم معاف فرما دیا۔فوجی کام سے جو آپ کا آبائی
فن ہے آپ کو کمال دلچسپی ہے چنانچہ آپ نے گورنمنٹ سے درخواست کر کے امپیریل
سروس ٹروپس کا رسالہ مہم چین پر بھجوایا اور ۱۸۹۷ء مین ایک رسالہ شمالی مغربی سرحد
پر مہم مہمند و تراہ کی شرکت کے لیے روانہ کیا۔رفاہ عام کے کامون مین آپ اپنے
والد کے قدم بقدم ہین مہاراجہ بیکنٹھ باشی کے زمانہ مین ایک بند پانی کے ذخیرہ کے لیے
بہ صرف کثیر بمقام لچیاک تیار ہوا تھا آپ نے ویسا ہی ایک اور بند بمقام دھولے را
تعمیر کرایا۔مہاراجہ متوفی کے عہد حکومت مین قدیم سکہ بجے شاہی سرکاری ٹکسال
مین مسکوک ہوتا تھا اور اُس سے ایک معتدبہ رقم خزانہ مین آتی تھی مگر اس کی
قیمت مین کمی بیشی رہنے کی وجہ سے تجارت کو نقصان پہونچتا تھا لہذا اپنے نفع عام
فائدہ انام کے لحاظ سے اسکا رواج موقوف کر کے کلدار روپیہ جاری فرمایا۔ریاست
مین قاعدہ تھا کہ حسب تعداد مقررہ جاگیرداروں سے راج کی خدمت کے لیے گھوڑے
متعین رہتے تھے مگر چونکہ گھوڑون کا ساز و سامان اور سوارون کی وردیان عمدہ حالت
مین نہین رہتی تھین اور اکثر غیر حاضری کی شکایت رہا کرتی تھی لہذا آپنے سوارون کی
تعیناتی کے بجاے زر نقد وصول کرنا تجویز فرمایا۔ریلوے لائن کو بھی آپکے زمانہ مین
وسعت دیگئی۔اوائل ۱۹۰۱ء مین آپ نے یوروپ کی سیاحت کا عزم کیا۔ا
ممالک فرانس۔جرمنی۔اٹلی۔اسٹریا وغیرہ کی سیر کر کے وسیع تجربہ حاصل کیا روسا

جودھپور

ہز ہائنس راج راجیشور مہاراجہ دھراج سر آمد راجگان ہندوستان سری سردار سنگھ صاحب بہادر جی۔سی ایس آئی فرمانروائے ریاست جودھپور مارواڑ

ولادت ۱۱-فروری ۱۸۸۰ء-مسند نشینی ۲۱-اکتوبر ۱۸۹۵ء-فرمانروایان ریاست ہذا قوم راجپوت فرقہ راٹھور سے ہین جنکا نسب بواسطۂ مستقیم راجہ رام چندرجی سے ملتا ہے-یہ خاندان مثل سیسودیہ اودے پور کچھواہہ جے پور کے سورج بنسی ہے۔ اس خاندان کے مورث اعلیٰ جودھ راجہ فرمانروایان قنوج سے تھے-انھون نے ۱۴۵۹ء مین اس ریاست کی بنیاد ڈالی-پہلے پہل ۱۸۰۳ء مین ریاست ہذا اور سلطنت برطانیۂ عظمیٰ مین دوستانہ تعلقات پیدا ہوے جو آج تک باقی ہین بلکہ روز افزون ترقی پر ہین- ہز ہائنس مہاراجہ سردار سنگھ نے حالت طفولیت مین زیر نگرانی اپنے عم نامدار میجر جنرل مہاراجہ سر پرتاب سنگھ صاحب بہادر جی-سی-ایس-آئی-سی بی کے تعلیم و تربیت پائی اور تھوڑے ہی عرصہ مین فنون سپہ گری خصوصاً شہسواری مین کمال حاصل کیا-جسوقت آپکی عمر صرف نو برس کی تھی آپنے بوقت تشریف آوری لارڈ رابرٹس صاحب سردار رسالہ کی جو آپ کے والد مہاراجہ بیکنٹھ باشی کے عہد دولت مین آپکے نام نامی پر قائم ہوا تھا اس خوبصورتی سے کمان کی کہ تمام حضار کو حیرت ہو گئی-آپ کے والد سر جسونت سنگھ بہادر نے ۱۸۹۵ء مین رحلت کی-ہر چند آپ اسوقت نابالغ تھے مگر امور ریاست مین ذہن خداداد کی رسائی سے ایسی قابلیت پیدا کر لی کہ اٹھارہ ہی برس کی عمر (۱۸۹۸ء) مین حکمرانی کے اختیارات کامل حاصل کیے

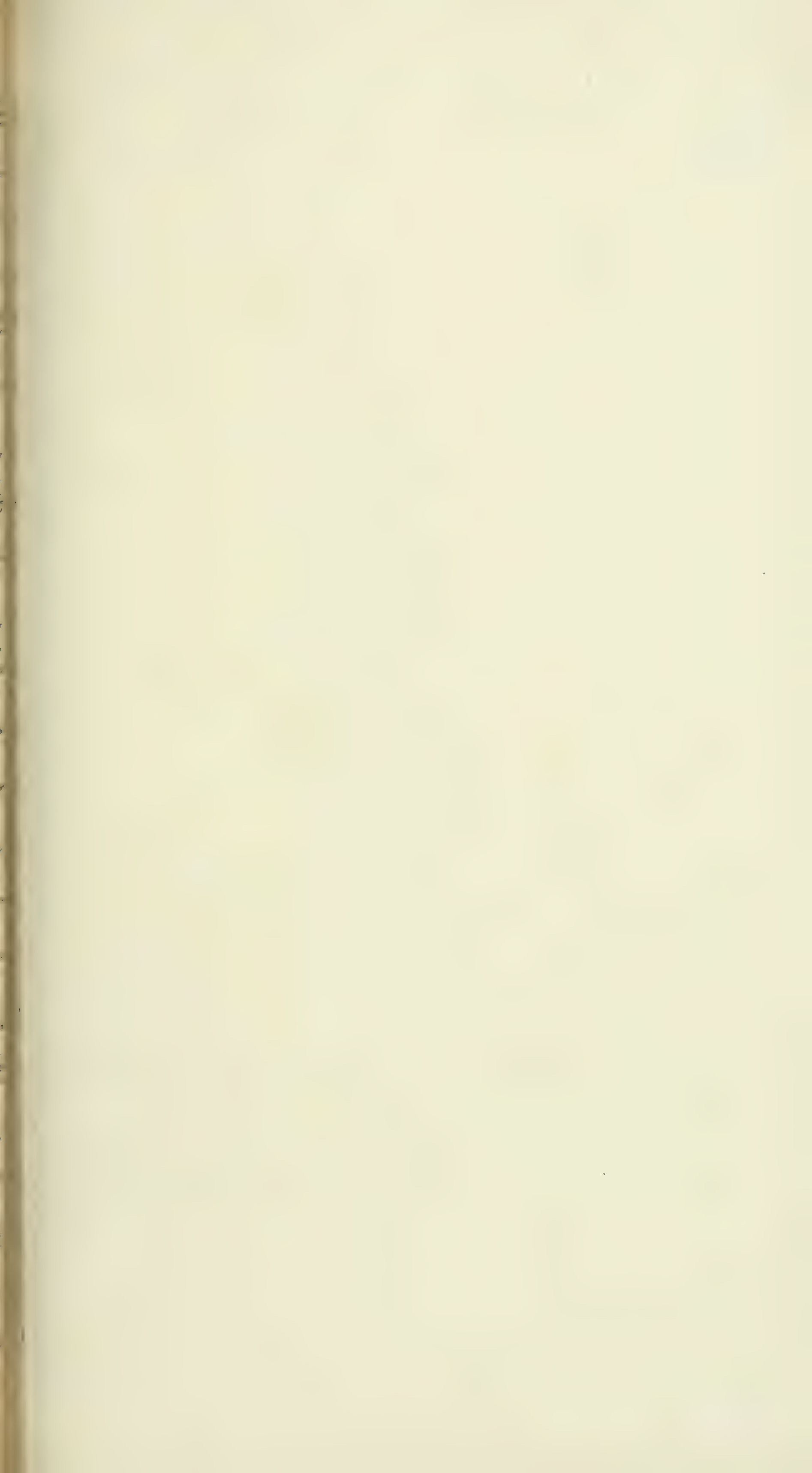


ہز ہائنس مہاراجہ دھراج سری سردار سنگھ بہادر جی - سی - ایس - آئی والی جودھپور

یہ ہال اس ریاست کا عجائب خانہ ہے۔اس کے علاوہ رام نواس واٹر ورکس وغیرہ اور ہر شے بجاے خود حسن اور شفعت کا عمدہ نمونہ دکھا رہی ہے آبرسانی کے انتظام کے علاوہ گیس کی روشنی کا انتظام بھی نہایت عمدہ ہے جے پور سوائی مادھوپور ریلوے کی شاخ زیر تعمیر ہے جسکا طول تہتر میل ہے۔تعلیمات کا انتظام بھی قابل تعریف ہے۔خاص جیپور مین تین کالج ہین۔مہاراجہ کالج مین ایم اے تک پڑھائی ہوتی ہے۔سنسکرت کالج مین بنارس کے مطابق امتحان پاس کرائے جاتے ہین۔اورنٹیل کالج مین امتحانات عربی و فارسی پنجاب یونیورسٹی کے لیے طلبہ تیار کیے جاتے ہین۔تعلیم نسوان کی غرض سے تین اسکول ہین۔سنٹرل اسکول انڈسٹیریل اسکول۔نارمل اسکول۔سالانہ خرچ تعلیمات ترانوے ہزار آٹھ سو اسی روپیہ ہے انتظام بھی نہایت عمدہ اور وسعت کے ساتھ ہے علاوہ میئو ہسپتال کے جو مہاراجہ سابق کے عہد مین تعمیر ہوا تھا ملک مین جا بجا متعدد شفاخانہ ہین اس مین چھیاسی ہزار سات سو اکتالیس روپیہ سالانہ صرف ہوتے ہین۔رقبہ پندرہ ہزار پانچ سو اُناسی مربع میل۔آبادی اٹھائیس لاکھ پچیس ہزار چھ سو پچپن۔ سلامی اکیس ضرب توپ ہے جنمین دو ذاتی ہین۔



ن خطاب جی-سی-آئی-ای مرحمت ہوا جسطرح آپ کو اپنے ملک کی ترقی کا بہت بڑا
بال ہے اُسی طرح سرکار عظمت مدار کی خیر سگالی اور عقیدتمندی سے بھی انکو کمال دلچسپی
ر دلاویزی ہے جنگ جنوبی افریقہ کے فنڈ مین آپ نے ایک معتد بہ رقم مرحمت کی۔
سنہ ۱۸۹۹-۱۹ء کے قحط مین آپ نے بکمال ہمدردی اپنی رعایا کو کافی ووافی مدد دی
ور انکو اس بلا سے نجات دینے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا اور ہنگام ضرورت
س مصیبت سے مقابلہ کرنے کے لیے ایک مستقل فنڈ قائم کرنے کی تجویز فرمائی اور
پنے ارادہ سے حضور والیسراے کو مطلع کیا جسکو حضور ممدوح نے بھی نہایت پسند
رمایا اور آپ نے بطور ابتدائی اور افتتاحی امداد کے سولہ لاکھ روپیہ مرحمت فرماے
س فنڈ کے منافع سے زمانہ قحط مین نہ صرف خاص ریاست جیپور بلکہ تمامی ہندوستان
ستفید ہو سکتا ہے سلطنت عظمیٰ کی اعانت کے لیے آپ نے ٹرینسپورٹ کور جسمین
یک سپرنٹنڈنٹ آٹھ افسر چھ سو بچانوے نان کمیشنڈ افسر اور جوان ایکہزار ایک سو
چھبیس ٹٹو چار سو نوے گاڑیان اور نو تانگہ شامل ہین قائم کیا۔ رسالہ ایک انگریز افسر
کی زیر نگرانی ہے اور ہمیشہ اپنے کام کے لیے آمادہ رہتا ہے۔ چنانچہ دو مرتبہ اسکو
میدان جنگ مین جانے کا بھی اتفاق ہوا۔ آپ کی ریاست مین انتظام تعمیرات
عام جسکے افسر اعلیٰ اگزیکٹیو انجینیر کرنل ایس ایس۔ جیکب صاحب سی-آئی-ای-
کے-ایس-سی۔ ہین نہایت ترقی پر ہے آپ کی مسند آرائی کے زمانہ سے خاص اس
صیغہ مین ایک کرور تراسی لاکھ بانوے ہزار نو سو تیس روپیہ صرف ہو چکے ہین
جس سے ملک مین جابجا پختہ و خام سڑکین نکالی گئی ہین۔ آبپاشی کا انتظام نہایت
وسعت کے ساتھ کیا گیا ہے ریاست کی تعمیرات مین ایک قابل دید عمارت البرٹ ہال ہے
جسکا بنیادی پتھر پرنس آف ویلز نے جو اب شہنشاہ معظم ہین اُس زمانہ مین اپنے دست
مبارک سے رکھا تھا جب وہ ہندوستان کی سیر و سیاحت کے لیے تشریف لاے تھے





ہز ہائینس سری مہاراجہ دھراج سوائی سر مادھو سنگھ بہادر جی - سی - ایس - آئی والی جے پور

جیپور

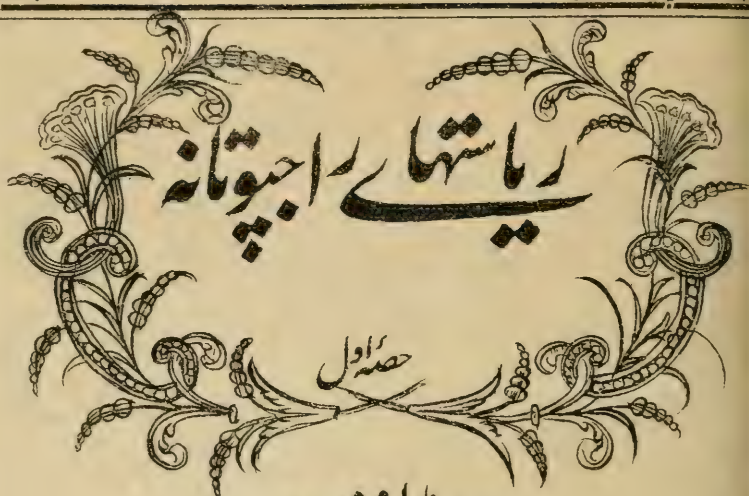
ہز ہائنس سر آمد راجۂ ہندوستان راج راجندر سری مہاراجہ دھراج سوائی سر مادھو سنگھ بہادر جی۔سی۔ایس۔آئی۔ جی۔سی۔آئی۔ای

ولادت سنہ ۱۸۶۱ع مسند نشینی سنہ ۱۸۸۰ع ہز ہائنس راجپوتون کے فرقہ کچھواہہ کے سردار ہین جو را
رامچندرجی والی اجودھیا کے بیٹے کُش کی اولاد سے ہین آپ کے بزرگون نے اجودھیا سے
نقل وحرکت کرکے اول گوالیار مین حکومت کی بنیاد ڈالی اور تقریباً ساڑھے آٹھ سو برس
اس ملک مین حکمرانی کی۔من بعد اس ملک کے اس حصہ سے نکلکر امبر پر قبضہ کر لیا جو
ایک زبردست مقام تھا اور اُسکو اپنا دار الحکومت قرار دیا۔سنہ ۱۷۲۸ع تک امبر سے جیپور
دار الریاست رہا حتے کہ راجہ جے سنگھ نے شہر جے پور اپنے نام پر آباد کیا۔مہاراجگان
اپنی مدبری اور سپہ گری کے لیے مشہور ہین راجہ جے سنگھ جنکا اوپر ذکر ہو چکا ہے بڑے ذی
اور اہل علم کے بڑے مربی اور حامی تھے علم ہیئت مین اُنکا نام نہ صرف ہندوستان بلکہ
دیگر ممالک ایشیا اور یورپ مین بھی علما کی زبانون پر ہے۔قاآنی مشہور شاعر ایرانی اپنے
ایک قصیدہ مین معشوق کی زلف کو جداول رصد خانۂ جے سنگھ سے تشبیہ دیتا ہے ع
چون خطّ جداول بر صد خانۂ جے سنگ۔ہز ہائنس مہاراجہ فرمانرواے حال مہاراجہ متو
سابق مہاراجہ رام سنگھ کے عزیز قریب اور متبنیٰ ہین۔ریاست کا نظم ونسق ایک کونسل
کے ذریعہ سے ہوتا ہے جسمین دس ارکان ہین۔آپ کے زمانہ مین ریاست نے بڑی
ترقی کی ہے آپ کے حسن انتظام کا اکثر مدبرین امور سیاستی نے اعتراف کیا ہے
سنہ ۱۸۸۸ع مین منجانب سرکار دولت مدار خطاب جی۔سی۔ایس۔آئی۔اور سنہ ۱۹۰۱ع

ؤالدین کا مشہور حملہ ہوا تھا بیان ہوا ہے کہ بھیم سنگھ کی چوہان رانی پدمنی کا دلفریب حسن
مال اس جنگ کا باعث ہوا اور پدمنی اور چتور کی کل عورتین ایک عظیم الشان آگ کے
ذرین جلکر مرگیئن اور اُنکے شوہر اور بھائیون نے لڑکر جان دی - اس قتل عظیم مین
رف رانا اجے سنگھ زندہ رہے ۱۳۰۱ء مین انکے بھتیجے رانا ہمیر اُنکے جانشین ہوئے
رنے چتور پر پھر قبضہ کرلیا اور ساٹھ سال کی طولانی حکومت سے اپنے خاندان کی جاہ
روت کو پھر بحال کردیا - اسکے بعد ریاست وقتاً فوقتاً بیرونی جنگون اور اندرونی تنازعون
ن مبتلا رہی - آخر ۱۸۱۷ء مین برٹش گورنمنٹ کے ساتھ ایک معاہدہ ہوا جس نے
ن تمام جھگڑون کا خاتمہ کردیا - مہارانا بھیم سنگھ کے زمانہ سے اودے پور مین کامل
ن وامان ہے - مہارانا سبھو سنگھ نے ۱۸۷۴ء مین انتقال کیا اور اُنکے چچا زاد
ائی مہارانا سجن سنگھ گدی نشین ہوے اور اُنکی وفات پر جو ۱۸۸۴ء مین واقع ہوئی
نکے متبنیٰ فرزند مہارانا حال جو حکمران خاندان کی شیورانزی شاخ سے تعلق رکھتے ہین
ر آرائے ریاست ہوے - گورنمنٹ نے ۴ مارچ ۱۸۸۵ء کو اس تبنیت و انتخاب کو منظور
اور اگست ۱۸۸۵ء مین مہارانا صاحب کو پورے اختیارات عطا فرمائے ہز ہائنس
رانا کو فروری ۱۸۸۷ء مین جی سی - ایس - آئی کا خطاب مرحمت ہوا - اسی سال ہز ہائنس
ارانی کو تمغہ ارڈر آف دی کرون آف انڈیا عطا کیا گیا - ریاست ہاے ڈونگر پور - بانسواڑہ
بگڈھ اور سروہی اسی خاندان کی شاخین ہین اور بھونسلہ اور سیوا جی بانی حکومت مرہٹہ
ی خاندان اودے پور کی نسل مین ہین - اس ریاست کا رقبہ بارہ ہزار سات سو ترپن مربع میل
ہے - آبادی دس لاکھ تیس ہزار ، اور آمدنی تخمیناً اٹھتیس لاکھ ہے - اودے پور کی فوجی قوت پانچ ہزار
سو ساٹھ سوار اُنتیس ہزار تین سو چوالیس پیدل اور ۴۶۴ توپ ہین ہز ہائنس کی سلامی
ضرب توپ ہے جنمین دو ذاتی ہین -



اپنے بچے کو ایک برہمن کی دختر کملاوتی کے سپرد کیا اور یہ ہدایت کی کہ جب بچہ بڑا ہو تو کسی راجپوت
سے اُسکی شادی کردے۔ اسکے بعد رانی اپنے شوہر کی چتا پر جل گئی۔ اسی طرح چندربنس
نسل قائم رہی اس ہی لڑکے نے جسکا نام گوہا تھا ایدر کی نہایت قدیم ریاست کی بن
ڈالی۔ اسکی آٹھوین پشت مین ناگ دت تھے جسکو بھیلون نے مارڈالا اور راج ایدر
درہم برہم کردیا لیکن اُنکے خُردسال بچے باپا کو وفادار کملاوتی کی ایک اولاد نے بچا
یہ لڑکا ایک بھیل خاندان مین پلا اور بعد کو چتور کا فرمانروا ہوا۔ چنانچہ آج تک جب
اودے پور مین مسند نشینی کی رسم ادا کی جاتی ہے تو رانا او گونا پور راجو ایک بھومیا بھیل
ہے اپنے انگوٹھے سے شہزادے کی پیشانی پر خون کا ٹیکا لگاتا ہے اور اُسکا ہاتھ پکڑ
گدی پر بٹھاتا ہے چتور مین باپا راول کے قبضہ اور تسلط کی تاریخ سنہ ۷۲۸ عیسوی ہے
شہاب الدین غوری کے حملہ کے وقت باپا کے جانشین سمرسی چتور کے راول تھے
اُنھون نے پرتھی راج آخری ہندو راجہ دہلی کی ہمشیر سے شادی کی تھی اور اُنکے خاص
معین اور مددگار تھے۔ چند شاعر کے بیان کے بموجب چوہانون۔ نورون اور گہلوت
راجپوتون کی متفقہ افواج نے شہاب الدین کو شکست دی لیکن سنہ ۱۱۹۲ ع مین شہاب الدین
نے سمرسی اور اُنکے بیٹے کلیان اور پرتھی راج اور تمام بہادر راجپوتون کو ہلاک کیا۔ رانی پرتھا
سمرسی کی چتا پر جل گئین۔ لیکن سمرسی کی ایک دوسری رانی کرم دیوی نے جو پٹن کے سولنکی راجپوت
کی شہزادی تھین اپنے بیٹے کرن کی نابالغی مین ریاست چتور کا انتظام کیا اور سمرسی کے
بڑے بیٹے نے ترک وطن کرکے ڈونگرپور کی ریاست قائم کی۔ راول کرن سنہ ۱۱۹۳ مین گدی
پر بیٹھے مگر اُنکے بیٹے مھوپ چتور چھوڑکر اپنے ننھیال مین رہنے لگے اور کرن کے چچا زاد
بھائی رہوپ چتور کے حکمران ہوے۔ اُنھون نے مندور کے پرہار رانا موکل کو زیر کیا اور
رانا یا مہارانا کا لقب اختیار کیا جو اس زمانہ سے ابتک چلا جاتا ہے۔ رہوپ کی نوین پشت
مین رانا لکو بنسی ہوے جو سنہ ۱۲۷۵ ع مین مسند نشین ہوے اُنکے عہد حکومت مین چتور پر



میواڑ اودے پور

ہز ہائنس مہارانا دھراج سر فتح سنگھ بہادر جی-سی ایس آئی
مہارانا اودے پور

لادت سنہ ۱۸۴۹ع مسند نشینی ۴ مارچ سنہ ۱۸۸۵ع خاندان اودے پور راجپوتون کے
ھیس فرقون کا سرغنہ ہے اور فرمانروایان ریاست راجہ رام چندر کے جانشین سمجھے جاتے
ین جنکی اولاد مین کنک سین نے سنہ ۱۴۴ع مین اس خاندان کی بنیاد ڈالی تھی سنہ ۱۴۵ع
ن کنک سین نے لوہ کوٹ (لاہور) سے ترک وطن کر کے سوراشٹر (سورت) مین
لونت اختیار کی- انکی اولاد مدتون تک بڑی شان وشوکت اور جاہ وجلال کے ساتھ
بھی پور مین حکومت کرتی رہی - سنہ ۵۲۴ع مین وہ شہر تاخت وتاراج ہو گیا اور راجہ
لادت اور اُنکے تمام آدمی ہلاک کر ڈالے گئے صرف ایک حاملہ رانی پسوپتی زندہ بچی
د اُس زمانہ مین بھوانی جی کے مندر کی زیارت کو گئی تھی یہ رانی راجپوتون کے
رمار فرقہ کی شہزادی تھی- ملیا کے پہاڑون مین اِسکے ایک لڑکا پیدا ہوا رانی نے



ہز ہائنس مہارانا دھراج سر فتح سنگھ جی بہادر - جی - سی - ایس - آئی - والی اودے پور

ریاستہاے ملک متوسط

حصۂ اول

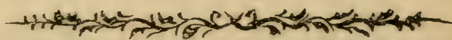
کروندیا کالاہانڈی

راجۂ کروند

آپ کی عمر ابھی صرف پانچ سال کی ہے۔آپ ایک قدیم ناگ بنسی راجپوت
خاندان سے تعلق رکھتے ہین جو مادری جانب کروند کے اصلی گنگا بنسی اور پدری جان
بستر ناگڈھ واقع چھوٹا ناگپور کے راجگان کی نسل سے ہین ۔ سابق راجہ اودت پرتاب د
کو اُنکی عمدہ خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے نو ضرب توپ کی سلامی مقرر کی تھی جو آ
بھی حاصل ہے۔آپسے پہلے راجہ رگھو کیشر دیو راجہ اودت پرتاب دیو کے متبنیٰ مالک تھے اُنھون نے جبل
راجکمار کالج مین تعلیم پائی تھی اور اپنی ریاست کا انتظام نہایت قابلیت سے انجام کرتے
ریاست کا رقبہ تین ہزار سات سو پینتالیس مربع میل ۔ آبادی تین لاکھ سے زیادہ ا
آمدنی تقریباً سوا لاکھ روپیہ ہے ۔ آپ کو سند تبنیت حاصل ہے۔



... بیٹے سودرشن ساہ نے گورکھون کے پنجہ سے بچکر سیدان مین پناہ لی اور انگریزون کے
... ب ہوے - جنگ گورکھا مین انگریزون کے ہاتھ سے گورکھون کی شکست اور کمایون کے
... ں کے بعد ۱۸۱۴-۱۶ء مین مغربی گڑھوال راجہ سودرشن ساہ کو دیدیا گیا - سودرشن ساہ
... ہری کو اپنا مستقر بنایا - اُنھون نے ۱۸۵۹ء مین قضا کی - اُنکے کوئی اولاد نہ تھی اُنکی
... ط کے بموجب اُنکا ملک گورنمنٹ کے قبضہ مین آیا لیکن گورنمنٹ ہند نے راجہ سودرشن ساہ کی
... ارانہ خدمات ۱۸۵۷ء کے صلہ مین علاقہ مذکور بھوانی ساہ کو دیدیا اور آیندہ کے لیے
... بیت عطا فرمائی - بھوانی ساہ نے ۱۸۷۲ء مین قضا کی اور اُنکے بیٹے پرتاب ساہ
... ث ہوے - راجہ پرتاب ساہ کے بعد موجودہ راجہ اُنکے جانشین ہوے اور آپکی نابالغی
... زمانہ مین کونسل آف ریجنسی بصدارت رانی گلیری قائم کی گئی - ۱۶ - مارچ ۱۸۹۲ عیسوی کو
... س راجہ صاحب مسند نشین ہوے - ۳۱ - دسمبر ۱۸۹۵ء کو آپ کو سی - ایس - آئی - کا
... ب عطا کیا گیا - سنہ ۱۹۰۰ء مین راجہ کرتی ساہ یورپ کی سیاحت کو تشریف لے گئے - راجہ
... ب کی سلامی گیارہ شلک اتواپ ہے - ٹہری کا رقبہ چار ہزار ایکسو اسی مربع میل -
... ی تقریباً اڑھائی لاکھ اور کل آمدنی تخمیناً ایک لاکھ پچاس ہزار ہے - راجگان ٹہری کوئی خراج
...) دیتے مگر شرط یہ ہے کہ برٹش رعایا کو اپنے علاقہ سے مفت گزرنے دین اور بہنگام ضرورت
... ٹ ہند کو مدد دین - ریاست مین کوئی جنگی فوج نہین ہے -

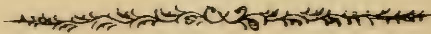


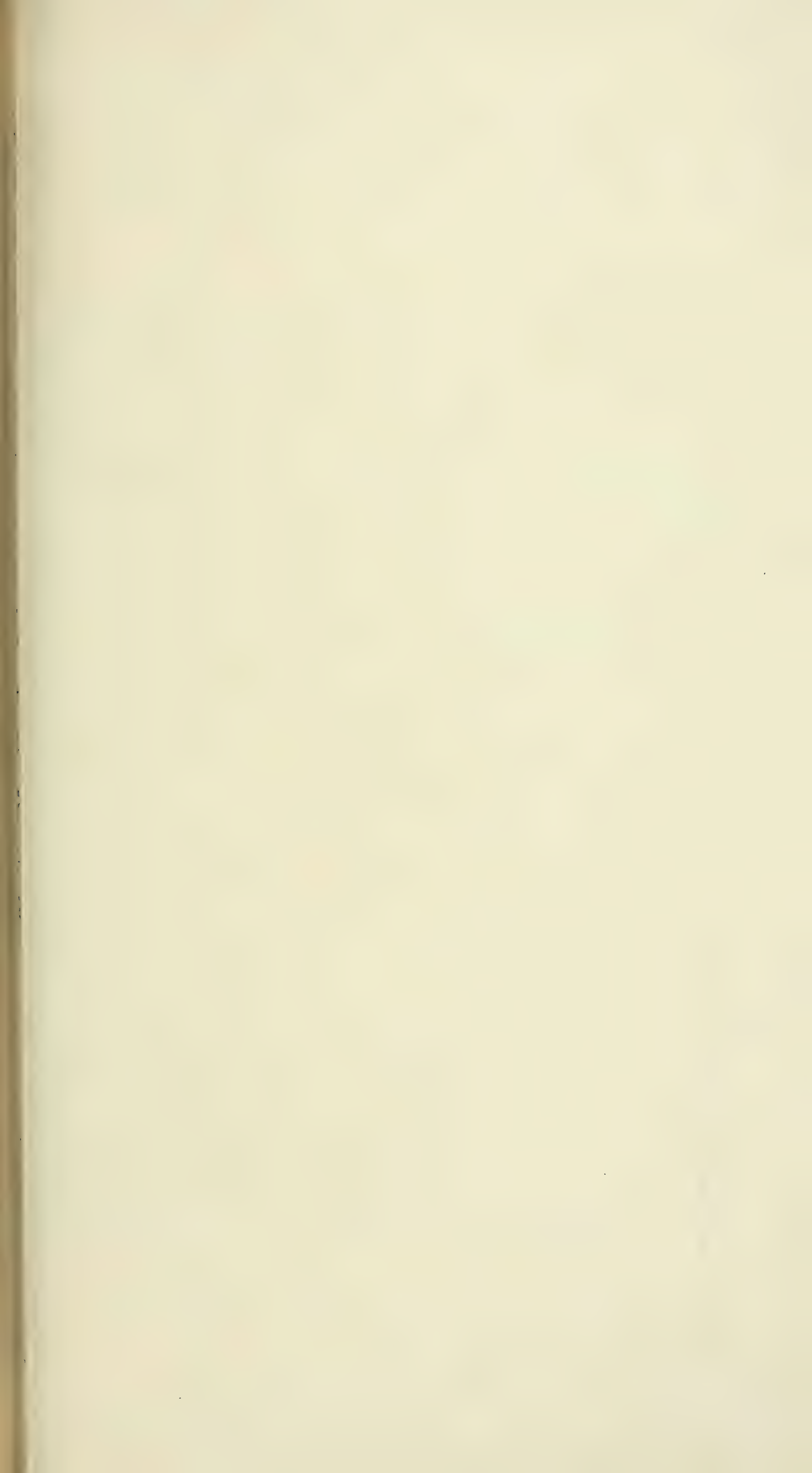
ٹہری گڑھوال

ہز ہائینس راجہ کرتی ساہ سی - ایس - آئی -
والی ٹہری گڑھوال

ولادت ۱۹ - جنوری سنہ ۱۸۷۴ع - جانشینی ۶ - فروری سنہ ۱۸۸۷ع - اس راجپوت خاندان کے پہلے سردار کنک پال تھے جو گجرات سے آئے تھے اور دھارا نگر واقع گجرات کے پنوار خاندان کے ملازم تھے - وہ اُن پہاڑون کو زیارت کے لیے آئے تھے - راستہ مین ایک گڑھوالی سردار سے جسکا نام بھانو پرتاب تھا ملاقات ہوئی - بھانو پرتاب کے کوئی اولاد نرینہ نتھی وہ اس شہزادہ سے اسقدر خوش ہوے کہ اُنھون نے اپنی لڑکی سے شادی کردی اور پرگنہ چاندپور لڑکی کے جہیز مین دیدیا - کنک پال کی چوبیسوین پشت مین سون پال تھے اُنکی اولاد اجے پال نے گڑھوال کو فتح کرنے کی پہلی بار کوشش کی اس سے پہلے گڑھوال مختلف چھوٹے چھوٹے راجاؤن مین منقسم تھا - اجے پال نے اپنا خاندانی مسکن چاندپور چھوڑکر دیول گڈھ کو اپنا دارالریاست قرار دیا مگر مہیپت ساہ نے اسکو وہان سے سری نگر کو منتقل کردیا - گڑھوال کی قوت بتدریج دیرہ دون پسھر اور ٹہری تک پہونچ گئی اور دیپ چند راجہ کمایون سے اکثر جنگ وجدل ہوا کی - سنہ ۱۷۹۰ع مین گورکھون نے کمایون پر حملہ کیا اور الموڑہ پر قبضہ کرلیا اور راجہ پردمن ساہ والی گڑھوال پر اُنکی قوت کا ایسا زبردست اثر پڑا کہ وہ گورنمنٹ نیپال کو پچیس ہزار روپیہ سالانہ خراج دینے پر مجبور ہوے - سنہ ۱۸۰۳ع مین نیپالیون نے گڑھوال تک اپنی فتوحات بڑھالین اور پردمن ساہ کو نکال دیا پردمن نے بارہ ہزار آدمیون کی جمعیت سے ایکمرتبہ پھر اپنی سلطنت پر قبضہ کرنے کی کوشش کی لیکن اسمین اُنکو ناکامی ہوئی اور وہ کھوربرہ کی جنگ مین مع اپنے گڑھوالی ہمراہیون کے ہلاک ہوے

ر کی خیر خواہانہ خدمات کے صلہ مین مہاراجہ بہادر کا خطاب مرحمت ہوا اور اُنکی سلامی مین
ور سو روثی اعزاز کے دو اتواپ کا اضافہ کیا گیا - یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو وہ جی - سی - ایس
ی کے خطاب سے ممتاز ہوے - اُنھون نے ۱۸۸۹ء مین وفات پائی اور اُنکے بھتیجے
ر متبنیٰ فرزند مہاراجہ حال مسند ریاست پر متمکن ہوے - "ہز ہائینس" کا لقب جو مہاراجہ
شری پرشاد نرائن سنگھ بہادر کو حاصل تھا اُس سے آپ کو بھی سرفرازی بخشی گئی اور ہنگام
سند نشینی مہاراجہ بہادر کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا - ۱۸۹۷ء کے قحط مین
مہاراجہ بہادر نے اپنی ریاست کی رعایا کے ساتھ نہایت فیاضانہ سلوک کیا جسکے صلہ مین
آپ کو جی - سی - آئی - ای - کا خطاب مرحمت ہوا - آپ کی پبلک خدمات کی گورنمنٹ نے اکثر
مواقع پر قدردانی کی ہے - تعلیم اور رفاہ عام کے کامون سے آپ کو بہت بڑی دلچسپی ہے -
ولیعہد ریاست کنور ادت نرائن سنگھ نے جنکی ولادت ۶ - نومبر ۱۸۷۵ء کو واقع ہوئی الہ آباد
یونیورسٹی کا انٹرنس پاس کیا ہے اور ایک ہونہار نوجوان ہین - ہز ہائینس مہاراجہ بہادر کی
سلامی تیرہ شلک اتواپ ہے - مہاراجہ صاحب اور اُنکے ورثا کو سند تبنیت حاصل ہے -
ریاست کا رقبہ نو سو پچاسی مربع میل - آبادی پانچ لاکھ اور آمدنی تقریباً پندرہ لاکھ روپیہ ہے -
فوجی قوت مین ایک سو پچاس سوار - پانچسو پیادہ اور پچاس توپچی ہین -







ہز ہائینس مہاراجہ سر پربھو نراین سنگھ بہادر - جی - سی - آئی - ای مہاراجہ بنارس

بنارس

ہز ہائینس مہاراجہ سر پربھونرائن سنگھ بہادر۔
جی-سی-آئی-ای-مہاراجہ کاشی نریس دویجراج۔

ولادت ۲۶-نومبر ۱۸۵۵ع-مسند نشینی ۱۳-جون ۱۸۸۹ع- مہاراجہ صاحب بھونہار برہمن ہین
اس خاندان کے بانی راجہ منسا رام شجاع الدولہ نواب وزیر اودھ کے زمانہ مین بنارس
کے ناظم تھے-اُنھون نے ۱۷۳۹ع مین انتقال کیا اور اُنکے بیٹے بلونت سنگھ اُنکے جانشین
ہوے-بلونت سنگھ نے بہت بڑا علاقہ فتح کیا جسکو جنگ بکسر کے بعد لارڈ کلایو صاحب نے
قائم رکھا-راجہ صاحب موصوف نے انگریزون کو فوجی مدد دی تھی-بلونت سنگھ کو شہنشاہ دہلی
نے بھی ایک فرمان عطا کیا تھا-۱۷۷۰ع مین راجہ بلونت سنگھ کی وفات پر اُنکے فرزند چیت سنگھ
اُنکے جانشین ہوے مگر اُنھون نے ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت سے انحراف کیا اسوجہ سے
وارن ہسٹنگز صاحب گورنر جنرل نے راجہ بلونت سنگھ کے نواسے راجہ مہیپ نرائن کو برسر حکومت
کر دیا-لیکن صوبہ کا انتظام فوجداری اور شہر بنارس کا انتظام دیوانی و فوجداری اور
اختیار ضرب سکہ اُنسے لے لیا گیا اور ۱۷۹۴ع مین اُنھون نے اپنے علاقہ کا بیشتر حصہ گورنمنٹ
گورنمنٹ کو باین شرط حوالہ کر دیا کہ وہ توفیر اُنکو دیدیا کرے-مفوضہ علاقہ مین اضلاع بنارس
مرزاپور-غازی پور-بلیا اور جونپور شامل ہین-باقی ماندہ علاقہ راجہ صاحب کے انتظام مین
رہا اور خاندانی علاقہ کے نام سے موسوم رہا اور اب بھی مہاراجہ بنارس کے قبضہ مین ہے
راجہ مہیپ نرائن سنگھ نے ۱۷۹۵ع مین قضا کی اور اُنکے بیٹے راجہ اودت نرائن سنگھ اُنکے
جانشین ہوے-راجہ اودت نرائن سنگھ نے ۱۸۳۵ع مین رحلت کی اور اُنکے بھتیجے و متبنیٰ
راجہ ایشری پرشاد نرائن سنگھ بہادر مسند نشین ہوے-راجہ ایشری پرشاد نرائن سنگھ کو

رامپور کے انگریزون کے حوالہ کیا اور نواب احمد علی خان انگریزون کے باجگزار قرار پائے
اُنھون نے سنہ ۱۸۴۰ء مین قضا کی اور اُنکے بھائی یعنے غلام محمد خان کے فرزند محمد سعید
خان وارث ہوے - نواب محمد سعید خان نے ۱۸۵۵ء مین انتقال کیا اور اُنکے فرزند اکبر
نواب سر محمد یوسف علیخان - کے - سی - ایس - آئی جو ابتداے غدر ۱۸۵۷ء سے
اختتام غدر تک انگریزون کے خیر خواہ رہے سریر آراے ریاست ہوے - اُنکو ان
خدمات کے صلہ مین ایک خلعت فاخرہ مع خطاب کے - سی - ایس - آئی - اور ایکسو چھیاسی
مواضع عطا ہوے - اسکے علاوہ اُنکی سلامی کی تعداد مین بھی اضافہ کیا گیا - اُنھون نے
۱۸۶۵ء مین قضا کی اور نواب سر کلب علیخان بہادر - جی - سی - ایس - آئی - سی - آئی
ای - اُنکے جانشین ہوے - نواب سر کلب علیخان بہادر فارسی اور عربی کے ایک
عالم اور اُردو کے زبردست شاعر تھے اُنھون نے ۲۳ - مارچ ۱۸۸۷ء کو وفات پائی اور
۱۸ - اپریل ۱۸۸۷ء کو اُنکے بیٹے نواب مشتاق علیخان مسند نشین ہوے - اُنھون نے بھی
۲۵ - فروری ۱۸۸۹ء کو رحلت کی اور اُنکے فرزند نواب صاحب حال ۲۷ - فروری ۱۸۸۹ء
کو نواب مشتہر ہوے اور ۴ - اپریل ۱۸۹۴ء کو مسند نشین کیے گئے - یکم جون ۱۸۹۶ء
کو نوابصاحب کو حکومت کے پورے اختیارات تفویض ہوے اور ۶ - فروری ۱۸۹۵ء
کو ہز مجسٹی کی بّری افواج کے آنریری کپتان مقرر ہوے اور ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو ترقی
پاکر آنریری میجر کے لقب سے مخاطب ہوے - ریاست کا رقبہ نو سو اکتالیس مربع
میل ہے - آبادی تقریباً چھ لاکھ اور آمدنی تقریباً تیس لاکھ ہے - برٹش گورنمنٹ کو کوئی
خراج نہین دیا جاتا ہے - نوابصاحب کی فوجی قوت مین دو سو سات توپچی - چار سو ستر
سوار اور ایکہزار نو سو پیدل ہین - ہز ہائینس کی سلامی تیرہ ضرب توپ مقرر ہے -



روکنے پر مصروف تھین تو علی محمد نے اپنے سابقہ علاقہ پر پھر قبضہ کرلیا اور چند برس کے عرصہ مین اپنی قوت کو اس درجہ پر پہونچا دیا کہ اپنی وفات کے بعد اپنے دونون فرزندون کے لیے جو اُس زمانہ مین شہنشاہ دہلی کے یرغمال تھے روہیلکھنڈ کا تمام علاقہ چھوڑا۔ ورثا کی عدم موجودگی مین روہیلکھنڈ کا انتظام علی محمد خان کے چچا حافظ رحمت خان کے سپرد تھا اور کچھ دنون بعد جب ورثا رہا ہوکر آئے تو اُنکے اور اُنکے محافظون کے درمیان علاقہ تقسیم ہوگیا۔ چھوٹے فرزند فیض اللہ خان کو رامپور کٹھر کی جاگیر ملی جسکی آمدنی چھ لاکھ روپیہ سالانہ تھی۔ لیکن اس خاندان کے مسلمہ سرغنہ حافظ رحمت خان ہی تھے جنکی نگرانی اور ہدایت کے بموجب روہیلہ سردارون نے بیس برس تک اپنی جائداد پر قبضہ رکھا۔ جب انگریزون اور نواب وزیر اودھ سے جنگ ہوئی تو وہ نواب وزیر کے شریک نہین ہوے اور صرف مرہٹون کے حملون کی مدافعت پر قناعت کی اور اپنا باقی وقت مشترکہ علاقہ کی اصلاح مین صرف کیا۔ پیلی بھیت کی عالیشان مسجد اور قصبۂ حافظ گنج واقع بریلی اُنکی حکومت کی یادگار رہین۔ بالآخر مرہٹے مغربی سرحد مین گھس پڑے اور سرداران روہیلکھنڈ کو اودھ کی مدد تلاش کرنی پڑی۔ انگریزون کی رضامندی سے سردارون اور نواب وزیر مین ایک حفاظتی اتحاد ہوا اور مرہٹون کو چالیس لاکھ روپیہ کے وعدہ پر روہیلکھنڈ خالی کردینے کی ترغیب دی گئی۔ حافظ رحمت خان بالآخر کٹہرہ کی جنگ مین ہلاک ہوے اور سنہ ۱۷۷۴ء مین فیض اللہ خان فرزند اصغر علی محمد خان انگریزون کے بیچ بچاؤ سے اپنے علاقہ رامپور پر اس شرط سے قابض کردیے گئے کہ وہ بوقت ضرورت نواب وزیر کو فوجی امداد دین جو بعد کو پندرہ لاکھ روپیہ کی نقد ادائی مین منتقل ہوئی۔ تقریباً بیس برس بعد فیض اللہ خان نے انتقال کیا اور اُنکے دو بیٹون مین سے بڑے بیٹے محمد علیخان کو چھوٹے بیٹے غلام محمد خان نے ہلاک کرڈالا اور اس کے بعد ریاست پر قبضہ کرلیا لیکن نواب وزیر نے انگریزون کی مدد سے اُنکو نکالکر مقتول کے خردسال بیٹے احمد علیخان کے حقوق تسلیم کیے۔ سنہ ۱۸۰۱ء مین نواب وزیر نے روہیلکھنڈ کو مع جاگیر

ریاستہاے ممالک متحدۂ آگرہ واودھ

حصۂ اول

رامپور

ہزہائنیس فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ نواب آنریری میجر محمد حامد علی خان بہادر والی رامپور

تاریخ ولادت ۳۱- اگست ۱۸۷۵ء مسند نشینی ۲۷- فروری ۱۸۸۹ء- ہزہائنیس پٹھان خاندان سے ہین- سترھوین صدی کے آخرمین دو افغان بھائی شاہ عالم اور حسین خان ہندوستان مین وارد ہوے- شاہ عالم برادر اکبر کے دو فرزند تھے- داؤد خان اور رحمت خان- داؤد خان نے محاربات مرہٹہ مین بہت بڑی ناموری حاصل کی جنکو بدایون کے متصل ایک سیر حاصل جاگیر ملی- اُنکے متبنیٰ فرزند علی محمد خان نے بارہہ کے سیدون کے خلاف شاہی خدمات انجام دین جسکے صلہ مین اُنکو نواب کا خطاب مرحمت ہوا اور جاگیر کی توثیق ہوئی- انتزاع سلطنت مغلیہ کے کچھ زمانہ قبل اُنکی زندگی راجہ کمایون- نواب وزیراودھ اور کبھی کبھی شاہی افواج کے مقابلہ و مقاتلہ مین بسر ہوئی آخر اُنکو اپنے علاقہ سے دستکش ہونا پڑا- لیکن جب شہنشاہ دہلی اور نواب وزیر کی تمام تدبیرین احمد شاہ درانی کے حملہ کو



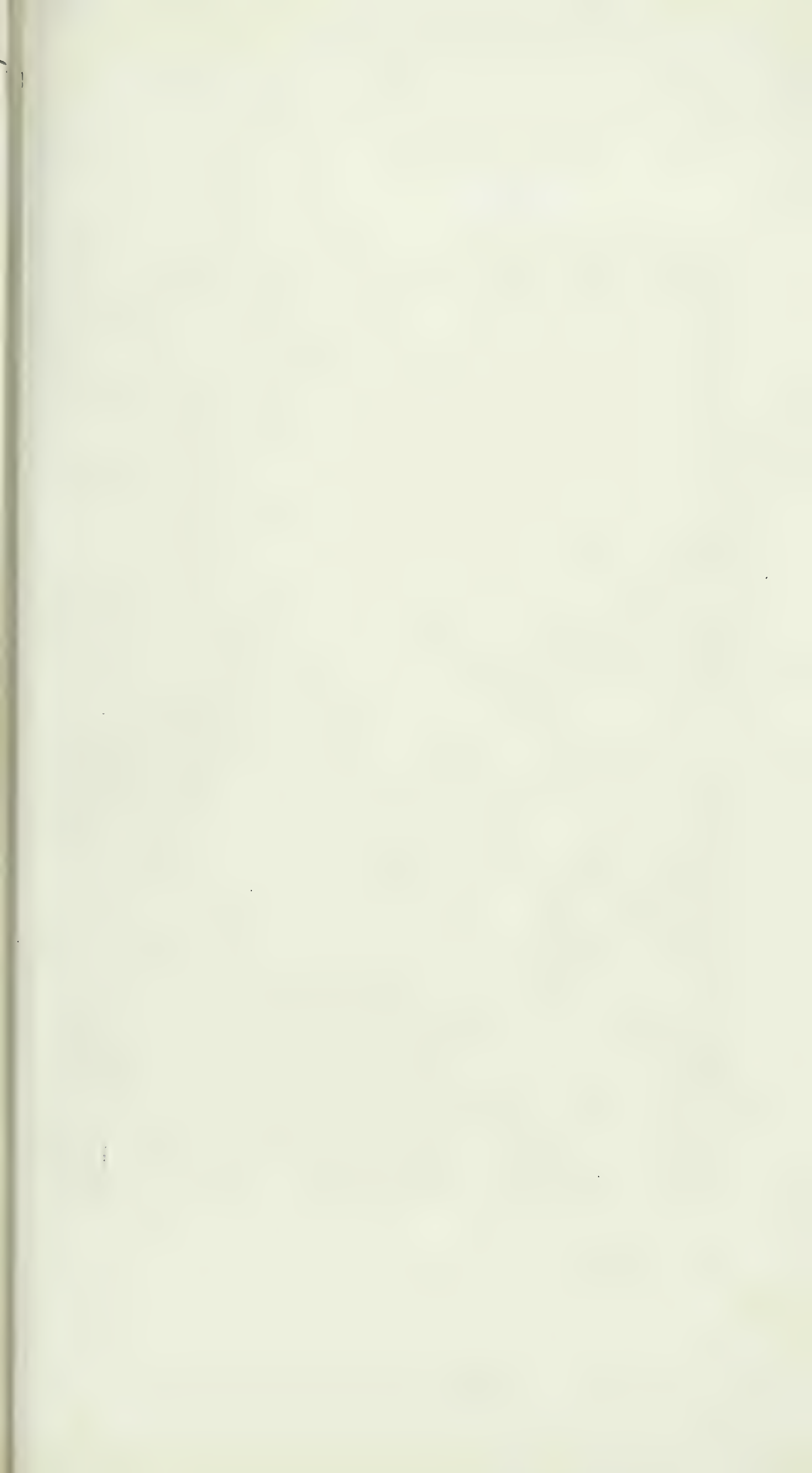
میجر ہز ہائینس نواب محمد حامد علی خان بہادر والی رامپور







دی آنریبل سر جیمس جان ڈگس لاٹوش ۔ کے ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی لفٹننٹ گورنر ممالک متحدہ اگرہ واودھ





ہز ہائنیس راجہ بجے چند والی کھلور یا بلاسپور

کھلور یا بلاسپور

ہز ہائینس راجہ بجے چند والی کھلور یا بلاسپور

ولادت ۱۸۷۲ء۔ مسند نشینی جون ۱۸۸۹ء۔ ہز ہائینس ایک راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین جو ممالک دکن سے آیا تھا۔ ہری ہر چند کے بیٹون مین سے ایک نے بانی خاندان کی چودھوین پشت مین چمبہ کا علاقہ فتح کیا اور دوسرے بیٹے بیر چند نے بلاسپور کی بنیاد ڈالی۔ بیر چند کی بارھوین پشت مین اجیت سنگھ ریاست نالاگڈھ کے بانی ہوے۔ اُنھون نے اپنی ریاست اپنے بھائی رجے چند کو دیدی۔ راجہ صاحب کھلور کا علاقہ ستلج کے دونون جانب تھا لیکن ۱۸۱۵ء مین راجہ مہاچند کو جو سند دی گئی۔ اسمین وہ صرف مشرقی حصّہ کے قابض و مالک قرار دیے گئے۔ راجہ کھڑک چند نے ۱۸۳۹ء مین قضا کی اور انکے ایک یکجدی عزیز جگت چند وارث ہوے ۱۸۵۰ء مین راجہ جگت چند کی درخواست پر ریاست اُنکے پوتے راجہ ہیرا چند کے حوالہ کی گئی۔ غدر ۱۸۵۷ء کی خدمات کے صلہ مین راجہ ہیرا چند کو پانچہزار روپیہ کا ایک خلعت اور سات ضرب اتواپ کی سلامی عطا ہوئی جو ۱۸۶۷ء مین گیارہ ضرب کردی گئی ۱۸۸۳ء مین راجہ امر چند راجہ ہیرا چند کے جانشین ہوے۔ انکے انتقال پر جو ۲- فروری ۱۸۸۹ء کو واقع ہوا اُنکے بیٹے بجے چند یعنے راجہ صاحب حال مسند ریاست پر متمکن ہوے۔ انتظام ریاست کیلیے ایک کونسل قائم ہے۔ ریاست کا رقبہ چارسو اکاون مربع میل۔ آبادی نوے ہزار آٹھ سو تہتر۔ محاصل ایک لاکھ ستاون ہزار خراج آٹھ ہزار اور جنگی فوج مع پولیس ایک ہزار اکیس ہے۔ سلامی گیارہ ضرب توپ ہے۔



سُکیت

ہز ہائینس راجہ دشٹ نکندن سین والی سکیت

ولادت ۱۸۶۵ء ۔ جانشینی ۱۸۷۹ء حصول اختیارات ۱۸۸۴ء ۔ ریاستہاے منڈی و سکیت موجودہ حکمرانون کے مشترک مورث اعلیٰ کی ملکیت تھین ۔ شروع تیرھوین صدی سے راجہ منڈی کے مورث اعلیٰ نے جنگلی اولاد اکبر کی نسل مین و الیان سکیت ہین علیحدگی اختیار کرلی اور اُسوقت سے دونون ریاستین ایک دوسرے سے جدا ہوگئین ۔ یہ قدیم ریاست بھی معاہدۂ لاہور کی رو سے برٹش گورنمنٹ کے قبضہ مین آئی اور ۱۸۴۶ء مین ایک سند کے ذریعہ سے راجہ اُگھر سین کو کامل اختیارات حکومت عطا ہوے ۔ اِس سند کے شرائط بجنسہ وہی تھے جو ریاست منڈی کے ساتھ کیے گئے تھے ۔ پھر ۱۸۶۲ء مین تبنیت و جانشینی کے بارہ مین ایک اور سند مرحمت ہوئی ۱۸۷۵ء مین راجہ نے وفات پائی اور اُنکے بیٹے راجہ رودر سین مسند نشین ہوے ۔ لیکن ۱۸۷۸ء مین بدنظمی کے سبب سے راجہ صاحب معزول ہوے اور کاروبار ریاست ایک کونسل کے ہاتھ مین دے دیا گیا ۔ چونکہ اِس معزولی کے بعد ہی بڑے بیٹے میان اری مردن سین نے وفات پائی لہذا چھوٹے بیٹے راجہ دشٹ نکندن وارث و جانشین قرار پائے اور ۲۹ ۔ مارچ ۱۸۷۹ء کو مسند نشین کیے گئے ۔ اسوقت انکی عمر صرف تیرہ برس کی تھی اسلیے ریاست کا نظم و نسق تجربہ کار افسر چلاتے رہے ۱۸۸۴ء مین آپکو اختیارات عطا ہوے ۔ سابق راجہ رودر سین نے نومبر ۱۸۸۶ء مین قضا کی ۔ ریاست کا رقبہ چارسو بیس مربع میل ۔ آبادی چوّن ہزار چھ سو چھہتر ۔ محاصل ایک لاکھ بتیس ہزار چھ سو ستانوے اور فوج بشمول پولیس چالیس ہے ۔ سلامی گیارہ ضرب توپ ہے ۔

اپنی ریاست کے سنبھالنے اور حکومت کرنے کی صلاحیت پیدا ہوگئی۔ شروع ۱۸۶۶ء مین
پھر راجہ صاحب نے گورنمنٹ سے ایک انگریزی عہدہ دار کے تقرر کی درخواست کی اور
گورنمنٹ نے کمال عطوفت سے چند روز کے لیے ایک تجربہ کار سول مین مامور فرمایا
۱۸۷۷ء مین اُنھون نے دریاے بیاس پر منڈی کے قریب ایک جھولے کا پل بنوایا
اور کئی سڑکین تعمیر کرائین اور اب منڈی سے برٹش انڈیا تک تار و ریلوے کا سلسلہ
جاری ہے۔ راجہ بجے سین نے ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء مین انتقال کیا۔ ریاست کا رقبہ ایک ہزار ایکسو
انتالیس مربع میل۔ آبادی ایک لاکھ چوہتر ہزار پینتالیس۔ محاصل چار لاکھ اٹھائیس ہزار
ایک سو ننانوے اور فوج بشمول پولیس چھ سو سرسٹھ ہے۔ سلامی گیارہ ضرب توپ ہے



منڈی

ہز ہائینس راجہ صاحب منڈی

ہز ہائینس چندر بنسی منڈیال راجپوت ہین - تیرھوین صدی کے آغاز
ن سرداران منڈی موجودہ حکمرانان سکیت کے گھرانے سے الگ ہوے اور
یارہ نسلون کے بعد بالآخر دریاے بیاس کے ساحل پر منڈی کے متصل ایک مقام
ا قامت گزین ہوے ۱۵۲۷ء مین اجبر سین نے موجودہ دار الریاست کی بنیاد ڈالی
ڈی کے اول راجہ یہی تھے ۱۷۷۹ء مین ایشری سین اپنے باپ راجہ شب مان سین
ے جانشین ہوے - انکے عہد حکومت مین یہ ریاست گورکھون اور سکھون وغیرہ کی
لانگاہ رہی - بالآخر معاہدۂ لاہور منعقدہ ۱۸۴۶ء کی رو سے یہ ریاست انگریزونکے قبضہ
ن آئی اور ۲۴ - اکتوبر ۱۸۴۶ء کو گورنمنٹ عالیہ نے راجہ بلبیر سین کو مسند حکومت اور
ختیارات کامل مرحمت فرمائے - ریاست کی جانب سے ایک لاکھ سالانہ خراج اور ہنگام
لے سامان حرب و ضرب اور معافی محصول راہداری کا اقرار کیا گیا - انفصال مقدمات
ن صرف یہ شرط کی گئی کہ سزاے موت کا نفاذ بمنظوری صاحب کمشنر قسمت جالندھر
وگا - ۱۸۵۱ء مین بعد وفات راجہ بلبیر سین اُنکے بیٹے راجہ بجے سین مسند نشین ہوے
لی عمر اسوقت صرف چار برس کی تھی - اُس زمانہ مین ایک طوائف الملوکی کا عالم تھا
ر مختلف قسم کے نزاعات و خصومات پیدا ہو گئے تھے - آخرکار ۱۸۵۳ء مین ایک کونسل
قرر ہوئی اور اصلاح حالت کی تدابیر عمل مین آئین جنسے فی الجملہ شورش فرو ہوئی ۱۸۶۶ء
ن راجہ نے زمام حکومت اپنے ہاتھ مین لی - لیکن مصلحتاً گورنمنٹ نے انکو نظم و نسق ریاست
ن مدد دینے کے لیے ایک انگریز عہدہ دار مقرر کر دیا جس سے راجہ صاحب مین بہت جلد

فریدکوٹ

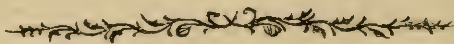
ہز ہائینس مہاراجہ بلبیر سنگھ بہادر فرزند سعادت نشان حضرت قیصرۂ ہند برار بنس والی فریدکوٹ

ولادت ۱۸۶۹ء مسند نشینی ۱۶ - دسمبر ۱۸۹۸ء - والیان فریدکوٹ فرقۂ برار جاٹ سے تعلق رکھتے ہین - انمین ایک صاحب بھلن نامے نے شہنشاہ اکبر کے زمانہ مین بہت بڑا درجہ حاصل کیا تھا سولھوین صدی کے وسط مین چودھری کپور فریدکوٹ کے حکمران خاندان کے بانی ہوے - اُنکا مسکن کوٹ کپورتھا جو انکے نام سے موسوم ہے - ایک صدی بعد اُنکے پوتے سردار سمیر سنگھ نے خودمختاری حاصل کرلی اور فریدکوٹ بساکر اپنا مستقر حکومت قرار دیا ۱۸۲۷ء مین سردار پہاڑ سنگھ کے عہد مین ریاست کو بہت بڑی ترقی حاصل ہوئی اور اُنھون نے رفاہ رعایا کے بہت سے کام جاری کیے - جب ۱۸۴۵ء مین دربار لاہور سے جنگ چھڑی تو اُنھون نے سرکار انگلشیہ کی جنبہ داری کی - رسد اور بار برداری کا سامان جمع کیا اور اسکے صلہ مین راجہ کا خطاب اور کچھ حصۂ ملک بطور انعام حاصل کیا - اسی کے ساتھ کوٹ کپور کی ریاست بھی واپس پائی ۱۸۴۹ء مین راجہ پہاڑ سنگھ کے جانشین اُنکے بیٹے وزیر سنگھ ہوے - اُنھون نے غدر ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ کو مدد دی اور اسکے صلہ مین شلک سلامی مین اضافہ کیا گیا اور خراج بھی موقوف کیا گیا - راجہ کی وفات کے بعد انکے فرزند راجہ بکرم سنگھ مسند نشین ہوے اور اُنھون نے بھی جنگ ثانی افغانستان مین ڈھائی سو سوارون اور پیدلونکی ایک جمعیت سے گورنمنٹ کو مدد دی جسکے صلہ مین اُنکو فرزند سعادت نشان حضرت قیصرۂ ہند کا خطاب عطا ہوا - ہز ہائینس والی حال ۱۶ - دسمبر ۱۸۹۸ء کو مسند نشین ہوے - آپ نے میوکالج اجمیر مین تعلیم پائی ہے اور نہایت خوبی سے ریاست کا انتظام فرماتے ہین - ریاست کا رقبہ چھ سو تینتالیس مربع میل - آبادی ایک لاکھ پندرہ ہزار - محاصل چار لاکھ پچیس ہزار اور فوج بشمول پولیس پانچسو آٹھ ہے - سلامی گیارہ ضرب توپ -

مالیر کوٹلہ

ہز ہائینس نواب محمد ابراہیم علی خان بہادر والی مالیر کوٹلہ

اِس ریاست کا فرمانروا خاندان شیروانی افغان ہے جو کابل سے ۱۴۶۷ء مین
ل ہندوستان ہوا تھا۔ اِس خاندان کے مورث اعلیٰ شیخ صدر الدین کو اڑسٹھ مواضع لُدھیانہ
ے متصل اُسوقت مرحمت ہوے تھے جب اُنھون نے سلطان بہلول لودی کی بیٹی سے عقد
یا تھا۔ ۱۶۵۷ء مین بایزید خان کو شاہ عالمگیر نے خطاب نوابی عطا کیا۔ یہ شیخ ممدوح کی پانچوین
بشت مین تھے اور انھین کے عہد مین مالیر کوٹلہ کی بنیاد پڑی۔ شروع اُنیسوین صدی مین نواب
لیر کوٹلہ مع اپنے ہمراہیون کے لارڈ لیک کے شریک ہوے اور اس زمانہ مین برٹش کی حفاظت
ن آئے جب گورنمنٹ نے اور ریاستون کو برٹش عاطفت مین لیا۔ نواب سکندر علیخان ۱۸۵۷ء
ن اپنے والد محبوب علی خان کے جانشین ہوے اور شرع اسلام کے موافق سند وراثت انکو
طا کی گئی۔ نواب سکندر علی خان نے ۱۸۷۱ء مین قضا کی۔ انھون نے نواب محمد ابراہیم خان
و اپنا جانشین منتخب کیا جنکو گورنمنٹ نے بھی رئیس تسلیم کیا۔ ہز ہائینس دماغی امراض مین
بتلا ہین جسکی وجہ سے گورنمنٹ نے ریاست کے انتظام کے لیے ایک سپرنٹنڈنٹ مقرر کر دیا
ہے۔ ریاست کا رقبہ ایک سو پینسٹھ مربع میل۔ آبادی ستّر ہزار پانچسو چھ۔ محاصل ایک لاکھ
کا دن ہزار اور فوج بشمول پولیس تین سو اڑسٹھ ہے۔ سلامی گیارہ ضرب توپ ہے۔





ہزہائنس صاحبزادہ احمد علی خان ولیعہد مالیر کوٹلہ

اور اُسکے سلسلۂ تجارت کو بڑھانے کے واسطے ہر ایک کوشش کرتے رہتے ہین۔ آپکو پابندی اوقات کا خاص التزام ہے۔ آپ ہفتہ مین دو بار دربار فرماتے ہین۔ ایک مین اعلیٰ وادنےٰ افسران و ملازمان ریاست باریاب ہوتے اور عرض معروض کرتے ہین اور دوسرے مین غیر ملازم اشخاص شرف ملازمت حاصل کرتے ہین۔ سکرٹری صاحبان آپکے سامنے کاغذات پیش کرتے ہین اور آپ ہر کاغذ پر اپنے دست خاص سے حکم ثبت فرماتے ہین۔ ریاست مین میونسپلٹی قائم ہے اور میونسپلٹی مین انتخابی اصول جاری ہین۔ مردانہ اور زنانہ شفاخانہ قائم ہین اور دایہ گری کی بھی تعلیم دیجاتی ہے۔ خاص ناہن مین ایک ہائی اسکول کھلا ہوا ہے اور مفصلات مین دیہاتی مدارس کے ذریعہ سے تعلیم عوام کا بندوبست کردیا گیا ہے۔ فوج مین ایک پلٹن اور دو کمپنیان سائپرس مائنرس (سفرمینا) باڈی گارڈ۔ ایک توپخانہ اور ایک پورا بینڈ بہ ماتحتی ایک یورپین بینڈ ماسٹر ہے آپ نے مہم چین وجنوبی افریقہ مین اپنی خدمات پیش کین جبکا گورنمنٹ نے شکریہ ادا کیا۔ سفرمینا کی پلٹن۔ امپیریل سروس مین داخل ہے۔ یہ کمپنیان ۱۹۰۱ء مین خوشحال گڑھ بھیجی گئیین جہان وہ سال بھر سے زیادہ خوشحال گڑھ کوہاٹ ریلوے کے بنانے مین سرگرمی سے مشغول ومصروف رہین اور گورنمنٹ عالیہ کی خوشنودی کی مستحسن ٹھہرین۔ اسیطرح ہز ہائنیس نے نظم ونسق ریاست کے تمام امور مین اپنی ذاتی دلچسپی سے ایک نئی صورت اور اصلاح پیدا کردی ہے۔ گورنمنٹ عالیہ نے نومبر ۱۹۰۱ء مین راجہ صاحب کو خطاب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی سے سرفراز فرمایا اور آپکے چھوٹے بھائی میجر بیر بکرم سنگھ صاحب بہادر کو (جو افواج سرمور کے کمانڈر انچیف اور بنگال سائپرس مین آنریری کرنل ہین) خطاب سی۔ آئی۔ ای سے ممتاز کیا۔ مہاراجہ صاحب کی شادی سابق راجہ صاحب سکیت کی دختر نیک اختر سے ہوئی ہے جنکے بطن سے ایک صاحبزادی اور ایک صاحبزادے پیدا ہوے جنکا نام ٹیکہ امر سنگھ اور عمر پندرہ سال ہے۔ ریاست کا رقبہ ایک ہزار سینتالیس مربع میل۔ آبادی ایک لاکھ چھتیس ہزار چھ سو اڑسٹھ محاصل پانچ لاکھ بارہ ہزار اور فوج بشمول پولیس پانچسو ستاون ہے۔ سلامی گیارہ ضرب توپ ہے۔

سرمور ناہن

مہاراجہ سر سریندر بکرم پرکاش بہادر کے-سی-ایس-آئی

ولادت ۱۴-نومبر ۱۸۶۷ء- مسند نشینی ۲۲-اکتوبر ۱۸۹۸ء- ہز ہائینس ایک راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین- سلطنت اسلامیہ کے پہلے یہ ریاست خود مختار تھی مگر اسوقت کا کوئی مفصل اور معتبر حال معلوم نہین ہے- شاہجہان کے زمانہ سے اِس ریاست کا تعلق سلطنت مغلیہ سے ہوا- اُسوقت یہان کے رئیس راجہ کے خطاب سے مخاطب کیے جاتے اور قدوۃ الامثال لکھے جاتے تھے- ۱۸۱۵ء مین راجہ کرم پرکاش کے وقت مین گورکھے اِس حصۂ ملک سے باہر نکالے گئے اور ۲۱-ستمبر ۱۸۱۵ء کو گورنمنٹ انگلشیہ نے اُنکے فرزند اکبر فتح پرکاش کو مسند نشین کیا اور سند عطا فرمائی- ۱۸۵۶ء مین اُنکے خلف اکبر راجہ شمشیر پرکاش صاحب جانشین ہوے- اُنکے عہد مین ریاست نے بہت بڑی ترقی کی- دیوانی فوجداری اور مال کی عدالتین قائم ہوئین- سڑکین بنین- محکمۂ جنگلات باضابطہ قائم ہوا- فوج کی ترتیب و تعلیم کی گئی- ایک لوہے کا کارخانہ قائم ہوا- گزشتہ جنگ افغانستان کے موقع پر اِنھون نے دوسو پیدل فوج روانہ کی- اِس حسن خدمت کے صلہ مین گورنمنٹ نے انکو رئیس دلاور اعظم طبقہ اعلاے ستارۂ ہند کے خطاب سے ممتاز و سرفراز فرمایا اور بطور ذاتی اعزاز کے سلامی مین اضافہ فرماکر ۱۳ ضرب توپ مقرر کی- ۱۸۹۸ء مین اُنکے خلف اکبر مہاراجہ صاحب حال جانشین ہوے- آپ علمی اور عملی قابلیت مین اپنے والد بزرگوار کے قدم بہ قدم ہین- آپ انگریزی مین معقول دستگاہ رکھتے ہین- آپ نے معدلت گستری کے واسطے عدالتون کے انتظام مین نہایت ترقی دی ہے- مرافعہ آخری آپکے اجلاس مین ہوتا ہے- آپنے عہدہ دارونکی تنخواہین بڑھادی ہین اور رشوت ستانی کا سدباب کردیا ہے- آپ ریاست کی صنعت و حرفت کو ترقی دینے

چمبہ

ہز ہائینس راجہ شام سنگھ والی چمبہ

ولادت سنہ ۱۸۶۶ع۔ جانشینی سنہ ۱۸۷۳ع۔ مسند نشینی ۷ جولائی سنہ ۱۸۸۴ع۔ والیان چمبہ راجپوت ہین جو ابتداءً اس ملک مین مارواڑ سے آئے تھے۔ ریاست کی بنیاد راجہ ادگر سنگھ نے ڈالی تھی جنھون نے سنہ ۱۷۳۵ع مین وفات پائی۔ سنہ ۱۸۴۶ع مین ملک کا کچھ حصہ غلطی سے مہاراجہ گلاب سنگھ والی کشمیر کے ہاتھ مین چلا گیا تھا لیکن ایک سال بعد راجہ سری سنگھ کو جو حقدار تھے دیدیا گیا۔ اُنھون نے سنہ ۱۸۷۰ع مین لاولد وفات پائی اور اُنکے بھائی گوپال سنگھ مسند نشین کیے گئے۔ اسوقت اُنکے چھوٹے بھائی سوچیت سنگھ نے ریاست کا دعوی کیا لیکن صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ نے اُنکا دعوی باطل گردانا۔ سنہ ۱۸۷۳ع مین راجہ گوپال سنگھ نے کنارہ کشی اختیار کی اور مہاراجہ حال اُنکے جانشین ہوے۔ ۷۔ جولائی سنہ ۱۸۸۴ع مین راجہ صاحب سن بلوغ کو پہونچے اور ۱۰۔ نومبر سنہ ۱۸۸۴ع کو اختیارات کامل عطا ہوے۔ ریاست کا رقبہ تین ہزار ایک سو چھبیس مربع میل۔ آبادی ایک لاکھ اٹھائیس ہزار محاصل تین لاکھ پچاس ہزار۔ اور فوج بشمول پولیس تین سو چھیاسی ہے۔ اتواپ سلامی گیارہ ضرب ہے۔



ی۔سی۔ایس۔آئی۔اور ایک طلائی تمغۂ جوبلی مرحمت فرمایا۔روم مین بادشاہ اٹلی نے ہزہائنیس کو کھانے پر مدعو فرمایا۔ہزہائینس برسلز۔اسٹنڈ۔برلن ہوتے ہوے سنٹ پٹرسبرگ تشریف لے گئے اور شہنشاہ روس سے ملاقات کی۔پھر ماسکو اڈیسہ۔قسطنطنیہ۔ویانا اور میونک کو دیکھتے ہوے واپس تشریف لائے۔تیسری بار بغرض تبدیل آب و ہوا آپ نے ۱۸۹۷ء مین یورپ کا سفر کیا۔ڈیڑھ مہینہ پیرس مین قیام کیا۔پھر انگلستان آئے۔یہان بمقام قلعۂ ونڈسر حضرت ملکہ قیصرۂ ہند مرحومہ کی ملازمت سے امتیاز حاصل کیا۔علیا حضرت کے ارشاد کے موجب انکے مصور خاص نے آپکی رنگین تصویر دستی تیار کی جو بطور یادگار ڈائمنڈ جوبلی وہان آویزان کی گئی۔اس سفر مین آپ نے سوئٹزرلینڈ اور شوموکی سیر کی اور پیرس ہوتے ہوے مراجعت فرما ہوے۔۱۸۷۸ء کے ہنگامۂ کابل مین آپکی ریاست کی فوج چیدہ افسرونکی ماتحتی مین بھیجی گئی اور کامیاب و نیک نام واپس آئی۔مہم تیراہ مین آفریدیون کی جنگجو قوم کے مقابلہ کے واسطے بھی ریاست کی فوج گئی۔اس مہم مین بہادر سپاہیان کپورتھلہ کنٹنجنٹ کا ایک دستہ مع ایک صوبہ دار کے ایک جمعیت کثیر کے نرغہ مین آگیا اور دست بدست لڑتا ہوا میدان جنگ مین کام آیا۔اس موقع پر علیا حضرت مرحومہ نے بذریعہ تار برقی اپنے تاسف و ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ان جانباز سپاہیون کی سرفروشی کی یادگار مین بمقام کپورتھلہ ایک سنگین مینار تعمیر کیا گیا ہے۔گورنمنٹ نے ان دونون موقعون پر فوج کو تمغے عطا فرمائے اور افسران ریاست کی تعریف کرکے ریاست کی اس دوستانہ اعانت پر شکرگزاری کا اظہار فرمایا جنگ جنوبی افریقہ کے موقع پر بھی ریاست نے پچاس گھوڑے نذر کیے اور گورنمنٹ نے شکرگزاری سے یہ نذر قبول کی۔ہزہائنیس کی مشکوے معلے مین ۱۸۔مئی ۱۸۹۲ء کو ایک فرزند ولیعہد ریاست پیدا ہوا کل ریاست پنجاب و ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کا رقبہ ۱۳۵۲ مربع میل۔آبادی تقریباً پانچ لاکھ اور محاصل بیس لاکھ ہے۔فوج بشمول پولیس پندرہ سو بیالیس ہے۔ہزہائنیس کی سلامی گیارہ ضرب توپ ہے۔

نازک موقع پر بسرکردگی اپنی فوج کے ملک پنجاب سے اودھ تک گورنمنٹ کی خدمات
انجام دین - اِس جانفشانی کے صلہ مین اُنکو جی - سی - ایس - آئی - کا خطاب عطا ہوا تھا اور
ایک - بیع علاقہ بونڈی بھٹولی بطور استمراری جاگیر و علاقہ جات اکونہ و درگاپور بطور زمینداری
دوام مرحمت ہوے تھے - سنہ ۱۸۷۰ع مین وہ بعزم شرف حضوری حضرت قیصرۂ ہند مرحومہ روانہ
انگلستان ہوے لیکن اثناء راہ مین بمقام عدن اُنکا پیمانۂ حیات لبریز ہوگیا - اُنکی یادگار مین
بمقام ناسک ایک ستارہ بصرف زر کثیر اور کپورتھلہ مین رندھیر کالج و رندھیر ہسپتال قائم کیا
گیا - اُنکے بعد اُنکے فرزند اکبر مہاراجہ کھڑک سنگھ بہادر سنہ ۱۸۷۰ع مین مسند نشین ہوے اور اپنے
والد بزرگوار کے قدم بہ قدم رہے سنہ ۱۸۷۷ع مین مہاراجہ کھڑک سنگھ نے وفات پائی اور ہز ہائنیز
حال انکے جانشین ہوے اور سنہ ۱۸۹۰ع مین بحصول اختیارات مسند نشین ریاست ہوے
آپنے مختلف السنہ و علوم مین زیر نگرانی صاحبان یوروپ مین تعلیم پائی ہے چنانچہ علاوہ فارسی
و اُردو و ہندی کے آپ زبان انگریزی و فرانسیسی مین نہایت بے تکلفی سے گفتگو کرتے ہین
آپ اپنی ریاست کا انتظام نہایت دانشمندی اور فراست و بیدار مغزی سے سرانجام دیتے ہین
آپنے عالیشان عمارتین بنوائی ہین اور رعایا کی آسایش و ریاست کی آرایش پر آپ ہمہ تن مصروف
رہتے ہین تعلیم اطفال و تعلیم نسوان کے مدرسہ اور کالج غربا کے واسطے مردانہ و زنانہ شفاخانے
آپنے قائم کیے ہین اور شہرون مین روشنی اور صفائی کے لیے خاص انتظام کیا ہے - آپکو سیاحت
کا ازبس شوق ہے چنانچہ آپ نے تین مرتبہ بلاد یورپ کے طول طویل سفر کیے ہین پہلی مرتبہ
سنہ ۱۸۹۳ع مین آپ نے قاہرہ - اٹلی - لندن - امریکہ - پیرس وغیرہ کی سیر کی - اِس سفر مین بمقام
فلارنس آپکو حضرت ملکۂ قیصرۂ ہند مرحومہ کی حضوری حاصل ہوئی - امپیریل انسٹیٹیوٹ کی رسم
افتتاح مین آپ نے شرکت کی - نمایشگاہ شکاگو ملاحظہ کی - شاہ اٹلی - شاہ بلجیم اور شہنشاہ جرمنی
سے ملاقاتین ہوئین - دوسری بار سنہ ۱۸۹۷ع مین آپ حضرت ملکۂ وکٹوریہ مرحومہ کی ڈائمنڈ جوبلی مین
شریک ہوے اور اِس موقع پر علیا حضرت مرحومہ نے آپکو اپنے دست مبارک سے تمغہ

بھی بالذات شریک رہے اور صاحب کمانڈر انچیف نے اُنکو ایک توپ مرحمت کی اُسیطرح وہ اور اُنکی فوج ہر موقع پر سامان رسد اور بار برداری کی بہم رسانی مین مصروف اور سلسلہ آمد و رفت کی حفاظت مین سینہ سپر رہی - اِن مساعی جمیلہ کے صلہ مین سرکار انگلشیہ نے اُنکو داوری کا علاقہ عطا فرمایا جسکا رقبہ چھ سو مربع میل ہے اور گیارہ ضرب سلامی معتبر ہوئی اور سند تہنیت ملی اور بعد چندے رئیس دلاور اعظم طبقۂ اعلاے ستارۂ ہند کا خطاب مرحمت ہوا - انھون نے ۱۸۹۷ع مین وفات پائی - اُنکے انتقال کے بعد اُنکے بیٹے راجہ رگھبیر سنگھ مسند نشین ہوے - اُنھون نے اپنی ریاست کی شورشون کے فرو کرنے مین بڑی جوانمردی سے کام لیا اور آخری جنگ افغانستان مین سات سو بہادر سپاہی سرکار انگلشیہ کی مدد کو بھیجے ۱۸۸۰ع مین اُنھون نے وفات پائی اور چونکہ اُنکے بیٹے بلبیر سنگھ اُن کی حین حیات قضا کر چکے تھے لہذا اُنکے پوتے راجہ صاحب حال جانشین مقرر ہوے - آپکے زمانۂ نابالغی مین ریاست کا انتظام ایک کونسل کے زیر نگرانی رہا - ۱۰ نومبر ۱۸۹۹ع کو اختیارات کامل آپ کو عطا ہوے - ریاست کا رقبہ بارہ سو اٹھتر مربع میل - آبادی دو لاکھ بیاسی ہزار اکاون - محاصل سوا تیرہ لاکھ - فوج بشمول پولیس ایک ہزار سات سو چھبیس اور سلامی گیارہ ضرب ہے -



جھیند

ہز ہائینس راجہ راجگان فرزند دلبند راسخ الاعتقاد دولت انگلشیہ راجہ رنبھیر سنگھ بہادر
ولادت ۱۸۷۹ع - جانشینی ۱۸۸۷ع - ہز ہائینس بھی اُسی خاندان سے ہین جسمین مہاراجگان
پٹیالہ و نابھ ہین مگر آپ کا تعلق شاخ کلان سے ہے - اِس خاندان کے بانی راجہ گجپت سنگھ
تھے جنکے نواسے مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب والی لاہور تھے ۱۷۷۲ع مین شاہ عالم کے
دربار سے اُنکو راجہ کا خطاب مرحمت ہوا تھا اور وہ ایک خودمختار رئیس ہوگئے اُنکے مرنے
پر اُنکے بیٹے راجہ بھاگ سنگھ مسند نشین ہوے جنکو لارڈ لیک صاحب نے بصلۂ خیرخواہی ریاست
وہنا پر بحال رکھا اور دیگر عطایا سے بھی سرفراز کیا - ۱۸۱۹ع مین بھاگ سنگھ نے اور ۱۸۲۲ع
مین اُنکے جانشین فتح سنگھ نے قضا کی - اُنکے قائم مقام راجہ سنگت سنگھ ہوے مگر وہ بھی
۱۸۳۴ع مین لاولد فوت ہوگئے - اُنکے بجاے راجہ بھاگ سنگھ کے بھائی بھوپ سنگھ کے
پوتے سروپ سنگھ مسند نشین ہوے لیکن اس انتظام مین صرف دو لاکھ چھتیس ہزار کے محاصل کا
ملک راجہ گجپت سنگھ کی میراث قرار پایا اور رئیس کو ملا اور ایک لاکھ بیاسی ہزار روپیہ سالانہ
کا ملک گورنمنٹ نے لے لیا - سکھون کی اول جنگ مین راجہ سروپ سنگھ نے گورنمنٹ ہند کی
خیرسگالی مین بڑی ہمت اور استقلال سے کام لیا اور رسد اور باربرداری کی مدد پہونچائی -
اس خدمت کے صلہ مین گورنمنٹ نے اُنکو تین ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر عطا کی اور ایکہزار
روپیہ سالانہ کی ایک رقم واجب یافتنی معاف کردی - ۱۸۴۷ع مین ایک سند مرحمت ہوئی جسکے
ذریعہ سے گورنمنٹ نے یہ وعدہ کیا کہ خراج یا نذرانہ یا فوجی اخراجات کے نام سے کوئی
رقم کبھی نہ لیجائے گی اور راجہ صاحب نے یہ عہد کیا کہ ہنگام جنگ جان و مال سے مدد کرینگے
جب ۱۸۵۷ع مین غدر ہوا تو راجہ صاحب نے سرکار انگلشیہ کی مدد و اعانت کی - کرنال کی
چھاؤنی مین آٹھ سو بہادرون کے ساتھ وہ میدان جنگ مین رہے اور علی پور کی لڑائی مین

یک جتدی رشتہ دار مین جانشین منتخب ہوے۔ ۱۰۔ اگست ۱۸۷۱ء کو آپ مسند ریاست پر متمکن ہوے۔ آپ نے ۱۸۷۸-۷۹ء کی جنگ افغانستان مین اپنی فوج سرحد پر بھیجی جسنے وادی قرم مین کارہاے نمایان کیے۔ پھر امپریل سرورس کے واسطے ڈیڑھ سو سوار اور چھ سو پیدل فوج تیار کی ۱۸۷۹ء مین آپکو رئیس دلا ور اعظم طبقہ اعلاے ستارۂ ہند کا خطاب عطا ہوا۔ اور سلامی مین بھی اضافہ ہوا۔ ریاست کا رقبہ نوسو اٹھائیس مربع میل۔ آبادی دولاکھ ستانوے ہزار نوسو اُنچاس۔ فوجی قوت بشمول پولیس ایک ہزار پانسو بارہ اور محاصل ساڑھے تیرہ لاکھ ہے۔ ہز ہائینس کے صاحبزادے اور ولیعہد کا نام ٹیکہ رپ دمن سنگھ بہادر ہے جو مارچ ۱۸۸۲ء کو پیدا ہوے تھے۔ سلامی پندرہ ضرب توپ ہے۔



نابھہ

ہزہائینس راجۂ راجگان فرزند ارجمند عقیدت پیوند دولت انگلشیہ

راجہ سر ہیرا سنگھ مہندر بہادر - جی - سی - ایس - آئی والی نابھہ

ولادت سنہ ۱۸۴۳ع - مسند نشینی ۱۰ - اگست سنہ ۱۸۷۱ع - ہزہائینس سدھو جاٹ کے خاندان سے
تعلق رکھتے ہین جو اپنے بانی پھول کے نام سے پھولکیان مشہور ہے - اِسی خاندان سے
والیان پٹیالہ اور جھیند ہین - سردار ہمیر سنگھ نے اسکی بنیاد ڈالی تھی جو اٹھاروین صدی کے
اواخر مین اپنے بھائی بندون کے ساتھ سرہند پر قابض تھے - اِسکے صلہ مین انکو پرگنہ املوہ
ملا - مگر انھون نے متروکہ جدی جائداد مین بھی بہت سے گانون اضافہ کیے اور کچھ عرصہ
تک خود مختاری کے ساتھ بسر کی سنہ ۱۸۰۹ع مین یہ ریاست انگریزون کے ظل عاطفت و
حمایت مین آئی - اُس زمانے مین نابھہ کا محاصل صرف ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ تھا - جنگ
گورکھا مین والی نابھہ نے اکٹرلونی صاحب کو رسد پہونچائی اور سنہ ۱۸۳۹ع کی مہم کابل کے
اخراجات مین چھ لاکھ روپیہ دیے سنہ ۱۸۴۰ع مین راجہ جسونت سنگھ کے بیٹے دیوندر سنگھ
مسند نشین ہوے مگر زمانے نے اُنکے ساتھ موافقت نہ کی اور انکے بجاے انکے بیٹے بھرپور سنگھ
جو اُسوقت نابالغ تھے مسند نشین ہوے - غدر سنہ ۱۸۵۷ع مین اُنھون نے گورنمنٹ کے ساتھ
رفاقت کی اور سپاہ و رسد سے قابل قدر مدد دی جسکے جلدو مین سرکار انگلشیہ نے اُن کو
جھجر کے ضلع مین ایک وسیع علاقہ مرحمت فرمایا جسکی آمدنی ایک لاکھ روپیہ سالانہ سے زیادہ
تھی - اسکے علاوہ ایک سند بھی دی جس سے اُنکو تبنیت کا اختیار حاصل ہوا - سنہ ۱۸۶۳ع
مین اُنکی وفات پر اُنکے بھائی راجہ بھگوان سنگھ مسند آرا ہوے اُنھون نے سنہ ۱۸۷۱ع مین وفات
پائی چونکہ اُنکے کوئی اولاد نہ تھی لہذا سنہ ۱۸۶۰ع کی سند کے بموجب راجہ صاحب حال جو اُنکے

ریاست نے ضرورت کے وقت گورنمنٹ کو فوج اور سامان حرب سے مدد دی اور گورنمنٹ نے
اُسکے صلہ مین قطعات ملک عطا فرمائے۔ ایک مرتبہ نواب بہاول خان نے جنگ ملتان
مین گورنمنٹ انگلشیہ کو بڑی بیش قیمت مدد دی جس کے صلہ مین اُس زمانے سے جب
گورنمنٹ نے پنجاب کی حکومت اختیار کی ایک لاکھ روپیہ سالانہ کی پنشن بھی نواب
صاحب کے نام تاحین حیات جاری کی گئی۔ نواب صاحب نے سنہ ۱۸۵۲ء مین وفات پائی
اور اُن کے خلف اصغر سعادت یار خان حسب وصیت جانشین ہوے۔ اُنکا خطاب
صادق محمد خان ثالث ہوا۔ لیکن نواب فتح خان اُنکے بڑے بھائی نے اُن کو داؤد
پوترون کی مدد سے بیدخل کر دیا اور گورنمنٹ نے نواب فتح خان کی جانشینی تسلیم کی
نواب فتح خان نے زمانۂ غدر مین گورنمنٹ کو فوج سے بہت بڑی مدد دی لیکن سنہ ۱۸۵۸ء
ہی مین اُنکا انتقال ہوگیا۔ اُنکی جگہ اُنکے فرزند نواب بہاول خان رابع مسند نشین ہوے
مگر اُنھون نے آٹھ برس بسلامت روی حکومت کرکے سنہ ۱۸۶۶ء مین عالم بقا کی راہ لی۔
اُنکے بیٹے نواب صادق محمد خان رابع اُسوقت چار برس پانچ مہینے کے تھے سنہ ۱۸۷۹ء
مین نواب صادق محمد خان رابع باختیارات کامل مسند نشین کیے گئے۔ اُنھون نے سنہ ۱۸۹۹ء مین
رحلت کی اور اُنکے فرزند نواب بہاول خان خامس اُنکے قائم مقام ہوے سنہ ۱۸۹۹ء مین
آپ لاہور ایچیسن کالج مین تعلیم کے واسطے بھیجے گئے۔ وہان آپ نے نہایت مستعدی
محنت اور قابلیت سے تعلیم حاصل کی اور سنہ ۱۹۰۰ء مین آپ نے مڈل اسکول اسٹینڈرڈ
اور سنہ ۱۹۰۱ء مین انٹرنس کا امتحان پاس کیا۔ ریاست مین تیئیس ابتدائی سات اینگلو ورنیکلر
مدرسے ایک ہائی اسکول۔ ایک صنعتی کالج ہے۔ نواب صاحب بہاولپور کا درجہ روساء
پنجاب مین تیسرا ہے۔ ریاست کا رقبہ پندرہ ہزار نو سو اٹھارہ۔ آبادی تقریباً سات لاکھ
بیس ہزار۔ مجموعی محاصل بائیس لاکھ۔ فوج بشمول پولیس پانچ سو سولہ ہے۔ سلامی سترہ
ضرب توپ ہے۔

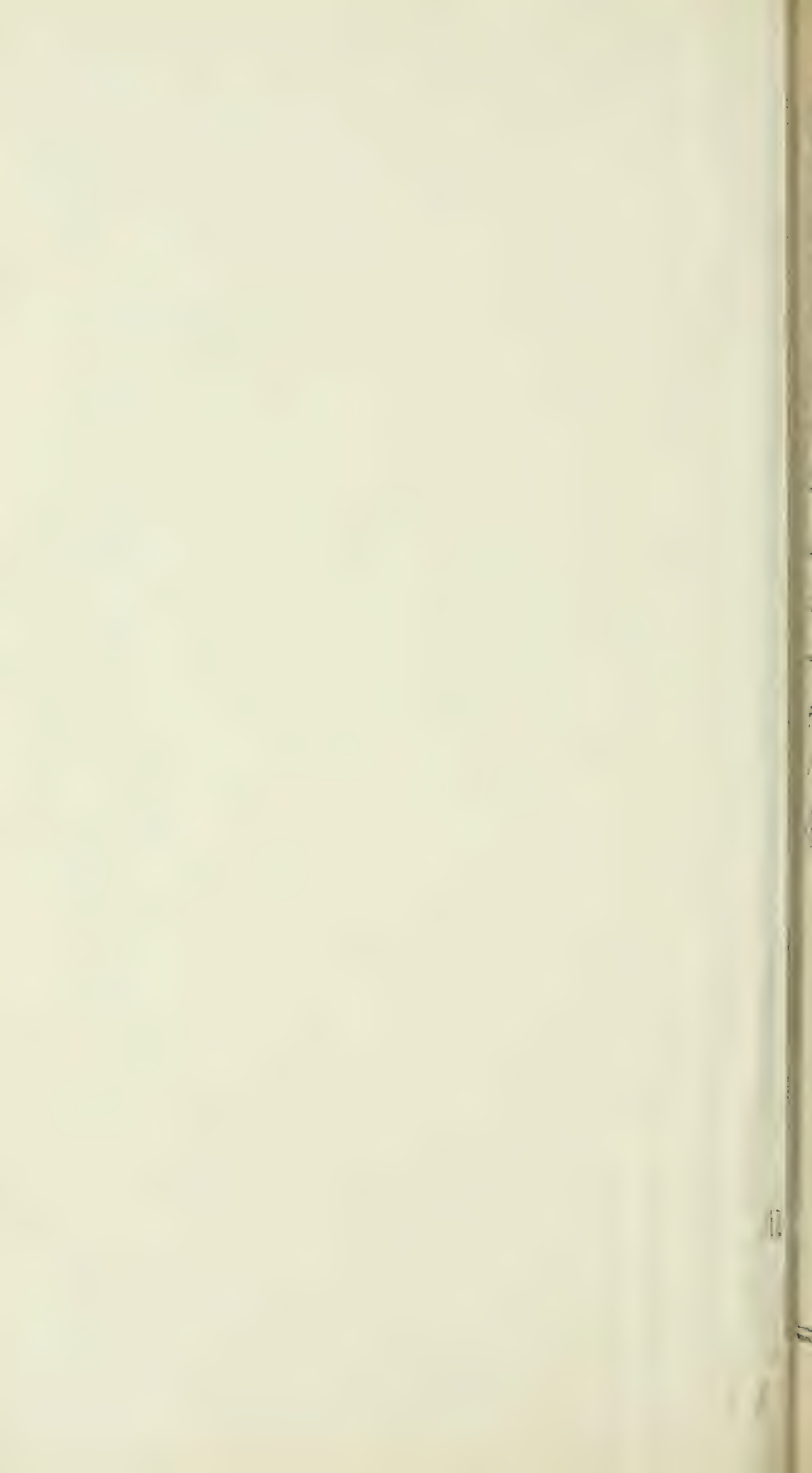
بہاولپور

ہز ہائینس نواب محمد بہاول خان عباسی رُکن الدّولہ نصرت جنگ مخلص الدولہ۔ حافظ الملک والی بہاول پور

ولادت ۲۳- اکتوبر ۱۸۸۳ء- جانشینی ۱۰- مارچ ۱۸۹۹ء- اِس ریاست کے حکمران داؤد پوترہ کے لقب سے مشہور ہین اِس نام کے ماخذ داؤد خان ثانی ہین جو سلطان احمد دوم عباسی کی نسل سے تھے۔ موجودہ حکمران کے مورث اعلیٰ امیر صادق محمد خان نے اِس مقام کو آباد کیا اور ریاست قائم کی۔ اُنھون نے ۱۷۴۶ء مین رحلت کی اُنکے جانشین اُنکے فرزند محمد بہاول خان اوّل ہوے جنھون نے بہاول پور کو ۱۷۴۸ء مین آباد کیا تھا۔ ۱۷۴۹ء مین اُنکی وفات پر اُنکے بھائی مبارک خان گدی نشین ہوے۔ اُس زمانے مین سکھون کا بہت بڑا زور تھا مگر بہاول پور کو کوئی گزند نہین پہونچا۔ مبارک خان نے ۱۷۷۲ء مین قضا کی۔ اُنکے جانشین اُنکے بھتیجے بہاول خان ثانی ہوے اُنکو شاہ عالم دہلی کے دربار سے "رکن الدولہ نصرت جنگ مخلص الدولہ حافظ الملک" کا خطاب عطا ہوا اور یہ خطاب ابتک اس خاندان مین چلا آتا ہے ۱۸۰۸ء مین گورنمنٹ انگلشیہ سے رسم و راہ شروع ہوئی۔ ۱۸۰۹ء مین بہاول خان ثانی نے رحلت کی اور صادق محمد خان اُنکے بیٹے مسند نشین ہوے لیکن اُنکے عہد مین سوا خانہ جنگیون کے کوئی یادگار واقعہ نہوا اور ۱۸۲۵ء مین انھین خانہ جنگیونکی بدولت اُنکی جان بھی گئی۔ اُنکے جانشین بہاول خان ثالث ہوے۔ انکے عہد حکومت مین جب سکھون کے حملہ و یورش کی خبر گرم ہوئی تو اُنھون نے لارڈ ولیم بنٹنگ سے مدد چاہی۔ لارڈ صاحب موصوف نے سکھونکی یورش روک دی اور گورنمنٹ انگلشیہ سے عہد و پیثاق بھی ہو گئے۔ چنانچہ انھین مراسم کے سبب سے



ہز ہائینس نواب محمد بہاول خان بہادر والی بہاولپور



دفعتاً قضا کی اور مہاراجہ مہندر سنگھ کو گورنمنٹ نے اُنکا جانشین تسلیم کیا۔ اُنکے زمانہ نابالغی مین چھ برس تک ریاست کا انتظام کونسل آف رجنسی نے کیا اور ۱۸۷۰ء مین وہ باختیارات کامل مسند پر متمکن اور دوسرے سال جی۔سی۔ایس۔آئی کے خطاب سے سرفراز ہوے مہاراجہ صاحب موصوف نے ۱۴-اپریل ۱۸۷۶ء کو قضا کی۔ ہز ہائینس بڑے اولوالعزم اور فیاض رئیس تھے۔ انھون نے صرف نہر سرہند کی تعمیر مین ایک کروڑ تئیس لاکھ روپیہ دیا۔ مہاراجہ مہندر سنگھ کی وفات کے بعد مہاراجہ راجندر سنگھ مالک ریاست ہوے اور ۱۸۹۰ء مین مہاراجہ صاحب کو اختیارات حکومت عطا ہوے اور ۲۳-اکتوبر ۱۸۹۰ء کو اٹھارہ برس کی عمر حاصل کرنے پر اُن اختیارات کی توثیق عمل مین آئی ۱۸۷۹ء عیسوی مین جنگ افغانستان مین ریاست نے اپنی فوج گورنمنٹ کو دی جو پنجاب کی بعض دیگر ریاستون کے کنٹنجنٹ کے ساتھ وادی کُرم مین کام مین لائی گئی۔ ہز ہائینس مہاراجہ راجندر سنگھ نے ۲۲-اکتوبر ۱۹۰۰ء کو عین عالم شباب مین انتقال فرمایا اور ہز ہائینس مہاراجہ بھوپ اندر سنگھ بہادر جو ابھی نابالغ ہین جانشین تسلیم کیے گئے۔ ریاست کا رقبہ پانچ ہزار چارسو بارہ مربع میل۔ آبادی پندرہ لاکھ چھیاسی ہزار تئیس۔ فوج بشمول پولیس چھ ہزار نواسی اور محاصل چھیاسٹھ لاکھ روپیہ ہے۔ سلامی سترہ ضرب توپ ہے۔



پٹیالہ

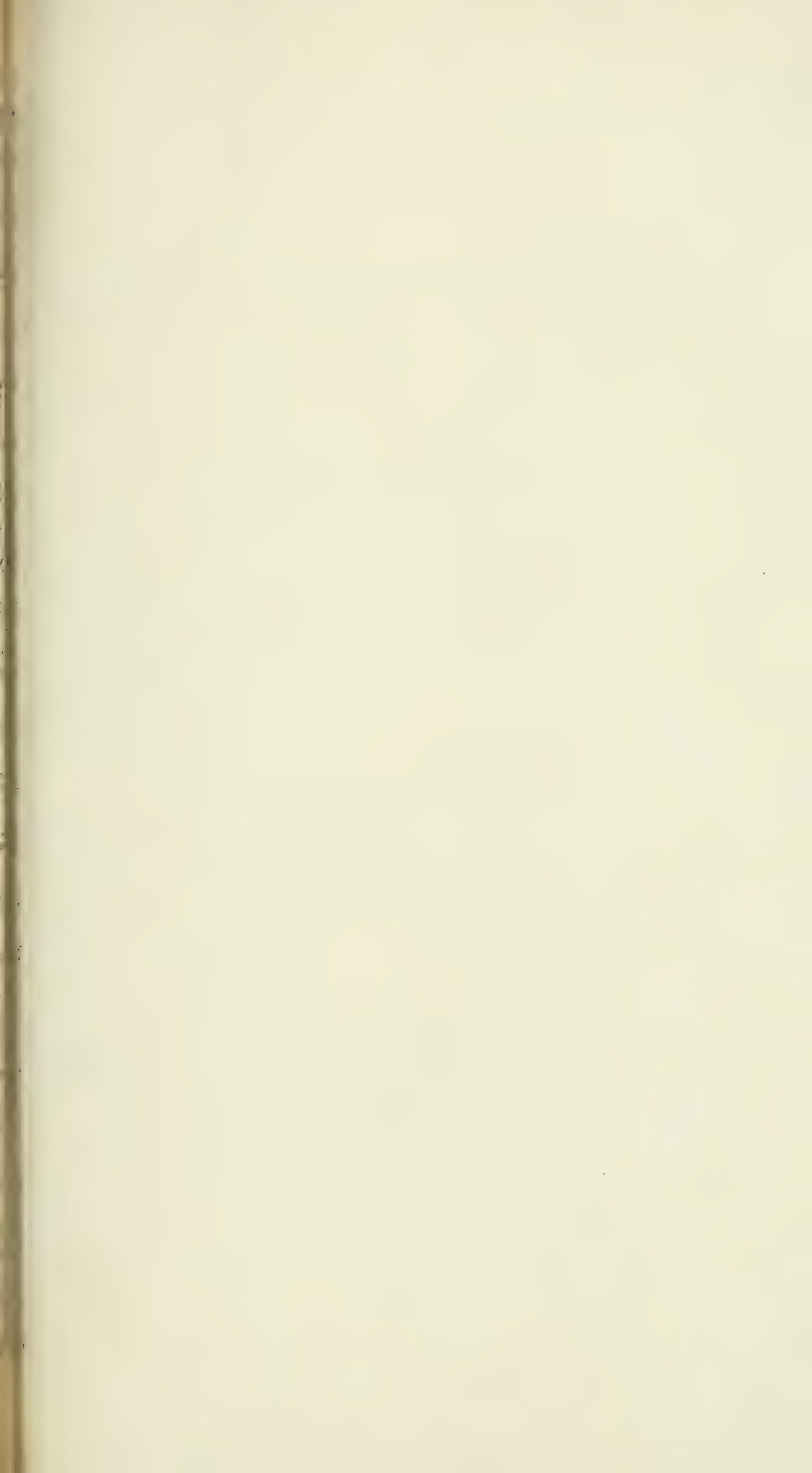
ہز ہائینس فرزند خاص دولت انگلشیہ منصور زمان امیر الامرا مہاراجہ دھراج راجیشر سری مہاراجۂ راجگان مہاراجہ بھوپ اندر سنگھ بہادر

ولادت ۱۲-اکتوبر ۱۸۹۱ء-جانشینی ۲۲-اکتوبر ۱۹۰۰ء-پنجاب مین یہ سب سے بڑی سکھ ریاست ہے-ہز ہائینس سکھون کے فرقہ سدھو جاٹ سے تعلق رکھتے ہین-ریاست کی بنیاد ۱۷۵۲ء مین سردار آلا سنگھ نے ڈالی تھی-وہ چودھری پھول کے دوسرے بیٹے رام کی اولاد سے تھے-چودھری پھول کے بڑے بیٹے کی اولاد مین راجگان نابھہ وجھیند ہین-آلا سنگھ احمد شاہ درانی کے ہمعصر تھے جنکے جانشینون نے بہت کچھ فتوحات حاصل کین اور ریاست کی شان قائم کردی ۱۸۱۴ء مین مہاراجہ کرم سنگھ نے (جو آلا سنگھ کی چوتھی پشت مین تھے) جنگ گورکھا مین جنرل اکٹرلونی صاحب کو مدد دی اور کیونتھل اور بگھاٹ کے کچھ قطعات اُنکو صلۂ خدمت مین دیے گئے-گورنمنٹ نے ۱۸۳۰ء مین شملہ کا کوہی علاقہ پرگنۂ بہرولی کے تین مواضع کے عوض مین حاصل کیا اور سکھون کی اوّل جنگ مین مہاراجہ کے حسن خدمات کے صلہ مین ایک دوسرے راجہ کا منضبطہ علاقہ گورنمنٹ نے مرحمت کیا ۱۸۴۷ء مین ایک سند کے ذریعہ سے اُنکے قدیم اور جدید علاقہ کی مع اُسکے تمام حقوق کے توثیق کی گئی-مہاراجہ کرم سنگھ کے بعد اُنکے بیٹے مہاراجہ نرندر سنگھ گدی نشین ہوے-اُنھون نے غدر ۱۸۵۷ء مین سرکار انگلشیہ کی خدمات انجام کین جسکے صلہ مین اُنکو علاوہ دیگر اعزاز و اکرام کے علاقہ جھجر کا حصہ نارنول عطا ہوا جسکی سالانہ آمدنی دو لاکھ روپیہ تھی ۱۸۶۰ء مین اُنکو اور اُنکے وارثون کو اُنکے موروثی اور جدید مقبوضات پر مختارانہ اختیارات ملے اور ۱۸۶۲ء مین سند اختیار تبنیت عطا ہوئی-اُنھون نے ۱۸۶۲ء مین

خواہش پر اقتدارات اُنکو حاصل ہو گئے اور سابقہ کونسل مہاراجہ صاحب کے زیر صدارت ہو گئی لیکن رزیڈینٹ کے صلاح و مشورے کی شرط قائم رہی جسکو مہاراجہ صاحب نے بھی بخوشی خاطر منظور کیا۔ ہز ہائینس کو ۱۹۱۲ء مین ۔جی ۔سی ۔ایس ۔آئی کا خطاب عطا ہوا اور آپ برٹش فوج کے آنریری میجر جنرل بھی ہین۔ جمون و کشمیر کا رقبہ تقریبًا اسی ہزار میل مربع ہے۔ آبادی بشمول گلگٹ وغیرہ تخمینًا پچیس لاکھ ہے۔ محاصل سینتالیس لاکھ۔ فوج تخمینًا دس ہزار ہے۔ سلامی اُنیس ضرب توپ مگر حدود ریاست مین اکیس شلک ہے۔



واکہ لاہور کے ساتھ پہلا معاہدہ ہوا۔ ان خدمات کے صلہ مین راجہ گلاب سنگھ کو گورنمنٹ نے
موں و کشمیر کا کوہستانی علاقہ عنایت فرمایا اور اُن علاقون مین اُنکی آزادی تسلیم کی اور اُسے
یک جُدا گانہ معاہدہ منعقد کیا جسپر ۸ - مارچ ۱۸۴۶ء کو دستخط ہوے - اِس عہد و پیمان کی
وسے یہ قرار پایا کہ وہ پچھتر لاکھ روپیہ نذر کرکے اُس حصۂ ملک پر قابض و متصرف رہین
سپر سکھون کے عہد مین قابض تھے - راجہ گلاب سنگھ نے انگریزون کی حکومت اعلیٰ تسلیم کرلی
ور یہ اقرار کیا کہ ہمسایہ ریاستون سے اگر کوئی نزاع پیش آئیگی تو اُسکا فیصلہ برٹش
رنمنٹ کرے گی اور وہ ہنگام ضرورت انگریزی فوج کی اعانت کرینگے - اِسطرح جموں و
شمیر کی موجودہ ریاست قائم ہوئی اور راجہ گلاب سنگھ اِس ریاست کے مہاراجہ ہوے -
مدر ۱۸۵۷ء مین اُنھون نے گورنمنٹ کی اعانت کے واسطے اپنی فوج کا ایک کنٹنجنٹ
ور توپخانہ بھیجا - اگست ۱۸۵۷ء مین مہاراجہ گلاب سنگھ نے قضا کی اور اُنکے بڑے بیٹے
ہاراجہ رندھیر سنگھ مسند نشین ہوے - اُنکو گورنمنٹ نے استحقاق تبنیت کی سند عطا فرمائی
ور جی - سی - ایس - آئی - کا معزز خطاب مرحمت کیا اور ایک کوہی توپ خانہ بھی دیا -
۱۸۷۷ء مین دربار دہلی کے موقع پر وہ افواج انگلشیہ کے جنرل اور مشیر قیصر ہند کے معزز
خطاب سے سرفراز کیے گئے - ۱۲ - ستمبر ۱۸۸۵ء کو مہاراجہ رندھیر سنگھ نے وفات پائی اور اُنکے
بیٹے ہز ہائینس مہاراجہ سر پرتاب سنگھ مسند آراے ریاست ہوے - آپکے عہد مین ایک
رزیڈنٹ متعین ہوا - ۱۸۸۹ء مین مہاراجہ پرتاب سنگھ نے ریاست کی انتظامی حالت درست
رنے کی غرض سے انتظامی امور سے کنارہ کشی کی - ہز ہائینس کا استعفا قبول کیا گیا - اور
ورنمنٹ نے نظم و نسق ریاست ایک کونسل کے سپرد کیا جسمین مہاراجہ صاحب کے
ونون بھائی اور کچھ چیدہ انگریزی افسر شریک کیے گئے اور یہ قرار پایا کہ اگرچہ کونسل کو
امل اختیارات ہین لیکن کوئی اہم کام بلا مشورہ رزیڈنٹ کے نہ کیا جاے اور صاحب
رزیڈنٹ کونسل کی کارروائیون کے صلاح کار رہین - نومبر ۱۸۹۱ء مین مہاراجہ صاحب کی





میجر جنرل ہز ہائنس سر پرتاب سنگھ اندر مہندر بہادر - جی سی - ایس - آئی - والی کشمیر

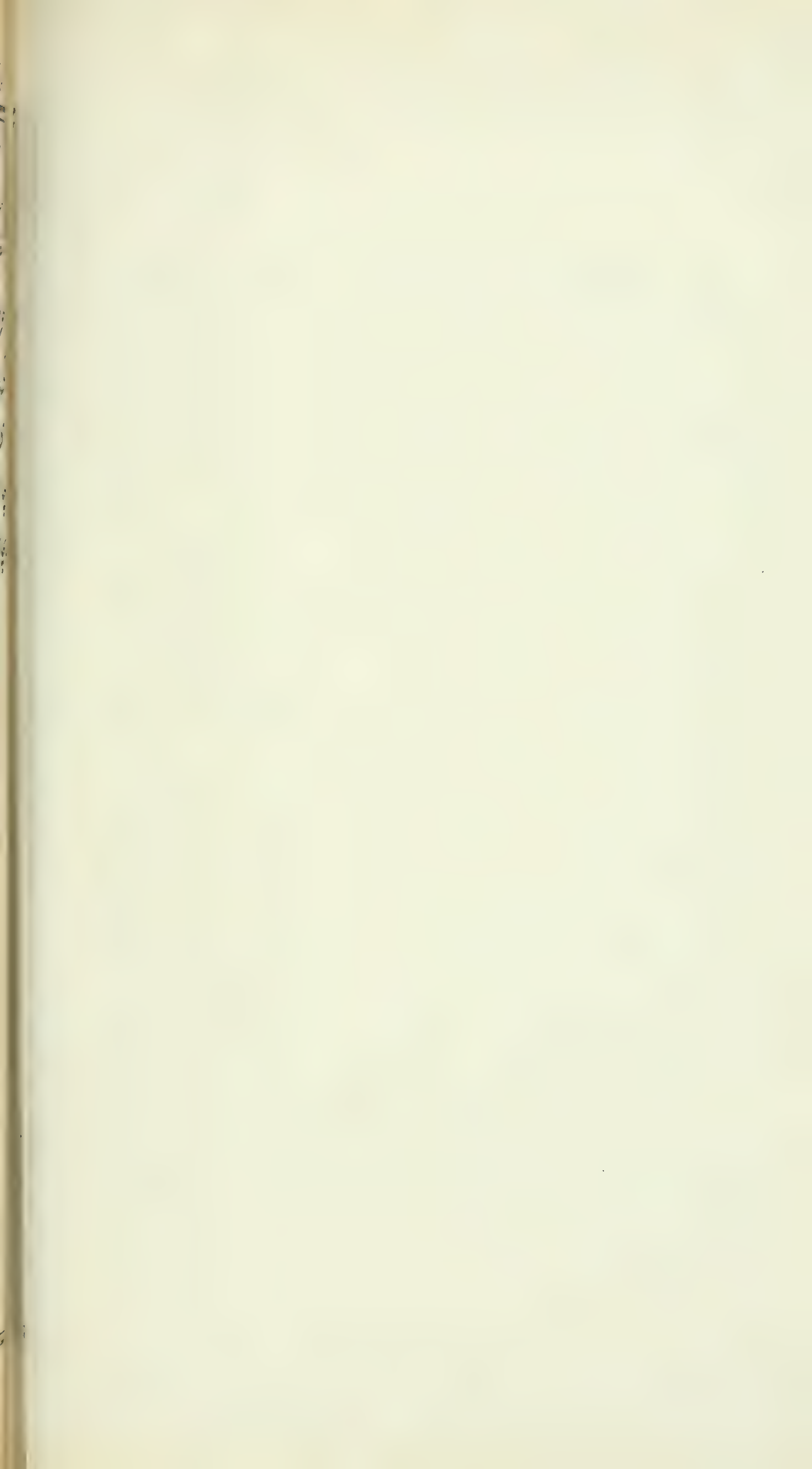
کشمیر

میجر جنرل ہز ہائینس مہاراجہ سر پرتاب سنگھ اندر مہندر بہادر سپر سلطنت جی۔سی۔ایس۔آئی۔ والی جمون و کشمیر

ولادت ۱۸۵۰ء۔ مسند نشینی ۱۲۔ستمبر ۱۸۸۵ء۔علاقہ جمون و کشمیر کے مشہور و معروف حصہ جمون ۔لداخ۔بالستان۔کشمیر۔گلگٹ اور اسکردو ہین۔جمون ایک زمانۂ نامعلوم سے ڈوگرا راجپوتون کے خاندان کا دار السلطنت رہا ہے۔اٹھارھوین صدی کے آخر یعنی راجہ رنجیت دیو کے عہد مین جمون نے کسیقدر نمود اور شہرت حاصل کی۔گرد و نواح کا ملک مختلف چھوٹی چھوٹی ریاستون مین منقسم تھا جو آپس مین ایک دوسرے سے لڑا کرتی تھین لیکن گذشتہ صدی کے آغاز مین مہاراجہ رنجیت سنگھ کی گورنمنٹ کی کم و بیش مطیع ہوگئین۔اُس زمانے مین رانا رنجیت دیو کے پروتے یعنی گلاب سنگھ۔دھیان سنگھ اور سوچیت سنگھ اُنکے شریک ہوے۔اُنھون نے بہت جلد اوج و عروج حاصل کیا۔مہاراجہ رنجیت سنگھ نے گلاب سنگھ کو راجہ کے خطاب کے ساتھ یہ ریاست عطا کی۔اسیطرح دھیان سنگھ اور سوچیت سنگھ نے قرب و جوار کے علاقے حاصل کیے۔غرض پندرہ برس کے عرصہ مین تینون بھائیون خصوصًا راجہ گلاب سنگھ نے قرب و جوار کی تمام کوہستانی ریاستون کو مطیع کرلیا۔ دھیان سنگھ و سوچیت سنگھ نے ۱۸۴۳ء مین قضا کی۔اُنکا کل علاقہ باستثنائے پونچھ کے جو راجہ دھیان سنگھ کے فرزند راجہ جواہر سنگھ کے قبضے مین رہا راجہ گلاب سنگھ کو ملا۔ ۱۸۴۴ء کے قریب قریب راجہ گلاب سنگھ نے اِس تمام ملک پر جو موجودہ ریاست مین شامل ہے اپنی حکومت قائم کرلی تھی۔ ۱۸۴۶ء مین جب برٹش گورنمنٹ نے لاہور پر قبضہ کرلیا اور سکھ مطیع ہوے تو راجہ گلاب سنگھ مصالحت کے کام پر مقرر ہوے اور اُسکا انجام یہ

عہدنامہ ۱۸۵۴ء کی تجدید اور توسیع عمل مین آئی-بعدہ دربار قیصری ۱۸۷۷ء مین مع اپنے معاونین کے دہلی مین تشریف لائے اور خطاب جی-سی-ایس-آئی طبقۂ اعلےٰ سے مفتخر اور ممتاز ہوکر واپس گئے-جنگ افغانستان ۱۸۷۹-۸۰ء مین سرکار عظمیٰ کے ساتھ حق وفاداری ادا کیا اور حتی الوسع جان ومال سے امداد کی اور اپنے فرزند اور ولیعہد کو جنرل صاحب کی خدمت مین روانہ کیا- والی حال ۱۰-اگست ۱۸۹۴ء مین خطاب جی-سی-آئی-ای سے معزز وممتاز ہوے-رقبہ نوے ہزار مربع میل-مردم شماری چھ لاکھ سات ہزار چار سو بہتر-محاصل سات لاکھ نو ہزار دو سو پچاس روپیہ-فوجی قوت اُنتیس توپ-دو سو پچاس سوار-پانچ سو پیادے-سلامی اُنیس ضرب توپ-







ہز ہائنیس سر میر محمود خان - جی - سی - آئی - ای - خان قلات



دی آنریبل کرنل - سی - ای - ایٹ - سی - ایس - آئی - سی - ایم - جی ایجنٹ گورنر جنرل
وچیف کمشنر بلوچستان

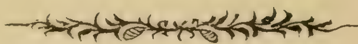


قلات

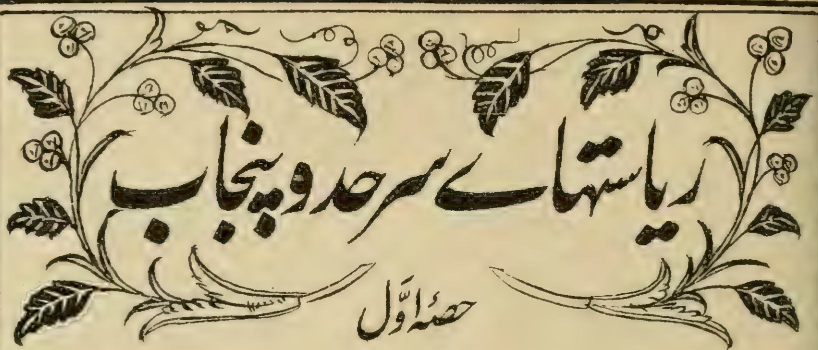
ہز ہائینس سر میر محمود خان - جی - سی - آئی - ای - خان قلات

ولادت ۱۸۶۴ء - ہز ہائینس اپنے والد میر خداداد خان کی کنارہ کشی کے بعد نومبر ۱۸۹۳ء
مین مسند آرائے ریاست ہوئے - خان قلات قوم عرب قبیلہ میرواری سے ہین - اس
قبیلہ نے قدیم الایام مین اس ملک کو بزور شمشیر فتح کیا تھا - خان قلات کا خاص نسبی
تعلق فرقۂ احمد زئی سے ہے جو فرقۂ قنبرانی کی ایک شاخ ہے - فرقۂ قنبرانی کی وجہ تسمیہ
مین دو احتمال ہین - اوّل یہ کہ یہ قبیلہ حضرت قنبر سے منسوب ہے جو امیر المومنین علی بن ابیطالبؑ
کے موالی آزاد تھے یا یہ کہ کوئی بزرگ اس نام کے تھے جو اُنسے چند پشت بعد عالم ظہور مین
آئے - فرقۂ میرواری نے قلات مین پندرھوین صدی کے اواسط مین سکونت اختیار کی
آپ کے بزرگون مین سے ناصر خان کو نادر شاہ نے ۱۷۳۹ء مین خطاب بیلگر بیگی عنایت کیا تھا -
بعدہ خان موصوف نے احمد شاہ ابدالی کے ساتھ محاربات مین اکثر صعوبات اُٹھائے
اور اُنکے نہایت معتمد علیہ سپہ سالار فوج تھے - ناصر خان نے نہایت معمر ہو کر ۱۷۹۵ء
مین انتقال کیا اور بجائے اُنکے اُنکے بڑے بیٹے محمود خان مسند آرائے حکومت ہوئے -
محاربۂ اول افغانستان کے زمانے مین محراب خان والی قلات اپنے وزیر کے بیجا اتہام
اور بیہودہ فتنہ پردازی کی وجہ سے ناکردہ گناہ مقتول ہوئے - ۱۸۴۱ء مین اُنکے فرزند
ناصر خان کو سرکار برطانیہ عظمیٰ نے مسند ریاست پر متمکن کیا - ۱۸۵۴ء مین گورنمنٹ ہند
اور خان قلات کے مابین ایک عہدنامہ منعقد ہوا اُس زمانے سے والیان ریاست ہذا سلطنت
برطانیہ کے مطیع اور مورد مراحم خسروانہ ہین - ناصر خان نے ۱۸۵۶ء مین انتقال کیا اور بجائے
اُنکے اُنکے بھائی میر محمد خداداد خان وسادہ آرائے ولایت ہوئے - سر محمد خداداد خان نے
حضور ویسرائے لارڈ لٹن سے بمقام جیکب آباد شرف ملاقات حاصل کیا اور اس موقع پر

جنگ مین گرفتار کیا تھا جو شاہ شجاع کے مقابلہ مین ہوئی تھی۔ امیر عبدالرحمن خان جنرل شیر محمد خان کی وفات پر بلخ کی کمان پر مقرر ہوے جسکی تعداد تیس ہزار پانسو تھی۔ انھون نے امیر شیر علیخان کے مقابلہ مین کئی جنگین لڑی تھین اور بالآخر ہزیمت اُٹھاکر روس کی عملداری مین چلے گئے۔ امیر کو اپنے جنرلونکی سہل انگاری اور غفلت کبھی پسند نہ تھی۔ انھون نے اپنی تاریخ عمری مین ایک جنرل کو جابجا کاہل کے لقب سے یاد کیا ہے۔ جب امیر شیر علیخان سے جنگ ہورہی تھی تو اُنھون نے ایک لڑائی کے واقعات اور حالات مین جنرل ناظر کا تذکرہ کیا ہے جو شدت سرما کے سبب سے زیادہ شراب پیکر سو رہا تھا جب شیر علیخان کی فوج کی چڑھائی کی خبر معلوم ہوئی تو امیر عبدالرحمن خان جنرل ناظر کے کمپ مین گئے جہان اُسکو خواب مدہوشی مین پڑا پایا اور جب اُسکو جگاکر کیفیت دریافت کی گئی تو اُسنے کہا کہ مین شیر علی کا مُنھ نوچ لونگا۔ امیر لکھتے ہین کہ باوصف غصہ اور مایوسی کے مین اُسکو مدہوش دیکھ کر اپنی ہنسی ضبط نہ کرسکا۔ امیر عبدالرحمن خان ۱۸۴۴ء مین پیدا ہوے اور ۱۹۰۱ء مین قضا کی اور موجودہ امیر حبیب اللہ خان اُنکے جانشین ہین۔ آپ اپنے والد بزرگوار کے قدم بقدم ہین ہز ہائینس کے عہد مین اُن کامون مین اور بھی اصلاحین ہوئین جو آپکے والد ماجد کے زمانے مین جاری ہوسکتے تھے۔ آپ کو تعلیم سے بہت دلچسپی ہے اور حال مین آپنے حبیبیہ کالج کے نام سے ایک دارالعلوم قائم کیا ہے جسمین مشرقی علوم کے ساتھ مغربی علوم کی بھی تعلیم دیجائے گی۔ گورنمنٹ ہند امیر کابل کو اٹھارہ لاکھ روپیہ سالانہ مددخرچ دیتی ہے۔ ریاست کا رقبہ دو لاکھ ستر ہزار مربع میل اور آبادی تقریباً انچاس لاکھ ہے آپ کی فوج مین تقریباً بیس ہزار سوار اور چالیس ہزار پیدل اور دو سو سے زیادہ توپین ہین اور سلامی اکیس ضرب توپ ہے ۔



ہوتی رہین ۱۸۷۹ء تک افغانستان مین بہت سے انقلابات واقع ہوے اور برٹش گورنمنٹ سے بھی بار با جنگ ہوئی۔ امیر یعقوب خان کی معزولی پر ۱۸۸۰ء مین امیر عبدالرحمن خان امیر تسلیم کیے گئے۔ امیر عبدالرحمن خان بہت بڑے مدبر اور روشن ضمیر فرمانروا تھے۔ اُنکے عہد حکومت مین برٹش گورنمنٹ کے دوستانہ تعلقات و روابط اور افغانستان کی تہذیب و شایستگی مین نمایان ترقی ہوئی تعلیمات اور تعمیرات عامہ کے صیغہ قائم ہوے سلاح سازی کا کارخانہ جاری ہوا۔ افغانستان جو اب سے پہلے کرۂ ارضی کا صرف ایک خارزار اور کوہستانی قطعہ تھا جس مین وحشی اقوام سکونت گزین تھین اُسمین اُنھون نے ایک ایسی انقلابی حالت پیدا کی جس سے ایک اسلامی مملکت کی شان پیدا ہوئی اور وہ صنعت و حرفت کا ایک مرکز بن گیا جو امیر عبدالرحمن خان کی تعجب خیز کامیابی کی ایک روشن دلیل اور اُنکی حیرت انگیز طباعی کا نتیجہ ہے۔ امیر کی زندگی مین جو انقلابات ہوے تھے وہ نہایت حیرت انگیز ہین۔ اُنھون نے اپنی ایک مبسوط سوانح عمری لکھی ہے اور اُسمین اُنھون نے اپنے اصلی واقعات اور حالات بیان کیے ہین اور اُنسے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کبھی پابجولان تھے اور کسی وقت اُنکو باورچی کا کام کرنا پڑتا تھا کبھی وسیراے اور کبھی رعایا اور کسیوقت جنرل اور کبھی خود جنرل کے ماتحت بعض اوقات انجنیر اور لوہار اور پھر حکمران۔ ایک مقام پر وہ اپنے آپکو باغبان اور کسان کے جنبس مین ظاہر کرتے تھے دوسرے مقام پر وہ اُس عظیم الشان استقبال کا تذکرہ فرماتے تھے جو گورنمنٹ روس۔ برطانیۂ عظمےٰ ایران اور بخارا مین اُنکا ہوا تھا۔ ایک وقت وہ تھا کہ اُنھون نے اپنے چچا امیر عظیم کو کابل مین تخت نشین کیا اور دوسرا وہ زمانہ تھا جب وہ زبردستی کابل سے نکالے گئے۔ کبھی حکمرانی کرتے تھے اور کبھی ایک ادنی کے محتاج۔ امیر عبدالرحمن خان کو بچپنے ہی سے سیر و شکار اور لڑائی بھڑائی کا شوق تھا۔ اُنھون نے جنگ اور سپہ گری کے فن کو ایک انگریز سے سیکھا تھا جو اُنکے باپ کی فوج مین ایک اعلیٰ افسر تھا۔ اس انگریز نے اپنا مذہب تبدیل کر دیا تھا۔ اسکا اصلی نام کمبل تھا مگر اسلام قبول کرنے پر وہ جنرل شیر محمد خان کے نام سے موسوم ہوا۔ کمبل صاحب کو امیر دوست محمد خان نے قندھار کی



افغانستان

ہز ہائینس ضیاء الملّت و الدّین امیر حبیب اللہ خان بہادر والی افغانستان

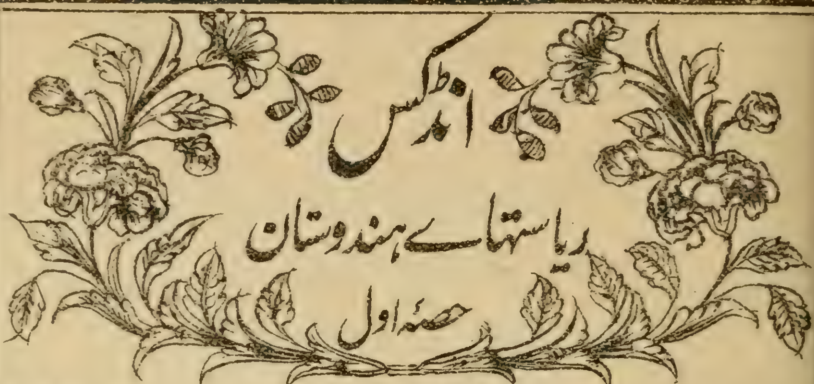
ولادت ۱۸۷۱ء مسند نشینی ۴- اکتوبر ۱۹۰۱ء - آپ ہز ہائینس امیر عبد الرحمن خان - جی سی بی - جی - سی - ایس - آئی کے فرزند اکبر ہین - قدیم زمانے مین اِس ملک کے مختلف حصون پر مختلف قومین اور نسلین حکمران اور قابض رہی ہین لیکن اوائل گذشتہ صدی مین احمد شاہ ابدالی نے افغانستان مین سلطنت درانی کی بنیاد ڈالی جو ہرات سے کشمیر تک اور بلخ سے سندھ تک پھیلی ہوئی تھی - اُنکے پوتے شاہ زمان کو اُنکے چھوٹے بھائی شاہ محمود نے تخت سے اُتار دیا لیکن ۱۸۰۳ء مین شاہ محمود یعنی شاہ زمان کے چھوٹے بھائی شجاع الملک نے اُنکو نکالکر تخت لے لیا - ۱۸۰۸ء مین جب ایرانی فرانس کی سازش سے افغانستان اور ہندوستان پر حملہ کی دھکی دے رہے تھے تو برٹش گورنمنٹ نے مسٹر الفنسٹن صاحب کو ایک سفارت لیکر شاہ شجاع کے پاس روانہ کیا اور ۱۷- جون ۱۸۰۹ء کو دونون گورنمنٹون کے مابین ایک دوستانہ معاہدہ ہوا - سب سے اوّل شجاع الملک ہی کے عہد مین افغانستان کے ساتھ انگریزون کے تعلقات قائم ہوے - اِسکے بعد افغانستان مین امیر دوست محمد افضل خان شیر علی خان اور یعقوب خان نے یکے بعد دیگرے حکومت کی مگر تخت کے لیے آپس مین ہمیشہ سخت لڑائیان

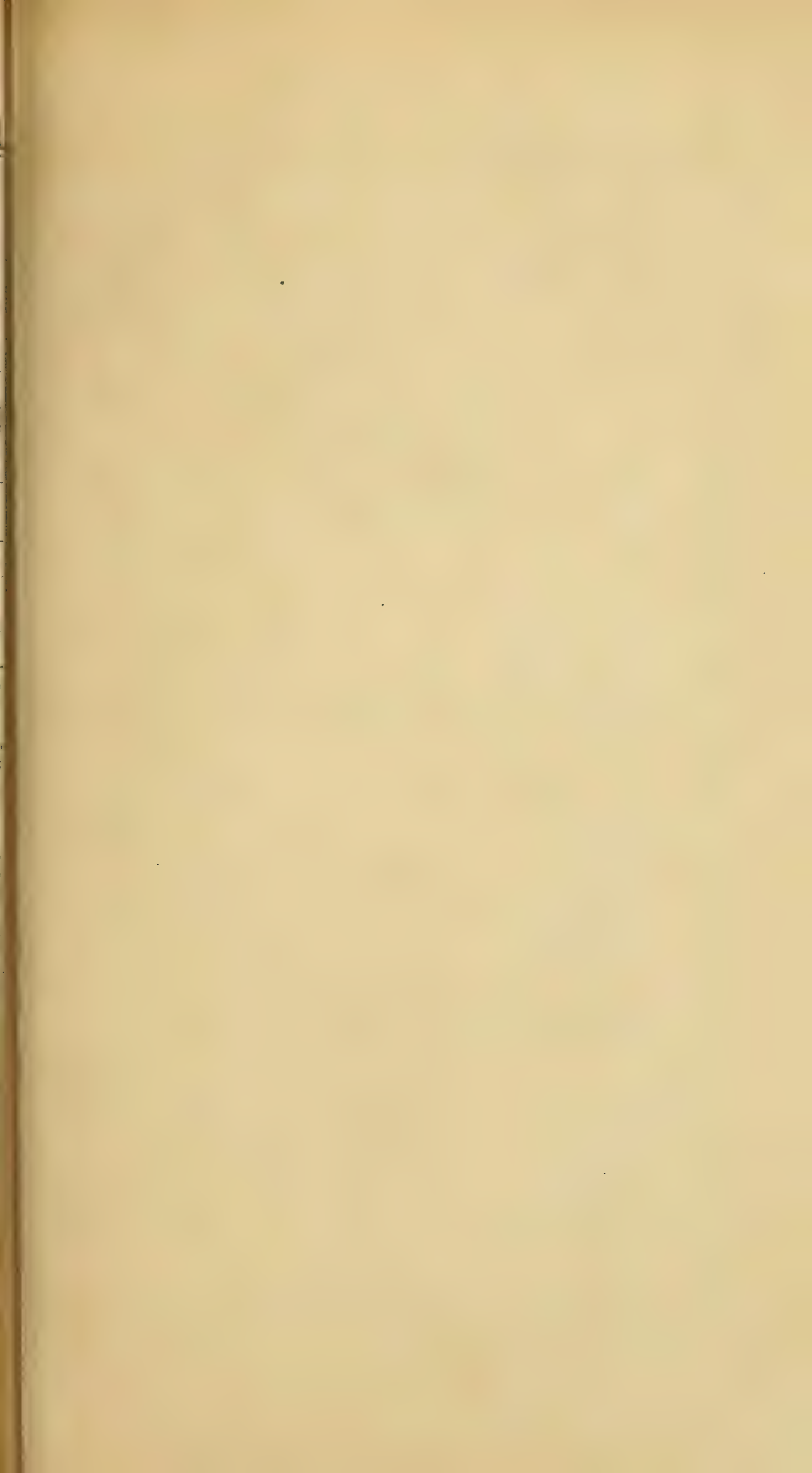


دی آنریبل سر چارلس منٹگمری ریواز کے-سی-ایس-آئی-ای-سی-ایس لفٹننٹ گورنر پنجاب

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۸	۱۲	سلامی اکیس ضرب	سلامی پندرہ ضرب
۱۷۸	۲	کلاش کھارا	کلاشیکھرا
۴	۱۷-۱۵-۱۱-۹	ناصر خان	نصیر خان


انڈکس
ریاستہاے ہندوستان
حصۂ اول





ریاستہاے ہندوستان

حصۂ اول

NATIVE STATES OF INDIA

PART I.

نولکشور پریس لکھنؤ

مسٹر عبداللہ بن خان بہادر شیخ یوسف علی ایم اے سی-ایس-سہارنپور	صہ
مخدوم حسن بخش قریشی-آنریری مجسٹریٹ ملتان-	معہ
آنریبل راجہ محمد تصدق رسول خان صاحب تعلقدار جہانگیر آباد ضلع بارہ بنکی	صہ
مرزا محمد عباس علیخان بہادر رئیس لکھنو-	صہ
چودھری مہندر سنگھ تعلقدار محمود آباد بانگر مؤ-	ددصہ
راجہ فتح سنگھ راجہ پوایان-	سہ
خان بہادر سید محمد حسین صاحب وزیر ریاست کھیراگڈھ-	صہ
راجہ نبس پت سنگھ رئیس باڑہ ضلع الہ آباد-	صہ
مولوی ظل الرحمن رئیس طالب پور-	لعہ
راجہ نرپت سنگھ دیو راجہ پوراہاٹ سنگھ بھوم-	صہ
خان بہادر دلاور حسین احمد رئیس کلکتہ-	صہ
راے برج نرائن راے رئیس پڈرونہ گورکھپور-	صہ
خان بہادر مولوی سید زین العابدین رئیس علی گڈھ-	صہ
راے بہادر سردار گھیل سنگھ رئیس وڈالہ سندھوان سیالکوٹ-	صہ
بابو پرمیشر نرائن مہتا راے بہادر رئیس مظفرپور-	صہ
راے بدھ سنگھ بہادر دودھریا عظیم گنج مرشد آباد-	عار
راؤ صاحب واوانتھاجی شلکے رئیس کولھاپور بمبئی-	صہ
نواب محمد حیدر علیخان تحصیلدار پرگنہ منڈار سروہی راجپوتانہ-	صہ

فہرست اسمائے اصحاب معاونین صحیفۂ زرین

نواب محمد شریف خان بہادر والی دیر و صوات	۱۰۰ر
ہز ہائینس نواب محمد رسول خان بہادر کے سی۔آئی۔ای۔ والی جوناگڈھ	۱۰ر
ہز ہائنس زبدۃ الملک دیوان سر شیر محمد خان جی بہادر جی سی۔آئی۔ای۔ والی پالنپور۔	۵
ہز ہائنس سلطان عوض بن عمر القعیطی سلطان نواز جنگ شمشیر الملک شمشیر الدولہ بہادر سلطان شحر و مکلا۔	۱۵
مہاراجہ ہر بلبھ نرائن سنگھ بہادر آف سونبرسا بنگال۔	۱۰
ہز ہائنس مہاراجہ رنجور سنگھ بہادر والی اجے گڈھ۔	۵
شہزادہ مرزا محمد حسن علی سلیمان قدر بہادر رئیس لکھنؤ۔	۱۵
نواب سر سید حسن علیخان بہادر احتشام الملک رئیس الدولہ امیر الامرا مہابت جنگ جی سی۔آئی۔ای۔ نواب بہادر مرشدآباد۔	۵
راجہ رنجیت سنگھ بہادر والی باگلی۔	۵
امیر الامرا صدر الاعیان شیخ محمد بہاء الدین خان بہادر سی۔آئی۔ای۔ نواب امیر مدار المہام ریاست جوناگڈھ۔	۵
ٹھاکر سورج بخش سنگھ تعلقدار کسمنڈا کما لپور ضلع سیتاپور۔	۱ر
راجہ کاظم حسین خان صاحب تعلقدار بلہرہ۔	۱ر
نواب عزیز جنگ بہادر رئیس حیدرآباد دکن۔	۵
رانا شیوراج سنگھ تعلقدار کھجور گاؤں ضلع رائے بریلی۔	۵
رائے مہتا پنالال سی۔آئی۔ای۔ رئیس اودے پور۔	۳

سپاسگزاری

ہم نہایت سپاسگزاری اور امتنان کے ساتھ اُن والیان ریاست و بزرگان ملک کے نام نامی اور اسم گرامی شایع کرتے ہین جنھون نے ازراہ قدردانی اور علم دوستی صحیفۂ زرین کی پچاس روپیہ والی جلد یا اُس سے زیادہ کی متعدد اجلاد قسم اعلیٰ اور اول خرید کی ہین یا اُنکی خریداری کا وعدہ فرمایا ہے۔ جن اصحاب نے اس کتاب کی ایک یا دو جلدین خرید کی ہین اُنکی فہرست نہایت طول وطویل ہے جو اس موقع پر عدم گنجائش کی وجہ سے درج نہین ہو سکتی لیکن اُنکی عنایت اور لطف و کرم کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اگر ملک مین اس مہتم بالشان کام کی کماحقہ قدر ومنزلت کی گئی تو ہمکو قوی امید ہے کہ آیندہ یہ کتاب ہندوستان کی نہ صرف خاص خاص دیسی زبانون مین ہی شایع کیجائیگی بلکہ انگریزی زبان مین بھی اسکے طبع کا انتظام کیا جائیگا اور اسطرح ہم بلاد ہند کے علاوہ ممالک یورپ کی علمی جماعتونکی خدمت مین بھی یہ کتاب پیش کر سکینگے۔ ہمارا یہ بھی قصد ہے کہ اگر ملک نے ہماری ان کوششون کو حوصلہ افزائی کی نگاہ سے دیکھا تو ہم مستقل طور پر صحیفۂ زرین کا دفتر کھلا رکھینگے اور ہر سال اُسکی ایک جلد شایع کرتے رہینگے جس مین نہ صرف جدید خطاب یافتہ اصحاب و مشاہیر اور اکابر ملک کے حالات اور مرقع ہونگے بلکہ جن بزرگوارون کی سوانح عمریان اور تصویرین چھپ چکی ہین اُنکے متعلق بھی جو نئے ذاتی واقعات دریافت ہونگے وہ بھی اُسمین وقتاً فوقتاً اضافہ کرتے رہینگے تاکہ بقاے یادگار اور آگاہی کا یہ سلسلہ جو ملک معظم کے جشن تاجپوشی کے مبارک سال سے شروع ہوا ہے مدام جاری رہے اور ہماری آیندہ نسلون کو اس ضروری کتاب مین اپنے اسلاف کرام کے ذاتی حالات اور واقعات معلوم ہون اور اُنکو بھی اُنکی طرح ملک کی خدمت اور اپنی ترقی کا خیال اور جوش پیدا ہو۔

سے تصویرون کے پلیٹ علیحدہ تیار کیے جائین اور جس ترتیب سے سوانح عمریان ایک اٹھ صفحے مین درج ہوئی ہین اُسی ترتیب سے یہ تصویرین بھی ایک صفحہ مین علیحدہ چھاپ کر سوانح عمریون کے صفحات کے قبل چسپان کردی جائین - اس کتاب کی تصویرونکا کام اور بھی وقت طلب تھا - بہت سی تصویرین اسقدر باریک اور ہلکی چھپی ہوئی تھین کہ بمشکل اُنکا عکس پلیٹ پر آتا تھا تاہم اس خیال سے کہ صاحب تصویر کو مایوسی نہو مین نے یہی مناسب سمجھا کہ جسطرح ہوسکے اُنکو درج کردیا جاوے غرض جس ممکن تدبیر سے صحیفۂ زرین کی ترتیب وتہذیب اور طبع اور تزئین مین عمدگی پیدا کرنا ممکن تھا اُسمین مین نے کوئی امر اُٹھا نہین رکھا اور مجھے امید ہے کہ ناظرین صحیفۂ زرین میری اس حقیر کوشش کو نظر قبولیت سے ملاحظہ فرماینگے - اختتام تمہید سے پہلے مین اپنے اُن تمام دوستون اور مہربانون اور سرپرستون کا شکریہ ادا کرتا ہون جنھون نے مجھ سے چاہا ہے کہ مین اپنی اور اپنے والد مرحوم منشی نولکشور سی آئی ای کی سوانح عمری اور تصویر صحیفۂ زرین مین شامل کرون - مجھے اپنے والد کی سوانح عمری اور تصویر کے درج کرنے مین کوئی تامل نہین ہے اور مین نہایت خوشی کے ساتھ منشی صاحب مرحوم کی مختصر سوانح عمری اور تصویر کتاب کے خاتمہ مین درج کرتا ہون - رہی میری سوانح عمری مین نہین سمجھتا کہ مین اس اعزاز کے قابل ہون لیکن میری کوشش ہے کہ مین اپنے والد مرحوم کے قدم بہ قدم چلون اور خود کو اُس عزت کا مستحق ثابت کرون جو میرے دوست اور کرم فرما مجھے عطا کرنا چاہتے ہین - ناظرین والاتمکین میری تصویر منشی صاحب کی تصویر کے بعد ملاحظہ فرماینگے - مین اخیر مین اُن تمام والیان ذی شان اور بزرگان والا خطاب کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرتا ہون جنھون نے اس کتاب کو کامیاب بنانے مین مجھے مدد دی ہے -

خاکسار پراگ نرائن بھارگو

مبارک منزل ۲۵ - دسمبر ۱۹۰۲ء

مین اڑلیسہ وآسام شامل کردیا گیا ہے - اس انتظام سے صرف یہی نہین ہوا کہ ایک وقت محدود کے اندر کئی خوشنویس ایک ساتھ کتابت کر سکے جس سے کتاب وقت پر تیار ہو گئی بلکہ ہر صوبہ جدا جدا ہو گیا - ان صوبون کے ہندسے تو لامحالہ الگ کرنے پڑے مگر سہولت کی غرض سے ہر صوبہ کے قبل اُسکے خطاب یافتہ اصحاب کے اسمار کی فہرست لگا دی گئی ہے جس سے اب نامون یا تصویرون کی تلاش مین کسی قسم کی دقت نہو گی - چند ماہ مین اتنی ضخیم کتاب کا تیار ہو جانا اس لیے اور بھی دشوار تھا کہ تمام و کمال سوانح عمریان موصول نہین ہوئی تھین - صدہا اصحاب نے اپنی تصویرین پہلے بھیجدین - سیکڑون نے صرف اپنے حالات ہی ارسال کیے تھے - ایک جماعت کثیر نے وعدہ کیا تھا - بہتونکے پاس سے سوانح عمریون کی زود یا بدیر آنے کی قوی امید تھی - اور چونکہ ایک ایک صوبہ بجاے خود اتنا بڑا تھا کہ ایک خوشنویس وقت مقررہ کے اندر ختم نہین کر سکتا تھا لہذا یہ التزام کرنا پڑا کہ ہر صوبہ کے وسط سے کتابت شروع کی گئی اور جن لوگون نے تصویرین اور سوانح عمریان بھیجنے کا وعدہ کیا تھا یا جہان سے اُنکے آنے کی کامل امید تھی اُنکے لیے پہلے سے جگہ محفوظ کردی گئی - چھاپہ کے پتھر مین اس التزام سے جو دقتین واقع ہوتی ہین وہ ظاہر ہین مگر خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ کوئی پیچیدگی واقع نہین ہوئی حتی کہ نہ کوئی نام مکرر ہونے پایا اور نہ کوئی نام چھپنے سے باقی رہا -

تصاویر

ٹیپ کے چھاپہ مین جس مین متحرک حروف ہوتے ہین تصاویر کے بلاک جسقدر قریب چاہین منتقل کر سکتے ہین مگر پتھر کے چھاپہ مین جہان حروف اپنی مقررہ جگہ سے ہل نہین سکتے یہ بات نہین ممکن ہے - اگر دستی تصویرین کتاب مین لگائی جاتین تو وہ غلط ہی نہ ہوتین بلکہ کتاب اور صاحب تصویر کو اور بدنما کر دیتین - پس اس صورت مین یہی مناسب سمجھا گیا کہ فوٹو کے ذریعہ

سمجھی گئی - لیکن سوا چند ریاستون کے باقی تمام ریاستون کے متعلق کم وبیش تفصیلی اور تازہ ترین حالات و واقعات درج کیے گئے ہین - ان کل سوانح عمریون مین نے ہر ریاست کی گذشتہ تاریخ مثلاً بانی ریاست کا نام - تاریخ بناے ریاست تاریخ خاندان - برٹش سلطنت کے ساتھ ریاست کا پہلا تعلق اور اُس زمانہ سے آج تک جتنے والیان ملک ہوے ہین اُنکے نام اور تاریخ مسند نشینی اور وفات - والی حال کا پورا پورا نام اور القاب اور ریاست کی موجودہ کیفیت و حالت قلمبند کی ہے - البتہ جو حالات براہ راست یا معتبر ذرائع سے حاصل نہین ہوے اُنکے اندراج سے اجتناب کیا گیا - ہر چند اس کتاب کو شروع اور ختم ہوے صرف چند مہینے ہوے ہین لیکن اگر اختتام کتاب کے وقت مجھے کوئی مفید امر معلوم ہوا ہے تو مین نے اُسکو بھی درج کر دیا ہے اُس پراسپکٹس مین جو مین نے گذشتہ جولائی مین جاری کیا تھا اس امر کا وعدہ کیا گیا تھا کہ یہ کتاب دربار تاج پوشی دہلی سے قبل شایع ہو جائیگی اور اس وعدہ کا ایفا ضرور تھا - لیکن درحقیقت - وقت نہایت ہی تنگ تھا - جو سوانح عمریان قابل اندراج تھین اُنکی تعداد کئی ہزار تھی کیونکہ سوا برھما کے تمام ہندوستان کے ہر صوبہ اور صوبہ کے کل خطاب یافتہ اصحاب کی سوانح عمریون کا انتظام کیا گیا تھا - جو سوانح عمریان اوائل ستمبر تک آئی تھین ہر چند وہ بھی بہت زیادہ تھین مگر مجوزہ تعداد کے مقابلہ مین اتنی نہ تھین کہ کسی باقاعدہ ترتیب کے ساتھ درج کیجا سکتین - اگر بلا کسی ترتیب کے کل صوبون کی سوانح عمریان مسلسل لکھوا دیجاتین تو اُنکی تلاش ہی مین وقت نہ ہوتی بلکہ ایسی ضروری کتاب مین سخت بدنمائی پیدا ہو جاتی - پس یہی مصلحت سمجھی گئی کہ کتاب کی دو جلدین کر دیجائین - ایک جلد مین والیان ملک کے اور دوسری جلد مین خطاب یافتہ اصحاب کے تذکرے اور تصویرین ہون - اور کتابت کی سہولت کے لیے اول جلد کے دو حصے کر دیے جائین اور دوسری جلد مین ہر صوبہ الگ الگ ہو اور جو صوبے نہایت ہی مختصر ہون وہ قریب کے صوبہ مین شامل کر دیے جائین - مثلاً پنجاب مین بلوچستان بنگال

کہ برسون کا کام عملاً تین مہینے مین ختم ہوگیا اُنکی خسروانہ توجہ کے بغیر یہ کتاب ادھوری اور ناتمام رہتی۔ مین اُن حکام والا مقام کا بھی دلی شکریہ ادا کرتا ہون جنکو پولیٹکل ڈپارٹمنٹ سے تعلق ہے اور جنھون نے مختلف رؤسا اور ریاستون کے متعلق نہایت قیمتی اطلاع واگاہی بخشی بالآخر مین اُن تمام دیگر خطاب یافتہ اصحاب کا احسانمند ہون جنھون نے ازراہ کرم میری درخواست کا جواب باصواب عنایت فرمایا۔ ہرچند احسانمندی کا یہ اظہار ناکافی ہے تاہم مجھے امید قوی ہے کہ مقبول ومنظور ہوگا۔

ترتیب وتہذیب

خاندانی حالات وسوانح عمریون کی ترتیب وتلخیص کے کام مین بیشمار دقتین حائل تھین قطع نظر اسکے کہ بہت سے مسودات مختلف زبانون مین موصول ہوے اور مختلف اصحاب نے مختلف مقامات سے ارسال کیے اُنکا طرز تحریر اور طریقۂ ترتیب اسقدر متخالف ومتغائر تھا کہ کل سوانح عمریون کے طرز انشا مین حسن تساوی پیدا کرنا نہایت دشوار تھا حکام والیان ملک کی سوانح عمریون کا حصہ اور بھی دقت طلب تھا۔ ہندوستان اور اُسکے مضافات مین ایکسو تیرہ والیان ملک ایسے ہین جنکے لیے سلامیان مقرر ہین تین سو سینتیس اور ریاستین ہین جنکو کم وبیش خودمختارانہ اختیارات حکومت حاصل ہین جو صرف بعض شرائط مقررۂ گورنمنٹ برطانیہ کے تابع وماتحت ہین ایسی مختلف ریاستون کی موجودہ تاریخون اور حالات کے جمع کرنے کی مشکلات کا اندازہ غیر ممکن ہے لیکن جن صورتون مین مجھکو بالواسطہ آگاہی حاصل نہین ہوئی تو مین نے جدید الطبع کتب اخبارات اور رسل ورسائل کے ذریعے سے اُسکے حاصل کرنے مین کوشش بلیغ کی اور جن چند صورتون مین مجھکو تفصیلی حالات اور واقعات معلوم یا دستیاب نہین ہوسے تو وہان مین نے صرف اُسی قدر معلومات پر قناعت کی جو حالت موجودہ ضروری

صوات اور دیگر سرحدی مقامات بربر (افریقہ)۔ شحرومکلا و (عرب) اور طہران سے تصاویر اور حالات آئے ہین اُن خطوط وکاغذات مین صدہا سوانح عمریان انگریزی۔ فارسی۔ اُردو۔ ہندی۔ اُڑیا۔ گجراتی۔ مرہٹی۔ ٹیلیگو اور بنگالی وغیرہ زبانون مین ہین جو ہندوستان کے مختلف حصص مین بولی جاتی ہین۔ قبل اسکے کہ مین اور کچھ بیان کرون مجھے ہز اکسلنسی لارڈ کرزن ویسرائے وگورنر جنرل کشور ہند کا صدق دل سے شکریہ ادا کرنا چاہیے جنھون نے کمال الطاف خسروانہ سے صحیفۂ زرین مین اپنی تصویر درج کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ مین ہز اکسلنسی لارڈ نارتھکوٹ صاحب گورنر بمبئی۔ ہز اکسلنسی لارڈ ایمپٹ ہل صاحب گورنر مدراس ہز آنر سر جے ڈی لاٹوش صاحب لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ واودھ ہز آنر سر چارلس ریواز صاحب لفٹنٹ گورنر پنجاب۔ آنریبل مسٹر جے بی فلر صاحب چیف کمشنر آسام وآنریبل مسٹر ایٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کا بھی کمال مشکور وممنون ہون جنھون نے صحیفۂ زرین کے لیے اپنے مرقعے عطا فرمائے۔ مین بغیر احساس اندوہ وغم سر جان اوڈبرن سابق لفٹنٹ گورنر بنگال کی افسوسناک وفات کا اظہار نہین کرسکتا جسکے وقوع کو ابھی صرف چند مہینے ہوے ہین سر جان مہاراجہ سرمان سنگھ کے اسٹیچو کے افتتاح کی رسم مین شریک ہونے کے لیے لکھنؤ تشریف لائے تھے اور جسوقت مین نے صحیفۂ زرین کی تجویز ہز آنر کی خدمت مبارک مین پیش کی تو حضور ممدوح نہایت محظوظ ہوے اور چند کلمات حوصلہ افزا کے ساتھ اپنا مرقع عنایت فرمانے کا وعدہ فرمایا۔ افسوس ظالم موت نے آپکو ہمسے جدا کردیا مگر آپکی یادگار ہمارے دلون مین ہمیشہ تازہ رہیگی مین نہایت ادب اور تعظیم کے ساتھ ہز آنر مرحوم کی تصویر پرتنویر بھی صحیفۂ زرین مین شایع کرتا ہون۔ مین اُن تمام والیان خودمختار اور روساءوالاتبار کی خدمت بابرکت مین اپنا دلی امتنان وتشکر ظاہر کرتا ہون جنھون نے اپنی سوانح عمریان عنایت فرماکر اس کار اہم کی تکمیل مین اسقدر سہولت پیدا کرادی

طمانینت بخش اور حوصلہ افزا تھے - میرے پاس ہندوستان کے تمام اطراف سے مبارکباد اور قلمی امداد کے وعدون کے بہت سے خطوط آئے جس سے مجھکو حوصلہ ہوا کہ بدون خیال مصارف و تکلیف اس کام کو فوراً شروع کرنا چاہیے - اول جن بزرگوار نے میرا دل بڑھایا وہ شہزادہ مرزا سلیمان قدر بہادر یادگار خاندان شاہ اودھ ہین آپنے بہ نفس نفیس مطبع مین قدم رنجہ فرماکر مجھ خاکسار کی عزت افزائی کی اور اپنی زبان فیض ترجمان سے حوصلہ افزا الفاظ ارشاد فرمائے - مین ہز ہائینس نواب صاحب جوناگڈھ اور دیوان صاحب پالن پور کی قدردانی کا شکریہ ادا کیے بغیر نہین رہ سکتا - ہز ہائینس سر شیر محمد خان جی نے جو خود بھی اُردو کے ایک گرانپایہ اُستاد اور علم و ہنر کے بہت بڑے قدردان و حامی و مربی ہین تحریر فرمایا کہ "آپ نے اس بے نظیر کتاب کے ذریعہ سے ہمارے ملک کی ایک بہت بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے اور آپ کی اس امداد سے اُردو زبان مدتون تک احسانمند رہیگی" اِن اور دیگر بے شمار خطوط نے اس کتاب کی کامیابی کا میرے دل پر ایسا زبردست اثر ڈالا کہ مین نے جولائی مین ایک دوسرا اور تفصیلی پراسپکٹس جاری کیا جس سے سوانح عمریون اور تصویرون کی ایک بہت بڑی تعداد روزمرہ آنے لگی - اور ان کاغذات مین بہت سے اُن بزرگان والاشان کے بھیجے ہوے الطاف نامے ہوتے تھے جو ایک دوسرے سے نہ صرف زبان بلکہ فاصلہ کے اعتبار سے اسقدر بعید تھے جیسے شمال مین کشمیر اور پشاور جنوب مین ٹرینونڈرم اور ملیبار اور مشرق مین برکیڈ اور تا البحیر اور مغرب مین حیدرآباد ادرلٹری ہین فی الاصل یہ کاغذات اُس عظیم الشان سلطنت کے ہر قوم اور ہر حصہ سے آتے تھے جسکی حفاظت مین ہم اس امن و عافیت کے ساتھ اپنی زندگی بسر کر رہے ہین - مضافات و توابع ہندوستان کے دیگر خود مختار والیان مُلک اور برٹش رعایا جو غیر ملکون مین رہتی ہے مجھے اسکام مین مدد دینے کے لیے ویسی ہی تیار تھی جسطرح خود باشندگان ہندوستان نے ترسیل سوانح عمری و تصاویر سے میرے کام مین آسانی و سہولت پیدا کی - میرے پاس بلوچستان - دیرہ

وفاداری اور عقیدت کا جوش پیدا ہوگا۔ نظر بران مین نے اس کتاب مین ہندوستان کے تمام حکمران والیان ریاست اور خطاب یافتہ روسا و عمائد اور اہل کمال و مشاہیر ملک کی سوانح عمریون اور تصویرون کے شایع کرنے کا عزم بالجزم کیا۔ جہان تک خیال ہوسکتا ہے ملک کے تمام دیسی لٹریچر مین ایک کتاب بھی ایسی نہین ہے انگریزی مین جو چند کتابین ہین وہ محض تقویم پارینہ ہین بعض کتب مین خاص مقام یا صوبہ کے خاص خاص خاندانون کے تذکرہ ہین مگر وہ بھی ممتاز افراد کی سوانح عمریون سے بالکل مُبرّا ہین البتہ سر روپر لیتھرج صاحب کی گولڈن بک آف انڈیا اس قسم کی ایک کتاب ہے مگر اُس مین بھی خطاب یافتہ لوگون کے مفصل اور کافی حالات نہین ہین حکمران والیان ملک اور روسا و عمائد کے تذکرے ناکافی اور ذاتی حالات تو بالکل برائے نام ہین۔ صحیفۂ زرین مین مین نے یہ کوشش کی ہے کہ جہان تک براہ راست یا معتبر ذرایع سے سوانح عمریان مل سکین درج کین اس مین صرف والیان ملک اور روسا ر خود مختار اور خاندانہاے عظام کے مفصل اور تازہ ترین حالات ہی نہین ہین بلکہ اُن مشہور اور ممتاز لوگون کے بھی تذکرہ بالتصریح مندرج ہین جنکو برٹش گورنمنٹ نے عطاے تمغہ جات یا خطابات سے معزز و ممتاز کیا ہے یا جو اپنی علمی فضیلت و قابلیت یا امور رفاہ عام کے لیے مشہور و معروف ہین اس کتاب کو اور زیادہ مفید اور اس عظیم الشان تقریب کے مناسب اور موزون بنانے کے لیے مین نے اُن نامی گرامی بزرگوارون کی تصاویر و مرقعجات بھی جمع کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا جنکی سوانح عمریان زیب صحیفہ ہوئی ہین۔ ہندوستان مین اپنی قسم کی یہ پہلی کوشش ہے۔ یہ امر بھی تصفیہ طلب تھا کہ آیا اس کتاب کی زبان اُردو ہو یا انگریزی۔ بہت بڑے غور و فکر اور صلاح و مشورہ کے بعد یہ امر طے پلیا کہ اُردو چونکہ ملک کی خاص زبان ہے اور بالعموم اسکو ملک کے ہر حصہ مین سمجھتے ہین لہذا یہ اس مقصد کو نہایت عمدہ طور سے پورا کریگی گزشتہ جون مین مین نے مجوزہ کتاب کا ایک پراسپکٹس شائع کیا۔ اور میری درخواست کے جو جوابات موصول ہوے وہ نہایت



اعلیٰحضرت ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کی تقریب تاجپوشی مین ہر شخص کو اظہار مسرت کی آرزو تھی مجھے بھی بہ حیثیت ایک وفادار رعایا کے خیال ہوا کہ اس جلیل الشان جشن کی خوشی اور یادگار مین کوئی ایسی کتاب شائع کرنی چاہیے جس سے ظاہر ہو کہ اہل ہند نے عہد برطانیہ خصوصاً اُس نامور ملکہ کی مبارک طولانی حکومت مین جسکے لائق فرزند اور وارث کی تاجپوشی کا جشن ہونے والا ہے ملکی ترقی مین کیسے کیسے برکات و فیوض حاصل کیے ہین اور کس امن و عافیت کے ساتھ اپنی زندگی بسر کی ہے۔ مین نے سوچا کہ ایک ایسی کتاب جسمین اُن اکابر و عظما کی سوانح عمریان اور تصویرین ہون جنھون نے ہندوستان کو برٹش گورنمنٹ کے پھریرے کے نیچے ایک متحد ملک بنانے مین مدد دی ہو اور اپنے جدید شہنشاہ کے جشن تاجپوشی کے زمانہ مین حی القائم ہون اس تقریب سعید اور موقع عظیم کے شایان شان ہوگی۔ اس سے یہ بھی واضح ہوگا کہ ہمارے ہموطنون نے کیا کیا کام کیے اور گورنمنٹ برطانیہ نے ہماری خدمات کی قدر افزائی مین کیسا فیاضانہ سلوک کیا۔ اور اُسکے عہد معدلت مہد اور ظل عاطفت مین اہل ہند کی قابلیتین کیسی شگفتہ و شاداب ہوئین اس سے تاج برطانیہ کے ساتھ ہمارا رشتۂ وفاداری مستحکم اور ہمارے اعقاب و اخلاف کے دلون مین خیر خواہی۔



ہز اکسلنسی دی رایٹ آنریبل جارج نتھنیل بیرن کرزن آف کیڈلسٹن

ویسرائے وگورنر جنرل کشور ہند

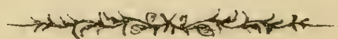
ہے لیکن فی الواقع تاج و تخت انگلستان کے ساتھ ہُن کو جو جوش عقیدت اور حسن
ارادت ہے وہ نہایت مربوط۔ مستحکم اور لاثانی ہے اور اعلیحضرت کی خسروانہ قبولیت
اور استحسان سے اس کتاب کو جو اعزاز اور شرف حاصل ہوگا وہ حضور اقدس و اعلیٰ کی
بے شمار رعایا و برایا اور آیندہ نسلون مین برٹش تاج کے ساتھ خیر سگالی اور وفاداری
کے جوش اور عقیدے کو مسلسل اور مستدام ترقی دیگا اور اسطرح محبت و الفت کا وہ
تخم جو اعلیحضرت کی والدہ معظمہ مرحومہ اور خود اعلیحضرت نے اپنے الطاف شاہانہ اور
اعطاف خسروانہ سے ہندوستانی رعایا و برایا اور والیان ملک کے قلوب مین بویا
ہے ترقی کرکے ایک بارآور درخت ہو جائیگا اور اُسکے ثمار شیرین گوار سے ہندوستان
اور انگلستان دونون ملکون کے ساکنین اور باشندے بہرہ ور اور مستفید ہون گے۔ اللہ
جل شانہ کی بارگاہ عالی مین بصد خلوص دعا ہے کہ اعلیحضرت کی حکومت اِس وسیع براعظم
کے لیئے ہمیشہ باعث خیر و برکت ہو اور ہمارے قیصر ہند کا آفتاب جاہ و جلال و
دولت و اقبال مشارق و مغارب مین ہمیشہ اور مدام تابان و درخشان رہے۔
آمین یارب العالمین۔

فدوی عبودیت شعار

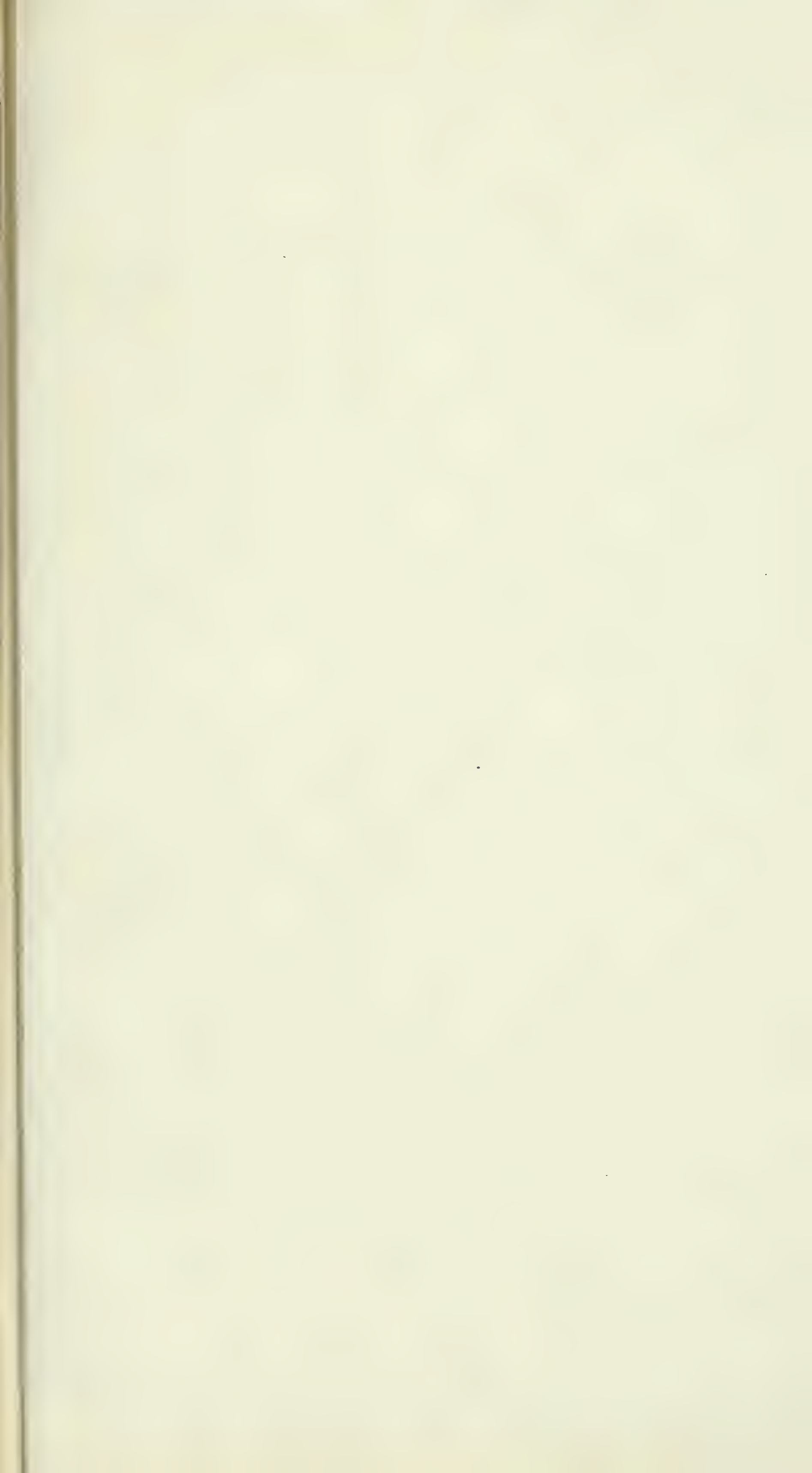
پراگ نراین بھارگو



به خدام ذوی الاحترام خسرو عالیجناب فریدون فردارا دربان اعلیحضرت جم مرتبت ایڈورڈ ہفتم ملک معظم قیصر ہند خلد اللہ ملکھم و دولتھم



چونکہ اب چاردانگ ہند پر سلطنت برطانیۂ عظمیٰ کا ظل عاطفت و سایۂ مرحمت مبذول و مبسوط ہے اور اعلیحضرت ملکِ معظم قیصر ہند کو اپنی ہندوستانی رعایا و برایا کی رفاہ و فلاح و بہبود و صلاح کا خیال ہمیشہ منظور نظر انور اور مرکوز خاطر قدسی مظاہر رہتا ہے لہذا اصوب اور قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحیفۂ زرین جسمین ہندوستان کے تمام والیان ملک۔ رؤسا۔ عمائد۔ مشاہیر اور خطاب یافتہ بزرگوارون کے تذکرے اور تصویرین مندرج ہین اپنے عالیجاہ اور محتشم تاجدار انگلستان و شہنشاہ ہندوستان کے حاشیہ بوسان بارگاہ کی خدمت ہمایون مین بکمال ادب بطور نذر ناچیز و ہدیۂ محقر پیش کیا جائے۔ ہر چند قیصر ہند کی ہندوستانی رعایا اپنی قدامت سکونت۔ تہذیب۔ اطوار۔ اوضاع اور مذاہب و ملل کے اعتبار و لحاظ سے ایک دوسرے سے کم و بیش علحدہ اور متفاوت





علیا حضرت ملکہ معظمہ الکزنڈرا قیصرہ ہند



اعلیٰ حضرت ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند خلد اللہ ملکہ

SAHIFA-I-ZARRIN.

—:o:—

PREFACE.

Now that the Coronation Durbar will soon be an accomplished fact, everybody is able to perceive and appreciate the deep moral, political and historical significance of the grand idea which it is one of the happiest inspirations of genius on the part of His Excellency the Viceroy to have conceived and which will find its most magnificent expression at Delhi on the 1st January 1903. In our national life the event will always be memorable as a symbol and pledge of our vital and enduring connection with the mightiest Empire known to history. It will bring home to our minds the immense progress which India has made both in material resources and in science and art during the last hundred and fifty years of British rule. Most of the progress doubtless belongs to the reign of Queen-Empress Victoria, whose great Proclamation is the *magna charta* of our rights and liberties, and whose memory will abide with us as long as our race endures. In her worthy son and successor we have, we rejoice to think, a sure pledge and promise that the same policy of benign justice and generous regard for our welfare which has made her name immortal, will be continued, and that in his glorious reign India will rise even to higher eminence of progress than any she has yet attained. It is only

fitting that the Coronation of His Most Gracious Majesty should be celebrated in this country too and Lord Curzon will carry out this universal wish of the Indian people in a manner that is sure to win the admiration of the whole world. To commemorate in my own humble way this most auspicious occasion, I have in this book attempted to emphasise the benevolent and enlightened character of the British Government, by giving short biographical sketches, accompanied (as far as possible), with the portraits, of all the ruling chiefs and princes, and distinguished personages who have received from Government titles or other marks of distinction, and of men famous in literature, science, art and other spheres of public utility, living in the reign of His Most Gracious Majesty, and representing in their respective spheres, all that is good and great in the Indian Empire, which we with pardonable pride look upon as "the mightiest gem in the British Crown." There is no single book in the whole Vernacular Literature of the country which gives the sort of information that has been here collected and although there are one or two books in English that have a similar aim, yet the accounts of chiefs and princes given in them are too summary, and beyond genealogical, possess little biographical interest. Besides which on the one hand, they can not be called quite up-to-date, they are on the other, much narrower in their scope, inasmuch as they take no account of a considerable number of eminent men who by their ability or public service, deserved notice. In this book I have tried to avoid such shortcomings, and in

order to secure for it a larger public, I have compiled it in Urdu which is admittedly the *lingua franca* of India.

In June 1902, I issued a prospectus of the "Sahifa-i-Zarrin," to most of the distinguished personages whose lives adorn its pages, and the response with which it met was most encouraging. Among the very first to encourage me in my enterprise I am bound to mention the names of Prince Mirza Sulaiman Qadr Bahadur of the Oudh Royal family, their Highnesses the Nawab Sahib of Junagarh, and Sir Sher Mohammed Khanji, K.C.S.I., of Palanpur, (himself a great Urdu scholar and patron of learning), who honored me by writing to me most appreciative letters about my undertaking. Thus encouraged, I issued another more detailed prospectus in July which was most favourably received in every part of India and letters and biographical notices, and portraits began to pour in from such far distant places, as Kashmere and Peshawar in the North, Trivandrum and Malabar in the South, Parikud and Talcher in the East, and Jasdan and Limri in the West. Even outside India, the enterprise met with a most hearty reception among the British subject and allies who did me the honor of sending their biographies and portraits. I have been the recipient of this favour from Baluchistan, Dir, and Swat on the frontier, from Berbera in Africa, from Shihir and Makalla in Arabia, from Tehran in Persia. I have been equally fortunate in securing the patronage of the most eminent representatives of the British Government, among whom my most respectful thanks are

due to His Excellency Lord Curzon, Viceroy and Governor-General of India, for his gracious permission to make use of his photograph and to His Excellency Lord Northcote, Governor of Bombay, His Excellency Lord Ampthill, Governor of Madras, His Honour Sir James John Digges LaTouche, Lieutenant-Governor of the United Provinces of Agra and Oudh, His Honor Sir Charles Rivaz, Lieutenant-Governor of the Punjab, the Honourable Mr. J. B. Fuller, Chief Commissioner of Assam, the Honourable Colonel Yates, Agent to the Governor-General in Baluchistan, for the gracious gift of their photographs for inclusion in the *Sahifa-i-Zarrin.* The obligations of the Political Agents and the Native Chiefs upon me in connection with the undertaking are deep and I can not be sufficiently grateful to them. The lamented death of Sir John Woodburn has aroused feelings of universal grief throughout India, but in Oudh where the best part of his life was spent and which he visited only a few months ago to witness the ceremony of the unveiling of the Statue of the late Sir Man Singh of Ajoodhya, at Lucknow, (on which occasion he was pleased to express his appreciation of my scheme and promise to favour me with his photograph) his loss has been felt as a personal sorrow. I have included in the book the portrait of the late Lieutenant-Governor of Bengal, invested as it is with feelings of deepest grief for the death of a true friend of our country, and of undying gratitude for the great services he rendered to us when alive.

In preparing the book I have spared no pains, although

the undertaking besides being expensive was beset with numerous difficulties. The biographical accounts received from various quarters were in almost all the dialects spoken in India. These had to be translated and put into proper shape and for this a numerous staff of competent men had to be employed. The extent of the work may be judged from the fact that the book as it now stands deals with 113 ruling states which are entitled to salutes and no less than 337 other states of more or less importance. Although the number of biographies is more than two thousand, every care has been taken to bring them up-to-date. In compiling the biographies of chiefs and princes I have had to refer to histories, pamphlets, Government records, newspapers, and numerous bits of information gathered from responsible persons. The family history of each native chief is given and the earliest connection of his State with the British Government is traced. The artistic portion of the book had to be executed under considerable difficulty as a good many of the photographs received besides being of various sizes and positions were faded and could not be easily reproduced and all the portraits had to be printed separately from plates and inserted as close to the biography to which they belonged as was possible.

It was suggested to me by some of my friends and patrons that I should insert in the book the biographies and portraits of my lamented father, Munshi Newul

Kishore, C. I. E., and my humble self. I am deeply thankful to them for this suggestion but while I am unable to avail myself of it in regard to myself for the simple reason that I do not consider myself worthy to stand beside the distinguished men who figure in the book, in the case of my father I have gladly adopted it. The readers will find a short sketch of his career and his portrait in the concluding pages of the book. Munshi Newul Kishore's name is one of the most eminent in the history of the Vernacular publishing enterprise in this country. In his life-time he published more than four thousand books including such important work as Todd's Rajastan, Life of Lord Lawrence, History of Egypt, Wallace's Russia of which he published not only the Urdu version but also Persian, Hindi, Bengali and Gurmukhi versions. He published translations of the speeches of the Viceroys and the Lieutenant-Governors and of an important work on surgery Haj-i-Parmahal, Urdu translation of Dr. Osborne's. *First aid to the injured*, for which he obtained the gracious permission of the late lamented Queen-Empress Victoria. He also published an Urdu translation from the Arabic of Avecina's great work on medicine. The Fisana Azad the first and greatest Urdu novel yet written was produced under his patronage.

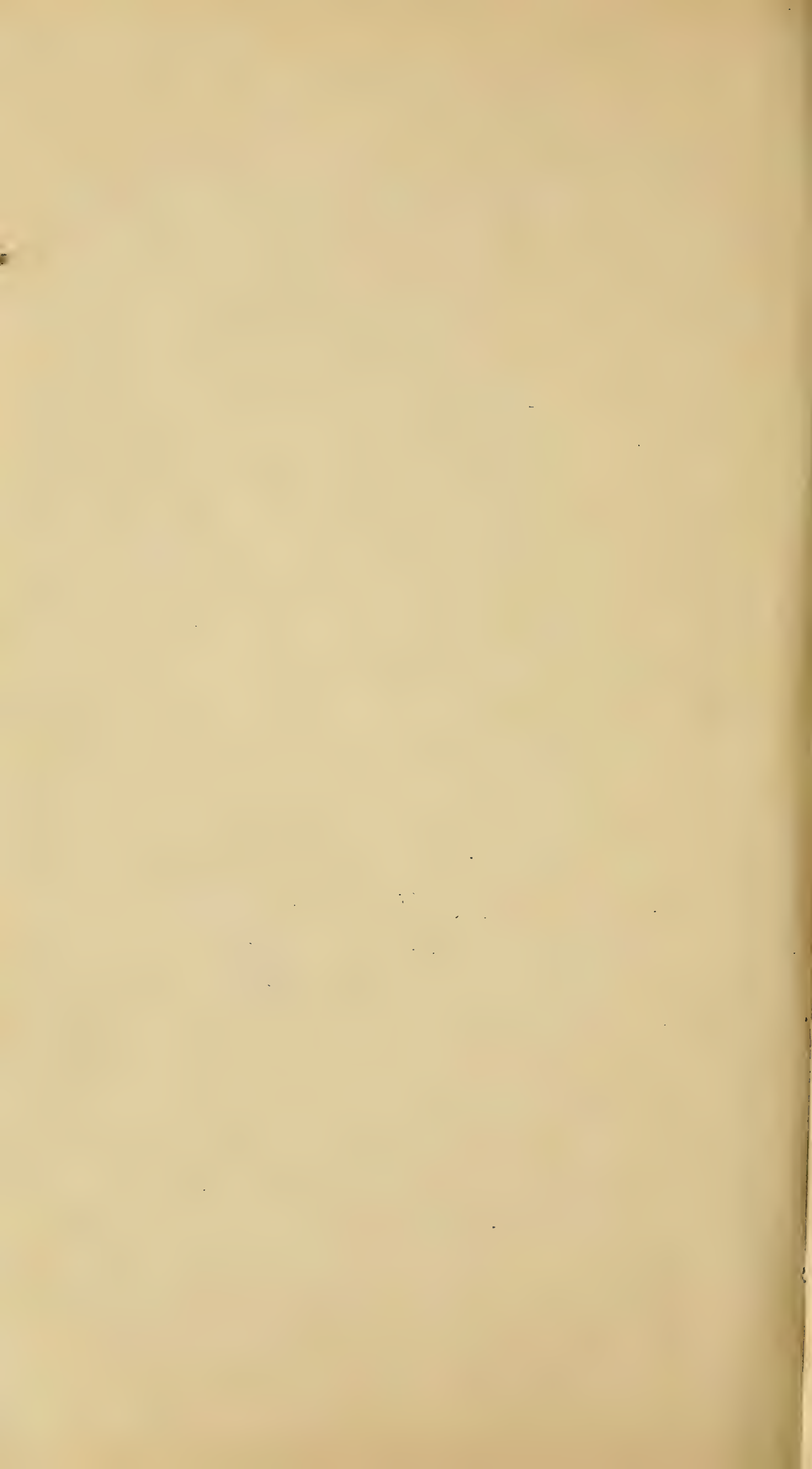
I have divided the book into three parts which again are sub-divided into sections dealing separately with each province. Although I have devoted the first two parts to ruling princes and chiefs and the third part to other eminent personages, yet for obvious reasons I have been unable to main-

tain the alphabetical order but an index has been added to each provincial section to enable the reader to find out any name belonging to that particular section.

In spite of every pains I have taken in preparing this book, it is not, I freely own, free from defects, which will be more apparent to other eyes than they are to mine ; but even such as it is I would not have been able to produce it, without the generous encouragement and the active assistance which from the very beginning I have received from many of the native chiefs and princes, no less than from the public at large. To all my supporters and patrons my most grateful thanks are due for having enabled me to execute a work which I was prompted to undertake by my feelings of loyal devotion to the British Crown and of abiding regard for all that is great and noble in my own country. If it serves to gratify in however humble a degree, the same feelings in my countrymen and to make them feel proud of the high position they occupy under the British rule, I shall feel myself amply rewarded.

MUBARIK MUNZIL :
25th December 1902.

PRAG NARAIN BHARGAVA.




LIBRARY
UNIVERSITY OF TORONTO

صحیفۂ زرّین

بیادگار جشن جلوس میمنت مانوس و دربار تاجپوشی اعلی حضرت
قوی شوکت ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند خلد اللہ ملکہم و دام دولتہم

جسمین

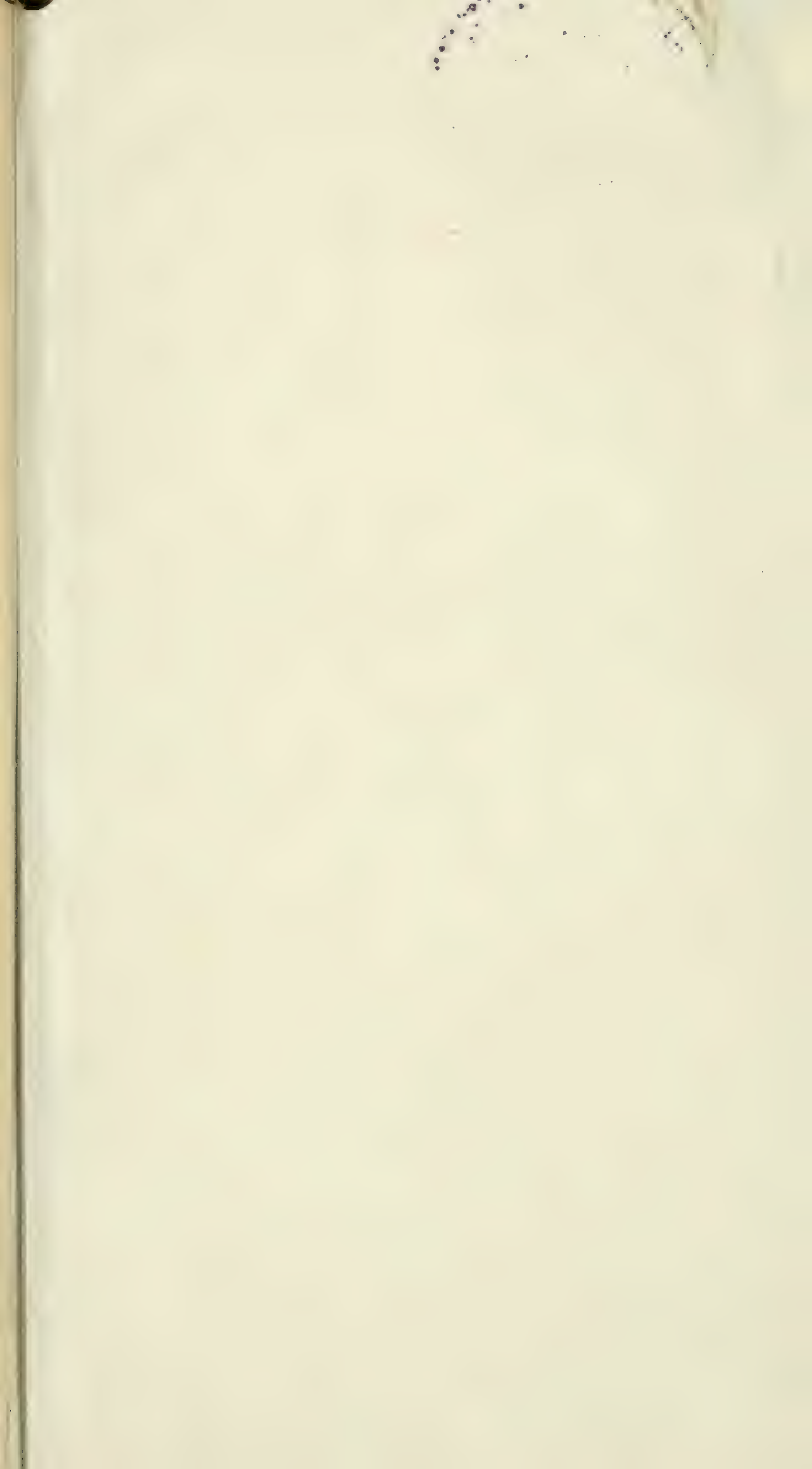
قلمرو ہندوستان کے تمام صوبجات مضافات و ملحقات کے والیان ملک
روسا و کبار خطاب یافتگان عالی تبار مشاہیر نامدار و بزرگان ذی اقتدار کے
خاندانی اور ذاتی سوانح و حالات اور تصاویر و مرقعجات مندرج و مندمج ہین

مرتبہ

خاکسار پراگ نرائن بھارگو خادم کارخانہ اودھ اخبار

مطبع منشی نول کشور سی آئی ای واقع لکھنؤ مین طبع ہوا

سنہ ۱۹۰۲ء



صحیفۂ زرین

نولکشور پریس لکھنؤ
سنہ ۱۹۰۲ع

